نور علیٰ نور یہدی اللہ لنورہ من یشاء

کتاب شریف وصحیفہ لطیف کنوز احادیث اشرف شاہ ترجمہ مشکوٰۃ المصابیح المسمّٰی

[illegible]

مظاہر حق

من تصنیفات

[illegible] مولوی محمد قطب الدین خان صاحب دہلوی مرحوم ومغفور

منشی
مطبع نولکشور مقام لکھنؤ میں طبع ہوا

اطلاع - اس جلد مین ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ مسلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہے جسکی فہرست مطول ہر ایک شائق کو چھپا ہوا دے
اس سبب سے کہ بجز معاینہ و ملاحظہ کے شائقان اصلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہین قیمت بھی اندازہ ہو اس کتاب کے ذیل میں ہیچ کے
تین صفحہ بہ ملاحظہ مین ان مین بعض کتب حدیث و تفسیر اردو و فارسی و عربی وغیرہ درج کرتے ہین تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہے اس فن کی اور بھی کتب
موجود ہو کا زیادہ تر قدر دانون کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو

کتب اردو حدیث شریف

تحفۃ الاخیار - ترجمہ اردو مشارق الانوار
مترجمہ مولوی خرم علی -
شرح شمائل ترمذی منظوم اردو مسمی بہ
بہار مجلد ساختہ مولوی محمد کانی -

حدیث فارسی

اشعۃ اللمعات - ترجمہ فارسی مشکوۃ چار جلدین
از شاہ عبد الحق دہلوی -

حدیث عربی

جامع ترمذی - داخل صحاح ستہ اسمین
احادیث سرور انبیا و جان باب الطہارۃ
تا کتاب العلل ازتالیس باب مذکور ہین ا ز
تصنیفات ابو عیسی محمد بن عیسی الترمذی المتوفی
اور اسکے ساتھ رسالہ اصول حدیث کا مصنفہ
سید شریف جرجانی بھی شامل ہے -
سنن ابی داؤد - مصنفہ ابی داؤد محدث
یہ کتاب داخل صحاح ستہ ہے دو جلدین
۱ جلد اول - مین کتاب الطہارۃ سے تا کتاب
کی احادیث مذکور ہین -
۲ جلد دوم - مین کتاب ... سے تا
کتاب الحدود کی احادیث مسطور ہین -
صحیح مسلم - مع شرح نووی داخل صحاح ستہ
جسے ماتن ابو الحسن مسلم بن الحجاج و
شارح محی الدین ابو بکر زکریا دو جلدین -
۱ جلد اول - احادیث کتاب الایمان سے
تا کتاب العتق ہے -
۲ جلد دوم - احادیث کتاب البیوع سے
تا کتاب التفسیر ہے -
مشکوۃ المصابیح - مصنفہ شیخ ولی الدین
محمد بن عبد اللہ الخطیب العمری التبریزی جسمین کتاب الایمان سے
تا باب ثواب ہذہ الامۃ کی احادیث مدون ہین -
قسطلانی شرح صحیح بخاری مسمی بارشاد الساری
مؤلفہ شہاب الدین احمد بن محمد الخطیب القسطلانی
شرح نہایت معتبر اور مستند صحیح بخاری کی ہے
جو صحاح ستہ مین سے اول درجہ کی کتاب
حدیث کی ہے دس جلد مین کاغذ عمدہ بہت صفائی
صحت کے ساتھ چھپی ہے -
۱ جلد اول - مین احادیث کتاب الایمان سے
تا باب السمر -
۲ جلد دوم مین احادیث کتاب الاذان سے
تا باب شرار الموتی -
۳ جلد سوم مین احادیث باب وجوب الزکوۃ سے
تا باب المکاتب -
۴ جلد چہارم مین احادیث کتاب البیوع سے
تا باب الشروط فی الوقف -
۵ جلد پنجم مین احادیث کتاب الوصایا سے
تا باب قول اللہ تعالی -
۶ جلد ششم مین احادیث باب المناقب سے
تا باب کم غزا النبی -
۷ جلد ہفتم مین احادیث کتاب تفسیر القرآن سے
تا باب قراءۃ القرآن -
۸ جلد ہشتم مین احادیث کتاب اللباس سے
تا باب الاستئذان -
۹ جلد نہم مین احادیث کتاب الادب سے
تا باب توبۃ السارق -
۱۰ جلد دہم مین احادیث کتاب المحاربین سے
تا باب وضع الموازین -
دلائل الخیرات - مع ترجمہ فارسی و مع نقوش
و نقشہ خواص اسماے باری عز اسمہ اور اسکے
حاشیہ پر پوری شرح مسمی بہ الحسنات علی المتن
دلائل الخیرات کی چھپی ہے -
سنن النسائی - معروف بہ صحیح نسائی
مؤلفہ ابو عبد الرحمن النسائی محدث کی
دو جلدین -
۱ جلد اول مین احادیث
تا باب ما یکل المحرم بعد مسح الحمار -
۲ جلد دوم مین احادیث
باب وجوب الجہاد سے تا باب
الاشربہ ہے -

نورٌ علیٰ نورٍ یھدی اللہ لنورہ من یشاء

کتاب ترجمہ و شرح [illegible] احادیث [illegible] مشکوٰۃ المصابیح [illegible]

مظاہر حق

از تصنیفات فاضل [illegible] مولانا مولوی محمد قطب الدین خان دہلوی [illegible] مغفور

منشی نولکشور کے مطبع واقع لکھنؤ میں طبع ہوا

فہرست جلد سوم یعنی علم اجمالی کتاب مظاہر حق ترجمہ مشکوٰۃ المصابیح

نور علیٰ نور یہدی اللہ لنورہ من یشاء

کتاب شریف مجموعۂ لطیف کنوز احادیث را مفاتیح ترجمۂ مشکوٰۃ المصابیح اعنی

ربع ثالث

مظاہر حق

من تصنیفات

عالم نبیل فاضل جلیل محدث فقیہ جناب مولانا محمد قطب الدین خان دہلوی مرحوم مغفور

مطبع منشی نولکشور در مقام لکھنؤ میں طبع ہوئی

رب یسر | بسم اللہ الرحمن الرحیم | وتمم بالخیر

کتاب البیوع

کتاب ہے بیچ بیان بیعوں کے ف اول مصنف نے ذکر کیے حقوق اللہ تعالیٰ کے کہ وہ عبادات ہیں بعد ازان شروع کیا بیان کرنا حقوق العباد کا کہ وہ معاملات ہیں انہیں سے ایک بیع ہے اور بیع کے معنے ہیں بیچنا اور کبھی معنے اوسکے خریدنے کے بھی آتے ہیں اور کہا فقہا اسلام کے بیع شرع میں کہتے ہیں مال کے بدلنے کو ساتھ مال کے آپس کی رضامندی سے اور شروعیت بیع کی ثابت ہے کتاب اللہ سے کہ قال اللہ تعالیٰ احل اللہ البیع وحرم الربوا اور حدیثوں رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سے بھی ثابت ہے چنانچہ وہ حدیثیں آگے آتی ہیں اور بیع کی چار قسمیں ہیں نافذ موقوف فاسد باطل نافذ تو وہ بیع ہے کہ عوضین میں ملک ہو اور عاقدین اہلیت بیع کی رکھتے ہوں یعنی عاقل ہوں وہ بیع کریں اصالۃً یا وکالۃً یا ولایۃً اور بیع موقوف وہ ہے کہ غیر کی چیز بیچا بلا اجازت اور بے ولایت بیچا اور بیع فاسد وہ ہے کہ باصلہ درست ہو اور بوصفہ نادرست ہو اور بیع باطل وہ ہے کہ نہ باصلہ صحیح ہو اور نہ بوصفہ بیان مفصل بیع فاسد باطل کا بیچ شمائل کے باب المنہی عنہا من البیوع میں ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ اور او اعتبار کرنے بیع کی چار قسمیں ہیں مقایضہ صرف سلم بیع مطلق بیع مقایضہ وہ ہے کہ بیچیں عین کو بدلے عین کے جیسے بیچے کپڑا بدلے کتاب کے اور بیع صرف یہ ہے کہ بیچے نقد کو بدلے نقد کے مثلاً روپیہ بدلے روپیہ کے یا اشرفی بدلے روپیہ کے یا عکس اسکے اور سلم بیچنا دین کا بدلے عین کے مثلاً غلہ لیا بعد ایک مدت کے روپیہ دیکے اور بیع مطلق یہ ہے کہ بیع کرے ایک چیز کو مقابلہ نقد کے اور اور اعتبار کرنے بیع کی چار قسمیں اور ہیں مرابحہ تولیت وضیعت مساومت مرابحہ وہ بیع ہے کہ خرید پر نفع رکھکر بیچے اور تولیت وہ کہ جتنے کو لیا اوتنے ہی کو بیچے اور وضیعت یہ کہ جتنے کو لیا اوس سے کم کو بیچے اور مساومت وہ بیع ہے جو آپس میں بائع مشتری راضی ہوں اوسمیں لحاظ ثمن کا نہیں ہوتا [illegible]

باب الکسب وطلب الحلال

یہ باب ہے بیچ بیان کسب کے اور طلب کرنے روزی حلال کے ف کسب کے معنے ہیں ڈھونڈنے رزق کے اور اس باب میں بیان کی ہے فضیلت کسب کی اور یہ بیان کیا ہے کہ اچھا کسب کونسا ہے برا کونسا ہے اور قصہ میں تفصیل اوسکی یوں لکھی ہے کہ افضل کسب جہاد ہے پھر تجارت پھر زراعت پھر صنعت کاری اور کسب فرض بھی ہے اور مستحب بھی اور مباح بھی اور حرام بھی فرض تو اسقدر ہے کہ کفایت کرے کسب کرنیوالے کو اور اوسکے عیال کو اور ادا ہو قرض اوسکا اور مستحب ہے زیادہ اوس سے بایں نیت کہ خبرگیری کروں گا بسبب اسکے فقیروں کی اور اقربا کی اور مباح ہے زیادہ کسب کرنا ساتھ نیت تجمل کے

اور حرام ہو اس نیت سے کسب کرنا کہ اس سے مال جمع کرے اور اسکا واسطے فخر اور تکبر کے اگرچہ حلال ہو اور کسب کر کر خرچ کرے اپنے نفس اور اپنے عیال پر بغیر اسراف اور تنگی کے اور جو کوئی قادر ہو کسب پر لازم ہے اوسکو کسب کرنا اور اگر عاجز ہو کسب سے تو لازم ہے اوسکو سوال کرنا پس اگر سوال نہ کیا یہانتک کہ مر گیا مارے بھوک کے تو گنہگار مرا اور اگر عاجز ہو کوئی کسب سے تو فرض ہے اوسکے حال جاننے والے پر یہ کہ کھلاوے اوسکو یا سفارش کرے واسطے اوسکے کہ کھلا دے اوسکو ۱۲ ح فتح قدیر اور مولانا عبد العزیز نے یا ایہا الذین آمنوا کلوا من طیبات ما رزقناکم کی تفسیر میں یون لکھا ہے کہ بہترین کسب جہاد ہے لیکن شرط یہ ہے کہ وقت قصد کرنے جہاد کے ہرگز خیال غنیمت کے ملنے کا دل میں نہ لاوے اور نیت اپنی خالص رکھے اور بعد ازان تجارت ہے خصوصا وہ تجارت کہ سبب اوسکے حاجت کی چیزین مسلمانون کی جو ایک ملک سے دوسرے ملک میں اور ایک شہر سے دوسرے شہر میں پہنچین اگر اسطرح کا تاجر نیت خدمت مسلمانون کی اور حاجت روائی اونکی سے کرے تجارت اوسکی حکم عبادت کا پیدا کرتی ہے بلکہ زراعت ہو کہ اوسمین بھی نیت خیر یعنے نیت حاصل کرنے قوت آدمیون اور جانور ذی روح کی ہوتی ہے اور توکل اور اعتقاد قوی ہوتا ہے رحمت الٰہی پر کہ وہ مینہ اور ہوا [illegible] بعد ازان حرفت کسب ہے اور کسب ایسے چندان فضیلت نہین رکھتی مگر ان کتابت کہ دین علوم دینی اور احکام شرعی کو رواج اور بزرگی کا باعث ہونے کے سبب معلوم ہوتی ہے اور باقی حرفتون کی تعلق ہاتھ کے کام رکھتے ہین مانند سلائی اور جلد سازی اور [illegible] اور سوت کاتنے اور سینے [illegible] یہ کسب بہتر ہین لیکن جن کسبون میں واسطے تکلف اور زینت اور رونق دولت کے ہوتے ہین مانند سناری اور نقاشی اور شیرینی بنانا اور عطر بیچنا اور رنگریزی کے بھی مستحسن نہیں ہیں جو جو نہ ہوتے تو کچھ قباحت نہین رکھتی ہین بخلاف ان کسبون کے کہ اونمیں آلودگی نجاست کی یا بدخواہی خلائق کی یا اعانت معصیت الٰہی ہو یا [illegible] فروشی یا ہمیشہ جھوٹ بولنا اور فریب دینا لازم ہو مانند شراب کشی اور قصابی اور جاروب کشی اور دباغی اور حجامی اور [illegible] اور [illegible] فروشی اور کفن فروشی اور کشتی بانی اور نقالی اور [illegible] بازی اور دلالی اور وکالت اور اجرت امامت اور اذان اور خدمت مسجد اور اجرت تلاوت قرآن اور تعلیم قرآن کی کہ یہ سب مکروہ ہین تمام ہوا اور مفتاح الطالبین میں لکھا ہے کہ حدیثون میں فضیلت کسب کی اور کسب نیک کی بہت آئی ہین اور [illegible] حق [illegible] کہ ترک کرے کسب کو اور اختیار کسل کے اور بھیک مانگتا پھرے لیکن جو کوئی کہ سوال نہ کرے اور بسبب اعتقاد کے رزاق خدا ہے اور بسبب نقصان کام دینی کے اور خلل پہنچانے عبادت میں کسب نہ کرے تو داخل وعید میں نہ ہوگا بشرطیکہ تعلق دل اوسکا توقع خدمت کی کسی سے نہ رکھتا ہو کہ اوسکو سوال دل کہتے ہین اور وہ بدتر ہے سوال زبان سے اور جو کوئی کہ مال بقدر کفایت کے رکھتا ہو یا بقدر کفایت کے وقت [illegible] یا اور جگہ سے بہم پہنچ سکتا ہے اوسکو باختلاف عبادات افضل ہے کسب سے اور [illegible] تعلیم کرنے علوم دینی اور قاضی اور مفتی اور مانند اسکے کے اگر بقدر کفایت کے [illegible] نہ رکھتے ہون تو [illegible] مشغول رہنا بہتر ہے کسب سے اور جو کوئی کہ [illegible] کرے تو فرض ہے اوسکو طلب کرنا حلال کا اور بچنا حرام سے اور [illegible] شبہ سے [illegible] اور لازم ہے کہ باوجود کسب کے توکل خدا پر رکھے کہ رازق مطلق اللہ تعالیٰ ہے اور کسب اسباب ظاہر ہے کسب کو رزاق نہ جانے [illegible] اور علم حلال اور حرام شرعی کا [illegible] حالات در تجارت اور کسب [illegible] مال حرام اور کسب حرام بہت برا ہے رسول علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی مال حرام کا صدقہ کرے تو قبول نہین ہوتا اور نہیں چھوڑتا مال حرام پیچھے اپنے بعد مرنے کے مگر کہ ہوتا ہے توشہ اوسکا پہونچانے والا طرف آگ دوزخ کے اور چاہیے کہ اگر تھوڑا سا مال حلال حرام میں ملا دیکھے تو سب شبہ ہو جاتا ہے [illegible] شبہ سے بھی باز رہنا [illegible] اور اگر کوئی کسیکو کچھ دے اور وہ چیز مشتبہ ہو تو چاہیئے کہ اوسکو ساتھ حیلہ اور نرمی کے پھیر دے اور اگر [illegible] اور اسیطرح ہر حال تحقیق کرنے شکی کا کہ اگر [illegible] نہو تو تحقیق کرے واسطے کہ آزردہ کرنا دل مسلمان کا حرام ہے اور تحقیق کرنا [illegible] کہ یہ حرام [illegible] ہے اور ظاہر ہو اوسکو پھیر دے لیکن اگر جانے کہ پھیرنے میں فتنہ برپا ہوگا تو نہ پھیرے اور راہ خدا میں کسی مضطر کو دیدے اور اگر آپ ہی مضطر ہو تو کھا لیوے اور جس بازار میں کہ اکثر مال حرام بکتا ہو [illegible] خرید و فروخت نہ کرے اور بغیر علم [illegible]

اور شبہ کے ہر جا تجسس و تحقیق میں نہ پڑنا اور وسوسہ نہ کرنا اور مزدوری کسب شرعی کی بھی حرام ہو جیسے سینا کپڑا ریشمی یا زیور چاندی سونا مرد کے لئے اور رقعہ ناشرع سے
جو حاصل ہو حرام ہو جیسے بیچنے منہ تکلف کرنا اور تجارتوں میں بہتر تجارت کپڑے کی ہے اور پیشوں میں بہتر پیشہ سینا شک کا ہے اور مانند اسکے اور خرید و فروخت
میں روپیہ پیسے بدلنے اور کھوٹے کو رواج کرنے اور اگر پیسے بدلے روپیہ ہاتھ لگیں تو گنتی میں کم ملے اور معاملہ میں فریب کرے اور قسم کھائے
اور عیب اسباب کا خریدار سے پوشیدہ کرے اور تعریف بیجا اسباب کی بیچنے کی اور اس سے زیادہ کرے اور کوئی چیز ایسے ہاتھ نہ بیچے کہ لینے والا اسکو بیجا عمل
حرام کے کام میں لائے جیسے انگور بیچے ہیں شراب ساز کے ہاتھ اور ہتیار قزاق اور مانند اسکے ہاتھ اور اسی طرح جیسوں میں آمیزش کھوٹ اور بری چیز کی اور
دغا اور فریب کرے کہ مزدوری اوسکی حرام ہوتی ہے اور ناپ تول میں کمی کرے اور غبن کرے اور جانا کہ سبب ایک ملک غیر کے جنت کے جانے سے
رکا رہیگا اور مستحب ہے کہ تھوڑے نفع پر اکتفا کرے اور تجارتوں اور حرفوں میں بہت حریص نہ ہووے جبکہ بقدر کفایت کے حاصل ہو تو کار آخرت میں مشغول
ہووے **الفصل الاول** عن المقدام بن معدیکرب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ما اکل احد طعاما قط خیرا من ان یاکل من عمل یدیہ وان نبی اللہ داود کان یاکل من عمل یدیہ
رواہ البخاری روایت ہے مقدام بن معدیکرب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کھایا کسی نے کوئی کھانا کبھی
بہتر اس سے کہ کھاوے کسب ہاتھ اپنے کے سے اور تحقیق نبی اللہ کے داؤد علیہ السلام تھے کھاتے عمل ہاتھوں اپنے کے سے نقل کی یہ بخاری نے **ف**
یعنی کسب کرنا انبیا کی سنت ہے چنانچہ داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ سے زرہ بنا کر بیچتے تھے چنانچہ بعض طریقوں میں اسکا بیان کر کے منقول ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام اپنی
خلافت میں تبدیل بھیس کر کے پھرتے تھے لوگوں میں کبھی اور پوچھتے تھے اون سے کہ کیسا جانا جاتا ہے داؤد کو کیسی سیرت ہے داؤد کی تم میں پس ایک روز اللہ تعالی نے ایک فرشتہ
بھیجا آدمی کی صورت میں اور حضرت نے اوس سے بھی ایسا ہی پوچھا اوس نے کہا کہ داؤد اچھا شخص ہے اگر نہ کھاتا ہو وہ بیت المال میں سے پس دعا کی داؤد علیہ السلام نے
اپنے رب سے کہ بے پروا کردے مجھکو بیت المال سے پس سکھایا اونکو اللہ تعالی نے بنانا زرہ کا اور لوہا اونکے ہاتھ میں مانند موم کے تھا پس زرہ بناتے اور چار ہزار درہم
بیچتے اور بعضوں نے کہا کہ ایک زرہ ہر روز بناتے تھے اور بیچتے تھے اوسکو چھ ہزار درہم کو پھر خرچ کرتے دو ہزار اپنے نفس پر اور اپنے عیال پر اور چار ہزار
صدقہ دیتے فقرائے بنی اسرائیل کو پس اس حدیث میں رغبت دلانی ہے کسب حلال کرنے پر اسلیئے کہ اوس میں بڑا فائدہ ہے کسب کرنیوالیکو بھی نفع اوسکا
پہونچتا ہے اور جو لوگ کہ وہ چیز لیتے ہیں اونکو بھی نفع حاصل ہوتا ہے اور کسب کرنیوالا سبب مشغول کے بچتا ہے بری باتوں سے اور لہو ولعب سے اور کسر نفسی بھی
ہوتی ہے اس سے پس کم ہوتی ہے سرکشی نفس کی اور بچتا ہے سبب اسکے ذلت سوال سے اور محتاج کسیکا نہیں ہوتا ہے **وعن**
ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ طیب لا یقبل الا طیبا وان اللہ امر
المؤمنین بما امر بہ المرسلین فقال یا ایھا الرسل کلوا من الطیبات واعملوا صالحا وقال یا ایھا الذین
امنوا کلوا من طیبات ما رزقناکم ثم ذکر الرجل یطیل السفر اشعث اغبر یمد یدیہ الی السماء یا رب یا
رب ومطعمہ حرام ومشربہ حرام وملبسہ حرام وغذی بالحرام فانی یستجاب لذلک رواہ مسلم
اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالی پاک ہے نقصانوں اور عیبوں سے نہیں قبول کرتا ہے صدقات
اور اعمال سے مگر پاک کو یعنی جو کہ پاک ہو عیوب سے اور بری نیتوں فاسدہ سے اور تحقیق اللہ تعالی نے حکم کیا مومنوں کو ساتھ اوس چیز کے کہ حکم کیا ساتھ
اوسکے رسولوں کو یعنی کھانا حلال کا اور اچھے اعمال کرنے پس فرمایا اے رسولو کھاؤ رزقوں حلال سے اور عمل کرو اچھا اور فرمایا اے مومنو کھاؤ کھانوں پاکیزہ
حلال سے جو کہ دیا ہم نے تمکو پھر ذکر کیا حضرت نے حال ایک شخص کا کہ دراز کرتا سفر پراگندہ بال اور غبار آلودہ دراز کرتا ہے دونوں

اپنے طرف آسمان کی کہتا ہو اے رب میرے اے رب میرے اور کھانا اوسکا حرام ہو اور پینا اوسکا حرام اور پہننا اوسکا حرام اور پرورش
کیا گیا ساتھ حرام کے یعنی چھوٹی عمر سے بڑی عمر تک حرام ہی اوسکی غذا رہی پس کہاں سے قبول کیجاوے دعا اوس شخص کی نقل کی یہ مسلم نے
ف نہیں قبول کرتا الخ یعنی جبکہ اللہ تعالیٰ پاک ہے اور رزق حلال کو بسبب پاک ہونے اوسکی نجاست کے مکروہ سمجھتا ہے جناب پاک اوسکی بارگاہ کی نسبت
ہو قابل ہے کہ ہو کر اوس بندہ نزدیکی اوسکی جناب پاک میں حاصل کرے اور حرام قابل اوسکے نہیں اور دراز کرتا ہے سفر یعنی حج کے لئے یا اور عبادت کے لئے
اور بکھرا ہوتا ہے مشقت کرنے سے اور یہ جگہ قبولیت دعا کی ہے چنانچہ ایک حدیث میں آیا ہے کہ دعا مسافر مقبول ہے حاصل یہ کہ سب حال اچھا ہو لیکن کھانا پینا
جو حرام ہو دعا نہیں مقبول ہوتی اس سے یہ معلوم ہوا کہ رزق حلال پر موقوف ہے قبولیت دعا کی اسی لئے کہا گیا ہے کہ دعا کے دو بازو ہیں اکل حلال و صدق
مقال ؏ ؏ ؏ **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يأتي على الناس زمان لا يبالي المرء ما أخذ
منه أمن الحلال أم من الحرام رواه البخاري اور روایت ہے ابی ہریرہ رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آویگا لوگوں پر
ایک زمانہ کہ نہیں پرواہ کریگا آدمی ساتھ اوس چیز کے کہ لیویگا مال سے کیا حلال سے لیا ہے یا حرام سے نقل کی یہ بخاری نے **ف** یعنی تمیز نہیں کریگا
درمیان مال حرام و حلال کے **بیت** ہر چہ آمد بدہان شان خوردند ؂ وانچہ آمد بزبان شان گفتند ؂ **وعن النعمان بن بشير** قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم الحلال بين والحرام بين وبينهما مشتبهات لا يعلمهن كثير من الناس فمن اتقى الشبهات استبرأ
لدينه وعرضه ومن وقع في الشبهات وقع في الحرام كالراعي يرعى حول الحمى يوشك أن يرتع فيه ألا وإن
لكل ملك حمى ألا وإن حمى الله محارمه ألا وإن في الجسد مضغة إذا صلحت صلح الجسد كله وإذا
فسدت فسد الجسد كله ألا وهي القلب متفق عليه اور روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے حلال ظاہر ہے اور حرام ظاہر ہے اور درمیان حلال و حرام کے چیزیں مشتبہ ہیں نہیں جانتے انکو بہت آدمی پس جس شخص نے پرہیز کیا شبہہ کی
چیزوں سے پاک کیا اوسنے اپنے دین کو اور اپنی آبرو کو یعنی طعنہ والوں کے طعنے سے بچا اور جو پڑا شبہہ کی چیزوں میں پڑیگا حرام میں مانند
چرواہے کے کہ چراتا ہو گرد رکھے ہوئے کے قریب ہے کہ چریں اوسمیں جانور خبردار ہو کہ واسطے ہر بادشاہ کے رکھنا ہے خبردار ہو کہ رکھنا اللہ کی حرام چیزیں ہیں خبردار
ہو تحقیق آدمی کے بدن میں ایک ٹکڑا ہے گوشت کا جسوقت درست ہوتا ہے وہ یعنی روشن ہوتا ہے ساتھ ایمان اور عرفان اور یقین کے تو درست
ہوتا ہے سارا بدن اوسکا یعنی بسبب کرنے اعمال خیر کے اور اچھے ہونے اخلاق و احوال کے اور جسوقت کہ بگڑتا ہے وہ ٹکڑا بگڑ جاتا ہے سارا بدن یعنی
خراب ہو کر وہ ٹکڑا دل ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** حلال ظاہر ہے کہ ساتھ نص کے حلال ہونا اوسکا معلوم ہوا ہے جیسے کھانا اچھی چیزوں کا
متعارف میں اور کلام نیک اور مباح کرنا اور دیکھنا ان چیزوں کو کہ دیکھنا اونکا درست ہے اور نکاح کرنا اور چلنا وغیر ذلک اور حرام ظاہر ہے
کہ ساتھ نص کے حرام ہونا اوسکا معلوم ہوا ہے جیسے شراب اور سود اور مردار اور خون جاری اور زنا اور جھوٹ اور غیبت اور چغل خوری اور نظر کرنے
طرف امرد کے اور عورت اجنبیہ کے اور غیر ذلک اور چیزیں مشتبہ کہ مشتبہ ہونا کہ حرام ہیں یا حلال ہیں بسبب تعارض دلیلوں کے یعنی اونکی حقیقت بہت لوگ نہیں
جانتے اسمیں اشارہ ہے اسپر کہ بعضے لوگ جانتے ہیں کہ وہ مجتہدین ہیں یا اونکے مقلد علماء کہ دیکھتے ہیں اونکو ساتھ قوت ایک دلیلوں میں سے اور اسمیں تحقیق میں یہ بات
مقرر تو یہ ہو کہ نہ حکم کیا جاوے ساتھ حلال ہونے اور حرام ہونے اور مباح ہونے اوسکے اور دوسرا مذہب یہ ہے کہ اوسکو حکم حرام ہونیکا دیا اور تیسرا یہ کہ مباح
ہے اور مثال مشتبہ کی یہ ہے کہ مثلا ایک شخص نے ایک عورت سے نکاح کیا اور ایک اور عورت نے آکر کہا کہ میں نے ان دونوں کو دودھ پلایا ہے تو وہ عورت منکوحہ اوس
شخص کی تحقیق مشتبہ ہو گئی یہ ہے کہ اوسکو طلاق دیوے یا ایسا مال ہو کہ وجہ حلال اور وجہ حرام سے جمع ہوا ہو تو وہ مال مشتبہ ہے اوس سے پرہیز کرے

اور ساتھ چرنیکے تشبیہ دی حرام چیزوں کو ساتھ رونے کے کہ منع کیا گیا ہو آدمی اونکے کرنے سے اور وہ جیسا کہ پرہیزگار ہو وضاحت تشبیہ دی پڑنے کو شبہات میں ساتھ چرانیکے گرد رونے کے یعنے چرواہے کو چاہیے کہ رونے کے گرد نہ چراوے تا کہ رونے میں جانور نہ جا پڑیں اور اگر گرد اوسکے چراویگا تو احتمال ہے کہ رونے میں جانور جا پڑیں اسیطرح آدمی کو چاہیے کہ شبہات سے دوری کرے تا محرمات میں نہ پڑے بعد ازاں واسطے بیان کرنے تشبیہ کے فرمایا خبردار ہو کہ تحقیق واسطے ہر بادشاہ کے رونا ہے بیان جاہلیت کے بادشاہوں کا ہے کہ وہ رونا مقرر کرتے تھے یا خبر دی اہل اسلام کو ظالم بادشاہوں کی عادت سے کہ رونا کرنی درست نہیں اور رونا اللہ کا حرام چیزیں ہیں پس جو کوئی داخل ہوا اس میں یعنے مرتکب ہوا حرام چیز کا مستحق ہوا عذاب کا پھر اون حرام چیزوں میں بعضی چیزیں ایسی ہیں کہ بخشی نہیں جاتی وہ شرک ہے اور اور چیزیں اللہ کی مشیت پر موقوف ہیں چاہے بخشے چاہے نہ بخشے اور توبہ سے سب بخشے جاتے ہیں اور حضرت شیخ علی متقی نے اس باب میں ایک جدول لکھی ہے اور لکھا ہے کہ جب بندہ اکتفا کرے قدر ضرورت پر کہ اوس سے چارہ نہ ہو اوسکا تو سلامت رہتا ہے اور جب حد ضرورت سے گذر جاتا ہے تو مباح میں پڑتا اور وسعت کی اوس میں تو مکروہات میں پڑیگا اور مکروہات سے محرمات میں پڑیگا اور محرمات سے کفر میں نعوذ باللہ من ذلک ضروری مباح مکروہ حرام کفر اور جس وقت بگڑتا ہے وہ ٹکڑا یعنی تاریک ہوتا ہے بسبب انکار و شک کفر کے تو بگڑتا ہے تمام بدن بسبب ساتھ گناہ کے پس لازم ہے مکلف کو کہ متوجہ ہو دل کی طرف اور نگاہ رکھے اوسکو شک ہونے سے شہوات میں پڑنا اور نگاہ رکھے [illegible] طرف شبہات کے اور اس حدیث میں اشارہ ہے طرف اسکے کہ صلاح بدن کا موقوف ہے [illegible] اسیلئے اوس سے صفائی حاصل ہوتی ہے دل کو اور دل کی صفائی سے تمام بدن میں صلاحیت پر آتا ہے کہ اچھے اعمال صادر ہوتے ہیں اس سے یہ خلاصہ ہے کلام بعض محققین کا اور اتفاق ہے علما کا اسپر کہ اس حدیث میں بہت بڑے فائدے ہیں اور جن حدیثوں پر کہ مدار اسلام کا ہے وہ تین ہیں ایک تو انما الاعمال بالنیات اور دوسری حسن اسلام المرء ترکہ ما لا یعنیہ اور تیسری حدیث یہ ہے الحلال بین الخ ع ح ع ن

وعن رافع بن خدیج قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثمن الکلب خبیث ومہر البغی خبیث وکسب الحجام خبیث رواہ مسلم ۔ اور روایت ہے رافع بن خدیج سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مول کتے کا پلید ہے اور خرچی عورت زنا کار کی حرام ہے اور کمائی سینگی کھینچنے والے کی زبون ہے نقل کیا اسے مسلم نے **ف** دلیل پکڑی ساتھ اسکے امام شافعی نے اسپر کہ بیچنا کتے کا جائز نہیں خواہ معلم ہو یا غیر معلم اور امام ابوحنیفہ اور امام محمد اور بعضے اوروں نے جائز رکھا ہے بیچنا کتے کا اور چیتے کا اور ہر درندے کا کہ اوس میں منفعت ہو خواہ معلم ہوں خواہ غیر معلم اور اس حدیث کا جواب اونکی طرف سے یہ دیا ہو کہ لفظ خبیث کا نہیں دلالت کرتا ہے حرمت پر اسلئے کہ اس حدیث میں ہے کسب الحجام خبیث باوجود یکہ وہ حرام نہیں ہے بالاتفاق پس خبیث کے معنے یہ ہیں کہ وہ طیب نہیں یا ایسا ہے کہ مکروہ ہے نہ حرام اور خرچی زانیہ کی بالاتفاق حرام ہے اور کمائی سینگی کھینچنے والے کی زبون ہے یعنے مکروہ تنزیہی ہے اسلیئے کہ حضرت نے مزدوری سینگی کھینچنے کی دی ہے اگر حرام ہوتی تو حضرت صلعم کاہیکو دیتے ع ح ع ن

وعن ابی مسعود الانصاری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن ثمن الکلب ومہر البغی وحلوان الکاہن متفق علیہ ۔ اور روایت ہے ابی مسعود انصاری سے یہ کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا مول کتے کے سے اور خرچی عورت زانیہ کے سے اور اجرت کاہن کے سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** منع کیا مول کتے کے سے [illegible] یہ منع جب ہوا تھا کہ حضرت نے کتوں کے مارنے کو فرمایا تھا اور نفع لینا اونسے اون ایام میں حرام ہو گیا تھا پھر اجازت دیدی اونسے نفع لینے کی جیسا کہ روایت کیا گیا ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا ہے کتے شکاری کے کہ مارا تھا اوسکو ایک شخص نے ساتھ دینے چالیس درہم کے اور حکم فرمایا ہے [illegible] ساتھ دینے [illegible] کے اور کہا بعضی نے کہ جو اسمیں ہے کہ نہیں درست بیچنا کتے کا اور نہیں قیمت ہے واسطے تلف کرنے کے اوسکے برابر ہے کہ کتا معلم ہو یا غیر معلم برابر ہے کہ جائز ہو پالنا اوسکا یا نہ جائز ہو اور جائز رکھا ہے امام ابوحنیفہ نے بیچنا اون کتوں کا کہ جن میں منفعت ہو اور واجب کی قیمت اوسکے تلف کرنے والے پر اور حکم خرچی کا اوپر کی حدیث میں مذکور ہو چکا اور کاہن اوسکو کہتے ہیں کہ جو خبر دے اور چیز کی کہ زمانہ آئندہ میں ہوگی

اور جو کوئی خبر دینے پر نشانی پاکر پڑیا کی نا یا قضیٰ دیتو یہ سب حرام ہے اور ان سب کو عربی میں حلوان کہتے ہیں اور حلوان کہتے ہیں شیرینی کے
اسکو حلوان اسلیے کہتے ہیں کہ دینا اوسکا ایسا لگتا ہے لینے والیکو جیسے شیرینی کھانی اچھی لگتی ہے اور بیرو دشقت حاصل ہوتا ہے اور عراف اور
نجومی بھی اسی حکم کا ہے جو کاہن کا ہے اور انکے پاس جانا اور خبر پوچھنی اور تصدیق اونکی کرنی حرام ہے سب علما کے نزدیک اور تحقیق اور تفصیل اسکی باب الکہانۃ
میں آویگی انشاء اللہ تعالیٰ ۔ **وعن** ابی جحیفۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن ثمن الدم وثمن الکلب و
کسب البغی ولعن آکل الربا وموکلہ والواشمۃ والمستوشمۃ والمصور رواہ البخاری اور روایت ہے
ابی جحیفہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا مول لہو کے سے اور کتے کے سے اور خرچی عورت زانیہ کے اور لعنت کی سود لینے والیکو اور
سود دینے والیکو اور گودنے والیکو اور گدوانے والیکو اور مصور کو نقل کی یہ بخاری نے **ف** مول لہو کے سے یعنی لہو کے بیچنے سے منع فرمایا اسلیے کہ وہ
نجس ہے بیچنا اوسکا درست نہیں اور بعضوں نے حمل کیا ہے اوسکو اجرت حجام پر اس صورت میں نہی تنزیہی ہوگی اور بیان کتے کے مول کا
اور زانیہ کی خرچی کا اوپر ہو چکا اور گودنا یہ ہے کہ سوئی سے بدن کو گود کر سرمہ یا نیل بھر دیتے ہیں پس نیلا یا سبز داغ ہو جاتا ہے اسلیے منع
منع فرمایا کہ کام فاسقوں اور بدچلنوں کا ہے اور تغیر خلقت الٰہی کی ہوتی ہے اور تعلیق القراءۃ میں لکھا ہے کہ جسجگہ اوسے داغ گودا ہو ساتھ کسی چیز کے
پس اگر مٹ سکیں بغیر زخم کرنیکے تو زخم کیا جاوے اور نہیں تو اوسپر لیے توبہ کرنی کافی ہے اور مصور سے وہ مصور مراد ہے کہ تصویر جاندار کی کھینچے یا بناوے سوا
کاڑھے اور تصویر غیر جاندار کی مانند مکانات اور درخت وغیرہ کے بنانی یا کھینچنی ہو تو اوس میں درست ہے اور خطابی سے لکھا ہے کہ تصویر دو قسم کی ہوتی ہے ایک تو وہ
ہوتی ہے کہ جس چیز پر وہ ہوتی ہے وہ چیز تابع اوسکے ہوتی ہے اور تصویر مقصود بالذات ہوتی ہے جیسے تصویر کاغذ پر کھینچی جاتی ہے اور دوسری وہ ہے
کہ جس چیز پر ہوتی ہے وہ چیز مقصود بالذات ہوتی ہے اور تصویر تابع اوسکی جیسے تصویر ظروف کی اور دیواروں اور بچھونوں اور قالینوں اور پردوں
وغیرہ کی پس اول قسم کا بیچنا تو نہیں درست اور دوسری قسم کا بیچنا درست ہے اور بنانا دونوں کا منع ہے **وعن** جابر انہ سمع رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یقول عام الفتح وھو بمکۃ ان اللہ ورسولہ حرم بیع الخمر والمیتۃ والخنزیر والاصنام فقیل
یا رسول اللہ ارأیت شحوم المیتۃ فانہ تطلی بہا السفن ویدھن بہا الجلود ویستصبح بہا الناس فقال لا ھو
حرام ثم قال عند ذلک قاتل اللہ الیہود ان اللہ لما حرم شحومہا اجملوہ ثم باعوہ فاکلوا ثمنہ
متفق علیہ اور روایت ہے جابر سے کہ اونہوں نے سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے سال فتح مکہ کے اور حضرت تھے مکہ میں
بیشک اللہ نے اور رسول اوسکے نے حرام کیا بیچنا شراب کا اور مردار کا اور سور کا اور بتوں کا پس کہا گیا یا رسول اللہ خبر دو ہمکو مردار کی چربی کے
حال سے پس تحقیق وہ ملی جاتی ہیں ساتھ اوسکے کشتیاں اور چکنے کیے جاتے ہیں ساتھ اوسکے چمڑے اور چراغ جلاتے ہیں ساتھ اوسکے لوگ پس
فرمایا نہیں جائز ہے نفع اوٹھانا ساتھ اوسکے حرام ہے پھر فرمایا نزدیک اسکے کہ لعنت کرے اللہ یہود کو تحقیق اللہ نے جبکہ حرام کیں چربیاں جانوروں کی
پگھلائے چربی کو پھر بیچا اوسکو پھر کھائے مول اوسکا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** لکھا ہے علما نے کہ شراب وغیرہ کے حکم میں ہے باجا کا اور ڈھول کا
بیچنا درست نہیں اور نقصان یعنے قیمت اوسکی نہیں دینی آتی اوسکے تلف کرنے میں اور نفع اوٹھانا الخ امام شافعی کے نزدیک بیچنا مردار کی چربی کا
جائز نہیں اور نفع اوٹھانا لیکن اوس کام میں جو نہ ہو سوا کھانے اور آدمی کے بدن پر ملنے کے درست ہے خواہ چراغ میں جلاوے خواہ کشتی پر ملے یا کچھ اور
کام میں لاوے اور اسیطرح گھی یا زیت یا اور روغن کہ نجس ہو گیا ہے بسبب پڑنے نجاست کے اوسکو چراغ میں جلانا یا اوسکا صابن بنانا
درست ہے اونکے نزدیک اور جمہور کے نزدیک نہیں جائز نفع اوٹھانا ساتھ مردار کے سوا اسکے جو خاص ہونے کی تصریح ہے چمڑے دباغت کیے گئے

کرنا مکروہ کہا گیا ہے اور جائز رکھا ہے ابو حنیفہ نے اور علماء ہمارے نے بیچنا زیت نجس کا جبکہ بیان کر دے اور جلانا تیل نجس کا چراغ میں مکروہ ہے اور نزدیک
نزدیک شافعی کے نہیں جائز ہے بیچنا اوس کا اور سکا بیچنا گویا قصد انتفاع کا ہے اور چربی نہیں کہ اوس کا بیچنا بلکہ اوس کا کھانا بھی منع ہے اور جلانا تھا
اوسکو بسبب تغیر اور تبدیل کے کہ گویا حقیقت اوسکی بدل گئی اور اس حدیث میں دلیل ہے اوپر بطلان اوس حیلہ کے کہ پہونچائے بسبب اوسکے حرام کو اور دلیل ہے
اسپر کہ حرام ہونا ہر چیز کا حکم اوس چیز کے ثمن کا ہے ع **وَعَنْ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَاتَلَ اللّٰهُ**
الْيَهُوْدَ حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُوْمُ فَجَمَلُوْهَا فَبَاعُوْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عمر رضی اللہ عنہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا مارے اللہ یہود کو حرام کی گئیں اوپر ان کے چربیاں پس پگھلایا اوسکو یعنی تاکہ زائل ہو اوسپر سے نام چربی کا اور بیچا اوسکو نقل کی
بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَالسِّنَّوْرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ**
اور روایت ہے جابر سے کہ تحقیق رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا مول کتے کے سے اور بلی کے سے نقل کی یہ مسلم نے **ف** کہا علماء نے
یعنی بیچنا بلی کی تنزیہی ہے اور بیچنا اور ہبہ کرنا اور عاریت دینا اوسکا جائز ہے جمہور کے نزدیک مگر ابو ہریرہ اور ایک جماعت تابعین جائز نہیں رکھتے
اوسکو دلیل پکڑتے ہیں اور ظاہر اس حدیث سے **وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ حَجَمَ اَبُوْ طَيْبَةَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ**
وَسَلَّمَ فَاَمَرَ لَهٗ بِصَاعٍ مِّنْ تَمْرٍ وَّاَمَرَ اَهْلَهٗ اَنْ يُّخَفِّفُوْا عَنْهُ مِنْ خَرَاجِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انس سے کہ پچھنے لگائے
ابو طیبہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پس حکم کیا حضرت نے اوسکے لیے ساتھ دینے ایک صاع کھجور کے اور حکم فرمایا اوسکے مالکوں
کو کہ تخفیف کریں اوس سے یعنی کم لیوین کمائی اوسکی سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** عادت یہ تھی کہ غلاموں سے روز لیتے تھے کچھ کما کر اپنے
مالکوں کو دیتے ہیں پس مقرر کیا تھا اوسپر باقی تم لیا ہے پس جب ابو طیبہ کے غلام تھے یعنی بیان کیا انہوں نے مدت گذاری حضرت کی تو حضرت اونسے خوش ہوئے
اور اوسکے مالکوں سے فرمایا کہ جسقدر ابو طیبہ کی کمائی سے ہر روز لیا کرتے ہو اوس سے کچھ کم لیا کرو اور اس حدیث میں دلیل ہے اسپر کہ حلال ہے کسب حجام کا
یعنی پاچھنے کشی کا اور حلال ہے اجرت دینا اوسپر اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ مباح ہے علاج کا کرنا اور دینا اجرت کا معالجہ پر اور یہ بھی معلوم ہوا
کہ جائز ہے مالک کو کہ غلام سے کچھ کسب کروا دے اور اپنے لیے کچھ اوس میں سے مقرر لے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جائز ہے سفارش کرنی حق والوں اور
دین والوں سے ع **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسری **عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
اِنَّ اَطْيَبَ مَا اَكَلْتُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ وَاِنَّ اَوْلَادَكُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِيْ
رِوَايَةٍ لِاَبِيْ دَاوٗدَ وَالدَّارِمِيِّ اِنَّ اَطْيَبَ مَا اَكَلَ الرَّجُلُ مِنْ كَسْبِهٖ وَاِنَّ وَلَدَهٗ مِنْ كَسْبِهٖ روایت ہے عائشہ
سے کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بہتر پاک اوس چیز کی کہ کھاتے ہو تم وہ چیز ہو کہ حاصل ہو کسب تمہارے سے اور تحقیق اولاد تمہاری
کسب تمہاری سے ہے نقل کی یہ ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور ایک روایت ابو داؤد اور دارمی کی میں یہ ہے کہ بہتر پاک وہ چیز ہے کہ کھاوے
آدمی وہ چیز ہو کہ حاصل ہو کسب اپنے سے اور تحقیق اولاد اوسکی کسب اوسکے سے ہے **ف** اسلیے کہ وہ پیدا ہوتی ہے بیچ جماع کرنے تمہارے کے
پس جائز ہے تمکو کھانا اپنی اولاد کے کسب میں سے جبکہ ہو تم محتاج اور نہیں تو نہیں مگر یہ کہ خوشی معلوم ہو اولاد کو کھانا تمہارا تو ہر حال کھانا درست ہے
اسیطرح کہا ہے علماء نے اور یہی ہے قول ہر کہ نفقہ والدین کا فرض ہے اوپر بیٹے کے جبکہ ہوں وہ محتاج اور عاجز ہوں کسب سے نزدیک شافعی کے اور نزدیک
شافعی کے اور بعض شرط نہیں ہے **وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ**
لَا يَكْسِبُ عَبْدٌ مَالَ حَرَامٍ فَيَتَصَدَّقُ مِنْهُ فَيُقْبَلُ مِنْهُ وَلَا يُنْفِقُ مِنْهُ فَيُبَارَكُ لَهٗ فِيْهِ وَلَا يَتْرُكُهٗ خَلْفَ ظَهْرِهٖ اِلَّا كَانَ زَادَهٗ

بِهٖ اِلَّا کَانَ زَادَهٗ اِلَی النَّارِ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَمْحُو السَّیِّئَ بِالسَّیِّئِ وَلٰکِنْ یَمْحُو السَّیِّئَ بِالْحَسَنِ اِنَّ الْخَبِیْثَ لَا یَمْحُو الْخَبِیْثَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَکَذَا فِیْ
شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے عبداللہ ابن مسعود سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہیں کماتا بندہ مال حرام پھر تصدق کرے
اوس سے پھر قبول کیا جاوے اوس سے یعنی مال حرام میں سے اگر صدقہ دے تو مقبول نہیں ہوتا اور ثواب نہیں ملتا اور نہیں خرچ کرتا مال حرام میں سے یعنی اپنے نفس پر
پھر برکت دیجاوے واسطے اوس کے اوس مال میں یعنی مال حرام میں سے جو کچھ خرچ کرے برکت نہیں ہوتی اوسمیں اور نہیں چھوڑتا مال حرام پیچھے اپنے یعنی بعد مرگ کے
ترکہ ہوتا ہے توشہ اوسکا ہوتا ہے پہنچانے والا طرف آگ کے تحقیق اللہ تعالیٰ نہیں دور کرتا برائی کو ساتھ برائی کے ولیکن دور کرتا ہے برائی کو ساتھ بھلائی کے
تحقیق پلید مال نہیں دور کرتا پلید کو یعنی بلکہ پاکیزہ حلال مال دور کرتا ہے پلید کو یعنی برائی کو نقل کی یہ احمد نے اور اسی طرح شرح السنۃ میں **ف**
توشہ اوسکا آگ ہے اسلئے کہ جب وہ گنہگار ہوا بسبب جمع کرنے مال کے وجہ حرام سے اور پھر مر گیا اور چھوڑ گیا وہ مال جو رکھ لیتے تو ہوگا اوسپر گناہ اوسکا
نیابت کے واسطے کہ اوسکے سبب سے اور مرتکب گناہ کے ہوئے اور تحقیق اللہ تعالیٰ نہیں دور کرتا الخ یہ جملہ مستانفہ یعنی علیحدہ ہے بمنزلہ تعلیل عدم قبول کے
اور معنی یہ ہیں کہ تصدق کرنا مال حرام کو برائی ہے اور نہیں دور کرتا اللہ تعالیٰ جو مال کہ ساتھ برائی ہو بلکہ کہا ہے بعضے علما نے کہ جو کوئی
تصدق کرے مال حرام اور امید رکھے ثواب کی کافر ہوتا ہے اور اگر فقیر لینے والے کو معلوم ہو کہ یہ حرام ہے اور وہ دعا کرے اوسکے لیے تو وہ بھی
کافر ہوتا ہے ولیکن دور کرتا ہے برائی کو ساتھ بھلائی کے یعنی ساتھ صدقہ دینے کے مال حلال سے اسمیں اشارہ ہے اس آیت پر اِنَّ الْحَسَنَاتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّئَاتِ
اور یہ سب جملے مقررہ اور تمیمہ ہیں اس عبارت کے اِنَّ الْخَبِیْثَ الخ **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ لَحْمٌ نَبَتَ مِنَ السُّحْتِ وَکُلُّ لَحْمٍ نَبَتَ مِنَ السُّحْتِ کَانَتِ النَّارُ اَوْلٰی بِهٖ رَوَاهُ
اَحْمَدُ وَالدَّارِمِیُّ وَالْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
نہیں داخل ہوگا بہشت میں وہ گوشت کہ اوگا ہو حرام کھانے سے اور جو گوشت کہ اوگا حرام کھانے سے ہو گی آگ دوزخ کی نزدیک تر
ساتھ اوسکے نقل کی یہ احمد اور دارمی نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** وہ گوشت یعنی جسکا گوشت حرام کھانے سے پیدا ہوا ہو وہ بہشت
میں داخل نہ ہوگا یعنی اول نجات پانیوالوں کے ساتھ نہیں داخل ہوگا بلکہ داخل ہوگا بعد عذاب ہونے کے بقدر کھانے حرام کے یا نہیں داخل
ہوگا جنت کے منازل عالیہ میں یا مراد یہ ہو کہ نہیں داخل ہونگے وہ جو کہ اعتقاد کرتے ہیں حرام کو حلال یا مراد اس سے زجر و تشدید اور وعید
شدید ہے اور جس وقت کہ توبہ کرے یا مغفرت کیا جاوے اوسکی بغیر توبہ کے اور راضی کیے جاویں خصم اوسکے یا پہنچے اوسکو شفاعت کسی کی
پس وہ صحیح ہے اس وعید سے **وَعَنِ** الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَعْ
مَا یَرِیْبُکَ اِلٰی مَا لَا یَرِیْبُکَ فَاِنَّ الصِّدْقَ طُمَاْنِیْنَةٌ وَاِنَّ الْکَذِبَ رِیْبَةٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ
وَرَوَی الدَّارِمِیُّ الْفَصْلَ الْاَوَّلَ اور روایت ہے حسن بن علی سے کہ کہا یاد رکھی میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے
یہ حدیث چھوڑ دو جو چیز کہ شک میں ڈالے تجھکو اور میل کر طرف اوس چیز کے کہ نہ شک میں ڈالے تجھکو اسواسطے کہ سچ باعث اطمینان کا ہے اور
جھوٹ باعث شک و تردد کا ہے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور نسائی نے اور روایت کی دارمی نے پہلا جملہ یعنی دع ما یریبک الی ما لا یریبک فقط
ف مقصود یہ ہے کہ پرہیز کرے شبہات سے یا معنی یہ ہیں کہ جب پاوے اپنے دل کو کہ شک کرنے والا ہو ایک چیز میں اقوال و اعمال سے
تو چھوڑ دو اوسکو اور انتقال کرو اوس چیز کی طرف کہ شک نہ کرتا ہو اوسمیں اسلیے کہ شک ہونا ایک چیز میں علامت اوسکی باطل ہونے کی ہے
اور اطمینان علامت حقانیت کی ہے پس سچا دہ ہو واسطے پہچاننے حسن و قبح اور حل و حرمت ایک چیز کے ولیکن یہ تحقیق نہیں ہوتا مگر اچھے نفسوں میں کہ

[illegible]

جو ڈر سے بیچ ساتھ تقوی اور ورع کے **وعن** وابصۃ بن معبد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یا وابصۃ جئت تسأل عن البر والاثم قلت نعم قال فجمع اصابعہ فضرب بہا صدرہ وقال استفت نفسک استفت قلبک ثلاثا البر ما اطمانت الیہ النفس واطمان الیہ القلب والاثم ما حاک فی النفس وتردد فی الصدر وان افتاک الناس وافتوک رواہ احمد والدارمی اور روایت ہے وابصہ بن معبد سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے وابصہ آیا تو پوچھنے آیا ہے نیکی سے اور گناہ سے کہا میں نے البتہ کہا راوی نے پس جمع کیں حضرت نے انگلیاں اپنی اور مارا ساتھ ان انگلیوں کے سینے اپنے کو اور فرمایا فتوی پوچھ اپنی نفس یعنی ذات سے فتوی پوچھ اپنے دل سے تین بار فرمایا نیکی وہ چیز ہو کہ قرار پکڑے اور مائل ہو طرف اوسکے جی اور آرام پکڑے طرف اوسکے دل اور گناہ وہ چیز ہو کہ کھٹکے دل میں اور شک و تردد کرے سینے میں اگرچہ فتوی دیویں تجھکو لوگ نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے **ف** آیا تو پوچھنے آیا یہ دلیل ہے معجزہ کی کہ حضرت نے بغیر اوسکے بیان کرنے کے اور اوسکا منشا کے اوسکے دل کی بات بیان فرما دی اور انگلیاں حضرت نے سینے پر اشارہ کے لئے ماریں کہ یہ دل سادہ بار ہے […] تین بار پوچھنا اور تاکید واسطے […] اور حاصل حدیث کا یہ ہے کہ اپنے دل سے فتوی پوچھ لے نیکی وہ ہے کہ جس سے خاطر جمع رہے اور دل میں خلجان نہ ہو کہ یہ بدی ہے اور گناہ وہ کہ دل میں تردد و خلجان پیدا ہو اوس سے اگرچہ لوگ تجھکو فتوی دیویں کہ حق میں […] مثلاً اگر دیکھے کسی کو کہ اوس کے مال میں حلال اور حرام ملا ہوا ہے شک ہوا […] اوس کے کھانے کا تو وہ لوگ اگرچہ فتوی دیں تجھکو حلت اس لئے کہ فتوی اور ہے اور تقوی اور اور یہ حکم دل سے فتوی پوچھنے کا ایسے لوگوں کے لیے ہے کہ جنکے دل صاف ہیں کدورت خواہشوں نفسانیہ سے اور ساتھ سینہ […] تقوی کے اسلئے کہ اونکے قلوب و نفوس مائل ہوتے ہیں طرف خیر کے اور […] برائی سے وارد بیچ […] لوگ گرفتار ہیں خواہش نفسانی میں اور خیر سے نفرت رکھتے ہیں اور برائی سے رغبت اور جاننا چاہیے کہ دل سے فتوی پوچھنا اوس صورت میں ہو کہ دلیل شرعی موجود نہ ہو […] متعارض ہوں تو وجہ ہو رجوع کرنا طرف […] اور وہ حدیثیں متعارض ہوں تو وجہ ہو رجوع کرنا طرف اقوال صحابہ کے اور اگر اقوال علماء کے متعارض ہوں تو فتوی دل سے پوچھے اور اختیار کرے اونکے قولوں میں سے وہ قول کہ فتوی دے ساتھ اوسکے دل بیچ […] اور آرام پکڑے ساتھ اوسکے […] **وعن** عطیۃ السعدی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یبلغ العبد ان یکون من المتقین حتی یدع ما لا بأس بہ حذرا لما بہ بأس رواہ الترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہے عطیہ سعدی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں پہنچتا بندہ متقیوں یعنی کامل متقیوں کے درجہ کو یہاں تک کہ چھوڑ دے ایسی چیز کو کہ نہیں قباحت […] واسطے اوس چیز کے کہ اوس میں ہو قباحت نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** شرع میں متقی وہ ہو کہ بچاوے نفس اپنے کو اوس چیز کے کرنے سے کہ مستحق ہو ساتھ سبب اوسکے عذاب کا خواہ وہ چیز کرنی ہو یا چھوڑنی اور بعضوں نے کہا کہ تقوی تین قسم ہیں ایک تو یہ ہو کہ شرک سے بچ کر […] بچا ہو ہمیشہ کے عذاب سے چنانچہ اس آیت میں یہی مراد ہے والزمہم کلمۃ التقوی اور دوسرا یہ ہے کہ بچے گناہ سے یہاں تک کہ صغائر سے بھی […] نزدیک یہ تقوی متعارف شرع کا ہے اور اس آیت میں یہی مراد ہے ولو ان اہل القری آمنوا واتقوا اور تیسرا تقوی یہ ہو کہ خوب احتیاط کرے […] اور بعض مباح کو بھی ترک کرے […] اور باطن اپنا مشغول غیر اللہ سے بچے […] کر کر رجوع اوسی کی طرف ہو چنانچہ آیت اتقوا اللہ حق تقاتہ میں مراد ہے اور اس حدیث میں بھی یہی مراد ہے اور حاصل حدیث یہ ہو کہ بندہ پورا متقی نہیں ہوتا جب تک کہ مباح چیزیں نہ چھوڑے بخوف گرفتار ہونے کے حرام اور مکروہ اور شبہے میں […] تو بیشک […] اور مشتبہ […] حرام میں اور یہ نہایت تقوی ہے […] پرہیز کریگا حرام اور مکروہات

اور

اور شبہات سے منقول ہو حضرت عمر بن الخطاب سے کہ ہم ترک کرتے تھے حلال کے نو حصے اس خوف سے کہ مبادا حرام میں واقع ہو جاویں اور حضرت ابو بکر صدیق سے منقول ہو کہ کہا ترک کرتے تھے ہم ستر باب مباح سے بخوف پڑنے کے حرام میں شے واحد کے **وعن انس قال لعن رسول اللہ** صلی اللہ علیہ وسلم فی الخمر عشرۃ عاصرھا ومعتصرھا وشاربھا وحاملھا والمحمولۃ الیہ وساقیھا وبائعھا واٰکل ثمنھا والمشتری لھا والمشتری لہ رواہ الترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہے انس سے کہ کہا لعنت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کے مقدمہ میں دس شخصوں کو شراب کے نچوڑنے والے کو اور نچڑوانے والے کو اور پینے والے کو اور اوٹھانے والے کو اور اوسکو کہ اوٹھا لے گئے طرف اوسکے یعنی اوسنے حکم کیا کسی کو اوٹھا لانیکا اور پلانے والے کو اور بیچنے والے کو اور اوسکے مول کھانے والے کو اور اوسکے مول لینے والے کو یعنی بیچنے والے کے لیے یا مجاز ہے لیے بطریق وکالت یا ولایت کے مول لے یا سوا اوسکے کہا اور اوسکو کہ مول لی گئی واسطے اوسکے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** نچوڑنے والا کو یعنی جو کوئی نچوڑے انگور کا پانی شراب بنانے کے لیے خواہ پینے کے لیے خواہ اور کے لیے ایسا ہی نچوڑوانیوالا خواہ اپنے لیے نچڑواوے خواہ غیر کے لیے اور بیچنے والے کو اگر چہ وکیل ہو یا دلال اور جو انگور بیچا نچوڑنے والے کے ہاتھ اور جو مجرد اجرت اوسکی یعنی مول اوسکا بس یہ لائق تر ہیں ساتھ لعنت کے **وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ** صلی اللہ علیہ وسلم لعن اللہ الخمر وشاربھا وساقیھا وبائعھا ومبتاعھا وعاصرھا ومعتصرھا وحاملھا والمحمولۃ الیہ رواہ ابو داؤد وابن ماجۃ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لعنت کی اللہ نے شراب کو اور اوسکے پینے والے کو اور اوسکے پلانے والے کو اور اوسکے بیچنے والے کو اور اوسکے خریدنے والے کو اور اوسکے نچوڑنے والے کو اور نچڑوانیوالے کو اور اوسکے اوٹھانے والے کو اور اوسکو کہ اوٹھائی گئی طرف اوسکے نقل کی یہ ابو داؤد اور ابن ماجہ نے **ف** لعنت کی شراب کو سبب اسکا یہ ہے کہ ام الخبائث ہے اور زائل ہو کر عقل اوس شراب سے شراب کا مول کھانیوالا ہو جاتا ہے **وعن محیصۃ انہ استاذن رسول اللہ** صلی اللہ علیہ وسلم فی اجرۃ الحجام فنھاہ فلم یزل یستاذنہ حتی قال اعلفہ ناضحک واطعمہ رقیقک رواہ مالک والترمذی وابو داؤد وابن ماجۃ اور روایت ہے محیصہ سے کہ تحقیق اوسنے پروانگی چاہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ مزدوری سینگی کھینچنے والے کے پس منع کیا حضرت نے اوسکو پس ہمیشہ پروانگی مانگتا رہا حضرت سے یہانتک کہ فرمایا کھلا اوسکو اپنے اونٹ کو اور کھلا اوسکو اپنے بردے کو نقل کی یہ مالک اور ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے **ف** محیصہ نے پروانگی چاہی بیچ مزدوری سینگی کھینچنے والے کے کہ کھانا اوسکا حلال ہے یا نہیں پس حضرت نے اوسکو منع کیا پھر دوبارہ پوچھے بار بار یہانتک کہ حضرت نے اوسکے کھانے کا حکم دیا اس لیے کہ اکثر صحابہ کے یہاں غلام بہت تھے اور بعضے اونمیں سے سینگی کھینچتے تھے اور صحابہ اونکی کمائی کھایا کرتے تھے وہ جانتے تھے اسکو بہت اچھی کمائی پس جب حضرت نے اس سے منع فرمایا اونپر دشوار ہوا یہ امر پس وہ حاضر ہوئے بار بار اس مقدمہ میں یہانتک کہ حضرت نے فرمایا کہ اوسکی کمائی خرچ کر اپنے اونٹ کو کھلا دے اور لونڈی غلام کو کھلا اس لیے کہ یہ کمائی خون کھینچنے کی تھی حضرت نے کھانا اوسکا اشراف کے لیے مکروہ جانا اور غیرت والی عالی ہمتی پر اور جانور اور لونڈی غلام کو کھلانے کی اجازت دی اسلیے کہ وہ شرف ایسا نہیں رکھتے کہ منافی ہو اوس شرف کے وہ بات نہیں تھی بلکہ خلاف مروت کے ہے پس نہی تنزیہی ہے والا حلال کو یہ ضمیر ہوتا کہ جانور اور لونڈی غلام کو حرام کھلاوے اور حاصل کہ کھانا اوسکا مکروہ تنزیہی ہے نہ حرام **وعن ابی ھریرۃ قال نھی رسول اللہ** صلی اللہ علیہ وسلم عن ثمن الکلب وکسب الزمارۃ رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کے مول سے اور کمائی گانیوالی کی یہ نقل کی بیچ شرح السنۃ میں **ف** اور بعضوں نے کہا زمارہ زانیہ خوبصورت ہے اور بعضوں نے کہا کہ لفظ زمارہ ہے زمر سے یعنی اشارہ کے ساتھ ابرو اور آنکھ کے ناز و انداز ات

رد ہو گو ساقط اس شارح کے چشم دا بر کو فریضہ کرلیتی ہیں بعد **وَعَنْ** اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَبِیْعُوا الْقَیْنَاتِ وَلَا تَشْتَرُوْھُنَّ وَلَا تُعَلِّمُوْھُنَّ وَثَمَنُھُنَّ حَرَامٌ وَفِیْ مِثْلِ ھٰذَا اُنْزِلَتْ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّشْتَرِیْ لَھْوَ الْحَدِیْثِ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَعَلِیُّ بْنُ یَزِیْدَ الرَّاوِیْ یُضَعَّفُ فِی الْحَدِیْثِ اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مت بیچو لونڈیوں گانیوالیوں کو اور نہ خرید وانکو اور نہ سکھلاؤ لونڈیوں کو گانا اور مول انکا حرام ہے اور بیچ مانند اسکے کے یعنی خرید نے کے واسطے گانے کے نازل کی گئی ہے یہ آیت اور بعضے آدمیوں میں سے وہ ہیں کہ مول لیتے ہیں کھیل کی بات غافل کرنے والی روایت کیا اسکو احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے اور علی بن یزید راوی ضعیف کیا جاتا ہے حدیث میں **ف** مول انکا حرام ہے کہا بعضوں نے یعنی جس کو کہ بیچا لونڈیوں گانیوالیوں کا موجب ہے یہ حدیث اور جمہور کے نزدیک بیچنا انکا صحیح ہے اور حدیث باوجود ضعیف ہونے کے تاویل کی گئی ہے کہ لینا مول انکا اوپر حرام ہونے مانند لینے مول انگور کے کہ شراب بنانے والے کے ہاتھ بیچے ہیں اسلئے کہ وسیلہ حرام کا ہے اسلئے کہ وہ کہا گیا ہے اور کھیل کی بات یعنی گانا اور آواز حرام کہ باز رکھیں ذکر اللہ سے پس داخل ہیں اس میں کہانیاں اور جھوٹی باتیں اور خرافات بکنا اور ٹھٹھے کی باتیں اور سیکھنا موسیقی کا اور مانند اسکے کے یعنی کلام فضول اور نازل ہوئی یہ آیت نضر بن حارث کے حق میں کہ وہ خرید تا تھا کتابیں ملکوں کی تاکہ گمراہ کرے لوگوں کو اللہ کی راہ سے اور بعضوں نے کہا کہ نضر بن حارث کے حق میں اتری کہ وہ سفر کر تا تھا عجمیوں کی ملک میں اور لاتا تھا کہانیاں قریش کے آگے بیان کرتا تھا اور کہتا کہ محمد بیان کرتے ہیں تمہارے آگے قصے عاد و ثمود کے اور میں بیان کرتا ہوں تمہارے آگے قصے رستم و اسفندیار کے اور بادشاہوں کی داستان کر

حدیث جابر بنی من اکل الهرة باب الحیوان میں لکھی انشاء اللہ تعالی اور ذکر کریگے یہ حدیث جابر کی کہ مراد انکا ہے منع من اکل الهرة یہ باب میں کی کلمہ کے اگر چاہیگا اللہ تعالی

الفصل الثالث

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَلَبُ كَسْبِ الْحَلَالِ فَرِیْضَةٌ بَعْدَ الْفَرِیْضَةِ رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طلب کرنا کمائی حلال کا فرض ہے بعد فرض کے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** یعنی طلب کرنا کمائی حلال کا فرض ہے لیکن بعد فرائض کے مثل نماز روزہ اور سوا اسکے کے افضل ہے اور ظاہر ہے مراد اسکے طلب کرنا کمائی حلال کا اور کمائی کرنا فرض اسپر ہے کہ محتاج ہو اور کمانا اپنے نفس کے لیے یا اونکے لیے کہ جنکا نفقہ اسپر فرض ہے اور مراد حلال سے غیر حرام ہے یعنی جو کہ شامل ہو مشتبہ کو بھی اسلئے کہ حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ احتراز کرنا مشتبہ سے مستحب ہے نہ فرض پھر ساقط اس فرضیت کے نہیں خطاب کیا جاتا ہے وہ شخص نہ اسلئے کہ بہت لوگ ایسے ہیں کہ انکا نفقہ اوپر واجب ہوتا ہے **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّہٗ سُئِلَ عَنْ اُجْرَةِ كِتَابَةِ الْمُصْحَفِ فَقَالَ لَا بَاْسَ اِنَّمَا ھُمْ مُصَوِّرُوْنَ وَاِنَّھُمْ اِنَّمَا یَاْكُلُوْنَ مِنْ عَمَلِ اَیْدِیْھِمْ رَوَاہُ رَزِیْنٌ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ وہ پوچھے گئے مزدوری لکھنے قرآن کی سے پس فرمایا کچھ مضائقہ نہیں سوا اسکے کہ وہ نقش کھینچنے والے ہیں اور تحقیق وہ نہیں کھاتے مگر اپنے ہاتھوں کے کام سے نقل کی یہ رزین نے **ف** گویا پوچھنے والے نے سبب جانا تھا اسپر مزدوری لینے کو پس جواب دیا کہ کاتب لفظوں کی صورتوں کے نقش کھینچنے ہیں اور محنت کرتے ہیں پس مزدوری لیتے ہیں اپنے کام کی نہ قطع نظر اس سے کہ قرآن ہو یا غیر قرآن ہو **وَعَنْ** رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ قَالَ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّ الْكَسْبِ اَطْیَبُ قَالَ عَمَلُ الرَّجُلِ بِیَدِہٖ وَكُلُّ بَیْعٍ مَبْرُوْرٍ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہے رافع بن خدیج سے کہ کہا کہا گیا یا رسول اللہ کونسا کسب پاکیزہ ہے یعنی افضل ہے فرمایا کام کرنا آدمی کا اپنے ہاتھ سے اور ہر بیع جو مقبول نقل کی یہ احمد نے **ف** اپنے ہاتھ سے یعنی افضل کسب وہ ہے کہ ہاتھ سے کیا جاتا ہو جیسے زراعت اور کتابت

وغیرہ لے اور جو بیچنا مقبول ہو یعنی بیع شرعی ہو یعنی اپنی ذات سے کسب کرے تو تجارت کرے کہ اوس میں دیانت و امانت ہو یہی کسب حلال ہے

شرح **وعن** ابی بکر بن ابی مریم قال کانت لمقدام بن معدی کرب جاریۃ تبیع اللبن ویقبض المقدام ثمنہ فقیل لہ سبحان اللہ أتبیع اللبن وتقبض الثمن فقال نعم وما بأس بذلک سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لیأتین علی الناس زمان لا ینفع فیہ الا الدینار والدرہم رواہ احمد اور روایت ہے ابی بکر بن ابی مریم تابعی سے کہ کہا تھی مقدام بن معدیکرب صحابی کی ایک لونڈی بیچتی تھی دودھ یعنی مقدام کے گھر کے جانوروں کا اور قبض کرتا تھا مقدام مول اوسکا پس کہا گیا واسطے مقدام کے سبحان اللہ کیا بیچتی ہے لونڈی دودھ اور لیتا ہے تو مول پس کہا مقدام نے کہ ہاں اور نہیں ہے کچھ مضائقہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے البتہ آویگا لوگوں پر زمانہ نہیں فائدہ دیگا مگر دینار و درہم نقل کی یہ احمد نے **ف** یعنی لوگوں نے مقدام پر طعن کیا کہ تمہاری لونڈی تمہارے سامنے دودھ بیچتی ہے اور تم اوسکا مول لیتے ہو حالانکہ دودھ واسطے تصدق کرنے فقرا کے اور واسطے صرف کرنے دوستوں اور متعلقوں کے ہے بیچنا اور راضی ہونا اسپر اور اوسکا مول لینا مناسب حال تمہارے کے نہیں اونہوں نے جواب دیا کہ اسکا کچھ مضائقہ نہیں ہے کہ اسمیں کچھ نقصان شرعی نہیں مروت ہر چند کہ کراہت اور میں نے حضرت سے سنا ہے کہ فرماتے تھے کہ لوگوں پر ایک زمانہ آویگا کہ اوس میں نہیں نفع دیویگا مگر دینار و درہم یعنی مال اسلئے کہ اوس زمانہ کے لوگوں پر زبسکہ نقصان غالب ہوگا نہیں فکر کرینگے اہل کمال کی اور قدر کرینگے مالداروں کی کہتے تھے صحابہ رضی اللہ عنہم کہ تجارت کرو اور کسب کرو اسلئے کہ تم ایسے زمانہ میں ہو کہ جب محتاج ہوگا ایک تمہارا تو اول چیز جو کہ کھاویگا دین ہے

شرح **وعن** نافع قال کنت اجہز الی الشام والی مصر فجہزت الی العراق فأتیت ام المؤمنین عائشۃ فقلت لہا یا ام المؤمنین کنت اجہز الی الشام فجہزت الی العراق فقالت لا تفعل ما لک ولمتجرک فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا سبب اللہ لاحدکم رزقا من وجہ فلا یدعہ حتی یتغیر لہ او یتنکر لہ رواہ احمد وابن ماجۃ اور روایت ہے نافع سے کہ کہا تھا میں سامان درست کرتا یعنی بھیجتا اپنے وکیلوں کو ساتھ مال و اسباب تجارت کے طرف شام کے اور طرف مصر کے پھر سامان درست کیا میں نے طرف عراق کے پس آیا میں ام المؤمنین عائشہ کے پاس پس کہا میں نے انکو اے ام المؤمنین سامان لیجاتا تھا میں تجارت کا طرف شام کے یعنی پہلے اس سے پس لیجاتا ہوں سامان بیچنے کا اب طرف عراق کے پس فرمایا کہ مت کر کیا ہوا واسطے تیرے اور واسطے تجارت تیری کے یعنی کیوں چھوڑتا ہے تجارت اپنی کو کہ پہلے کرتا تھا پس تحقیق میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے جسوقت کہ ایک سبب کرے اللہ واسطے کسی کے تم میں سے روزی کا ایک طرح پر پس نہ چھوڑے اوسکو یہانتک کہ متغیر ہو واسطے اوسکے یا نقصان ہو واسطے اوسکے نقل کی یہ احمد اور ابن ماجہ نے **ف** ایک سبب کرے اللہ یعنی مثلاً کسی ملک میں تجارت کا بھیجنا ہو اور اوسکے نفع سے رزق حاصل ہوتا ہو تو اوسکو چھوڑے نہیں یہانتک کہ متغیر ہو یعنی فائدہ نہ حاصل ہوتا ہو یا نقصان ہو یعنی اصل مال میں تو اس صورت میں اوسکو چھوڑ دے مناسب ہے [illegible] چھوڑ دینا اور کہا طیبی نے کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو کوئی پیشہ اور صناعت میں ہے [illegible] خیر کو تو لازم پکڑے اوسپر ملازمت اور نہ پھیرے منہ اوسکا کہ صادر ہے طرف غیر اوسکے کہ سبب کسی مضرت [illegible]

شرح **وعن** عائشۃ قالت کان لابی بکر غلام یخرج لہ الخراج فکان ابو بکر یأکل من خراجہ فجاء یوما بشیء فأکل منہ ابو بکر فقال لہ الغلام تدری ما ہذا فقال ابو بکر وما ہو قال کنت تکہنت لانسان فی الجاہلیۃ وما احسن الکہانۃ الا انی خدعتہ فلقینی فاعطانی بذلک فہذا الذی اکلت منہ قالت فادخل ابو بکر یدہ فقاء کل شیء فی بطنہ رواہ البخاری اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا تھا واسطے ابو بکر صدیق رضی کے ایک غلام دیتا تھا واسطے ابی بکر کے خراج یعنی کچھ مال کہ مقرر

تھا اوسکے ذمہ اوسکی کمائی میں سے جیسے کہ محصول ہو غرض یہ ہے کہ غلام کی کمائی میں سے کچھ مال لایا کرتا تھا پس ابوبکر کھاتے کمائی اوسکی سے
پس لایا غلام ایکدن ایک چیز پس کھایا اوس میں سے ابوبکر نے پھر کہا واسطے اونکے غلام نے جانتے ہو کیا ہے یہ پس کہا ابوبکر نے کیا ہے یہ کہا غلام نے تھا میں
خبر غیب کی بتاتا واسطے ایک آدمی کے جاہلیت میں یعنی حالت کفر میں حالانکہ نہیں اچھی جانتا تھا میں یہ خبر دینا لیکن میں فریب بتاتا تھا اوسکو
پس ملا مجھسے وہ یعنی اب پس دیا مجھکو بدلے اوس خبر کے بتانے کے یعنی یہ چیز پس یہ وہ چیز ہے کہ کھائی تم نے اس میں سے کہا حضرت عائشہ نے پھر ڈالا
ابوبکر نے ہاتھ اپنا یعنی اپنے حلق میں پس قے کی اور باہر ڈالی ہر چیز کہ اونکے پیٹ میں تھی یعنی از راہ ورع کے نقل کی یہ بخاری نے

ف یعنی ازبسکہ درست دین میں غلطی تھی اسسبب سے کہ بیع ہوئی تھی کہانت اور فریب خوب طرح نکالا اوسکو اور اس سے یہ
نکلا ہے امام شافعی سے کہ جو کوئی کھاوے حرام اور وہ جانتا تھا اوسکو یا نہ جانتا تھا اور پھر جانا تو لازم ہے اوسکو یہ کہ قے کرے جو کچھ کہ کھایا
ہے فی النور اور امام غزالی نے منہاج العابدین میں لکھا ہے کہ یہ ورع کے قبیلہ سے ہے اور کہا کہ حکم ورع کا یہ ہے کہ نہ لیوے تو کچھ کسی سے
یہانتک کہ نہایت تحقیق کرے اوسکو پھر یقین حاصل ہو کہ نہیں ہے شبہہ اوسمیں کسی حال میں والا پھیر دے اوسکو **وعن** ابی بکر ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یدخل الجنۃ جسد غذی بالحرام اور روایت ہے ابی بکر رض سے کہ تحقیق رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں داخل ہوگا بہشت میں یعنی بغیر عذاب کے اچھے لوگوں کے ساتھ وہ بدن کہ پرورش کیا گیا ساتھ مال حرام کے

وعن زید بن اسلم انہ قال شرب عمر بن الخطاب لبنا واعجبہ فقال للذی سقاہ من این لک ھذا اللبن
فاخبرہ انہ ورد علی ماء قد سماہ فاذا نعم من نعم الصدقۃ وھم یسقون فحلبوا لی من البانھا فجعلتہ
فی سقائی وھو ھذا فادخل عمر یدہ فاستقاہ رواہ البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہے زید بن اسلم سے
کہ مولی تھا حضرت عمر کا کہا اوسنے کہ پیا عمر بن الخطاب رضہ نے دودھ اور اچھا لگا اونکو وہ کہا واسطے اوس شخص کے کہ پلایا تھا اوسے
کہاں سے ہاتھ لگا تجھکو یہ دودھ پس خبر دی اوسکو کہ وہ بیچ میں گیا تھا ایک پانی پر یعنی کنویں یا چشمہ پر کہ نام لیا اوسکا پس ناگہاں
کتنے چارپائے تھے یعنی اونٹ وبکری وغیرہ چارپایوں زکوۃ کے سے اور وہ پلاتے تھے یعنی دودھ وہ لوگ تو پس دوہا اونھوں نے میرے لیے
دودھ اونکے سے پس ڈال لیا میں نے اوسکو بیچ مشک اپنی کے اور یہ دودھ وہی ہے پس ڈالا حضرت عمر نے ہاتھ اپنا یعنی منہ میں پھر قے کی
پس دودھ کو نقل کی بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** کہا سید جمال الدین محدث نے یہ حدیث اکثر نسخوں میں نہیں ہے اور تھی یہ اصل حاشیہ
بخاری کے لکھی ہوئی حاشیہ میں اور صواب حذف اسکا ہے انتہی اسلیے کہ کتاب الزکوۃ میں یہ حدیث لکھی جاچکی ہے ساتھ اختلاف ایک لفظ
کے بعض نسخوں میں نہیں ہے تو پہلی حدیث کے بعد لکھا ہے رواہ البیہقی الخ اور جن نسخوں میں ہے اون میں اسکے بعد رواہ البیہقی لکھا ہے

وعن ابن عمر قال من اشتری ثوبا بعشرۃ دراھم وفیہ درھم حرام لم یقبل اللہ تعالی لہ صلوۃ
ما دام علیہ ثم ادخل اصبعیہ فی اذنیہ وقال صمتا ان لم یکن النبی صلی اللہ علیہ وسلم سمعتہ
یقولہ رواہ احمد والبیہقی فی شعب الایمان وقال اسنادہ ضعیف اور روایت ہے ابن عمر رض سے
کہ کہا جو شخص کہ خریدے ایک کپڑا دس درہم کو یعنی مثلا اور اوسکے مول میں ہو ایک درہم یعنی کچھ مال حرام کا نہیں قبول کرتا اللہ تعالی
واسطے اوسکے نماز جبتک کہ ہووے کپڑا اوسپر پھر داخل کین ابن عمر نے دو انگلیاں اپنی یعنی شہادت کی اپنے کانوں میں اور کہا بہرے ہوجاویں
دونوں کان اگر نہ سنا ہووے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے اوسکو نقل کی احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں اور کہا اسناد اسکی ضعیف ہے **ف**

نہیں قبول کرتا ہیں اوسکی نماز اونکی ثواب دینے کے نہیں ہوتی اگرچہ فرضیت قطع ہو جاتی ہے مانند نماز کے زمین غصب کی ہوئی میں اور اخیر عبارت کے یہ معنی ہیں کہ میں نے اپنے کانوں سے یہ حدیث حضرت سے نہ سنی ہو تو بہرے ہوں میرے کان یعنی مقرر سنی ہے

باب المساہلۃ فی المعاملۃ

باب ہے نرمی کرنے کے بیان میں معاملات میں

الفصل الاول

[illegible] **عن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رحم اللہ رجلا سمحا اذا باع واذا اشتری واذا اقتضی رواہ البخاری روایت ہے جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رحمت کرے اللہ اوس شخص کو کہ نرمی کرتا ہو جبکہ بیچتا ہو اور جبکہ خریدتا ہو اور جبکہ تقاضا کرتا ہو نقل کی یہ بخاری نے **وعن** حذیفۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان رجلا کان فیمن کان قبلکم اتاہ الملک لیقبض روحہ فقیل لہ ھل عملت من خیر قال ما اعلم قیل لہ انظر قال ما اعلم شیئا غیر انی کنت ابایع الناس فی الدنیا واجازیھم فانظر الموسر واتجاوز عن المعسر فادخلہ اللہ الجنۃ متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم نحوہ عن عقبۃ بن عامر وابی مسعود الانصاری فقال اللہ انا احق بذا منک تجاوزوا عن عبدی روایت ہے حذیفہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق ایک شخص تھا بیچ اون لوگوں کے کہ تھے پہلے تمہارے آیا اوسکے پاس فرشتہ تا کہ قبض روح کرے اوسکی پس کہا گیا واسطے اوسکے آیا کیا تو نے کچھ عمل نیک کہا نہیں جانتا میں یعنی نہیں پاتا اپنے میں کہ کوئی عمل نیک کیا ہو کہا گیا واسطے اوسکے سوچ کہا نہیں جانتا میں کچھ سوا اسکے کہ تحقیق میں معاملات کرتا تھا لوگوں سے دنیا میں اور احسان کرتا تھا اونپر وقت تقاضا کے یعنی وقت لینے مول وغیرہ کے پس مہلت دیتا تھا میں غنی کو اور معاف کرتا تھا میں مفلس کو یعنی سارا حق یا کچھ اوس میں سے پس داخل کیا اوسکو اللہ تعالی نے بہشت میں نقل کی یہ بخاری و مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی میں مانند اسکے ہے عقبہ ابن عامر اور ابی مسعود انصاری سے یعنی معنی دونوں روایتوں کے ایک ہیں اگرچہ لفظوں میں اختلاف ہے اوس میں یوں ہے کہ پس فرمایا اللہ تعالی نے کہ میں تجھ سے زیادہ لائق ہوں ساتھ اسکے یعنی ساتھ معاف کرنیکے اور فرمایا فرشتوں کو درگذر کرو میرے بندے سے **ف** آیا اوسکے پاس فرشتہ یعنی عزرائیل یا کوئی تابعدار اونکا لیکن صحیح یہی ہے کہ حضرت عزرائیل ہی ارواح قبض کرتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا قل یتوفکم ملک الموت الذی وکل بکم اور پھر ملائکہ رحمت کے یا عذاب کے لیجاتے ہیں ارواح کو اور نہ او حقیقی ارواح قبض کرنیوالا اللہ تعالی ہی ہے جیسے کہ اس آیت میں فرمایا اللہ یتوفی الانفس میں یوں سا اور کہا گیا یعنی اللہ تعالی نے فرمایا یا کسی فرشتہ نے کہا اور ظاہر ہے کہ سوال اسکے روح قبض کرنیکے پہلے ہے جیسا کہ اول حدیث سے معلوم ہوتا ہے اور مظہر نے کہا کہ یہ سوال قبر میں ہے کہا طیبی نے کہ شاید احتمال ہے کہ قیامت کو ہوا ہو اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بڑا ثواب ہے معاف کرنا حق کا مفلس کو اور مہلت دینا غنی کو ۱۲ ع

وعن ابی قتادۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایاکم وکثرۃ الحلف فی البیع فانہ ینفق ثم یمحق رواہ مسلم اور روایت ہے ابی قتادہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بچو بہت قسم کھانے سے بیچنے کے بیچ میں اسلیے کہ بہت تحقیق قسم کھانی بیچنے میں رواج دیتی ہے پھر مٹا دیتی ہے برکت کو نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنی اگرچہ بہت قسم کھانے سے فی الحال بکری خوب ہوتی ہے لیکن انجام کار میں باعث کمی برکت وغیرہ کا ہوتی ہے اسلیے کہ جسکی عادت ہوگی بہت قسم کھانے کی اوسکی جھوٹی قسم بھی اکثر ہو جاوینگی ۱۲ ع

وعن ابی ھریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الحلف منفقۃ للسلعۃ ممحقۃ للبرکۃ متفق علیہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے قسم سبب رواج کے واسطے

[illegible]

اسباب کے اور سبب مٹنے برکت کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** قسم یعنی کثرت قسم کی یا جھوٹی قسم دو سبب ہیں مٹنے برکت کے کمانے میں برکت
نہیں رہتی یا تو سبب تلف ہونے مال کے یا سبب خرچ کرنے ایسی جگہ کہ نہ دنیا میں فائدہ ہو اور نہ آخرت میں ثواب اھ **وَعَنْ**
أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ
عَذَابٌ أَلِيمٌ قَالَ أَبُو ذَرٍّ خَابُوا وَخَسِرُوا مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ الْمُسْبِلُ وَالْمَنَّانُ وَالْمُنَفِّقُ سِلْعَتَهُ
بِالْحَلِفِ الْكَاذِبِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ذر سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا تین شخص ہیں کہ نہیں کلام کریگا ساتھ انکے
اللہ تعالیٰ دن قیامت کے یعنی کلام مہربانی و عنایت کا نہیں کریگا اور نہ دیکھے گا اونکی طرف یعنی بنظر رحمت و عنایت کے نہیں دیکھے گا اور نہ پاک
کریگا انکو یعنی گناہوں سے اور واسطے اونکے عذاب ہے درد دینے والا کہا ابوذر نے محروم ہوئے خیر سے اور ٹوٹا پایا کون ہیں وے یا رسول اللہ فرمایا ایک تو نیچے دراز
کرنیوالا دوسرا احسان رکھنے والا یعنی بعد دینے کسی چیز کے تیسرا رواج دینے والا اسباب کا ساتھ جھوٹی قسم کے نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنی نیچے دراز
کرنیوالا یعنی ٹخنوں سے نیچے ازار لٹکانیوالا تکبر سے اور اسمیں داخل ہے دامن دراز کرنیوالا اور جو دیکر احسان جتاتا ہے ثواب سے محروم رہتا ہے اور جو رواج
دینے والا ہے مثلا ایک چیز لی تھی پانچ روپیہ کو اور مول لینے والے سے جھوٹی قسم کھا کر کہا کہ قسم خدا کی یہ چیز دس روپیہ کو میں نے لی ہے تاکہ وہ جلد
خرید لے انکی اسیطرح زیادہ کی **الفصل الثانی** فصل دوسری **عَنْ** أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّاجِرُ الصَّدُوقُ الْأَمِينُ مَعَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَالدَّارَ
قُطْنِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہے ابی سعید سے کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے سوداگر بہت سچا یعنی قول میں اور فعل میں بڑا امانت دار ساتھ نبیوں اور صدیقوں اور شہیدوں کے ہوگا نقل کی یہ ترمذی اور دارمی
اور دارقطنی نے اور روایت کی یہ ابن ماجہ نے ابن عمر سے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے **ف** سوداگری چونکہ شغل اچھا کسب ہے اور اسباب
ہوا اور افضل قسم سوداگری میں کپڑا بیچنا ہے پھر عطاری اور ساتھ نبیوں کے جو سوداگر کہ متصف ساتھ ان دو صفتوں مذکورہ کے ہوگا
وہ متصف ہوگا ساتھ تمام صفتوں کمال کے پس مستحق اسکا ہوگا کہ حشر ہو اوسکا یا جنت میں ہو ساتھ نبیوں کے بسبب طاعت اونکی کے اور ساتھ
صدیقوں کے بسبب موافقت کے بیچ صفت اونکی کے اور ساتھ شہیدوں کے بسبب شہادت اونکی کے اوپر صدق و امانت اوسکی کے اھ
وَعَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي غَرَزَةَ قَالَ كُنَّا نُسَمَّى فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّمَاسِرَةَ فَمَرَّ بِنَا رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمَّانَا بِاسْمٍ هُوَ أَحْسَنُ مِنْهُ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ إِنَّ الْبَيْعَ يَحْضُرُهُ اللَّغْوُ وَالْحَلِفُ فَشُوبُوهُ
بِالصَّدَقَةِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے قیس بن غرزہ سے کہا کہ تھے ہم یعنی گروہ تجار کے
نام رکھے جاتے تھے بیچ زمانہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سماسرہ پس گذرے ہم پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس نام رکھا ہمارا ساتھ ایک
نام کے کہ وہ بہتر تھا پہلے نام سے پس فرمایا اے گروہ تجار یعنی گروہ سوداگروں کے تحقیق بیع حاضر ہوتا ہے اوسکو بیفائدہ اور قسم یعنی درمیان بیع
و شرا کے اکثر باتیں بے فائدہ اور قسم یعنی بہت قسمیں یا جھوٹی قسم پیش آجاتی ہیں پس ملاؤ بیع کو ساتھ صدقہ کے نقل کی یہ ابو داود و ترمذی
و نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** سماسرہ جمع سمسار کی ہے یعنی دلال پہلے پہل سوداگروں کو سمسار کہتے تھے حضرت نے اوس سے بہتر
نام رکھا تجار یہ نام بہتر اسلئے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ذکر کیا ہے تجارت کا قرآن میں بسبیل مدح کے کئی جا ایک تو اس آیت میں ہل ادلکم
علی تجارۃ تنجیکم من عذاب الیم اور دوسرے تجارۃ عن تراض اور تیسرے تجارۃ لن تبور اور ملاؤ بیع کو ساتھ صدقہ کے یعنی کچھ

اللہ میں برائی کرو اور نافرمانی کرو۔ سکا سبب یہ ہے کہ کلام میں مبالغہ اور قسم باعث غضب پروردگار کا ہے اور صدقہ دفع کرتا ہے غضب رب کو **وَعَنْ** عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التُّجَّارُ يُحْشَرُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فُجَّارًا إِلَّا مَنِ اتَّقَى وَبَرَّ وَصَدَقَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ عَنِ الْبَرَاءِ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ اور روایت ہے عبید بن رفاعہ سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اوس نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا تاجر حشر کیے جاویں گے دن قیامت کے فاجر یعنی بدعملی اور نافرمان مگر جس شخص نے پرہیزگاری کی یعنی خیانت اور فریب وغیرہ نہ کیا اور نیکی کی یعنی لوگوں سے تجارت میں یا عبادت میں مشغول کرتا رہا اور سچ بولا نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور دارمی نے اور نقل کی بیہقی نے شعب الایمان میں براء سے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے

بَابُ الْخِيَارِ

یہ باب ہے بیچ بیان خیار کے **ف** خیار اسم ہے اختیار کا اور معنی اس کے یہ ہیں کہ دونوں میں سے ایک امر طلب کرنا یعنی جائز رکھنا بیع کا یا فسخ کرنا اوسکا اور اختیار بیع میں کئی قسم پر ہے خیار شرط اور خیار عیب اور خیار رویت اور خیار تعیین اور بعض کی کتابوں میں معانی اور احکام انکے اور اختلاف کا انمیں یہ مذکور ہیں اور یہاں ایک قسم اور ہے کہ اوسکو خیار مجلس کہتے ہیں وہ یہ ہے کہ جب عقد تمام ہوا ساتھ ہونے ایجاب و قبول کے ہر ایک بائع اور مشتری کو اختیار باقی ہے جبتک کہ مجلس میں بیٹھے ہیں اور جب اوٹھے اختیار جاتا رہا اور اس اختیار میں خلاف ہے امام شافعی اور بعض عالم قائل ہیں اسکے اور امام ابوحنیفہ اور اور بعضے علماء نہیں قائل ہیں اوسکے کہتے ہیں کہ جب ایجاب و قبول تمام ہوا اختیار نہیں رہا مگر یہ کہ شرط کیا ہو خیار کو اوسکو خیار شرط کہتے ہیں اور وہ تین روز تک ہے زیادہ اس سے نہیں ہے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَبَايِعَانِ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِالْخِيَارِ عَلَى صَاحِبِهِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا إِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ إِذَا تَبَايَعَ الْمُتَبَايِعَانِ فَكُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِالْخِيَارِ مِنْ بَيْعِهِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا أَوْ يَكُونُ بَيْعُهُمَا عَنْ خِيَارٍ فَإِذَا كَانَ بَيْعُهُمَا عَنْ خِيَارٍ فَقَدْ وَجَبَ وَفِي رِوَايَةٍ لِلتِّرْمِذِيِّ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا أَوْ يَخْتَارَا وَفِي الْمُتَّفَقِ عَلَيْهِ أَوْ يَقُولُ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ اخْتَرْ بَدَلَ أَوْ يَخْتَارَا روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچنے والا اور مول لینے والا ہر ایک دونوں میں سے اختیار رکھتا ہے اوپر صاحب اپنے کے یعنی اسکو ثابت رکھے یا فسخ کرے جبتک کہ جدا نہوں یعنی جب ایک مجلس سے اوٹھ کر جدا ہو گئے اختیار نہ رہیگا مگر بیع خیار یعنی جس بیع میں شرط کی ہو کہ اختیار ہو مجھ کو ایک روز یا دو روز یا تین روز تو اوسمیں بعد جدا ہونے کے بھی خیار باقی رہتا ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ ایک روایت مسلم کے ہے کہ جب وقت خرید و فروخت کریں بائع و مشتری ہر ایک کو اختیار ہے بیع کا جبتک کہ جدا نہوں یا ہو بیع اونکی شرط خیار سے پس جس وقت کہ ہوئی بیع انکی شرط خیار سے تو ثابت ہوا اختیار اور بیچ روایت ترمذی کے ہے بائع و مشتری با اختیار ہیں جبتک کہ جدا نہوں مگر یہ کہ شرط کریں اختیار کی یعنی اگر شرط کیا اختیار کی بیع کہ اور بیچ ایک روایت بخاری و مسلم کے ہے بعد جدا ہونے کے بھی اختیار باقی رہتا ہے اور بیچ روایت بخاری اور مسلم کے ہے یا کہے ایک ان دونوں میں سے واسطے صاحب اپنے کے شرط کر اختیار کی یعنی یا کہدے دوسرا اپنے قبول یا رد کرنے کا اختیار دیا بدلے اس عبارت کے **ف** ظاہر اس حدیث کا ثابت کرتا ہے خیار مجلس کو اور یہی قائل ہیں وہ جو کہ خیار مجلس کو ثابت رکھتے ہیں کہ مراد جدا ہونے سے جدا ہونا بدن کا ہے یعنی جبتک کہ مجلس میں ہیں اختیار رکھتے ہیں چاہیں لیں اور چاہیں فسخ کریں بیع کو اور جب ایجاب و قبول تمام ہوا یعنی ایک نے کہا بیچا میں نے اور دوسرے نے کہا لیا میں نے خیار نہ رہا اور حنفیہ کہتے ہیں

وان یتفرقا یغن اللہ کلا من سعتہ میں ارادہ ہونے سے جدا ہونا مرد و عورت کا ساتھ طلاق کے نہ جدا ہونا بدن سے وَعَنْ حَكِيْمِ بْنِ
حِزَامٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا فَاِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُوْرِكَ لَهُمَا فِيْ
بَيْعِهِمَا وَاِنْ كَتَمَا وَكَذَبَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے حکیم بن حزام سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے بائع اور مشتری ساتھ خیار کے ہیں جب تک کہ نہ جدا ہوں اور اگر سچ کہیں بائع اور مشتری یعنی بیچ صفت مبیع اور ثمن اسکے کے
اور بیان کی عیب مبیع اور ثمن کی برکت دیجاتی ہے واسطے ان دونوں کے بیچ معاملہ بیچنے کو بیچنے اونکے کے اور اگر چھپایا عیب اور جھوٹ
بولے دور کیجاتی ہے برکت اونکے بیچنے کو بیچنے کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ اُخْدَعُ فِي الْبُيُوْعِ فَقَالَ اِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَابَةَ فَكَانَ الرَّجُلُ يَقُوْلُهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن
عمر سے کہ کہا ایک شخص نے واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ تحقیق میں فریب دیا جاتا ہوں بیچ معاملہ بیع کے پس فرمایا جس وقت کہ بیع کرے تو
پس کہہ نہیں ہے فریب یعنی ہمارا بیچ میں پس تھا وہ شخص کہتا اوسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کہ نہیں فریب اختلاف کیا ہے کہ اس سے مقصود اس قول
کہنے سے کیا تھا اور کسی نے کچھ چنانچہ شرح میں وجہ قول مذکور ہیں اور توربشتی نے یہ لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا اوس شخص کو کہ کہے
وقت بیچ کے یہ بات تا آگاہ کرے بیچنے والے کو کہ مجھے واقفیت نہیں ہے بیع میں چاہیے کہ مجکو فریب اور نقصان نہ دیوے اور لوگ اوس وقت میں اپنا
خیر خواہ مانتے تھے ایک دوسرے کے مسلمان بھائیون کے لیے وہ چیز کو دوست رکھتے تھے اپنے لئے خصوصا وقت آگاہ کرنے کے پس اس کہنے سے وہ
خیرخواہی اوسکی ملحوظ رکھے گا میں نے اسی قول کو پسند کیا ہے

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ صَفْقَةَ خِيَارٍ
وَلَا يَحِلُّ لَهٗ اَنْ يُّفَارِقَ صَاحِبَهٗ خَشْيَةَ اَنْ يَّسْتَقِيْلَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ روایت ہے عمرو بن شعیب
کہ نقل کی اپنے باپ سے اوسنے اپنے دادا سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیچنے والا اور مول لینے والا مختار ہیں جب تک کہ نہ جدے ہوں
مگر کہ بیع خیار یعنی جب جدا ہوئے تو نہ رہا خیار دونو کو مگر جس بیع میں خیار شرط ہو تو بعد جدا ہونے کے بھی اختیار رہتا ہے اور روا نہیں یعنی درست نہیں
بائع یا مشتری کو یہ کہ جدا ہو صاحب اپنے سے یعنی اوٹھ کھڑا رہے مجلس سے بخوف اسکے کہ طلب کرے اوس سے اقالہ کو یعنی فسخ کرنے بیع کو نقل کی
یہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی نے وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَفَرَّقَنَّ اثْنَانِ اِلَّا عَنْ
تَرَاضٍ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا نہ جدا ہوویں بائع اور مشتری آپس میں
مگر رضا سے نقل کی یہ ابوداود نے ف یعنی جب تک بائع اور مشتری آپس میں راضی نہوں ساتھ دینے مول کے اور قبض کرنے
مبیع کے جب تک جدا نہوں والا فریب رسانی ہوگی اور وہ منع ہے شرع میں یا مراد یہ ہے کہ بائع اور مشتری میں سے جسکا ارادہ جدا ہونے کا
ہو وہ مشورہ کرے اپنے صاحب سے کہ آیا تجھکو رغبت ہے بیع میں پھر اگر وہ ارادہ فسخ کرنے بیع کا کرے تو فسخ کرے پس اس صورت میں
یہ حدیث موافق ہے پہلی حدیث کے معنون میں اور یہ نہی تنزیہی ہے اسلیے کہ اجماع ہے اسپر کہ حلال ہے جدا ہونا بغیر اذن دوسرے کے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيَّرَ اَعْرَابِيًّا بَعْدَ
الْبَيْعِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ روایت ہے جابر سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے اختیار دیا ایک اعرابی کو بیچ بیچنے کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث صحیح غریب ہے

بَابُ الرِّبٰوا

باب ہے بیچ بیان سود کے **ف** سود شرع میں کہتے ہیں زیادتی کو کہ خالی ہو عوض سے اور شرط کیا جاوے زیادتی درمیان عقد کے **مسئلہ** ربوٰ حرام ہے بیع اور قرض میں گناہ کبیرہ ہے منکر حرمت اوسکے کا کافر ہے **مسئلہ** ربوٰ دو قسم پر ہے ایک تو ربوٰ نسیہ کا یعنی نقد کو ساتھ وعدے کے بیچنا اور دوسرا ربوٰ فضل کا یعنی تھوڑے کو بدلے بہت کے بیچنا پھر اگر دونوں چیزیں پائی جاویں ایک اتحاد جنس اور دوسرے اتحاد قدر تو امام اعظم کے نزدیک دونوں قسمیں ربوٰ کی حرام ہوتی ہیں یعنی ربوٰ نسیہ بھی اور ربوٰ فضل بھی اور قدر عبارت ہے کیل سے یا وزن سے کہ معیار شرعی بھی کیل ہے یا وزن اور جس چیز کو شارع نے کیلی کہا ہے وہ وزنی نہوگی ساتھ عرف لوگوں کے اور جس چیز کو وزنی کہا ہے وہ کیلی نہیں ہوگی ساتھ عرف لوگوں کے پس بیچنا گیہوں کا بدلے گیہوں کے ساتھ وزن کے جائز نہوگا اور اسی طرح بیچنا سونے کا یا چاندی کا ساتھ جنس اپنے کے ساتھ کیل کے اگرچہ برابر ہوں اسلئے کہ نص شارع قوی تر ہے عرف سے اور جس چیز میں نص نہیں ہے یعنی شارع نے اوسکو کیلی کہا اور نہ وزنی کہا پس اوسمیں اعتبار عرف کا ہے اور ابو یوسف سے مروی ہے عمل ساتھ عرف لوگوں کے مطلق روایت کیا گیا ہے اور ترجیح دی ہے اوسکو کمال نے اور ہمارا یہ قول ہے کہ جائز رکھا ہے قرض لینا نقود کا اوسکو گنکر ساتھ گنتی کے اور بیچنا آٹیکا ساتھ وزن کے اور کافی میں فتوی اوپر عادت لوگوں کے دیا ہے مطلقا کذا فی بحر الرائق اور اگر ان دونوں چیزوں میں سے یعنی اتحاد جنس اور اتحاد قدر سے ایک پائی جاوے تو ربوٰ نسیہ کا حرام ہو نہ ربوٰ فضل کا پس اگر گیہوں بیچے گیہوں کے یا چنے بدلے چنوں کے یا چونہ بدلے چونے کے یا سونا عوض سونے کے یا لوہا عوض لوہے کے بیچا جاوے تو تفاضل اور نسیہ دونو حرام ہیں کہ دونو چیزیں اتحاد جنس اور اتحاد قدر موجود ہیں اور اگر گیہوں عوض چنوں کے یا سونا عوض چاندی کے یا لوہا عوض تانبے کے بیچا جاوے تو تفاضل حلال ہے لیکن نسیہ یعنی وعدہ پر بیچنا حرام ہے کہ گیہوں اور چنے ساتھ ایک کیل کے بیچے جاتے ہیں اور لوہا اور تانبا ساتھ ایک ترازو اور بٹوں کے اور سونا اور چاندی ساتھ ایک ترازو و بٹوں کے بیچے جاتے ہیں لیکن جنس ایک نہیں اور اگر ایک گز کپڑے کو ساتھ دو گز کپڑے کے یا گھوڑے کو عوض گھوڑے کے بیچا جاوے تو بھی تفاضل حلال ہے اور نسیہ حرام کہ یہاں اتحاد جنس موجود ہوا اور کیل یا وزن نہیں اسلئے کہ معیار شرعی کیل ہے یا وزن اور گز وغیرہ معیار شرعی نہیں اور اگر دونوں چیزیں یعنی اتحاد جنس اور اتحاد قدر نہ پائی جاویں تو فضل بھی حلال ہوگا اور نسیہ بھی مثلا گیہوں کو عوض چاندی کے یا عوض لوہے کے بیچے تو تفاضل اور نسیہ دونو جائز ہیں اسلئے کہ یہاں نہ اتحاد جنس ہے اور نہ اتحاد قدر ہے کہ گیہوں کیلی ہیں اور چاندی لوہا وزنی اور اسی طرح اگر سونے کو عوض لوہے کے یا انکے سوا کسی کے بیچے یہاں بھی دونوں چیزیں نہیں ہیں نہ اتحاد جنس ہے اور نہ اتحاد قدر کہ ترازو اور بٹ سونے کے اور ہیں اور ترازو اور بٹ لوہے کے اور اسی طرح اگر گیہوں کو عوض چونے کے بیچے کہ کیل گیہوں کا اور ہے اور کیل چونے کا اور ہے کذا فی در مختار

الفصل الاول

عن جابر قال لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم آكل الربوا وموكله وكاتبه وشاهديه وقال هم سواء رواه مسلم روایت ہے جابر سے کہا لعنت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانے والے اور دینے والے کو اور لکھنے والے اور گواہوں کو اور فرمایا وہ برابر ہیں یعنی اصل گناہ میں اگرچہ مختلف ہوں مقدار میں نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنی لکھنے والے وغیرہ کو لعنت کی بسبب مدد کرنے اوسکے کے امر ناشروع پر اور اس سے صریح معلوم ہوا کہ حرام ہے تمسک لکھنا بیاج کا اور گواہ ہونا اوسکا۔ **وعن** عبادة بن الصامت قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الذهب بالذهب والفضة بالفضة والبر بالبر والشعير بالشعير والتمر بالتمر والملح بالملح مثلا بمثل سواء بسواء يدا بيد فاذا اختلفت هذه الاصناف فبيعوا كيف شئتم اذا كان يدا بيد رواه مسلم اور روایت ہے عبادہ بن صامت سے کہا فرمایا رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچا جاوے سونا بدلے سونے کے اور چاندی بدلے چاندی کے اور گیہوں بدلے گیہوں کے اور جو بدلے جو کے اور کھجور بدلے کھجور کے اور نمک بدلے نمک کے درحالیکہ مانند ہوں ساتھ مانند کے یعنی برابر ہوں مقدار میں جیسا کہ تاکید و بیان کے لیے کہا کہ برابر ہوں ساتھ برابر کے دست بدست لین جبکہ مختلف ہوں یہ قسمیں پس بیچو جس طرح کہ چاہو بشرطیکہ ہو بیع دست بدست نقل کیا اسکو مسلم نے ف یعنی دونوں مجلس میں پیشتر جدا ہونیکے بائع اور مشتری مجلس کو اور دونوں چیزوں کو قبض کرلیں یہ نہیں درست کہ ایک چیز نقد ہو اور ایک چیز ادھار اس حدیث میں چھ چیزوں سے ربوا کا ذکر ہے سونا چاندی گیہوں جو کھجور نمک سوا انکے اور چیزوں کو مانند لوہے اور تانبے اور اقسام ماکولات کے علماء نے انہیں چھ پر قیاس کیا ہے لیکن ساتھ اختلاف کے اور اختلاف اس سبب سے ہے کہ علت ربوا کی جو چیز دیکھی ہے امام مالک نے علت ربوا کی ان چھ چیزوں میں یہی ہے کہ ثمنیت سونے چاندی میں ہے اور قوت مدخر ہونا باقی چار چیزوں میں ہے پس جس میں قوت مدخر ہونا تحقیق ہوگا یا ثمنیت ہوگی اوس میں ربوا ہوگا امام کے پاس انکے نزدیک ترکاری اور میوہ اور کھانے کی چیزیں کہ ذخیرہ نہیں ہوسکتیں ان میں ربوا نہیں یعنی زیادہ لینا درست ہے مثلا ایک کے بدلے دو یا ایک کے بدلے دو لینا درست ہے اور نزدیک امام شافعی کے علت ربوا کی ثمنیت ہے سونے چاندی میں اور قوت ہونا ہے باقی چار چیزوں میں انکے نزدیک ترکاری اور میوہ اور ادویات میں ربوا جاری ہوگا برابر لینا دینا تو درست ہے اور زیادتی کی جنس میں نادرست اور لوہا اور تانبا اور چونا اور ادویات اور چونا اور مانند انکے میں انکے نزدیک ربوا جاری نہ ہوگا مثلا ایک پیمانہ چونے کا بدلے دو پیمانہ چونے کے لینا دینا درست ہے ایسا ہی جیسے لوہا ایک سیر لیا اور دیا یا دو سیر لیا ایک سیر دیا درست ہے اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک علت ربوا کی قدر مع الجنس ہے قدر سے مراد کیل ہے یا وزن ہے پس علت ربوا کی سونے چاندی میں وزن ہے پس ربوا جاری ہوگا ہر ایک وزنی چیز میں مانند تانبے اور لوہے وغیرہ کے اور باقی چار چیزوں میں علت ربوا کی کیل ہے پس جاری ہوگا ربوا ہر کیلی چیز میں مانند چونے وغیرہ کے اور کیلی اور وزنی ہونا جنکا منصوص ہے تو انہیں کے ساتھ ہے مثلا سونا چاندی میں وزن اور ان چار میں کیل اسکا حکم ہمیشہ ایسا ہی رہیگا اگرچہ عرف بدل جاوے جیسے گیہوں جو کھجور نمک کہ کیلی ہیں اگرچہ عرف میں کیلی نہ ہوں اور جنکا منصوص نہیں ان میں اعتبار عرف کا ہے پس جائز نہیں بیچنا گیہوں کا گیہوں کے ساتھ وزن کر کے اور سونے کو سونے کے ساتھ بیچنے میں برابر وزن چاہیے اور چاندی کو چاندی کے ساتھ بیچنے میں برابر وزن چاہیے کمی بیشی وزن میں درست نہیں اور چاروں چیزوں باقی میں کیل کا اعتبار ہے اگرچہ عرف میں رواج ان چیزوں میں کیل کا متروک ہو گیا ہو پس اگر کوئی من بھر گیہوں بدلے من بھر گیہوں کے بیچے تو درست نہیں جبتک کہ پیمانے میں برابر نہوں اور یہی حکم ہے جو اور کھجور اور نمک کا اور جو چیز کہ وزنی اور کیلی ہونا منصوص نہیں ہوا اوس میں اعتبار عرف کا ہے اگر عرف میں وزنی ہے تو اوسکو حکم وزنی کا ہے وزن میں برابر چاہیے اور اگر عرف میں کیلی ہے تو اسکو حکم کیلی کا ہے کیل میں برابر چاہیے گو کہ وزن میں تفاوت ہو مثلا چونا عرف میں کیلی ہو کیل میں برابر چاہیے زیادتی کیل میں درست نہیں بشرطیکہ بیع بجنس ہو اور ربوا تا با عرف میں وزنی ہے اوسکو حکم وزنی کا ہے وزن میں برابر چاہیے کمی بیشی وزن میں بجنس کے ساتھ موجب ہوگی ربوا کی بیع روا **وعن** ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الذھب بالذھب والفضۃ بالفضۃ والبر بالبر والشعیر بالشعیر والتمر بالتمر والملح بالملح مثلا بمثل یدا بید فمن زاد او استزاد فقد اربی الاخذ والمعطی فیہ سواء رواہ مسلم اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سونا بدلے سونے کے اور چاندی بدلے چاندی کے اور گیہوں بدلے گیہوں کے اور جو بدلے جو کے اور کھجور بدلے کھجور کے اور نمک بدلے نمک کے مانند ساتھ مانند کے ہاتھوں ہاتھ بیچنا درست ہے پس جسنے کہ زیادہ دیا یا زیادہ طلب کیا اور لیا پس تحقیق اوسنے معاملہ ربوا کا لینے والا اور دینے والا اوس میں برابر ہے نقل کیا اسکو مسلم نے **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تبیعوا الذھب بالذھب الا مثلا بمثل

وَلَا تُشِفُّوْا بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ وَلَا تَبِيْعُوا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تُشِفُّوْا بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ وَلَا تَبِيْعُوْا مِنْهَا غَائِبًا بِنَاجِزٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَا تَبِيْعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ وَلَا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ اِلَّا وَزْنًا بِوَزْنٍ اور روایت ہے ابی سعید رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ بیچو سونا بدلے سونے کے مگر برابر ساتھ برابر کے اور نہ زیادہ کرو بعض کو بعض پر اور نہ بیچو چاندی بدلے چاندی کے مگر برابر ساتھ برابر کے اور نہ زیادہ کرو بعض کو بعض پر اور نہ بیچو ان میں سے غائب کو بدلے حاضر کے یعنی نہ بیچو وعدہ بدلے نقد کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک حدیث میں یوں ہے کہ نہ بیچو سونے کو بدلے سونے کے اور نہ چاندی کو بدلے چاندی کے مگر برابر ہوں تول میں ف اس حدیث میں دلیل ہے اوپر اسکے کہ اگر بیچے زیور سونے کا بدلے سونے کے یا چاندی کا بدلے چاندی کے تو برابر ہی ہوں دونوں تول میں بنوائی اوسکی لینی جائز نہیں اسلیے کہ زیادتی لازم آویگی ۱۲ ع وَعَنْ مَعْمَرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنْتُ اَسْمَعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الطَّعَامُ بِالطَّعَامِ مِثْلًا بِمِثْلٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے معمر بن عبداللہ سے کہ کہا تھا میں سنتا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے طعام بدلے طعام کے برابر ساتھ برابر کے یعنی بیچنا غلہ کا ساتھ جنس اوس غلہ کے برابر چاہیئے نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلذَّهَبُ بِالذَّهَبِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالْوَرِقُ بِالْوَرِقِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عمر رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سونا بدلے سونے کے بیاج ہے لیکن اگر دونوں برابر ہوں اور دست بدست یعنی اگر دونوں برابر ہوں اور بیچ دست بدست ہو تو بیاج نہیں اور چاندی بدلے چاندی کے بیاج ہے مگر دست بدست اور گیہوں بدلے گیہوں کے بیاج ہے مگر دست بدست اور جو بدلے جو کے بیاج ہے مگر دست بدست اور کھجور بدلے کھجور کے بیاج ہے مگر دست بدست نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف بیچنا ایک جنس کا اوسکے ہم جنس کے ساتھ تین طرح سے ہوتا ہے یا تو دونوں طرف وزن میں یا کیل میں برابر ہوں دونوں چیزیں موجود ہوں یا دونوں متفاوت ہوں یا ایک طرف ایک چیز ہو اور دوسری طرف کچھ موجود نہو بلکہ وعدہ ہو قریب کا یا بعید کا پہلی صورت درست ہے شرط یہ کہ برابر ہوں کیل میں یعنی پیمانہ میں یا تول میں کیلی چیز کیل میں برابر ہو اور تولنے کی چیز تول میں برابر ہو اور دو صورتیں اخیر کی یعنی دونوں طرف وعدہ ہی ہو یا ایک طرف ایک چیز موجود ہو اور دوسری طرف وعدہ ہو تو یہ دو صورتیں درست نہیں اگرچہ برابر ہوں دونوں جنس سونا وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلٰى خَيْبَرَ فَجَاءَهُ بِتَمْرٍ جَنِيْبٍ فَقَالَ اَكُلُّ تَمْرِ خَيْبَرَ هٰكَذَا قَالَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا لَنَاْخُذُ الصَّاعَ مِنْ هٰذَا بِالصَّاعَيْنِ وَالصَّاعَيْنِ بِالثَّلٰثِ فَقَالَ لَا تَفْعَلْ بِعِ الْجَمْعَ بِالدَّرَاهِمِ ثُمَّ ابْتَعْ بِالدَّرَاهِمِ جَنِيْبًا وَقَالَ فِي الْمِيْزَانِ مِثْلَ ذٰلِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی سعید اور ابی ہریرہ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عامل کیا ایک شخص کو خیبر پر پس لایا وہ حضرت کے پاس کھجوریں اچھی پس فرمایا حضرت نے کیا سب کھجوریں خیبر کی ایسی ہی ہوتی ہیں کہا کہ نہیں قسم اللہ کی یا رسول اللہ تحقیق ہم البتہ لیتے ہیں ایک صاع اچھی میں سے بدلے دو صاع کے یعنی ناکارہ میں سے اور دو صاع بدلے تین صاع کے پس فرمایا حضرت نے نہ کرو بیچ جمع کو یعنی ہر قسم کی کھجور ملی ہوئی کو کہ جس میں ہر طرح کی کھجور ہو بدلے درموں کے پھر خرید کر بدلے درموں کے اچھی کھجوریں اور فرمایا ترازو میں مانند اسکے اور نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی کھجور اور مانند اوسکے کیل میں کہ پیمانے میں ناپ کر بیچتے ہیں اور جو چیزیں کہ وزن میں تول کر بیچتے ہیں جیسے سونا اور چاندی وغیرہ انکا بھی یہی حکم ہے کہ اچھے کو بدلے برے کے ساتھ زیادتی کے نہ بیچیں بلکہ جس کو بیچے درموں کے بیچیں اور اون درموں سے اچھے لے لے اور گیہوں اور جو عرف شرع میں کیلی ہیں اگرچہ اس دیار میں تول کر بیچتے ہیں اور اچھے اور برے با ب با

مین برابر برابر ۔ **وعن** أبي سعيد قال جاء بلال إلى النبي صلى الله عليه وسلم بتمر برني فقال له النبي صلى الله عليه وسلم من أين هذا قال كان عندنا تمر ردي فبعت منه صاعين بصاع فقال أوه عين الربوا عين الربوا لا تفعل ولكن إذا أردت أن تشتري فبع التمر ببيع آخر ثم اشتر به ۔ متفق عليه اور روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا لاے بلال طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کھجور اچھی قسم کی پس فرمایا واسطے اوسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہاں سے لایا یہ کہا تھین ہمارے نزدیک کھجورین ناکارہ پس بیچین مین نے اوس سے دو صاع بدلے ایک صاع کے یعنی اچھی کے پس فرمایا آہ عین سود ہے عین سود ہے نہ کر اسطرح ولیکن جس وقت کہ ارادہ کرے خریدنے کا یعنی اچھی کھجور کا تو نہ کر ایسا بلکہ سالم ہو رہے پس بیچ کھجور یعنی بری ساتھ اور بیچ کے یعنی بعوض درہم کے یا فلوس کے پھر خرید کر بدلے اوسکے اچھی کھجور نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** جابر قال جاء عبد فبايع النبي صلى الله عليه وسلم على الهجرة ولم يشعر أنه عبد فجاء سيده يريده فقال له النبي صلى الله عليه وسلم بعنيه فاشتراه بعبدين أسودين ولم يبايع أحدا بعده حتى يسأله أعبد هو أم حر ۔ رواه مسلم اور روایت ہے جابر سے کہ کہا آیا ایک غلام پس بیعت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہجرہ پر یعنی عہد کیا حضرت سے کہ اپنے وطن سے نکلکر خدمت بابرکت مین حاضر ہو اور نہ معلوم ہوا حضرت کو کہ یہ غلام ہے پھر آیا مالک اوسکا ڈھونڈھتا ہوا پس فرمایا اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بیچ میرے ہاتھ اوسکو پس خریدا اوسکو بدلے دو غلاموں سیاہ رنگ کے اور نہ بیعت کی کسی سے پیچھے اوسکے یہانتک کہ پوچھ لیتے اوس سے کہ غلام ہے یا آزاد نقل کی یہ مسلم نے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بیچنا ایک غلام کا بدلے دو غلاموں کے جائز ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ بیچنا غیر مال ربوا کا اسطرح کہ ایک دوسرے سے زیادہ ہو جائز ہے اور شرح السنہ مین لکھا ہے کہ اکثر اہل علم نے یہی کہا ہے کہ جائز ہے بیع حیوان کی بدلے حیوان کے نقد برابر ہے کہ ایک جنس کے ہون یا دو جنس کے اور اختلاف کیا ہے علماء نے بیچ بیچنے حیوان کے بدلے حیوان کے ادھار پر پس منع کیا ہے اوسکو ایک جماعت نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے اور قول عطا ابن ابی رباح اور ابی حنیفہ اور علماء کوفہ کا بھی یہی ہے اور دلیل اونکی یہ کہ منقول ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ منع کیا بیچنے حیوان کے سے بدلے حیوان کے ادھار پر اور بعض صحابہ رضی اللہ عنہم نے اوسکو جائز رکھا ہے اور یہی قول شافعی کا ہے **وعنه** قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن بيع الصبرة من التمر لا يعلم مكيلها بالكيل المسمى من التمر ۔ رواه مسلم اور روایت ہے جابر سے کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچنے تودہ کھجور کے سے کہ نہ معلوم ہو مقدار اوسکی بدلے پیمانہ معین کے کھجور سے نقل کی یہ مسلم نے **ف** ایسی طرح کے بیچنے سے منع فرمایا کہ ایکطرف تو وہ کھجور کا تودہ ہو کہ اوسکی مقدار نہ معلوم ہو اور دوسری طرف چند پیمانے معین ہون مثلا بیس یا دس پیمانے کہ اوس تودہ کا حال نہیں معلوم کہ کسقدر ہے شاید کہ ان پیمانون سے زیادہ ہو یا کم پس ربوا لازم آوے اور یہ حکم اوس صورت مین ہے کہ دونون طرف ایک جنس کی چیزین ہون اور اگر دونون مختلف جنس کی چیزین ہون تو جائز ہے اسطرح بیچنا اسلیے کہ اوسمین زیادتی حرام نہین ہے جب **وعن** فضالة بن عبيد قال اشتريت يوم خيبر قلادة باثني عشر دينارا فيها ذهب وخرز ففصلتها فوجدت فيها أكثر من اثني عشر دينارا فذكرت ذلك للنبي صلى الله عليه وسلم فقال لا تباع حتى تفصل ۔ رواه مسلم اور روایت ہے فضالہ بن عبید سے کہ کہا خریدا مین نے دن خیبر کے یعنی سال خیبر کے ایک ہار بارہ دینار کو اوسمین تھا سونا اور نگینے پس جدا کیا مین نے اوس ہار کو یعنی سونے کو نگینون سے پس پایا مین نے اوسمین سونا زیادہ بارہ دینار سے پس ذکر کیا مین نے یہ سب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس فرمایا نہ بیچا جاوے ایسا ہار یہانتک کہ جدا کیا جاوے یعنی سونا اوسکا جدا کیا جاوے نگینون وغیرہ سے نقل کی یہ مسلم نے **ف** اسمین دلیل ہے اسپر کہ اگر بیچے مال ربوا ساتھ جنس اوسکے

کے

اور بیچ اور ثمن کے ساتھ یا ایک کے ساتھ ان میں سے کوئی اور چیز ہو تو نہیں جائز پس اگر بیچے سونے کا جڑاؤ زیور وغیرہ بدلے سونے کے خواہ اشرفیاں ہوں یا اور کچھ تو نگینہ وغیرہ اوسکے جدا کر کر برابر سونے کے تول کر بیچے اسیطرح اگر بیچے چاندی کی چیز بدلے چاندی کے خواہ روپے ہوں یا اور کچھ تو اوسکا بھی یہی حکم ہے تاکہ زیادتی سے ربوٰ لازم نہ آوے اور اگر بیچے سونے کی چیز جڑاؤ بدلے چاندی کے خواہ روپے ہوں خواہ اور کچھ یا چاندی کی جڑاؤ چیز بدلے سونے کے خواہ اشرفیاں ہوں خواہ اور کچھ تو اوسکا نگینہ وغیرہ کا جدا کرنا ضروری نہیں اسلئے کہ خلاف جنس میں کمی بیشی درست ہے اسمیں کمی زیادتی سے ربوٰ لازم نہیں آتا ہے مگر ہاتھوں ہاتھ

الفصل الثانی

عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیَاْتِیَنَّ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ لَا یَبْقٰی اَحَدٌ اِلَّا اٰکِلُ الرِّبٰوا فَاِنْ لَّمْ یَاْکُلْہُ اَصَابَہٗ مِنْ بُخَارِہٖ وَیُرْوٰی مِنْ غُبَارِہٖ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ آویگا آدمیوں پر ایک زمانہ کہ نہیں باقی رہیگا کوئی مگر کھانیوالا سود کا پس اگر نہ کھاوے سود پہنچیگا اوسکو بخار اوسکا یعنی تھوڑا اثر پہنچیگا اوسکو یا بخار اوسکا تو پہنچیگا اور روایت کیا جاتا ہے یعنی بجائے من بخارہ کے من غبارہ یعنی غبار اوسکا نقل کی یہ احمد اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** بخار اور غبار سے یہ مراد ہے کہ وکیل ہوگا یا گواہ ہوگا یا منشی لکھنے والا ہوگا یا درمیان میں پڑیگا ربوٰ کے معاملہ میں یا معاملہ کریگا ساتھ سود خوروں کے اور لیگا مال اونکا ساتھ طول اسکے بیع

وَعَنْ عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبِیْعُوا الذَّہَبَ بِالذَّہَبِ وَلَا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ وَلَا الْبُرَّ بِالْبُرِّ وَلَا الشَّعِیْرَ بِالشَّعِیْرِ وَلَا التَّمْرَ بِالتَّمْرِ وَلَا الْمِلْحَ بِالْمِلْحِ اِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ عَیْنًا بِعَیْنٍ یَدًا بِیَدٍ وَلٰکِنْ بِیْعُوا الذَّہَبَ بِالْوَرِقِ وَالْوَرِقَ بِالذَّہَبِ وَالْبُرَّ بِالشَّعِیْرِ وَالشَّعِیْرَ بِالْبُرِّ وَالتَّمْرَ بِالْمِلْحِ وَالْمِلْحَ بِالتَّمْرِ یَدًا بِیَدٍ کَیْفَ شِئْتُمْ رَوَاہُ الشَّافِعِیُّ اور روایت ہے عبادہ بن صامت سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ بیچو سونا بدلے سونے کے اور نہ چاندی بدلے چاندی کے اور نہ گیہوں بدلے گیہوں کے اور نہ جو بدلے جو کے اور نہ کھجور بدلے کھجور کے اور نہ نمک بدلے نمک کے مگر برابر ساتھ برابر کے نقد بدلے نقد کے ہاتھوں ہاتھ اور لیکن بیچو سونے کو بدلے چاندی کے اور چاندی کو بدلے سونے کے اور گیہوں کو بدلے جو کے اور جو کو بدلے گیہوں کے اور کھجور کو بدلے نمک کے اور نمک کو بدلے کھجور کے ہاتھوں ہاتھ جسطرح چاہو نقل کی یہ شافعی نے **ف** حاصل یہ کہ دونوں چیزیں ایک جنس کی ہوں تو برابر ہوں اور دست بدست اور اگر مختلف ہوں تو جسطرح چاہئے بیچے چاہے کم زیادہ چاہے برابر لیکن ہوں دست بدست بیع

وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ شِرَاءِ التَّمْرِ بِالرُّطَبِ فَقَالَ اَیَنْقُصُ الرُّطَبُ اِذَا یَبِسَ فَقَالَ نَعَمْ فَنَہَاہُ عَنْ ذٰلِکَ رَوَاہُ مَالِکٌ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھے گئے کھجور خشک کے بیچنے سے کھجور تازی کو فرمایا کیا کم ہو جاتی ہے کھجور تازی جس وقت کہ خشک ہو کہا ہاں پس منع کیا اوسکو اس سے نقل کی یہ مالک اور ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** منع کیا اوسکو اسلئے کہ دونوں برابر نہیں ہو دینگی پس ربوٰ لازم آویگا اور یہی قول ہے مالک اور ابو یوسف اور محمد اور شافعی اور احمد اور اکثر علماء کا اور جائز رکھا اوسکو ابو حنیفہ نے جبکہ دونوں برابر ہوں پیمانے میں اور حمل کیا اوس منع کو بیع نسیہ پر یعنی جو منع فرمایا تو واسطے اس کے کہ ایک جانب سے ادھار ہے بلکہ وعدہ کر کے اسلئے کہ روایت کیا گیا ہے اس راوی سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا بیچنے کھجور تر کے سے بدلے کھجور خشک کے ادھار اور اسی قیاس پر ہے بیع انگور تر کی بدلے خشک کے اور گوشت تازے کی بدلے گوشت خشک کے

وَعَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ مُرْسَلًا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَہٰی عَنْ بَیْعِ اللَّحْمِ بِالْحَیَوَانِ قَالَ

سَعِیْدٌ کَانَ مِنْ مَیْسِرِ اَھْلِ الْجَاھِلِیَّۃِ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ اور روایت ہے سعید بن مسیب سے بطریق ارسال کے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا بیچنے گوشت کے سے بدلے حیوان کے کہا سعید نے تھا بیچنا گوشت کا بدلے حیوان کے جوئے جاہلیت کے سے نقل کی شرح السنہ میں **ف** جوئے جاہلیت کے سے مراد یہ ہے کہ بیچے جیسے اہل لوگوں کا ساتھ باطل کے کھایا جاتا ہو ویسے اسمیں اگرچہ طریقہ کھانے کا دوسرا مختلف ہے اور اسمیں سبب تحصیل کے کھایا جاتا ہے اور اسمیں سبب عقد کے اور کہا شافعی نے کہ یہی دلیل ہے اوپر حرمت بیچ گوشت کے بدلے حیوان کی برابر ہے کہ وہ گوشت جنس سے اس حیوان کی ہے یا غیر جنس اسکی سے اور وہ حیوان کھایا جاتا ہو یا نہ کھایا جاتا ہو اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک جائز ہے اور دلیل انکی یہ ہے کہ بیع موزون کی ساتھ غیر موزون کی ہے اور مراد ساتھ نہی کے حدیث میں یہ ہے کہ ہو ایک ان دونوں میں سے ادھار یعنی بوعدہ پر **وَعَنْ** سَمُرَۃَ بْنِ جُنْدُبٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْ بَیْعِ الْحَیَوَانِ بِالْحَیَوَانِ نَسِیْئَۃً رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے سمرہ بن جندب سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا بیچنے حیوان کے سے بدلے حیوان کے بطریق وعدہ کے نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** تحقیق اسکی اوپر گذر چکی **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَرَہٗ اَنْ یُّجَھِّزَ جَیْشًا فَنَفِدَتِ الْاِبِلُ فَاَمَرَہٗ اَنْ یَّاْخُذَ عَلٰی قَلَائِصِ الصَّدَقَۃِ فَکَانَ یَاْخُذُ الْبَعِیْرَ بِالْبَعِیْرَیْنِ اِلٰی اِبِلِ الصَّدَقَۃِ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوسکو کہ تیار کرے لشکر کا یعنی سواری وغیرہ سامان وغیرہ پس ختم ہو گئے اونٹ یعنی اکثر لوگوں کو اونٹ دیئے اور بعضی لوگ بغیر سواری کے رہ گئے پس حکم کیا اوسکو کہ لیوے اونٹ عوض اونٹ کے پس تھے عبد اللہ لیتے ایک اونٹ بدلے دو اونٹوں کے تا زمانہ آنے اونٹوں زکوٰۃ کے نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** اونٹ عوض اونٹ کے یعنی اس شرط پر اونٹ قرض لیے کہ جب آویں گے اونٹ زکوٰۃ کے تو ادا کریں گے کذا ذکرہ علی جانا چاہیے کہ مختار مذہب حنفیہ کا اور امام اعظم کے نزدیک قرض لینا غیر مثلی کا جائز نہیں اور اونٹ بھی غیر مثلی ہے پس اس حدیث کا وہ یہ جواب دیتے ہیں کہ یہ حکم پہلے تھا پھر منسوخ ہوا اور حضرت شیخ نے نقل کیا ہے اسکو بیع پر لکھا ہے کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہے بیع حیوان کی بدلے حیوان کے وعدہ پر اور جواب حنفیہ کا اسکو سبب پہلی حدیث کے کیا ہے یعنی یہ کہ حدیث عبد اللہ بن عمرو کی ضعیف ہے اور حدیث پہلی سمرہ بن جندب کی قوی ہے یا یہ حکم پہلے حرام ہونے ربوٰ کے کیا ہو پھر منسوخ ہوا

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری **عَنْ** اُسَامَۃَ بْنِ زَیْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الرِّبٰوا فِی النَّسِیْئَۃِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ لَا رِبًا فِیْمَا کَانَ یَدًا بِیَدٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے اسامہ بن زید سے یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ربا ہے وعدہ میں اور ایک روایت میں فرمایا نہیں ربا اوس چیز میں کہ ہو دست بدست نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی ہو وعدہ میں یعنی ربا متحقق ہوتا ہے وعدہ میں اگرچہ دونوں جنسیں مختلف ہوں یا برابر ہوں مثلاً بیچنا گیہوں کا بدلے جو کے ساتھ زیادتی کے درست ہے اگر دست بدست ہو اور اگر بطریق وعدہ کے ہو تو نہیں درست اور نہیں ربا الخ یعنی اگر دونوں چیزیں ایک جنس کی ہوں اور برابر ہوں اور قبض کیا دونوں نے ایک ہی مجلس میں تو ربا نہیں اور خلاف جنس میں ساتھ کی زیادتی کے بھی ربا نہیں لازم آتا ہے **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ حَنْظَلَۃَ غَسِیْلِ الْمَلٰئِکَۃِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دِرْھَمُ رِبًا یَاْکُلُہُ الرَّجُلُ وَھُوَ یَعْلَمُ اَشَدُّ مِنْ سِتَّۃٍ وَّثَلٰثِیْنَ زِنْیَۃً رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالدَّارَقُطْنِیُّ وَرَوَی الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَزَادَ وَقَالَ مَنْ نَبَتَ لَحْمُہٗ مِنَ السُّحْتِ فَالنَّارُ اَوْلٰی بِہٖ اور روایت ہے عبد اللہ بن حنظلہ سے کہ حنظلہ کو غسیل الملائکہ کہتے تھے یعنی فرشتوں نے اوسکو غسل دیا تھا کہا عبد اللہ نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک درہم سود کا کہ کھاوے اوسکو آدمی اور وہ جانتا ہو کہ یہ سود کا ہے بہت زیادہ ہے گناہ میں ...

ثابت نقل کی یہ احمد اور دارقطنی نے اور نقل کی بیہقی نے شعب الایمان میں ابن عباسؓ سے اور زیادہ کیا بیہقی نے ابن عباسؓ سے
اس عبارت کو کہا حضرت نے جو شخص کہ پیدا ہو گوشت اوسکا مال حرام سے یعنی سود اور رشوت وغیرہ سے پس آگ دوزخ کی لائق تر ہے
ساتھ اوسکے **ف** اور وہ جانتا ہو اور اسیطرح اگر جانتا نہ ہو لیکن اوسنے تقصیر کیا اوسکے معلوم کرنے میں یہ دلیل ہے اوپر کہ سود اشد زنا سے ہے
اسلئے ہے کہ سود کھانیوالے کے حق میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے فاذنوا بحرب من اللہ ورسولہ یعنی خبردار ہو ساتھ لڑائی کے اللہ اور رسول کی اور
اور جو بیت اللہ اور رسول سے لڑے یا وہ اللہ اور رسول اوس سے لڑے تو اوسکا کیا ٹھکانا ہے اور اسیسبب سے یہ ہے کہ جو جانتا ہے وہ شخص کہ
حلال جانتے ہیں اوسکو جاہل لوگ بخلاف امر زنا کے کہ وہ مشہور ہے جاہلیت اور اسلام میں اور سود میں یہ نہیں
معلوم ہوتا ہے **وعن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الربا سبعون جزءا أيسرها
أن ينكح الرجل أمه اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے گناہ بیاج کا ستر جز ہے ادنی
اون میں سے یہ ہے کہ صحبت کرے آدمی اپنی ماں سے **وعن** ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن الربا
وإن كثر فإن عاقبته تصير إلى قل رواهما ابن ماجة والبيهقي في شعب الإيمان وروى أحمد الأخير اور
روایت ہے ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق سود یعنی مال کہ حاصل ہو ساتھ سود کے اگرچہ بہت ہو
لیکن انجام اوسکا رجوع کرتا ہے طرف کمی کے یعنی بے برکتی ہوتی ہے نقل کیں یہ دونوں حدیثیں ابن ماجہ اور بیہقی نے شعب الایمان میں
اور روایت کی احمد نے اخیر کی **وعن** أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أتيت ليلة أسري بي على
قوم بطونهم كالبيوت فيها الحيات ترى من خارج بطونهم فقلت من هؤلاء يا جبرئيل قال هؤلاء أكلة الربا رواه أحمد
وابن ماجة اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آیا میں شب معراج میں ایک قوم پر کہ پیٹ اونکے
مانند گھروں کے تھے اون میں سانپ تھے معلوم ہوتے تھے باہر پیٹوں اونکے سے پس کہا میں نے کون ہیں یہ لوگ اے جبرئیل کہا یہ کھانیوالے سود کے ہیں نقل کی
یہ احمد اور ابن ماجہ نے **وعن** علي أنه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم لعن آكل الربا وموكله وكاتبه ومانع
الصدقة وكان ينهى عن النوح رواه النسائي اور روایت ہے علیؓ سے کہ اونہوں نے سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم لعنت
کرتے تھے سود کے لینے والے کو اور سود دینے والے کو اور سود کے تمسک اور حساب لکھنے والے کو اور منع کرنے والے زکوٰۃ کو اور تھے حضرت منع فرماتے نوحہ کرنے سے
نقل کی یہ نسائی نے **ف** صدقہ منع کرنیوالا یعنی جو شخص کہ صدقہ دینے سے منع کرے اور ملامت کی یا منع کرنیوالا صدقہ کا
صدقہ واجب سے مراد زکوٰۃ ہے اور نوحہ کہتے ہیں چلا کر رونے اور ساتھ بیان کرنے اوصاف میت کے **وعن** عمر بن الخطاب أن آخر ما نزلت آية
الربا وإن رسول الله صلى الله عليه وسلم قبض ولم يفسرها لنا فدعوا الربا والريبة رواه ابن ماجة والدارمي
اور روایت ہے عمر بن الخطاب سے کہ آخر چیز کہ اوتری آیت ربا کی ہے اور تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات کی اور نہیں کھولا اوسکو واسطے
ہمارے پس چھوڑ دو ربوا کو اور ریبہ کو یعنی جس چیز میں شک شبہ ہو ربوا کا وہ بھی حکم ربوا کا رکھتی ہے اوسکو بھی چھوڑ دو نقل کی یہ ابن ماجہ اور دارمی نے
ف آخر اوس چیز کی کہ اوتری ہے یعنی معاملات میں جو آیتیں اوتریں ان میں سے یہ سب سے پیچھے اوتری ہے مطلق آخر مراد نہیں اسلئے کہ سب
آیتوں کے بعد آیت اوتری ہے الیوم اکملت لکم دینکم اور نہیں کھولا یعنی بعد اسکے اور زیادہ حضرت زندہ نہیں رہے اگر تھوڑے عرصہ زندہ رہے
مشغول رہے اور امور ضروری میں پس بیان مفصل اوسکا نہیں کیا کہ تمام جزئیات ربوا کی ذکر کرتے بلکہ بیان کیا چند چیزوں کا اور سود لینے کے

کو موقوف رکھا تھا اور بعضوں پر یہ حجاب ہے کہ ترک کر دیا اوس کو اور اوسی پر ذکر کرلو یعنی شبہ ربوا کا ہو واسطے تورع اور احتیاط کے ۔ ع ۔

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَقْرَضَ اَحَدُکُمْ قَرْضًا فَاَھْدٰی اِلَیْہِ اَوْ حَمَلَہٗ عَلَی الدَّابَّۃِ فَلَا یَرْکَبْہُ وَلَا یَقْبَلْہَا اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ جَرٰی بَیْنَہٗ وَبَیْنَہٗ قَبْلَ ذٰلِکَ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ

اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ دیوے ایک تمہارا قرض کسی کو پھر تحفہ بھیجے قرض لینے والا طرف اوسکے یعنی قرض دینے والے کے یا سواری کو دے اوسکو جانور پر نہ سوار ہو اوسپر اور نہ قبول کرے تحفہ مگر یہ کہ جاری ہو تحفہ بھیجنا اور سواری دینی بیچ قرض لینے والے اور درمیان قرض دینے والے کے پہلے اوس سے نقل کی ابن ماجہ اور بیہقی نے شعب الایمان میں ف نہ قبول کرے تحفہ قرض خواہ اسلیے کہ جو قرض کہ حاصل کرے منفعت کو پس وہ ربوا ہے مگر جگہ عادت ہو قرض لینے کی پہلے سے تحفہ بھیجنے کی تو کچھ مضائقہ نہیں اسلیے کہ وہ قرض کے جہت سے نہیں ہے بلکہ بسبب عادت پہلے کے ہے منقول ہے امام ابو حنیفہ رح سے کہ ایک شخص کو دیا تھا قرض پس گئے امام واسطے تقاضا کے اوسکے یہاں اور اوس وقت گرمی بہت تھی اوسکے دیوار کا سایہ میں نہ ٹھہرے دھوپ میں کھڑے رہے تاکہ نہ حاصل ہو کرام دین کی جہت سے کراہت خلاصہ یہ ہے کہ یہ بات امام صاحب کی بسبب کمال احتیاط کے تھی ف حدیث شریف میں آیا ہے جو قرض کہ قرض دینے والے کو باعث نفع ہو حکم ربوا کا رکھتا ہے پس قرض دینے والا قرض لینے والے سے ضیافت نہ قبول کرے مگر بسبب عادت قدیم کے بلکہ اوسکی دیوار کے سایہ میں بھی نہ بیٹھا کرے ۔ ع ۔

اور روایت وَعَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَقْرَضَ الرَّجُلُ فَلَا یَاْخُذْ ھَدِیَّۃً رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ فِیْ تَارِیْخِہٖ ھٰکَذَا فِی الْمُنْتَقٰی

اور روایت ہے انس سے نقل کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ قرض دیوے کوئی کسیکو پس نہ لیوے اوس سے ہدیہ نقل کی بخاری نے بیچ تاریخ کے اسی طرح ہے منتقی میں

وَعَنْ اَبِیْ بُرْدَۃَ بْنِ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِیْنَۃَ فَلَقِیْتُ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ سَلَامٍ فَقَالَ اِنَّکَ بِاَرْضٍ فِیْہَا الرِّبٰوا فَاشٍ فَاِذَا کَانَ لَکَ عَلٰی رَجُلٍ حَقٌّ فَاَھْدٰی اِلَیْکَ حِمْلَ تِبْنٍ اَوْ حِمْلَ شَعِیْرٍ اَوْ حِمْلَ قَتٍّ فَلَا تَاْخُذْہُ فَاِنَّہٗ رِبٰوا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ

اور روایت ہے ابی بردہ بن ابی موسی سے کہ کہا آیا میں مدینہ میں پس ملا میں عبداللہ بن سلام سے پس کہا اوسنے کہ تحقیق تو بیچ ایسی زمین کے ہے کہ اوسمیں بہت رواج ہے سود کا پس جسوقت کہ ہو واسطے تیرے کسی پر حق یعنی قرض پھر تحفہ بھیجے وہ طرف تیرے ایک بوجھ بھس کا یا بوجھ جو کا یا گھاس کا پس نہ لے تو اوسکو اسلیے کہ تحقیق وہ سود کا حکم رکھتا ہے نقل کی بخاری نے

بَابُ الْمَنْہِیِّ عَنْہَا مِنَ الْبُیُوْعِ

یہ باب بیچ بیان بیعوں کے ہے کہ منع کیا گیا ہے اونسے ف نہی بیع سے کبھی تو بیع کی ذات پر ہوتی ہے واسطے ورستی کے جیسے بیع باطل اور فاسد ہے اور کبھی ہوتی ہے نہی بسبب کسی امر کے کہ خارج ہے جیسے نہی بیچنے سے وقت اذان جمعہ کے اور بیع حرام حنفیہ کے نزدیک تین قسم پر ہے فاسد اور باطل اور مکروہ ف کچھ مسائل متعلق اس باب کے لکھے جاتے ہیں تاکہ ظاہر ہو جاوے اور حاجت ہے کہ لکھے جاتے ہیں یہاں مسائل ذکر کئے جاتے ہیں مسئلہ اگر بیع مال نہ ہو مانند مردار یا خون یا حر یا ام الولد یا مکاتب یا مدبر کے بیع اوسکی باطل ہے اور اسیطرح اگر مال ہو لیکن متقوم نہ ہو مانند شراب اور سور کے اگر عوض روپے کے بیچے جاویں بیع باطل ہوگی اور اگر عوض اسباب کے بیچے جاویں بیع اسباب کی فاسد ہوگی اور بیع شراب اور سور کی باطل ہے بیع باطل سے مشتری مالک مبیع کا نہیں ہوتا اور فاسد سے مالک بعد قبض کے ہو جاتا ہے اور قیمت اوسکی ہوتی ہے واسطے واجب ہوگی لیکن فسخ اوسکا واجب ہے مسئلہ بیچنا دودھ کا تھن میں باطل ہے کہ شک ہے اور اوسکے ہونے کا احتمال ہے کہ ہو یا نہ ہو مسئلہ نہیں جائز بیچنا جانور کا جو پیٹ میں ہے اور عادت پھر ایسی رکھتا ہو اور اگر عادت بھی رکھتا ہو تو بھی جائز نہیں اور بچہ کی حالت میں بھی بہت بڑ نہیں جائز بیچنا مچھلی کا دریا میں پکڑنے سے پہلے لیکن پھر ایسے حوض میں کہ اوس میں سے بغیر جال کے پکڑی جاتی ہو سے

بدون جال کے اور نہیں جائز بیچنا دل لونڈی یا جانور کا اور روئی کا سیپ میں اور گوشت کا بکری میں اور بیچنا سور کے بالوں کا درست
نہیں لیکن استعمال اور نفع اٹھانا اس سے مانند سینے کی کے جائز ہے اور بیچنا آدمی کے بالوں کا اور نفع اٹھانا اونسے جائز نہیں **مسئلہ** جو بیع درباب
نزاع آپس کی ہو فاسد ہے جیسے کہ بیع پشم کی اوپر پیٹھ بکری وغیرہ کے یا بیع کڑی کے چھت میں یا بیع ایک گز کا جو کپڑے میں سے یا بیع
کرنی ساتھ مدت مجہول کے مثلاً مشتری کہے بس روز جمعہ یا جسدن مانند ہوا چلے گی اوس روز مول اسکا دونگا پس اگر مشتری نے بیع کو فسخ کیا
اور بائع نے کڑی چھت میں سے جدا کر دی اور گز بھر کپڑا اس کپڑے میں سے پھاڑ کر دیا یا مدت مجہول کو مول لینے والے نے برطرف کیا بیع صحیح ہو جاتی
مسئلہ بیع ساتھ شرط فاسد کے فاسد ہے اور شرط فاسد وہ ہے کہ مقتضای عقد نہ ہو اور اوسمیں منفعت ہو بیچنے والے کو یا مول لینے والے
کو یا مبیع کو کہ مستحق نفع کا ہو شرط کرنا کہ مشتری کا مقتضای عقد ہے پس فاسد نہیں اور یہ شرط کرنا کہ اس کپڑے کو مول لینے والا بیچے نہیں اگرچہ
مقتضای عقد نہیں لیکن اسمیں منفعت کسی کی نہیں پس فاسد نہیں اور یہ شرط کرنی کہ اس گھوڑے کو مشتری فربہ کرے اسمیں منفعت مبیع کی ہے لیکن
مبیع انسان نہیں کہ مستحق نفع کا ہو پس فاسد نہیں ایسی شرط کرنی خواہ اور بیع صحیح اور یہ شرط کرنی کہ بیچنے والا ایک مہینہ تک گھر بیچے گئے میں
سکونت کرے اسمیں نفع بائع کا ہے پس شرط فاسد ہے اور یہ شرط کرنی کہ بیچنے والا اس کپڑے کی پوشاک سیدے اسمیں نفع مول لینے والے کا ہے یہ بھی
فاسد ہے اور یہ شرط کرنی کہ غلام بیچے گئے کو مشتری آزاد کرے اسمیں نفع مبیع کا ہے یہ بھی فاسد ہے ایسی شرطوں سے بیع فاسد ہو جاتی ہے اور زیادہ
تفصیل بیع فاسد و باطل کی فقہ کی بڑی کتابوں میں ہے ایسے بیچنے پر ہم کرنا واجب ہے **مسئلہ** کم کرنا بائع کا بیچ وزن بیچنے یا کم کرنا مشتری کا
قیمت میں حرام ہے چنانچہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ویل للمطففین الخ اور نہ ادا کرنے قیمت مبیع کے اور دیون کے بعد بلکہ مزدوری مزدور کے بلا عذر
تاخیر کرنی حرام ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیر کرنا غنی کا ظلم ہے اور مزدور کو مزدوری دو پہلے اس سے کہ عرق اوسکا خشک ہو اور پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم جب دین ادا کرتے تو زیادہ قدر دین سے دیتے بجائے اسقدر شتر کے ایک دوسرا ادا کیا ایک سن کے بجائے دو سن کے دیتا اور فرماتے
کہ اسقدر حق تیرا ہے اور اسقدر زیادتی میری طرف سے ہے یہ زیادہ دینا بغیر شرط کے ربو نہیں جائز ہے بلکہ مستحب ہے اور غش کی اور فریب اور جھوٹ کسب
حلال کو حرام کر دیتے ہیں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بازار میں تھے ڈھیر گیہوں کا دیکھا جب دست مبارک اون گیہوں میں ڈالا تو اندر سے تر تھے فرمایا کہ یہ کیا ہے
بیچنے والے نے کہا کہ مینہ اوسکو پہنچا تھا فرمایا کہ تر گیہوں اوپر تو دکھے کیوں نہ کیے تو نے جو کوئی فریب دے مسلمانوں کو وہ ہم میں سے نہیں ہے **مسئلہ**
بیع مرابحہ کہ بائع خریدے سے ساتھ اضافہ سودے کے مثلاً بیچے اور بیع تولیہ کہ ساتھ قیمت پہلے کے بیچے قیمت پہلی بلا تفاوت کہہ دینی واجب ہے
اور اگر مبیع پر سوا قیمت کے مانند مزدوری یا شمار یا رنگائی یا دھلائی کی خرچ ہوا ہو اوسکو قیمت کے ساتھ ملا اور کہے کہ اسقدر روپیہ اس اسباب پر میرے
خرچ ہوئے ہیں اور یہ نہ کہے کہ اتنے روپوں کو میں نے خریدا ہے تا جھوٹا نہ ہو **مسئلہ** اگر ایک شخص نے ایک کپڑا مثلاً دس روپیہ کو بیچا اور مول لینے والے نے روپے بیچنے والے
کو نہیں دیے تھے کہ بیچنے والے نے پھر وہی کپڑا مول لینے والے سے پانچ روپے کو خرید لیا اور کپڑے کو ساتھ ایک روپیہ کے دس روپیہ کو خریدا یہ بیع نہ ہوگی
کہ بیع حکم ربو کا ہے **مسئلہ** بیچنا منقول کا پہلے قبض کے نہیں بیچنا **مسئلہ** اگر ایک پیمانہ کیلی بشرط کیل کے خریدے اور مول لینے والے نے بیچنے والے سے کیل
کر لیا پھر اوس کے ہاتھ بشرط کیل کے بیچے دوسرے مول لینے والے کو طعام بیچ گئے جس کو اوس نے مول لیا اور کہ ہاتھ بیچنا جائز نہیں جب تک کہ پھر کیل نہ کرے اور
کیل سابق کافی نہیں ہے احتیاط اسلیے کہ مبادا کیل میں کچھ زیادہ نکلے اور مال بائع کا ہو **مسئلہ** اگر ایک مسلمان کچھ خریدتا ہے اور دوسرا شخص کہتا ہے
یا پیغام ایک عورت کا کسی نے دیا تو دوسرے کو ویسا پیغام دینا مکروہ ہے تاوقتیکہ معاملہ پہلے شخص کا درست ہو یا موقوف کرے **مسئلہ**
بیچنا وقت اذان جمعہ کے مکروہ ہے **مسئلہ** اگر دو بردے بچے تو اسمیں قرابت محرمیت کی رکھتے ہوں بیچنا اونکو جدا جدا مکروہ ہے بلکہ وہ دونوں ایک جگہ بیچے

اگر ایک دونوں میں سے چھوٹا ہو اور دوسرا بڑا اور بعضوں کے نزدیک یہ بیع جائز نہیں مسئلہ بیچنا مردار کی ہڈیوں کا جائز نہیں اور بیچنا دانتوں کا امام ابو حنیفہ کے نزدیک جائز ہے اور امام شافعی کے نزدیک جائز نہیں اور بیچنا انسان کے گندگی کا اگرچہ اوس میں مٹی ملی ہو نزدیک امام اعظم کے مکروہ ہے اور اگر ملی ہو تو جائز ہے اور بعضے علما کے نزدیک جائز ہے اور بیچنا گوبر کا بھی انکے نزدیک جائز ہے اور اکثر علما کے نزدیک بیچنا کسی چیز کا نجس ہے جائز نہیں اور بیچنا بیل کا نطفہ اوٹھانا بھی اوس کے بیچنا جائز نہیں مسئلہ بادشاہ یا حاکم کو نرخ مقرر کرنا مکروہ ہے مگر جبکہ بیچنے والے گرانی غلہ کی بہت تعدی کریں تو اوس صورت میں ساتھ مشورہ داناؤں کے نرخ مقرر کرے

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** ابن عمر قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن المزابنة أن يبيع ثمر حائطه إن كان نخلا بتمر كيلا وإن كان كرما أن يبيعه بزبيب كيلا أو كان عند مسلم وإن كان زرعا أن يبيعه بكيل طعام نهى عن ذلك كله متفق عليه وفي رواية لهما نهى عن المزابنة قال والمزابنة أن يباع ما في رؤس النخل بتمر بكيل مسمى إن زاد فلي وإن نقص فعلي روایت ہے ابن عمر سے کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ سے اور مزابنہ یہ کہ بیچے میوہ اپنے باغ کا اگر ہو میوہ کھجور بدلے خشک کھجور کے بطریق پیمانے کے یعنی مثلا دس پانچ بھر تازی کھجوریں درخت پر اندازہ کر کے دس پیمانے بھر خشک کھجور نقد کر لینے والے پاس میں تب اور اگر ہو میوہ انگور بیچنا اوسکو بدلے انگور خشک کے اندازہ پیمانے کے حاصل یہ کہ بیچے میوہ تر کہ درختوں پر ہو بدلے چیز خشک کے کہ زمین پر رکھا ہو اور کتاب مسلم میں ہے اور اگر ہو باغ کھیتی بیچنا اوسکو بدلے پیمانے غلے کے یعنی بیچے گیہوں اور جو وغیرہ کہ کھیتی میں ہوں بدلے گیہوں وغیرہ کے کہ لینے والے پاس ہو منع فرمایا اس سب سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت بخاری اور مسلم کے میں یوں ہے کہ منع کیا حضرت نے مزابنت فرمایا اور مزابنت یہ ہے کہ بیچا میوہ کا کہ درختوں پر کھجور کے ہو بدلے کھجوروں خشک کے ساتھ پیمانہ معین کے بیچنے والا کہے کہ اگر زیادہ نکلے یہ دو درخت کا پھل پیمانہ معین سے پس میرے ہیں اور اگر کم نکلے پس پورا کرنا مجھ پر ہے کر دونگا اوسکو تیرے پیمانہ مشتری **ف** مزابنہ مشتق ہے زبن سے اور زبن کے معنی ہیں دفع کرنا چونکہ بنا اس بیع کی قیاس اور اندازہ پر ہے اور احتمال زیادتی اور نقصان کا رکھتی ہے تو جاہی اسکی بدولت مشتری اور بائع میں نزاع پڑے اور ایک دوسرے کو دفع کرے اور فرق ان دونوں روایتوں میں یہ ہے کہ پہلی روایت میں ثمر ساتھ ثاء مثلثہ کے ہے اور دوسری میں ساتھ تاء فوقانی کے اور مقصود بیان بھی عام ہے اور تخصیص بطریق تمثیل کے ہے

وعن جابر قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن المخابرة والمحاقلة والمزابنة والمحاقلة أن يبيع الرجل الزرع بمائة فرق حنطة والمزابنة أن يبيع التمر في رؤس النخل بمائة فرق والمخابرة كراء الأرض بالثلث والربع رواه مسلم اور روایت ہے جابر سے کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مخابرہ سے اور محاقلہ سے اور مزابنت سے اور محاقلہ یہ ہے کہ بیچے آدمی کھیتی کو بدلے سو فرق گیہوں کے اور مزابنت یہ ہے کہ بیچے کھجور کو درختوں پر بدلے سو فرق کے اور مخابرہ کرایہ کو دینا زمین کا بعوض حصہ معین جیسے تہائی یا چوتھائی پیداوار کے نقل کی یہ مسلم نے **ف** فرق ساتھ زبر رے کے نام ہے پیمانہ کا کہ اوس میں سولہ رطل غلہ آتا ہے یعنی آٹھ سیر اور فرق ساتھ جزم رے کے اوسمیں ایک سو بیس رطل غلہ آتا ہے اور مراد سو فرق کا بطریق تمثیل کے ہے مقصود بیچنا کھیتی کا ہے بالیوں میں بدلے گیہوں صاف کئے ہوئے کے مزابنت گذرا لیکن مزابنت عام ہے اور استعمال اسکا میووں میں بھی آتا ہے اور کھیتی میں اور کبھی خاص میووں ہی میں آتا ہے اور استعمال محاقلہ کا کھیتی ہی میں آتا ہے اور مخابرہ کرایہ کو دینا ہے یعنی ایک شخص دوسرے کسی کو زمین بشرط اسکے دے کہ اوس میں جوتے بوئے اور جو اوس میں پیدا ہو اوس میں سے تہائی یا چوتھائی مجھکو دینا اس سے منع فرمایا واسطے جہالت اجرت کے اور واسطے ہونے اوسکے کے معدوم اور مخابرت کو مزارعت بھی کہتے ہیں لیکن مخابرت میں تخم بیج والے کا ہوتا ہے اور مزارعت میں مالک کا اور مزارعت درست نہیں ابوحنیفہ کے نزدیک اور صاحبین کے نزدیک

حرام ہونا ثابت ہو جیسا کہ بیع نابالغ اور مجنون کو اور کسی شے غیر **وَعَنْهُ** قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُخَابَرَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُعَاوَمَةِ وَعَنِ الثُّنْيَا وَرَخَّصَ فِي الْعَرَايَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے کہ منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مخابرہ سے اور محاقلہ سے اور مزابنہ سے اور معاومت سے اور ثنیا سے اور رخصت دی بیع عرایا کے بیچ میں پہلے تینوں کا بیان ہو چکا اور **ف** مخابرہ اور محاقلہ اور مزابنہ کے معنی پہلے معلوم ہو چکے اور معنی معاومت کے یہ ہیں کہ بیچنا میوے کا درخت کے ایک سال کا یا دو سال کا یا تین سال کا یا زیادہ اس سے پہلے ظاہر ہونے میوے کے اور ثنیا یہ ہے کہ میوہ درخت پر موجود ہو اور اوسکو بیچے اور ایک قدر غیر معین اوس میں سے استثنا کرے یعنی نہ بیچے اور معنی رخصت دینے کے عرایا میں یہ ہیں کہ بعض شخص اپنے باغ میں سے ایک درخت یا دو درخت کسی محتاج کو میوہ کھانے کے لیے دیتے اور معمول تھا کہ اپنے اہل و عیال کے ساتھ اکثر باغ میں رہتے تھے پس اس فقیر کے آنے سے اونکو رنج ہوتا تو اوسکو اپنے پاس سے میوہ اوسکے بدلے میں دیتے اور درخت پر کا میوہ آپ لیتے اور اسکو درست رکھا اور یہ پانچ وسق سے کم میں درست ہے اور اس سے زیادہ میں نہیں درست جیسا کہ حدیث ابی ہریرہ کی میں آگے مذکور ہوگا **وَعَنْ** سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ إِلَّا أَنَّهُ رَخَّصَ فِي الْعَرِيَّةِ أَنْ تُبَاعَ بِخَرْصِهَا تَمْرًا يَأْكُلُهَا أَهْلُهَا رُطَبًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے سہل بن ابی حثمہ سے کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچنے سے درخت پر کے میوے خشک کھجور کے بدلے مگر یہ کہ رخصت دی عریہ میں یہ کہ بیچا جاوے میوہ درخت پر کا اندازہ کر کے بیچنے کے بعد خشک ہونے کے یعنی اندازہ کرے کہ بعد خشک ہونیکے کس قدر رہیگا اوس قدر خشک کھجوریں بدلے لیں کھاویں اوس میوے کو اوس کے مالک تر تر نقل کیا یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْخَصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا بِخَرْصِهَا مِنَ التَّمْرِ فِيمَا دُوْنَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ أَوْ فِي خَمْسَةِ أَوْسُقٍ شَكَّ دَاوُدُ بْنُ الْحُصَيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی بیچ بیچنے عرایا کے یعنی پھلوں عرایا کے ساتھ اندازہ کرنے اوسکے کے خشک کھجوروں سے بیچ اوس چیز کے کہ کم ہو پانچ وسق سے ہو یا بیچ پانچ وسق کے شک کیا داؤد بن حصین راوی نے نقل کیا یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یہ کہ پانچ وسق بیچے اسلیے کہ اجازت اوسکی بحکم ضرورت اور احتیاج کے تھی اور اسقدر کافی ہے اور پانچ وسق سے کم میں بیچنا بالاتفاق مستحب ہے اور پانچ وسق سے زیادہ میں بیچنا جائز نہیں اور پانچ وسق میں اختلاف ہے صحیح مذہب ... اور یہ بیع بحیثیت ... ... اوسکے ... اور ... میں خلاف ہے ... ... سبب ... ... مجبور ہوکر دونوں بیچتے ہیں اور وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور صاع کا بیان پہلے ہو چکا ہے ... **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا نَهَى الْبَائِعَ وَالْمُشْتَرِيَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ نَهٰى عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتّٰى تَزْهُوَ وَعَنِ السُّنْبُلِ حَتّٰى يَبْيَضَّ وَيَأْمَنَ الْعَاهَةَ روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہ منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچنے پھل کے سے یہانتک کہ ظاہر ہو پختگی اوسکی منع کیا بیچنے والے کو اور لینے والے کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی میں ہے منع فرمایا بیچنا کھجور کے سے یہانتک کہ سرخ یا زرد ہو اور منع کیا بیچنے خوشہ گیہوں کے سے یہانتک کہ پختہ ہو اور امن میں ہو آفت سے **ف** بیچنے والے کو اسلیے منع کیا تا مال مسلمان کا بیچنے والے کے ہاتھ سے ناحق نہ لیوے اور مول لینے والے کو اسلیے منع کیا تا مال ضائع نکرے بسبب ہونے خوف ہلاک کے **وَعَنْ** أَنَسٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ

صلی اللہ علیہ وسلم عن بیع الثمار حتی تزہی وقیل وما تزہی قال حتی تحمر وقال ارأیت اذا منع اللہ الثمرۃ
بم یاخذ احدکم مال اخیہ متفق علیہ اور روایت ہے انس سے کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچنے میوے
کے سے یہاں تک کہ خوش رنگ ہو کہا گیا کیا معنی ہیں خوش رنگ ہونیکے فرمایا یہاں تک کہ سرخ ہو اور فرمایا خبر دو جس وقت کہ منع کرے اللہ تعالیٰ میوے
کو یعنی پکنے سے کس سبب لیوے ایک تمہارا مال بھائی اپنے کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی پہلے پختہ ہونیکے محل خطر ہو شاید کہ پھٹ
پھوپچھا اور میوہ جھڑ جاوے پس اگر بیچنے والا لیوے گا مول لینے والے سے مفت لیگا پس چاہئے کہ پکنے تک صبر کرے ۱۲ ح **وعن جابر**
قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بیع السنین وامر بوضع الجوائح رواہ مسلم روایت ہے جابر سے
کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچنے سالیانہ کے سے یعنی میوہ درخت کا ایک سال کا یا دو سال کا یا تین سال کا یا زیادہ
اس سے بیچا اور حکم کیا ساتھ موقوف کر دینے آفتوں کے نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنی اگر مثلا میوہ خریدا اور اسکو آفت پہونچی کہ جھڑ گیا یا کچھ
رہا چاہئے کہ کچھ مول میں سے کم کرے یا مشتری کو پھیر دے اگرچہ بیع تمام ہوئی اور یہ امر استحباب کیلئے ہے کہ جو آفت مبیع کو پہونچے بعد قبض کے
وہ بیع ضمان مشتری کے ہے یعنی بعد قبض کرنیکے جو کسی آفت سے مبیع ہلاک ہوگی تو مشتری ہی کی ہلاک ہوگی بائع پر کچھ نہیں ہے ۱۲ ح
وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو بعت من اخیک ثمرا فاصابتہ جائحۃ فلا یحل لک
ان تاخذ منہ شیئا بم تاخذ مال اخیک بغیر حق رواہ مسلم اور روایت ہے جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے اگر بیچا تو نے اپنے بھائی کے ہاتھ میوہ پس پہونچی اسکو آفت کہ ہلاک کیا اسکو پس نہیں حلال ہے تجھکو لینا اوس سے کچھ کس سبب
لیتا ہے مال بھائی اپنے کا بغیر حق کے یعنی ناحق لیتا ہے نقل کی یہ مسلم نے **ف** نہیں حلال ہے الخ یہ حکم ہے تقدیر خلق ہلاک ہونیکی پر اور اگر قبض
ایسی پہونچی کہ کچھ ہلاک ہو تو کچھ مول میں چھوڑ دے جیسے کہ اوپر گذرا کہا ابن مالک نے کہ اگر میوہ ہلاک پہلے سپرد کرنیکے مشتری کو تو ہلاک بائع کی
کا ہوا اور اگر ہلاک ہو بعد سپرد کرنیکے تو معنی یہ ہیں کہ نہیں حلال ہے بحکم تقوی اور ورع کے ۱۲ ح **وعن** ابن عمر قال کانوا یبتاعون
الطعام فی اعلی السوق فیبیعونہ فی مکانہ فنھاھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بیعہ فی مکانہ
حتی ینقلوہ رواہ ابوداؤد ولم اجدہ فی الصحیحین اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا خریدتے تھے لوگ غلہ بیچ جانب
بلندی بازار کے پھر بیچ ڈالتے اوسکو اوسی جگہ یعنی بے قبض کرنیکے پس منع کیا انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچنے اوسکے
سے اوسی جگہ میں یہاں تک کہ نقل کریں اوسکو نقل کی یہ ابوداؤد نے اور نہیں پایا میں نے اسکو صحیحین میں **ف** نقل کریں یعنی قبض کریں
اور قبض کہنا منقولات کا یہ ہے کہ اسکو اسکی جگہ سے اوٹھا کر اور جگہ رکھے اگرچہ پاس ہی سے ہو اگر بشرط کیل کے لیا ہو کیل کر کے اوٹھالے اور
اگر بغیر شرط کیل کے لیا ہو تو یہی نہیں اوٹھا کر اور جگہ رکھے اور نہیں پایا میں نے اسکو صحیحین میں یعنی بیچ ایک کے اون دونو میں سے یہ اعتراض
ہے صاحب مصابیح پر کہ اس حدیث کو اول فصل میں ذکر کیا باوجودیکہ صحیحین میں نہیں ہے ۱۲ ح **وعنہ** قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ابتاع طعاما فلا یبیعہ حتی یستوفیہ وفی روایۃ ابن عباس حتی یکتالہ متفق
علیہ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ خریدے غلہ پس نہ بیچے اوسکو یہاں تک کہ پورا لے
اوسکو اور بیچ روایت ابن عباس کے یہاں تک کہ کیل کرے اوسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** پورا لے یعنی قبض کرے اور
بیچنا کسی چیز کا پہلے قبض کے جائز نہیں نزدیک شافعی اور محمد کے خواہ وہ چیز منقول ہو یا عقار یعنی زمین اور امام مالک کے نزدیک علاوہ

نہیں بیچنا غلہ کا اور اور چیزوں کا بیچنا جائز ہے اور امام ابوحنیفہ اور ابویوسف کے نزدیک بیچنا عقار کا جائز ہے سوا منقول کا اور ظاہر مذہب امام احمد کا بھی یہی ہے اور بیچنا تک کیل کرے دلیل پکڑی ہے بعضوں نے ساتھ اس حدیث کے اسپر کہ بائع اگر کیل کرے غلہ کو روبرو مشتری کے تو نہیں کفایت کرتا ہے بلکہ ضرور ہے مشتری کو کیل اور کرے بعد قبض کے لیکن مختار یہ ہے کہ کفایت کرتا ہے جبکہ کیل بائع کا روبرو مشتری کے اسکا بھی کیل ہو ۔ ۲ ۔ **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَمَّا الَّذِي نَهَى عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ الطَّعَامُ أَنْ يُبَاعَ حَتَّى يُقْبَضَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَلَا أَحْسِبُ كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا مِثْلَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عباس سے کہا وہ چیز کہ منع کیا اوس سے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس وہ غلہ ہے کہ منع کیا ہے بیچنے اوسکے سے یہاں تک کہ قبض کیا جاوے کہا ابن عباس نے اور نہیں گمان کرتا ہوں ہر چیز کو مگر مانند غلہ کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی پہلے قبض کرنیکے بیچنا کسی چیز کا درست نہیں مانند غلہ کے اور یہ قیاس ابن عباس کا ہے کہ قیاس کیا ہے غیر غلہ کو غلہ پر ۔ ۳ ۔ **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَلَقَّوُا الرُّكْبَانَ لِبَيْعٍ وَلَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا يَبِعْ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَلَا تُصَرُّوا الْإِبِلَ وَالْغَنَمَ فَمَنِ ابْتَاعَهَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ بَعْدَ أَنْ يَحْلُبَهَا إِنْ رَضِيَهَا أَمْسَكَهَا وَإِنْ سَخِطَهَا رَدَّهَا وَصَاعًا مِنْ تَمْرٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ مَنِ اشْتَرَى شَاةً مُصَرَّاةً فَهُوَ بِالْخِيَارِ ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ فَإِنْ رَدَّهَا رَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِنْ طَعَامٍ لَا سَمْرَاءَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ آگے جاملو تم قافلہ سے کہ غلہ وغیرہ لایا ہو واسطے مول لینے کے اور نہ بیچے بعض تمہارا اوپر بیچنے بعض کے اور نہ نجش کرو اور نہ بیچے شہری واسطے جنگلی کے اور نہ جمع کرو دودھ اونٹ اور بکری کے تھنوں میں اور جو شخص خریدے اوس جانور کو بعد دودھ جمع کرنیکے پس وہ مختار ہے رکھنے اور پھیرنے میں بعد دوہنے کے اسکے اگر راضی ہوا اوس سے تو رکھے اور اگر ناراض ہو تو پھیر دے اوسکو اور دیوے چار سیر کھجور نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ ایک روایت مسلم کے یوں ہے کہ جو کوئی خریدے بکری مصراۃ کو یعنی جسکے تھنوں میں دودھ جمع ہو پس وہ اختیار رکھتا ہے تین دن تک پھر اگر پھیر دے اوسکو تو پھیرے ساتھ اوسکے چار سیر کھجور نہ گیہوں **ف** نہ ملاقات کرو تم الخ یعنی اگر خبر سنو کہ ایک قافلہ غلہ وغیرہ لایا ہے تو نہ جاملو اونسے سستا خریدنیکے لئے پہلے اسکے کہ شہر و بازار میں آویں اور نرخ معلوم کریں بازار کا اس سے منع اسلئے کیا کہ اسمیں فریب دینا ہے اور ضرر پہونچانا ہے بیچنے والے کو اور نہ بیچے الخ یعنی ایک شخص نے ایک چیز بیع خیار کر لی ۔ ایک شخص کہے بیچنے والے کو کہ فسخ کر اس بیع کو میں تیرے ہاتھ ایسی چیز اس سے سستی مول کو دونگا اس سے منع فرمایا ہے بعضوں نے کہ یہی مخصوص ہے ساتھ اوس بیع کے کہ نہ ہو اوسمیں غبن اور اگر غبن ہو تو جائز ہے کہ اوسکو فسخ کروا دینا اس بیع کا اور بیچنا اوسکے ہاتھ سستے مول کو واسطے دفع ضرر کے اور نہ نجش کرو الخ یعنی ایک شخص کچھ خریدتا ہے اور بیچنے والا اور لینے والا راضی ہیں ایک مول پر اور ایک شخص آکر زیادہ مول لگا کر اونکے معاملہ کو بگاڑ دے اور آپ لیوے یہ برا ہے اور اگر قصد خریدنے کا نہ رکھتا ہو بلکہ معاملہ بگاڑنا ہی انکا منظور ہو تو یہ اوس سے بھی برا ہے اور نجش اسکو کہتے ہیں کہ ایک شخص کچھ خریدتا ہے اور ایک آیا اور اوسنے تعریف کی اوس جنس کی یا مول زیادہ لگایا اوسکا اور خریدنا منظور نہیں منظور یہی ہے کہ لینے والا اوسکو دیکھا دیکھی زیادہ رغبت کرے اسکے لینے میں اس سے منع فرمایا کہ لینے والے کو فریب دینا ہے اور نہ بیچے شہری الخ یعنی ایک گنوار غلہ وغیرہ لایا شہر میں اس ارادے سے کہ آجکی نرخ بیچ جاؤں ایک شخص شہر کے نے آکر کہا کہ چھوڑ دے اس غلہ کو میں بمہولت مہنگا بیچ دونگا اس سے منع فرمایا کہ اسمیں ہوتا ہے نفع کا مخلوق خدا سے اور یہ حرام ہے امام شافعی کے نزدیک اور مکروہ ہے حنفیہ کے نزدیک اور نہ جمع کرو

دودھ باندھ یعنی بیچنے سے پہلے ایک دو روز دودھ اونٹنی کا یا بکری کا نہ دوہے تاکہ دودھ بہت سا جمع ہو جاوے تھنوں میں اور [illegible]
پینے والا کہ بہت دودھ کی ہے پس زیادہ مول دے اس سے منع فرمایا کہ فریب ہے اسمیں اور اگر کوئی اس طرح جانور لیوے [illegible]
معلوم ہو کہ کم دودھ ہے تو تمکو اختیار ہے اور چاہے پھیر دے اور پھیرے تو اوسکے ساتھ چار سیر [illegible]
دودھ پیدا ہوا ہے بیچ ملک مشتری کے اور کچھ تھا تھا پچھا گیا پس واسطے نہ تمیز ہونے اسکے حکم ہوا پھیر دینا دودھ کا [illegible]
کیمشت چار سیر کھجوریں واسطے دفع خصومت کے اور قلت کی طرف قلت دودھ کے اور کثرت اوسکے کے جیسے کہ مقرر کی دیت نفس کی [illegible]
باوجود تفاوت نفوس کے اور عمل کیا شافعی نے اسی حدیث پر اور ثابت کیا ہے خیار اس طرح کے جانوروں میں اور کہا ابو حنیفہ نے کہ نہیں خیار اسمیں اور اس
حدیث پر عمل کرنا ترک کیا گیا ہے اسلیے کہ یہ حکم پہلے حرام ہونے ربوٰ کے تھا کہ اس طرح کی چیزیں جائز تھیں معاملات میں پھر منسوخ کیا گیا اور بعضوں نے کہا کہ
شافعی نے کہا اس سے معلوم ہوا کہ نہیں جائز کچھ دینا اس جگہ سوا کھجور کے اگرچہ راضی ہو ساتھ اوسکے بیچنے والا اسلیے کہ [illegible]
اور دودھ میں قائم کیا کھجور کو مقام دودھ کے اور بعضوں نے کہا کہ جائز ہے دینا سوا کھجور کے بھی ساتھ رضا بیچنے والے کے [illegible] وَعَنْهُ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلَقَّوُا الْجَلَبَ فَمَنْ تَلَقَّاهُ فَاشْتَرٰى مِنْهُ فَاِذَا اَتٰى سَيِّدُهُ السُّوْقَ فَهُوَ بِالْخِيَارِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آگے جا کر نہ ملو قافلے سے کہ لایا ہو غلہ وغیرہ پس جو ملا اوس سے اور خریدا
اوس سے پس جو وقت کہ آوے مالک اوسکا بازار میں پس وہ مختار ہے درمیان [illegible] روایت کیا اسکو مسلم نے ف [illegible]
[illegible]
[illegible]
خریدا اور نرخ چھپا دے [illegible] فریب ہے اوسکو تو [illegible] خیار [illegible] شافعیہ کہتے ہیں کہ جب مالک شہر کو
آوے اور دیکھے کہ مشتری نے بہ نسبت شہر کے سستا لیا تو اوسکو خیار ہوگا اور اگر دیکھے کہ ارزاں لیا شہر کے بھاؤ یا شہر کے بھاؤ لیا تو خیار
بائع کو نہیں ہوگا اور مذہب حنفی کی فقہ کی کتابوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر بائع بعد آنے کے شہر میں غبن فاحش معلوم کریگا تو خیار ہوگا اور نہیں
تو نہیں [illegible] وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلَقَّوُا السِّلَعَ حَتّٰى يُهْبَطَ بِهَا
اِلَى السُّوْقِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آگے جا کر [illegible]
[illegible] وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبِيْعُ الرَّجُلُ عَلٰى بَيْعِ اَخِيْهِ وَلَا يَخْطُبُ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيْهِ اِلَّا اَنْ يَّاْذَنَ لَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت
ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ بیچے آدمی اوپر بیچنے بھائی اپنے کے اور نہ بھیجے نکاح کا اوپر پیغام نکاح بھائی
اپنے کے مگر یہ کہ پروانگی دے واسطے اوسکے نقل کی یہ مسلم نے ف نہ بیچے الخ بیان اسکا حدیث ابو ہریرہ کی میں اوپر ہو چکا اور
نہ بھیجے پیغام نکاح کا الخ یعنی ایک شخص نے کسی عورت کو پیغام نکاح کا بھیجا تھا اوس پر اور کوئی نہ بھیجے پیغام اور ایسی صورت میں [illegible]
کہ طرفین ایک قدر معلوم مہر کے پر راضی ہو گئے تھے اور کچھ باقی نہ تھا مگر عقد ہونا مگر یہ کہ اوس کا بھائی اوسکو کہے میں نہیں لیتا یہ چیز تو
لے یا میں نہیں نکاح کرونگا اس عورت سے تو پیغام بھیج تو اس صورت میں لینا [illegible] یا پیغام نکاح کا بھیجا درست ہوگا [illegible]
وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَسُمِ الرَّجُلُ عَلٰى سَوْمِ اَخِيْهِ الْمُسْلِمِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بھاؤ پر بھاؤ کرنے سے اپنے بھائی مسلمان کے نقل کی مسلم نے **ف**
یہ کہ جس صورت میں کہ بائع اور مشتری راضی ہو گئے تھے ایک مول پر اور کوئی چاہے کہ زیادہ دینے کا کہہ کر اور زیادہ مول لگا کر بگاڑ
دیا بھاؤ پس یہ مکروہ اور منع ہے اور کہا ابن حجر نے کہ مسلمان کے حکم میں ذمی اور معاہد اور مستامن بھی ہیں **وَعَنْ** جَابِرٍ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبِيْعُ حَاضِرٌ لِّبَادٍ دَعُوا النَّاسَ يَرْزُقُ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ بیچے شہری واسطے جنگلی کے چھوڑ دو لوگوں کو کہ روزی دے اللہ
بعض ان کے کو بعض سے نقل کی اسکو مسلم نے **ف** یعنی چھوڑ دو جنگلیوں کو کہ غلہ باہر سے لاویں اور شہر میں سستے مول کو بیچیں اور باعث فراخی
رزق کا ہو شہر والوں پر اور باقی بیان اسکا ابو ہریرہ کی حدیث میں گذر چکا ہے **وَعَنْ** أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهٰى
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لِبْسَتَيْنِ وَعَنْ بَيْعَتَيْنِ نَهٰى عَنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ فِي الْبَيْعِ وَالْمُلَامَسَةُ
لَمْسُ الرَّجُلِ ثَوْبَ الْاٰخَرِ بِيَدِهِ بِاللَّيْلِ أَوْ بِالنَّهَارِ وَلَا يَقْلِبُهُ إِلَّا بِذٰلِكَ وَالْمُنَابَذَةُ أَنْ يَّنْبِذَ الرَّجُلُ إِلَى
الرَّجُلِ بِثَوْبِهِ وَيَنْبِذَ الْاٰخَرُ ثَوْبَهُ وَيَكُوْنُ ذٰلِكَ بَيْعَهُمَا عَنْ غَيْرِ نَظَرٍ وَّلَا تَرَاضٍ وَاللِّبْسَتَيْنِ اشْتِمَالُ
الصَّمَّاءِ وَالصَّمَّاءُ أَنْ يَّجْعَلَ ثَوْبَهُ عَلٰى أَحَدِ عَاتِقَيْهِ فَيَبْدُوْ أَحَدُ شِقَّيْهِ لَيْسَ عَلَيْهِ ثَوْبٌ وَاللِّبْسَةُ الْأُخْرٰى
احْتِبَاؤُهُ بِثَوْبِهِ وَهُوَ جَالِسٌ لَيْسَ عَلٰى فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا منع کیا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو طرح کے پہناوے سے اور دو طرح کے بیچنے سے منع کیا ملامست سے اور منابذت سے بیچنے میں اور ملامست
یہ ہے کہ آدمی کا ہاتھ لگانا دوسرے کے کپڑے کو رات میں یا دن میں اور نہ الٹے اوسکو مگر اسیقدر اور دوسری بیع منابذت وہ یہ ہے کہ
پھینکے ایک شخص طرف دوسرے شخص کے کپڑا اپنا اور پھینکے دوسرا بھی کپڑا اپنا اور ہووے بیع اونکے بغیر دیکھے اور تامل کے اور بغیر رضامندی کے اسطرح کی بیع
بھی جاہلیت میں کرتے تھے اسکو بھی منع فرمایا حضرت نے اور دو طرح کے پہناوے جو منع کیا ایک تو پہننا کپڑا کا بطریق صما اور صما یہ ہے کہ ڈالے
کپڑا ایک مونڈھے پر اور ظاہر ہووے ایک جانب اسکی نہ ہو اوسپر کوئی کپڑا اور دوسرا پہناوا یہ ہے کہ گوٹ مار لے کپڑے سے اس حال میں کہ وہ بیٹھا
ہو اور اسکی شرمگاہ پر اوس کپڑے میں سے کچھ نہ ہو نقل کی یہ بخاری و مسلم نے **ف** نہ الٹے اوسکو مگر اسیقدر یعنی نہ جھاڑے اوسکو مگر اسی سبب سے
بیع ہو جاوے کہ جاری ہو درمیان بائع اور مشتری کے ایجاب و قبول لفظوں میں اور تعاطی فعل میں یعنی نہ تو منہ سے کہے بائع کہ یہ چیز میں نے بیچی اور مشتری
کہے میں نے لی اور نہ لین دین واقع ہو کہ بائع خوشی سے کپڑا دے اور مشتری مول دے اور کہا طیبی نے کہ نہ الٹے کپڑے کو اور نہ کھولے اسکو مگر ساتھ چھونے کے
یعنی حق یہ تھا کہ کھولتا کپڑے کو اور دیکھتا اوسکو اور اس نے نہ کھولا اور نہ دیکھا سوا چھونے کے اور چھونے سے کھولنا اور دیکھنا حاصل نہیں ہوتا حاصل
یہ ہے کہ بیع ملامست ایام جاہلیت میں یہ تھی جہاں ایک نے دوسرے کے کپڑے کو ہاتھ لگایا پس وہی بیع ہو گئی دیکھنے جاننے کو اسکو کچھ ضرورت نہ یار کی
کرتے تھے کہ بعد دیکھنے کے چاہیں رکھیں اور چاہیں پھیر دیں اور بیع منابذت یہ ہے کہ جہاں ایک نے دوسرے کی طرف کپڑا ڈال دیا بیع ہو چکی
ہو گئی حاجت دیکھنے کی اور رضامندی کی کچھ نہ تھی اور صما کے معنی ایک تو یہ ہیں جو مذکور ہوئے اور مشہور معنی یہ ہیں کہ ایک کپڑا سر سے پاؤں تک اپنے
لپیٹ کر ہاتھ بھی اوسمیں لپیٹ لیوے یہاں تک کہ کہیں سے کھلا نہ رہے اور دوسرا معنی گوٹ مارنے کا یہ ہے کہ کولون پر بیٹھے اور دونوں پانوں کو کھڑا کر کے پنڈلیوں کو
اور کمر کے گرد لپیٹے اسطرح کہ ستر کھلا رہے پس اسطرح کے لباس سے اسلیے منع کیا کہ ستر کھلا رہتا ہے اور اگر اسطرح لپیٹے کہ ستر ڈھکا رہے تو کچھ حرج
نہیں اور ہاتوں سے کمر اور زانو کے حلقہ کر کے بیٹھنا سنتوں میں سے ہے **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعِ الْحَصَاۃِ وَعَنْ بَیْعِ الْغَرَرِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے بیع حصاۃ کے سے اور بیع غرر کے سے نقل کی یہ مسلم نے ف بیع حصاۃ یہ ہے کہ مول لینے والا بیچنے والے سے کہے کہ جب میں کنکری پھینکوں
تو جب سو بیع ہے یا کہے بیچنے والا لینے والیکو کہ یہی تیرے ہاتھ سے اسباب ہے وہ چیز کہ پڑے اوسپر کنکری میری جب پھینکے تو اوسکو یا زمین سے بیچ
ہی کہ جہاں تک پہونچے کنکر جاوے یہ بیع ایام جاہلیت میں کیا کرتے تھے اس سے منع فرمایا اور بیع غرر کی یہ ہے کہ بیع مجہول ہو یا بیچنے والے کی قدرت
میں نہو جیسے مچھلی دریا میں یعنی پانی اور جانور ہوا میں اور غلام بھاگے ہوئے کو بیچنا ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعِ حَبَلِ الْحَبَلَۃِ وَکَانَ بَیْعًا یَتَبَایَعُہٗ اَھْلُ الْجَاھِلِیَّۃِ کَانَ الرَّجُلُ یَبْتَاعُ الْجَزُوْرَ اِلٰی اَنْ تُنْتَجَ النَّاقَۃُ
ثُمَّ تُنْتَجُ الَّتِیْ فِیْ بَطْنِھَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچنے حمل حمل کے سے
اور تھی یہ بیع ایک بیع کہ کرتے تھے اوسکو اہل جاہلیت تھا آدمی کہ خریدتا اونٹ کو یہاں تک کہ بچہ جنے اونٹنی پھر جنے بچہ وہ کہ بیچ پیٹ
اوسکے کے ہے یعنی اوس وقت پر اونٹ خریدتا تھا کہ جب اونٹنی کا بچہ بچہ جنے یہاں تک ہو گا تب مول دوں گا نقل کی یہ بخاری و مسلم نے
ف بیچنے حمل حمل کے سے یعنی ایک اونٹنی کے پیٹ میں بچہ تھا ایک شخص نے بیع کی کہ اگر وہ بیان مادہ پیدا ہوگی اور وہ بچہ جنے اوس بچہ کو
بیچا اس قباحت سے منع فرمایا اسلئے کہ بیع معدوم اور مجہول ہے ابھی پیدا نہیں ہوا اور اگر پیٹ کے بچے کو بیچے اوسکا بھی یہی حکم ہے بچہ کہ پیٹ میں ہے
بچے کو بیچنا اور یہ صورت بھی ہے کہ مراد بیچنے حمل حمل کے سے یہ ہے کہ بیچے ساتھ تاخیر مول کے یہاں تک کہ بچہ جنے وہ بچہ کہ پیٹ میں اونٹنی کے ہے پھر جنے
ابن عمر نے بھی یہی تفسیر اسکی کی ہے ساتھ اس عبارت کے وکان بیعا الخ ع وَعَنْہُ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جفت کرانے کی اجرت سے نقل کی
یہ بخاری نے ف یعنی نر خواہ اونٹ ہو خواہ گھوڑا ہو خواہ اور کچھ ہو کسی کی مادہ پر چھوڑنے کے لیے اور اوسکی اجرت لے اس سے منع فرمایا اسلئے کہ اس میں جہالت
ہے کہ کبھی جفت کرتا ہے اور کبھی نہیں اور مادہ کبھی حاملہ ہوتی ہے اور کبھی نہیں اور اکثر صحابہ اور فقہا کے نزدیک حرام ہے اور اگر عاریت دے نر اپنا
مادہ پر چھوڑنے کے لئے مستحب ہے اور اگر بعد عاریت دینے کے کچھ دے اپنی طرف سے بطریق انعام کے تو درست ہے قبول کرنا اوسکا ع وَ
عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعِ ضِرَابِ الْجَمَلِ وَعَنْ بَیْعِ الْمَاءِ وَالْاَرْضِ لِتُحْرَثَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور
روایت ہے جابر سے کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جفت کرانے اونٹ کے سے یعنی اجرت لینے سے اور بیچنے پانی اور زمین کے سے تاکہ کھیتی
کیجاوے نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی دیوے کوئی زمین اپنی اور پانی کہ متعلق اوس زمین کے ہے کسی کو تاکہ بوے زمین میں اور پانی لگاوے اور تخم اور محنت کھیتی
کرنیکی اوسکی ہو اور لیوے زمین والا بعض غلہ کہ اوسکو مخابرت کہتے ہیں اس سے منع فرمایا اور حکم اسکا مع فائدہ حدیث باب کے اوپر ذکر کیا گیا ع
وَعَنْہُ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعِ فَضْلِ الْمَاءِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا منع فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچنے پانی کے سے کہ زیادہ ہو حاجت سے نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی اگر پانی اپنے حاجت سے زیادہ ہو اور لوگوں کو
احتیاج ہو تو جائز نہیں ہے روکنا اوسکا اور نہ اوسکا بیچنا اور کہ ہاتھ مالک کے تصرف میں نہیں اوسکو ... رات میں ہے کوئی آپ پیا چاہے یا جانور کو
پلایا چاہے یا کھیتی میں یا درختوں میں کھلی پانی دیا چاہے تو نہیں جائز ہو پانی کے مالک کو کہ نہ دیوے اوسکو مگر بعوض ع وَعَنْ اَبِیْ
ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یُبَاعُ فَضْلُ الْمَاءِ لِیُبَاعَ بِہِ الْکَلَاُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے
ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ بیچا جاوے زیادہ پانی تاکہ بیچی جاوے ساتھ اوسکے گھاس نقل کی یہ بخاری و مسلم نے

ف یعنی لازم آتا ہے بیچنے پانی کے سے جیسا کہ گھاس بیچنے کو کوئی چاہتا ہے جب کہ جانور کے پانی کے گرد اور وہ جانوروں کو پانی پینے
دیتا بغیر عوض کے تو ظاہر ہو گا ساتھ خوب سے اوسکے پس بیچنا پانی کا بیچنا گھاس کا ہو گا اور گھاس کا بیچنا منع ہے ہو اختلاف کیا ہے
تحقیق کہ یہ بھی ... اور ... وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰی
صُبْرَةِ طَعَامٍ فَاَدْخَلَ یَدَهُ فِیْهَا فَنَالَتْ اَصَابِعُهُ بَلَلًا فَقَالَ مَا هٰذَا یَا صَاحِبَ الطَّعَامِ قَالَ اَصَابَتْهُ السَّمَاءُ
یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَفَلَا جَعَلْتَهُ فَوْقَ الطَّعَامِ حَتّٰی یَرَاهُ النَّاسُ مَنْ غَشَّ فَلَیْسَ مِنِّیْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گذرے اوپر تودہ غلہ کے پس داخل کیا اپنا ہاتھ اوس میں پس پایا
انگلیوں حضرت کی نے تراوٹ کو پس فرمایا کیا ہے یہ تری اے مالک غلہ کے یعنی کیا سبب ہے تری پہونچی اور کیوں تر کیا کہا پہونچا تھا اسکو
مینہ یا رسول اللہ یعنی میں نے تر نہیں کیا مینہ سے تر ہو گیا فرمایا کیوں نہ کیا تو نے تر کو اوپر کے جانب غلہ کے تاکہ دیکھتے اسکو لوگ جو فریب دے
پس نہیں ہے مجھ سے یعنی میرے طریقہ پر نقل کی یہ مسلم نے **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** عَنْ جَابِرٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنِ الثُّنْیَا اِلَّا اَنْ تُعْلَمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ روایت ہے جابر سے کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا
استثنا کرنے سے مگر یہ کہ جانا جاوے نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنی کوئی بیچے یہ چیز مگر بعض اس میں سے نہیں بیچتا ہوں تو منع فرمایا ہے جہالت
بعض کے مگر اس صورت میں معلوم ہو کہ مقدار نہیں بیچی مثلا تہائی یا چوتھائی یا اس کے سوا تو درست ہے وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعِ الْعِنَبِ حَتّٰی یَسْوَدَّ وَعَنْ بَیْعِ الْحَبِّ حَتّٰی یَشْتَدَّ هٰكَذَا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ عَنْ اَنَسٍ
وَالزِّیَادَةُ الَّتِیْ فِی الْمَصَابِیْحِ وَهِیَ قَوْلُهُ نَهٰی عَنْ بَیْعِ التَّمْرِ حَتّٰی تَزْهُوَ اِنَّمَا ثَبَتَتْ فِیْ رِوَایَتِهِمَا عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰی عَنْ بَیْعِ
النَّخْلِ حَتّٰی تَزْهُوَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے انس سے کہ منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے بیچنے انگور کے سے یہانتک کہ سیاہ ہو جاوے یعنی پک جاوے اور منع کیا بیچنے غلہ کے سے یہانتک کہ سخت ہو جاوے یعنی قابل انتفاع
ہو اسی طرح روایت کیا اسکو ترمذی اور ابو داؤد نے انس سے اور زیادتی کہ مصابیح میں ہے وہ قول اوسکا کہ منع کیا بیچنے کھجور کے سے
یہانتک کہ خوش رنگ ہو یہ زیادتی ثابت نہیں ہوئی ہے بیچ روایت ترمذی اور ابو داؤد کے مگر ابن عمر سے یعنی نہ انس سے اسطرح کہ کہا ابن
عمر نے منع کیا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچنے کھجور کے سے یہانتک کہ خوش رنگ ہو اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے ف
اس میں اعتراض ہے بغوی صاحب مصابیح پر ایک تو یہ کہ زیادتی مذکورہ انس سے روایت کی ہے اور وہ ابن عمر سے ہے اور دوسرا اعتراض یہ
کہ بیع الثمر نقل کیا اور ... نقل ہے وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ بَیْعِ الْكَالِئِ بِالْكَالِئِ
رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِیُّ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا بیچنے ادھار کے ساتھ ادھار کے نقل کی یہ دارقطنی نے ف
یعنی بیچنا ادھار کا ساتھ ادھار کے ... بیچنے والے کے بھی آیا ہے ... اور یہ ... ساتھ ادھار کے یہ ... ایک آدمی
... جب ... اور ... زیادہ ... مثلا
دس روپیہ کو دو چیز ... ایک برس ... منع
فرمایا ہے ... نہیں کی ... کہ ... زید ... بکر کو بیچا
... نہیں ... کہ بیع ادھار ... کی

ہو کر قبض نہیں کی ہے ۔ وعن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن
بيع العربان رواه مالك وابو داود وابن ماجة ۔ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ نقل کرتے ہیں اپنے باپ سے اور وہ نقل کرتے ہیں اپنے دادا سے کہ منع
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعانہ کی بیع سے نقل کی یہ مالک نے اور ابوداود اور ابن ماجہ نے ۔ ف تفسیر اس کی یہ ہے کہ خریدے کوئی ایک چیز اور دیوے
بیچنے والے کو ایک پیسہ یا کچھ کم زیادہ اس شرط پر کہ اگر پوری ہوئی بیع تو وہ پیسہ قیمت میں محسوب ہوگا اور اگر پوری نہ ہوئی بیع تو رہیگا اسکے پاس نہیں لوٹائیگا
اسکو فارسی میں بیعانہ اور بیعانی کہتے ہیں شریعت میں یہ بیع باطل ہے اسواسطے کہ اسکی شرط ہی فاسد ہے اور اس میں دھوکا ہے اسواسطے کہ معلوم نہیں بیع ہو یا نہ ہو
اور اگر بیع ہوئی تو حق مول لینے والے کا ہی وہ پیسہ ہے اور جائز رکھا ہے اسکو امام احمد نے اور امام اعظم نے ۔ وعن علي قال نهى
رسول الله صلى الله عليه وسلم عن بيع المضطر وعن بيع الغرر وعن بيع الثمرة قبل ان تدرك رواه ابو داود ۔ اور روایت ہے
حضرت علی سے کہ منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچنے مضطر کے سے اور بیچنے غرر سے اور بیچنے میوے کے سے پہلے پختہ ہونے کے نقل کی یہ ابوداود
نے ۔ ف بیچنے مضطر کے سے مراد بیچنے سے بیان فروخت یعنی منع فرمایا اس کو کہ کسی سے زبردستی کچھ خریدے اور یہ بیع فاسد ہے نہیں منعقد ہوتی یا مضطر
مضطر سے محتاج ہو کر ساتھ بیچنے کے بسبب ضرورت کے یا سبب کے کہ اوس پر پہنچا ہو اور بیچے کوئی چیز اپنے اموال میں ارزان یہ بیع جائز ہے لیکن مکروہ
ہے پس ہو کہ اوس سے خرید نہ کرے مستحب ہے لیکن اسکو کوئی کہے ساتھ اور قرض دیوے یا اسکی چیز کو ساتھ قیمت کے خریدے اور یہ بیع صحیح ہے لیکن ساتھ کراہت
کے اور بیع غرر کا بیان اوپر ہو چکا ہے اس باب میں ۔ وعن انس ان رجلا من كلاب سال النبي صلى الله عليه وسلم
عن عسب الفحل فنهاه فقال يا رسول الله انا نطرق الفحل فنكرم فرخص له في الكرامة رواه الترمذي ۔ اور روایت ہے
انس سے کہ ایک شخص نے قوم کلاب میں سے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اجرت جفتی نر کے سے اور ... کے لیے پس منع فرمایا اوسکو پس عرض کیا
اوسنے یا رسول اللہ ہم عاریت دیتے ہیں نر کو پھر انعام دیا جاتا ہے ہم کو یعنی کچھ اجرت ہم نہیں ٹھہراتے ہیں بلکہ اپنی خوشی سے انعام دیتے ہیں پس اجازت دی
حضرت نے اوسکو بیچ لینے انعام کے نقل کی یہ ترمذی نے ۔ وعن حكيم بن حزام قال نهاني رسول الله صلى الله عليه وسلم ان ابيع ما
ليس عندي رواه الترمذي وفي رواية له ولابي داود والنسائي قال قلت يا رسول الله ياتيني الرجل فيريد مني
البيع وليس عندي فابتاع له من السوق قال لا تبع ما ليس عندك ۔ اور روایت ہے حکیم بن حزام سے کہ منع کیا مجھکو رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ بیچوں میں وہ چیز کہ جو نہیں نزدیک میرے نقل کی یہ ترمذی نے اور بیچ ایک روایت ترمذی اور ابی داود و نسائی کے یوں ہے کہ کہا
حکیم نے کہا میں نے یا رسول اللہ آتا ہے میرے پاس ایک شخص پس ارادہ کرتا ہے مجھ سے خریدنے ایک چیز کا اور نہیں ہوتی وہ نزدیک میرے پس بیچتا ہوں میں
اوسکے ہاتھ یعنی اوسکے ہاتھ ایک چیز بیچتا ہوں اور بازار سے مول لا کر حوالے کر دیتا ہوں فرمایا مت بیچ اوس چیز کو کہ نہیں نزدیک تیرے ۔ ف نہیں
نزدیک تیرے یعنی وہ چیز تیرے ملک میں نہیں وقت بیچنے کے پھر اس کی دو صورتیں ہیں ایک تو یہ کہ وہ چیز ملک میں نہ ہو اور نہ پاس ہو جو دوسرے کی ملک کی
بیچے یہ بیع نہیں دوسری صورت یہ کہ ملک میں ہو لیکن اسکے پاس نہیں ہو یا اسکو بیچنا چاہے بغیر اذن مالک کے لیکن اگر بیچیگا
بغیر اسکے اذن کے تو ہوگی وہ بیع موقوف مالک کے اذن پر نزدیک حنفیہ اور مالک رحمہما اللہ کے اور نزدیک امام شافعی کے اسکی بیع صحیح نہیں اور یہ کل پہلی
صورت کے حکم میں داخل ہے یا وہ چیز کہ قبض نہیں کی ہو یا گم ہو گئی ہو یا بھاگ گئی ہو مانند غلام کے یا قادر نہیں اوسکے حوالے کرنے پر مانند
ہوا میں پرند اور جل میں مچھلی اور یہ بیع غرر ہے اور حکم سلم کا کہ وہ جائز ہے بالاتفاق ساتھ شرطوں معلومہ کے بیان اونکا باب سلم میں آویگا انشاء اللہ تعالیٰ
۔ وعن ابي هريرة قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن بيعتين في بيعة رواه مالك والترمذي ١١

وَاَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو بیعوں سے ایک بیع میں نقل کی مالک اور ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نے **ف** اس حدیث کی دو تفسیریں ہیں ایک یہ کہ ایک شخص کسی سے کہے بیچا میں نے تیرے ہاتھ اپنا غلام یہ ہزار روپیہ کو بشرطیکہ اسے بیچے تو میرے ہاتھ اپنا گھر اتنے کو عوض سو روپیہ کے یہ درست نہیں اور دوسری یہ کہ کہے بیچا میں نے غلام اپنا تیرے ہاتھ دس روپیہ نقد کو یا بیس روپیہ ادھار کو یہ بھی نادرست ہے **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعَتَیْنِ فِیْ صَفْقَةٍ وَّاحِدَةٍ رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ یعنی شعیب سے اور شعیب نے نقل کی اپنے دادے یعنی عبداللہ بن عمرو سے کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو بیعوں سے بیچ ایک سودے کے نقل کی شرح السنۃ میں **ف** اس حدیث کے معنی اور اس سے پہلی حدیث کے معنی ایک ہیں **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَحِلُّ سَلَفٌ وَّبَیْعٌ وَلَا شَرْطَانِ فِیْ بَیْعٍ وَلَا رِبْحُ مَا لَمْ یُضْمَنْ وَلَا بَیْعُ مَا لَیْسَ عِنْدَكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاؤدَ وَالنَّسَائِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں حلال قرض اور بیع اور نہیں درست ہیں دو شرطیں کسی بیع میں اور نہیں درست نفع اوس مال کا جو کہ نہیں ضمان میں آیا اوسکے اور نہیں درست بیچنا اوس چیز کا کہ نہیں ہے پاس تیرے یعنی نہیں تیرے ملک میں نقل کی یہ ترمذی نے اور ابوداؤد اور نسائی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث صحیح ہے **ف** نہیں حلال قرض اور بیع یعنی کسی کے ہاتھ بیچنا اور اوس سے شرط کرنی کہ اسقدر روپیہ وغیرہ مجھکو قرض دینا پڑیگا درست نہیں یا معنی یہ ہیں کہ ایک شخص کسی کو قرض دے اور کچھ چیز اپنی اوسکے ہاتھ بیچے اوسکی قیمت سے زیادہ کو یہ بھی حرام ہے اسلئے کہ اوسکے قرض دینے سے وہ زیادہ قیمت دیتا ہے اور جو قرض کہ حاصل کرے منفعت کو وہ حرام ہے پس حیلہ سود خوروں کا نکالا ہوا ہے بچے اس سے اور نہیں درست ہیں دو شرطیں کسی بیع میں یعنی ایک بیع میں دو شرطیں نہ کرے جیسا کہ بیان ہو چکا اوپر بیچا ہزار کو جیسے کہ کہیں بیچی ایک چیز ساتھ دو شرطوں کے مثلاً کہے کہ بیچا میں نے تیرے ہاتھ یہ کپڑا اتنے کو بایں شرط کہ دھلا بھی دونگا اور سلا بھی دونگا اور کہا ہے کہ یہ دو شرطوں کی اتفاق ہے ایک شرط والی بیع میں بھی جائز نہیں اسلئے کہ وہ لوٹ جاتی ہے بیع اور شرط کی اور درست نہیں نفع اوس مال کا یعنی مثلاً ایک شخص نے ایک چیز مول لی اور ابھی اوسکو قبض نہیں کیا اور بیچ ڈالا نفع سے اوسکو کرایہ لیا اور جس چیز کو مول لینے والا کہ بیچنے والے کے ہاتھ کرایہ پر دے تو درست نہیں ہو اسلئے کہ اگر وہ چیز ضائع ہو جاوے تو بیچنے والے کی ضائع ہوتی ہے مول لینے والے کی کچھ نہیں جاتی پس نفع اوسکا حاصل ہوا تو حق بیچنے والے کا ہے مول لینے والے کا نہیں **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنْتُ اَبِیْعُ الْاِبِلَ بِالنَّقِیْعِ بِالدَّنَانِیْرِ فَاٰخُذُ مَكَانَهَا الدَّرَاهِمَ وَاَبِیْعُ بِالدَّرَاهِمِ فَاٰخُذُ مَكَانَهَا الدَّنَانِیْرَ فَاَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ لَا بَاْسَ اَنْ تَاْخُذَهَا بِسِعْرِ یَوْمِهَا مَا لَمْ تَفْتَرِقَا وَبَیْنَكُمَا شَیْءٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاؤدَ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا تھا میں بیچتا اونٹوں کو بیچ دیناروں کے نقیع میں کہ نام ایک جگہ کا ہے قریب مدینہ کے پھر لیتا میں بدلے دیناروں کے درہم اور بیچتا میں اونٹوں کو بیچ درہموں کے اور لیتا میں بدلے درہموں کے دینار پھر آیا میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس ذکر کیا میں نے یہ واسطے اونکے پس فرمایا نہیں مضائقہ کہ لیوے تو دیناروں کو بدلے درہموں کے یا درہموں کو بیچ دیناروں کے موافق نرخ اوس دن کے یعنی وقت لینے کے جبتک نہ جدا ہو تم ایک دوسرے سے اس حال میں کہ درمیان تمہارے ہو کوئی چیز نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور دارمی نے **ف** درہم چاندی کے ہوتے ہیں اور دینار سونے کے اور اس سے معلوم ہوا کہ اگر ایک چیز بیچے روپیوں سے اور لیوے بدلے اونکے اشرفیاں تو یہ یا بدلے اشرفیوں کے روپیہ تو درست ہے اور نرخ اسی دن کی جو قیمت لانے کا ہے بنابر اسکے کہ ہو جاتا ہے نرخ عیب بیچ ہو اور درمیان تمہارے ہو کوئی چیز یعنی قبض نہ کیا ہو بیع اصل کو یا عوض کو یعنی یہ بدل کہ نقد یا درہم کا ہے اس میں پایا جانا شرط ہے

اور کسی مجلس کے قبض آپس میں کریں بیع نقد کے ساتھ نسیہ میں وصف سود کے لازم نہ آوے اور ربوا نہ متحقق ہو کہ حضرت شیخ علی متقی کہ
مطلع ہیں جب غلام کو بازار میں بھیجتے تو نصیحت کر دیتے کہ ہشیار رہنا معاملہ دست بدست کرنا آپس کے قبض کر لینے میں فرق نہ رہنا درمیان میں ورنہ واقع ہو اور کہا
ابن ہمام کہ درہم میں متعین نہیں ہوتی یہاں تک کہ اگر کہا دینے والے کو ایک درہم جو ہے اسکے بدلے یہ چیز لیتا ہوں [illegible] وہ چیز [illegible] دے اور اسکو اور درہم
جائز ہے جدا ہوں دونوں بالبیت میں یکساں ہیں۔ وَعَنِ الْعَدَّاءِ بْنِ خَالِدِ بْنِ هَوْذَةَ أَخْرَجَ كِتَابًا هٰذَا مَا اشْتَرَى الْعَدَّاءُ بْنُ
خَالِدِ بْنِ هَوْذَةَ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرٰى مِنْهُ عَبْدًا أَوْ أَمَةً لَا دَاءَ وَلَا غَائِلَةَ وَلَا خِبْثَةَ بَيْعَ الْمُسْلِمِ
الْمُسْلِمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہے عداء بن خالد بن ہوذہ سے کہ نکالا ایک خط کہ اس میں لکھا تھا کہ یہ وہ ہے جسکو خریدا عداء بن
خالد بن ہوذہ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خریدا اونسے غلام یا لونڈی نہیں بیماری اور نہیں بری عادت [illegible] یہ مانند خریدنے مسلمان کے
مسلمان سے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے ف یا لونڈی میں شک راوی ہے کہ کسی راوی کو شک ہوا ہو کہ غلام لکھا تھا یا لونڈی
اور نہیں بیماری مراد بیماری سے یہاں جنون اور جذام اور کوڑھ اور مانند اسکے کے ہے اور مراد بدی سے وہ عیب ہے کہ موجب [illegible] مشتری کا ہو
مانند ہونے غلام کے چور یا بھگوڑا اور نہیں برائی اوسکی اصل میں کہ پیدا ہوتی ہے اوس سے افعال و اخلاق برے مانند ہونے اوسکے ولد الزنا یا فاسق یا
حرامی یا جھوٹا اور خریدنا [illegible] اشارہ ہے ساتھ رعایت خیر خواہی در حقوق اسلام اس بیع میں طرفین سے حاصل یہ کہ یہ غلام اچھا ہے عیب دار نہیں
اور اس بیع میں طرفین سے دغا اور فریب نہیں اور یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہیں ہم اسکو مگر حدیث عباد بن لیث سے اور عباد ضعیف ہے اور کچھ
نہیں اور کہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہجرت کے بیع نہیں واقع ہوئی مگر اور پہلے ہجرت کے بیع اور شرا دونوں ہوئے ہیں [illegible] بخاری میں
یہ حدیث [illegible] ہے اشتری محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من العداء بن خالد [illegible] حضرت نے [illegible] عکس اسکا
معلوم ہوا ہے۔ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَاعَ حِلْسًا وَقَدَحًا فَقَالَ مَنْ يَشْتَرِي هٰذَا الْحِلْسَ وَالْقَدَحَ
فَقَالَ رَجُلٌ أَخَذْتُهُمَا بِدِرْهَمٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَزِيدُ عَلٰى دِرْهَمٍ فَأَعْطَاهُ رَجُلٌ دِرْهَمَيْنِ فَبَاعَهُمَا مِنْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَهْ اور روایت ہے انس سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچا ٹاٹ اور پیالہ یعنی ارادہ کیا بیچنے کا پس فرمایا کون خریدتا ہے
اس ٹاٹ اور پیالہ کو پس کہا ایک شخص نے لیتا ہوں میں ان دونوں کو ایک درہم کو پھر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کون ہے کہ زیادہ دے
ایک درہم پر پس دیے اونکو ایک شخص نے دو درہم پس بیچا اون دونوں کو حضرت نے اوس شخص کے ہاتھ نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور ابن
ماجہ نے ف منقول ہے کہ ایک شخص انصار سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سوال کرنے کو آیا حضرت نے اوسکو کہا کیا ہے تیرے گھر میں کہا نہیں ہے میرے
پاس مگر ٹاٹ اور ایک پیالہ پس لایا۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچا ان دونوں کو [illegible] ایک [illegible] پر وہ
لے آیا اور حضرت نے اوسکو [illegible] کیا [illegible] بیع [illegible] میں درست ہے اور یہ جو کہا ہے
کہ ایک کے چلنے پر دوسرا نہ چلے [illegible] لینے والا ایک مول پر راضی ہو گئے ہوں [illegible]
ہو [illegible]
کرنا [illegible] الْفَصْلُ الثَّالِثُ عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ بَاعَ عَيْبًا لَمْ يُنَبِّهْهُ لَمْ يَزَلْ فِي مَقْتِ اللّٰهِ أَوْ لَمْ تَزَلِ الْمَلَائِكَةُ تَلْعَنُهُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ اور روایت ہے
واثلہ بن اسقع سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو شخص کہ بیچے عیب دار چیز کہ نہ خبر دار کیا ہو اوسکے عیب پر ہمیشہ رہتا ہے غضب

اُس کے یا فرمایا ہمیشہ فرشتے لعنت کرتے ہیں اُسکو نقل کیا ابن ماجہ نے

باب یہ باب متعلق ہے پہلے باب کے

الفصل الاول

فصل پہلی عَنْ ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ابتاع نخلا بعد ان تؤبر فثمرتها للبائع الا ان یشترط المبتاع ومن ابتاع عبدا وله مال فماله للبائع الا ان یشترط المبتاع رواہ مسلم وروی البخاری المعنی الاول وحده۔ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص خریدے درخت کھجور کا بعد تابیر کے پس میوہ اُسکا واسطے بیچنے والے کے ہے مگر یہ کہ شرط کرے خریدنے والا اور جو شخص کہ خریدے غلام واسطے اُسکے ہو مال پس مال اُسکا واسطے بیچنے والے کے ہے مگر یہ کہ شرط کرے خریدنے والا نقل کیا یہ مسلم نے اور روایت کیا بخاری نے پہلا جز فقط یعنی من ابتاع نخلا الخ ف تابیر اُسکو کہتے ہیں کہ رکھتے ہیں پھول نر کھجور کے درخت کا بیچ پھول مادہ درخت کھجور کے اور اس سبب سے میوہ زیادہ ہوتا ہے حکم الٰہی سے پس یا اگر کوئی بعد تابیر کے درخت کھجور کا مول لے تو میوہ اُس کا پھل ایک بیچنے والے ہی کا ہوتا ہے مگر جس صورت میں کہ مول لینے والا شرط کرے یعنی کہہ کر لیا میں نے درخت کھجور کا ساتھ اس پھل کے تو مول لینے والے کا ہوتا ہے اور یہی حکم بغیر تابیر کے ہو لیگا ہمارے نزدیک اور کہا مالک اور شافعی اور احمد نے کہ بغیر تابیر کیے ہوئے کا ہوتا ہے پھل مول لینے والے کا مگر یہ کہ شرط کرے بیچنے والا اپنے لیے تو اُسکا ہوتا ہے اور جو کوئی غلام اور اُسکے لیے مال ہو یعنی بسبب ظاہر کے کہ اُسکے ہاتھ میں ہو وہ تو غلام مالک نہیں ہوتا پس وہ مال بائع کا ہے مگر جس صورت میں کہ شرط کرے مول لینے والا تو اُسکا ہوتا ہے اور اس حدیث میں دلیل ہے اُس پر کہ کپڑے غلام کے جو پہنے ہوتا ہے نہیں داخل ہوتے بیچ میں مگر جبکہ شرط کرے لینے والا اور بعض ہمارے عالموں نے کہا ہے کہ داخل ہوتے ہیں اور بعضوں نے کہا کہ کپڑا بقدر ستر ڈھکنے کے داخل ہے اور زیادہ نہیں اور صحیح یہی ہے کہ نہیں داخل ہوتا کپڑا بموجب ظاہر حدیث کے ۲ وعن جابر انه كان يسير على جمل له قد اعيا فمر النبي صلى الله عليه وسلم به فضربه فسار سيرا ليس يسير مثله ثم قال بعنيه بوقية قال فبعته فاستثنيت حملانه الى اهلي فلما قدمت المدينة اتيته بالجمل ونقدني ثمنه وفي رواية فاعطاني ثمنه ورده علي متفق عليه وفي رواية للبخاري انه قال لبلال اقضه وزده فاعطاه وزاده قيراطا

اور روایت ہے جابرؓ سے یہ کہ وہ چلتے تھے اپنے اونٹ پر کہ تھک گیا تھا یعنی بہت [illegible] پھر گذرے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جابر پر پس مارا حضرت نے اونٹ کو یعنی چھڑی سے یا کوڑے سے پس چلا وہ اونٹ ایسا چلنا کہ نہیں چلتا تھا مانند اُسکے یعنی دست مبارک کی برکت سے ایسا تیز رفتار ہو گیا کہ پہلے ویسا نہ تھا پھر فرمایا حضرت نے کہ بیچ میرے ہاتھ اسکو ساتھ وقیہ کے اور وقیہ چالیس درہم کا ہے بیچا میں نے اونٹ کو اور مستثنی کی میں نے سواری اُسکی اپنے گھر تک پس جب آیا میں مدینہ میں لایا میں حضرت کے پاس اونٹ کو اور دیا مجھکو مول اُسکا اور ایک روایت میں ہے کہ پس دیا مجھکو مول اُسکا اور پھیر دیا اونٹ مجھ پر یعنی مول بھی دیا اور اونٹ بھی عطا کیا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت بخاری کی میں ہے کہ فرمایا حضرت نے بلال کو کہ ادا کر مول اونٹ کا اور زیادہ دے پس دیا بلال نے اُنکو اور زیادہ دیا اُنکو ایک قیراط کہ نام حصے درہم کا ہے ف اور یہ جو ذکر ہوا کہ مستثنی کی میں نے سواری مراد اُس سے یہ ہے کہ استثنا کی جابر نے یعنی شرط کر لی جابر نے کہ مدینہ تک اُس اونٹ پر سوار چلونگا اور یہ ایک دلیل ظاہر ہے جس سے معلوم ہوا کہ جائز ہے بیچنا جانور کا ساتھ شرط کرنے بائع کے سواری لینے کو اپنے لیے ایک مدت تک چنانچہ امام احمد کا مذہب یہی ہے اور امام مالک کے نزدیک جائز ہے اگر شرط کی ہو مسافت نزدیک کی چنانچہ یہاں ایسا ہی تھا اور امام ابو حنیفہ اور امام شافعی جائز نہیں کہتے ہیں اسلیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے بیع سے کہ جسمیں شرط ہو [illegible] مسافت سبب ہو خواہ لمبی [illegible] کیونکہ حدیث میں ہے کہ منع کیا حضرت نے بیع اور شرط سے اور اس حدیث کا وہ جواب ہے [illegible] یہ بات خاص جابر کی [illegible] جائز [illegible] بعد بیع کے بطور [illegible] ۳ وعن عائشة قالت جاءت بريرة فقالت اني كاتبت على تسع اواق في كل

عام وقية فأعينيني فقالت عائشة إن أحب أهلك أن أعدها لهم عدة واحدة وأعتقك فعلت ويكون
ولاؤك لي فذهبت إلى أهلها فأبوا إلا أن يكون الولاء لهم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم خذيها فأعتقيها
ثم قام رسول الله صلى الله عليه وسلم في الناس فحمد الله وأثنى عليه ثم قال أما بعد فما بال رجال
يشترطون شروطا ليست في كتاب الله ما كان من شرط ليس في كتاب الله فهو باطل وإن كان مائة شرط
فقضاء الله أحق وشرط الله أوثق وإنما الولاء لمن أعتق متفق عليه اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا آئی بریرہ اور کہا کہ
مکاتبت کی تھی میں نے نو اوقیہ پر کہ ہر سال میں ایک اوقیہ دونگی پس مدد کرو میری پھر کہا عائشہ نے بریرہ کو کہ اگر چاہیں مالک تیرے یہ کہ دوں میں
اور گنوں اونکو ایک مرتبہ سب کے سب اور آزاد کروں میں تجھکو تو کروں میں اور ہو حق ولا تیرا مجھکو پس گئی بریرہ طرف مالکوں اپنے کے پس چاہا
اونہوں نے اور کہا کہ نہیں چاہتے ہیں ہم مگر اس طرح سے کہ ہو حق ولا کا ہمارے لیے پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عائشہ صدیقہ کو کہ لے اوسکو اور
آزاد کر اوسکو یعنی اور ولا تجھکو پہونچے گی پھر خطبہ فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں میں پس حمد کی اللہ کی اور تعریف کی اوسکی پھر فرمایا
پیچھے اسکے کیا حال ہے اون لوگوں کا کہ کرتے ہیں شرطیں کہ نہیں ہے وہ کتاب اللہ میں یعنی نامشروع ہیں جو شرط کہ نہیں کتاب اللہ میں پس وہ باطل ہے
اگرچہ ہوں سو شرطیں یعنی اگر سو شرط کرے تو بھی پس حکم اللہ کا لائق تر ہے کہ عمل کیا جاوے اور شرط اللہ کی مضبوط تر ہے اور سوا اسکے نہیں کہ ولا واسطے
اوسکے ہے کہ آزاد کرے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** بریرہ حضرت عائشہ کی لونڈی کا نام ہے پہلے وہ ایک یہودی کی لونڈی تھیں اونہوں نے کتابت
کی اپنے مالکوں سے اور کتابت اوسکو کہتے ہیں کہ مالک آزاد کرے بردہ کو اس شرط پر کہ اسقدر روپیہ مجھکو ادا کرے گا اور وہ قبول کرے پھر اگر ادا کرے
اوسکو تو وہ آزاد ہو اور نہیں تو جیسا اوس کے ملک میں تھا پس وہ حضرت عائشہ پاس آئیں اور کہا کہ میں نے کتابت کی ہے نو اوقیہ پر کہ ہر سال ایک اوقیہ
دیا کرونگی اور اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے پس میرے پاس کوئی چیز نہیں کچھ مدد کریں آپ میری بیچ کتابت میرے ادا کرنے میں حضرت عائشہ نے کہا کہ تیرے مالک اگر
چاہیں یکمشت نو اوقیہ دوں یعنی تیری قیمت میں یا خریدلوں تجھکو اور آزاد کروں تو کروں یہ اور جواز کتابت یعنی صورت مذکور میں بیچ ڈالنا مکاتب کے ادا کرنے
بدل کتابت سے جائز ہے اور ولا کہتے ہیں حق آزادی کو کہ کوئی شخص اپنے غلام کو آزاد کرے اور غلام آزاد مرجاوے اور مال چھوڑ جاوے اور وارث اوسکا کوئی عصبہ نہ ہو تو آزاد
کرنیوالا اوس مال کا وارث ہو پس بریرہ کے مالکوں نے چاہا کہ عائشہ خریدیں بریرہ کو اور ولا اوسکا ہمارے لیے ہو یہ شرط لگائی اونکی غرض تھی اونہوں نے شرط کی کہ عائشہ آزاد
کریں اور ولا اونکے لیے ہو اور ولا اوسکے لیے ہوا کرے کہ جو آزاد کرے پس یہ بات حضرت عائشہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی اور پھر حضرت نے خطبہ
پڑھا اور کلام مذکور فرمایا ۔ **وعن** ابن عمر قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن بيع الولاء وعن هبته
متفق عليه اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچنے ولا سے اور ہبہ کرنے اوسکے سے نقل کی یہ بخاری اور
مسلم نے **ف** یعنی اگر ایک شخص نے غلام اپنا آزاد کیا اور حق ولا اوسکے لیے ثابت ہوا اب بیچا چاہے کہ اور حق کو اسکے اور ہبہ کیا چاہے تو درست نہیں ہے کیونکہ
ولا قابل نقل نہیں ہے کہ اوسکو بیچے یا بخشے سب علما کا مذہب یہی ہے

الفصل الثاني

عن مخلد بن خفاف قال
ابتعت غلاما فاستغللته ثم ظهرت منه على عيب فخاصمت فيه إلى عمر بن عبد العزيز فقضى لي برده وقضى علي برد
غلته فأتيت عروة فأخبرته فقال أروح إليه العشية فأخبره أن عائشة أخبرتني أن رسول الله صلى الله عليه
وسلم قضى في مثل هذا أن الخراج بالضمان فراح إليه عروة فقضى لي أن آخذ الخراج من الذي قضى به علي
له رواه في شرح السنة روایت ہے مخلد بن خفاف سے کہ کہا خریدا میں نے ایک غلام پس حاصل کی میں نے کمائی اوسکی پھر مطلع ہوا میں ایک عیب پر اوسکے

بیچ والے پہ پس جھگڑا لیگیا میں اس غلام کے مقدمہ میں طرف عمر بن عبدالعزیز کے کہ خلیفہ تھے پس حکم کیا واسطے میرے ساتھ پھیرنے غلام کے اور حکم
کیا پھیرنے ساتھ پھیرنے کمائی لڑکے کے پس آیا میں عروہ بن زبیر کے پاس کہ کبار تابعین اور فقہائے سبعہ سے تھے اور خبر دی میں نے اونکو پس عمر بن عبدالعزیز کے
اس حکم کرنے کی پس کہا عروہ نے جاؤنگا میں طرف عمر بن عبدالعزیز کے آخر روز یا وقت شام کے اور خبر دونگا میں اونکو یہ کہ حضرت عائشہؓ نے خبر دی مجھکو
یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا بیچ مانند اس قصے کے یہ کہ منفعت بعوض ضمان یعنی تاوان بھرنے کے پس گئے طرف عمر بن عبدالعزیز کے عروہ پس حکم
کیا عمر بن عبدالعزیز نے واسطے میرے یہ کہ لوں میں کمائی غلام کی اوس شخص سے کہ حکم کیا تھا ساتھ اوسکے پھیرنے واسطے اوسکے نقل کی یہ شرح السنۃ میں
ف بعوض ضمان بھرنے کے یعنی اگر غلام اس حالت میں مرجاتا یا ناقص ہوجاتا تو مول لینے والے کا نقصان ہوتا ہے اور یہ کہ تھا پس اگر منفعت حاصل
تو بھی مول لینے والے کی ہوئی مولانا مرآۃ **وعن** عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اختلف
البیعان فالقول قول البائع والمبتاع بالخیار رواہ الترمذی وفی روایۃ ابن ماجۃ والدارمی قال البیعان اذا اختلفا
والمبیع قائم بعینہ ولیس بینھما بینۃ فالقول ما قال البائع او یترادان البیع اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ اختلاف کریں بائع و مشتری پس قول قول بیچنے والے کا ہے اور لینے والا مختار ہے نقل کی
یہ ترمذی نے اور بیچ روایت ابن ماجہ اور دارمی کے کہا ہے کہ فرمایا حضرت نے بیچنے والا اور لینے والا جس وقت کہ خلاف کریں اور وہ چیز کہ بکی ہے قائم ہو
جوں کی توں اور شہود درمیان ان دونوں کے نہ ہو پس قول معتبر ہے کہا بیچنے والے نے یا پھیر دیں دونوں بیع کو ف جس وقت کہ اختلاف کریں بائع
مشتری بیچ قدر مول میں یا شرط خیار میں یا مدت میں شہادت نہ ہو اور شرط میں تو قول قول بیچنے والے کا ہے مع ساتھ قسم کے کہ قسم دیجاوے کہ نہیں بیچا واسطے اتنے کو
اور مول لینے والا اختیار رکھتا ہے اگر چاہے راضی ہو ساتھ اوس چیز کے کہ قسم کھائی ہے اوسپر بائع نے اور اگر چاہے قسم کھاوے کہ نہیں لیا ہے میں نے اتنے میں بلکہ
مگر اتنے کو پھر اگر دونوں نے قسم کھائی پس اگر راضی ہو ایک دونوں میں سے ساتھ قول دوسرے کے تو بہتر اور اگر راضی نہ ہو فسخ کرے قاضی عقد کو خواہ مبیع
قائم ہو یا نہ قائم ہو یہ مذہب شافعی کا ہے اور نزدیک امام ابی حنیفہ کے اور مالک کے نہ قسم کھاویں یہ دونوں وقت ہلاک ہونے مبیع کے بلکہ قول مشتری کا
قول معتبر ہو ساتھ قسم کے اور بعد بیع قائم ہونے کے پس ان دونوں مذہب کے اور قول وہ ہے کہ کہا بیچنے والے نے یعنی جس صورت میں کہ مبیع قائم
تو بیچنے والے قسم کھاوے کہ نہیں بیچا میں نے سوا اس کے اور لینے والے کو اختیار ہے کہ اوسے لے یا رد کرے یا دونوں فسخ کریں بیع کو اور اگر ہو مبیع قائم وقت نزاع کے تو قول
قول مشتری کا ہے ساتھ قسم کے اور یہ قسم دیجاوے بیچنے والے کو یہ مذہب ابی حنیفہ اور مالک کا ہے ذکر کیا طیبی نے [illegible]
فصل ہے جسکو تفصیل اسکی دیکھنی چاہو تو ہدایہ میں دیکھے **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اقال
مسلما اقالہ اللہ عثرتہ یوم القیامۃ رواہ ابوداؤد وابن ماجۃ وفی شرح السنۃ بلفظ المصابیح عن شریح الشامی
مرسلا اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پھیر دے بیع مسلمان کی تو معاف کرے اللہ تعالیٰ گناہ اوسکے دن
قیامت کے نقل کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے اور شرح السنہ میں یہ حدیث ہے ساتھ ان الفاظ کے کہ مصابیح میں ہے شریح شامی سے بطریق ارسال کے
ف شرح السنہ میں لکھا ہے کہ اقالہ بیع میں [illegible] پہلے قبض کرنے کے اور بعد اسکے اور اقالہ کہتے ہیں فسخ کرنے بیع کو اور ابن ماجہ میں [illegible]
متصل ہے اسکی [illegible] حاکم نے ابی ہریرہ سے اور مصابیح میں یہ حدیث یوں ہے من اقال نادما بیعتہ اقال اللہ عثرتہ یوم القیامۃ
اور بطریق ارسال کے [illegible] مصنف بغوی [illegible] ترک کیا اولی [illegible] متصل [illegible]

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادخل اللہ رجلا کان قبلکم الجنۃ [illegible]

الَّذِی اشْتَرَی الْعَقَارَ فِی عَقَارِہٖ جَرَّۃً فِیْہَا ذَہَبٌ فَقَالَ لَہُ الَّذِی اشْتَرَی الْعَقَارَ خُذْ ذَہَبَکَ مِنِّیْ اِنَّمَا اشْتَرَیْتُ مِنْکَ الْاَرْضَ وَلَمْ اَبْتَعْ مِنْکَ الذَّہَبَ فَقَالَ بَائِعُ الْاَرْضِ اِنَّمَا بِعْتُکَ الْاَرْضَ وَمَا فِیْہَا فَتَحَاکَمَا اِلٰی رَجُلٍ فَقَالَ الَّذِیْ تَحَاکَمَا اِلَیْہِ اَلَکُمَا وَلَدٌ فَقَالَ اَحَدُہُمَا لِیْ غُلَامٌ وَقَالَ الْاٰخَرُ لِیْ جَارِیَۃٌ فَقَالَ اَنْکِحُوا الْغُلَامَ الْجَارِیَۃَ وَاَنْفِقُوْا عَلٰی اَنْفُسِہِمَا مِنْہُ وَتَصَدَّقَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص نے ان لوگوں میں سے کہ تھے پہلے زمین ایک شخص سے مول لی اوس شخص نے کہ خریدی تھی زمین بیچ زمین اپنی کے ایک ٹھلیا کہ اوس میں تھا سونا پس کہا بیچنے والے کو اوس شخص نے کہ مول لی تھی زمین لے سونا اپنا مجھ سے نہیں خریدی میں نے تجھ سے مگر زمین اور نہیں خریدا میں نے سونا پس کہا بیچنے والے زمین کے نے کہ نہیں بیچی میں نے تیرے ہاتھ مگر زمین اور جو چیز کہ اوس میں ہے پس مقدمہ لے گئے دونوں طرف ایک شخص کے پس کہا اوس شخص نے کہ قصہ لیکے تھے طرف اوسکے کیا ہے تم دونوں کی اولاد پس کہا ایک نے کہ میرا لڑکا ہے اور کہا دوسرے نے کہ میری لڑکی ہے پس کہا اوس شخص نے کہ نکاح کر دو لڑکی کا لڑکے سے اور خرچ کرو اوپر اون دونوں کے اوس سے اور خیرات کرو بھی نقل کی ہے بخاری اور مسلم نے ف کہا بعضوں نے کہ یہ فیصلہ کرنیوالے حضرت داؤد تھے اور کہا نووی نے کہ اس حدیث میں دلیل ہے اوپر فضیلت صلح کرا دینے کے درمیان جھگڑنے والے اور لینے والے کے اور قاضی کو مستحب ہے صلح کروا دینی دونوں جھگڑنے والوں میں جیسے کہ مستحب ہے غیر قاضی کو

باب السلم والرہن

باب سلم اور بیان حکم اور گروی کے ف سلم نام ہے اوس بیع کا کہ بالفعل نقد مول روپیہ یا اشرفی دی اور مبیع یعنی ایک جنس ٹھہرا لے کہ اتنی مدت میں مثلاً ایک مہینے میں یا دو مہینے میں مثلاً ایک روپیہ ایک شخص کو دیدے اور اوس سے ٹھہرا لیا کہ دو مہینے میں گیہوں سو من اس کے مجھ کو دینگے اسکو عربی میں بیع سلم کہتے ہیں اور کبھی سلف بھی کہتے ہیں اور ہندی میں دھنی بھی کہتے ہیں جو اسکی شرطیں پائی جاویں تو یہ بیع درست ہو اور شرطیں اوسکی سولہ ہیں چھ بیچ المال میں اور دس مسلم فیہ میں چھ شرطیں راس المال میں یہ ہیں بیان کرنا جنس کا کہ درہم ہیں یا دینار ہیں یا اور جنس ہے اور بیان کرنا نوع کا کہ دینار مصری ہیں یا درہم یا دینار ہیں یا سمرقندی یا کلدار یا حالی یا ذنب کے اور بیان کرنا صفت کا کہ روپیہ کھرے ہیں یا کھوٹے اور معلوم کرنا مقدار راس المال کا مثلاً سو ہیں یا دو سو ہیں اور یہ شرط فی نقد دینا وقت پر رکھنا اور قبض کرنا اوسی مجلس میں یعنی مجلس عقد میں اور دس شرطیں مسلم فیہ میں یہ ہیں بیان کرنا جنس مسلم فیہ کا مثلاً گیہوں ہیں یا جو ہیں اور بیان کرنا نوع کا کہ گیہوں کس دیس کے ہیں اور بیان کرنا صفت کا کہ اچھے ہیں یا برے اور بیان کرنا مسلم فیہ کے قدر کا مثلاً دس من یا بیس من اور مسلم فیہ اوس قسم سے ہو کہ تعیین ہو جاتی ہے تعیین کرنے سے پس نہیں درست سلم نقود میں اور بیان کرنا مدت کا کہ اتنی مدت میں لیں گے دو مہینے میں یا چار مہینے میں اور ادنی درجہ مدت کا ایک مہینہ ہے اور نہ موقوف ہو وہ چیز عالم میں جس وقت سے عقد کیا ہے اوس وقت سے لیکے وقت تک وہ چیز موجود ہو اگر اوس عرصہ میں نہ موجود ہوا تو اوس میں سلم نہیں درست اور یہ ہو کہ عقد بیع سلم کا بعدل خیار کے یعنی شرط کرنا خیار کا اس میں نہیں چاہیے اور بیان کرنا مکان کا کہ اس جگہ مسلم فیہ دینگے اگر وہ مسلم فیہ بوجھ اور بار والا ہو اور مسلم فیہ ایسی چیز ہو کہ بیان کرنے جنس اور صفت کے سے وہ چیز معلوم ہو جاوے پس جو چیز ایسی ہو کہ بیان کرنی جنس اور نوع اور صفت کے سے معلوم اور متعین نہ ہو جیسے جواہرات اور بعض اقسام کپڑوں کے تو اوس میں سلم نہیں درست اور باقی تفصیل اوسکی فقہ میں دیکھنی چاہیے واللہ اعلم

الفصل الاول

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَۃَ وَہُمْ یُسْلِفُوْنَ فِی الثِّمَارِ السَّنَۃَ وَالسَّنَتَیْنِ وَالثَّلٰثَ فَقَالَ مَنْ سَلَّفَ فِیْ شَیْءٍ فَلْیُسْلِفْ فِیْ کَیْلٍ مَعْلُوْمٍ وَوَزْنٍ مَعْلُوْمٍ اِلٰی اَجَلٍ مَعْلُوْمٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے ابن عباس سے کہا تشریف لائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں ہجرت کر کے اور مدینہ کے لوگ بیع سلم کرتے تھے ایک سال کی میعاد پر اور دو سال کی اور تین سال کی یعنی میوہ جات میں اوسکی میعاد کرتے تھے کبھی ایک سال کی اور کبھی دو سال اور کبھی تین سال پس فرمایا حضرت نے کہ جو شخص بیع سلم کرے کسی چیز میں پس چاہیے کہ سلم کرے بیچ کیل معلوم میں یعنی مثلاً اوس کیل کا پیمانہ

کیل معلوم اور وزن معلوم میں مدت معلوم تک نقل کیا اسکو بخاری اور مسلم نے ف وزن معلوم میں یعنی جو کوئی بیع سلم کرے اور چیزیں کہ بیچی جاتی ہیں تول کر
جیسے زعفران وغیرہ تو سلم کرے وزن معلوم میں مثلاً چار تولہ یا پانچ تولہ اور مدت معلوم تک جیسے ایک مہینہ یا ایک برس یا مانند اسکے کہا اور ظاہر
اس حدیث کا دلالت کرتا ہے اس پر کہ مدت معلوم کا ہونا اس میں شرط ہے اور یہی مذہب ہے ابو حنیفہ اور مالک اور احمد کا اور امام شافعی کے نزدیک مدت
معلوم کا ہونا اس میں شرط نہیں وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اشْتَرَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا مِنْ يَهُودِيٍّ إِلَى أَجَلٍ وَرَهَنَهُ
دِرْعًا لَهُ مِنْ حَدِيدٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا خریدا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ غلہ ایک یہودی سے بوعدہ ایک مدت
معلوم کے اور گرو رکھی اسکے پاس اپنی زرہ لوہے کی نقل کیا یہ بخاری اور مسلم نے ف اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہے کچھ مول لینا نسیئہ یعنی بوعدہ اور جائز ہے
پھر گرو رکھنا بیچ دین کے اور جائز ہے گرو رکھنا حضر یعنی شہر میں اگرچہ کتاب اللہ میں قید سفر کی ہے یعنی وان کنتم علی سفر ولم تجدوا کاتبا فرہان مقبوضۃ قید سفر کی
اس میں اتفاقی ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جائز ہے معاملہ کرنا ساتھ اہل ذمہ کے اسلئے کہ اجماع ہے مسلمانوں کا اس پر کہ جائز ہے معاملہ کرنا اہل ذمہ سے اور ان کا مال جبکہ
نہ ثابت ہو حرام ہونا اوس مال کا کہ اون کے پاس ہے لیکن نہیں جائز ہے مسلمان کو بیچنا ہتھیار کا اور اسباب لڑائی کا حربیوں کے ہاتھ اور نہیں جائز ہے مطلق کافر کے
ہاتھ بیچنا اوس چیز کا کہ باعث تقویت اونکے دین کی ہے اور نہیں جائز ہے بیچنا مصحف کا اور غلام مسلمانوں کا اونکے ہاتھ اور کہا نووی نے کہ اس میں بیان
ہے اسکا کہ حضرت دنیا میں قلت مال کی رکھتے تھے اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہے گرو کرنا اسباب اور ہتھیار کا اہل ذمہ کے پاس اور حضرت نے جو معاملہ
گرو کا یہودی سے کیا اور صحابہ سے نہ کیا تو کہا ہے بعضوں نے کہ شاید بیان جواز کے لئے کیا اور بعضوں نے کہا کہ اسلئے کیا کہ وہاں غلہ زیادہ حاجت سے کسی پاس نہ تھا
سوا یہودی کے وَعَنْهَا قَالَتْ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدِرْعُهُ مَرْهُونَةٌ عِنْدَ يَهُودِيٍّ بِثَلَاثِينَ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا وفات کئے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس حالت میں کہ زرہ اونکی گرو تھی نزدیک
یہودی کے بعوض تیس صاع جو کے نقل کیا یہ بخاری نے وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظَّهْرُ يُرْكَبُ
بِنَفَقَتِهِ إِذَا كَانَ مَرْهُونًا وَلَبَنُ الدَّرِّ يُشْرَبُ بِنَفَقَتِهِ إِذَا كَانَ مَرْهُونًا وَعَلَى الَّذِي يَرْكَبُ وَيَشْرَبُ النَّفَقَةُ رَوَاهُ
الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جانور سواری کا سواری لیجاوے بدلے خرچ کرنے اوسکے کے جس وقت کہ
ہو وہ گرو اور دودھ جانور شیردار کا پیا جاوے بدلے خرچ کرنے اوسکے کے جس وقت کہ ہو وہ گرو اور جو سواری کرے اور دودھ پیوے اوسپر خرچ ہے نقل کیا
یہ بخاری نے ف ملا علی قاری نے اول حدیث کے تحت میں لکھا ہے کہ یعنی جائز ہے گرو رکھنے والے کو سوار ہونا بسبب اٹھانے خرچ کے اوپر گرو کیا ہے
بسبب کہ اس پر ہونا خرچ کا ہے مسئلہ اور یہی مذہب ہے ابو حنیفہ اور شافعی کا انتہی اور حضرت شیخ نے اخیر حدیث کے تحت میں لکھا ہے کہ یعنی جو کوئی سوار ہووے
اور دودھ پیا اوسپر نفقہ ہے راہن ہو یا مرتہن یعنی اگر مرتہن گرو کے جانور کو اپنے مالک کی اجازت سے سوار ہو اور دودھ پیوے اور اگر راہن یا مالک اجازت دے اسکو
جائز ہے سوار ہونا اور دودھ پینا اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے اس پر کہ جائز ہے مرتہن کو نفع اٹھانا ساتھ گرو کے اور خرچ کرنا اوسپر اور جمہور علما نے
اسکے برخلاف ہدایہ میں لکھا ہے کہ نہیں جائز ہے مرتہن کو کہ نفع لے ساتھ گرو کے اور نہ خرچ کرنا راہن پر ہے اسلئے کہ جو قرض حاصل کرے نفع کو حرام ہے اور
کہا ہے کہ یہ حدیث منسوخ ہے ساتھ حدیث آئندہ کے الفصل الثانی عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ رَسُولَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَغْلَقُ الرَّهْنُ الرَّهْنَ مِنْ صَاحِبِهِ الَّذِي رَهَنَهُ لَهُ غُنْمُهُ وَعَلَيْهِ غُرْمُهُ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ مُرْسَلًا
وَرُوِيَ مِثْلُهُ أَوْ مِثْلُ مَعْنَاهُ لَا يُخَالِفُ عَنْهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مُتَّصِلًا روایت ہے سعید بن مسیب سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و
سلم نے فرمایا نہیں بند کرتا گرو رکھنا چیز گرو کی کو مالک اوسکے سے کہ جس نے گرو کی ہے اسکو یعنی گرو کی ہوئی کے رکھنے سے وہ چیز اوس کے ملک سے

نہیں نکل جاتی اوسکے لئے ہے فائدہ اور زیادتی اوسکی اور اوسپر ہے تاوان اوسکا نقل کیا یہ شافعی نے بطریق ارسال کے اور روایت کی گئی مثل اس حدیث کے یعنی موافق اسکے لفظاً بعضوں میں یا مثل اسکے یعنی موافق معنوں میں اور مخالف لفظوں میں کچھ مخالف نہیں ہے اسکے معنوں میں سعید بن مسیب سے متصل اور روایت کی ابی ہریرہ سے بطریق اتصال کے ف فائدہ اوس کا یعنی گروی چیز کا کرایہ لینا اگر وہ گروی کی جانور پر سوار ہونا اور زیادتی اوسکی یعنی اگر بچے وغیرہ ہوں گروی چیز کے تو حق راہن کا ہے اور اگر ہلاک ہو مرتہن کے ہاتھ میں تو تاوان راہن پر ہے یعنی نقصان راہن کا ہوا مرتہن کا حق یعنی ہے کہ ساقط نہیں ہوگا راہن کو قرض سے منہ دینا ہوگا اور بعض نسخوں میں لفظ دین کا ساتھ صیغہ معروف کے بھی آیا ہے اس صورت میں فاعل شافعی کا اور لفظ مثلہ اور مثل منصوب ہی ہوگی ع وعن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال المکیال مکیال اہل المدینۃ والوزن وزن اہل مکۃ رواہ ابو داود والنسائی اور روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پیمانہ پیمانہ اہل مدینہ کا ہے اور تول تول اہل مکہ کی نقل کیا یہ ابو داود اور نسائی نے ف یعنی حقوق شرعیہ میں مانند زکوٰۃ اور مانند اسکے کے اعتبار مدینہ والوں کے پیمانوں کا ہے اور مکہ والوں کے تول کا بیان اس حال کا یہ کہ نہیں واجب ہوتی زکوٰۃ درہموں میں جب تک کہ نہ ہو دو سو درہم بحساب تول مکہ کے اور صدقہ فطر اور اور صدقات واجبہ میں جو صاع معتبر ہے اہل مدینہ کا ہے اسلئے کہ مدینہ والے اہل حرث ہیں وہ خوب جانتے ہیں احوال پیمانوں کا اور مکہ والے اہل تجارت ہیں احوال تول کا خوب جانتے ہیں کذا قال القاضی والطیبی ع وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاصحاب الکیل والمیزان انکم قد ولیتم امرین ہلکت فیہما الامم السابقۃ قبلکم رواہ الترمذی اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے ماپنے والوں اور تولنے والوں کے کہ تحقیق تم والی کئے گئے ہو دو کاموں کے یعنی ماپنے اور تولنے کے کہ ہلاک ہوئیں بیچ ان کے امتیں گذری ہوئی پہلے تمہارے نقل کی یہ ترمذی نے ف مانند قوم شعیب کے کہ لیتے تھے لوگوں سے پورا اور دیتے تھے کم تو حاصل یہ ہے کہ تم لینے اور دینے میں تولنے میں بہت پرہیز کرو تا اونکی طرح تم بھی ہلاک نہ ہو جاؤ ع

الفصل الثالث فصل تیسری عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اسلف فی شیء فلا یصرفہ الی غیرہ قبل ان یقبضہ رواہ ابو داود وابن ماجۃ روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص بیع سلم کرے کسی چیز میں پس نہ پھیرے اوسکو طرف غیر اسکے پہلے قبض کرنے اوسکے کے نقل کی یہ ابو داود اور ابن ماجہ نے ف یعنی جو چیز بیع سلم کی ٹھہری ہے اوسکو پہلے قبض کرنے کے یا یہ کہ تبدیل کرے اوس چیز کو ساتھ غیر اوسکے یعنی جو چیز ٹھہری ہے اوسکے بدلے اور چیز لے پہلے قبض کرنیکے ع

باب الاحتکار باب ہے بیچ بیان احتکار کے ف شرح میں احتکار کہتے ہیں بند کر رکھنے غلوں کو بانتظار گرانی کے باین طریق کہ وقت گرانی کے کہ لوگ محتاج غلہ وغیرہ کے ہوں مول لیکر بند رکھے اس نیت سے کہ جب اور زیادہ گرانی ہوگی تو بیچوں گا یہ حرام ہے ہاں اگر اوسکی زمین میں پیدا ہوا ہو یا وقت ارزانی کے خرید کر رکھا ہو اور گرانی میں بیچے تو یہ حرام نہیں اسیطرح حرام نہیں ہے بند کر رکھنا اون چیزوں کا کہ قوت نہیں ہیں ع اور ہدایہ میں لکھا ہے کہ مکروہ ہے احتکار بیچ قوتوں آدمیوں اور جانوروں کے جبکہ ہو یہ احتکار بیچ ایسے شہر کے کہ ضرر کرے شہر والوں کو یعنی شہر چھوٹا ہو کہ اسکے احتکار سے گرانی زیادہ ہو جائیگی اور ضرر پہنچیگا لوگوں کو اور اگر شہر بڑا ہو یہ احتکار کریگا تو ضرر لوگوں کو نہ پہنچیگا وہاں کچھ مضائقہ نہیں اور جسنے احتکار کیا غلہ زمین اپنی کا یا لایا ہے غلہ کو اور شہر سے پس نہیں ہے وہ احتکار کرنیوالا

الفصل الاول فصل پہلی عن معمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احتکر فہو خاطئ رواہ مسلم روایت ہے معمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ احتکار کرے پس وہ گنہگار نقل کی یہ مسلم نے وسنذکر حدیث عمر کانت اموال بنی النضیر فی باب الفیء ان شاء اللہ تعالیٰ اور ذکر کریں گے ہم حدیث عمر رضی اللہ عنہ کی

عَنْ عُمَرَ فصل دوسری **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** اللہ تعالیٰ کا گرچاہے کے بیع باب التغییر بی سوال امانت کا یہ ہے وسکا بھرنا

عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْجَالِبُ مَرْزُوْقٌ وَالْمُحْتَکِرُ مَلْعُوْنٌ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ روایت ہے عمر رضی اللہ عنہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوداگر رزق دیا گیا ہے اور احتکار کرنیوالا ملعون ہے نقل کی یہ ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** یعنی جو کوئی غلہ وغیرہ شہر میں لاوے تاکہ بیچے بموجب نرخ حال کے برخلاف احتکار کرنیوالے کے وہ رزق دیا گیا ہے یعنی حاصل ہوتا ہے منفعت بغیر گناہ کے اور برکت دیجاتی ہے اسکے رزق میں اور احتکار کرنیوالا کہ معنی اسکے اوپر مذکور ہوئے گنہگار اور دور خیر سے ہے بیشک اس فعل میں نہیں ہے اسکو برکت دیجے

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ غَلَا السِّعْرُ عَلٰی عَہْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ سَعِّرْ لَنَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ ہُوَ الْمُسَعِّرُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الرَّازِقُ وَاِنِّیْ لَاَرْجُوْ اَنْ اَلْقٰی رَبِّیْ وَلَیْسَ اَحَدٌ مِنْکُمْ یَطْلُبُنِیْ بِمَظْلِمَۃٍ بِدَمٍ وَّلَا مَالٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے انس سے کہا مہنگا ہوا نرخ غلہ کا زمانے نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں پس کہا صحابہ نے یا رسول اللہ نرخ مقرر کیجئے واسطے ہمارے یعنی حکم کیجئے لوگوں کو کہ اس بھاؤ بیچا کریں کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ وہی ہے نرخ مقرر کرنیوالا تنگی کرنیوالا فراخی کرنیوالا روزی دینیوالا اور تحقیق میں البتہ امید رکھتا ہوں یہ کہ ملوں پروردگار اپنے سے اس حالت میں کہ نہ کوئی تم میں سے کہ طلب کرے مجھ سے کچھ حق بسبب ظلم کے خون یا مال کے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** وہی ہے نرخ مقرر کرنیوالا یعنی نرخ اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہوتا ہے کہ ساتھ اسکے روزی لوگوں پر تنگ یا فراخ کرتا ہے جو کہتے ہیں کہ نرخ آسمانی ہے اسکے یہی معنی ہیں امید رکھتا ہوں میں الخ اسمیں نہی ہے نرخ مقرر کرنے سے اسلئے کہ وہ تصرف کرنا ہے لوگوں کے مال میں بغیر اذن انکے کے اور ظلم کرنا ہے اور تحقیق اور نرخ مقرر کرنے سے کبھی لوگ بیچنا چھوڑ دیتے ہیں اور یہ باعث ہوتا ہے قحط کا اور مراد یہ ہے کہ تکلیف نہ دیجائے لوگوں پر ساتھ نرخ مقرر کرنے کے اور لازم کیا جاوے اوپر نرخ کے لیکن حکم کیجئے جاوے ساتھ انصاف اور شفقت کے خلق پر واسطے خیرخواہی خلق کی نہ

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ تیسری فصل

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنِ احْتَکَرَ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ طَعَامَہُمْ ضَرَبَہُ اللّٰہُ بِالْجُذَامِ وَالْاِفْلَاسِ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَرَزِیْنٌ فِیْ کِتَابِہٖ روایت ہے عمر بن الخطاب سے کہ کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے جو کوئی بند کر رکھے مسلمانوں سے غلہ انکا پہونچاتا ہے اللہ اسکو جذام اور افلاس نقل کی یہ ابن ماجہ اور بیہقی نے شعب الایمان میں اور رزین نے اپنی کتاب میں **ف** اس سے معلوم ہوا کہ جو کوئی ارادہ کرتا ہے ضرر پہونچانے کا مسلمانوں کو مبتلا کرتا ہے اسکو اللہ تعالیٰ بلا جان اور مال میں اور جو کوئی ارادہ کرتا ہے نفع پہونچانے کا انکو پہونچاتا ہے اللہ تعالیٰ اسکے نفس اور مال میں خیر و برکت دے

وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ احْتَکَرَ طَعَامًا اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا یُرِیْدُ بِہِ الْغَلَاءَ فَقَدْ بَرِئَ مِنَ اللّٰہِ وَبَرِئَ اللّٰہُ مِنْہُ رَوَاہُ رَزِیْنٌ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ بند کر رکھے غلہ چالیس دن ارادہ رکھتا ہو اسکے مہنگے ہونیکا پس تحقیق بیزار ہوا اللہ سے اور اللہ بیزار ہوا اس سے نقل کی یہ رزین نے **ف** بیزار ہوا اللہ سے یعنی توڑا عہد اسکا کہ بجا آوری احکام اور شفقت کرنے کے خلق پر بانعطاء اور بیزار ہوا خدا اس سے یعنی حفظ و عنایت اپنی اٹھا لی اور تعالیٰ ہے

وَعَنْ مُعَاذٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ بِئْسَ الْعَبْدُ الْمُحْتَکِرُ اِنْ اَرْخَصَ اللّٰہُ الْاَسْعَارَ حَزِنَ وَاِنْ اَغْلَاہَا فَرِحَ رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَرَزِیْنٌ فِیْ کِتَابِہٖ اور روایت ہے معاذ سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے برا ہے بندہ احتکار کرنیوالا اگر سستا کرے اللہ نرخوں کو تو غمگین ہو اور اگر مہنگا کرے خوش

ترغیب ہو نقل کی بیہقی نے شعب الایمان میں اور رزین نے اپنی کتاب میں ۔ وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ قَالَ مَنِ احْتَكَرَ طَعَامًا اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا ثُمَّ تَصَدَّقَ بِهٖ لَمْ يَكُنْ لَهٗ كَفَّارَةً رَوَاهُ رَزِيْنٌ اور روایت ہے ابی امامہ سے یہ کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ بند کر رکھے غلہ چالیس دن پھر اللہ دے اوسکو تو نہ ہوگا وہ بدلا اوسکے گناہ کا نقل کی یہ رزین نے ۔ ف چالیس دن کی
غلہ بند کر رکھنے کا یہ حکم ہے اور زیادہ اگر کم اس سے رکھے اوسکے لیے بھی برا ہے لیکن کمتر اس سے ۔

بَابُ الْاِفْلَاسِ وَالْاِنْظَارِ

باب بیچ بیان مفلس کے اور مہلت دینے کے معاملہ میں ۔ ف یعنی اگر کسی پر حق اپنا ہو اور وہ مفلس ہو گیا ہو اور وہ ادا نہیں کر سکتا اوسکو مہلت دینے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا رَجُلٍ اَفْلَسَ فَاَدْرَكَ
رَجُلٌ مَالَهٗ بِعَيْنِهٖ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ مِنْ غَيْرِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ
مفلس ہو جاوے پس پایا ایک شخص نے مال اپنا بعینہ یعنی اوسکے پاس سو وہ لائق تر ہے ساتھ اوس مال کے غیر اپنے سے نقل کی یہ بخاری و مسلم نے ۔ ف یعنی
مثلاً ایک شخص نے کچھ خریدا اور مول ادا نہ کیا تھا کہ وہ مفلس ہو گیا حاکم شرع نے حکم اوسکے مفلس ہونے کا کر دیا اور بائع نے وہ چیز بعینہ یعنی بلا کم و بیشی
تغیر وہ پایا یعنی ساتھ تصرفات بیچ مانند ہبہ و وقف کے تو اوسکو پہونچتا ہے کہ فسخ کرے بیع کو اور لے لیوے چیز اپنی نسبت قرضخواہوں کے
وہ مقدم ہے اور اگر کچھ مول لے لیا تھا بائع نے اوس مشتری سے پہلے اوسکے کہ مفلس ہو گیا تو لیوے مال اپنا بقدر حصہ کے باقی رہا اوس مول میں یہی مذہب
ہے امام شافعی اور مالک کا اور ہمارے نزدیک نہیں پہونچتا ہے بائع کو فسخ کرنا بیع کا اور لے لینا اوسکا بلکہ وہ شامل ہے قرضخواہوں کے اور بر
محمول کیا ہے انہوں نے حدیث کو اوس پر کہ عقد بالخیار ہوئی تھی کہ خیار بائع کے لیے تھا پھر ظاہر ہوا اوسکو پیچھے مدت خیار کے کہ مول لینے والا مفلس ہو گیا پس
فسخ بیع کو کیا اوسنے اور یہ انسب ہے ۔ وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ قَالَ اُصِيْبَ رَجُلٌ فِیْ عَهْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ ثِمَارٍ
ابْتَاعَهَا فَكَثُرَ دَيْنُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقُوْا عَلَيْهِ فَتَصَدَّقَ النَّاسُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَبْلُغْ ذٰلِكَ وَفَاءَ دَيْنِهٖ
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِغُرَمَائِهٖ خُذُوْا مَا وَجَدْتُّمْ وَلَيْسَ لَكُمْ اِلَّا ذٰلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی سعید
سے کہا پہونچایا گیا نقصان ایک شخص کو بیچ زمانہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ میووں کے کہ خریدا تھا اوسکو پس بہت ہوا دین اوسکا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے لوگوں کو صدقہ دو اوسکو یعنی تاکہ دین اپنا ادا کرے پس صدقہ دیا لوگوں نے اوسکو پس نہ پہونچا وہ صدقہ موافق دین اوسکے کے پس فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکے قرضخواہوں کو لو جو پاؤ تم اور نہیں واسطے تمہارے مگر یہ نقل کی یہ مسلم نے ۔ ف پہونچایا گیا نقصان یعنی حضرت کے زمانہ میں
ایک شخص نے درخت میوہ کا لیا اور درخت پر میوہ خوب طرح سے نہ پکا تھا آفت کے سبب سے جھڑ گیا اور مول ادا نہ کیا تھا پھر قرضخواہوں نے طلب کیا مول اوسکا
لینے والے نے لوگوں سے قرض لیکر ادا کیا مول اوسکا پس اوسکے ذمہ پر دین بہت سا ہو گیا اور جب صدقہ کسی نے دیا کہ نہیں پہونچا تو حکم کیا
اور قبضہ کر لیا اوسکو جب ظاہر ہو گیا افلاس اوسکے کے پس واجب ہے مہلت دینی اوسکو جب کچھ اوس پاس ہو لینا نہ یہ کہ حق بخشنا کا اوسکے ذمہ سے ساقط ہو
جو ملا ۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يُّدَايِنُ النَّاسَ فَكَانَ يَقُوْلُ لِفَتَاهُ اِذَا اَتَيْتَ مُعْسِرًا
فَتَجَاوَزْ عَنْهُ لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يَّتَجَاوَزَ عَنَّا قَالَ فَلَقِیَ اللّٰهَ فَتَجَاوَزَ عَنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا تھا ایک شخص معاملہ کرتا لوگوں سے قرض کا اور تھا کہتا واسطے نوکر اپنے کے کہ جب تو آوے تنگدست کے پاس تو درگذر کر اوس سے شاید کہ
اللہ تعالی درگذر کرے ہم سے فرمایا حضرت نے پس ملاقات کی اوسنے اللہ تعالی سے یعنی مر گیا پس درگذر کیا اللہ تعالی نے اوس سے یعنی گناہوں سے
مواخذہ نہ کیا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ۔ وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يُّنْجِيَهُ

اللہ من كرب يوم القيامة فلينفس عن معسر او يضع عنه رواه مسلم اور روایت ہے ابی قتادہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکو خوش لگے یہ کہ نجات دے اوسکو اللہ تعالیٰ سختیوں دن قیامت کے سے تو چاہیے کہ تاخیر کرے طلب قرض میں مفلس سے یا معاف کرے اوس سے یعنی سارا حق یا معاف کرے کچھ اوس میں سے نقل کی یہ مسلم نے ف فرض افضل ہے نفل سے مگر چند مسائل میں ایک تو معاف کرنا حق کا کہ تنگدست پر مستحب ہے لیکن وہ افضل ہے اسکے مہلت دینے سے کہ وہ واجب ہے دوسرا ابتدا سلام سنت ہے لیکن افضل ہے اسکے جواب سے کہ فرض ہے تیسرا وضو پہلے وقت کے مستحب ہے لیکن افضل ہے وضو سے کہ بعد داخل ہونے وقت کے کیے کہ وہ فرض ہے **وعنه** قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من انظر معسرا او وضع عنه انجاه الله من كرب يوم القيامة رواه مسلم اور روایت ہے ابی قتادہ سے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے جو شخص کہ مہلت دے مفلس کو یا معاف کرے اوس سے یعنی سب یا کچھ نجات دیگا اوسکو اللہ سختیوں دن قیامت کے سے نقل کی یہ مسلم نے **وعن** ابی الیسر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من انظر معسرا او وضع عنه اظله الله في ظله رواه مسلم اور روایت ہے ابی الیسر سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو شخص کہ مہلت دے تنگدست کو یا معاف کرے اوس سے جگہ دیگا اوسکو اللہ تعالیٰ اپنے سایہ عنایت اپنی کے یعنی محفوظ رکھے گا گرمی روز قیامت سے اور آسان کریگا اوسپر شدت اوسکی نقل کی یہ مسلم نے ف اس حدیث کی احمد اور ابن ماجہ اور حاکم نے بطریق مرفوع کے کہ جو کوئی مہلت دے تنگدست کو پس واسطے اوسکے ہر روز کے مانند اوسکے ثواب صدقہ کا ہے پہلے اسکے کہ وقت آوے ادا دین کا پس جب آوے وقت ادا دین کا پھر مہلت دے اوسکو پس واسطے اوسکے ہر روز کے مانند دوگنے ثواب صدقہ کا ہے پہلے اسکے کہ آوے وقت ادا دین کا پھر جب آوے وقت ادا دین کا پس مہلت دے اوسکو پس واسطے اوسکے ہر روز کے دو مثل اوسکے ثواب صدقہ کا ہوتا ہے **وعن** ابی رافع قال استسلف رسول الله صلى الله عليه وسلم بكرا فجاءته ابل من الصدقة قال ابو رافع فامرني ان اقضي الرجل بكره فقلت لا اجد الا جملا خيارا رباعيا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اعطه اياه فان خير الناس احسنهم قضاء رواه مسلم اور روایت ہے ابی رافع سے کہ کہا قرض لیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اونٹ جوان پس پہنچے حضرت پاس اونٹ زکوٰۃ کے کہا ابو رافع نے پس حکم فرمایا مجھکو یہ کہ دوں میں اوس شخص کو مانند اونٹ اوسکے کہ قرض لیا تھا حضرت نے اوس سے پس کہا میں نے نہیں پاتا میں مگر اونٹ اچھا کہ ساتویں برس میں لگا ہے یعنی اونٹ اوسکا جوان تھا اچھا اوسکے یہ کیونکر دوں کہ فضل ہے یہ بس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دے اوسکو اونٹ اچھا پس بہتر ہیں لوگوں کا وہ کہ بہت اچھا ہو ادا دینے میں ادا قرض میں نقل کی یہ مسلم نے ف اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ قرض لینا حیوان کا جائز ہوا اور یہی مذہب امام شافعی اور امام مالک اور اکثر علما کا اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک یہ جائز نہیں وہ کہتے ہیں کہ یہ حدیث منسوخ ہو اور نیز اس سے یہ معلوم ہوا کہ دینا قرض میں اچھی چیز کا نسبت اسکے کہ قرض لی ہو مستحب ہے اور حلال ہے قرض دینے والے کو بشرطیکہ اصل عقد میں شرط نہ کی ہو **وعن** ابي هريرة ان رجلا تقاضى رسول الله صلى الله عليه وسلم فاغلظ له فهم اصحابه فقال دعوه فان لصاحب الحق مقالا واشتروا له بعيرا فاعطوه اياه قالوا لا نجد الا افضل من سنه قال اشتروه فاعطوه اياه فان خيركم احسنكم قضاء متفق عليه اور روایت ہے ابی ہریرہ سے یہ کہ ایک شخص نے تقاضا کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنی اونٹ کا کہ قرض لیا تھا پس سخت کہا حضرت کو پس قصد کیا صحابہ نے یعنی اوسکے ایذا دینے کا پس فرمایا حضرت نے چھوڑ دو اوسکو اسلئے کہ صاحب حق کو جگہ ہے کہنے کی اور خرید کرو اوسکے لیے اونٹ پس دو اوسکو اونٹ کہا صحابہ نے نہیں پاتے ہیں ہم مگر عمر کا

اونٹ کہ اوس سے لیا تھا مگر زیادہ تر اوس کی عمر سے یعنی اوسکا اونٹ چھوٹا اور حقیر تھا اور یہ اچھا فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خرید و اوسکو یعنی
اوسی اونٹ کو کہ پاتے ہو اگرچہ اوس سے زیادہ عمر کا ہو پھر دو اوسکو اونٹ اسلیے کہ تحقیق بہتر تم میں وہ ہے جو اچھا ہو تم میں از روی ادا کرنے قرض کے
نقل کی بخاری و مسلم نے ف اور تقاضا کرنا اوسکا فرمایا بہ سبب اسکے کہ بغیر لوٹنے کے دین کے ہو اور بعضوں نے کہا کہ شاید وہ حاجت کو اور دینے سے تھا
اور صاحب حق کو جگہ ہے کہنے کی کہا ابن ملک نے مراد حق سے یہاں دین ہے یعنی جسکا کسی پر قرض ہو اور پھر وہ تاخیر کرے ادا کرنے میں تو پہونچتا
ہے قرض خواہ کو یہ کہ شکوہ کرے اوس سے اور لیجاوے اوسکو حاکم کے پاس اور ضد کرے اوس سے **وعن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قال مطل الغنی ظلم فاذا اتبع احدکم علی ملی فلیتبع متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا تاخیر کرنا غنی کا ظلم ہے پس جب حوالہ کیا جاوے ایک تمہارا غنی پر پس چاہیے کہ قبول کرے حوالہ نقل کی بخاری و مسلم نے **ف**
تاخیر کرنا الخ یعنی جسکو مقدور ہو ادا کرنے کا اور پھر وہ ٹالا کرے قرض خواہ کو مقدور ہو قرض کے ادا کرنے کا اور وہ تاخیر کرتا ہے ظلم ہے
اور علما نے کہا فسق ہے اور بعد کیجاتی ہے اسکے سبب گواہی اگرچہ ایک بار ہو اور بعضوں نے کہا کہ اگر مکرر کرے اور عادت کرے اوسکی اور
جسوقت کہ حوالہ کیا جاوے الخ یعنی ایک شخص پر قرض ہو کسیکا اور وہ مقدور نہیں رکھتا ادا کرنے کا اور وہ کسی غنی کو کہے کہ تو میری
طرف سے ادا کر پس چاہیے قرض خواہ کو کہ اس بات کو جلدی سے قبول کرے تاکہ اوسکا مال ضائع نہو اور یہ امر مستحب ہے نزدیک جمہور اور بعضوں
کے واجب ہے اور بعضوں نے کہا اباحت کے لیے ہے **وعن** کعب بن مالک انہ تقاضی ابن ابی حدرد دینا لہ علیہ
فی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المسجد فارتفعت اصواتہما حتی سمعہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو
فی بیتہ فخرج الیہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی کشف سجف حجرتہ ونادی کعب بن مالک قال یا کعب قال لبیک
یا رسول اللہ فاشار بیدہ ان ضع الشطر من دینک قال کعب قد فعلت یا رسول اللہ قال قم فاقضہ متفق علیہ
اور روایت ہے کعب بن مالک سے یہ کہ اونہوں نے تقاضا کیا ابن ابی حدرد سے اپنے دین کا کہ تھا اوسپر بیچ زمانہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
مسجد میں پس بلند ہوئیں آوازیں دونوں کی یہانتک کہ سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آوازوں کو اور حضرت تھے گھر میں پس
ارادہ نکلنے کا کیا طرف دونوں کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہانتک کہ کھولا پردہ اپنے حجرے کا اور پکارا کعب بن مالک کو فرمایا اے کعب عرض
کیا کعب نے حاضر ہوں یا رسول اللہ پس اشارہ کیا حضرت نے اپنے ہاتھ سے کہ موقوف کر آدھا اپنے دین سے کہا کعب نے تحقیق کیا میں نے یا رسول اللہ
فرمایا حضرت نے ابن ابی حدرد کو کھڑا ہو پس ادا کر باقی نقل کی بخاری و مسلم نے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہے تقاضا کرنا دین کا
مسجد میں اور سفارش کرنی صاحب حق سے اور صلح کرا دینی جھگڑنے والوں میں اور قبول کرنا سفارش کا غیر معصیت میں **وعن** سلمۃ بن
الاکوع قال کنا جلوسا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذ اتی بجنازۃ فقالوا صل علیہا فقال ھل علیہ دین قالوا لا فصلی علیہا ثم اتی بجنازۃ اخری
فقال ھل علیہ دین قیل نعم قال فھل ترک شیئا قالوا ثلثۃ دنانیر فصلی علیہا ثم اتی بالثالثۃ فقال ھل علیہ دین قالوا ثلثۃ دنانیر
قال ھل ترک شیئا قالوا لا قال صلوا علی صاحبکم قال ابو قتادۃ صل علیہ یا رسول اللہ وعلی دینہ فصلی علیہ رواہ البخاری
اور روایت ہے سلمہ بن اکوع سے کہ کہا تھے ہم بیٹھے نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ناگاہ لایا گیا جنازہ پس کہا صحابہ نے نماز پڑھیے اوسپر پس پوچھا حضرت نے آیا
اوسپر کچھ قرض ہے کہا صحابہ نے کہ نہیں پھر نماز پڑھی اوسپر پھر لایا گیا ایک جنازہ دوسرا پس فرمایا آیا اوسپر قرض ہے کہا گیا ہان فرمایا آیا چھوڑ گیا ہے کچھ عرض کیا صحابہ نے تین دینار پھر
نماز پڑھی اوسپر پھر لایا گیا تیسرا جنازہ پس فرمایا آیا اوسپر قرض ہے کہا صحابہ نے تین دینار فرمایا آیا چھوڑ گیا ہے کچھ عرض کیا کہ نہیں فرمایا

فرمایا پڑھو نماز اپنے یار پر کہا ابو قتادہ نے کہ نماز پڑھئے یا رسول اللہ اور میرے ذمہ ہے قرض اوسکا پس نماز پڑھی حضرت نے اوسپر نقل کیا یہ
بخاری اور مسلم نے ف اختلاف ہو کہ یہ تینوں جنازے ایک ہی دن اور ایک مجلس میں آئے تھے یا الگ الگ دنوں اور کئی مجلسوں میں اور حدیث سے معلوم
ہوتی یہ بات کہ قرض ہوگا جو اوسکے پاس نہ تھے اسلیے حضرت نے اوسپر نماز نہ پڑھی بعد اسکے جب مال آیا اور فتوحات ہوئیں اور حضرت نے اوسپر نماز نہ
پڑھی تاکہ اپنے قرضے ادا کریں لوگ پھر اوسکے بعد حضرت ادا کرنے لگے اور ایسا ہی کہا امام شافعی نے کہ یہ ادا کرنے کے لیے اور ادا
موقوف کرنے کو ہوا پس ہے کہ پس حق لوگوں کا ہے اور ضمانت میت کی طرف سے جائز ہے برابر ہے کہ چھوڑا ہو مال یا
نہ چھوڑا ہو اور یہی مذہب ہے امام شافعی اور اکثر علما کا بخلاف امام ابوحنیفہ کے کہ اونکے نزدیک نہیں درست ذکر کیا ہے صاحبین نے
کہا ہے کہ دلیل اسکی اور ساتھ اسکے ہیں ابو یوسف اور محمد اور مالک اور شافعی اور احمد اسپر کہ صحیح ہے کفالت اوس میت کی طرف سے جس نے نہیں
چھوڑا مال اور اسپر دلیل ہے کہ اگر صحیح نہ ہوتی کفالت تو حضرت نماز نہ پڑھتے اور امام ابوحنیفہ نے کہا کہ نہیں صحیح ہے کفالت میت مفلس کی طرف
سے اسلیے کہ کفالت میت مفلس کی طرف سے کفالت ہے دین ساقط کی اور کفالت دین ساقط کی باطل ہے اور حدیث میں احتمال ہے کہ ہو اقرار ساتھ
کفالت پہلی کے اور احتمال یہ بھی ہے کہ ہو وعدہ نہ کفالت وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَخَذَ
أَمْوَالَ النَّاسِ يُرِيدُ أَدَاءَهَا أَدَّى اللّٰهُ عَنْهُ وَمَنْ أَخَذَ يُرِيدُ إِتْلَافَهَا أَتْلَفَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ
سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہ لے مال لوگوں کا ارادہ رکھتا ہو اوسکے ادا کا یعنی قرض لیا احتیاج سے اور ارادہ رکھتا ہو
ادا کا اور کوشش کرتا ہو اسمیں ادا کریگا اللہ تعالی اوسکی طرف سے یعنی مدد کریگا اوسکی اوسکے ادا کرنے میں دنیا میں یا راضی کریگا حق والے کو عقبی میں اور جو شخص کہ لے مال ارادہ
رکھتا ہو ضائع کرنے کا اوسکے یعنی قرض لے بغیر احتیاج کے اور نہ قصد ہو اوسکے ادا کرنے کا ضائع کریگا اوسکو اللہ یعنی نہیں ملیگا اوسکی نیت
فراخ کریگا اوسپر رزق اوسکا بلکہ تلف کریگا مال اوسکا اسلیے کہ قصد کیا اوسنے مسلمان کے مال تلف کرنے کا نقل کیا بخاری نے وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ
قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا مُقْبِلًا غَيْرَ مُدْبِرٍ يُكَفِّرُ اللّٰهُ عَنِّي خَطَايَايَ فَقَالَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ فَلَمَّا أَدْبَرَ نَادَاهُ فَقَالَ نَعَمْ إِلَّا الدَّيْنَ كَذٰلِكَ قَالَ جِبْرِيلُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے
ابی قتادہ سے کہ کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ خبر دو مجھکو اگر مارا جاؤں میں بیچ راہ اللہ کے اس حال میں کہ ہوؤں میں صبر کرنیوالا ڈھونڈھنیوالا ثواب کا یعنی
قصد کرنیوالا ثواب کا اور منہ کرنیوالا متوجہ ہونیوالا نہ پیٹھ دینیوالا کیا مٹا دیگا اللہ تعالی مجھسے گناہ میرے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاں
پس جب پیٹھ پھیری اوس شخص نے پکارا حضرت نے اوسکو پھر فرمایا ہاں یعنی اللہ تعالی سب گناہ بخشتا ہے لیکن دین یعنی قرض نہیں بخشتا اسیطرح سے کہا جبرئیل
نے اور روایت نقل کی یہ مسلم نے ف اس سے معلوم ہوا کہ بندوں کے حقوق میں بڑی سختی اور دشواری ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ حضرت جبرئیل حضرت
سے کچھ باتیں سوا قرآن کے بھی کہجاتے تھے وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُغْفَرُ لِلشَّهِيدِ
كُلُّ ذَنْبٍ إِلَّا الدَّيْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخشے جاتے ہیں واسطے
شہید کے تمام گناہ مگر دین نقل کی یہ مسلم نے ف تمام گناہ صغیرہ اور کبیرہ اور دین سے مراد ہیں حقوق آدمیوں کے خواہ مال کسیکا اوسکے ذمہ ہو خواہ خون
کسیکا کیا ہو خواہ آبرو ریزی کی ہو کسیکی یعنی برا کہا ہو کسیکو یا غیبت کی ہو کسیکی وغیرہ ذلک یہ نہیں بخشے جاوینگے سبب شہادت کے اور کہا ابن ملک نے
کہ یہ محمول ہے اوسپر کہ یہ حق شہید کے سوائے شہید بحر کے ہے اسلیے کہ روایت کیا ہے ابن ماجہ نے بطریق مرفوع کے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شہید
دریا کے بخشے جاتے ہیں تمام گناہ اور دین بھی وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتَى بِالرَّجُلِ

الْمُتَوَفَّى عَلَيْهِ الدَّيْنُ فَيَسْأَلُ هَلْ تَرَكَ لِدَيْنِهِ قَضَاءً فَإِنْ حُدِّثَ أَنَّهُ تَرَكَ وَفَاءً صَلَّى وَإِلَّا قَالَ لِلْمُسْلِمِينَ صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ
فَلَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْفُتُوحَ قَامَ فَقَالَ أَنَا أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَمَنْ تُوُفِّيَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَتَرَكَ دَيْنًا فَعَلَيَّ قَضَاؤُهُ
وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَهُوَ لِوَرَثَتِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم لایا جاتا اونکے پاس آدمی
مردہ اس حال میں کہ ہوتا اوسپر دین پس پوچھتے کہ کیا چھوڑا ہے واسطے ادای دین اپنے کے مال اگر بیان کیا جاتا یہ کہ چھوڑ گیا ہے مال بقدر کہ دین
ادا ہو جاوے تو نماز پڑھتے اوسپر اور اگر نہ چھوڑ گیا ہوتا کچھ فرماتے واسطے مسلمانوں کے کہ پڑھو نماز اپنے یار پر یعنی آپ نہ پڑھتے اور دوسروں کو فرماتے کہ تم پڑھو
پس جب کھولیں اللہ تعالی نے حضرت پر فتوحیں یعنی غنیمتیں ہاتھ لگیں کھڑے ہوئے یعنی خطبہ کے لیے پس فرمایا کہ میں لائق تر ہوں ساتھ مسلمانوں کے
اونکی جانوں سے پس جو کوئی مرے مسلمانوں سے اور چھوڑ جاوے دین یعنی قرض اور نہ چھوڑ جاوے مال پس مجھ پر ہے ادا کرنا دین اوسکے کا اور جو شخص کہ چھوڑ
جاوے مال پس وہ واسطے وارثوں اوسکے کے ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف لائق تر ہوں الخ یعنی ہر چیز میں امور دین اور دنیا سے پس
واجب ہے مومنوں پر کہ ہوں حضرت محبوب تر طرف اونکی جانوں اونکی سے اور حضرت کے حکم کو مقدم کریں اپنے نفسوں کے حکم سے اور حضرت کے
حق کو مقدم جانیں اپنی نفسوں کے حق سے اور شفقت اونکی حضرت پر زیادہ تر ہے شفقت اونکی کے اپنی نفسوں پر اور اسیطرح شفقت آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم لائق تر ہے شفقت اونکی سے اپنی نفسوں پر پس جب حاصل ہوئی حضرت کو غنیمت تو ہوئے لائق ساتھ ادا کرنے دین اونکے کے جیسا
کہ فرمایا فمن توفی الخ اور واسطے وارثوں اوسکے کے یعنی بعد ادا کرنے دین اوسکی کے اور کہا بعضوں نے کہ تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ادا کرتے
قرض مردوں کا بیت المال سے اور یہی ظاہر ہے اور بعضوں نے کہا کہ حضرت اپنے پاس سے ادا کرتے تھے پھر کہا بعضوں نے کہ تھا ادا کرنا دین کا واجب حضرت پر
اور بعضوں نے کہا کہ تھا یہ تبرع یعنی از راہ احسان کے

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

عَنْ أَبِي خَلْدَةَ الزُّرَقِيِّ قَالَ جِئْنَا
أَبَا هُرَيْرَةَ فِي صَاحِبٍ لَنَا قَدْ أَفْلَسَ فَقَالَ هٰذَا الَّذِي قَضَى فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا رَجُلٍ مَاتَ
أَوْ أَفْلَسَ فَصَاحِبُ الْمَتَاعِ أَحَقُّ بِمَتَاعِهِ إِذَا وَجَدَهُ بِعَيْنِهِ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ . روایت ہے ابی خلدہ زرقی
سے کہ کہا آئے ہم پاس ابو ہریرہ کے بیچ مقدمہ ایک یار اپنے کے کہ تحقیق مفلس ہو گیا تھا یعنی اور اوسکے پاس اسباب لوگوں کا تھا کہ نہیں دیا تھا
مول اوسکا پس پوچھا ہمنے کیا حکم ہے اوسکا پس کہا ابو ہریرہ نے کہ یہ مانند وہ شخص ہے کہ حکم فرمایا اوسکے مقدمہ میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ جو شخص مرے یا مفلس ہو جاوے پس مالک اسباب کا لائق تر ہے ساتھ اسباب اپنے کے جبکہ پاوے جوں کا توں نقل کی یہ شافعی اور ابن ماجہ نے
ف بیان اسکا اسی باب کی پہلی فصل میں گذرا ہے وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسُ الْمُؤْمِنِ
مُعَلَّقَةٌ بِدَيْنِهِ حَتَّى يُقْضَى عَنْهُ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے
ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے روح مومن کی لٹکائی جاتی ہے بسبب دین اپنے کے یعنی نہیں داخل ہوتی جنت میں یا نہیں پہنچتی
بیچ جماعت بندگان صالح کے یہانتک کہ ادا کیا جاوے دین اوسکا نقل کی یہ شافعی اور احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف کہا ہے
بعضوں نے کہ دین جو جنت سے روکتا ہے یہانتک کہ ادا کیا جاوے وہ وہ دین ہے کہ قرض لیا ہے بغیر ضرورت کے یا خرچ کیا ہو اوسے بیچ اسراف کے اور جسنے قرض
لیا حق واجب کے ادا کرنے کے لیے بقدر ضرورت کے اور مال اوسقدر ادا کرنے کے چھوڑا تو اللہ تعالی اوسکو بہشت سے نہیں روکیگا انشاء اللہ تعالی کہ سلطان
بیت المال کو چاہیے کہ ادا کرے اوسکی طرف سے اور وہ نہ ادا کرے گا تو اللہ تعالی اوسکے قرض خواہ کو راضی کردیگا وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاحِبُ الدَّيْنِ مَأْسُورٌ بِدَيْنِهِ يَشْكُو إِلَى رَبِّهِ الْوَحْدَةَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَوَاهُ

شرح السنة وروي أنّ معاذًا كان يدّان فأتى غرماؤه إلى النبي صلى الله عليه وسلم فباع النبي صلى الله عليه وسلم ماله كله في دينه حتى قام معاذ بغير شيء مرسل هذا لفظ المصابيح ولم أجده في الأصول إلا في المنتقى وعن عبد الرحمن بن كعب بن مالك قال كان معاذ بن جبل شابا سخيا وكان لا يمسك شيئا فلم يزل يدّان حتى أغرق ماله كله في الدين فأتى النبي صلى الله عليه وسلم فكلمه ليكلم غرماءه فلو تركوا لأحد لتركوا لمعاذ لأجل رسول الله صلى الله عليه وسلم فباع رسول الله صلى الله عليه وسلم لهم ماله حتى قام معاذ بغير شيء رواه سعيد في سننه مرسلا اور روایت ہے براء بن عازب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قرضدار قید کیا جاوے گا بسبب اپنی قرض کے یعنی جنت کے داخل ہونے سے اور صالحین کی صحبت میں پہونچنے سے روکا جاویگا شکوہ کریگا طرف پروردگار اپنے کے تنہائی کا دن قیامت کے نقل کی شرح سنہ میں اور روایت کی گئی ہے کہ معاذ بن جبل تھے لیتے قرض پس آئے قرضخواہ انکے طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس بیچ ڈالا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مال انکا سارا انکے دین میں یعنی ادا کرنے کے لیے یہاں تک کہ رہ گئے معاذ خالی یہ حدیث مرسل ہے اور یہ لفظ مصابیح کے ہیں اور نہیں پایا میں نے یہ حدیث اصول میں یعنی صحاح ستہ وغیرہ میں مگر منتقی میں اسی طرح اور روایت ہے عبدالرحمن بیٹے مالک کے سے کہ کہا تھے معاذ بن جبل جوان سخی اور تھے نہ باقی رکھتے اپنے کوئی چیز یعنی مال میں سے بسبب سخاوت کے پس ہمیشہ قرض لیا کرتے تھے یہاں تک کہ ڈبو دیا مال اپنا سارا قرض میں پس آئے معاذ نبی خدا صلی اللہ علیہ وسلم پاس پس بات کی حضرت نے انکے لینے والے قرض خواہوں سے یعنی یہ کہ قرض چھوڑ دیں سب یا بعض پس نہ مانا حضرت کا اور قرضخواہوں نے کچھ نہ چھوڑا پس اگر چھوڑتے قرض کسی کے لیے تو البتہ چھوڑتے معاذ کے لیے واسطے خاطر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس بیچا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قرض خواہوں کے لیے مال معاذ کا یہاں تک کہ رہ گئے معاذ خالی نقل کی یہ سعید نے اپنے سنن میں بطریق ارسال کے ف شکوہ کریگا یعنی اپنے پروردگار سے شکوہ کریگا اپنی تنہائی و بہشت میں جانے [illegible] اور لوگوں کے پاس پہنچنے سے محروم رہیگا اور نہ کوئی سفارشی نظر آویگا اگرچہ دلوں میں تنہائی سے یہاں تک حق [illegible] کہ قرضخواہ کو راضی کرنے کے لئے کیا ہوں قرض خواہ کے اوسپر اسواسطے رحمت نے اللہ تعالی کے قرضخواہ کو اپنے فضل سے پس [illegible] عذاب ہوگی کہ بڑا رنج پاویگا اور یہ حیا و ابالتہ منہ اور ایک حدیث میں آیا کہ قرضدار قید کیا جاویگا بیچ اپنے دین کے اپنی قبر میں شکوہ کریگا طرف اللہ تعالی کی تنہائی کا اور نہیں پائی یہ حدیث اصول میں یعنی اصول اون کتابوں کو کہتے ہیں جنمیں حدیثیں سند سے لکھی گئی ہیں اور منتقی نام ہے کتاب کا پس مولف مشکوۃ کا کہنا ہے کہ یہ لفظ مصابیح کے ہیں اور نہیں پایا میں نے اسکو اصول میں مگر منتقی میں ساتھ ان الفاظ کے وعن عبد الرحمن الخ کہ لکھی ہے یہ عبارت بکتاب منتقی لایا اسکو تاکہ معلوم ہو کہ یہ حدیث اگرچہ ان اصول میں نہیں ہے کہ دیکھا اونکو مولف نے لیکن موجود ہے منتقی میں پس معلوم ہوا کہ بعض اصول میں ہے جو نہ لایا اسکو صاحب منتقی اپنی کتاب میں پس چاہئے کہ لفظ وعن بیچ عبارت وعن عبد الرحمن کے سیاہی سے لکھا جاوے نہ سرخی سے فتامل ح وعن الشريد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لَيُّ الواجد يحل عرضه وعقوبته قال ابن المبارك يحل عرضه يغلظ له وعقوبته يحبس له رواه أبو داود والنسائي اور روایت ہے شرید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیر کرنا غنی کا حلال کرتا ہے آبرو اوسکی کو اور سزا یعنی قید اوسکی کو کہا ابن مبارک نے حلال کرنا آبرو اوسکی کا یہ ہے کہ سخت کہا جاوے اوسکو اور سزا یہ ہے کہ قید کیا جاوے اسکو نقل کی یہ ابوداود اور نسائی نے ف یعنی غنی ہو کر جو قرض خواہ کا قرض نہ ادا کرے [illegible] کہا جاوے اسکو اور قید کرے اسکو حاکم کہ حکم ہے اسکے لیے [illegible]

بِجَنَازَةٍ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهَا فَقَالَ هَلْ عَلَى صَاحِبِكُمْ دَيْنٌ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ هَلْ تَرَكَ لَهُ مِنْ وَفَاءٍ قَالُوْا لَا قَالَ صَلُّوْا عَلَى صَاحِبِكُمْ قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عَلَيَّ دَيْنُهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَتَقَدَّمَ فَصَلَّى عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ مَعْنَاهُ وَقَالَ فَكَّ اللّٰهُ رِهَانَكَ مِنَ النَّارِ كَمَا فَكَكْتَ رِهَانَ أَخِيْكَ الْمُسْلِمِ لَيْسَ مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَقْضِيْ عَنْ أَخِيْهِ دَيْنَهُ إِلَّا فَكَّ اللّٰهُ رِهَانَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ لایا گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک جنازہ کہ نماز پڑھیں اوس پر پوچھا آیا اوپر تمہارے یار کے قرض تھا لوگوں نے کہا ہاں فرمایا کیا چھوڑ گیا ہے واسطے قرض کے یعنی مال بقدر ادائے قرض کیا کہ نہیں فرمایا پڑھو نماز اپنے یار پر یعنی میں نہیں پڑھتا کہا علی ابن ابی طالب نے میرے ذمہ ہے قرض اوسکا یا رسول اللہ پس آگے بڑھے حضرت اور نماز پڑھی اوس پر اور ایک روایت میں معنی اس حدیث کے ہیں جو مذکور ہوا اور زیادہ ہے کہ فرمایا حضرت نے یعنی حضرت علی کو کہ خلاص کیا یا خلاص کرے اللہ تعالی رہن تیرا آگ سے جیسا کہ خلاص کیا تو نے رہن اپنے بھائی مسلمان کا نہیں کوئی بندہ مسلمان کہ ادا کرے اپنے بھائی کی طرف سے دین اوسکا مگر خلاص کریگا اللہ تعالی رہن اوسکا دن قیامت کے نقل کی شرح السنۃ میں وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ وَهُوَ بَرِيْءٌ مِنَ الْكِبْرِ وَالْغُلُوْلِ وَالدَّيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے ثوبان سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مرے اس حال میں کہ وہ پاک ہو تکبر سے اور خیانت سے اور قرض سے داخل ہوگا جنت میں یعنی ساتھ سابقوں کے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے وَعَنْ أَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَعْظَمَ الذُّنُوْبِ عِنْدَ اللّٰهِ أَنْ يَلْقَاهُ بِهَا عَبْدٌ بَعْدَ الْكَبَائِرِ الَّتِيْ نَهَى اللّٰهُ عَنْهَا أَنْ يَمُوْتَ رَجُلٌ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ لَا يَدَعُ لَهُ قَضَاءً رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہے ابو موسی سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا تحقیق بہت بڑا گناہ ہونے نزدیک اللہ کے یہ ہے کہ ملے اللہ تعالی ساتھ گناہوں کے بندہ پیچھے کبیرہ گناہوں کے کہ منع کیا اللہ تعالی نے اون سے یہ ہے کہ مرے آدمی اس حال میں کہ اوسپر ہو دین کہ نہ چھوڑ گیا ہو مال واسطے اوسکے ادا کے نقل کی یہ احمد اور ابو داؤد نے ف یہ کبیرہ گناہوں سے کہنا اسکا کہ قرض جب کبائر سے نہیں ہے بلکہ وہ مشتبہ ہے جیسا کہ آیا ہے بعض احادیث میں اور نہی جو آئی ہے وہ بسبب عارض کے ہے کہ وہ ضائع کرنا حقوق لوگوں کا ہے بخلاف کبائر کے کہ وہ منع کیے گئے لذاتہا یعنی ایک توجیہ خوب ہے اور کہا بعض نے کہ کبیرہ گناہ کہ مشہور ہیں مانند شرک اور زنا وغیرہ کے انکے بعد درجہ اوسکا ہے سبب اوسکے یہ بھی بعد کبیرہ گناہوں میں داخل ہے وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصُّلْحُ جَائِزٌ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ إِلَّا صُلْحًا حَرَّمَ حَلَالًا أَوْ أَحَلَّ حَرَامًا وَالْمُسْلِمُوْنَ عَلٰى شُرُوْطِهِمْ إِلَّا شَرْطًا حَرَّمَ حَلَالًا أَوْ أَحَلَّ حَرَامًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَانْتَهَتْ رِوَايَتُهُ عِنْدَ قَوْلِهِ شُرُوْطِهِمْ اور روایت ہے عمرو بن عوف مزنی سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا صلح جائز ہے درمیان مسلمانوں کے مگر وہ صلح کہ حرام کرے حلال کو یا حلال کرے حرام کو اور مسلمان اپنی شرطوں پر ہیں یعنی شرطیں کہ آپس میں کی ہیں صلح وغیرہ میں وفا اون کا اونپر لازم ہے اور رعایت اونکی مگر وہ شرط کہ حرام کرے حلال کو یا حلال کرے حرام کو نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ اور ابو داؤد نے اور تمام ہوئی روایت ابو داؤد کی لفظ شروطہم تک ف کہ صلح حرام کو حلال کرے مثلاً صلح کرے اسپر کہ نہیں صحبت کریگا اپنی سوکن سے تو یہ صلح نہیں درست کہ اسمیں حرام کیا حلال کو اور ایسی صلح بھی نہیں درست ہے کہ حلال کرے حرام کو مثلاً صلح کرے کسی شے پر شراب اور سور کے اور شرط کہ حرام کرے حلال کو مثلاً شرط کرے اپنی بیوی کیساتھ کہ نہیں صحبت کریگا اپنی لونڈی سے اور یا حلال کرے حرام کو مثلاً یہ شرط کرے کہ نکاح کروں گا بیوی کی بہن سے ساتھ بیوی کے تو ایسی شرطیں نہیں درست ہیں مناسبت اس حدیث کے ساتھ عنوان باب کے غیر ظاہر ہے مگر یہ کہ کہا جاوے

کہ سوا بیع وشرا میں وقت افلاس کے مہلت دینا [illegible] **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ
قَالَ جَلَبْتُ اَنَا وَمَخْرَفَةُ الْعَبْدِيُّ بَزًّا مِنْ هَجَرَ فَاَتَيْنَا بِهٖ مَكَّةَ فَجَاءَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِيْ فَسَاوَمَنَا
بِسَرَاوِيْلَ فَبِعْنَاهُ وَثَمَّ رَجُلٌ يَزِنُ بِالْاَجْرِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زِنْ وَاَرْجِحْ رَوَاهُ اَحْمَدُ
وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ روایت ہے سوید بن قیس سے
کہ کہا لایا میں اور مخرفہ عبدی کپڑا بیچنے کے لیے ہجر سے کہ نام ہے ایک مکان کا قریب مدینہ کے پس لائے ہم اوسکو مکہ میں پھر آئے
ہمارے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس حال میں کہ پیادہ پا چلتے تھے یعنی سوار نہ تھے پس چکایا ہم سے پائجامہ پس بیچا ہم نے اوسکو اور وہاں تھا
ایک شخص تولتا تھا مول بدلے مزدوری کے یعنی تولنے پر مزدوری لیتا تھا پس فرمایا اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تول اور زیادہ تول
اور زیادہ تول یعنی جتنا مول ٹھہرا ہے اوس سے کچھ زیادہ دے نقل کی یہ احمد اور ابوداود اور ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور کہا ترمذی
نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **ف** [illegible] ابو ہریرہ سے لایا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پائجامہ چار درہم کو خرید [illegible]
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت نے پائجامہ خریدا اور پہننا پائجامہ کا سنت ہوا [illegible] واضح ہو کہ
[illegible] حضرت کی [illegible] سب [illegible] حدیث [illegible]
[illegible] **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ كَانَ لِيْ عَلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَيْنٌ فَقَضَانِيْ وَزَادَنِيْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ روایت ہے جابر سے کہ تھا قرض میرا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پس
ادا کیا اوسکو اور زیادہ دیا مجھکو نقل کی یہ ابوداود نے **ف** [illegible] سے معلوم ہوا [illegible] کچھ زیادہ دینا اپنی طرف
[illegible] **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ رَبِيْعَةَ قَالَ اسْتَقْرَضَ
مِنِّي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعِيْنَ اَلْفًا فَجَاءَهٗ مَالٌ فَدَفَعَهٗ اِلَيَّ وَقَالَ بَارَكَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ اِنَّمَا
جَزَاءُ السَّلَفِ الْحَمْدُ وَالْاَدَاءُ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ [illegible] نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
[illegible] برکت دے تجھکو اللہ تعالیٰ بیچ
اہل تیرے کے [illegible] شکر وثنا کرنی اور ادا کرنا نقل کی یہ نسائی نے **وَعَنْ** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ لَهٗ عَلٰى رَجُلٍ حَقٌّ فَمَنْ اَخَّرَهٗ كَانَ لَهٗ بِكُلِّ يَوْمٍ صَدَقَةٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ روایت ہے عمران بن حصین
سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ہو واسطے اوسکے کسی شخص پر حق پس جو شخص تاخیر کرے اوسکو یعنی حق کے
طلب کرنے میں تاخیر کرے ہوگا واسطے اوسکے ہر روز کے صدقہ نقل کی یہ احمد نے **وَعَنْ** سَعْدِ بْنِ الْاَطْوَلِ قَالَ مَاتَ اَخِيْ وَتَرَكَ
ثَلٰثَمِائَةِ دِيْنَارٍ وَتَرَكَ وَلَدًا صِغَارًا فَاَرَدْتُ اَنْ اُنْفِقَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَخَاكَ مَحْبُوْسٌ
بِدَيْنِهٖ فَاقْضِ عَنْهُ قَالَ فَذَهَبْتُ فَقَضَيْتُ عَنْهُ ثُمَّ جِئْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ قَضَيْتُ عَنْهُ وَلَمْ يَبْقَ
اِلَّا امْرَاَةٌ تَدَّعِيْ دِيْنَارَيْنِ وَلَيْسَتْ لَهَا بَيِّنَةٌ قَالَ اَعْطِهَا فَاِنَّهَا صَادِقَةٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ روایت ہے سعد بن اطول سے
کہ کہا مر گیا بھائی میرا اور چھوڑ گیا تین سو دینار اور چھوڑ گیا لڑکے چھوٹے پس چاہا میں نے یہ کہ خرچ کروں اون پر پس فرمایا مجھکو رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بھائی تیرا قید کیا گیا ہے بدلے قرض اپنے کے یعنی عالم برزخ میں قید ہے کہ نہیں

پہونچ سکتا واسکی نسبت کہا دو سالکین کے پاس پس لا کر اوسکی طرف کہا کہ سبقت لے گیا میں اور ادا کیا میں نے قرض اوسکی طرف سے پھر آؤ میں اور دفن
کیا میں نے کہ یارسول اللہ تحقیق ادا کیا میں نے اوسکی طرف سے اور نہیں باقی رہی مگر ایک عورت کہ دعویٰ کرتی ہے چھ درہم کا اور نہیں ہے واسطے
اوسکے گواہ فرمایا دے اوسکو سبب اسکے کہ تحقیق وہ سچی ہے روایت کی یہ احمد نے ف یا تو حضرت کو حال اوسکے قرض کا بغیر دیے کے معلوم ہوا پس حکم کیا اوسکو
دینے کا اسلیے کہ جائز ہے حاکم کو یہ کہ حکم کرے ساتھ علم اپنے کے اور یا حضرت کو وحی سے حال اوسکے قرض کا معلوم ہوا ہو اور اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ دین میراث پر مقدم ہوا ہے **وعن** محمد بن عبد اللہ بن جحش قال کنا جلوسا بفناء المسجد حیث یوضع الجنائز و
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جالس بین ظہرینا فرفع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بصرہ قبل السماء فنظر
ثم طأطأ بصرہ ووضع یدہ علی جبہتہ قال سبحان اللہ سبحان اللہ ماذا نزل من التشدید قال فسکتنا یومنا و
لیلتنا فلم نرہا الا خیرا حتی اصبحنا قال محمد فسألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما التشدید الذی نزل قال
فی الدین والذی نفس محمد بیدہ لو ان رجلا قتل فی سبیل اللہ ثم عاش ثم قتل فی سبیل اللہ ثم عاش ثم قتل فی سبیل
اللہ ثم عاش وعلیہ دین ما دخل الجنۃ حتی یقضی دینہ رواہ احمد وفی شرح السنۃ نحوہ اور روایت ہے محمد بن عبد اللہ بن
جحش سے کہ کہا تھے ہم بیٹھے ہوئے بیچ صحن مسجد کے جہاں کہ رکھے جاتے تھے جنازے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے
درمیان ہمارے پس اوٹھائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نظر اپنی طرف آسمان کی پس دیکھا پھر جھکائی نظر اپنی اور رکھا ہاتھ اپنا اوپر پیشانی اپنی
کے کہا سبحان اللہ سبحان اللہ یعنی مانند تعجب کے کس قدر اوتری ہے سختی کہا راوی نے پس چپ رہے ہم یعنی سوال سے اوس دن اور رات پس نہ دیکھی
ہمنے کوئی بلا یعنی سختی اور عذاب یہ دیکھا ہے یعنی اوس سختی کو خیال کیا تھا ہم نے کہ اوس سختی سے عذاب ہے کہ بالفعل نازل ہوگا سو نہ دیکھا یہانتک
کہ صبح کی ہمنے کہا محمد بن عبد اللہ راوی نے پس پوچھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا سختی ہے جو کہ اوتری فرمایا بیچ قرض کے سختی
اوتری ہے قسم ہے اوس ذات کی کہ جان محمد کی بیچ ہاتھ اوسکے ہے اگر کوئی شخص مارا جاوے اللہ کی راہ میں پھر زندہ ہو پھر مارا جاوے اللہ کی راہ میں
پھر زندہ ہو پھر مارا جاوے اللہ کی راہ میں پھر زندہ ہو اور اوسپر ہو دین نہیں داخل ہوگا بہشت میں یہانتک کہ ادا کیا جاوے دین اوسکا
یعنی اگرچہ کئی بار اللہ کی راہ میں مارا جاوے تو بھی کفارہ دین کا نہیں ہوتا نقل کی یہ احمد نے اور شرح السنۃ میں مانند اسکے ہے یعنی مطلب یہی ہے
اور لفظ اوسکے اور ف اس میں دلیل ہے اسپر کہ جنازوں پر نماز مسجد میں نہ پڑھتے تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ

باب الشرکۃ والوکالۃ

باب ہے بیچ بیان شرکت اور وکالت کے ف شرکت دو قسم ہے شرکت ملک اور شرکت عقد شرکت
ملک تو یہ ہے کہ مالک ہوں دو شخص عین چیز کے یعنی ایک چیز کے بطور میراث کے یا خریدنے کے یا کوئی ہبہ کرے اون دونوں کو کچھ مال یا غالب ہوں دو شخص
مباح پر مثلاً شکار کریں دو شخص وغیرہ ذلک یا ملا جاوے مال دو شخص کا اس طرح کہ نہ تمیز ہو سکے یعنی ایک شخص کا مال دوسرے کے مال سے مل گیا ہے وہ ایک
دوسرے کا دور ہو جاوے یا دونوں قصداً اوس مال کو ملاویں پس حکم اس شرکت کا یہ ہے کہ ہر ایک شریک کے حصہ میں اجنبی ہے اور جائز ہے بیچنا اپنے حصے کا
اپنے شریک کے ہاتھ اور غیر شریک کے ہاتھ بھی بیچنا جائز ہے حصہ کا بغیر اذن شریک کے سوا ان دونوں قسم اخیر کے یعنی جو دونوں نے مال ملا دیا ہو یا
آپسے مل گیا ہو تو اوسکا بیچنا بغیر اذن شریک کے درست نہیں اور شرکت عقد یہ ہے کہ کہے ایک دوسرے سے کہ شریک کیا میں نے تجھکو فلانی چیز
میں اور دوسرا قبول کرے اور رکن شرکت کا ایجاب و قبول ہے اور شرط اوسکی یہ ہے کہ نہو اوس میں کوئی چیز ایسی کہ قطع کرے شرکت کو مانند
شرط کرنے معین بعضے روپیوں کی فائدہ میں سے واسطے ایک کے اون دونوں میں سے یعنی اگر دو شریک ہوں ایک یہ شرط کرے کہ جو فائدہ ہوگا اوسمیں سے

پانچ روپے میں سے اوسکا نفع ایسی شرط شرکت کو قطع کرتی ہو تو نا اسکا شرط ہوا شرکت کی اور یہ شرکت عقد چار قسم پر ہے شرکت
مفاوضہ اور شرکت عنان اور شرکت صنائع و تقبل اور شرکت وجوہ شرکت مفاوضہ تو یہ ہے کہ شریک ہوں دو شخص کہ برابر ہوں دونوں
تصرف میں اور دین میں اور مال میں اور اعتقاد میں اور متضمن ہوتی ہے یہ شرکت وکالت اور کفالت کو یعنی ایک دوسرے کا وکیل اور کفیل ہوتا ہے پس
نہیں جائز ہے یہ شرکت درمیان مسلمان اور ذمی کے اس لیے کہ دین میں مساوی نہیں اور نہ درمیان غلام اور آزاد کے اور نہ درمیان بالغ اور لڑکے کے
اس لیے کہ تصرف میں مساوی نہیں اور ضرور ہے ذکر لفظ مفاوضہ کا یا بیان کرنا تمام مقتضیات اسکے کا اور نصیب ہر ایک کا جو اسمیں دیا مال کا اوس
مال وقت عقد کے اور اون دونوں میں سے جو کوئی کچھ حاصل کریگا سوا طعام اور لباس اپنے اہل کے پس وہ دونوں کا ہوگا اور نہیں صحیح شرکت
مفاوضہ اور عنان مگر ساتھ روپیہ یا اشرفی یا پیسوں کے کہ جنکا چلن ہو نزدیک امام محمد کے اور ساتھ ڈلے سونے اور چاندی کے اگر معاملہ کرتے ہوں
لوگ ساتھ اوسکے اور اگر ایک دونوں شریکوں میں سے مالک ہو بسبب ارث کے یا اور جہت کے ایسے مال کا کہ جسمیں شرکت مفاوضہ درست ہو سکتی ہے یعنی نقد
روپیہ اشرفی کے تو شرکت مفاوضہ جاتی رہی اور شرکت عنان ہو گئی اور اگر وارث ہو ایک شریک دونوں میں سے ایسی چیز کا کہ جسمیں شرکت مفاوضہ
نہیں ہو سکتی مانند اسباب اور مکان وغیرہ کے باقی رہی شرکت مفاوضہ اور شرکت عنان یہ ہے کہ شریک ہوں دو شخص کسی ایک چیز میں اور کسی میں نہ
یعنی تصرف وغیرہ میں برابر نہ ہوں اور یہ شرکت متضمن ہوتی ہے وکالت کو نہ کفالت کو اور شرکت صنائع و تقبل یہ ہے کہ شریک ہوں دو درزی یا دو سنار یا دو
دھوبی یا ایک رنگریز اور دوسرا دھوبی اور شرط یہ کریں کہ قبول کریں کام دونوں اور ہو کسب درمیان دونوں کے یعنی دونوں مل کر کسب کریں اور اگر شرط
کریں دو تہائی کام کرنے میں آدھوں آدھ کی اور نفع میں شرط کریں کہ دو تہائی ایک کے اور ایک تہائی ایک کو تو جائز ہے اور جو کام کہ ایک کا دونوں
سے لازم ہوگا دونوں پر کرنا اوسکا پس ہر ایک سے طلب کرنا کام کا پہونچتا ہے اور ہر ایک کو مزدوری مانگنی اور بری ہوگا دینے والا مزدوری کا
ساتھ دینے کے ایک کو اون دونوں میں سے اور کمائی درمیان دونوں کے ہوگی اگرچہ کام کرے ایک اون دونوں میں سے فقط اور شرکت وجوہ یہ ہے کہ
دو شخص کہ اون کے پاس مال نہ ہو شریک ہوں اس طرح کہ اپنی وجاہت و عزت سے اسباب مول لیکر بیچیں گے اور نفع درمیان دونوں کے ہو
جس قدر شرط کریں پس اگر شرط کریں دونوں اسمیں بطور مفاوضہ کے تو صحیح ہے اور اگر مطلق رکھیں تو بطور شرکت عنان کے ہوگی اور متضمن ہے یہ شرکت
وکالت کو بیچ اوس چیز کے کہ مول لیں یعنی ایک دوسرے کا وکیل ہوتا ہے پس اگر شرط کریں دونوں آدھوں آدھ ملک خریدی ہوئی چیز کی اسمیں یا تہائی ایک کے
لیے اور دو تہائی ایک کے لیے تو نفع بھی اسی طرح ہوگا اور شرط زیادتی کی باطل ہے اور نہیں جائز ہے شرکت اوس چیز میں کہ نہیں صحیح ہے وکالت
اوس میں مانند لکڑی چننے کے اور گھاس لانے اور شکار کرنے اور پانی لانے کے جو جمع کریگا وہ اوسی کا ہوگا اور اگر مدد کی دوسرے نے تو مزدوری اسی کے
بسبب مول ... اور وکالت کے معنی ہیں قائم کرنا غیر کا جگہ اپنی تصرف میں اور شرط وکالت کی یہ ہے کہ موکل مالک تصرف کا ہو اور وکیل جانتا ہو
عقد کو یہ تھوڑا سا مختصر لکھا ہے جسکو مفصل دیکھنا منظور ہو مسائل کو وہ حقیقی ہیں یہ اور فقہ کی کتابوں میں دیکھے

الفصل الاول فصل اول

عَنْ زُهْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ أَنَّهُ كَانَ يَخْرُجُ بِهِ جَدُّهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هِشَامٍ إِلَى السُّوقِ فَيَشْتَرِي الطَّعَامَ
فَيَلْقَاهُ ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ الزُّبَيْرِ فَيَقُولَانِ لَهُ أَشْرِكْنَا فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ دَعَا لَكَ بِالْبَرَكَةِ فَيُشْرِكُهُمْ فَرُبَّمَا
أَصَابَ الرَّاحِلَةَ كَمَا هِيَ فَيَبْعَثُ بِهَا إِلَى الْمَنْزِلِ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هِشَامٍ ذَهَبَتْ بِهِ أُمُّهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَمَسَحَ رَأْسَهُ وَدَعَا لَهُ بِالْبَرَكَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے زہرہ بن معبد سے کہ وہ نکلتے تھے یعنی لیجاتے اونکو اونکے دادا عبداللہ بن ہشام
طرف بازار کے پس خریدتے غلہ اور ملتے اونکو عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن زبیر پس کہتے وہ دونوں اونکو کہ شریک کرے ہمکو اسلیے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم

نے دعا کی ہو واسطے بیع کے ساتھ برکت کے پس ایک کرتے تھے وہ اجہے اونکو پس اکثر نفع لاتے ہیں فائدہ مقدار ہو جاوے تو بیع بے نقصان یعنی
بہت ماحضر سکے پھر بھیجے اوسکو طرف مکان اپنے کے اور تھے عبداللہ بن ہشام کہ لیگئی تھی اونکو ماں اونکی یعنی زینب بنت حمید طرف حضرت نبی خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے پس ہاتھ پھیرا سر پر اوسکے اور دعا کی واسطے اوسکے ساتھ برکت کے نقل کی یہ بخاری نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہے شرکت
عقود میں ع **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَتِ الْأَنْصَارُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْسِمْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ إِخْوَانِنَا النَّخِيلَ
قَالَ لَا تَكْفُونَنَا الْمَئُونَةَ وَنُشْرِكُكُمْ فِي الثَّمَرَةِ قَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا انصار
نے واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تقسیم کر دو درمیان ہمارے اور درمیان بھائیوں ہمارے کے درخت کھجور کے فرمایا نہیں بلکہ تم کفایت
کرو ہم سے یعنی مہاجروں سے محنت کو یعنی فقط تمہیں محنت کرو ہم نہیں کرتے اور شریک سمجھے ہم تمکو میوے میں کہا انصار نے سنا ہم نے اور مانا ہم نے نقل
کی بخاری نے **ف** یعنی جب مہاجر ہجرت کر کے مدینہ میں آئے اور مال انکا مکہ میں چھوٹ گیا تو وہ محتاج تھے پاس انصار کی درخت کھجور کے
تھے کہ ہم میں اور ہمارے بھائیوں مہاجروں میں تقسیم کر دیجئے اوسکے جواب میں حضرت نے فرمایا کہ میں درخت نہ تقسیم کرونگا تم میں محافظت کرو اور اونکی اپنی
وجود دینے کی محنت اپنے ذمہ رکھو ہمارے لوگ محنت نہیں کر سکتے جب میوہ تیار ہو گا تو وہ نصف تمہیں ہو گا اور نصف انکا اس
حدیث سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے مدد کرنی بھائی مسلمان کی اور یہ کہ مشقت کا اوٹھانا اور یہ بیان ہے شرکت کا ع **وَعَنْ** عُرْوَةَ
بْنِ أَبِي الْجَعْدِ الْبَارِقِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَاهُ دِينَارًا لِيَشْتَرِيَ بِهِ شَاةً فَاشْتَرَى لَهُ شَاتَيْنِ فَبَاعَ إِحْدَاهُمَا بِدِينَارٍ
وَأَتَاهُ بِشَاةٍ وَدِينَارٍ فَدَعَا لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَرَكَةِ فِي بَيْعِهِ فَكَانَ لَوِ اشْتَرَى التُّرَابَ لَرَبِحَ فِيهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہے عروہ بن ابی الجعد بارقی سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا اوسکو ایک دینار تاکہ خریدے واسطے اونکے ایک بکری پس خریدی
اوس نے واسطے حضرت کے دو بکریاں پھر بیچی ایک اون میں سے ایک دینار کو اور آیا حضرت کے پاس ایک بکری اور ایک دینار لیکر پس دعا کی واسطے اوسکے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع میں اوسکے ساتھ برکت کے پس تھے وہ کہ اگر خریدتے مٹی البتہ فائدہ اوٹھاتے بیچ اوس کے نقل کی یہ بخاری نے **ف**
کہا ابن مالک نے اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہے وکیل کرنا معاملات میں اور تمام ایسی چیزوں میں کہ جاری ہوتی ہے اوس میں نیابت اور جو کوئی بیچے مال
غیر کا بغیر اذن اوسکے کے منعقد ہو جاتی ہے بیع لیکن موقوف ہوتی ہے صحت اوسکی اوپر اذن مالک کے اور یہی مذہب ہے ابو حنیفہ اور مالک کا اور کہا شافعی نے کہ نہیں جائز
ہر گز اگرچہ راضی ہو مالک بعد اوسکے ع **الْفَصْلُ الثَّانِي** فصل دوسری **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ أَنَا
ثَالِثُ الشَّرِيكَيْنِ مَا لَمْ يَخُنْ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ فَإِذَا خَانَهُ خَرَجْتُ مِنْ بَيْنِهِمَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَزَادَ رَزِينٌ وَجَاءَ الشَّيْطَانُ
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ پہونچایا ابی ہریرہ نے حدیث کو حضرت تک کہ فرمایا حضرت نے تحقیق اللہ عزوجل فرماتا ہے میں تیسرا ہوں دو شریکوں کا جب تک
نہیں خیانت کی ایک نے دونوں میں سے ساتھی اپنے سے پس جب خیانت کرتا ہے ایک تو نکل جاتا ہوں میں درمیان اون دونوں کے سے نقل کی یہ ابو داؤد نے
اور زیادہ کیا رزین نے اور آتا ہے شیطان **ف** تیسرا ہوں ان کا یعنی مددگار اونکا ہوں ساتھ برکت کے حفاظت کرتا ہوں مال اونکا اور دیتا ہوں نفع اونکو
اونکو روزی اور خیر انکے معاملات میں اور جب خیانت کرتا ہے کوئی دونوں میں سے نکل جاتی ہے برکت اونکے معاملے سے بسبب خیانت کے اور اس سے
معلوم ہوا کہ مستحب ہے شرکت کرنی اسلئے کہ برکت اوترتی ہے اللہ تعالی کی طرف سے اور اس میں بخلاف اوسکے کہ ایک دوسرے کی
بسبب محافظت مال شریک اپنے کا اور اللہ تعالی مددگار ہوتا ہے بندہ کا جبتک کہ بندہ اپنے بھائی مسلمان کی مدد میں ہوتا ہے ع **وَعَنْهُ** عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَدِّ الْأَمَانَةَ إِلَى مَنِ ائْتَمَنَكَ وَلَا تَخُنْ مَنْ خَانَكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے

ہے

ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہنچا امانت کو طرف اوس شخص کے کہ امانت دار کرے تجھکو اور نہ خیانت کر تو اوس شخص کی کہ خیانت کرے تیری ساتھ کی یہ ترمذی نے اور ابوداود اور دارمی نے ف کہا قاضی نے کہ مراد یہ ہے کہ نہ معاملہ کر خائن سے ساتھ معاملہ اوسکے کہ برا ہووے نزدیک اوسکے اور نہیں داخل ہوا ہے یعنی اوسکے کہ جو مستحق اپنے مال کا ہو لینی سکے کہ کے ایسے کہ حق اپنا لیتا ہو اوسکے مصداق یہ بات ہے اور وہ عیب صاحب ہوا اور مذہب امام شافعی کا یہ ہے کہ اگر کسیکا کچہ کسیکے ذمہ آتا ہو اور وہ منکر ہو اور اوسکے مال پر قادر ہو تو اوسکا مال لینا درست ہے بقدر اپنے حق کے اور اگر جنس مال پر قادر ہو تو وہ جنس میں سے ہو کہ اوسکے ذمہ مثلا روپے اوسکے کسیکے ذمہ تھے اور روپے اوسکے لے سکے تو پیسے پر قادر ہو تو موافق حق کے لے لے کذا فی المرقات وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ اَرَدْتُ الْخُرُوْجَ اِلٰى خَيْبَرَ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَقُلْتُ اِنِّيْ اَرَدْتُ الْخُرُوْجَ اِلٰى خَيْبَرَ فَقَالَ اِذَا اَتَيْتَ وَكِيْلِيْ فَخُذْ مِنْهُ خَمْسَةَ عَشَرَ وَسْقًا فَاِنِ ابْتَغٰى مِنْكَ اٰيَةً فَضَعْ يَدَكَ عَلٰى تَرْقُوَتِهِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا ارادہ کیا میں نے نکلنے کا طرف خیبر کے پس آیا میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس یعنی بارادہ رخصت ہونے کے پس سلام کیا اونپر اور کہا میں نے تحقیق میں چاہتا ہوں نکلنا طرف خیبر کے پس فرمایا جس وقت کہ پہنچے تو میرے وکیل کے پاس پس لے اوس سے پندرہ وسق پھر اگر مانگے تجھسے کوئی نشانی پس رکہ ہاتھ اپنا اوپر حلق اوسکے کے نقل کی یہ ابوداود نے ف پندرہ وسق یعنی کھجوریں اور وسق ہوتا ہے ساٹھ صاع کا اور حضرت نے اوس وکیل کو تعلیم کر دیا ہوگا کہ جو کوئی میری طرف سے مانگنے آوے اور تو اوس سے نشان لے اور نشان لینا طلب کرے اور وہ ہاتھ رکھے حلق پر تو جانے کہ سچا ہے یعنی بھیجا ہوا میرا ہے پس جو شخص وہی نشانی بتلاوے اوسکو دیا کر وکیل کو یہی حکم دیا ہے مقرر کیا

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری عَنْ صُهَيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ فِيْهِنَّ الْبَرَكَةُ الْبَيْعُ اِلٰى اَجَلٍ وَالْمُقَارَضَةُ وَاِخْلَاطُ الْبُرِّ بِالشَّعِيْرِ لِلْبَيْتِ لَا لِلْبَيْعِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ روایت ہے صہیب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین چیزیں ہیں کہ اون میں برکت ہے یعنی خیر کثیر ہوتی ہے اور وہ یعنی بیچنا ساتھ دینے مدت کے یعنی ادہار اور مضاربت اور ملانا گیہوں کا ساتھ جو کے واسطے خرچ گہر کے نہ واسطے بیچنے کے نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف مضاربت یہ ہے کہ ایک شخص اپنا مال سوداگری کے لیے کسیکو دے اور وہ محنت کرے اور آپس میں نفع ٹھہرا لیں آدھوں آدہ یا کم و بیش اور جو ملاوے گیہوں میں گہر کے خرچ کے لیے تو بہت ہو جاویں اور بیچنے کے لیے نہ ملاوے کہ یہ گناہ و فریب ہے وَعَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مَعَهُ بِدِيْنَارٍ لِيَشْتَرِيَ لَهُ بِهِ اُضْحِيَّةً فَاشْتَرٰى كَبْشًا بِدِيْنَارٍ وَبَاعَهُ بِدِيْنَارَيْنِ فَرَجَعَ فَاشْتَرٰى اُضْحِيَّةً بِدِيْنَارٍ فَجَاءَ بِهَا وَبِالدِّيْنَارِ الَّذِي اسْتَفْضَلَ مِنَ الْاُخْرٰى فَتَصَدَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالدِّيْنَارِ فَدَعَا لَهُ اَنْ يُّبَارَكَ لَهُ فِيْ تِجَارَتِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہے حکیم بن حزام سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ساتھ اون کے ایک دینار کو واسطے حضرت کے ساتھ اوس دینار کے قربانی پس خریدا حکیم نے ایک مینڈھا ایک دینار کو اور بیچا وہ دو دینار کو پس پھرا یعنی گہر کو یا پھر اوس جگہ سے اور شروع کیا معاملہ میں پس خریدی قربانی ایک دینار کو پھر لایا اوسکو اور دینار کو کہ بچ رہا دوسرے سے یعنی قیمت اوس قربانی کے سے کہ بیچا اوسکو پس تصدق دیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ دینار اور دعا کی واسطے حکیم کے یہ کہ برکت دیجاوے واسطے اوسکے بیچ سوداگری اوسکے کے نقل کی یہ ترمذی نے اور ابوداود نے

بَابُ الْغَصْبِ وَالْعَارِيَةِ

باب بیچ بیان غصب اور عاریت کے ف غصب لینا مال کسیکا از راہ ظلم کے بغیر پوچہے اور عاریت کی طلب ہیں جاننا چاہیے بیان میں

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَخَذَ شِبْرًا مِّنَ الْاَرْضِ ظُلْمًا فَاِنَّهُ يُطَوَّقُهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنْ سَبْعِ اَرَضِيْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے

سعید بن زید سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ لے بالشت بھر زمین ازراہ ظلم کے پس تحقیق بعد اس کے بطور طوق کے
پہنائی جاویگی اوسکے گردن میں دن قیامت کے ساتوں زمینوں سے نقل کی بخاری اور مسلم نے ف یعنی وہ ٹکڑا زمین کا ساتوں طبق تک طوق کر کے اوسکی
الی سبع ارضین اور شرح السنۃ میں لکھا ہے کہ معنی طوق پہنانے کے یہ ہیں کہ دھنسا دیگا اوسکو اللہ تعالیٰ زمین میں پس ہوگا کہ غصب کی ہوئی اوسکی
گردن میں مانند طوق کے ۔ ع وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحلبن احد ماشیۃ امرئ بغیر
اذنہ ایحب احدکم ان یؤتی مشربتہ فتکسر خزانتہ فینتقل طعامہ وانما تخزن لھم ضروع مواشیھم اطعماتھم
رواہ مسلم اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ دودھ دوہے کوئی شخص کسی شخص کے جانور کا بغیر اذن اوسکے
یعنی بدون حکم اسکے کیا دوست رکھتا ہر ایک تمہارا یعنی نہیں دوست رکھتا یہ کہ آوے کوئی خزانہ اوسکے میں پس توڑا جاوے خزانہ اوسکا اور
اوٹھا لیجاوے غلہ اوسکا اور سوا اسکے نہیں کہ حفاظت کرتے ہیں پستان اونکے تھن مواشی اونکے کے طعام اونکے کے نقل کی مسلم نے ف یعنی تھن ان کے
مواشی کے بہ حفاظت کر رکھتے ہیں دودھ کو بمنزلہ خزانوں تمہارے کے ہیں جن میں غلہ رکھتے ہیں پس تمہارے کو ہر جو شخص اونکے مواشی کا دودھ دوہ لے گویا اوسنے توڑا خزانہ
اونکا اور چرا لیا اونکا غلہ اور شرح السنۃ میں لکھا ہے کہ اسپر عمل ہے اکثر اہل علم کا کہ نہیں جائز ہے دودھ دوہنا کسی کے مواشی کا بغیر اذن اوسکے
مگر جبکہ بے قرار ہو بھوک سے تو بقدر ضرورت کے پی لے اور ضامن ہو یعنی قیمت اوسکی دے اگر اوسکے پاس ہو اور بعض کہتے ہیں کہ واجب نہیں ہے
ع وعن انس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم عند بعض نسائہ فارسلت احدی امہات المؤمنین
بصحفۃ فیھا طعام فضربت التی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی بیتھا ید الخادم فسقطت الصحفۃ فانفلقت فجمع
النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلق الصحفۃ ثم جعل یجمع فیھا الطعام الذی کان فی الصحفۃ ویقول غارت
امکم ثم حبس الخادم حتی اتی بصحفۃ من عند التی ھو فی بیتھا فدفع الصحفۃ الصحیحۃ الی التی کسرت صحفتھا
وامسک المکسورۃ فی بیت التی کسرت رواہ البخاری اور روایت ہے انس سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نزدیک بعض
بیبیوں اپنے کے یعنی حضرت عائشہ کے پس بھیجی ایک نے بیبیوں میں سے یعنی زینب یا صفیہ یا ام سلمہ نے رکابی کہ اوس میں تھا کھانا پس مارا اون بی بی نے
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے اونکے گھر میں یعنی عائشہ نے خادم کے ہاتھ کو پس گر پڑی رکابی اور ٹوٹ گئی پس جمع کئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ٹکڑے رکابی کے
پھر لگے جمع کیا ٹکڑوں میں کھانا کہ تھا رکابی میں اور فرمایا کہ غیرت کی ماں تمہاری نے پھر ٹھہرا رکھا خادم کو یہاں تک کہ لائی گئی رکابی اوس بی بی کے
پاس سے کہ حضرت اونکے گھر میں تھے پس بھیجی رکابی ثابت اوس بی بی کے کہ توڑی گئی تھی رکابی اوسکی اور رکھ لی ٹوٹی ہوئی رکابی اون کے
گھر میں کہ توڑی تھی جنہوں نے نقل کی یہ بخاری نے ف خادم لونڈی کو بھی کہتے ہیں اور غلام کو بھی اور یہاں لونڈی مراد ہے اور حضرت نے
جو کہا کہ غیرت کی ہے اس سے معلوم ہوا حضرت کا کمال حسن اخلاق اور تواضع اور خوش گذرانی بیبیوں کے ساتھ اور تعلیم کرنی امت پر سلوک کے
اور ماں تمہاری یہ خطاب عام ہے اس قصہ کے حاضرین کو یا حضرت نے عذر بیان کیا اون بی بی کی طرف سے کہ یہ بات صادر ہوئی غیرت کے سبب
کہ جبلت میں ہو عورت کے کہ اپنی سوکن پر رشک لیجاتی ہو اس طرح کا رشک نہیں دفع کر سکتی ہے اسکو اپنی نفس سے پس اسلئے بیان فرمایا کہ
وہ اس فعل کو حمل بد پر نہ کریں بلکہ جانیں یہی کہ اقتضائے بشریت سے صادر ہوا اور کہا قاضی نے اس حدیث کو باب غصب میں اسلئے لائے کہ
ایک طرح کا غصب تھا توڑنا رکابی کا اسلئے کہ تلف کرنا مال غیر کا ہے اگرچہ کسی سبب سے ہوا بلکہ بھیجنا طعام کا بطور تحفہ کے تھا
اور اس رکابی میں کہ طعام آیا تھا وہ بطریق عاریت کے تھی ۔ ع وعن عبداللہ بن یزید عن النبی صلی اللہ علیہ

وَسَلَّمَ اَنَّهُ نَهٰى عَنِ النُّهْبَةِ وَالْمُثْلَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے عبداللہ بن یزید سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا منع کیا لوٹ سے اور مثلہ کرنے سے نقل کی یہ بخاری نے ف لوٹنا مال مسلمان کا حرام ہے اور مثلہ ہے کاٹنا ناک اور کان کا اور مانند اسکے کا اور یہ حرام ہے

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَاتَ اِبْرَاهِيمُ بْنُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ سِتَّ رَكَعَاتٍ بِاَرْبَعِ سَجَدَاتٍ فَانْصَرَفَ وَقَدْ آضَتِ الشَّمْسُ وَقَالَ مَا مِنْ شَيْءٍ تُوعَدُونَهُ اِلَّا قَدْ رَأَيْتُهُ فِي صَلَاتِي هٰذِهِ لَقَدْ جِيءَ بِالنَّارِ وَذٰلِكَ حِينَ رَأَيْتُمُونِي تَأَخَّرْتُ مَخَافَةَ اَنْ يُصِيبَنِي مِنْ لَفْحِهَا وَحَتّٰى رَأَيْتُ فِيهَا صَاحِبَ الْمِحْجَنِ يَجُرُّ قُصْبَهُ فِي النَّارِ كَانَ يَسْرِقُ الْحَاجَّ بِمِحْجَنِهِ فَاِنْ فُطِنَ لَهُ قَالَ اِنَّمَا تَعَلَّقَ بِمِحْجَنِي وَاِنْ غُفِلَ عَنْهُ ذَهَبَ بِهِ وَحَتّٰى رَأَيْتُ فِيهَا صَاحِبَةَ الْهِرَّةِ الَّتِي رَبَطَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَدَعْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ حَتّٰى مَاتَتْ جُوعًا ثُمَّ جِيءَ بِالْجَنَّةِ وَذٰلِكَ حِينَ رَأَيْتُمُونِي تَقَدَّمْتُ حَتّٰى قُمْتُ فِي مَقَامِي وَلَقَدْ مَدَدْتُ يَدِي وَاَنَا اُرِيدُ اَنْ اَتَنَاوَلَ مِنْ ثَمَرِهَا لِتَنْظُرُوا اِلَيْهِ ثُمَّ بَدَا لِي اَنْ لَا اَفْعَلَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے کہا گہن لگا سورج بیچ عہد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے جس دن کہ ابراہیم بیٹے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال کر گئے پس نماز پڑھائی حضرت نے لوگوں کو چھ رکوع ساتھ چار سجدوں کے یعنی دو رکعتیں پڑھیں ہر رکعت میں تین تین رکوع کئے پھر فارغ ہوئے اس حال میں کہ ہو گیا تھا آفتاب جیسا کہ تھا اور فرمایا نہیں کوئی چیز کہ وعدہ دیئے جاتے ہو تم مگر تحقیق دیکھی میں نے وہ بیچ اس نماز اپنی کے البتہ تحقیق لائی گئی دوزخ اور یہ اس وقت تھا کہ دیکھا تم نے مجھ کو پیچھے ہٹا اس ڈر سے کہ پہنچے مجھ کو گرمی اوسکی یہاں تک کہ دیکھا میں نے اوس میں لکڑی والے کو کھینچتا تھا آنتیں اپنی دوزخ میں اور تھا چراتا حاجیوں کی چیزیں ساتھ لکڑی کے پس اگر جان لیتا کہتا کہ اٹک گئی تھی میری لکڑی میں یعنی آپ سے اور اگر غافل ہوتا لے جاتا ساتھ اوسکے یہاں تک کہ دیکھا میں نے اوس میں بلی والی عورت کو کہ باندھا تھا اوسنے بلی کو پس نہ کھلاتی تھی اوسکو اور نہ چھوڑتی تھی اوسکو کہ کھاتی کیڑوں اور حشرات الارض سے یہاں تک کہ مر گئی بھوکی پھر لائی گئی بہشت یعنی حضرت کے پاس اور یہ اس وقت تھا کہ دیکھا تم نے مجھ کو آگے بڑھا یہاں تک کہ کھڑا ہوا میں اپنی جگہ میں اور البتہ تحقیق دراز کیا میں نے ہاتھ اپنا اس حال میں کہ ارادہ رکھتا تھا میں کہ لوں میوے اوسکے سے تاکہ دیکھو تم پھر ظاہر ہوا میرے لئے کہ نہ کروں یعنی نہ لاؤں کیونکہ ایمان تمہارا ساتھ غیب کے ہے نقل کی یہ مسلم نے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بہشت اور دوزخ پیدا ہو چکے ہیں اور موجود ہیں اور یہی مذہب ہے اہلسنت کا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ بلی کا مارنا ہلاک و عذاب کی جگہ ہے اور تھوڑا سا عمل نماز کو باطل نہیں کرتا اور بعض لوگ عذاب دیئے جاتے ہیں دوزخ میں اب بھی

وَعَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُولُ كَانَ فَزَعٌ بِالْمَدِينَةِ فَاسْتَعَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا مِنْ اَبِي طَلْحَةَ يُقَالُ لَهُ الْمَنْدُوبُ فَرَكِبَ فَلَمَّا رَجَعَ قَالَ مَا رَأَيْنَا مِنْ شَيْءٍ وَاِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے قتادہ سے کہا سنا میں نے انس سے کہتے تھے مدینہ میں گھبراہٹ و خوف یعنی اس سبب سے کہ لشکر کفار کا قریب آگیا تھا پس عاریت لیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑا ابو طلحہ سے کہ کہا جاتا تھا اوس گھوڑے کو مندوب یعنی نام تھا پس سوار ہوئے حضرت یعنی اوس پر نکلے واسطے تحقیق خبر کے لئے پس جبکہ پھرے فرمایا نہیں دیکھی میں نے کچھ خوف کی چیز اور تحقیق پایا میں نے اوس گھوڑے کو کشادہ قدم نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ابو طلحہ کا گھوڑا پہلے نہایت سست تھا حضرت کی سواری کی برکت سے تیز رو ہو گیا اور اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہے عاریۃً مانگ لینا جانور کا اور جائز ہے نام رکھنا جانور کا اور جائز ہے نام رکھنا سامان اسباب کا اور جائز ہے کوشش کرنی بیچ دریافت کرنے خبر دشمن کے اور مستحب ہے خوشخبری دینی لوگوں کو بعد خوف کے جاتا رہے خوف اور اسمیں بیان ہے حضرت کی شجاعت کا

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ مَنْ اَحْيٰى اَرْضًا مَيْتَةً فَهِيَ لَهُ وَلَيْسَ لِعِرْقٍ ظَالِمٍ حَقٌّ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ مَالِكٌ

مرسلاً وقال الترمذی ھذا حدیث حسن غریب روایت ہے سعید بن زید سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرمایا جو شخص کہ آباد کرے زمین مردہ کو پس وہ واسطے اسکے ہے اور نہیں ہے واسطے رگ ظالم کے حق کوئی نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابوداؤد نے یعنی شخص کی روایت کی واسطے عروہ کے بطریق ارسال کے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے **ف** مطلب یہ ہے کہ جو شخص کہ آباد کرے زمین ویران کو یعنی بنا کرے بشرطیکہ کسی مسلمان کی ملک نہ ہو اور نہ متعلق ہو ساتھ کاموں مسلمانوں کے بالاتفاق جیسے کہ مواشی کے بیٹھنے کی جگہ یا مقبرہ وغیرہ ذلک اور امام اعظم کے نزدیک اذن ہونا امام کا بھی شرط ہے اور صاحبین اور شافعی اور احمد کے نزدیک شرط نہیں اور یہ جو کہا کہ نہیں ہے واسطے رگ ظالم کے حق یعنی جو کوئی کہ بوئے یا درخت لگاوے بیچ زمین کسی کی بغیر اجازت اسکے پس مستحق نہیں ہوتا ہے

وَعَنْ أَبِي حُرَّةَ الرَّقَاشِيِّ عَنْ عَمِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا لَا تَظْلِمُوا أَلَا لَا يَحِلُّ مَالُ امْرِئٍ إِلَّا بِطِيبِ نَفْسٍ مِنْهُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَالدَّارَقُطْنِيُّ فِي الْمُجْتَبَى اور روایت ہے ابی حرہ رقاشی سے کہ نقل کی اپنے چچا سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خبردار ہو ظلم کرو خبردار ہو نہیں حلال مال کسی شخص کا مگر ساتھ خوشی اسکے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں اور دارقطنی نے مجتبیٰ میں **وَعَنْ** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ وَلَا شِغَارَ فِي الْإِسْلَامِ وَمَنِ انْتَهَبَ نُهْبَةً فَلَيْسَ مِنَّا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عمران ابن حصین سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کہا نہیں ہے جلب اور نہ جنب اور نہیں ہے شغار بیچ اسلام کے اور جو شخص کہ لوٹے لوٹنا پس نہیں ہے ہم میں سے یعنی ہماری جماعت میں نہیں یا ہمارے طریقہ پر نہیں نقل کی یہ ترمذی نے **ف** جلب اور جنب کے معنی باب زکوٰۃ میں بعد ایک صفحہ کے اور سباق والوں کے بیچ میں جو شخص آگے ہو اپنے گھوڑے کے دوڑانے کو اور دیکھیں کون آگے نکلا ہے پس سباق میں جلب یہ ہے کہ گھوڑے دوڑانے والا ایک آدمی اپنے گھوڑے کے پیچھے رکھے کہ گھوڑے کو مارے اور آواز کرے اور ہانکے اور جنب یہ ہے کہ پہلو میں گھوڑے کے دوسرا گھوڑا رکھے کہ اگر سواری کا گھوڑا تھک جاوے تو اوس پر سوار ہو کر آگے نکل جاوے اور صدقہ میں جلب یہ ہے کہ صدقہ لینے والا کہ صدقات اور زکوٰۃ لینے کو جاوے تو ایک جگہ اوترے اور مال والوں کو اپنے پاس آنے کی تکلیف دے اور جنب یہ ہے کہ مال والا اپنے مکان سے دور کہیں چلا جاوے اور زکوٰۃ دینے والے کو تکلیف دے کہ وہاں جاکر زکوٰۃ لے چنانچہ بیان اسکا کتاب الصدقات میں گذرا پس منع فرمایا کہ یوں نہ چاہیے اور شغار یہ ہے کہ ایک شخص نکاح کرے اپنی بیٹی یا بہن کا کسی کے ساتھ اس شرط پر کہ وہ اپنی بیٹی یا بہن کا نکاح کرے اسکے ساتھ اور مہر کچھ نہ ہو یہ شرط ہو بجائے مہر کے ہو اور یہ عقد فاسد ہے اکثر علماء کے نزدیک مگر ابو حنیفہ اور سفیان کہتے ہیں کہ صحیح ہے اور مہر مثل واجب ہوتا ہے لیکن یوں نہ چاہیے کہ گنہگار ہوتا ہے نہ کرنا چاہیے **وَعَنِ** السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَأْخُذْ أَحَدُكُمْ عَصَا أَخِيهِ لَاعِبًا جَادًّا فَمَنْ أَخَذَ عَصَا أَخِيهِ فَلْيَرُدَّهَا إِلَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَرِوَايَتُهُ إِلَى قَوْلِهِ جَادًّا اور روایت ہے سائب بن یزید سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اونسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ لیوے ایک تمہارا لاٹھی اپنے بھائی کی کھیلتے ہوئے قصد کرتا ہوا پس جو شخص کہ لیوے لاٹھی بھائی اپنے کی پس چاہیے کہ پھیر دے اسکو طرف اوسکے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے اور روایت ابوداؤد کی لفظ جادا تک ہے **ف** یعنی ہنسی سے لاٹھی لے جاوے ظاہر میں مزاح اور قصد ہو اوسکا اسمیں کہ رکھ چھوڑے گا اسکو منع فرمایا اور ذکر کرنا عصا کا بطور تمثیل کے ہے کہ ایسی چیز حقیر کیلئے منع فرمایا تو دوسری زیادہ بطریق اولیٰ منع ہوگا **وَعَنْ** سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ وَجَدَ عَيْنَ مَالِهِ عِنْدَ رَجُلٍ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ وَيَتَّبِعُ الْبَيِّعُ مَنْ بَاعَهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے سمرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جو شخص کہ پاوے عین اپنا مال نزدیک کسی کے پس وہ زیادہ لائق ہے ساتھ اوسکے اور پیچھا کرے مول لینے والا اوس شخص کا کہ بیچا ہو اوسکو نقل کی یہ احمد اور ابوداؤد اور نسائی نے **ف** حاصل معنی حدیث کے یہ ہیں کہ اگر کسی شخص کا کچھ مال کسی نے چرا لیا یا غصب کیا اور وہ دوسرے کے ہاتھ پڑا اور اوس سے

اور اوس سے کسی اور نے خریدا پس معاملہ کا مال اپنا خریدنے والے کے پاس پاوے اور وہ خریدنے والا بیچنے والے کا پیچھا کرے روایت کیا اسکو احمد اور ابو داؤد اور نسائی نے **وعنہ** عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال علی الید ما اخذت حتی تؤدی رواہ الترمذی وابو داؤد وابن ماجہ اور روایت ہے سمرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوپر ہاتھ کے ہے وہ چیز کہ لیا ہے یہانتک کہ ادا کرے نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے **ف** اوپر ہاتھ کے یعنی صاحب ہاتھ کے یعنی لینے والے کے ہے پہونچانا اوس چیز کا کہ لی ہے یہانتک کہ ادا کرے وہ چیز کہ لی ہے حاصل یہ کہ جو مال کسی کا بطریق چھین لینے کے یا بغیر لینے کے یا امانت کے یا عاریت کے اوس پر اوس کا پہونچانا واجب ہے اور چاہیے کہ جو مال کسی کا لے وہ مالک کو دے جب تک کہ پورا نہ ہووے تب تک اوسکے ذمہ پر ہے یا اودا کرے جب تک کہ نہ دے تب تک اوسکا مال ہے **وعن** حرام بن سعد بن محیصۃ ان ناقۃ للبراء بن عازب دخلت حائطا فافسدت فقضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان علی اھل الحوائط حفظھا بالنھار وان ما افسدت المواشی باللیل ضامن علی اھلھا رواہ مالک وابو داؤد وابن ماجہ اور روایت ہے حرام بیٹے محیصہ کے سے کہ اونٹنی براء بن عازب کی گئی ایک باغ میں اور نقصان کیا پس حکم کیا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ باغ والوں پر نگہبانی باغ کی ہے دن کو اور جو باغ کو خراب کریں مواشی رات کو سو ضامن ہیں اونکے مالک نقل کی یہ مالک اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے **ف** حاصل یہ کہ اگر مواشی تلف کریں باغ کسی کا رات کو تو مالک پر اوسکا بدلا دینا ہوگا کہ اونکو رات کو حفاظت کرنا چاہیے اور باغ والے پر دن کو حفاظت کرنا باغ کی ہے اور اگر دن کو نقصان کرے تو بدلا نہیں ہے اور اگر رات کو تلف کرے تو بدلا ہے کہ مالک کا قصور ہے اور دن کو باغ والے کا قصور ہے کہ اوسکو حفاظت کرنی جانور کی دن کو چاہیے اور یہ مذہب امام شافعی کا ہے کہ مالک جانور کا ضامن ہے رات کو اور دن کو نہیں اور مذہب امام ابو حنیفہ کا یہ ہے کہ اگر مالک جانور کا ہمراہ ہو تو ضامن ہے اور اگر ہمراہ نہ ہو تو ضامن نہیں خواہ دن ہو یا رات **وعن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الرجل جبار والنار جبار رواہ ابو داؤد اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پاؤں جو پاؤں ہے معاف ہے اور آگ بھی معاف ہے نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** یعنی جانور کے پاؤں سے کوئی چیز تلف ہو تو اوسکا بدلا نہیں ہے اور آگ سے نقصان ہو تو بدلا نہیں ہے اور آگ سے یہ مراد ہے کہ آگ جلائی کسی نے اپنے گھر میں اور ہوا سے اوڑ کر کسی کے گھر میں گئی اور جلا دیا تو جلانے والے پر ضمان نہیں ہے بشرطیکہ جس وقت آگ جلائی تھی اوس وقت ہوا ٹھہری ہوئی تھی اور اگر ہوا چلنے کے وقت جلائی تھی تو ضمان دینا ہوگا **وعن** الحسن عن سمرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اتی احدکم علی ماشیۃ فان کان فیھا صاحبھا فلیستاذنہ فان لم یکن فیھا فلیصوت ثلاثا فان اجاب احد فلیستاذنہ وان لم یجبہ احد فلیحتلب ولیشرب ولا یحمل رواہ ابو داؤد اور روایت ہے حسن سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت کہ آوے کوئی تم میں سے مواشی کے پاس پس اگر ہووے اونمیں مالک اونکا پس چاہیے کہ اجازت لیوے دودھ پینے کی اور اگر نہ ہو مالک اونکا اونکے پاس پس چاہیے کہ آواز کرے تین بار پس اگر جواب دیوے کوئی تو اوس سے اجازت لیوے اور اگر جواب نہ دیوے تو دودھ نکال لیوے اور پی لیوے اور نہ اوٹھا لیجاوے نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** یہ دودھ پینا اوس وقت درست ہے کہ حالت اضطرار ہو یعنی بھوک کے مارے جان جاتی ہو اور یا یہ محمول ہے عادت پر یعنی جہاں یہ رسم عادت ہو کہ مسافر کو دودھ پینے کو منع نہ کرتے ہوں اونکو دودھ پینا درست ہے **وعن** ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من دخل حائطا فلیاکل ولا یتخذ خبنۃ رواہ الترمذی وابن ماجہ وقال الترمذی ھذا حدیث غریب اور روایت ہے ابن عمر سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ جاوے کسی باغ میں پس چاہیے کہ کھاوے اور نہ باندھ لیجاوے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے **ف** یہ حکم بھی مضطر کے لیے ہے یا بطریق عادت کے ہے **وعن** امیۃ بن صفوان عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم استعار منہ

ادراعًا یوم حنین فقال أغصبًا یا محمد قال بل عاریۃ مضمونۃ رواہ ابو داود اور روایت ہے امیہ بیٹے صفوان کے سے کہ نقل کی اپنے باپ سے
یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عاریت لیں ان سے کئی زرہیں دن جنگ حنین کے پس کہا صفوان نے کیا چھینے کی راہ لیتے ہو اے محمد فرمایا بلکہ عاریت
لیتا ہوں کہ پھیر دیا جاوے گا نقل کی یہ ابو داود نے **ف** صفوان اوس زمانہ میں کافر تھا پھر مسلمان ہوا ... اور ابو حنیفہ کے نزدیک
عاریت امانت ہوتی ہے عاریت لینے والے پاس اگر تلف ہو ... اور امام شافعی اور احمد کے نزدیک
دینا اوسکی قیمت ... لفظ مضمونہ کے معنی ... **وعن ابی امامۃ قال**
سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول العاریۃ مؤداۃ والمنحۃ مردودۃ والدین مقضی والزعیم غارم رواہ الترمذی
وابو داود اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے عاریت ادا کیجاوے یعنی جسسے عاریت لی ہے اوسے پہنچا دی جاوے
اور منحہ ... پھیری جاوے ... اور قرض ادا کیا جاوے ... ضامن ...
اوسکو ادا کرنا ... نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود نے **ف** منحہ ...
... **وعن رافع بن عمرو**
الغفاری قال کنت غلامًا ارمی نخل الانصار فأتی بی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا غلام لم ترمی النخل قلت آکل قال فلا ترم وکل
مما سقط فی اسفلها ثم مسح رأسه فقال اللهم اشبع بطنه رواه الترمذی وابو داود وابن ماجه اور روایت ہے رافع بن عمرو غفاری سے
کہا تھا میں لڑکا پھینکتا تھا پتھر درخت کھجور پر انصار کے پس لایا گیا مجھکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس ... اور فرمایا اے لڑکے کیوں پھینکتا ہے
پتھر کھجور پر کہا میں نے کھاتا ہوں ... فرمایا مت پھینک ... اور کھا جو گرے ... پھر
اوسکے پھر ہاتھ پھیرا میرے سر پر اور کہا الٰہی بھر دے پیٹ اوسکا نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ نے **ف** اور کہا جو گرا ہوا ...
... اگر عادت جاری ہو ...
... اجازت دیتے **وسنذکر حدیث عمرو بن شعیب فی باب اللقطۃ ان شاء اللہ تعالٰی**
اور ذکر کرینگے ہم حدیث عمرو بن شعیب کی بیچ باب لقطہ کے اگر چاہا اللہ نے

الفصل الثالث

عن سالم
عن ابیه قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اخذ من الارض شیئًا بغیر حقه خسف به یوم القیامۃ الی سبع
ارضین رواہ البخاری روایت ہے سالم سے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص لے زمین سے کچھ ناحق یعنی
از راہ ظلم دھنسایا جاویگا اوسکو دن قیامت کے سات زمینوں تک نقل کی یہ بخاری نے **وعن یعلی بن مرۃ** قال سمعت رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یقول من اخذ ارضًا بغیر حقها کلف ان یحمل ترابها المحشر رواہ احمد اور روایت ہے یعلی بن مرہ سے کہا سنا
میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو شخص لے زمین ناحق ... تکلیف دیا جاویگا ... اوسکو کہ اوٹھاوے مٹی اوسکی سر پر ...
ف ... دھنسایا جاویگا ...
... **وعنه** قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقول ایما رجل ظلم شبرًا من الارض کلفه اللہ عز وجل ان یحفره حتی یبلغ آخر سبع ارضین ثم یطوقه الی یوم القیامۃ
حتی یقضی بین الناس رواہ احمد اور روایت ہے یعلی بن مرہ سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے

جو شخص کسی کی بالشت بھر زمین ظلم سے لے لیگا اسکو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن یعنی قبر میں ساتوں زمین تک
پھر طوق کر کے ڈالی جاویگی وہ زمین اسکے گلے میں یہاں تک کہ حکم کیا جاوے درمیان لوگوں کے

باب الشفعۃ

یہ بیان شفعہ کے ف شفعہ ساتھ ضمہ شین کے مشتق ہے شفع سے بمعنی جفت اور جفت کرنیکے ہیں نام اسکا اسلیے رکھا کہ ملاتا ہے زمین خریدی ہوئی ساتھ زمین شفیع کے اور شفعہ ثابت ہوتا ہے شریک کے لیے تینوں اماموں کے نزدیک اور ہمسایہ کے لیے نہیں اور نزدیک امام ابو حنیفہ کے ثابت ہوتا ہے ہمسایہ کے لیے بھی اور حدیثیں بیچ شفعہ ہمسایہ کے وارد ہوئی ہیں اور صحت کو پہنچی ہیں جیسے کہ اس میں کلام کیا ہے

الفصل الاول

صحیح عن جابر قال قضى النبي صلى الله عليه وسلم بالشفعة في كل ما لم يقسم فإذا وقعت الحدود وصرفت الطرق فلا شفعة رواه البخاري روایت ہے جابر سے کہا حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ شفعہ کے بیچ ہر چیز کے کہ نہ بانٹی گئی ہو یعنی غیر منقول کہ شراکت ہو اس میں پس جس وقت کہ واقع ہوں حدیں یعنی تقسیم کیجاوے اور پھیر دیے جاویں راستے یعنی ہر ایک حصہ کی راہ علیحدہ ہو جاوے پس نہیں شفعہ نقل کیا بخاری نے ف یعنی ہمسایہ کو شفعہ نہیں اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے اوپر اسکے کہ شفعہ نہیں ہے ہمسایہ کے لیے اور یہی مذہب ہے شافعی کا اور امام اعظم کے نزدیک شفعہ ہمسایہ کے لیے بھی ہے اور دلیل انکی وہ حدیثیں ہیں جو آگے آتی ہیں اور اس حدیث میں نفی شفعہ کی ہے ساتھ شرکت کے نہیں ہے بلکہ نفی شفعہ جوار کی یعنی ہمسائی کی نہیں ہے

وعنه قال قضى رسول الله صلى الله عليه وسلم بالشفعة في كل شركة لم تقسم ربعة أو حائط لا يحل له أن يبيع حتى يؤذن شريكه فإن شاء أخذ وإن شاء ترك فإذا باع ولم يؤذنه فهو أحق به رواه مسلم اور روایت ہے جابر سے کہ حکم فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ شفعہ کے بیچ ہر زمین شراکت کے کہ نہ تقسیم کی گئی ہو گھر ہو یا باغ ہو نہیں حلال ہے مالک کو یہ کہ بیچے یہاں تک کہ خبر کرے اپنے شریک کو پس اگر چاہے لے اور اگر چاہے چھوڑ دے پس جس وقت کہ بیچا اور خبر نہ کی اسکو پس وہ لائق تر ہے ساتھ اسکے نقل کیا مسلم نے

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شفعہ نہیں ہے مگر اس چیز میں کہ ممکن نہ ہو نقل اسکا مانند زمین اور مکان اور باغ کے اور جو چیز کہ ممکن ہو نقل کرنا اسکا مانند اسباب اور جانوروں کے اور یہی مذہب ہے سب علماء کا پھر شفعہ خاص نہیں ہے ساتھ مسلمان کے بلکہ مسلمان اور ذمی برابر ہیں اور حلال نہیں بیچنا اس سے معلوم ہوا کہ واجب ہے اطلاع کرنا شریک کو جبکہ ارادہ کرے بیچنے کا

وعن أبي رافع قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الجار أحق بسقبه رواه البخاري روایت ہے ابی رافع سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمسایہ زیادہ تر نزدیک ہے ساتھ نزدیک ہونے کے نقل کیا بخاری نے ف یعنی ہمسایہ لائق تر ہے ساتھ شفعہ کے واسطے شفعہ اسکو پہنچتا ہے جس وقت کہ نزدیک متصل ہو اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے اوپر ثابت ہونے شفعہ کے ہمسایہ کے لیے

وعن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يمنع جار جاره أن يغرز خشبة في جداره متفق عليه اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کرے ہمسایہ اپنے ہمسایہ کو لکڑی گاڑنے سے بیچ دیوار اپنی کے نقل کیا بخاری اور مسلم نے ف یعنی جس صورت میں کہ ضرر نہ ہو اسکا اور لا یمنع نہی وجوب کے لیے ہے نزدیک امام احمد اور محدثین کے اور استحباب کے لیے نزدیک امام ابو حنیفہ اور مالک اور شافعی کے

وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا اختلفتم في الطريق جعل عرضه سبع أذرع رواه مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ اختلاف کرو تم بیچ راہ کے تو ٹھہرایا جاوے چوڑاؤ اسکا سات ہاتھ کا نقل کیا مسلم نے ف یعنی اگر ہو درمیان زمین کے ایک قوم کی راہ اور چاہیں عمارت بنانی اور نہیں اتفاق کریں ایک مقدار پر تو فیصلہ اوپر سات ہاتھ کے ہے اور اگر اس سے زیادہ سات ہاتھ ہوں پس مراد حدیث سے وہ راہ ہے جو ڈالی گئی اور اگر ہو ایک راہ چلتی ہوئی زیادہ سات ہاتھ سے تو روکنا نہ چاہیے

پکڑا دو جیسے اور بیچنا سکروہ سات حکم کا ثانی ہونا **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری **عَنْ** سَعِیْدِ بْنِ حُرَیْثٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ بَاعَ مِنْکُمْ دَارًا اَوْ عَقَارًا قَمِنٌ اَنْ لَّا یُبَارَکَ لَہٗ اِلَّا اَنْ یَّجْعَلَہٗ فِیْ مِثْلِہٖ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے سعید بن حریث سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے جو شخص کہ بیچے تم میں سے گھر یا زمین لائق ہے کہ نہ برکت دیجاوے واسطے اوسکے بیچ اوسکے مول میں مگر یہ کہ کر دیوے اوسکو بیچ مانند اوسکے نقل کیا ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** یعنی بیچنا گھر اور مکان کا بلا ضرورت اور صرف کرنا مول اوسکا منقولات میں غیر مستحب ہے اسلیے کہ غیر منقولات میں منافع بہت ہیں اور آفت کم ہو کر نہیں چرائی جاتی اوسکو بخلاف منقولات کے پس اولیٰ یہ ہے کہ نہ بیچے غیر منقولات کو اور اگر بیچے تو خرچ کرے مول اوسکا زمین اور مکانات میں **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْجَارُ اَحَقُّ بِشُفْعَتِہٖ یُنْتَظَرُ بِہَا وَاِنْ کَانَ غَائِبًا اِذَا کَانَ طَرِیْقُہُمَا وَاحِدًا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمسایہ لائق تر ہے ساتھ شفعہ اپنے کے انتظار کیا جاوے واسطے شفعہ کے اگرچہ ہو وہ غائب جس وقت کہ ہو راہ اون دونوں کی ایک نقل کیا احمد اور ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نے **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّرِیْکُ شَفِیْعٌ وَالشُّفْعَۃُ فِیْ کُلِّ شَیْءٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ قَالَ وَقَدْ رُوِیَ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَہُوَ اَصَحُّ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا شریک یعنی زمین وغیرہ کا بھی جانی ہے شفیع اور شفعہ ہے ہر چیز کے بیچ یعنی غیر منقولات میں مانند زمین اور باغ اور مانند اوسکے نقل کیا یہ ترمذی نے کہا ترمذی نے اور تحقیق روایت کی گئی یہ حدیث ابن ابی ملیکہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بطریق ارسال اور وہ صحیح تر ہے **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ حُبْشِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَطَعَ سِدْرَۃً صَوَّبَ اللّٰہُ رَاْسَہٗ فِی النَّارِ رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَقَالَ ہٰذَا الْحَدِیْثُ مُخْتَصَرٌ یَعْنِیْ مَنْ قَطَعَ سِدْرَۃً فِیْ فَلَاۃٍ یَسْتَظِلُّ بِہَا ابْنُ السَّبِیْلِ وَالْبَہَائِمُ عَبَثًا وَّظُلْمًا بِغَیْرِ حَقٍّ یَکُوْنُ لَہٗ فِیْہَا صَوَّبَ اللّٰہُ رَاْسَہٗ فِی النَّارِ اور روایت ہے عبد اللہ بن حبشی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ کاٹے درخت بیری کا اوندھا ڈالیگا اللہ تعالیٰ سر اوسکا دوزخ میں نقل کیا یہ ابوداؤد نے اور کہا یہ حدیث مختصر ہے یعنی جو شخص کہ کاٹے بیری کو جنگل میں کہ سایہ پکڑتے ہیں ساتھ اوسکے مسافر اور جانور از راہ ظلم و زیادتی کے ساتھ بغیر حق کے کہ ہووے واسطے اوسکے اوس درخت میں تو اوندھا ڈالیگا اللہ تعالیٰ سر اوسکا آگ میں **ف** لفظ ظلم اور بغیر حق تاکید ہے بعض لفظ کے یا حق مراد شفعہ ہے اور ابوداؤد کے مرقاۃ الصعود میں لکھا ہے کہ طبرانی نے اپنی کتاب اوسط میں زیادہ کیا ہے کہ جو درخت بیری کا حرم میں ہے اوسپر وعید ہے اور بعضوں نے کہا کہ بیری مدینہ کی مراد ہے اور بعضوں نے کہا کہ مراد بیری جنگل کی ہے کہ مسافر اور حیوانات اوسکے سایہ میں آرام پاتے ہیں اور بعضوں نے کہا کہ مراد وہ بیری ہے کہ ملک کسی کی ہو اور بیجا اوسکو از راہ ظلم کاٹ ڈالے ہر جا **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ اِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ فِی الْاَرْضِ فَلَا شُفْعَۃَ فِیْہَا وَلَا شُفْعَۃَ فِیْ بِئْرٍ وَّلَا فَحْلِ النَّخْلِ رَوَاہُ مَالِکٌ روایت ہے عثمان بن عفان سے کہا جس وقت کہ واقع ہوں حدیں بیچ زمین کے پس نہیں شفعہ یعنی شرکت کا اوسمیں اور نہ شفعہ ہے بیچ کوئیں کے اور نہ بیچ درخت کھجور نر کے نقل کیا یہ مالک نے **ف** نہ شفعہ ہے کوئیں میں اسلیے کہ شفعہ اوس چیز میں ہے کہ احتمال تقسیم کا رکھے اور کوآں احتمال تقسیم کا نہیں رکھتا اور یہی ہے مذہب شافعی کا اور ہمارے نزدیک شفعہ ثابت ہے ہر زمین میں اگرچہ احتمال تقسیم کا نہ رکھے مانند کوئیں اور حمام اور چکی کے اور دلیل ہماری یہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی الشفعۃ فی کل شیء یعنی شفعہ ہر چیز میں ہے یعنی غیر منقول میں اور نہ بیچ درخت کھجور نر کے یعنی جس وقت کہ وارث ہوتے ہیں شخص کھجور کے

درختوں کو اور آپس میں ٹھہرا لے درخت اور زمین پر لگے درخت ترکاریاں ہیں جیسے بیلیں کہ انگور وغیرہ پھل دکھائی دیں جس وقت کہ بیچے ایک شخص اپنے
اُس کا حصہ جو حق ہو اُس کا درخت پر وغیرہ کے سے تو زمین پر شخص کو دے تخم زمین میں جیسے گیہوں زمین میں ہو اور غلہ پیدا ہو اُس کا آدھا

باب المساقاۃ والمزارعۃ یہ باب ہے بیچ بیان مساقات کے اور مزارعت کے مساقات یہ ہے کہ ایک شخص اپنے درخت دوسرے کو دے کہ انہیں پانی دیا اور اصلاح کرتا رہے جو حاصل ہو اُس کو آپس میں بانٹ لیں گے آدھوں آدھ یا تہائی یا چوتھائی یا جتنا ٹھہرا ہو اور مزارعہ یہ کہ کسی کو اپنی زمین دے کہ تخم بوئے جو کچھ پیدا ہو اس میں بانٹ لیں گے آدھوں آدھ وغیرہ لکھا ہے کہ مساقاۃ نخلستان میں ہوتی ہے اور مزارعت زمین میں اور مساقاۃ اور مزارعہ فاسد ہیں نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور نزدیک صاحبین کے جائز ہیں اور دلیل صاحبین کی حدیث خیبر کی ہے اور فتویٰ صاحبین کے قول پر ہے

الفصل الاول عن عبد الله بن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم دفع إلى يهود خيبر نخل خيبر وأرضها على أن يعتملوها من أموالهم ولرسول الله صلى الله عليه وسلم شطر ثمرها رواه مسلم وفي رواية البخاري أن رسول الله صلى الله عليه وسلم أعطى خيبر اليهود أن يعملوها ويزرعوها ولهم شطر ما يخرج منها

روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیے یہودِ خیبر کو درخت کھجور خیبر کے اور زمین اُس کی اس شرط پر کہ محنت کریں اُس میں اپنے مالوں سے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہو آدھا میوہ اُس کا نقل کیا اس کو مسلم نے اور بیچ روایت بخاری کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا خیبر یعنی درخت و زمین خیبر کے یہود کو اس شرط پر کہ محنت کریں اُس میں اور کھیتی کریں اُس میں اور واسطے یہود کے ہو آدھا وہ چیز کہ نکلے اُس سے **ف** خیبر نام ایک جگہ کا ہے قریب مدینہ کے اور یہ حدیث دلیل ہے صاحبین کی سوا امام ابو حنیفہ کے کہ جائز کہتے ہیں مساقات کو اور مزارعت کو اور امام ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ یہ اور قصہ خیبر کا نہیں ہے بطریق مساقات اور مزارعت کے بلکہ زمین خیبر کی ملک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تھی اور یہود پر خراج مقرر کیا اور خراج دو قسم پر ہے خراج موظف اور خراج مقاسمت خراج موظف یہ کہ ہر سال کچھ مقرر کر دیں اور خراج مقاسمت یہ کہ تقسیم کر لیں پیداوار کو جیسے کہ اہل خیبر کا بیان ہے

وعنه قال كنا نخابر ولا نرى بذلك بأسا حتى زعم رافع بن خديج أن النبي صلى الله عليه وسلم نهى عنها فتركناها من أجل ذلك رواه مسلم

اور روایت ہے عبد اللہ سے کہا کہ تھے ہم مخابرہ کرتے اور نہیں دیکھتے تھے ساتھ اس کے کچھ ڈر یہاں تک کہ کہا رافع بن خدیج نے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا اس سے پس چھوڑ دیا ہم نے مخابرت کو اس سبب سے نقل کی یہ مسلم نے **ف** مخابرہ مزارعہ کو کہتے ہیں اور یہ حدیث دلیل امام ابو حنیفہ کی ہے

وعن حنظلة بن قيس عن رافع بن خديج قال أخبرني عماي أنهم كانوا يكرون الأرض على عهد النبي صلى الله عليه وسلم بما ينبت على الأربعاء أو شيء يستثنيه صاحب الأرض فنهانا النبي صلى الله عليه وسلم عن ذلك فقلت لرافع فكيف هي بالدراهم والدنانير فقال ليس بها بأس وكأن الذي نهي عن ذلك ما لو نظر فيه ذو الفهم بالحلال والحرام لم يجيزوه لما فيه من المخاطرة متفق عليه

اور روایت ہے حنظلہ بن قیس سے وہ نقل کرتے ہیں رافع بن خدیج سے کہا خبر دی مجھ کو دو چچاؤں میرے نے یہ کہ صحابہ کرایہ کو دیتے تھے زمین بیچ زمانہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس چیز کے کہ پیدا ہوتی تھی نالیوں پر یعنی کرایہ کو دیتے تھے زمین اس شرط پر کہ جو کچھ پیدا ہو کنارے نالیوں کے وہ مالک زمین کا ہو یا کسی چیز کے کہ مستثنیٰ کرے اُس کو مالک زمین کا یعنی کرایہ کو دیتے تھے زمین اس شرط پر کہ جو کچھ پیدا ہو فلانے ٹکڑے میں وہ مالک کا ہو پس منع کیا ہم کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پس کہا

کہ اسمیں جاہلوں کو فریب تھا پر کہ وہاں نہ جانتے تھے کما حقہٗ پس کہا ہمنے واسطے رافع کے پس حکم کیا مزارعت کا بدلے درہموں اور دیناروں کے
پس کہا نہیں ساتھہ اسکے مضائقہ ہے اور بدلے اس چیز کے منع کیا گیا ہے وہ چیز جو کہ نادر دیکھے اوسمین صاحب فہم کا ساتھ حلال و حرام کے تو نہ جائز
رکھا اسکو واسطے اس چیز کے کہ اوسمین ہر خاطرہ سے کہ ہوا یا نہ ہو ویسی جیسی صورتوں ذکر کی گئی مین نقل کیا اسکو مسلم نے ف
پس منع کیا اسکو انہیں صورتوں ذکر کی گئی مین یعنی کی بابت نزدیک جائز رکھنے والوں مزارعت کے اور جاننا چاہیے کہ حدیث نہی مزارعت کی تاویل
اوسمین بہت سوا اس کے ابن ماجہ نے کہا ہوا اور جمہور انکے نزدیک مزارعت جائز ہے فتوی اسی پر ہے سب مین بھی جواز ہی پر ہے حضرت
صاحبین کے وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ كُنَّا أَكْثَرَ أَهْلِ الْمَدِينَةِ حَقْلًا وَكَانَ أَحَدُنَا يُكْرِي أَرْضَهُ فَيَقُولُ هٰذِهِ الْقِطْعَةُ
لِي وَهٰذِهِ لَكَ فَرُبَّمَا أَخْرَجَتْ ذِهْ وَلَمْ تُخْرِجْ ذِهْ فَنَهَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے رافع بن خدیج سے
کہا تھے ہم اکثر مدینہ والوں مین کھیتی کرنے والے اور تھا ایک ہمارا کرایہ کو دیتا تھا زمین اپنی اور کہتا تھا یہ ٹکڑا زمین کا واسطے میرے ہے اور یہ ٹکڑا اسمین
میرے لیے ہے اور یہ واسطے تیرے ہے پس اکثر ہوتی کھیتی اس قطعہ زمین مین یعنی دونوں مین سے ایک قطعہ مین کھیتی ہوتی اور نہ نکلتی اور قطعہ میں یعنی دوسرے
قطعہ میں پس منع فرمایا انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس معاملہ سے اسلیے کہ ایک کا تمام حاصل میں ہوگا اور دوسرے کا حق بالکل ضائع ہوگا نقل
کی بخاری اور مسلم نے وَعَنْ عَمْرٍو قَالَ قُلْتُ لِطَاوُسٍ لَوْ تَرَكْتَ الْمُخَابَرَةَ فَإِنَّهُمْ يَزْعُمُونَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى
عَنْهُ قَالَ أَيْ عَمْرُو إِنِّي أُعْطِيهِمْ وَأُعِينُهُمْ وَإِنَّ أَعْلَمَهُمْ أَخْبَرَنِي يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَنْهَ عَنْهُ
وَلٰكِنْ قَالَ أَنْ يَمْنَحَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَأْخُذَ عَلَيْهِ خَرْجًا مَعْلُومًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے عمرو بن دینار تابعی سے کہ کہا
کہا مین نے واسطے طاؤس تابعی کے اگر چھوڑ دیتا تو مزارعت کو تو بہتر تھا اسلیے کہ کہتے ہین علما یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے اوس سے
کہا طاؤس نے اے عمرو تحقیق مین دیتا ہوں لوگوں کو یعنی زمین کھیتی کرنیکے لیے اور مدد کرتا ہوں مین انکی اور تحقیق بڑے عالم اونکے نے یعنی
ابن عباس نے خبر دی مجھکو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں منع فرمایا اس سے ولیکن یہ فرمایا ہے کہ دینا ایک تمہارا زمین کو اپنے بھائی کے تئین بہتر
ہے واسطے اوسکے اس سے کہ لیوے اوسپر کرایہ معین کر کر نقل کی بخاری اور مسلم نے ف یعنی مزارعت مین یہ ہوتا ہے کہ کچھ دیتے ہین اور کچھ
لیتے ہین پس اگر احسان کرے بغیر کچھ لینے کے زمین یعنی بطریق عاریت کے دے کہ اوس سے لینے والا فائدہ اوٹھاوے تو بہتر ہو وَعَنْ
جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا أَوْ لِيَمْنَحْهَا أَخَاهُ فَإِنْ أَبَى فَلْيُمْسِكْ أَرْضَهُ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ہو واسطے اوسکے زمین پس چاہیے کہ کھیتی کرے اوسمین
یا دیوے اپنے بھائی کو عاریت پس اگر نہ مانے مالک دونوں باتین پس چاہیے کہ رکھے اپنے پاس زمین اپنی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کہا
علما نے کہ یعنی لائق ہے آدمی کو کہ حاصل کرے نفع اپنے مال سے پس جس کے پاس زمین ہو چاہیے کہ کھیتی کرے اوسمین تا حاصل ہو اوسکو نفع اوس
سے یا دیوے اوسکو اپنے بھائی مسلمان کے تئین تا کہ حاصل ہو اوسکو ثواب پس اگر دونوں چیزیں نہ کرے تو چاہیے کہ رکھے زمین اپنی بیکار تو گویا تنبیہ ہے
ہو اوپر ترک کرنے دونوں امر ذکر کیے گئے کے اور اختیار کرنے مزارعت کے اور تنبیہ ہے اوس شخص پر کہ اپنے مال سے نہ آپ منتفع ہوا اور نہ اوروں کو
نفع پہنچاوے اور بعضوں نے کہا کہ معنی یہ ہین کہ اگر انکار کرے بھائی اوسکا قبول کرنے عاریت سے تو نہ دیوے زمین پس پچھ اجرا کے لیے بھی
ہے وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ وَرَأَى سِكَّةً وَشَيْئًا مِنْ آلَةِ الْحَرْثِ فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَدْخُلُ
هٰذَا بَيْتَ قَوْمٍ إِلَّا أَدْخَلَهُ الذُّلَّ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابی امامہ سے اس حال میں کہ دیکھا انہوں نے پھال اور کچھ اسباب کھیتی کا

روز کیا کہ سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہیں داخل ہوتا یہ کسی کے گھر میں مگر کہ داخل کرتا ہے اللہ اس گھر میں ذلت کو
نقل کی بخاری نے ف یعنی یہ بات وقتی ہے جبکہ مشغول ہوں زراعت میں مشغول ہو کر جہاد کو ترک کر دیں اور اگر بقدر حاصل کرنے قوت
عیال کے زراعت کریں تو ظاہر ہے کہ اس وعید میں داخل نہ ہوگا اور بعضوں نے کہا کہ مراد اوس کے حقیر ہونے کو ہے [illegible] اگر مشغول ہوئے زراعت
میں اور ترک کریں جہاد کو تو ذلیل ہونگے بسبب غالب ہونے دشمن کے اوپر ان کے **الفصل الثانی** عن رافع بن خدیج عن النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال من زرع فی ارض قوم بغیر اذنہم فلیس لہ من الزرع شیء ولہ نفقتہ رواہ الترمذی وابو داود وقال
الترمذی ہذا حدیث غریب روایت ہے رافع بن خدیج سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جو شخص کھیتی کرے کسی قوم کی زمین میں
اون کی بغیر حکم اور رضا اون کے کے پس نہیں واسطے اوس کے کھیتی میں کچھ اور واسطے اوس کے خرچ ہے اوس کا نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود نے اور کہا ترمذی نے
کہ یہ حدیث غریب ہے ف یعنی کھیتی زمین کے مالک کی ہوگی اور تخم والے کے لیے کچھ نہیں سوا اوسکے تخم کے اور یہی مذہب ہے امام احمد کا اور
کہا کہ کھیتی تخم والے کے لیے ہوگی اور اوس کو نقصان زمین کا دینا ہوگا [illegible] اور کہا ابن ملک نے اور یہ صورت زمین کی [illegible]
کہ [illegible] جو کچھ کہ حاصل ہوا کھیتی سے پس تخم والے کے لیے ہوگا **الفصل الثالث** عن
قیس بن مسلم عن ابی جعفر قال ما بالمدینۃ اہل بیت ہجرۃ الا یزرعون علی الثلث والربع وزارع علی وسعد بن مالک وعبد اللہ
بن مسعود وعمر بن عبد العزیز والقاسم وعروۃ وآل ابی بکر وآل عمر وآل علی وابن سیرین وقال عبد الرحمن بن الاسود کنت اشارک
عبد الرحمن بن یزید فی الزرع وعامل عمر الناس علی ان جاء عمر بالبذر من عندہ فلہ الشطر وان جاؤا بالبذر فلہم کذا رواہ
البخاری روایت ہے قیس بن مسلم سے نقل کی ابی جعفر سے یعنی امام محمد باقر سے کہ کہا نہیں ہے مدینہ میں کوئی اہل بیت ہجرت کا مگر کہ زراعت
کرتے تھے تہائی اور چوتھائی پر اور زراعت کی حضرت علی اور سعد بن مالک یعنی سعد بن ابی وقاص نے اور عبد اللہ بن مسعود اور عمر بن عبد العزیز
اور قاسم اور عروہ اور اولاد ابی بکر اور اولاد عمر اور اولاد علی اور ابن سیرین نے اور کہا عبد الرحمن بن اسود تابعی نے تھا میں شریک کرتا عبد الرحمن بن یزید
کو زراعت میں اور معاملہ کیا حضرت عمر نے لوگوں سے یعنی ساتھ مزارعت کے اس شرط پر کہ اگر لاوے عمر بیج اپنے پاس سے پس واسطے اوس کے آدھا اور اگر لاویں
لوگ بیج [illegible] نقل کی بخاری نے ف [illegible]
[illegible]
[illegible] **باب الاجارۃ** باب ہے بیچ بیان اجارہ کے ف اجارہ کے معنی [illegible] اور شرع میں اجارہ کے معنی
مالک کرنا منفعت کا اور قیاس چاہتا تھا کہ اجارہ جائز نہ ہو واسطے ہونے منفعت کے معدوم ولیکن جائز کیا اوسکو لوگوں کی حاجت کے لیے
اور ثابت ہے اجارہ احادیث و آثار سے **الفصل الاول** عن عبد اللہ بن مغفل قال زعم ثابت بن الضحاک
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن المزارعۃ وامر بالمؤاجرۃ وقال لا باس بہا رواہ مسلم روایت ہے عبد اللہ بن مغفل سے کہ کہا
ثابت بن ضحاک نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا مزارعت سے اور حکم کیا ساتھ اجارہ کے اور کہا نہیں مضائقہ ساتھ اوسکے نقل کی یہ مسلم نے ف
منع کیا مزارعت [illegible] وعن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم احتجم فاعطی
الحجام اجرہ واستعط روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے پس دی حجام کو مزدوری [illegible]
اوسکی اور ناک میں دوا ڈالی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مباح ہے اجارہ اور کسب [illegible] کا اور

جانور چرواکر ن وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَعَثَ اللّٰهُ نَبِیًّا اِلَّا رَعَی الْغَنَمَ فَقَالَ اَصْحَابُهٗ وَاَنْتَ
فَقَالَ نَعَمْ كُنْتُ اَرْعٰی عَلٰی قَرَارِیْطَ لِاَهْلِ مَكَّةَ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں بھیجا
کوئی نبی مگر چرائی ہیں بکریاں اس نے کہا لوگوں نے صحابہ میں سے اور آپ نے بھی چرائی ہیں فرمایا کہ ہاں تھا میں چراتا اوپر اجرت چند قیراط کے واسطے اہل مکہ کے
نقل کیا اس کو بخاری نے ف یعنی نوکر رکھا مجھ کو اہل مکہ نے اور چرایا میں نے بکریوں کو ایک قیراط روز کو اور چند قیراط جو کہا باعتبار مہینے کے اور قیراط
کہتے ہیں آدھے دانق کو اور دانق چھٹا حصہ درہم کا اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام بکریاں چراتے تھے واسطے اس کے کہ حاصل ہو شفقت و نگہبانی امت کی
اور صبر کرنا ان کی مشقت پر اور حاصل ہو خلوت اور نسبت پادشاہ کو رعیت کے ساتھ الٰہی اور جیسے چرواہے کو ساتھ بکریوں کے ہے وَعَنْهُ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی ثَلٰثَةٌ اَنَا خَصْمُهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ رَجُلٌ اَعْطٰی بِیْ ثُمَّ غَدَرَ وَرَجُلٌ بَاعَ حُرًّا فَاَكَلَ ثَمَنَهٗ وَرَجُلٌ
اسْتَأْجَرَ اَجِیْرًا فَاسْتَوْفٰی مِنْهُ وَلَمْ یُعْطِهٖ اَجْرَهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے
تین شخص ہیں کہ میں جھگڑنے والا ہوں ان سے دن قیامت کے ایک وہ کہ دیا عہد ساتھ نام میرے کے اور سوگند پھر توڑ ڈالا اور دوسرا وہ شخص کہ بیچا اس نے
ایک آزاد کو پھر کھایا مول اس کا اور تیسرا وہ شخص کہ مزدور رکھا ایک مزدور پھر کام لیا اس سے پورا یعنی جس کام کے لیے رکھا تھا وہ تمام کروایا اور نہ دی
اس کو مزدوری اس کی نقل کی بخاری نے ف پھر کھایا مول اس کا یہ قید واسطے زیادتی تقبیح کے ہے اگر نہ کھا دیتا تو بھی گناہ اور داخل وعید
ہے وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ نَفَرًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَرُّوْا بِمَاءٍ فِیْهِمْ لَدِیْغٌ اَوْ سَلِیْمٌ فَعَرَضَ لَهُمْ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ
الْمَاءِ فَقَالَ هَلْ فِیْكُمْ مِنْ رَاقٍ اِنَّ فِی الْمَاءِ رَجُلًا لَدِیْغًا اَوْ سَلِیْمًا فَانْطَلَقَ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَقَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ عَلٰی شَاءٍ فَبَرَأَ فَجَاءَ
بِالشَّاءِ اِلٰی اَصْحَابِهٖ فَكَرِهُوْا ذٰلِكَ وَقَالُوْا اَخَذْتَ عَلٰی كِتَابِ اللّٰهِ اَجْرًا حَتّٰی قَدِمُوا الْمَدِیْنَةَ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخَذَ عَلٰی
كِتَابِ اللّٰهِ اَجْرًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحَقَّ مَا اَخَذْتُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا كِتَابُ اللّٰهِ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَفِیْ رِوَایَةٍ اَصَبْتُمْ
اقْسِمُوْا وَاضْرِبُوْا لِیْ مَعَكُمْ سَهْمًا اور روایت ہے ابن عباس سے کہ ایک جماعت صحابہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی گذری ایک پانی پر کہ ان میں تھا ڈسا ہوا بچھو
کا یعنی کاٹا ہوا بچھو کا یا سانپ کا پس عرض کیا واسطے ان کے ایک شخص نے بستی والوں میں سے پس کہا آیا ہے تم میں کوئی منتر پڑھنے والا کہ بستی میں
ایک شخص کاٹا ہوا بچھو کا یا ڈسا ہوا سانپ کا پڑا ہے پس گیا ایک شخص ان میں سے یعنی صحابہ میں سے اور پڑھی سورۃ فاتحہ اوپر لینے بکریوں کے یعنی اس
شخص نے وعدہ کیا کہ میں منتر پڑھتا ہوں اس شرط پر کہ دو تم مجھ کو اتنی بکریاں پس جب راضی ہوئے پھر اس شخص نے پڑھی فاتحہ تب اچھا ہو گیا وہ کاٹا ہوا
شفا دی اس کو پس اچھا ہو گیا وہ پھر لایا بکریاں اپنے یاروں کے پاس پس مکروہ جانا یعنی اچھا نہ سمجھا ان لوگوں نے اور کہا تو نے لی کتاب اللہ پر مزدوری
یہاں تک کہ آئے وہ صحابہ مدینے میں اور کہا یا رسول اللہ لی اس شخص نے کتاب اللہ پر مزدوری پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق لائق تر ان
چیزوں میں کہ لو تم اس پر مزدوری کتاب اللہ کی ہے نقل کی یہ بخاری نے اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا تم نے ٹھیک کیا اچھا کیا تم نے تقسیم کر لو یعنی
بکریوں کو آپس میں اور حصہ لگاؤ واسطے میرے ساتھ اپنے ف لفظ او سلیم شک راوی کا ہے لغت میں کاٹے ہوئے کو کہا سلیم واسطے نیک فال کے یعنی
معنی میں کہ سانپ کا ڈسا ہوا اور سلیم کہا کہ اکثر اطلاق لدیغ کا بچھو کے کاٹے ہوئے پر آتا ہے اور سلیم کا سانپ کے ڈسے ہوئے پر اس حدیث سے معلوم ہوا
اور ترمذی میں اور بعض نے لکھا ہے کہ نام ان صحابی منتر پڑھنے والے کا ابو سعید خدری تھا اور جماعت صحابہ کی تیس آدمی تھی اور بکریاں بھی تیس
پڑھنے والے نے لیں اور حضرت نے اپنا حصہ لگانا اس واسطے فرمایا کہ ان کو خوش کریں اور جانیں کہ بیشک یہ سب حلال ہے اور اس سے معلوم ہوا کہ منتر
ساتھ قرآن اور ذکر اللہ کے کرنا اور اس پر مزدوری لینی درست ہے اور فرقان کو پڑھ کر مزدوری لینی نہیں درست اور متقدمین نے منع کیا ہے کہ نماز اور عبادت

اور عبادت پر مزدوری لینی نہیں درست ہے اور کسی کی پیروی کرنا اور دوسرے اچھے ہو جانا اوسکا عبادت نہیں ہے پس اس لئے درست ہے اور یہ بھی بات معلوم ہو کہ بیچنا مصحف کا اور خریدنا اوسکا اور لکھوائی کو لکھنا مصحف اور اور کتابوں دین کا جائز ہے اور متاخرین نے تعلیم کتاب اللہ کو بھی جائز کہا ہے کہا ہے کہ جائز ہے اجرت لینی واسطے اور متقدمین نے امام ابو حنیفہ وغیرہ کے تعلیم قرآن پر اجرت لینی کو حرام کہا ہے

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ وَعَنْ خَارِجَةَ بْنِ الصَّلْتِ عَنْ عَمِّهٖ قَالَ اَقْبَلْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَيْنَا عَلٰى حَيٍّ مِنَ الْعَرَبِ فَقَالُوْا اِنَّا اُنْبِئْنَا اَنَّكُمْ قَدْ جِئْتُمْ مِنْ عِنْدِ هٰذَا الرَّجُلِ بِخَيْرٍ فَهَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ دَوَاءٍ اَوْ رُقْيَةٍ فَاِنَّ عِنْدَنَا مَعْتُوْهًا فِي الْقُيُوْدِ فَقُلْنَا نَعَمْ فَجَاؤُوْا بِمَعْتُوْهٍ فِي الْقُيُوْدِ فَقَرَاْتُ عَلَيْهِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ غُدْوَةً وَعَشِيَّةً اَجْمَعُ بُزَاقِيْ ثُمَّ اَتْفُلُ قَالَ فَكَاَنَّمَا اُنْشِطَ مِنْ عِقَالٍ فَاَعْطَوْنِيْ جُعْلًا فَقُلْتُ لَا حَتّٰى اَسْاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كُلْ فَلَعَمْرِيْ لَمَنْ اَكَلَ بِرُقْيَةٍ بَاطِلٍ لَقَدْ اَكَلْتَ بِرُقْيَةٍ حَقٍّ رواہ احمد وابوداؤد روایت ہے خارجہ بن صلت سے کہ نقل کی انہوں نے اپنے چچا سے کہا چچا نے کہ پھرے ہم حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے پس گزرے ہم ایک قوم پر عرب سے پس کہا اونہوں نے تحقیق ہم کو خبر دی گئی ہے کہ تحقیق تم آئے ہو اس شخص یعنی آنحضرت کے پاس سے بھلائی یعنی قرآن اور ذکر اللہ لیکر پس آیا تمہارے پاس کوئی دوا یا منتر پس تحقیق ہمارے پاس ایک دیوانہ ہے بیڑیوں میں پس کہا ہم نے ہاں پس لائے وہ دیوانہ کو بیڑیوں میں پس پڑھی میں نے اوسپر سورہ فاتحہ تین دن صبح و شام اسطرح کہ جمع کرتا تھا میں اپنا تھوک پھر تھوکتا میں اوسپر کہا چچا نے پس گویا کہ کھولا گیا وہ رسی بندھی ہوئی سے یعنی اچھا ہو گیا جلدی پھر دی انہوں نے مجھ کو مزدوری پس کہا میں نے کہ نہیں لیتا ہوں میں مزدوری یہاں تک کہ پوچھوں میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پس پوچھا میں نے آپ نے فرمایا کہ کھا پس قسم ہے زندگی اپنی کی البتہ جو شخص کہ کھاتا ہے ساتھ منتر باطل کے بلکہ البتہ تو نے تحقیق کھایا ساتھ منتر حق کے روایت کیا یہ احمد اور ابوداؤد نے **ف** منتر باطل وہ ہے جس میں ذکر ہو ستاروں کا اور مدد مانگی ہو ستاروں اور جنات سے اور اور دوسری چیزوں سے اور منتر حق وہ ہے جس میں ذکر ہو اسماء و کلام الٰہی جل شانہ کا اور کوئی کہتا ہے قسم ساتھ غیر اللہ تعالیٰ کے کھانی منع ہے پس حضرت نے کیونکر قسم کھائی جواب یہ ہے کہ مراد اوس سے قسم نہیں ہے بلکہ جاری ہوا ہے یہ لفظ عرب کے کلام میں بسبب عادت اون کے یا یہ قسم پہلے منع ہونے قسم غیر اللہ کے کھائی ہو اور یا یہ کہ آنحضرت کو قسم کھانا جائز تھی یعنی یہ کہ قسم کھانی اپنی زندگی کی آپ حضرت کے خصوصیات سے تھی **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطُوا الْاَجِيْرَ اَجْرَهٗ قَبْلَ اَنْ يَّجِفَّ عَرَقُهٗ رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مزدور کو مزدوری اوسکی پہلے خشک ہونے پسینے اوسکے کے یعنی بعد کام کر چکنے کے مزدور کو مزدوری شتابی دو نقل کیا ابن ماجہ نے **وَعَنِ** الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلسَّائِلِ حَقٌّ وَاِنْ جَاءَ عَلٰى فَرَسٍ رواہ احمد وابوداؤد وفی المصابیح مرسل اور روایت ہے حسین بن علی رضی اللہ عنہما سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سائل کے واسطے حق ہے اگرچہ آوے گھوڑے پر نقل کیا احمد اور ابوداؤد نے اور مصابیح میں کہا یہ حدیث مرسل ہے **ف** یعنی سائل کو اگرچہ گھوڑے پر چڑھکر آوے مانگنے کو اور کہا قاضی نے کہ پھیر سائل کو اگرچہ آوے تیرے پاس لیسے حال سے کہ دلالت کرے اوسکی غنا پر گمان کر کہ اگر اسکو حاجت سوال کی نہ ہوتی تو کاہیکو ذلیل کرتا تیرے آگے اپنے تئیں اور کہا ابن اثیر نے واسطے سوال کی اوسکے سبب اس اجماع میں اس حدیث کو لائے اور بعض حدیث کے اسناد میں کلام ہوکر بعضے محدثین نے کہا کہ اسکی اصل نہیں اور کہا کہ یہ حدیث باطل ہے اور بیہقی نے اور ابوداؤد نے اس سے سکوت کیا ہے اور اوسکے نزدیک قابل دلیل پکڑنے کے ہے اور کہا مصابیح میں کہ یہ حدیث مرسل ہے اور تحقیق یہ کہ مسند ہے بعضے مصنفین نے بعض میں لفظ مرسل کا ہے

الفصل الثالث فصل تیسری **عن** عتبة بن النُّدَّر قال كنا عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فقرأ طسم حتى بلغ قصة موسى قال إن موسى عليه السلام آجر نفسه ثماني سنين أو عشرا على عفة فرجه وطعام بطنه رواه أحمد وابن ماجه روایت ہے عتبہ بن منذر سے کہ کہا تھے ہم نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس پڑھی طسم یہانتک کہ پہونچے قصہ حضرت موسیٰ تک فرمایا تحقیق موسیٰ علیہ السلام نے مزدوری میں دیا ذات اپنی کو آٹھ برس یا دس برس واسطے بچانے شرمگاہ اپنی کے اور طعام پیٹ اپنے کے نقل کیا اسکو احمد اور ابن ماجہ نے **ف** سورۂ طسم یعنی سورۂ قصص میں ذکر ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا انکا مدین میں جانا اور ملاقات کرنا اونکا حضرت شعیب علیہ السلام سے اور نکاح ہونا حضرت موسیٰ کا اونکی بیٹی سے اور مزدوری میں رہنا حضرت موسیٰ کا اپنے تئیں پس جب حضرت اس قصہ تک پہونچے تو کلام ذکر فرمایا اور مراد بچانے شرمگاہ سے نکاح ہے یا سوال کہ دشمنوں نے اونکی بیٹی سے نکاح کیا ارشاد فرمایا کہ میں آٹھ برس یا دس برس تک بکریاں تمہاری چراؤنگا ... [illegible] ... خدمت اونکو مہر ٹھہرا دیں ... اور خدمت الطریق احسان کے ہوا اور اس مسئلہ میں اختلاف ہے حنفیہ کہتے ہیں کہ نہیں جائز ہے نکاح کرنا کسی عورت کا عوض اس کے کہ خدمت کرے اوسکی ... [illegible] ... اور شافعی کے نزدیک درست ہے نکاح کرنا ... [illegible] ... **وعن** عبادة بن الصامت قال قلت يا رسول الله رجل أهدى إلي قوسا ممن كنت أعلمه الكتاب والقرآن وليست بمال فأرمي عليها في سبيل الله قال إن كنت تحب أن تطوق طوقا من نار فاقبلها رواه أبو داود وابن ماجه روایت ہے عبادہ بن صامت سے کہ کہا میں نے یا رسول اللہ ایک شخص نے ہدیہ بھیجا ہے میری طرف ایک کمان ان لوگوں میں سے کہ جنکو سکھلاتا ہوں میں کتاب قرآن اور نہیں ہے وہ مال ... [illegible] ... فرمایا اگر تو دوست رکھتا ہے کہ طوق ڈالا جاوے طوق آگ کا پس قبول کر اوسکو نقل کیا ابو داود اور ابن ماجہ نے **ف** یعنی ... [illegible] ... سامان لڑائی کا ہے تیر اندازی ... [illegible] ... حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ... [illegible] ... اوسکو وعید ... [illegible] ... تعلیم علوم دین پر ... [illegible] ... حدیث کے

باب احياء الموات والشرب

باب ہے بیچ بیان آباد کرنے زمین مردہ کے اور بیچ حق پانی پلانے کے **ف** ... [illegible] ... موات اوس زمین کو کہتے ہیں کہ جسمیں عمارت ہو اور نہ اوسکا کوئی مالک ہو اور ہدایہ میں لکھا ہے کہ موات اوس زمین کو کہتے ہیں کہ پانی منقطع ہو جانے کے سبب سے ... [illegible] ... پانی کے سبب سے یا کوئی اور چیز ایسی ہو کہ مانع ہو زراعت کو پس جو زمین کہ عادی ہو یعنی قدیم ہو کہ مالک نہیں کوئی اوسکا یا مملوک ہو اسلام میں کہ معلوم نہیں مالک اوسکا اور دور ہو بستی سے اسقدر کہ اگر کھڑا رہے آدمی کنارہ بستی پر اور آواز کرے تو آواز اوسکی اوس زمین تک نہ پہونچے پس وہ زمین موات ہے اور احیاء موات سے مراد آباد کرنا اوسکا اور آباد کرنا ساتھ مکان بنانے کے ہوتا ہے یا درخت بونے یا کھیتی کرنے یا پانی دینے کے ... [illegible] ... اور حکم اسکا یہ ہے کہ جو آباد کریگا وہ مالک ہو جاویگا ... [illegible] ... امام ابو حنیفہ کے نزدیک اور امام شافعی اور صاحبین کے نزدیک ... [illegible] ... اور شرب ساتھ زیر شین کے حصہ پانی کو کہتے ہیں اور شریعت میں عبارت ہے نوبت انتفاع سے ساتھ پانی کے کہ ... [illegible] ... کھیتی میں اور جانوروں کو پلاوے اور لوگوں کو حق ہے پانی میں ... [illegible] ... تفصیل ... [illegible] ... احکام اوسکی مذکور ہیں فقہ میں اور مذہب ...

کو دریا کے پانی میں بہ نسبت کھیت کے حق ہے یعنی پہلے کھیت کو پانی دینے کے اور نہر میں کھود کر پانی کھینچ لے اپنی زمین میں نفع لینا پانی دریا سے
مانند نفع لینے کے ہے آفتاب و چاند و ہوا سے کہ خصوصیت کسی کے ساتھ نہیں رکھتے سب لوگ شریک ہیں لیکن ندی کنووں اور زمین میں بھی سب کو
حق ہے لیکن اگر کوئی چاہے کہ اور سے پانی زمین کو لیجا کر یعنی افتادہ زمین میں زراعت کرے تو اہل نہر دستے منع کر سکتے ہیں نقصان کے سبب و نکوا کرے
پانی لینا اور نکالنا اپنے کنویں سے خالص بغیر حق ہے اور جو پانی کے پاس نہیں لیجا نا اور لوگ بھی آتا ہے تو حق غیر دستے منقطع ہوتا ہے جیسے کہ
کسی نے بھر لیا وہ اس کی ملک میں آ جاتا ہے اور اگر کنواں اور نہر اور چشمہ کسی کی ملک میں ہو تو دوسرے کو منع کرنا غیر کو دخل سے نہیں اپنی ملک میں جب تک
اور پانی پاوے تو نہ یہ کہ سرکاری نہ غیر ملک کے اور اگر نہ پاوے وہ پانی نہ لیجا جاوے تو مالک نہر کو یا تو خود پانی لاوے یا اجازت دے اس کو لانے اور پانی
بشرطیکہ کنویں کو نہ توڑ ڈالے اور اگر خود ہو کنواں بیچ زمین کے تو منع کرنا پانی کے پینے سے نہیں پہنچتا جیسے کہ زمین ملک اس کی ہو
پانی نہیں ملک ہوتا ہے اور اگر وہ منع کرے اور شخص جو پیاسا ہو اور ہلاک ہونے سے ڈرے تو اس کو چاہئے کہ لڑے اور پانی کنویں میں جائے
بر غیر ملک کے خلاف دستور کے نہیں ہیں یہ تو لڑنا اور ہلاکت سے ڈرنا جائز ہے یہی مذہب امام مالک کا ہے اور بعضوں نے کہا کہ
کنویں کے پانی نہ دینے سے بھی سے بغیر قتال کے مر جائے کہ وہ مرتکب گناہ کا ہوا اور تمام آئندہ یہ سب مسائل مذکورہ ہیں

الفصل الاول عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من عمر ارضا ليست لاحد فهو احق قال عروة
قضى به عمر في خلافته رواه البخاري روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے آباد کی زمین کہ نہیں کسی کی
ملک تو وہ زیادہ حقدار ہے اس کا کہا عروہ نے حکم کیا ساتھ اس کے حضرت عمر نے خلافت اپنی میں ف یعنی یہ حکم جاری ہے اور منسوخ نہیں
وعن ابن عباس ان الصعب بن جثامة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا حمى الا لله
ولرسوله رواه البخاري روایت ہے ابن عباس سے کہ صعب بن جثامہ نے کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے نہیں ہے رمنا مگر
واسطے اللہ کے اور رسول اس کے کے نقل کیا اس کو بخاری نے ف حمی کہتے ہیں رمنا کو یعنی جو زمین گھاس وغیرہ کی چراگاہ سواری کے اونٹوں کے لیے
یہاں سے کہتے ہیں پس معنی یہ ہیں کہ نہیں رمنا کسی کو کہ کرے مگر خدا یا رسول اس کے یا امام جو قائم مقام ہو اور جاہلیت میں عادت تھی کہ سردار
کسی کو روکتے تھے اپنے مواشی کے لیے اور زمین کو گھیر لیتے اور اس پانی پر سب کو منع کرتے تو رسول نے منع فرمایا اور حضرت نے رمنا کیا تھا واسطے
گھوڑوں جہاد اور اونٹ صدقہ کے اور نہیں جائز ہے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حاکم کو رمنا کرنا اور خلاف ہے علماء کا اس میں
اکثر علماء نے جائز رکھا ہے اور بعضوں نے کہا کہ درست ہے جیسے کہ حضرت عمر نے کیا اور بعضوں نے کہا کہ نہیں درست جب کہ باعث تکلیف عام لوگوں کا ہو
وعن عروة قال خاصم الزبير رجلا من الانصار في شراج من الحرة فقال النبي صلى الله عليه وسلم اسق يا زبير ثم ارسل الماء
الى جارك فقال الانصاري ان كان ابن عمتك فتلون وجهه ثم قال اسق يا زبير ثم احبس الماء حتى يرجع الى الجدر ثم ارسل الماء الى جارك
فاستوعى النبي صلى الله عليه وسلم للزبير حقه في صريح الحكم حين احفظه الانصاري وكان اشار عليهما بامر لهما فيه سعة متفق
عليه روایت ہے عروہ سے کہا جھگڑا کیا زبیر نے اور ایک شخص نے انصار سے بیچ نالیوں پانی کے زمین سنگستان کے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
پانی دے اے زبیر یعنی اپنی زراعت کو پھر چھوڑ دے پانی طرف زراعت ہمسایہ اپنے کے پس کہا انصاری نے تم یہ حکم اسلیے کرتے ہو کہ زبیر بیٹا ہے
پھوپھی تمہاری کا پس متغیر ہوا چہرہ حضرت کا پھر فرمایا پانی دے اے زبیر پھر روک رکھ پانی یہاں تک کہ پہنچے پانی اس کی دیوار کی جڑ تک پھر چھوڑ
منڈیر تک یعنی پہنچے پانی تمام زمین میں اور ... پھر چھوڑ دے پانی طرف ہمسایہ کے پس پورا دلوایا نبی

صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیر کو حق اونکا پورا دیا جبکہ حکم کے اوس وقت کہ غصہ دلایا حضرت کو انصاری نے اور تھے حضرت کہ مشورہ دیا تھا اون دونوں کو بیچ اس کے
ایک امر کا کہ واسطے اون دونوں کے تھی اوسمیں کشادگی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف عروہ بن زبیر بن العوام کبار تابعین سے ہیں اور سات فقیہ جو مدینہ میں تھے
اونمیں سے ایک یہ بھی ہیں اور ماں اونکی اسماء بیٹی حضرت ابو بکر کی ہیں اور باپ انکے زبیر حضرت کی پھوپھی کے بیٹے تھے کہ نام اونکی ماں کا صفیہ بنت عبد المطلب تھا
اور زبیر قدیم الاسلام ہیں سولہ برس کے تھے کہ اونکے چچا نے عذاب دیا اونکو ساتھ دھوئیں کے تاکہ چھوڑیں اسلام کو پس نہ چھوڑا اور حضرت کے ساتھ سب میں
سب لڑائیوں میں حاضر رہے اور عشرہ مبشرہ میں سے ہیں اور ایک انصاری ایک نالے میں سے پانی کھیتونکو دیا کرتے تھے پس ایک بار دونوں میں جھگڑا ہوا زبیر نے کہا میں پہلے پانی دونگا
کھیت کو اونہوں نے کہا میں پہلے دونگا پھر دونوں حضرت کے پاس گئے فیصلہ کے لیے پس حضرت نے فرمایا کہ زبیر تو پانی اپنے کھیت کو دے پھر ہمسایہ
کی طرف چھوڑ دے کہ زبیر کی زمین اونچی تھی اور اوسکی جانب نالا متصل تھی پس اس سے یہ انصاری خفا ہوا کہ زبیر آپ کی پھوپھی کے بیٹے ہیں اسلیے حکم کیا حضرت
خفا ہوئے اور زبیر کو فرمایا کہ خوب اچھی طرح پانی اپنے کھیت کو دے تب تک کہ منڈیر تک پہنچے پھر انصاری کی طرف چھوڑ اور پہلے جو حکم تھا یہ بطریق صلح کیا کہ زبیر تمام حق
اپنا نہ لے اور تھے حضرت راضی اوس حکم اول پر حضرت نے زبیر کو حکم کیا تھا کہ تھوڑا حق اپنا زیادہ احسان کریں ساتھ ہمسایہ کے پھر جو دوسرا حکم زبیر اوسکے نزدیک جب ہوا
کہ یہ انصاری راضی نہ ہوا تو حضرت نے حکم کیا زبیر کو ساتھ پورا حق لینے کے اور یہ گستاخی انصاری کی نسبت آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی سبب سے تھی بعضوں نے کہا کہ وہ منافق تھا اور انصاری اوسکو اسلیے کہا کہ انصار کے قبیلہ سے تھا انصار کے قبیلوں میں بعضے منافق
بھی تھے مانند عبد اللہ بن ابی وغیرہ کے اور قتل اوسکو اسلیے نہ کیا کہ حضرت کی عادت تھی صبر کرتے ایذا منافقوں پر تا لوگ
نہ کہیں کہ محمد اپنے اصحاب کو قتل کرتے ہیں اور بعضوں نے کہا کہ وہ مومن تھا اور غصہ میں گستاخی کر بیٹھا واللہ اعلم وعن ابی هريرة
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تمنعوا فضل الماء لتمنعوا به فضل الكلأ متفق عليه روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کرو تم زیادہ پانی کو تاکہ منع کرو اوسکے سبب سے زیادہ گھاس کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف مواشی کو گھاس وہاں
چرنے میں جہاں پانی ہو اور جب پانی پلانے سے جانور وہاں نہ رہینگے تو گویا گھاس سے منع کیا اور
گھاس کی احتیاج مواشی کو پانی سے منع کرنا درست نہیں ہے پانی سے منع کرنا گھاس سے منع کرنا لازم آئے وعن ابی هريرة قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلثة لا يكلمهم الله يوم القيمة ولا ينظر اليهم رجل حلف على سلعة لقد اعطى بها اكثر مما
اعطى وهو كاذب ورجل حلف على يمين كاذبة بعد العصر ليقتطع بها مال رجل مسلم ورجل منع فضل ماء فيقول الله اليوم
امنعك فضلي كما منعت فضل ما لم تعمل يداك متفق عليه روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین
شخص ہیں کہ نہیں بولیگا اونسے اللہ دن قیامت کے یعنی بولنا رحمت کا اور نہ دیکھیگا طرف اونکی یعنی نظر عنایت سے ایک شخص
کہ قسم کھاتا ہے اوپر اسباب کے کہ تحقیق دیا جاتا تھا وہ شخص یعنی ثمن بدلے اس اسباب کے زیادہ اوس سے کہ دیا گیا یعنی وہ شخص اسباب بیچتا ہے اور
خریدار سے مول لیتا ہو اور جھوٹی قسم کھاتا ہے کہ مجھکو زیادہ اس سے ملتا تھا اور حال یہ کہ وہ شخص جھوٹا ہے اوس میں اور دوسرا وہ شخص کہ قسم
کھائے ایک چیز پر قسم جھوٹی پیچھے نماز عصر کے تاکہ لے لے سبب اوس قسم کے مال مرد مسلمان کا اور تیسرا وہ شخص کہ منع کیا اوسنے زیادہ پانی کو پس فرمایگا
اللہ تعالی یعنی دن قیامت کے کہ آج کے دن منع کرونگا میں تجھکو فضل اپنے سے جیسا کہ منع کیا تو نے زیادہ پانی کو کہ نہیں کیا تھا اوسکو ہاتوں تیرے نے
نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف وجہ نماز عصر کے تخصیص وقت عصر کی اسلیے ہے کہ قسمیں جھوٹی اوس وقت کھائی جاتی ہیں یا ذکر کیا اسکو اسلیے کہ
وہ وقت بزرگ ہے پس ہوگی قسم جھوٹی اوس وقت بہت بری اور مال مرد مسلمان کا اور اسیطرح حکم میں مال ذمی کا ہے اور ہاتوں تیرے نے

یعنی تیری قدرت سے نہیں نکلا تھا بلکہ محض میری قدرت سے نکلا تھا اگرچہ کنواں اور نہر آدمی کی مشقت سے بنتے ہیں لیکن نکلنا پانی کا محض اللہ ہی کی قدرت سے ہوتا ہے **وَذُكِرَ حَدِيثُ** جابر فی باب المنہی عنہا من البیوع اور ذکر کی گئی حدیث جابر کی بیچ باب المنہی عنہا من البیوع کے **ف** وہ حدیث یہ ہے کہ نہی کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ فضل الماء سے صاحب مصابیح نے یہاں ذکر کی تھی ہم نے وہاں **الفصل الثانی** ذکر کی

عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحَاطَ حَائِطًا عَلَى الْأَرْضِ فَهُوَ لَهُ رواہ ابوداؤد روایت ہے حسن بصری سے کہ نقل کی سمرہ سے کہ اوسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جو شخص کہ گھیرے دیوار زمین پر پس وہ اوسکے واسطے ہے نقل کیا ابوداؤد نے **ف** یعنی جو کوئی زمین موات پر دیوار گھیر لے تو وہ زمین اوسی کی ہے جو بانی ہو ظاہر حدیث کا دلالت کرتا ہے کہ دیوار کھینچنی کافی ہے بیچ مالک ہونے زمین موات کے اور یہ مذہب امام احمد کا ہے اور مشہور تر روایت ہے اور نزدیک امام اعظم کے شرط احیا یعنی آبادکرنا کہ بیان ہو چکا ابتدا باب میں پس دیوار کھینچنے کو احیا میں دخل ہی نہیں اور مراد حدیث میں دیوار کھینچنا واسطے سکونت کے ہے **وَعَنْ** أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْطَعَ لِلزُّبَيْرِ نَخِيلًا رواہ ابوداؤد اور روایت ہے اسماء بنت ابی بکر سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جاگیر دی واسطے زبیر کے درخت کھجوروں کی نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** احتمال ہے کہ یہ درخت خمس میں سے تھے کہ حق اوسکا تھا یا زمین موات تھی لوگوں نے بیا اوسکو **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْطَعَ لِلزُّبَيْرِ حُضْرَ فَرَسِهِ فَأَجْرَى فَرَسَهُ حَتَّى قَامَ ثُمَّ رَمَى بِسَوْطِهِ فَقَالَ أَعْطُوهُ مِنْ حَيْثُ بَلَغَ السَّوْطُ رواہ ابوداؤد اور روایت ہے ابن عمر سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جاگیر دی زبیر کو دوڑنا گھوڑے اوسکے کا یعنی جہاں تک گھوڑا دوڑے پس دوڑایا گھوڑا یہاں تک کہ کھڑا ہوا پھر ڈالا کوڑا پس فرمایا حضرت نے دو زبیر کو جہاں تک پہونچا کوڑا نقل کیا یہ ابوداؤد نے **وَعَنْ** عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْطَعَهُ أَرْضًا بِحَضْرَمَوْتَ قَالَ فَأَرْسَلَ مَعِي مُعَاوِيَةَ قَالَ أَعْطِهَا إِيَّاهُ رواہ الترمذی والدارمی اور روایت ہے علقمہ بن وائل سے اوس نے باپ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جاگیر دی وائل کو ایک زمین حضرموت میں کہا وائل نے کہ بھیجا حضرت نے ساتھ میرے معاویہ کو تاکہ اوسے بتادے وہ زمین مجکو فرمایا حضرت نے کہ دے وہ زمین اوسکو نقل کیا یہ ترمذی اور دارمی نے **ف** حضرموت نام ایک شہر کا ہے اور وائل بن حجر وہیں کے تھے **وَعَنْ** أَبْيَضَ بْنِ حَمَّالٍ الْمَأْرِبِيِّ أَنَّهُ وَفَدَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَقْطَعَهُ الْمِلْحَ الَّذِي بِمَأْرِبَ فَأَقْطَعَهُ إِيَّاهُ فَلَمَّا أَنْ وَلَّى قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْمَجْلِسِ أَتَدْرِي مَا أَقْطَعْتَ لَهُ إِنَّمَا أَقْطَعْتَ لَهُ الْمَاءَ الْعِدَّ قَالَ فَرَجَعَهُ مِنْهُ قَالَ وَسَأَلَهُ مَاذَا يُحْمَى مِنَ الْأَرَاكِ قَالَ مَا لَمْ تَنَلْهُ خِفَافُ الْإِبِلِ رواہ الترمذی وابن ماجۃ والدارمی اور روایت ہے ابیض بن حمال ماربی سے کہ گئے وہ طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس سوال کیا اونسے جاگیر میں اوس کان نمک کی جو ماٰرب میں ہے پس جاگیر دی حضرت نے وہ کان نمک کی اوسکو پس جب کہ پھرا وہ ابیض کہا ایک شخص نے یعنی اقرع بن حابس تمیمی نے اوس مجلس سے کیا تم جانتے ہو کہ کیا جاگیر دیا آپنے اوسکو پانی دیا ہے کہ مدام رہنے والا ابیض سے پس پھیر لیا حضرت نے اوسکو ابیض سے کہا راوی نے اور سوال کیا ابیض نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کونسی زمین پیلو کے درختوں کی گھیرنا جائز ہے فرمایا وہ زمین کہ نہ پہونچیں اوسکو پاؤں اونٹوں کے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** ماٰرب نام ایک جگہ کا ہے یمن میں اور پانی ہمیشہ کا وہ ہے کہ جو منقطع نہ ہوا اور مادہ اوسکا موجود ہو اور پھیر لیا اوسے یعنی حضرت نے اوس سے اوسلئے کہ حضرت نے گمان کیا تھا کہ وہ کان ایسی ہے کہ حاصل ہوتا ہو اوس سے نمک ساتھ محنت و مشقت کے جب معلوم ہوا کہ وہ مثل پانی بہتے ہوئے کے ہے بغیر محنت و مشقت کے نمک ہوتا ہے پس پھیر لیا اور یہ معلوم ہوا کہ حاکم کو جائز ہے کہ پھیر لے جاگیر کو جب کہ ظاہر ہوا حضرت کو کہ وہ مانند پانی کے ہے پس پھیر لیا اوسکو اور اس سے معلوم ہوا کہ جاگیر کر دینا کانوں کا جائز ہے جبکہ وہ کان پوشیدہ ہو کہ نہ حاصل ہو اون میں سے کچھ مگر ساتھ رنج و محنت کے اور جو کہ ظاہر ہو کر حاصل ہو

مقصود اونکا نفع ہے تو پھر وہ محنت کے جائز نہیں یعنی جاگیر کر دینا انکو بلکہ لوگ اونمیں شریک ہیں مانند نمک اور پانی کانون کے اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ حاکم اگر حکم کرے
پھر ظاہر ہو کہ حق اوسکے خلاف میں ہے تو جائز ہے کہ توڑ ڈالے اپنے حکم کو اور رجوع کرے اوس سے اور کیکری یعنی بول کا درخت جنگل میں ہو یعنی آباد کیا گیا ہو اور نہ پہنچیں اوسکو
پاؤں اونٹوں کے یعنی چر کر تنگ ہو پہلا اور چارہ سے اور یہ منع [illegible] جائز نہیں قریب [illegible] کہ وہاں جانور چرتے ہیں چراگاہ کے
چراگاہ ہے ۵ **وعن** ابی خداش قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم المسلمون شركاء في ثلاث في الماء والكلاء والنار رواه ابو داؤد
وابن ماجة اور روایت ہے ابی خداش سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سب مسلمان شریک ہیں تین چیزوں میں پانی اور گھاس اور آگ میں نقل کیا اسکو
ابو داؤد اور ابن ماجہ نے **ف** مراد پانی سے پانی کنوئیں وغیرہ کا ہے اور پانی جو [illegible] اس میں جیسا کہ بیان اسکا اوپر باب میں مفصل ہو چکا ہے اور گھاس سے وہ
گھاس مراد ہے کہ جنگل میں اوگی ہو اور آگ یعنی اگر آگ جلاوے تو نہیں پہنچتا اوسکو کہ منع کرے کسی کو آگ لینے سے اور چراغ جلانے سے اور اوسکی گرمی
میں بیٹھنے سے اور [illegible] لیکن اوسکو جائز ہے کہ منع کرے اوس شخص کو کہ لکڑی لیوے [illegible] آگ کا جو جاتی رہیگی اور
بعضوں نے کہا مراد آگ سے پتھر ہے یعنی منع کرے کسی کو پتھر لینے سے جو زمین میں ہیں ۵ **وعن** اسمر بن مضرس قال اتيت
النبي صلى الله عليه وسلم فبايعته فقال من سبق الى ماء لم يسبقه اليه مسلم فهو له رواه ابو داؤد اور روایت ہے اسمر بن مضرس سے
کہا آیا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس بیعت کی میں نے حضرت سے یعنی مسلمان ہوا پس فرمایا جو شخص کہ سبقت کرے یعنی پہنچ جاوے طرف اوس پانی کی کہ نہ
پہنچا طرف اوسکے کوئی مسلمان پس وہ واسطے اوسکے ہے نقل کیا ابو داؤد نے **ف** یعنی جو کوئی پہنچے پانی مباح تک پس وہ پانی لیا ہوا اوسکی ملک ہوا
اور وہ پانی کہ باقی رہا سو اوسکی ملک میں نہیں آتا اور ایسا ہی حکم ہے ہر مباح چیز کا مانند گھاس اور لکڑی وغیرہ کا ہے ۵ **وعن** طاؤس
مرسلا ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من احيا مواتا من الارض فهو له وعادي الارض لله ولرسوله ثم هي لكم مني
رواه الشافعي وروي في شرح السنة ان النبي صلى الله عليه وسلم اقطع لعبد الله بن مسعود الدور بالمدينة وهي بين ظهراني عمارة
الانصار من المنازل والنخل فقال بنو عبد بن زهرة نكب عنا ابن ام عبد فقال لهم رسول الله صلى الله عليه وسلم فلم ابتعثني
الله اذا ان الله لا يقدس امة لا يؤخذ للضعيف فيهم حقه اور روایت ہے طاؤس سے بطریق ارسال کے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جو شخص کہ آباد کرے زمین خراب کو پس وہ واسطے اوسکے ہے اور قدیم زمین واسطے اللہ کے اور رسول اوسکے کے ہے پھر وہ تمہارے ہو میری طرف سے نقل کیا شافعی نے اور روایت
کی گئی شرح السنہ میں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیئے واسطے عبد اللہ بن مسعود کے گھر مدینہ میں اور وہ گھر تھے درمیان آبادی انصار کے یعنی درمیان مکانوں
اور کھجوروں کے پس کہا بیٹوں عبد بن زہرہ کے نے کہ دور رکھو ہم سے ام عبد کے بیٹے کو یعنی عبد اللہ بن مسعود کو پس فرمایا واسطے انکے رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے پس کیوں بھیجا مجھکو اللہ نے اوسوقت تحقیق اللہ تعالیٰ نہیں پاک کرتا اوس امت کو کہ نہ لیا جاوے واسطے ضعیف کے ان میں حق اوسکا **ف** قدیم زمین
کہ نہ معلوم ہو مالک اوسکا نسبت کیا اوسکو طرف خدا کے تو مراد یہ ہے کہ [illegible] زمانہ اونکے واسطے ہے اللہ کے اور مراد اوس سے زمین خراب ہو
اور رسول اوسکے کی ہے یعنی میں تصرف کرتا ہوں اوس میں جسطرح چاہتا ہوں اور دیتا ہوں جسکو چاہتا ہوں اور [illegible] بلکہ [illegible]
ثم ہی لکم سے معلوم ہوا کہ ذکر کرنا اللہ کا تمہید ہے واسطے ذکر رسول کے اور [illegible] تعظیم شان کے ہے اور حکم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم اللہ ہی کا ہے اور گھر جو حضرت نے
کو دیئے [illegible] تھے درمیان [illegible] انصار کے [illegible] مکان عبد اللہ بن مسعود کا درمیان مکانوں [illegible] کے [illegible] مسعود باپ عبد اللہ
کے حلیف تھے بیٹوں عبد بن زہرہ کے ایام جاہلیت میں اور ام عبد ماں عبد اللہ کی [illegible] کنیت [illegible] کہ بیٹے ام
عبد یعنی عبد اللہ بن مسعود کو ہم سے الگ کیجئے [illegible] کیا [illegible] کہ پس کس [illegible] مجھکو [illegible]

میں تقویت ضعیفوں کی اور مددگاری کمزوروں کی کرنی نہ ہو ہمیشہ ان کے لیے ہوگا اور حکمت تیسیر ہے میں کہا ہو گی اللہ تعالیٰ پاک نہیں کرتا اس گروہ اور اس جماعت کو کہ حق ضعیف کا نہیں لیا جاتا یعنی عبداللہ بن مسعود نے شرح السنہ میں یہ حدیث نقل کی اور تقویت دی کہ روایت ہے **وعن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضی فی السیل المھزور ان یمسک حتی یبلغ الکعبین ثم یرسل الاعلی علی الاسفل رواہ ابوداؤد وابن ماجۃ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی انہوں نے اپنے باپ یعنی شعیب سے اور شعیب نے نقل کی دادا اپنے یعنی عبداللہ بن عمرو سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا بیچ پانی مہزور کے یہ کہ بند کیا جائے پانی تاکہ پہنچے ٹخنوں تک پھر چھوڑ دے اوپر والا نیچے والے پر نقل کیا ابوداؤد اور ابن ماجہ نے **ف** مہزور نام ایک وادی کا تھا بنی قریظہ میں کہ وہاں پانی آتا تھا کھیتوں میں بہتا تھا پس حضرت نے حکم فرمایا کہ جس کی زمین بلندی کی جانب ہو وہ پانی اپنے کھیت میں روکے یہاں تک کہ ٹخنوں تک پہنچے پھر چھوڑ دے پانی کو کہ پہنچے دوسری زمین پر کہ نیچے ہو اور اس کے برابر ایسا ہی حکم ہے اوپر والا کو کہ بہا دے جو زائد ہو اور یہ ہو سکتا ہے کہ پہلی زمین میں جب تک پانی کے ٹخنے تک نہ پہنچے اور جب پانی اس حد تک پہنچ جاوے تو چھوڑ دے تاکہ نیچے والے کی زمین میں پہنچے **وعن** سمرۃ بن جندب انہ کانت لہ عضد من نخل فی حائط رجل من الانصار ومع الرجل اھلہ فکان سمرۃ یدخل علیہ فیتأذی بہ فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکر ذلک لہ فطلب الیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیبیعہ فابی فطلب ان یناقلہ فابی قال فھبہ لہ ولک کذا امرا رغبہ فیہ فابی فقال انت مضار فقال للانصاری اذھب فاقطع نخلہ رواہ ابوداؤد اور روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہ تھے واسطے ان کے ایک قطار درخت کھجوروں کی بیچ باغ ایک شخص کے انصار میں سے اور ساتھ اس شخص کے اہل اس کے تھے یعنی بال بچے ساتھ اس کے اہل و عیال بھی اس کے رہتے تھے پس تھے سمرہ آتے تھے اور ایذا پہنچتی تھی انصاری کو بسبب اس کے پھر آیا انصاری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ذکر کیا یہ حال پس حضرت نے بلا بھیجا سمرہ کو اور فرمایا کہ بیچ ڈال انصاری کے ہاتھ یعنی درخت کو پس انکار کیا پھر فرمایا اوسکے بدلے اور درخت لے لے پس انکار کیا پھر فرمایا حضرت نے کہ بخش دے یہ درخت اوسکو اور تیرے واسطے ایسا ہو یعنی بہشت کی نعمتیں ملیں گی یہ امر تھا کہ رغبت دلائی اوس میں یعنی یہ امر بطریق سفارش و ترغیب دلانے کے ہوا پس انکار کیا پس فرمایا حضرت نے کہ تو ضرر دینے والا ہے پھر ذکر کیا یہ حال پھر فرمایا حضرت نے سمرہ کو کہ تو ضرر پہنچانے والا ہے یعنی انصاری کو اور جو کوئی ضرر کسی کو پہنچاوے وہ جب ہو تا ہے پس فرمایا اوس کے پیچھے انصاری کو کہ جا اور کاٹ ڈال اوسکے درخت کھجور کے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** کہا طیبی نے کہ نام اوس انصاری کا مالک تھا اور حضرت نے جو سمرہ کو حکم درخت کاٹنے کا کیا اور اوس کو ضرر دینے والا فرمایا کہ وہ ظلم و جور کے لیے تھا بلکہ بطریق سفارش کے تھا جیسے حضرت نے رغبت دلائی تھی اور جب انکار کیا سمرہ نے تو معلوم ہوا کہ مقصود سمرہ کا ایذا دینا تھا پس حضرت کا حکم دینا انصاری کو درخت کاٹنے کا جیسے کہ معلوم ہوا حضرت کو کہ سمرہ ضرر پہنچاتا ہے اوس کو کہ درخت سے جائز ہے کہ بیچا ہو اور اب نہ بیچا اور نہ بدلتا ہے اور نہ ہبہ کرتا ہے **وذکر** حدیث جابر من احیا ارضا فی باب الغصب بروایۃ سعید بن زید وسنذکر حدیث ابی صرمۃ من ضار اضر اللہ بہ فی باب ما ینھی عنہ من التھاجر اور ذکر کی گئی حدیث جابر کی کہ ابتداء اوسکی یہ ہے من احیا ارضا باب غصب کے بیچ ساتھ روایت سعید بن زید کی اور ذکر کریں گے ہم حدیث ابی صرمہ کی کہ ابتداء اوسکی یہ ہے من ضار اضر اللہ بہ بیچ باب ما ینھی عنہ من التھاجر کے

الفصل الثالث

عن عائشۃ انھا قالت یا رسول اللہ ما الشیء الذی لا یحل منعہ قال الماء والملح والنار قالت قلت یا رسول اللہ ھذا الماء قد عرفناہ فما بال الملح والنار قال یا حمیراء من اعطی نارا فکانما تصدق بجمیع ما انضجت تلک النار ومن اعطی ملحا فکانما تصدق بجمیع ما طیبت تلک الملح ومن سقی مسلما شربۃ من ماء حیث یوجد الماء فکانما اعتق رقبۃ ومن سقی مسلما شربۃ من ماء حیث لا یوجد الماء

تکانا فاحیا ما ترکہا [illegible] اور روایت ہے عائشہ سے یہ کہ اونہوں نے کہا یا رسول اللہ کیا چیز ہے کہ نہیں درست ہے منع کرنا اوسکا فرمایا پانی اور نمک
اور آگ کہا حضرت عائشہ نے کہا میں نے یا رسول اللہ یہ پانی تحقیق پہچانا ہم نے اوسکو یعنی پہچانا ہم نے حال پانی کا [illegible] لوگوں کی اور حیوانات کی حاجت کے واسطے [illegible]
[illegible] چیزیں [illegible] اور نمک [illegible] فرمایا [illegible] آگ [illegible] صدقہ کیا
[illegible] آگ نے [illegible] صدقہ کیا [illegible] پانی پلایا مسلمانوں کو [illegible]
[illegible] پانی [illegible] مسلمان [illegible] زندہ کیا [illegible] ف [illegible]
[illegible] حضرت [illegible] بیان کیا [illegible]
[illegible] ## باب العطایا [illegible] بخشش [illegible] ف [illegible] بیان [illegible] بخشش [illegible]
اور [illegible] امام غزالی نے منہاج العابدین میں [illegible] سلاطین کے اختلاف کیا ہے
علماء نے [illegible] کہ جو مال کہ یقین ہو اوسکے حرام ہونے کا لینا اوسکا درست نہیں [illegible] یقین ہو اوسکے حلال ہونے کا [illegible]
[illegible] سلاطین [illegible] حرام [illegible] حلال [illegible] تحقیق ہو کہ حرام ہے [illegible] مال لینے والے [illegible]
دلیل [illegible] نبی صلی اللہ علیہ وسلم قبول کیا تحفہ [illegible]
کہ جو مال کہ [illegible] حرام ہو [illegible] فقیر [illegible] مال سلطان [illegible] مال [illegible]
[illegible]
[illegible] اسلام [illegible] بیت المال [illegible] دنیا میں [illegible]
[illegible] ## الفصل الاول عن ابن عمر ان عمر اصاب ارضا بخیبر فاتی النبی صلی اللہ
علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ انی اصبت ارضا بخیبر لم اصب مالا قط انفس عندی منہ فما تامرنی بہ قال ان شئت حبست اصلہا وتصدقت
بہا فتصدق بہا عمر انہ لا یباع اصلہا ولا یوھب ولا یورث وتصدق بہا فی الفقراء وفی القربی وفی الرقاب وفی سبیل اللہ وابن السبیل والضیف
لا جناح علی من ولیہا ان یاکل منہا بالمعروف او یطعم غیر متمول قال ابن سیرین غیر متاثل مالا متفق علیہ روایت ہے ابن عمر سے یہ کہ حضرت عمر
پائی ایک زمین خیبر میں یعنی غنیمت خیبر کے حصہ میں [illegible] پس آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا یا رسول اللہ تحقیق میں نے پائی
ایک زمین خیبر میں [illegible] مال [illegible] پس کیا حکم کرتے ہو مجھکو [illegible]
[illegible] اصل [illegible] پس صدقہ کیا [illegible] حضرت
[illegible] اصل [illegible] صدقہ کیا [illegible]
[illegible] مسافروں [illegible]
[illegible] صدقہ [illegible]
[illegible] مال [illegible]
[illegible]
[illegible] صدقہ [illegible]

اور وفا نہیں یعنی قیمت لیتے اوس مالک سے جو اوس کا درخت کیا ہو اور قیمت اوسکو اوس کی شرح میں شتیں کی گئی ہے کہ اسمیں دلیل ہے اسپر کہ جائز ہو وقف کرنا یعنی کسیکو نفع اوٹھانے کو
ساتھ وقف لینے کے اسپر کہ وہ باقی رہے اور وقف ادسکا یہ ہے کہ مستحق ہو وے گا اور وقف کرنا اوسکا حق ہوا وہ اسپر کہ فرمایا آنحضرت نے کہ کون لیتا ہے بیر رومہ کو یعنی
خرید کر اوسمیں اپنا ڈول مسلمانوں کے ڈول کے برابر ڈالے اوسکو حضرت عثمان رضی نے **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمْرَىٰ جَائِزَةٌ مُتَّفَقٌ
عَلَيْهِ روایت ہے ابوہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمریٰ جائز ہے نقل کی بخاری نے اور مسلم نے **ف** عمریٰ اوسکو کہتے ہیں کہ ایک شخص مکان اپنا کسیکو
واسطے عمر کے دیدے کہ یہ مکان تجھکو تیری عمر تک دیا یعنی جب تلک تو جیتا رہے اور جب کہ وہ شخص مر جاوے پھر اوس سے نہ چھینا جاوے گا بلکہ بعد اوس کے وارثوں کو پہونچتا ہے
یا نہیں اسمیں اختلاف ہے اور تفصیل اوسکی یہ ہے کہ اگر یہ کہا کہ یہ مکان تیرا ہے اور تیرے بعد تیری اولاد کا ہے تو یہ ہبہ ہو گیا اور جب تو مر جاوے تو تیرے
وارثوں اور اولاد کا ہو گا اسمیں سب علما اتفاق کرتے ہیں کہ یہ ہبہ ہے اور مالک کی طرف یہ مکان پھر نہ آوے گا اور جب یوں کہا کہ اوسکی ملک میں آ جاوے گا اور بعد اوسکے
وارثوں کی ملک ہو جاوے گا اور اگر وارث نہ ہوں تو بیت المال میں ہو گا اور دوسری یہ کہ مطلق کہے کہ یہ مکان تیرا ہے تیری عمر تک تو اکثر جمہور کہتے ہیں کہ حکم
اسکا حکم اول کا سا ہے اور مذہب ہمارا بھی یہی ہے اور یہ بھی ہو کہ قول شافعی کا بھی یہی ہے اور بعضے علما کے نزدیک اسمیں تین باتیں ہیں کہ بعد اوسکے مرنے کے وارثوں کو نہیں
پہونچتا اور پھر مالک کی طرف رجوع کرتا ہے اور تیسری یہ کہ کہے کہ تیرے لیے ہے عمر تیری اور شرط کرے کہ اگر تو مرے تو میری ملک میں پھر آوے اور تیرے وارثوں کی ملک میں نہ جاوے
کہ یہ حکم اول کا رکھتا ہے اور ہمارے نزدیک شرط فاسد ہے اور ہبہ ساتھ شرط فاسد کے فاسد نہیں ہوتا اور یہی قول شافعی کا بھی ہے اور امام احمد کے نزدیک عمریٰ اس شرط سے
فاسد ہے بسبب شرط فاسد کے اور کہا امام مالک نے عمریٰ سب صورتوں میں مالک کی طرف راجع ہوتا ہے **وَعَنْ** جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
الْعُمْرَىٰ مِيرَاثٌ لِأَهْلِهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمریٰ میراث ہے واسطے اہل
اوسکے کے نقل کیا اسے مسلم نے **ف** یعنی جسکو مکان بطور عمریٰ کے دیا اوسکی ملک ہو جاتا ہے اور بعد اوسکے میراث اوسکے وارثوں کی ہوتا ہے اور ظاہر اس حدیث کا
بھی یہی مذہب جمہور کا ہے **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا رَجُلٍ أُعْمِرَ عُمْرَىٰ لَهُ وَلِعَقِبِهِ فَإِنَّهَا لِلَّذِي أُعْطِيَهَا لَا
تَرْجِعُ إِلَى الَّذِي أَعْطَاهَا لِأَنَّهُ أَعْطَىٰ عَطَاءً وَقَعَتْ فِيهِ الْمَوَارِيثُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے جابر سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
جو شخص کہ دیا گیا عمریٰ واسطے اوسکے اور واسطے وارثوں اوسکے کے پس تحقیق وہ عمریٰ اوس شخص کے واسطے ہے کہ دیا گیا عمریٰ اوسکو یعنی مالک اوسکی ہوتا ہے نہیں
پھرتا طرف دینے والے کی یعنی مالک کے اسواسطے کہ دینے والے نے دیا دینا کہ واقع ہوئی اوسمیں میراث نقل کی بخاری نے اور مسلم نے **ف** یعنی جسکو دیا اوسکی
ملک ہو جاتا ہے اور پہونچتا بعد اوسکے مرنے کے وارثوں کو اور دینے والے کی طرف رجوع نہیں کرتا اور ابوہریرہ کی جو حدیث اوپر گذری اوسکے ظاہر میں
تینوں عمریٰ کی قسمیں داخل ہیں اور اس حدیث میں قسم اول ہے اور اختلاف مذاہب کا تفصیل وار اوپر ذکر کیا گیا ہے **وَعَنْهُ** قَالَ إِنَّمَا الْعُمْرَى الَّتِي أَجَازَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقُولَ هِيَ لَكَ وَلِعَقِبِكَ فَأَمَّا إِذَا قَالَ هِيَ لَكَ مَا عِشْتَ فَإِنَّهَا تَرْجِعُ إِلَى صَاحِبِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے
جابر سے کہا کہ سوا اسکے نہیں کہ وہ عمریٰ کہ جائز رکھا اوسکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ہے کہ کہے مالک کے یہ عمریٰ تیرے لیے ہے اور تیرے وارثوں کے لیے پس تحقیق
واسطے اوسکے کہ یہ عمریٰ تیرے لیے ہے جب تک جیتا رہے تو پس تحقیق وہ عمریٰ پھر آتا ہے طرف دینے والے کے نقل کی بخاری نے اور مسلم نے **ف** یہ حدیث خلاف
ہے مذہب جمہور کے نزدیک اور مذہب جمہور کا ہے موافق حدیث ابوہریرہ کے جو ذکر کیا گیا اس حدیث کا وہ یہ جواب دیتے ہیں کہ یہ قول
جابر کا ہے موجب رائے اور اجتہاد اپنے کے نہ حدیث مرفوع ہے

الفصل الثاني

فصل دوسری **عَنْ** جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُرْقِبُوا وَلَا تُعْمِرُوا فَمَنْ أُرْقِبَ شَيْئًا أَوْ أُعْمِرَهُ فَهُوَ لِوَرَثَتِهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ روایت ہے جابر سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا نہ رقبیٰ کرو اور نہ عمریٰ کرو پس جو کوئی رقبیٰ کیا گیا کچھ یعنی کوئی زمین یا عمریٰ کیا گیا پس وہ چیز واسطے وارثوں اوسکے کے ہے نقل کی یہ ابوداود نے

ف یعنی عمریٰ کرکے کسی کو کسی کے مکان یا زمین بخشنے کا یہ حکم ہے اگر کوئی کہے کہ یہ مکان تیرا ہے جب تک تو زندہ رہے اور جب تو مر جاوے تو پھر میرا ہے اور تیرے وارثوں کا نہیں تو وہ عمریٰ صحیح ہو جاتا ہے یعنی اس کے بعد وہ اسی کا ہوگا جس کو دیا ہے اور شرط باطل ہو جاتی ہے اور یہ جو فرمایا کہ عمریٰ جائز ہے اس سے معلوم ہوا کہ عمریٰ کرنا درست ہے اور وارثوں کا ہو جاتا ہے اور یہ حدیث دلیل ہے امام ابوحنیفہ اور امام شافعی کے

مذہب کی اور مراد رقبیٰ سے یہ ہے کہ کوئی کہے کہ یہ مکان تیرا ہے اگر تو پہلے مر گیا تو پھر میرا ہے اور اگر میں پہلے مر گیا تو تیرا ہے سو رقبیٰ ابوحنیفہ اور محمد کے نزدیک باطل ہے اور ابو یوسف کے نزدیک جائز ہے **وَعَنْهُ** عَنِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمْرٰى جَائِزَةٌ لِأَهْلِهَا وَالرُّقْبٰى جَائِزَةٌ لِأَهْلِهَا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوٗدَ روایت ہے جابر سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ

وسلم نے عمریٰ جائز ہے واسطے اہل اس کے یعنی جس کو دیا اور رقبیٰ جائز ہے واسطے اہل اس کے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابوداؤد نے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسِكُوْا عَلَيْكُمْ أَمْوَالَكُمْ وَلَا تُفْسِدُوْهَا فَإِنَّهُ مَنْ أَعْمَرَ عُمْرٰى فَهِيَ لِلَّذِيْ أُعْمِرَ حَيًّا وَمَيِّتًا وَلِعَقِبِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے جابر سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھو تم اپنے مالوں کو اپنے اوپر اور نہ خراب کرو ان کو یعنی عمریٰ کرکے اپنے قبضہ سے نہ نکالو پس تحقیق جو شخص کسی کو عمریٰ کرکے دیوے تو وہ اسی کا ہے جس کو دیا زندگی اور موت میں اور واسطے اولاد اس کے نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنی وہ حالت زندگی میں اور حالت موت میں اسی کا ہے اور پھر کر واپس نہ ہوگا

باب

پہلی فصل

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عُرِضَ عَلَيْهِ رَيْحَانٌ فَلَا يَرُدَّهُ فَإِنَّهُ خَفِيْفُ الْمَحْمِلِ طَيِّبُ الرِّيْحِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ دیا جاوے پھول خوشبودار پس نہ پھیرے اس کو اس لیے کہ وہ ہلکا ہے بوجھ میں یعنی احسان اس کا بہت نہیں اور خوشبو اچھی ہے نقل کی یہ مسلم نے **ف** ایسا ہی حال ہے خوشبو کا اور حال ان چیزوں کا کہ ان کا احسان بہت نہیں ہوتا **وَعَنْ** أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَرُدُّ الطِّيْبَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہیں پھیرتے تھے خوشبو کو نقل کی یہ بخاری نے **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَائِدُ فِيْ هِبَتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُوْدُ فِيْ قَيْئِهِ لَيْسَ لَنَا مَثَلُ السَّوْءِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھیرنے والا اپنے ہبہ میں یعنی ایک چیز کسی کو دیکر پھیر لینے والا مانند کتے کے ہے کہ پھر کھاتا ہے قے اپنی نہیں لائق ہمارے واسطے مثل بری نقل کی یہ بخاری نے **ف** یعنی ہم مسلمانوں کو لائق نہیں کہ ایسی بری مثل کے ہوویں کہ دیکر پھیر لیویں اور امام شافعی کے نزدیک ہبہ کا پھیر لینا بعد قبضہ کے حرام ہے مگر باپ اپنی اولاد کو دیوے تو پھیر سکتا ہے اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک مکروہ ہے اور حرام نہیں ہے اور یہ حدیث دلیل ہے امام ابوحنیفہ کی کیونکہ قے کا کھانا کتے کے واسطے حرام نہیں تو معلوم ہوا کہ پھیر لینا ہبہ کا مکروہ ہے اور نزدیک امام ابوحنیفہ کے پھیر لینا جائز ہے مگر جو کسی رشتہ دار ذی رحم کو دیا ہو یا عوض لے لیا ہو یا وہ چیز زیادہ ہو گئی ہو یا جس کو دیا وہ مر گیا ہو تو پھر نہیں سکتا **وَعَنِ** النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ أَنَّ أَبَاهُ أَتٰى بِهِ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّيْ نَحَلْتُ ابْنِيْ هٰذَا غُلَامًا فَقَالَ أَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَ مِثْلَهُ قَالَ لَا قَالَ فَارْجِعْهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ أَنَّهُ قَالَ أَيَسُرُّكَ أَنْ يَكُوْنُوْا إِلَيْكَ فِي الْبِرِّ سَوَاءً قَالَ بَلٰى قَالَ فَلَا إِذًا وَفِيْ رِوَايَةٍ أَنَّهُ قَالَ أَعْطَانِيْ أَبِيْ عَطِيَّةً فَقَالَتْ عَمْرَةُ بِنْتُ رَوَاحَةَ لَا أَرْضٰى حَتّٰى تُشْهِدَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ

عليه وسلم فقال إني أعطيت ابني من عمرة بنت رواحة عطية فأمرتني أن أشهدك يا رسول الله قال أعطيت سائر ولدك مثل هذا قال لا قال فاتقوا الله واعدلوا بين أولادكم قال فرجع فرد عطيته وفي رواية أنه قال لا أشهد على جور متفق عليه

[illegible]

الفصل الثاني عن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يرجع أحد في هبته إلا الوالد من ولده رواه النسائي وابن ماجه

[illegible]

ف [illegible]

[illegible]

وعن ابن عمر وابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يحل للرجل أن يعطي عطية ثم يرجع فيها إلا الوالد فيما يعطي ولده

يَرْجِعُ فِيْهَا كَمَثَلِ الْكَلْبِ أَكَلَ حَتّٰى إِذَا شَبِعَ قَاءَ ثُمَّ عَادَ فِيْ قَيْئِهٖ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابن عمر اور ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں حلال یعنی نہیں لائق کسی مرد کو واسطے آدمی کے کہ دیوے کچھ پھر رجوع کرے اس میں مگر باپ کو رجوع کرنا درست ہو اس چیز میں کہ دیوے بیٹے اپنے کو اور مثال اس شخص کی کہ دیتا ہے کچھ پھر رجوع کرتا ہے اس میں مثل کتے کے ہے کہ کھایا یہاں تک کہ جس وقت ہوا سیر قے کر ڈالی پھر پلٹنے لگا اپنی قے کی طرف نقل کی یہ ابو داود و ترمذی و نسائی اور ابن ماجہ نے اور صحیح کہا اس کو ترمذی نے

وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَهْدٰى لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكْرَةً فَعَوَّضَهٗ مِنْهَا سِتَّ بَكَرَاتٍ فَتَسَخَّطَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ فُلَانًا أَهْدٰى إِلَيَّ نَاقَةً فَعَوَّضْتُهٗ مِنْهَا سِتَّ بَكَرَاتٍ فَظَلَّ سَاخِطًا لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ لَا أَقْبَلَ هَدِيَّةً إِلَّا مِنْ قُرَشِيٍّ أَوْ أَنْصَارِيٍّ أَوْ ثَقَفِيٍّ أَوْ دَوْسِيٍّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ ایک گنوار عرب نے تحفہ کے طور پر لایا واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک اونٹنی جوان پس بدلے اس کے دیں چھ اونٹنیاں جوان پھر بھی خفا رہا وہ گنوار پس پہنچی یہ خبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پس تعریف کی اللہ کی اور ثنا کی اوپر اس کے پھر فرمایا کہ تحقیق فلانے شخص نے بطریق تحفہ کے لایا میری طرف ایک اونٹنی پس بدلے اس کے میں نے دیں اس کو چھ اونٹنیاں جوان پھر بھی رہا خفا تحقیق قصد کیا میں نے کہ قبول نہ کروں کسی کا تحفہ مگر قریشی کا یا انصاری کا یا ثقفی کا یا دوسی کا نقل کی یہ ترمذی و ابو داود و نسائی نے **ف** اور سبب اس کا یہ ہے کہ ان لوگوں میں حضرت کو اس پر بھروسا ہوا کہ یہ لوگ بہت کریم اور سخی ہیں بخلاف ان قبائل کے کہ ان کی طبیعت میں سختی ہے اور تنگ دل ہیں

وَعَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أُعْطِيَ عَطَاءً فَوَجَدَ فَلْيَجْزِ بِهٖ وَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَلْيُثْنِ فَإِنَّ مَنْ أَثْنٰى فَقَدْ شَكَرَ وَمَنْ كَتَمَ فَقَدْ كَفَرَ وَمَنْ تَحَلّٰى بِمَا لَمْ يُعْطَ كَانَ كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُوْرٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہے جابر سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ دیا جاوے کوئی چیز پس پاوے مقدور بدلے کا پس چاہیے کہ بدلہ دے اس کا اور جو شخص کہ نہ پاوے مقدور پس چاہیے کہ تعریف کرے دینے والے کی یعنی ظاہر کرے عطا اس کی اس لیے کہ جس نے تعریف کی اپنے محسن کی پس تحقیق شکر ادا کیا یعنی فی الجملہ ادا کیا اور جس نے چھپایا احسان اس کا یعنی نہ تو بدلہ دیا اس کا اور نہ کیا تعریف کو پس تحقیق کفران نعمت کیا اور جو شخص کہ آراستہ کرے اپنے کو ساتھ اس چیز کے کہ نہیں دیا ہو گا تو مانند پہننے والے دو کپڑوں جھوٹ کے نقل کی یہ ترمذی و ابو داود نے **ف** شکر بیان کیا اس کو تعریف تو وہ شکر ہے پر شکر کے معنی ہیں بجا لانا کسی احسان کے اور تعریف کرنی زبان سے اور خدمت کرنی ہاتھ پاؤں سے اور جو شخص کہ آراستہ کرے یعنی جو شخص کہ ظاہر کرے کمال اپنی یا دنیوی کہ نہ ہو اس میں مانند پہننے والے دو کپڑے جھوٹ کے ہے مراد اس سے وہ شخص ہے کہ باہر زاہدوں اور صالحوں کا پہنے اور واقع میں ایسا نہ ہو اور بعضوں نے کہا ہے کہ مراد ساتھ تشبیہ کے یہ ہے کہ جو شخص لے آوے اس میں کہ استین جبہ کی دو کپڑوں کا گمان ہو پہنتا ہے اور بعضوں نے کہا کہ عرب میں ایک شخص تھا کہ کپڑے نفیس پہنتا تھا اس کو معتبر سمجھ کر لوگ اس کی گواہی قبول کرتے اور وہ جھوٹی گواہی دیتا تھا پس تشبیہ دی اس کو ساتھ اس کے

وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صُنِعَ إِلَيْهِ مَعْرُوْفٌ فَقَالَ لِفَاعِلِهٖ جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا فَقَدْ أَبْلَغَ فِي الثَّنَاءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے اسامہ بن زید سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ کیا گیا ساتھ اس کے احسان پس کہا واسطے احسان کرنے والے کے کہ بدلہ دیوے تجھ کو اللہ تعالیٰ بہتر پس تحقیق بہت کمال کی اوس نے تعریف نقل کی یہ ترمذی نے **ف** یعنی مبالغہ کیا اس نے ادائے شکر میں اس لیے کہ اس نے اعتراف کیا اپنے قصور کا اور عاجز ہونے کا اس کے بدلہ دینے سے اور اس کی تعریف کرنے سے پس سونپا بدلہ اس کا طرف اللہ تعالیٰ کے کہ بدلہ دیوے اس کو پورا اور آنحضرت کے شیخ بزرگ حضرت عبداللہ بن عون فرماتے تھے کہ سوئی کو چاہیے کہ بیٹھنا وہ سوئی بیچ خلق کے جب کہ دیا کوئی تحفہ تو یہ کہہ کہ بدلہ دیوے تجھ کو اللہ بہتر اور جب کہ کسی کا احسان ہو تو یہ کہے کہ بدلہ دیوے تجھ کو اللہ بہتر اور نیک کام کرے

اوسکو جزای خیر دے اور اگر کوئی چاہے کہ بدلا دے تو توفیق اوسکی صلاح کی کرے اور برکت کے لئے کہے غفر اللہ لنا ولہ یہ طریقہ اہل سنت کا ہے **وَعَنْ**
اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ یَشْکُرِ النَّاسَ لَمْ یَشْکُرِ اللّٰهَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے
ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص نہیں شکر کرتا ہے لوگوں کا نہیں شکر کرتا ہے اللہ تعالیٰ کا نقل کی یہ احمد و ترمذی نے **ف** یعنی شکر اللہ تعالیٰ
کا تمام ہوتا ہے ساتھ احسان ماننے لوگوں کے اور حاصل اسکا یہ ہے کہ بیچ شکر کرنے لوگوں کے وہ اسطرح ہے جو حق تعالیٰ کی طرف سے کچھ پہنچے
تو اسکو بھی یاد رکھے اور جانے کہ بے الا شکر اوسکی نعمت کی مراد یہ ہے کہ جو کوئی شکر نہ ادا کریگا لوگوں کا اور اقرار کریگا اونکی نعمت کا وہ حق تعالیٰ کا بھی شکر نہ ادا
کریگا بسبب عادت پکڑنے کے ساتھ کفران نعمت کے **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَةَ اَتَاهُ الْمُهٰجِرُوْنَ
فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا رَاَیْنَا قَوْمًا اَبْذَلَ مِنْ کَثِیْرٍ وَّلَا اَحْسَنَ مُوَاسَاةً مِّنْ قَلِیْلٍ مِّنْ قَوْمٍ نَّزَلْنَا بَیْنَ اَظْهُرِهِمْ لَقَدْ کَفَوْنَا الْمُؤْنَةَ وَاَشْرَکُوْنَا
فِی الْمَهْنَاِ حَتّٰی لَقَدْ خِفْنَا اَنْ یَّذْهَبُوْا بِالْاَجْرِ کُلِّهٖ فَقَالَ لَا مَا دَعَوْتُمُ اللّٰهَ لَهُمْ وَاَثْنَیْتُمْ عَلَیْهِمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَهٗ اور روایت ہے انس سے
کہا جب آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں آئے مہاجر یعنی حاضر ہوئے حضرت کے پاس مہاجر اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں دیکھا ہم نے قوم
کو بہت خرچ کرنیوالا مال بہت سے اور نہ نیک تر مدد کرنے میں مال تھوڑے سے اس قوم سے کہ اوترے ہم درمیان اون کے یعنی انصار تحقیق کفایت کیا ہمکو محنت سے
اور شریک کیا ہمکو منفعت میں یہانتک کہ تحقیق ڈرے ہم یہ کہ لیجاویں گے تمام ثواب سب کا یعنی تمام ثواب یہی پاینگے فرمایا نہیں جبتک کہ دعا کرو گے تم اللہ سے
اونکے لیے اور تعریف کرو گے تم اونکی یعنی شکر اونکی نعمت کا کرو گے نقل کی یہ ترمذی نے اور صحیح کیا اس حدیث کو **ف** حضرت جب مدینہ میں تشریف
لائے تو انصار نے مہاجرین کی بہت خدمت گذاری کی کہ باغ وغیرہ آدھوں آدھ اونکو بانٹ دیا اور طرح طرح کی خاطرداریاں کیں تب مہاجرین نے عرض کیا
کہ یا رسول اللہ انکی یہ کیفیت ہے کہ ہمکو کچھ محنت نہیں کرنا پڑتا بلکہ خبرداری ہماری کی تھوڑی سی بہت سا مال دیتے ہیں ایسا کسی نے نہ کیا تھا اور ہم سے تو نفع لیا اور تھوڑی
ہماری کمائی کے ہمکو دیتے ہیں یعنی خرچ کرنے میں نخوت کی اور بتایا اس انا سے کہ تجربہ ہمکا ذکر کیا اور شریک کیا ہمکو منفعت میں سو ہمکو یہ خوف ہے کہ ماصل ثواب
تو عاملین کو شاید تم سب نہ پہنچے ہم سارا ثواب لیجاویں یہی اونکو ملے تو ثواب ہماری ہجرت کا اور عبادت کا جیسا تھا ویسا ہی باقی نہ رہے تب ارشاد ہوا کہ
ہمیشہ حضرت نے فرمایا کہ سارا ثواب نہیں لیجاویں گے اللہ کا فضل واسع ہے تمکو ثواب عبادت کا ملیگا اور اونکو ثواب دیگا جبتک کہ تم دعا کرو گے اونکے لیے بھلائی کی
تو دعا تمہاری ملاوینگے احسان اونکی اور ثواب بھی بھیجا دیگا تمکو ملیگا **وَعَنْ** عَائِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَهَادَوْا فَاِنَّ
الْهَدِیَّةَ تُذْهِبُ الضَّغَائِنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے عائشہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحفہ بھیجا کرو آپس میں کہ تحفہ بھیجنا
دور کرتا ہے کینہ کو نقل کی یہ ترمذی نے **ف** یعنی بغض اور عداوت اس سے باقی نہیں رہتی اور الفت و محبت پیدا ہوتی ہے اور اصل نسخہ مشکوٰۃ میں بعد لفظ
کے سفیدی چھوٹی ہوئی ہے جیسے کہ نقل کرنا ترمذی کا لاحق کیا ہے **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
تَهَادَوْا فَاِنَّ الْهَدِیَّةَ تُذْهِبُ وَحَرَ الصَّدْرِ وَلَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِّجَارَتِهَا وَلَوْ شِقَّ فِرْسِنِ شَاةٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے نقل کی
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحفہ بھیجا کرو آپس میں کہ تحفہ دور کرتا ہے کدورت سینہ کی یعنی بغض و عداوت اور نہ حقیر جانے ہمسائی ہمسائی اپنی کے
اگرچہ ایک ٹکڑا بکری کے کھر کا بھیجے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** یعنی ہمسائی بھیجنے والی کو نہ چاہیے کہ تھوڑی سی چیز بھیجنے کو ہمسائی کے یہاں حقیر سمجھے بلکہ بھیجے گو
تھوڑی ہو اور اسیطرح ہمسائی لینے والی کو نہ چاہیے کہ حقیر جانے ہمسائی کے تحفہ کو بلکہ لے لیوے اگرچہ تھوڑی اور بری چیز ہووے **وَعَنْ** ابْنِ
عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ لَّا تُرَدُّ الْوَسَائِدُ وَالدُّهْنُ وَاللَّبَنُ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ قِیْلَ
اَرَادَ بِالدُّهْنِ الطِّیْبَ اور روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین چیزیں نہ پھیری جاویں تکیہ اور تیل اور دودھ نقل کی یہ ترمذی نے

دور کیا یہ حدیث بہیجدا کیا گیا ہے۔ روایت کیا اسکو مسلم نے **ف** یعنی کوئی مہمان کی خوشی کرے سا تھ تکیہ بچھانے کے یا تیل یا خوشبو کے تو واپس نہیں پہیرنا چاہیے اور بعضوں نے کہا مراد تیل سے خوشبو ہے اور بعضوں نے کہا مراد وہی تیل ہے جو سر پر ملتے ہیں **وَعَنْ** أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُعْطِيَ أَحَدُكُمُ الرَّيْحَانَ فَلَا يَرُدَّهُ فَإِنَّهُ خَرَجَ مِنَ الْجَنَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مُرْسَلًا اور روایت ہے ابی عثمان نہدی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ دیا جاوے ایک تمہارا پہول خوشبودار پس نہ پہیرے اسکو اسلیے کہ تحقیق وہ نکلا ہے بہشت سے نقل کیا ترمذی نے بطریق ارسال کے **ف** یعنی پہول پہول کی بہشت سے نکلی ہے مراد یہ کہ اصل اوسکی خوشبو بہشت کی اور باد دلانے والا ہے سب کا یعنی احسان اوسکا تھوڑا ہے جیسا کہ اوپر گذرا۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَتِ امْرَأَةُ بَشِيرٍ انْحَلِ ابْنِي غُلَامَكَ وَأَشْهِدْ لِي رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ ابْنَةَ فُلَانٍ سَأَلَتْنِي أَنْ أَنْحَلَ ابْنَهَا غُلَامِي وَقَالَتْ أَشْهِدْ لِي رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلَهُ إِخْوَةٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَفَكُلَّهُمْ أَعْطَيْتَ مِثْلَ مَا أَعْطَيْتَهُ قَالَ لَا قَالَ فَلَيْسَ يَصْلُحُ هٰذَا وَإِنِّي لَا أَشْهَدُ إِلَّا عَلَى حَقٍّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے جابر سے کہا کہ عورت بشیر صحابی کی نے بشیر کو کہ بخش تو بیٹے میرے کو اپنا غلام اور گواہ کر واسطے میرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پس آیا بشیر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہا کہ بیٹی فلانے کی یعنی میری عورت نے سوال کیا مجھ سے یہ کہ بخشوں بیٹے اوسکے کو غلام اپنا اور کہا کہ گواہ کر واسطے میرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پس فرمایا حضرت نے کیا ہیں واسطے اوس بیٹے کے بھائی کہا ہاں فرمایا کیا سب کو دیا ہے تو نے مانند اوسکی جیسے کہ دیا ہے تو نے اسکو کہا نہیں فرمایا پس نہیں لایق ہے یہ اور تحقیق میں نہیں گواہ ہوتا مگر حق پر نقل کیا یہ مسلم نے **ف** حق یعنی حق خالص کہ نہ کراہت ہو اوسمیں نہ حق پر نہ باطل یہ وہ فصل جائے کہ فضل اور نہ کراہت ہو **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُتِيَ بِالْبَاكُورَةِ بِأَوَّلِ الثَّمَرَةِ وَضَعَهَا عَلَى عَيْنَيْهِ وَعَلَى شَفَتَيْهِ وَقَالَ اللّٰهُمَّ كَمَا أَرَيْتَنَا أَوَّلَهُ فَأَرِنَا آخِرَهُ ثُمَّ يُعْطِيهَا مَنْ يَكُونُ عِنْدَهُ مِنَ الصِّبْيَانِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيرِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا کہ دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اوس وقت کہ دیئے گئے نیا پہل کہا اوسکو اپنی آنکھوں پر اور دونوں ہونٹوں پر اور کہا یا الٰہی جیسا کہ دکھلایا تو نے ہمکو اول اوسکا پس دکھا ہمکو آخر اوسکا پہر دیتے میوہ اوسکو کہ ہوتا پاس حضرت کے لڑکوں میں سے نقل کی یہ بیہقی نے دعوات کبیر میں **ف** حضرت آنکہوں پر رکھتے نئے پہل کو واسطے تعظیم نعمت تا واللہ تعالی کے اور آخر اوسکا یعنی دنیا میں پہر ہو کی یعنی عمر دراز کی اور باقی میں ہمیں اس صورت میں اشارہ ہے طرف اسکے کہ دنیا کی کیا حقیقت ہے آخرت کے آگے بڑی نعمت نعمت آخرت کی ہے جو وہاں نصیب کیجیو

بَابُ اللُّقَطَةِ

باب ہے بیچ بیان لقطہ کے **ف** لقطہ لام کے پیش سے اور قاف کے زبر اور جزم سے آیا ہے لیکن محدثوں کے نزدیک قاف کے زبر سے مشہور ہے اور لقطہ اوس چیز کو کہتے ہیں کہ پڑی ہوئی پاوے آدمی اور مالک اوسکا معلوم نہو اور اوٹھا لینا لقطہ کا مستحب ہے اگر اعتماد ہو اپنے نفس پر اوسکی تعریف کر لیگا اور اوسکا مالک تلاش کرنا اوسکا اولی ہے اور واجب ہے اوٹھانا اوسکا اگر خوف ہو اوسکے ضایع ہونیکا پس اگر چہوڑ دیگا اوسکو یہانتک کہ ضایع ہو تو گنہگار ہوگا یہ جو در مختار **ف** لقطہ امانت ہے اگر اوٹھانے والے نے کسیکو گواہ کر دیا ہو کہ میں مالک کے دینے کے لیے لیتا ہوں پس اس صورت میں ہلاک ہو جاویگا تو ضمان یعنی بدلہ نہیں دینا آتا ہے اور اگر گواہ نکیا کسیکو اور وہ ہلاک ہو گیا تو ضمان دینا آویگا اگر مالک انکار کریگا کہ میرے دینے کے لیے نہیں لیا تہا اور تعریف کیا جاوے لقطہ یعنی معلوم کروایا جاوے جس جگہ کہ پڑا پایا ہے اور لوگوں کی مجمع میں یہاں تک مدت کہ سکے جانے کہ نہیں طلب کریگا مالک بعد اوسکے اور صاحبین کے نزدیک ایک برس تک تعریف کرے اور جو چیز کہ نہ رہ سکے اوسکو تعریف کرے یہانتک کہ خوف ہو اوسکے خراب ہو جانیکا پہر صدقہ دیوے پس جب آوے مالک اوسکا چاہے اجازت دے ثواب ہوگا اوسکو اور چاہے ضمان لے

مالک سے یا قیمت سے جیسے جانور بڑے ہو کا اصل ہو اور جو پکڑ کر خرچ کرے جانور پر بغیر اذن حاکم کے احسان ہوگا اوسکا یعنی مالک سے کچھ نہیں لے سکتا پس جو کچھ
اگر حاکم کے اذن سے خرچ کرے ساتھ شرط کرنے لینے خرچ کے مالک سے تو دین ہوگا اوسکے مالک پر اور کرایہ پر دیوے قاضی جس چیز کو کہ اوسمیں منفعت ہو
مانند غلام بھاگا ہوا کے اور خرچ کرے اوسپر اوسمیں سے اور جو چیز ایسی ہو کہ نہیں ہو منفعت اوسمیں اذن دے قاضی ساتھ خرچ کرنیکے اوسپر
اور شرط کرے لینے اوس خرچ کی مالک اوسکے سے اگر مالک کے حق میں بہتر ہو والا بیچ ڈالے اوسکو اور رکھ چھوڑے ثمن اوسکا اور خرچ کرنیوالیکو
روک رکھنا اوس چیز کا سو پہنچتا ہے واسطے لینے خرچ اپنے کے پھر اگر بیان کرے مدعی اوسکی علامات اوسکی تو جائز ہے دینا اوسکا اور واجب نہیں جب تک
کہ مدعی گواہ نہ لاوے ساتھ لقطہ کے اگر فقیر ہو ورنہ الا تصدق کرے اگرچہ اپنے اصل کو دے یا فرع کو یا بیوی کو اگر لینیوالا فقیر ہو تو صرف کرے اپنے پر اور جو پکڑے بھاگا ہوا غلام اوس
شخص کو کہ پکڑے اوسکو اور پہنچا دے مستحب ہے کہ کچھ دیوے اور ہے کہ لینا اوسکو اوس جگہ سے بھاگ کر آنیوالیکو ہوں مدت سفر چالیس درہم دیجاتی
اگر گواہ کر لیا تھا وقت پکڑنے کے اور مالک دے بنے کے اگرچہ وہ چالیس سے کم ہو اور اگر ایسی جگہ سے لاوے کہ مدت سفر سے کم ہو تو موافق اوسکے اوس حساب
سے یعنی فی منزل لاوے تو جس قدر نیچے آیا پھر اگر بھاگ گیا اوس سے تو نہیں ضمان دینا آتا اور اگر گواہ نہیں کیا کسیکو تو کچھ نہیں دینا آتا اوسکو
ضمان دے اگر بھاگ جاوے اور تھیلیا یعنی جو کسیکا پڑا ہوا پاوے تو اوٹھا لینا اوسکا مستحب ہے اور اگر خوف ہو اوسکے ہلاک ہوجانیکا تو واجب ہے اور جس
کسی کا ثابت ہو کہ پکڑا ہوا اوسکا اور نفقہ لقیط کا اور خون بہا اوسکا بیت المال میں دیا جاوے اور میراث اوسکی بھی بیت المال میں رکھی جاوے اور
دیا جاوے لقیط اوس کو جسے کہ اوسکا نسب ثابت ہو گا دعوی سے اوسکا اگرچہ وہ شخص دعوی کرنے والا اگر ایک سے دونوں کے نشانی بیان
کرے اوسکی شناخت کا کہ اوسکی پیٹھ پر نشان ہے اور دوسرا ایک ذمی نہ کہ پہلے دعوی کرے اوسکا تو اولی ہے اور اگر غلام دعوی کریگا اوسکے نسب کا تو ثابت ہوگا
اوسے لیکن لقیط حر ہوگا اور اگر ذمی دعوی کریگا تو اوس سے بھی نسب اوسکا ثابت ہوگا لیکن وہ مسلمان ہے اگر وہ مسلمانوں کی بستی میں تھا اور اگر اونکی بستی میں
تھا تو پھر ذمی ہوگا اور جو کچھ لقیط پر زیور وغیرہ ہو اوسپر خرچ کرے بحکم قاضی اور بعضوں نے کہا بغیر حکم کے خرچ کرے ملتقط اور اوٹھانیوالیکے جائز ہے کہ
لے اوسکا حرفہ کے لینے اور نکاح کر دینا اوسکا اور نہ تصرف کرنا اوسکے مال میں اور خرید و فروخت کرنا اوس سے بحسب ہبہ نہ کی مسئلہ ایک شخص نے
رکھیں جوتیاں اپنی ایک جگہ پر اور لے گیا ایک شخص اور رکھیں جوتیاں اپنی اوس جگہ پھر آیا پہلا آدمی جوتیاں دوسرے کی پڑی پایا تو دوسرے کی جو جوتیاں
پہلے کی تھا رہتے ہیں جائز ہے جبکہ ہو جوتیاں پہلے کی مانند جوتیوں ایکے یا بہتر اور اگر ناقص ہوں اوسکی جوتیوں سے تو جائز ہے اوسکو نفع اوٹھانا
اوسے بلاکلفت کر ادنی انظرہ مسئلہ آدمی نے پایا ایک مال غیر کا دوسرے اعتبار سے ایک تو اس طرح کا ہوتا ہے کہ جانتا ہے کہ نہیں طلب کریگا اوسکا مالک مانند
گٹھلیوں کے پیچ متفرق جگہوں کی اور مانند چھلکوں انار کے پیچ متفرق جگہوں کے پس جائز ہے اوسکو بغیر تعریف لینا اوسکا اور نفع اوٹھانا اوس سے اور نہیں ہوتا مالک
اپنے اسکا اور سو پہنچتا ہے اوسکو مالک سے لینا اوسکا اور ذکر کیا شیخ الاسلام نے تو وہ جاتی ہیں ملک سے ڈالنے والیکی اور ایک دوسرا اس طرح کا ہوتا ہے کہ جانتا ہے کہ
مالک اوسکا طلب کریگا اوسکو مانند سونا چاندی کے اور تمام اسباب کے پس جائز ہے اوسکو لیکر اوٹھا رکھے اور رکھ چھوڑے اوسکو اور تعریف کرے یہاں تک کہ پہنچا دے
طرف مالک اوسکے اور اگر آپ ہی روٹی پائی اوس نے تو جائز ہے کھا لینا اوسکا اور حالت فراخی میں اور اگر ایسے پھلوں کی بھی میں اٹھا لیگا اوس کو تو
حال کے باقی رہتا ہو کھی میں علت تو نہیں مضائقہ ہے اوسکا اور اگر کسیکے پھلدار درخت تلے پھل گرے ہوں تو اوٹھا لینے میں مضائقہ نہیں ہے اوسکا اور لیکن بغیر
جانور کو سیدھا ہوا پس تو بعد جاتے مالک اوسکے کے وہ ملک ہوئی ہو اوسکی کہ جسے اوسکو پایا صاحب ساکن مولانا شیخ عبدالعزیز رحم تی **الفصل الاول**

فصل پہلی **عَنْ** زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ اعْرِفْ عِفَاصَهَا
وَوِكَاءَهَا ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَإِلَّا فَشَأْنَكَ بِهَا قَالَ فَضَالَّةُ الْغَنَمِ قَالَ هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيْكَ أَوْ لِلذِّئْبِ قَالَ فَضَالَّةُ

انہ یرد ثم قال مالک ولہا معہا سقاؤہا وحذاؤہا ترد الماء وتاکل الشجر حتی یلقاہا ربہا متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم فقال عرفہا
سنۃ ثم اعرف وکاءہا وعفاصہا ثم استنفق بہا فان جاء ربہا فادہا الیہ ۔ روایت ہے زید بن خالد سے کہا آیا ایک شخص رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور پوچھا حضرت سے احوال لقطہ کا پس فرمایا پہچان رکھ ظرف اوسکا یعنی جس میں لقطہ ہو خواہ چمڑے میں ہو خواہ کپڑے میں اور پہچان
سربند اوسکا پھر تعریف کر اوسکی ایک برس اگر آوے مالک اوسکا تو دیدے ورنہ اختیار رکھ تو اوسکا پس کہا اوس شخص نے پس
گم شدہ بکری کا کیا حکم ہے فرمایا وہ واسطے تیرے ہے یا واسطے بھائی تیرے کے یا واسطے بھیڑیے کے کہا اوسنے پس گم شدہ اونٹ کا کیا حکم فرمایا کیا کام ہے
تجھے اوس سے یعنی چھوڑ دے اوسکو اور نہ لے کہ حاجت اوسکے لینے کی نہیں ہے ضائع نہیں ہوتا اوسکے ساتھ مشک اوسکی ہے اور موزے اوسکے
وارد ہوتا ہے پانی پر اور کھاتا ہے درخت سے یہاں تک کہ ملے اوس سے مالک اوسکا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کے میں یوں ہے کہ
فرمایا حضرت نے تعریف کر اوسکی ایک برس تک پھر پہچان رکھ سربند اوسکا اور ظرف اوسکا پھر خرچ کر اوسکو پس اگر آوے مالک اوسکا پس دے
اوسکو [illegible] اگر وہ چیز باقی ہو ورنہ قیمت اوسکی [illegible] کہا ابن ملک نے ظرف اور سربند پہچان لینے کو اسلیے فرمایا کہ تا معلوم ہو
جو شے ہاتھ آئی ہے اوسکا دعوی کرے اوسکا شرح السنہ میں لکھا ہے کہ اختلاف کیا ہے علما نے اسمیں کہ اگر ایک شخص آیا اور اوسنے بتایا ظرف اور سربند اوسکا
تو واجب ہے دینا اوسکا یا نہیں امام مالک اور احمد تو کہتے ہیں کہ واجب ہے دینا اوسکا بغیر گواہ کے اسلیے کہ یہی مقصود ہے پہچاننے ظرف اور سربند کے اور کہا
شافعی اور ابو حنیفہ نے کہ جب پہچانے آدمی ظرف اور سربند اور عدد اور وزن اور واقع ہو اوسکے نفس میں کہ سچا ہے پس جائز ہے اوسکو دینا اوسکا
جبر کرنا اسمیں نہیں ہے بغیر گواہوں کے اس صورت میں پہچان کہنے کا فائدہ یہ ہے کہ تا وہ لقطہ اوسکے مال میں اپنے ملا نہ جاوے اور یہ کہ پہچان رکھے جب کہ آوے مالک
اوسکا اور پھر تعریف رکھ یعنی آگاہ کر لوگوں کو اوسکے حال سے اوس جگہ کہ پایا ہے اور بازار میں اور مسجد [illegible] کہ جہاں لوگ جمع ہوتے ہوں اور
طریقہ تعریف کا یہ ہے کہ پکارے کہ جس کسی کی کچھ چیز گم ہوئی ہو آوے اور وصف اوسکی ذکر کرے اور ایک سال تک تعریف کرنا قول شافعی اور محمد اور مالک اور احمد کا ہے
[illegible] ہے اور یہی ظاہر حدیث ہے اور صحیح نزدیک ابو حنیفہ اور ابو یوسف کے یہ ہے کہ مدت [illegible] نہیں ہے اور حدیث میں ایک برس کا
بر سبیل اتفاق کے واقع ہوا ہے باعتبار غالب کے اور ہدایہ میں لکھا ہے کہ اگر کم ہو دس درہم سے تو تعریف کرے چند روز اور اگر دس ہوں یا ایک سے بیشتر
اور اگر سو یا زیادہ ہوں تو ایک برس تک تعریف کرے اور یہ ایک روایت ہے ابو حنیفہ سے اور بعضوں نے کہا ہے کہ ان مقداروں میں لازم
ایک بھی نہیں اور موقوف ہے لقطہ اٹھانے والے کی رائے پر تعریف کرے یہاں تک کہ ظن غالب ہو کہ کوئی نہ آئیگا اور نہیں طلب کریگا صاحب اوسکا اول
اور یہی حدیث مسلم کی ہے کہ اوسمیں مطلق ہے [illegible] اور تعریف [illegible] اور میوہ نہیں یہاں تک کہ خراب ہوں اور کچھ چیز حقیر ہو
مانند گٹھلی اور چھلکوں انار کے اور خوشہ انار کے بعد کاٹنے کے تو فائدہ اوٹھانا ساتھ اوسکے بدون تعریف کے اور پہونچتا ہے مالک کے لیے اوسکا لینا اور [illegible]
اگر پاوے مالک اوسکا تو دیدے اگر گواہ کر لیا ہے تو واجب ہے دینا اوسکا والا جائز ہے [illegible] اور اگر نہ آیا مالک تو پھر کام میں لاوے اور اس سے
معلوم ہوا کہ لقطہ بعد تعریف کے مالک ہو جاتا ہے غنی ہو یا فقیر اور یہ مذہب ہے صحابہ کا اور شافعی کا بھی یہی ہے اور بعض نے کہا کہ غنی تصدق کرے
اور وہ مالک نہیں ہوتا اور قول ہے ابن عباس اور سفیان ثوری اور ابن المبارک کا ابو حنیفہ کا بھی یہی ہے اور جائز ہے اگر مالک آوے تو اوسے اختیار ہے [illegible]
جائز رکھے تصدق کو اور ثواب اوسکے لیے ہوگا اور اگر چاہے ضمان لیوے اوس سے یا فقیر سے اگر وہ چیز ہلاک ہو جاوے اور جو نسا دونوں میں سے
ضمان دیوے دوسرے پر رجوع نہ کرے [illegible] اوسکے پر نہیں پہونچتا اور اگر وہ چیز موجود ہو تو [illegible]
چیز ہلاک ہو جاوے اور اگر موجود ہو تو وہی لے اور بعض [illegible] شرح وقایہ میں لکھا ہے [illegible] کیا ہے کہ تصدق بعد تعریف کے جائز ہے اور [illegible]

[illegible] اور اگر [illegible] تو جائز ہے [illegible] مستحب [illegible]
[illegible] اگر تو نے [illegible] لگایا [illegible] اس کو [illegible] چھوڑ دیا تو اس کو [illegible] پایا اس کو مالک نے [illegible] تو کھاوے
اور کوئی تیر [illegible] مسلمان [illegible] ایک [illegible] جاوے گی [illegible] جائز [illegible] ساتھ
[illegible] حکم عام [illegible] جانور کے [illegible] مالک [illegible]
[illegible] دونوں [illegible] جانور [illegible] نہیں [illegible]
[illegible] کتاب [illegible]
اور اسکو ساتھ [illegible] سامان [illegible] ساتھ رکھنا [illegible] ضائع نہیں [illegible] مانند [illegible]
اور [illegible] امام مالک [illegible] شافعی [illegible] جنگل [illegible]
[illegible] جائز [illegible] مستحب [illegible]
[illegible]
[illegible] **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ [illegible]
[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
ف [illegible] **وَعَنْ** [illegible]
[illegible]
[illegible] **ف** [illegible]
[illegible]
[illegible] **الفصل الثانی** [illegible] **عَنْ** [illegible] رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

تو اپنے کام میں لاؤ اور یہ لقطہ اس چیز کا ہے جو زمانہ قدیم کے لوگوں کے مال سے ہو جس میں پانچواں حصہ ادا کرنا چاہئے اور ابن ماجہ نے نقل کی یہ نسائی نے اور روایت کی ابو داؤد نے
دو شیوخ سے قول نبی کے سے پس السئل عن اللقطۃ آخر تک **ف** ۔ حاجت کا مراد صاحب حاجت ہے یا تو فقیر ہوا گرچہ اضطرار کو نہ پہنچے یا مضطر ہو
یعنی جو کہ بھوک کے سبب مر جاتا ہو اور حاصل یہ کہ جو کچھ بقدر حاجت ہو درخت و کھانا وے اور جھولی بھر کر نہ لیجاوے پھر کچھ گناہ نہیں اور کہا ابن ملک نے اور یہ جو کہ گناہ
نہیں ہے اسلئے کہ یہ ہمیشہ ممنوع ہے اور یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا پھر منسوخ ہوا اور جو شخص کہ لیجاوے کچھ چیز سے پس اوس پر دونی قیمت اور سزا بھی لازم ہے یعنی دونی
قیمت اوسکی دیوے کہا ابن ملک نے ذکر دونی قیمت کا بطور تنبیہ کے فرمایا اور اوسکے بدلے میں دونی قیمت اوسکے ہے نہیں دیا اور حضرت عمرؓ دو چند قیمت کا حکم کرتے تھے
بعض علماء حدیث کے اور امام احمد کا مذہب بھی یہی ہے اور بعضوں نے کہا کہ یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا پھر منسوخ ہوا اور اب وہ ہے جو سزا یعنی تعزیر اور ہاتھ کاٹنا
نہیں آیا اسلئے کہ اوس پر نہیں یا محفوظ اور حرز میں یعنی گھر سے ہو تھے اور جو کوئی چرا اوے تو جس وقت بعد پہنچنے کھلیان میں لانے ہو وے جد قیمت ڈھال کے
تو اوسکا ہاتھ کاٹنا آتا ہے اور قیمت ڈھال کی تین درہم یا چار درہم تھی اور یہ نصاب چوری کی ہو نزدیک شافعی کے اور ہمارے نزدیک دس درہم ہیں کہا شمنی نے کہ
قیمت ڈھال کی اوس زمانہ میں دس درہم تھے اور جو لقطہ پڑا رہا ہو راستے میں یعنی جو لقطہ پایا جاوے آبادی کی راہ میں اور کثرت سے لوگ چلتے ہوں تو واجب ہے تعریف
اوسکی سو ظن غالب ہے کہ وہ کسی مسلمان کا ہو اور وہ لقطہ کہ ہو بیچ ویرانہ قدیم کے اس سے مراد یہ ہو کہ جو لقطہ پایا جاوے گاؤں ویران اور زمین قدیم میں کہ
زمانے جاہلیت اور عمارت اہل اسلام کی اور نہ داخل ہو وہ کسی مسلمان کی ملک میں برابر ہو کہ وہ لقطہ سونا ہو یا چاندی یا سوائے اسکے قسم ظروف اور زیور سے
پس اوس میں اور مال گڑا ہوا جو نکلے اوس میں پانچواں حصہ دینا آتا ہو ۔ **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ وَجَدَ
دِیْنَارًا فَاَتٰی بِهٖ فَاطِمَةَ فَسَاَلَتْ عَنْهُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا رِزْقُ اللّٰهِ فَاَكَلَ
مِنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَكَلَ عَلِیٌّ وَفَاطِمَةُ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ اَتَتْهُ امْرَاَةٌ تَنْشُدُ الدِّیْنَارَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا عَلِیُّ اَدِّ الدِّیْنَارَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے ابی سعید خدریؓ سے کہ علی بن ابی طالبؓ نے پایا ایک دینار یعنی اوسی طرح لقطہ کے
پس لائے وہ اوسکو حضرت فاطمہؓ کے پاس پھر پوچھا حضرت فاطمہؓ نے حکم اوسکا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ رزق ہے
اللہ کا پھر کھایا اوس سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور کھایا علی اور فاطمہ نے یعنی اوسکا کچھ لیکر کھایا پس جبکہ ہوا بعد اسکے آئی ایک عورت ڈھونڈتی ہوئی
دینار کو پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے علی ادا کر تو دینار نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** اس سے یہ نہیں معلوم ہوتا کہ حضرت علیؓ نے بغیر
تعریف کے وہ دینار کھایا ہو احتمال ہے کہ تعریف کی ہو پھر کھایا ہو اور حضرت نے جو فقط اوس عورت کے کہنے سے دینار اوسکو دلوایا تو اوس نے
علامت اوسکی بیان کی ہوگی یا حضرت کو معلوم ہوگا کہ اوسکی ہے دیجئے ۔ **وَعَنِ** الْجَارُوْدِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ضَالَّةُ
الْمُسْلِمِ حَرَقُ النَّارِ رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ اور روایت ہے جارود سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بھولی چیز مسلمان کی شعلہ ہے آگ کا دوزخ کی یعنی جس
نے **ف** یعنی اگر لیوے کوئی لقطہ کو اس ارادہ سے کہ مالک ہو جاوے اوسکا اور نہ رعایت کرے اوس میں وہ احکام کہ شرع نے بیان کئے ہیں تعریف وغیرہ سے
تو وہ لقطہ پہنچا دیگا اوسکو آگ دوزخ میں ۔ **وَعَنْ** عِیَاضِ بْنِ حِمَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَجَدَ لُقَطَةً
فَلْیُشْهِدْ ذَا عَدْلٍ اَوْ ذَوَیْ عَدْلٍ وَلَا یَكْتُمْ وَلَا یُغَیِّبْ فَاِنْ وَجَدَ صَاحِبَهَا فَلْیَرُدَّهَا عَلَیْهِ وَاِلَّا فَهُوَ مَالُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَاءُ
رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے عیاض بن حمار سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پاوے لقطہ پس چاہئے کہ
گواہ کرے صاحب عدل کو یا کہا دو صاحب عدل کو اور نہ چھپاوے لقطہ کو یعنی بعد گواہ کرنے تعریف کے اور نہ غائب کر ڈالے اوسکو یعنی اور کسی مکان میں
نہ بھیجدے پھر اگر پاوے اوسکے مالک کو پس پھیر دے لقطہ کو مالک پر اور اگر نہ پایا مالک کو پس وہ مال ہے اللہ کا جسکو چاہتا ہے دیتا ہے نقل کی یہ احمد اور

ابوداود اور دارمی نے ف گواہ کرے کہ یہ چیز جو پڑی پائی ہے تو تاکہ اس کا امانت ہونا ثابت رہے اور منع ہو طمع کا اگر ساتھ اور اسمیں یہ بھی حکمت ہے کہ بغیر گواہ کرنے کے کبھی
اپنا نفس طمع کرتا ہے کہ اسکو کوئی نہیں جانتا مالک کے دینا کیا ضرور ہے اور گواہ کرنے سے یہ طمع نہیں ہوتی اور خواہ مخواہ دینا پڑتا ہے اور یہ بھی
اسمیں حکمت ہے کہ ساتھ موت ناگہانی کے وارث اوسکو داخل ترکہ میں کر لیتے ہیں اور یہ امر گواہ کرنیکا بعضے کہتے ہیں کہ بطریق استحباب کے ہے اور بعضے
کہتے ہیں کہ بطریق وجوب کے ہے اور اس حدیث میں کہا کہ وہ مال ہے اللہ کا اور پہلی حدیث میں کہا کہ نفع اٹھا اسکا اور ان دونوں لفظوں سے معلوم ہوتا ہے
مال لقطہ کا مستحق ہو اوسیکا کہ خدا نے نصیب کیا اور پھر اگر مالک آوے تو اوسکو پہونچاوے یہ ذکر کیا گیا ہے **وعن جابر قال رخص لنا**
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی العصا والسوط والحبل واشباہہ یلتقطہ الرجل ینتفع بہ رواہ ابوداود اور روایت ہے جابر سے
کہ کہا رخصت دی ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لاٹھی میں اور کوڑے میں اور رسی میں اور مانند اسکی چیز میں کہ پڑی پاوے اوسکو آدمی
نفع لے اوس سے نقل کی یہ ابوداود نے ف یعنی لقطہ اوٹھانیوالا ان چیزوں سے منتفع ہو بغیر تعریف کے اگر فقیر ہو اور شرح السنۃ میں لکھا ہے کہ اسمیں دلیل ہے اوپر اسکے کہ
قلیل مال کی تعریف نکیا جاوے اور لیکن اسمیں کلام ہے کہ مقدار قلیل کی کیا ہے بعضے کہتے ہیں کہ تین درہم کم قلیل ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ دینار اور کم دینار سے قلیل ہے اور یہ
حدیث حضرت علی کے ہے **وذکر حدیث المقدام بن معدیکرب الا لا یحل فی باب الاعتصام** اور ذکر کی گئی حدیث
مقدام بن معدیکرب کی کہ مطلع اوسکا یہ ہے الا لا یحل بیچ باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ کے

باب الفرائض

یہ باب بیچ بیان فرائض کے
ف یعنی حصوں معین کے بیان میں جو حصے مقرر ہیں قرآن میں یا حدیث میں بیچ میراث کے اور علم فرائض کا متعلق ہے ترکہ میت کے ساتھ اور ترکہ میت کے
چار حق ہیں اس ترتیب سے اول تو میت کو کفن دیں اور دفن کریں یعنی پہلے اوسکو غسل دیں پھر کفن پہنا کر جنازہ پڑھیں اور اٹھا کر قبر میں لیجاویں قبر میں دفن کریں اور
اوس سب چیز میں کہ حاجت خرچ کرنے مال کی ہو بغیر تنگی اور اسراف کے خرچ کرے بعد اسکے اگر میت قرضدار ہو تو دین ادا کرے بعد اسکے جو مال بچے
اوس سے تہائی تک وصیت جاری کرے اگر وصیت کی ہو پھر جو بچے مال کو درمیان وارثوں کے بانٹے اسطرح کہ پہلے اصحاب فرائض کو دیں یعنی جنکا حصہ قرآن
یا حدیث میں معین ہے پھر اسکے جو بچے تو عصبات نسبی کو دے کر جو کچھ اصحاب فرض سے بچا ہو وہ لیتے ہیں اگر اصحاب فرض والوں میں کوئی نہ ہو تو سب
ترکہ عصبات نسبی کو پہونچتا ہے اور اگر عصبات نسبی نہوں تو جو کچھ اصحاب فروض سے بچے میت کے آزاد کرنیوالے کو دے اگر میت بردہ آزاد ہوا ہو اور اگر آزاد کرنیوالا
نہو تو آزاد کرنیوالے کے عصبوں کو دے جو عصبہ کہ مرد ہیں اور اگر یہ بھی نہوں تو رد ہو اصحاب فروض پر سوا زوجین کے کہ اونپر رد نہیں ہوتا یعنی جو کچھ بچے اصحاب
فروض کے حصوں سے وہ پھر ہر ایک کو بقدر حصہ اوسکے کے دے اور اگر اصحاب فروض نہوں اور نہ عصبات نسبی اور نہ سببی ہوں تو ذوی الارحام کو دے اور
وہ بھی نہوں تو مولی موالات کو دے اور صورت مولی موالات کی یہ ہے کہ ایک شخص نے دوسرے سے کہا کہ تو مولی میرا ہے اور وارث ہو تو میرا جب میں مروں
اور جنایت کروں تو دیت میری طرف سے دے اور اوسنے قبول کیا تو یہ عقد ہمارے نزدیک درست ہے اور قبول کرنیوالا مولی موالات کہلاتا ہے اور اگر دوسرا بھی مجہول الوارث
تھا اور اوسنے بھی یہ بات کہا اور اسنے قبول کیا تو آپس میں ایک دوسرے کا وارث ہوگا اور وہ بھی نہوں تو اوسکو دے کہ جسکے نسب کا اقرار کیا ہے غیر پر
یعنی کہا کہ یہ بھائی میرا ہے یا چچا میرا ہے اور کسی طرح نسب اسکا ثابت نہو سوا اسکے اقرار کے اگر وہ بھی نہو تو جسکے لیے تمام مال کی وصیت کی ہو اوسکو دے وہ بھی
نہوں تو بیت المال میں اوسکا رکھا جاوے اور اگر بیت المال بھی نہو تو مصرف بیت المال میں صرف کرے یعنی فقرا وغیرہ کو دے اور اصحاب فروض بارہ
ہیں باپ اور دادا اگرچہ اوپر کے درجے کا ہو اور بھائی اخیافی اور بہن اخیافی وہ ہیں کہ ماں اونکی ایک ہو اور باپ جدا ہو اور خاوند
اور ماں اور جدہ یعنی دادی یا نانی اگرچہ اوپر کے درجہ میں ہو اور بیٹی اور پوتی اور بہن سگی اور بہن سوتیلی اور بہن اخیافی پہلے لکھا ہے اور خاوند
اگر اوسکے ساتھ بیٹا یا پوتا میت کا ہو اگرچہ نیچے کے درجہ کا ہو اور اگر یہ دونوں نہوں اور اسکے ساتھ ہو تو ہی ... میت کی اگر ...

تو چھٹا حصہ بھی پاوے اور عصبہ بھی ہو گا اور اگر نہ ہو اولاد میت کی اور میت کے بیٹے کی تو چونکہ درجہ ہو ماں کی پہلی صورتیں باپ صاحب فرض
اور دوسری صورت میں صاحب عصبہ اور تیسری میں فرض اور عصبہ بھی ہو۔ تیسری صورتیں فرض اور عصبہ اور چوتھی صورت ... باپ کے تینوں احوال مذکور ہیں اب باپ کے بعد
باپ میت کا جو بیٹے ... بھائی بہن ... ماں کا چھٹا حصہ ہو اگر ایک ہو اور اگر دو یا زیادہ ہوں تو تہائی حصہ ...
برابر ... اور بھائی اور بہن ... اولاد میت کی ... ساتھ باپ ... میت کے ...
حصہ ... اولاد ہو اور اگر اولاد نہ ہو تو آدھا ... بیوی کا ... حصہ ... اولاد میت کی ہو اور اگر اولاد نہ ہو تو ...
چھٹا حصہ ... اگر میت کے ساتھ اولاد میت کی ہو یا اولاد بیٹے بیٹی کی ہو یا ایک بھائی ... دو بھائی یا دو بہن ... دونوں ...
بہن ... اخیافی ... اگر ان میں کوئی نہ ہو تو تہائی حصہ ... اور ... ساتھ باپ اور ماں ... بیوی ... حصہ ...
بیوی ... تہائی ... وارث ہو گی ... اگر ... باپ کے ہو تو ... باپ کے نہیں تو عصبہ ...
باقی باپ ... ان کی ... دونوں ... چھٹا حصہ ... اور اگر ... تو ...
محروم ہوگی بعد سب ... اور ... نانیاں ... محروم ہوتی ہیں ... ساقط ہوتی ہیں ...
... ہوتی اور بیٹی اگر ایک ہو تو اس کا حصہ آدھا ہے اور اگر دو یا زیادہ ہوں تو دو تہائی ہیں ... ساتھ ... بیٹی ... بھائی ...
... بھائی ... ہوتی ... بھائی ... آدھا ہو گا اور ... بیٹیاں ...
دو حصہ ... بیٹی کا ایک حصہ ... پوتی اگر ایک ہو تو حصہ اس کا آدھا ہے اور اگر دو یا زیادہ ہوں تو دو تہائی ہے اور اگر ... بیٹی یا پوتا ... ہو ...
میت کے ہوتے ہوئے پوتی کا چھٹا حصہ ہے اور دو بیٹیوں میت کی ہوتے ہوئے پوتی محروم ہوگی ... پوتی کے ساتھ ...
ہو تو اس صورت میں ... بیٹی اور دو بیٹیوں ... پوتی عصبہ ہوگی ...
... بیٹی ... ایک حصہ ... بھائی ... بھائی ...
... بھائی ... محروم ... اولاد ... میت کے ... بیٹے ...
... سب باتوں ... بیٹی ... پوتی ... محروم ... بھائی ...
اخیافی ... اور میت کی بیٹی ... باپ ... دادا ... محروم ... ہیں ...
صورت ... اور ... سب ... باپ کو آدھا اور دو ... یا زیادہ ہو تو دو تہائی ...
سوتیلی ... سگی بہن ... معلوم ... سوتیلی ... بہن ... سگی ... بیٹی ... اگر ...
اور ... سگی بہن ... بھائی کے ساتھ ... بھائی ... عصبہ ... بھائی ...
ساقط ہوتی ہیں ... بیٹی ... بیٹے ... بیٹی ...
... سوتیلی ... ساتھ بھائی ... صورت ... بہنوں سگی ... صورت ... سگی بہن کے
... ساتھ بھائی سوتیلے کے عصبہ ہوتی ... سگی بہن ... بیٹی ...
میت کی ... بھائی ... سوتیلی محروم ہوتی ... بھائی ... بہن ... بیٹی ...
ہو اور ... مسئلہ ... باپ ... دادا ...

اور پرے جیسے دادا اور پردادا ... بیٹے کو دیکھتے ہیں تو پھر بیٹے کے بیٹے اور پوتے ... باپ ... [illegible]

ان سب میں چچا اور ان کے اگرچہ نیچے کے درجے کے ہوں اور مقدم انہیں میں سے ہے جو قریب ہو اگرچہ نیچے کے درجے کا ہو پھر باپ پھر دادا اگرچہ اوپر کے

درجے کے ہوں پھر سگا بھائی پھر سوتیلا بھائی پھر سگے بھائی کا بیٹا پھر سوتیلے بھائی کا بیٹا ... پھر اولاد کی ... یہ قسم اول ... [illegible]

... محروم ہوتی ہے اور ... جس سبب سے ہو ایک قسم ... دوسری ... محروم ہوتی ہے ... [illegible]

... اور ... ہر قسم کے ان قسموں میں قریب ... سبب ہونے ... کو کچھ نہیں پہنچے گا اور ... سوتیلے ... [illegible]

... چچا ... باپ کے ... اور ... کے چچا ... اول میں ... مسئلہ ... قسم ... [illegible]

اولاد ... اور دادا ... اگرچہ نیچے کے درجے ... جد فاسد اور جدات فاسدہ اگرچہ اوپر درجے کے ہوں اور ... [illegible]

... کے ساتھ ... عورت داخل ہو ... اور باپ کی ... اور جدہ فاسدہ ... وہ ... [illegible]

... جد فاسد ... اور ... کے ساتھ ... [illegible]

... عورت داخل ہو ... اور پردادا اگرچہ اوپر کے درجے کے ہوں ... جد فاسد ... کے ساتھ ... [illegible]

... اگرچہ اوپر کے درجے کے ہوں ... اور ... لڑکی کی ... ذوی الارحام ... [illegible]

... اور ... بہن ... اور ... خالہ ... [illegible]

اولاد ... اگرچہ نیچے کے درجے کا ہو ... بیٹوں ... اور سبب ہو ایک قسم دو ... قسم ... [illegible]

ہو تو سب کے محروم ہوتی ... ایک قسم ... چوتھی قسم کے محروم ہوں گے ... سب قسموں کے اول ... [illegible]

... مسئلہ ... وارث نہیں ہوتا ... وارث ... [illegible]

... وارث ہوتا ... قتل ... قصاص ... قتل کی ... [illegible]

... قسمیں ... اور ... [illegible]

ہو اور قاتل ... قتل ... قصاص ... محروم نہیں ہوتا اور

... قصاص لازم آتا ہے ... قاتل نہیں محروم ہوتا اور قتل ... [illegible]

... ایک شخص ... ہلاک ہو جائے ... قاتل ... محروم نہ ہوگا

محروم ہوتا مقتول کی میراث سے ... اختلاف دین ... مسلمان کا فر کا وارث ہو ... کافر مسلمان کا

... اختلاف دارین ... ایک شخص دار الاسلام میں ہو اور ایک شخص دار الحرب میں تو وہ اس کا وارث ہو گا ... [illegible]

... اہل اسلام ... اختلاف ... ایک دوسرے کا وارث ہوگا ... شریف ... **الفصل**

الاول ... **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنَا اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ فَمَنْ مَاتَ وَعَلَیْهِ دَیْنٌ

وَلَمْ یَتْرُکْ وَفَاءً فَعَلَیَّ قَضَاؤُهُ وَمَنْ تَرَکَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ ... [illegible]

... مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ ... روایت ہے ابی ہریرہ سے ... نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا میں نزدیک تر اور لائق تر ہوں ساتھ مسلمانوں کے

جانوں ان کی سے ... شفقت ... اپنی جانوں پر ... [illegible]

قرضوں وغیرہ کے پس جو شخص کہ مر گیا اور اوسپر قرض ہو اور نہ چھوڑ گیا ہو مال کہ ادا کیا جاوے اوس سے اور جو چھوڑ گیا ہو اولاد ضعیف تو وہ میرے ذمہ ہے اور جو شخص کہ چھوڑ جاوے
مال پس وہ اوسکے وارثوں کا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ جو شخص چھوڑ جاوے قرض یا عیال تو چاہئے کہ آوے میرے پاس
یعنی عیال یا وصی اوسکا پس میں ہوں کارساز اوسکا یعنی قرض اوسکا ادا کرونگا اور خبرگیری کرونگا اوسکے عیال کی اور ایک روایت میں ہے کہ جو شخص چھوڑ جاوے
مال پس وہ اوسکے وارثوں کا ہے اور جو شخص کہ چھوڑ جاوے بوجھ یعنی عیال پس وہ ہماری طرف ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
ف ابتدا میں عادت شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ تھی کہ اگر کوئی مر جاتا اور اوسپر قرض ہوتا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوسکے جنازے کی
نماز نہ پڑھتے اور اخیر میں جب فتوحات ہوئیں تو ایسا ٹھہرا کہ قرض اوسکا اپنے ذمہ کر لیتے اور نماز پڑھتے چنانچہ یہ مطلب حدیث کا باب الافلاس
والانظار کی پہلی فصل میں گذر چکا سبحان اللہ کمال شفقت و رحمت تھی امت پر صلی اللہ علیہ وسلم کی وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِاَهْلِهَا فَمَا بَقِيَ فَهُوَ لِاَوْلٰى رَجُلٍ ذَكَرٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو حصے مقرر کئے کتاب اللہ میں جنکے معین ہیں حصے اونکو پھر جو کچھ بچے پس وہ واسطے اوس شخص کے ہے کہ بہت نزدیک
ہے مرد نہ عورت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی جنکا حصہ معین ہے کتاب اللہ میں کہ ذوی الفروض کہتے ہیں اونکو
اونکو دو پھر جو کچھ بچے اوسکو دو عصبوں کو اور عصبوں میں جو قریب تر ہو وہ مقدم ہے یعنی نہیں وارث ہوتا عصبہ بعید عصبہ قریب کے ہوتے
اور بیان ذوی الفروض کا اور عصبوں کا ابتدا باب میں تفصیل سے ہو چکا اور شرح اشعۃ میں لکھا ہے کہ اس میں دلیل ہے اسپر کہ بعضی وارث حاجب
یعنی روکنے والے ہوتے ہیں بعضوں کو اور حجب دو قسم پر ہے حجب نقصان اور حجب حرمان چنانچہ بیان مفصل اسکا فرائض میں ہے اور لفظ ذکر واسطے تاکید
اور احتراز کے ہے خنثی سے وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا الْكَافِرُ
الْمُسْلِمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے اسامہ بن زید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں وارث ہوتا مسلمان کافر کا اور نہ کافر مسلمان کا نقل
کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کہا نووی نے کہ اجماع ہے مسلمانوں کا اسپر کہ کافر نہیں وارث ہوتا مسلمان کا اور اس میں اختلاف ہے کہ مسلمان کافر کا وارث ہوتا ہے
یا نہیں جمہور تو کہتے ہیں کہ وہ بھی نہیں وارث ہوتا اور بعضی صحابہ اور تابعین نے کہا کہ مسلمان کافر کا وارث ہوتا ہے اور امام مالک کا بھی یہی مذہب ہے اور
مرتد نہیں وارث ہوتا مسلمان کا اجماعا اور مسلمان مرتد کا وارث ہوتا ہے یا نہیں اس میں بھی اختلاف ہے نزدیک امام مالک و شافعی و ربیعہ و ابن
ابی لیلی وغیرہم کے مسلمان نہیں وارث ہوتا اوسکا اور کہا ابو حنیفہ نے جو کچھ کمایا ہو حالت مرتد ہونے میں پس وہ بیت المال کیلئے ہے اور جو کچھ کمایا ہو حالت اسلام
میں وہ واسطے وارثوں مسلمان اوسکے کے ہے وَعَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْ اَنْفُسِهِمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور
روایت ہے انس سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آزاد کیا ہوا قوم کا اونمیں سے ہے نقل کی یہ بخاری نے ف مراد مولی سے یہاں آزاد کرنیوالا ہے
یعنی آزاد کرنیوالا وارث ہوتا ہے غلام آزاد کا اگر اوسکا کوئی عصبہ نسبی نہ ہو بخلاف غلام آزاد کے کہ وہ وارث آزاد کرنیوالے کا نہیں ہوتا بعضوں نے کہا کہ
مولی سے مراد غلام آزاد کیا ہوا ہے یعنی جس قوم نے کسیکو آزاد کیا ہو حکم اوسکا حکم اوس قوم کا سا ہے مثلا بنی ہاشم نے آزاد کیا کسی غلام کو تو وہ بھی
زکوٰۃ لینے میں حکم بنی ہاشم کا سا رکھتا ہے جیسے کہ بنی ہاشم پر زکوٰۃ حرام ہے ویسے ہی بنی ہاشم کے غلام آزاد کئے ہوئے پر بھی زکوٰۃ حرام ہے وَعَنْهُ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِبْنُ اُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
بھانجا قوم کا اونمیں سے ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی بھانجا وارث ہوتا ہے ماموں کا اور وہ ذوی الارحام سے ہے اور جو لوگ
وارث ہونے ذوی الارحام کے قائل ہیں نزدیک امام ابو حنیفہ اور احمد کے اور ذوی الارحام جب وارث ہوتے ہیں کہ نہ ہوں کوئی ذوی الفروض اور عصبات

اور ذوی الارحام کا بیان ابتدائی باب میں تفصیل سے ہو چکا ہے اور دلیل کرخی کی جو ساتھ ہے [illegible] حنفیہ کے اور ہر وارث ہوگا ذوی الارحام [illegible]
وَذُكِرَ حَدِيثُ عَائِشَةَ إِنَّمَا الْوَلَاءُ فِي بَابٍ قَبْلَ بَابِ السَّلَمِ وَسَنَذْكُرُ حَدِيثَ الْبَرَاءِ الْخَالَةُ بِمَنْزِلَةِ الْأُمِّ فِي بَابِ بُلُوغِ الصَّغِيرِ وَحَضَانَتِهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى اور ذکر کی گئی حدیث عائشہ کی [illegible] باب السلم کے اور ذکر کریں گے ہم حدیث براء کی [illegible] باب بلوغ الصغیر و حضانتہ کے اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے ف یعنی خالہ بمنزلہ ماں کے ہے [illegible]

الفصل الثاني

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَوَارَثُ أَهْلُ مِلَّتَيْنِ شَتَّى رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَهْ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ عَنْ جَابِرٍ روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] نقل کی یہ ابو داؤد اور ابن ماجہ نے اور نقل کی ترمذی نے جابر سے ف یعنی [illegible]

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَاتِلُ لَا يَرِثُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قاتل [illegible] ف یعنی [illegible]

وَعَنْ بُرَيْدَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ لِلْجَدَّةِ السُّدُسَ إِذَا لَمْ تَكُنْ دُونَهَا أُمٌّ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے بریدہ سے [illegible] ف یعنی [illegible]

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَهَلَّ الصَّبِيُّ صُلِّيَ عَلَيْهِ وَوَرِثَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] ف [illegible]

وَعَنْ كَثِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْهُمْ وَحَلِيفُ الْقَوْمِ مِنْهُمْ وَابْنُ أُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہے کثیر بن عبد اللہ سے [illegible] ف [illegible]

وَعَنِ الْمِقْدَامِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَوْلَى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ فَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا أَوْ ضَيْعَةً فَإِلَيْنَا وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ وَأَنَا مَوْلَى مَنْ لَا مَوْلَى لَهُ أَرِثُ مَالَهُ وَأَفُكُّ عَانَهُ وَالْخَالُ مَوْلَى مَنْ لَا مَوْلَى لَهُ يَرِثُ مَالَهُ وَيَفُكُّ عَانَهُ وَفِي رِوَايَةٍ وَأَنَا وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ أَعْقِلُ عَنْهُ وَأَرِثُهُ وَالْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ يَعْقِلُ عَنْهُ وَيَرِثُهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے مقدام سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible]

قید ... بیٹے کو بھی اور پھر جو قول ہے ساویہ کا تو اس حالت میں ان سب کے نفس اور مال کا حق ... طرف ... اور جو پہنچا انہوں نے ...
وارث ہوتی ہے ... کی طرف سے ... وارث ہوتا ہے ... اور پھر ...
... کو اور ایک ... کی طرف سے وارث ہوتا ہے ... وارث ہو ...
وارث ہوتی ہے ... کی طرف سے وارث ہوتا ہے ... **وَعَنْ** وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تَحُوْزُ الْمَرْأَةُ ثَلٰثَ مَوَارِيْثَ عَتِيْقَهَا وَلَقِيْطَهَا وَوَلَدَهَا الَّذِيْ لَاعَنَتْ عَنْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَهْ روایت ہے واثلہ بن اسقع سے کہا
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت جمع کرتی ہے تین میراث ... اور میراث اپنے لڑکے کی جس کے سبب سے لعان کیا ہو اوس نے نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ نے
ف ... یعنی ... جس کو آزاد کیا ہو اور ... وارث ہوتی ہے ...
... اور ... وارث ہوتی ہے ...
... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ... الولد للفراش ...
... اور ... وارث ... اور ...
... وارث ... اور ...
... اور ... نسب ... وارث ... وارث ...
... اور ... نسب ... **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ
عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ عَاهَرَ بِحُرَّةٍ أَوْ أَمَةٍ فَالْوَلَدُ وَلَدُ زِنًا لَا يَرِثُ وَلَا يُوْرَثُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہے عمرو بن شعیب سے
وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ ان کے دادا سے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص زنا کرے ساتھ عورت آزاد کے یا لونڈی کے پس فرزند پیدا
ہوا اوس سے ولد الزنا ہوگا نہ وارث ہوگا وہ اور نہ میراث لی جاتی ہے اوس سے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** یعنی ... وارث ... اور ...
... نسب ... اور ... وارث ... اور ...
... وارث ... اور ... **وَعَنْ** عَائِشَةَ أَنَّ مَوْلًى لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَ وَتَرَكَ شَيْئًا
وَلَمْ يَدَعْ حَمِيْمًا وَلَا وَلَدًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطُوْا مِيْرَاثَهُ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ قَرْيَتِهِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ روایت ہے عائشہ سے کہ ایک غلام آزاد کیا ہوا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا مرگیا اور چھوڑ گیا کچھ مال
اور نہ چھوڑا کوئی قرابتی اور نہ فرزند پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو میراث اس کی کسی شخص کو اوس کی بستی والوں میں سے نقل کی یہ ابو داود اور ترمذی نے **ف** ...
... بیت المال ... اور ...
... وارث ... **وَعَنْ** بُرَيْدَةَ قَالَ مَاتَ رَجُلٌ مِنْ خُزَاعَةَ فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِيْرَاثِهِ
فَقَالَ الْتَمِسُوْا لَهُ وَارِثًا أَوْ ذَا رَحِمٍ فَلَمْ يَجِدُوْا لَهُ وَارِثًا وَلَا ذَا رَحِمٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطُوْهُ الْكُبْرَ مِنْ خُزَاعَةَ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ
روایت ہے بریدہ سے کہا مرگیا ایک شخص قبیلہ خزاعہ سے پس لایا گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس میراث اس کی پس فرمایا
ڈھونڈو واسطے اس کے کوئی وارث یا ذوی الارحام میں سے پس نہ پایا اوس کا وارث اور نہ ذی رحم کو پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو میراث اوس کی
بڑے کو خزاعہ میں سے نقل کی یہ ابو داود نے **ف** ... یعنی ... خزاعہ ...
... اور ... بیت المال ...

ہم فیصلہ ہو چکی اور یہ بات حق ہے اور ثابت **وعن** علی قال انکم تقرءون ہذہ الآیۃ من بعد وصیۃ توصون بہا او دین وان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضی بالدین قبل الوصیۃ وان اعیان بنی الام یتوارثون دون بنی العلات الرجل یرث اخاہ لابیہ وامہ دون اخیہ لابیہ رواہ الترمذی وابن ماجۃ وفی روایۃ الدارمی قال الاخوۃ من الام یتوارثون دون بنی العلات الرجل یرث اخاہ لابیہ وامہ دون اخیہ لابیہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ تحقیق تم پڑھتے ہو اس آیت کو من بعد وصیۃ توصون بہا او دین اور تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ساتھ ادا کرنے دین کے پہلے وصیت کے اور حکم کیا حضرت نے کہ حقیقی بھائی وارث ہوتے ہیں سوتیلے بھائیوں کے سوا حقیقی بھائی کے سوتیلوں کو یعنی ماں کی طرف کے وارث ہوتا ہے بھائی کا نہ سوتیلے بھائی کا نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور دارمی کی ایک روایت میں ہے کہ فرمایا حضرت علی نے کہ بھائی ماں کی طرف کے وارث ہوتے ہیں اور باپ کی طرف کے یعنی ایک ماں باپ کے بھائی وارث ہوتے ہیں بھائی کے نہ ایک ماں یعنی سوتیلے آخر حدیث تک کہ کوئی

ف پڑھتے ہو اس آیت کو حاصل آیت کا یہ کہ میراث بعد جاری ہوتی ہے وصیت کے کرنے کی اور بعد ادا کرنے دین کے ہوا اور مراد حضرت علی کی یہ ہے کہ تم اس آیت کو پڑھتے ہو پس شاید گمان کرتے ہو بیان کیا گیا ہے کہ آیت میں وصیت دین پر مقدم واقع ہوئی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ادائے دین کو مقدم رکھا اجرائے وصیت پر پس یہ گمان نہ کرو کہ نقصان آیت کا اور فعل آنحضرت کے مخالف ہو بلکہ جان لو کہ دین مقدم ہے حکم میں اگرچہ مؤخر ہے ذکر میں اور وصیت کو مقدم ذکر میں کیا کہ وہ ورثا پر ادا وصیت کا شاق ہوتا ہے اور وہ اس کو برا جانتے ہیں بلکہ اوس کے اجرا میں اہتمام خوب طرح کریں اور آدمی بلا رشتہ ہوتا ہے کہ تعبیر اوس کا ایک پہلے کلام کی دو وجہ

وعن جابر قال جاءت امرأۃ سعد بن الربیع بابنتیہا من سعد الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ ہاتان ابنتا سعد بن الربیع قتل ابوہما معک یوم احد شہیدا وان عمہما اخذ مالہما فلم یدع لہما مالا ولا تنکحان الا ولہما مال قال یقضی اللہ فی ذلک فنزلت آیۃ المیراث فبعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی عمہما فقال اعط ابنتی سعد الثلثین واعط امہما الثمن وما بقی فہو لک رواہ احمد والترمذی وابو داود وابن ماجۃ وقال الترمذی ہذا حدیث حسن غریب روایت ہے جابر سے کہ کہا لائی عورت سعد بن ربیع کی اپنی دونوں بیٹیوں کو کہ سعد بن ربیع سے تھیں پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا یا رسول اللہ یہ دونوں بیٹیاں سعد بن ربیع کی ہیں مارا گیا باپ ان کا آپ کے ساتھ دن احد کے شہید اور تحقیق چچا ان کے نے لیا مال ان کا یعنی جو مال ان کو پہنچتا تھا سعد کے بھائی نے لے لیا بسبب رسم جاہلیت کے عورتوں کو محروم کرنے کے میراث سے اور نہ چھوڑا ان کے لیے مال اور نکاح نہیں کی جاتیں مگر جب ہو واسطے ان کے مال فرمایا حضرت نے حکم کرے گا اللہ تعالیٰ بیچ مقدمے کے یعنی تا وحی آوے اگلے مقدمہ میں پس اتری آیت میراث کی یعنی یوصیکم اللہ فی اولادکم الآیۃ پس بھیجا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لڑکیوں کے چچا کو پس فرمایا کہ دے سعد کی دونوں بیٹیوں کو دو تہائی اور دے لڑکیوں کی ماں کو آٹھواں حصہ اور جو بچے پس وہ تیرے لیے ہے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن غریب ہے **ف** یعنی مال کے چوبیس حصے کیے یوں تقسیم کر بیٹیوں ۱۶ بہن ۳ چچا ۵

وعن ہزیل بن شرحبیل قال سئل ابو موسی عن بنت وبنت ابن واخت فقال للبنت النصف وللاخت النصف وأت ابن مسعود فسیتابعنی فسئل ابن مسعود واخبر بقول ابی موسی فقال لقد ضللت اذا وما انا من المہتدین اقضی فیہا بما قضی النبی صلی اللہ علیہ وسلم للبنت النصف ولابنۃ الابن السدس تکملۃ الثلثین وما بقی فللاخت فاتینا ابا موسی فاخبرناہ بقول ابن مسعود فقال لا تسألونی ما دام ہذا الحبر فیکم رواہ البخاری روایت ہے ہزیل بیٹے شرحبیل کے سے کہ کہا سوال کیے گئے ابو موسی اشعری سے کہ ایک بیٹی ہو اور ایک پوتی ہو اور ایک بہن یعنی ایک شخص کہ یہ وارث چھوڑے کیونکر اوس کی میراث تقسیم ہو پس جواب دیا ابو موسی نے کہ بیٹی کو آدھا اور بہن کو آدھا یعنی پوتی کو محروم کیا اور کہا ابو موسی نے پوچھنے والوں کو جا پاس ابن مسعود کے پس پوچھ اون سے بھی پس وہ موافقت کریگا میری یعنی یہی جواب دیگا پس سوال کیے گئے ابن مسعود اور خبر دیئے گئے ساتھ جواب ابو موسی کے پس کہا ابن مسعود نے تحقیق میں گمراہ ہوں اس وقت یعنی میں اگر یہ فتویٰ دوں تو گمراہ ہوں اور نہ ہوں میں راہ پانے والوں سے حکم کروں گا میں بیچ اس کے

موافق ویسے کہ حکم کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے بیٹی کے آدھا اور واسطے پوتی کے چھٹا حصہ واسطے پورا کرنے دو تہائی کے یعنی حق دو بیٹیوں کا
ہے دو تہائی جب ایک بیٹی نے پایا آدھا تو چھٹا حصہ پوتی کو دیکر دو تہائی پوری کریں گے اور جو باقی رہے پس واسطے بہن کے ہے یعنی بہن عصبہ ہو جاتی ہے
بیٹیوں کے ساتھ بیٹیوں کے عصبہ اور مذہب جمہور کا یہی ہے پس آئے ہم ابو موسیٰ کے پاس اور خبر دی ہم نے ان کو ساتھ کہنے ابن مسعود کے پس کہا ابو موسیٰ نے نہ پوچھا کرو
مجھ سے جب تک یہ عالم بیچ تمہارے یعنی ابن مسعود نقل کی یہ بخاری نے ف یعنی جب تک پوچھے ابن مسعود بات مسئلہ کی **وعن عمران**
بن حصين قال جاء رجل إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال إن ابن ابني مات فما لي من ميراثه قال لك السدس فلما ولى
دعاه قال لك سدس آخر فلما ولى دعاه قال إن السدس الآخر طعمة رواه أحمد والترمذي وأبو داود وقال الترمذي
هذا حديث حسن صحيح اور روایت ہے عمران بن حصین سے کہا آیا ایک شخص طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا تحقیق پوتا میرا مر گیا پس کیا ہے میرے لئے اوسکی میراث سے
اوسکی سے فرمایا واسطے تیرے ہے چھٹا حصہ پس جب پھرا وہ بلایا اوسکو حضرت نے اور فرمایا واسطے تیرے ہے چھٹا حصہ اور پس جب پیٹھ پھیری بلایا اوسکو فرمایا تحقیق چھٹا
اخیر روزی ہے واسطے تیرے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابو داؤد نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے ف یعنی چھٹا حصہ جو پیچھے دیا بطریق عصبہ کے تھا اور
پہلا بطریق فرض کے اور تسلی واسطے تھی لیکن اکٹھا نہ دیا تاکہ وہ یہ گمان نہ کرے کہ فرض تہائی ہے اور صورت اس مسئلہ کی یہ ہے کہ ایک شخص مر گیا چھوڑ کر دو بیٹیاں
اور دادا کو سائل ہی پس مسئلہ چھ سے ہے دو بیٹیوں کو دو تہائی پہنچا اور باقی رہا تہائی جس میں سے چھٹا حصہ دادا کو بطریق فرض کے پہنچا اور چھٹا بطریق
عصبہ کے ورثہ مسئلہ **وعن** قبيصة بن ذؤيب قال جاءت الجدة إلى أبي بكر تسأله ميراثها فقال لها ما لك في كتاب
الله شيء وما علمت لك في سنة رسول الله صلى الله عليه وسلم شيئا فارجعي حتى أسأل الناس فسأل فقال المغيرة بن شعبة حضرت رسول
الله صلى الله عليه وسلم أعطاها السدس فقال أبو بكر هل معك غيرك فقال محمد بن مسلمة مثل ما قال المغيرة فأنفذه لها أبو بكر ثم
جاءت الجدة الأخرى إلى عمر تسأله ميراثها فقال هو ذلك السدس فإن اجتمعتما فهو بينكما وأيتكما خلت به فهو لها رواه
مالك وأحمد والترمذي وأبو داود والدارمي وابن ماجة اور روایت ہے قبیصہ بن ذؤیب سے کہا آئی جدہ پاس ابی بکر صدیق کے مانگتی
تھی میراث اپنی پس کہا واسطے اوسکے نہیں واسطے تیرے بیچ کتاب اللہ کے کچھ اور نہیں واسطے تیرے بیچ سنت یعنی حدیثوں رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کے کچھ یعنی حدیثیں جو مجھے یاد ہیں ان میں یہ حکم نہیں پایا پس پھر جا یہاں تک کہ پوچھوں لوگوں سے یعنی صحابہ سے شاید کہ اونمیں کوئی جانتا ہو پس
پھر پوچھا ابو بکر نے لوگوں سے پس کہا مغیرہ بن شعبہ نے کہ حاضر ہوا تھا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دلوایا جدہ کو چھٹا حصہ پس کہا ابو بکر نے مغیرہ کو
آیا ہو ساتھ تیرے کوئی سوا تیرے کہ یہ سنا یا دیکھا ہو حضرت سے یعنی اس بات کا اور گواہی دیتا ہو پس کہا محمد بن مسلمہ نے مانند اوس کے کہ کہا مغیرہ نے پس جاری کیا
اوس حکم کو واسطے اوس جدہ کے حضرت ابو بکر نے پھر آئی جدہ دوسری پاس حضرت عمر کے سوال کرتی طلب کرتی تھی حصہ میراث اپنی پس کہا حضرت عمر نے وہی
چھٹا حصہ ہے پس اگر جمع ہو تم دونوں پس چھٹا مشترک ہوگا درمیان تم دونوں کے سو جو کوئی تم دونوں میں تنہا ہو سارا چھٹا حصہ پس وہ چھٹا اوسکے لیے ہے
نقل کی یہ مالک اور احمد اور ترمذی اور ابو داؤد اور دارمی اور ابن ماجہ نے ف جدہ کہتے ہیں دادی کو بھی اور نانی کو بھی پس حضرت ابو بکر کے پاس جو آئی تھی نانی
تھی اور حضرت عمر کے پاس جو آئی دادی تھی اور یہی ہے بہتر کی چنانچہ ایک روایت میں ہے صراحت آیا ہوا اور خبر حال کا حاصل ہے کہ میراث جدہ کی چھٹا حصہ
ہو خواہ ایک ہو خواہ زیادہ ہوں اور حضرت صدیق نے حکم کیا چھٹے حصے کا ایک جدہ کے لئے تنہا اسلئے کہ دوسری کا ہونا معلوم نہ تھا اور حضرت عمر کو جب
معلوم ہوا دوسری کا ہونا تو حکم کیا دونوں کو چھٹے حصے میں شریک ہونے کا **وعن** ابن مسعود قال في الجدة مع ابنها إنها أول جدة أطعمها
رسول الله صلى الله عليه وسلم سدسا مع ابنها وابنها حي رواه الترمذي والدارمي والترمذي ضعفه اور روایت ہے

ابن

ابن مسعود نے کہا کہ میں اس مسئلہ میں وہی حکم کروں گا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا بیٹی کو آدھا اور پوتی کو چھٹا حصہ تاکہ دو تہائی پورا ہو جائے اور جو باقی رہا وہ بہن کا ہے اور بیٹی کی بیٹی کو چھٹا حصہ ساتھ بیٹی کے اور باقی بہن کو دلایا اور ترمذی نے ضعیف کہا اور اس حدیث کو ف یعنی اگر شخص مرا دادی اور بیٹا چھوڑ کر حضرت نے دادی کو چھٹا حصہ دلوایا باوجود اوس کے بیٹے موجود تھا اور مذہب علما کا یہ ہے کہ باوجود ہونے باپ کے اوس میت کی دادی کو کچھ نہیں ملتا پس اس حدیث پر عمل نہیں کرتے کہ یہ حدیث ضعیف ہے اور اوس کا جواب دیا ہے کہ حضرت نے جدہ کو یہ حصہ بطور احسان کے دلوایا میراث کے طور پر نہیں دیا

وَعَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ سُفْيَانَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلَيْهِ أَنْ وَرِّثِ امْرَأَةَ أَشْيَمَ الضِّبَابِيِّ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ اور روایت ہے ضحاک بن سفیان سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کی طرف لکھا کہ وارث کرو اون یعنی میراث دو اشیم ضبابی کی عورت کو خون بہا اوس کے خاوند سے نقل کی یہ ترمذی نے اور ابو داود نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے ف اشیم ضبابی حضرت کی حیات میں مارے گئے تھے اور شرح السنہ میں کہا ہے کہ اس حدیث میں دلیل ہے کہ دیت واجب ہوتی ہے واسطے مقتول کے اور اوس میں سے ادا کیا جاوے گا قرض اوس کا اور جاری کی جاوے گی وصیت اوس کی اور یہی قول ہے اکثر علما کا اور حضرت علی فرماتے ہیں کہ دیت کا وارث نہیں ہوتی ہے عورت خاوند کی دیت سے بھائی اور بہن کی اولاد کی طرح لیکن یہ حدیث جب پہنچی تو رجوع کیا

وَعَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا السُّنَّةُ فِي الرَّجُلِ مِنْ أَهْلِ الشِّرْكِ يُسْلِمُ عَلَى يَدَيْ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ هُوَ أَوْلَى النَّاسِ بِمَحْيَاهُ وَمَمَاتِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے تمیم داری سے کہا کہ پوچھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا حکم ہے شرع کا بیچ مشرک کے کہ اسلام لایا ہاتھ پر ایک شخص مسلمان کے یعنی وہ مسلمان ہوا اس کے ہاتھ پر تو کیا ہے فرمایا وہ شخص جس کے ہاتھ پر مسلمان ہوا زیادہ لائق تر ہے ساتھ زندگی اوس کے کے اور مرنے کے اوس کے یعنی مالک ہوگا اوس کا نقل کی یہ ترمذی نے اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف جو کچھ سورہ صحابہ میں اہل علم نے کہا وہ یہ ہے کہ مسلمان ہو جانا کسی کا کسی کے ہاتھ پر موجب میراث کا نہیں ہوتا اور تیرہ سو برس پہلے اوس کے حکم تھا کہ آپس میں ایک دوسرے سے عہد کرتے تھے اور کہتے تھے کہ تیرا خون میرا خون ہے اور تو میرا وارث ہوگا اور میں تیرا وارث ہوں گا اور یہ حکم منسوخ ہوگیا اور یہ حدیث اوس زمانہ کی ہے اور مولیٰ اوس میں وارث ہونے کے معنی نہیں ہے بلکہ مراد یہ ہے کہ اولیٰ تر ہے ساتھ مدد کرنے اوس کے زندگی میں اور ساتھ نماز پڑھنے کے اوپر جنازہ اوس کے بعد موت کے

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا مَاتَ وَلَمْ يَدَعْ وَارِثًا إِلَّا غُلَامًا كَانَ أَعْتَقَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَهُ أَحَدٌ قَالُوا لَا إِلَّا غُلَامًا لَهُ كَانَ أَعْتَقَهُ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِيرَاثَهُ لَهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابن عباس سے یہ کہ ایک شخص مر گیا اور نہ چھوڑا کوئی وارث مگر ایک غلام کہ آزاد کیا تھا اوس کو پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے واسطے اوس کے کوئی وارث صحابہ نے عرض کی کوئی نہیں مگر ایک غلام کہ آزاد کیا تھا اوس کو پس دلوائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میراث اوس میت کی اوس غلام آزاد کو نقل کی یہ ابو داود اور ترمذی اور ابن ماجہ نے ف یہ دلوانا میراث کا اوس کو تبرعاً یعنی احسان کے طور پر تھا جیسا کہ حضرت عائشہ کی حدیث میں گزرا میراث اوس کی ایک شخص کو دلوائی بستی والوں میں سے یا یہ کہ اوس کا وارث کوئی تھا نہیں لہٰذا بیت المال کا حق ہوا اور مصرف اوس کا حضرت نے اوس غلام کو کیا اور بعض علما کا مذہب یہ ہے کہ غلام آزاد وارث ہوتا ہے آزاد کرنے والے کا جیسا کہ وارث ہوتا ہے آزاد کرنے والا غلام آزاد کا

وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَرِثُ الْوَلَاءَ مَنْ يَرِثُ الْمَالَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ إِسْنَادُهُ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی انہوں نے باپ اپنے سے اوس نے نقل کی دادا سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وارث ہوتا ہے ولا کا جو وارث ہو مال کا نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث اسناد اوس کی نہیں قوی ف ولا کہتے ہیں غلام آزاد کے مال کو

تو اسکے مرنے پر بیٹے نے اس غلام آزاد کیا ہوا باپ کیا باپ کے غلام آزاد کا آزاد کیا ہوا تو وارث ہوگا اوسکا بیٹا اوسکے مال کا اور مخصوص ہے ساتھ عصبہ کے یعنی جو عصبہ بنفسہ ہو وارث ہوا اور اس میت کا وہ وارث ہوتا ہے ولا غلام آزاد کا پس نہیں وارث ہوتی ولاء کی بیٹی میت کی اگرچہ وارث ہوتی ہے مال کی اسلئے کہ بیٹی عصبہ نہیں ہے عصبہ بغیرہ ہو جاتی ہے بیٹے سے اور نہیں حاصل ہوتی عورت کو وراثت ولاء کی مگر جبکہ عورت خود کسی غلام کو آزاد کرے یا اوسکا آزاد کیا ہوا کسیکو آزاد کرے تو وہ اوسکی وارث ہوتی ہے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا کَانَ مِنْ مِیْرَاثٍ قُسِمَ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ فَھُوَ عَلٰی قِسْمَۃِ الْجَاھِلِیَّۃِ وَمَا کَانَ مِنْ مِیْرَاثٍ اَدْرَکَہُ الْاِسْلَامُ فَھُوَ عَلٰی قِسْمَۃِ الْاِسْلَامِ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو میراث کہ بانٹی گئی جاہلیت میں پس وہ اوپر بانٹ جاہلیت کے ہے اور جو میراث کہ پایا اوسکو اسلام نے پس وہ اوپر بانٹ اسلام کے ہے نقل کی یہ ابن ماجہ نے **ف** یعنی جو میراث کہ ایام جاہلیت میں بٹ گئی اگر اسکو زیادہ ہوئے گیا اور بانٹا اوسکو نہیں پہونچا اور اگر کسیکو پہونچا اوسکو وہی باقی رہیگا اور اگر بعد اسلام بٹے تو حکم اسلام کا جاری ہوگا

وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ حَزْمٍ اَنَّہٗ سَمِعَ اَبَاہُ کَثِیْرًا یَقُوْلُ کَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ یَقُوْلُ عَجَبًا لِلْعَمَّۃِ تُوْرَثُ وَلَا تَرِثُ رَوَاہُ مَالِکٌ روایت ہے محمد بن ابی بکر بن حزم سے کہ اونہوں نے سنا اپنے باپ کو اکثر کہتے تھے کہ تھے حضرت عمر بن خطاب کہتے تعجب ہے واسطے پھوپھی کے وارث ہوا جاتا ہے اوسکا بھتیجا اور نہیں وارث ہوتی وہ بھتیجے کی نقل کی یہ مالک نے **ف** تعجب نہ فرمایا اس قول سے ہوا اور حکم نہ کئے طرف بہائم اور حکم کئے اور طرف ہیکہ حکمت اوسکی اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے تو کچھ سبب نہیں دریافت ہوتا کہ پھوپھی جو مرجاوے اوسکی تو وہ وارث ہوتا ہے اوسکا اور اگر وہ شخص مرجاوے تو پھوپھی اوسکی وارث نہیں ہوتی اور یہی مذہب ہے وارث ہونے ذوی الارحام والوں کا جو ذوی الارحام ہیں وارث ہوتی ہیں نزدیک اونکے کہ وارث کرتے ہیں ذوی الارحام کو تفصیل کی کہ مذکور ہوا علم فرائض میں

وَعَنْ عُمَرَ قَالَ تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَزَادَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ وَالطَّلَاقَ وَالْحَجَّ قَالَا فَاِنَّہٗ مِنْ دِیْنِکُمْ رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ اور روایت ہے عمر سے فرمایا سیکھو احکام فرائض اور زیادہ کیا ابن مسعود نے سیکھو احکام طلاق اور حج کا حضرت عمر اور ابن مسعود نے اسلئے کہ یہ علم ضروریات دین میں ہے نقل کی یہ دارمی نے

بَابُ الْوَصَایَا

باب ہے بیچ بیان وصیتوں کے **ف** وصایا جمع وصیت کی ہے جیسے عطایا جمع عطیہ کی اور وصیت اوسکو کہتے ہیں کہ کوئی شخص کہے کہ میں مر جاؤں تو یہ کرنا بعد میرے کہ اور کبھی استعمال کی جاتی ہے وصیت بمعنی نصیحت کے اور وصیت کرنی علمای ظواہر کے نزدیک واجب ہے اور اونکے نزدیک مستحب ہے وصیت واجب تھی پہلے نازل ہونے میراث کے وصیت واجب تھی جب میراث واجب ہوئی تو وجوب اوس وصیت کا منسوخ ہو گیا یہ اسلئے وصیت وارث کے لئے درست نہیں اور لکھا ہے علما نے جس پر قرض کسیکا آتا ہو یا امانت رکھی ہو تو لازم ہے اوسکو وصیت اوسکے ادا کی کرجاوے اور لکھکر اوسکو بیان کر دے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَہٗ شَیْءٌ یُوْصِیْ فِیْہِ یَبِیْتُ لَیْلَتَیْنِ اِلَّا وَوَصِیَّتُہٗ مَکْتُوْبَۃٌ عِنْدَہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں لائق ہے مرد مسلمان کو کہ رکھے ایک چیز ہو کہ صلاحیت وصیت کی رکھتی ہو قبیل مال اور معاملہ کے ساتھ لوگوں کے گذارے دو راتیں مگر یہ کہ وصیت اوسکی لکھی ہوئی ہووے اوسکے پاس نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی جو کوئی کسیکا حق رکھتا ہو اپنے ذمہ یا کچھ معاملہ ہو لوگوں سے تو چاہیے کہ دو رات بھی نہ گذرنے پاویں کہ اوسکے پاس وصیت نامہ لکھا ہوا ہو اور مراد دو رات سے زمانہ قلیل ہے اور گئے ہیں علما ظواہر طرف واجب ہونے وصیت کے بسبب ظاہر اس حدیث کے اور نہیں دلالت ہے اسمیں واجب ہونے پر لیکن اگر ہو کسی پر دین یا اوسکے پاس امانت ہو کسیکی تو لازم ہے وصیت کرنی اوسکی اور مستحب ہے جلدی کرنی وصیت میں اور لازم ہے کہ لکھے وصیت کو لکھکر دیوے یا بیان وصیت نامہ پر گواہ کر دے

وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ مَرِضْتُ عَامَ الْفَتْحِ مَرَضًا اَشْفَیْتُ عَلَی الْمَوْتِ فَاَتَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

یعودنی فقلت یا رسول اللہ ان لی مالا کثیرا ولیس یرثنی الا ابنتی افاوصی بمالی کلہ قال لا قلت فثلثی مالی قال لا قلت فالشطر
قال لا قلت فالثلث قال الثلث والثلث کثیر انک ان تذر ورثتک اغنیاء خیر من ان تذرہم عالۃ یتکففون الناس
وانک لن تنفق نفقۃ تبتغی بہا وجہ اللہ الا اجرت بہا حتی اللقمۃ ترفعہا الی فی امرأتک متفق علیہ اور روایت ہے سعد بن
ابی وقاص سے کہا بیمار ہوا میں فتح مکہ کے سال کہ قریب ہوا کہ ایسا بیمار کر پہونچا میں کنارہ موت پر پس آئے میرے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت
کو پس کہا میں نے یا رسول اللہ تحقیق واسطے میرے مال بہت ہے اور نہیں وارث میرا کوئی مگر بیٹی میری کیا پس وصیت کروں میں ساتھ تمام مال اپنے کے فرمایا کہ نہیں
کہا میں نے پس دو تہائی مال اپنے کی وصیت کروں فرمایا کہ نہیں کہا میں نے پس آدھے مال کی وصیت کروں فرمایا کہ نہیں کہا میں نے پس تہائی کی وصیت کروں
فرمایا کہ تہائی کی کر اور تہائی بھی بہت ہے تحقیق تو یہ کہ چھوڑ کر جاوے اپنے وارثوں کو غنی بہتر ہے اس سے کہ چھوڑ جاوے انکو مفلس محتاج میں کہ ہاتھ پھیلاویں آگے
لوگوں کے مانگنے کے لیے اور تحقیق تو ہرگز نہ خرچ کریگا کوئی مال کہ طلب کرے تو ساتھ اوس کے رضامندی اللہ تعالیٰ کی مگر کہ ثواب دیا جاویگا
واسطے اوسکے یہاں تک کہ لقمہ اوٹھاوے تو اوسکو طرف منہ بیوی اپنی کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف نہیں وارث میرا کوئی الا بیٹی یعنی ذوی الفروض
میں سے یا ایسا طور نہیں ہے کہ خوف اوسکے ضائع ہونیکا ہو کوئی وارث میرا نہیں سوا بیٹی کے یا دیر آئے بیٹی کی کہ وارثوں کو بہت عصبات تھے
اور اس حدیث میں دلیل ہے اوسپر کہ مباح ہے جمع کرنا مال کا اور عمل کرے وارثوں کے حق میں اور اتفاق ہے سب علماء کا اوپر کہ جس میت کا کوئی وارث
ہو تو نہیں جاری ہوتی وصیت اوسکے تہائی مال سے زیادہ میں مگر جبکہ وارث جائز رکھیں وصیت کو تو جاری ہوگی اگرچہ سارے مال کی ہو جائز رکھیں
جس میت کا کوئی وارث نہو تو بھی نزدیک جمہور علماء کے نہیں اوسکو زیادہ تہائی میں بھی نہیں جاری ہوگی اور جائز رکھا ہے اوسکو ابو حنیفہ اور علماء نے
اور احمد نے ایک روایت میں اور اس حدیث میں رغبت دلانی ہے زیادہ نیک سلوک کرنیکی اور شفقت کرنیکی وارثوں پر اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ
قرابتیوں سے سلوک کرنا افضل ہے غیروں کے دینے سے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ مال خرچ کرنے سے اپنے عیال پر ثواب ملتا ہے جبکہ ارادہ کرے اللہ تعالیٰ کی رضامندی کا اور
یہ بھی معلوم ہوا کہ مباح میں اگر ارادہ کرے رضامندی اللہ تعالیٰ کا تو وہ طاعت ہو جاتی ہے بیوی کے منہ میں لقمہ دینا اکثر اوقات خوش طبعی سے
ہے اور وہ بہت دور ہے طاعت سے اور امور آخرت سے اور باوجود اسکے حضرت نے خبر دی کہ اگر ارادہ کرے اوس میں رضامندی اللہ تعالیٰ کا ہو تو اوس میں بھی
ثواب ہے پس اور حالات میں بطریق اولیٰ ہوگا۔ **الفصل الثانی** عن سعد بن ابی وقاص قال عادنی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم وانا مریض فقال اوصیت قلت نعم قال بکم قلت بمالی کلہ فی سبیل اللہ قال فما ترکت لولدک قلت ہم اغنیاء
بخیر فقال اوص بالعشر فما زلت اناقصہ حتی قال اوص بالثلث والثلث کثیر رواہ الترمذی روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہا
پوچھنے کو میرے آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور میں بیمار تھا پس فرمایا کیا ارادہ وصیت کا کیا تو نے کہا میں نے ہاں کہا کتنے مال کی وصیت کا ارادہ کیا تو نے
کہا میں نے سارے مال کی وصیت کرنیکا ارادہ کیا ہے بیچ راہ اللہ کی فرمایا پس کیا چھوڑا تو نے واسطے اولاد اپنی کے کہا میں نے وے غنی ہیں ساتھ مال کے فرمایا
وصیت کر دسویں حصے کی پس ہمیشہ رہا میں کم کرتا تھا اوسکو یعنی کہ فرماتے تھے حضرت یہاں تک کہ فرمایا وصیت کر تو ساتھ تہائی کے اور تہائی بہت ہے نقل کی
یہ ترمذی نے **وعن** ابی امامۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی خطبتہ عام حجۃ الوداع ان اللہ قد اعطی
کل ذی حق حقہ فلا وصیۃ لوارث رواہ ابو داؤد وابن ماجۃ وزاد الترمذی الولد للفراش وللعاہر الحجر وحسابہم علی اللہ وروی
عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا وصیۃ لوارث الا ان یشاء الورثۃ منقطع ہذا لفظ المصابیح وفی روایۃ الدارقطنی
قال لا تجوز وصیۃ لوارث الا ان یشاء الورثۃ روایت ہے ابی امامہ سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے بیچ خطبے

سال حجۃ الوداع میں کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے دیا ہر صاحب حق کو حق اس کا پس نہیں ہے وصیت واسطے وارث کے نقل کی ابوداؤد اور ابن ماجہ نے اور زیادہ کیا دارقطنی نے
لفظ مذکور ... صاحب اس کے ... ذکر ... اس کے مقرر ہوا اور حساب لگایا اللہ نے ... وصیت کی گئی ... اور ابن عباس سے نقل کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا نہیں جائز ہے وصیت واسطے وارث کے مگر یہ کہ چاہیں وارث یہ حدیث منقطع ہے اور یہ لفظ مصابیح کے ہیں اور ... دارقطنی کے یہ لفظ ہیں کہ فرمایا حضرت نے نہیں جائز ہے
وصیت واسطے وارث کے مگر یہ کہ چاہیں وارث ... لا وصیۃ لوارث ... یعنی ... اللہ تعالیٰ نے حصہ مقرر کر دیا ہر صاحب حق کا ... پس ...
حاجت وصیت کی نہیں اگر ... وصیت کی ... کسی وارث کے لئے ... حصہ ... تو ... اعتبار نہیں ... [illegible]
... واسطے ... زیادہ ... پس ... وصیت ... فرض ... [illegible]
... اور فرائض ... صاحب ... یعنی ... کسی ... [illegible]
زنا کرے اور ... پیدا ہو ... صاحب ... خود ... یعنی ... [illegible]
... محروم ... نسب ... وارث ... [illegible]
... اللہ تعالیٰ ... [illegible]
... اور گناہ ... حساب اس کا اللہ پر ہے ... [illegible]
... **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ وَالْمَرْأَةُ بِطَاعَةِ اللّٰهِ سِتِّيْنَ سَنَةً ثُمَّ
يَحْضُرُهُمَا الْمَوْتُ فَيُضَارَّانِ فِي الْوَصِيَّةِ فَتَجِبُ لَهُمَا النَّارُ ثُمَّ قَرَأَ أَبُو هُرَيْرَةَ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوْصٰى بِهَا أَوْ دَيْنٍ غَيْرَ مُضَارٍّ إِلٰى قَوْلِهِ وَذٰلِكَ الْفَوْزُ
الْعَظِيْمُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق مرد اور عورت
اللہ بندگی کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کی ساٹھ برس ... پھر آتی ہے ان کو موت ... وصیت ... [illegible]
پھر پڑھی ابوہریرہ نے آیت میراث ... وصیت ... [illegible]
... نقل کی احمد اور ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ... [illegible]
تمام مال ... وارث ... اور اللہ کے حکم ... [illegible]
... وصیت ... معلوم ہوا کہ وصیت کرنے
میں ... **الفصل الثالث** عن جابر قال قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه
عليه وسلم من مات على وصية مات على سبيل وسنة ومات على تقى وشهادة ومات مغفورا له رواه ابن ماجه روایت ہے جابر سے
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مرا وصیت پر ... [illegible]
... نقل کی ابن ماجہ نے **وَعَنْ** عمرو بن شعيب
عن أبيه عن جده أن العاص بن وائل أوصى أن يعتق عنه مائة رقبة فأعتق ابنه هشام خمسين رقبة فأراد ابنه عمرو أن يعتق
عنه الخمسين الباقية فقال حتى أسأل رسول الله صلى الله عليه وسلم فأتى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله إن أبي
أوصى أن يعتق عنه مائة رقبة وإن هشاما أعتق عنه خمسين وبقيت عليه خمسون رقبة أفأعتق عنه فقال رسول الله صلى الله
عليه وسلم إنه لو كان مسلما فأعتقتم عنه أو تصدقتم عنه أو حججتم عنه بلغه ذلك رواه أبو داؤد اور روایت ہے عمرو بن شعیب

[illegible]

عمرو بن شعیب نے نقل کی اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے یعنی عبداللہ سے کہ عاص بن وائل نے وصیت کی کہ آزاد کیے جاویں میری طرف سے سو بردے سو آزاد کیے اُسکے بیٹے ہشام نے پچاس بردے پھر ارادہ کیا بیٹے اُسکے عمرو نے کہ آزاد کرے اُسکی طرف سے پچاس بردے باقی جو رہے تھے پھر کہا عمرو نے یہاں تک کہ پوچھ لوں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر آئے عمرو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا یا رسول اللہ تحقیق باپ میرے نے وصیت کی تھی کہ آزاد کیے جاویں اُسکی طرف سے سو بردے اور تحقیق ہشام نے پچاس آزاد کیے اور باقی رہ گئے اُسکی طرف سے پچاس بردے پس آزاد کروں اُسکی طرف سے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر مسلمان ہوتا اور آزاد کرتے تم اُسکی طرف سے یا صدقہ دیتے اُسکی طرف سے یا حج کرتے اُسکی طرف سے پہنچتا اُسکو ثواب ف عاص بن وائل نے زمانہ اسلام کا پایا لیکن مسلمان نہیں ہوا اور اُسکے دو بیٹے ہشام اور عمرو دونوں مسلمان ہوئے تھے اور صحابی تھے رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور حاصل حدیث کا یہ ہے کہ اگر عاص مسلمان ہوتا تو عبادات مذکورہ کا ثواب اُسکو پہنچتا چونکہ وہ مسلمان نہیں تھا اُسکو کچھ ثواب نہ ہوگا پس اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صدقہ وغیرہ مفید نہیں کافر کو اور اُسکو کچھ ثواب نہیں ہوتا اور مسلمان کے لیے مفید ہوتے ہیں وعن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من فر من میراث وارثہ قطع اللہ میراثہ من الجنۃ یوم القیامۃ ... روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص بھاگے میراث سے اپنے وارث کی کاٹیگا اللہ تعالیٰ میراث اُسکی بہشت میں سے دن قیامت کے تخریج کی ابن ماجہ نے اور نقل کی بیہقی نے شعب الایمان میں ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ف یعنی جو شخص کوئی وصیت کرے اپنے وارث کو محروم کرنے کے واسطے اللہ تعالیٰ دن قیامت کے بہشت کی وراثت سے محروم کریگا یعنی بہشت میں نہ داخل کریگا اول مرتبہ میں ان باتوں سے بچو

کتاب النکاح

کتاب ہے بیان میں نکاح کے ف نکاح کے معنی لغت میں ملانا اور جمع ہونا اور شرع میں اطلاق نکاح کا عقد پر ہے اور حقیقت میں نکاح کا اثر یعنی جمع ہونا پایا جاتا ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک نکاح کرنا واجب ہے وقت توقان کے یعنی غلبہ شہوت کے اور گمان غالب ہو کہ بغیر نکاح کے زنا میں گرفتار ہو جاویگا تو فرض ہے اور یہ واجب اور فرض اُس صورت میں ہے کہ مالک ہو مہر اور نفقہ کا اور اگر مالک نہ ہو مہر و نفقہ کا تو گناہ نہیں ہے ترک کرنے سے اور سنت مؤکدہ ہے حالت اعتدال میں یعنی قدرت رکھتا ہو اوپر جماع کے اور مہر اور نفقہ دینے کی پس گنہگار ہوتا ہے ساتھ ترک کے نکاح کے اور ثواب پاتا ہے اگر نیت کرے بچنے کی زنا سے اور بچے ہونے کی اور کوئی عبادت ایسی نہیں ہے کہ مشروع ہو حضرت آدم کے وقت سے ابتک اور پھر جنت میں بھی باقی رہے سوا نکاح اور ایمان کے اور نکاح مکروہ ہے وقت خوف ظلم کے یعنی خوف ہو اسکا کہ مزاج میرا برا ہے بیوی پر زیادتی کروں گا اور خبرگیری اُسکی نہیں کرسکے گا تو مکروہ ہے اور یقین ہو ظلم کرنے کا تو حرام ہے نکاح کرنا اور مستحب ہے اعلان کرنا نکاح کا اور پڑھنا خطبہ کا پہلے نکاح کے اور ہونا نکاح کا مسجد میں اور دن جمعہ کے اور مستحب ہے کہ نکاح باندھنے والا نیک ہو اور گواہ عادل ہوں اور دیکھنا بیوی کو پہلے نکاح کے مستحب ہے کہ ہو بیوی کم عمر میں نسبت خاوند کے اور حسب میں اور عزت میں اور مال میں اور زیادہ ہو خلق میں اور ادب میں اور جمال میں اور تقویٰ میں اور منعقد ہوتا ہے نکاح ساتھ ایجاب قبول کے اور دونوں ساتھ لفظ ماضی کے ہوویں جیسے عورت کہے کہ نفس اپنا میں نے تیرے بیوی کیا یعنی میں نے بیاہ دیا اور مرد کہے قبول کیا میں نے یا کہے میں نے نکاح کیا اور عورت کہے قبول کیا یا ایجاب ہووے ساتھ لفظ ماضی کے اور دوسرا ساتھ لفظ امر کے جیسے مرد کہے کہ نکاح کر میرے ساتھ اور وہ کہے نکاح کیا میں نے یعنی جب کہا میں نے اور اگر مرد نے کہا کہ دیا تو نے نفس اپنا یا قبول کیا تو نے اور عورت نے کہا دیا یا قبول کیا بغیر لفظ میرے کے تو بھی درست ہے اور اگر کہا آگے گواہوں کے کہ ہم جورو خاوند ہیں تو نہیں نکاح ہوتا اور نکاح منعقد ہوتا ہے ساتھ لفظ نکاح اور تزویج کے اور ان الفاظ کے کہ موضوع ہیں واسطے تملیک عین فی الحال کے جیسے ہبہ اور صدقہ اور تملیک کے نہ ساتھ اجارہ اور اعارہ اور اباحت اور وصیت کے اور شرط ہے نکاح کی یہ کہ سنے ہر ایک

عاقدین ہی سے ہو نکاح درست ہوگا اور گواہ ہوں دو مرد آزاد یا ایک مرد آزاد اور دو آزاد عورتیں یہ ہوں اور دونوں گواہ مکلف مسلمان ہوں عاقدین
گواہ ساتھ عاقدین کی بات سنیں صحیح ہوگا نکاح اگر دونوں گواہ [illegible] اور جائز ہوتا دونوں گواہ فاسق یا [illegible] کے مذہب میں
ہو [illegible] عاقدین کے دونوں بیٹے ہوں یا ایک [illegible] اور دونوں نہیں [illegible] اگر ایک [illegible] کا نکاح ایک شخص کر دے
پس [illegible] نکاح کیا [illegible] ایک مرد کو اور باپ کے تو جائز ہوگا اور باپ کے [illegible] نہیں [illegible] **ف**
فوائد نکاح [illegible] شہوت کا اور [illegible] ہو [illegible] کا [illegible] نفس کا [illegible] اور پیدا ہونا فرزند کا
کا اور [illegible] بہن بھائی [illegible] حرام [illegible] حقوق عورتوں [illegible] عورت کی یا نکاح
اور [illegible] عورت سے اور [illegible] اور اولاد حقوق اللہ تعالیٰ کے پس اگر [illegible] نکاح [illegible] افضل ہے اور اگر
مقابل [illegible] نکاح [illegible] دین کی [illegible] نکاح [illegible] شہوت [illegible]
دینی [illegible] نکاح [illegible] افضل [illegible]
[illegible] نسب [illegible]

الفصل الاول [illegible] عن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا معشر الشباب
من استطاع منکم الباءۃ فلیتزوج فانہ اغض للبصر واحصن للفرج ومن لم یستطع فعلیہ بالصوم فانہ لہ وجاء متفق علیہ
ابن مسعود سے [illegible] فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے جوانوں کی جماعت جو کوئی تم میں سے [illegible] نکاح کی [illegible]
نکاح کرے [illegible] اور [illegible] حرام [illegible] اور جو شخص [illegible] کی
[illegible] روزہ رکھنے [illegible] شہوت [illegible]
ف [illegible] امام شافعی [illegible] امام اعظم [illegible] **وعن**
سعد بن ابی وقاص قال رد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی عثمان بن مظعون التبتل ولو اذن لہ لاختصینا متفق علیہ
[illegible] عثمان بن مظعون [illegible] خصی [illegible]
ف تبتل [illegible] عثمان بن مظعون [illegible] تبتل [illegible]
[illegible] خصی [illegible]
[illegible] خصی [illegible]
[illegible] خصی [illegible]
[illegible] امام شافعی [illegible] افضل [illegible]
[illegible] امام ابو حنیفہ [illegible] افضل [illegible] نووی [illegible]
[illegible] **وعن** [illegible]
[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] متفق علیہ [illegible]

کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا جاتا ہے عورت سے بسبب چار چیزوں کے بسبب مال اوسکے کے اور بسبب حسب اوسکے کے اور بسبب جمال اوسکے کے اور بسبب
دین اوسکے کے پس مطلب ہو ساتھ دین والی کے خاک آلودہ ہوں دونوں ہاتھ تیرے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** حسب وہ ہے کہ بیان کیا جاوے بزرگی اور شرف
اوسکی ذات میں یا اوسکی قوم میں یعنی لوگ طالب ہوتے ہیں اسکے کہ بیٹی عورت ہو قوم اشراف سے کہ پہنچے فرزندوں کو اوس سے شرف حاصل ہو اور حاصل یہ ہے
یہ ہے کہ عادت ہو گئی ہے کہ عورتوں سے نکاح کرنے میں رغبت کرتے ہیں بسبب چار چیزوں مذکور کی کے اور ہیں بندہ کو لائق یہ ہے کہ عورت دیندار کا طالب ہو اور کہا
آلودہ ہوں تیرے ہاتھ یعنی خوار ہو جیو کہ اصل میں بد دعا ہے لیکن بیان دعا کا مقصود نہیں ہے بلکہ مراد رغبت دلانی ہے اور کوشش کرنے پر طلب عورت دیندار کے ہے

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّنْيَا كُلُّهَا مَتَاعٌ وَخَيْرُ مَتَاعِ الدُّنْيَا الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا تمام متاع ہے اور بہتر متاع دنیا کی عورت نیک بخت ہے نقل کی یہ مسلم نے **ف** متاع
یعنی دنیا فائدہ اوٹھانا تھوڑا ہے اور نفع ہے جلد جانے والا [illegible] اور بہتر متاع دنیا کی یعنی بہتر چیزوں کی فائدہ اوٹھانے میں ساتھ اوسکے دنیا میں عورت نیک بخت
ہے اسلیے کہ مددگار ہوتی ہے امور آخرت پر **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الْاِبِلَ
صَالِحُ نِسَاءِ قُرَيْشٍ اَحْنَاهُ عَلٰى وَلَدٍ فِيْ صِغَرِهِ وَاَرْعَاهُ عَلٰى زَوْجٍ فِيْ ذَاتِ يَدِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر عورتوں کی کہ سوار ہوتی ہیں اونٹوں پر نیک بخت عورتیں قریش کی ہیں بہت شفیق ہوتی ہیں بچوں پر جب کہ ہوتے ہیں چھوٹے اور بہت نگاہ رکھنے والی
اور بہت حفاظت کرنے والی ہیں شوہروں کی بیچ خاوند کے یعنی مال اوسکے کے کہ اوسکے قبضہ میں ہوتا ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** سوار ہوتی ہیں یعنی مراد عورتیں
عرب کی ہیں کیونکہ عادت اونٹ کے سواری کی نہیں ہے سوا اونکے پس گویا کہ فرمایا بہتر عورتوں سب کی نیک بخت عورتیں قریش کی ہیں **وَعَنْ** اُسَامَةَ
بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَرَكْتُ بَعْدِيْ فِتْنَةً اَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے اسامہ
بن زید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں چھوڑا میں نے پیچھے اپنے کوئی فتنہ کہ زیادہ ضرر کرنے والا ہو مردوں کو عورتوں سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف**
اسلیے کہ طبیعت مردوں کی اکثر خواہش رکھتی ہیں طرف عورتوں کے اور پیچھے اونکے پڑتے ہیں [illegible] کے بیچ قتال و عداوت [illegible] اور ادنی درجہ [illegible] رغبت
دلانی ہے [illegible] دنیا [illegible] اور کونسی چیز [illegible] حدیث میں آیا ہے حب النساء [illegible] خطیئۃ اور جو فرمایا کہ پیچھے میرے
اس سے معلوم ہوا کہ ضرر عورتوں کی فتنہ کا بعد حضرت کے [illegible] نہیں پایا تھا اسلیے کہ اوس وقت میں غلبہ حق کا تھا اور بعد [illegible]
ہوا ہے **وَعَنْ** اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الدُّنْيَا حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ وَاِنَّ اللّٰهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيْهَا
فَيَنْظُرُ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ فَاتَّقُوا الدُّنْيَا وَاتَّقُوا النِّسَاءَ فَاِنَّ اَوَّلَ فِتْنَةِ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ كَانَتْ فِي النِّسَاءِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا شیریں ہے سبز اور تحقیق اللہ خلیفہ کرنے والا ہے تمکو بیچ اوسکے پس دیکھتا ہے کس طرح عمل کرتے ہو پس بچو دنیا سے اور بچو عورتوں سے پس تحقیق
اول فتنہ بنی اسرائیل کا تھا بیچ عورتوں کے نقل کی یہ مسلم نے **ف** دنیا شیریں ہے یعنی جیسے شیرینی مرغوب الطبع ہے اور سبز چیز آنکھوں میں اچھی معلوم ہوتی ہے ایسی ہی دنیا
والوں میں پیاری ہے اور اونکی آنکھوں میں اچھی معلوم ہوتی ہے اور اللہ خلیفہ کرنے والا ہے یعنی تمکو خلیفہ بنایا دنیا میں یعنی تم مثل اللہ کے ہو اونکے اوپر جو تصرف کروگے یا یہ
کہ حقیقت میں دنیا ملک اللہ تعالی کی ہے پس گویا اللہ تعالی نے تمکو نائب کیا تصرف کرنے ہو یا معنی یہ ہے کہ بنایا اللہ تعالی نے تمکو خلیفہ اون لوگوں کا جو تھے
پہلے تمسے پس دیکھتا ہے کہ کیا کرو گے آیا عبرت پکڑتے ہو ساتھ حال اونکے اور کیونکر توجہ کرتے ہو طرف مال اونکے [illegible]
[illegible] فریفتہ [illegible] ہونے والا ہے اور اوسکے حرام پر عذاب ہے اور اوسکے حلال پر حساب ہے اور [illegible] عورتوں [illegible]
[illegible] بنی اسرائیل کا منقول ہے کہ حضرت موسی علیہ السلام کے وقت میں [illegible] مستجاب الدعوات تھا اور اسم اعظم [illegible] جانتا تھا

حضرت موسیٰ پر مسلط ہو یہ بات سدی نے روایت کی ہے کہ جب کہ قوم بلعم کی اس کے پاس آئی اور کہا کہ موسیٰ علیہ السلام بہت سا لشکر
ہمارے نکالنے اور قتل کرنے کے لیے لائے ہیں آپ بد دعا کریں ... بلعم نے کہا ... پوچھ لوں ... اجازت نہیں ... اور موسیٰ ...
بد دعائیں کرو ... اگر میں بد دعا کروں تو دنیا اور آخرت میری دونوں جاتی رہیں ... قوم نے بہت الحاح ... بلعم نے استخارہ کیا
اللہ تعالیٰ سے دیکھوں کیا حکم ہوتا ہے ... استخارہ کیا تو خواب میں ... دیکھا کہ ... بد دعا مت کر ... بلعم اپنی
قوم سے کہنے لگے یہ خواب ظاہر کیا قوم ... تحفہ لائی اور بہت الحاح و تکرار اور تضرع و زاری کی ... اور ... بلعم ... بیٹھ کے
گدھے پر سوار ہو کر متوجہ ہوا طرف پہاڑ ... جب ... گدھا ... کئی بار ... گر ... اور ... بہت مارکر ... دعا کا
... [illegible] ... جب بلعم ... جانب ... بد دعا ... پہاڑ پر چڑھا
اور ... بد دعا ... کرتا ... قدرت الٰہی سے ... بلعم کی زبان ... قوم ... کہا کہ ...
... [illegible] ... اور ... دنیا اور آخرت میری دونوں برباد
ہوگئیں ... [illegible] ... اور ... اگر کوئی شخص
... [illegible] ...
... [illegible] ...
... حضرت موسیٰ علیہ السلام ... [illegible] ...
... [illegible] ... ستر ہزار آدمی ...
... حضرت ہارون ... [illegible] ... وعن ابن
... [illegible] ...
عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشؤم فی ثلاث فی المرأۃ والدار والفرس ... [illegible]
... [illegible] ... نحوست ... [illegible] ...
نحوست ... [illegible] ...
اور ... نحوست ... [illegible] ...
دراز ہو اور ... نحوست ... [illegible] ...
... نحوست ... [illegible] ...
... [illegible] ...
... [illegible] ...
... [illegible] ...
... [illegible] ... وعن جابر قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوۃ
فلما قفلنا کنا قریبا من المدینۃ ... [illegible] ... قال أتزوجت قلت نعم قال أبکر أم ثیب قلت بل ثیب قال

قال فہلا بکرا تلاعبہا وتلاعبک فلما قدمنا ذہبنا لندخل فقال امہلوا حتی ندخل لیلا ای عشاء لکی تمتشط الشعثۃ وتستحد المغیبۃ
متفق علیہ۔ اور روایت ہے جابر سے کہا کہ تھے ہم ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک جہاد میں پس جبکہ پھرے ہم آئے ہم نزدیک مدینہ کے کہا میں نے یا رسول اللہ تحقیق میں نیا بیاہ ہوا ہوں یعنی اگر حکم ہو تو میں آگے جاؤں گھر میں فرمایا حضرت نے نکاح کیا ہے تو نے کہا میں نے ہاں فرمایا کنواری سے یا خاوند کی ہوئی سے کہا میں نے کنواری نہیں بلکہ خاوند کی ہوئی ہے فرمایا کیوں نہ نکاح کیا تو نے کنواری سے کہ کھیلتا تو اوس سے اور کھیلتی وہ تجھ سے پس جب آئے ہم یعنی مدینہ میں ارادہ کیا ہم نے کہ داخل ہوں ہم اپنے گھروں میں فرمایا حضرت نے ٹھہر جاؤ تاکہ داخل ہوویں ہم رات کو یعنی وقت شام کے تاکہ کنگھی کرے عورت پراگندہ بالوں والی اور بال زیر ناف کے دور کرے وہ عورت کہ غائب تھا خاوند اوس کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کہنا تو کنواری سے کمال الفت اور دلی تعلق ہوتی ہے اس میں جیسے کہ عورت خاوند کی ہوئی ہو وہ دل اوس کا بھی متعلق ہو اوس کے ساتھ پہلے خاوند کے اور تکلف کرتی ہو محبت اور رضا الفت میں اگر نسبت اپنی ہو دوسرے خاوند کو مانند اول کے خلاف کنواری کے کہ اوس میں یہ باتیں نہیں ہوتیں اور اخیر حدیث کا حاصل یہ ہے کہ ٹھہر رہو تاکہ عورتیں بناؤ اور سنگار کریں اور تمہاری محبت کریں … اگر کہا جاوے کہ دو حدیث میں منع فرمایا ہے اس سے کہ آؤ تم رات کو گھر میں … پس جواب اس کا یہ ہے کہ منع اس میں ہے کہ بغیر خبر کیے ایک گھر میں چلا جاوے اور یہ کہ اب جو جاوے جیسا کہ آنے میں مجلہ تو منع نہیں ہے

الفصل الثانی

عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ثلثۃ حق علی اللہ عونہم المکاتب الذی یرید الاداء والناکح الذی یرید العفاف والمجاہد فی سبیل اللہ رواہ الترمذی والنسائی وابن ماجۃ روایت ہے ابی ہریرہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین شخص ہیں کہ لازم ہے اللہ تعالیٰ پر مدد دینا ان کی یعنی بمقتضائے وعدہ اپنے کے ایک تو مکاتب جو ارادہ رکھتا ہو ادا کرنا بدل کتابت کا اور دوسرے وہ نکاح کرنے والا جو ارادہ رکھتا ہو بچنے کا زنا سے اور تیسرے جہاد کرنے والا اللہ کی راہ میں نقل کی یہ ترمذی نسائی … نے **ف** مکاتب وہ غلام کہتے ہیں کہ مالک اوس کا کہدے کہ اسقدر روپیہ تو مجھ کو ادا کر تو آزاد ہے …

وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا خطب الیکم من ترضون دینہ وخلقہ فزوجوہ الا تفعلوہ تکن فتنۃ فی الارض وفساد عریض رواہ الترمذی روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ پیغام بھیجے نکاح کا طرف تمہارے وہ شخص کہ راضی ہو تم دین اوس کے سے اور خلق اوس کے سے پس نکاح کرو اوس سے اگر نہ کرو گے تم نکاح تو ہوگا فتنہ زمین میں اور فساد بڑا نقل کی یہ ترمذی نے **ف** یعنی خطاب ہے اولیا عورتوں کو کہ جب پیغام نکاح کا بھیجے اور طلب نکاح کی کرے تمہاری بیٹی یا بہن یا مانند اوس کے سے کوئی شخص دیندار اور اچھے خلق والا تو اوس سے نکاح کر دو اور اگر ایسے شخص سے نہ نکاح کرو گے بلکہ نظر کرو گے مال و جاہ پر جیسے کہ عادت دنیاداروں کی ہے تو اکثر عورتیں رہیں گی بغیر خاوند کے اور اکثر مرد بغیر بیبیوں کے تب بہت ہوگا زنا اور لاحق ہوگی عار … اور بہت بے اولاد ہلاک کرینگے … اور واقع ہوگا فتنہ اور جنگ و جدل کہا طیبی نے اس حدیث میں دلیل ہے واسطے امام مالک کے وہ کہتے ہیں کہ نہ رعایت کریں کفائت میں مگر دین کی فقط اور مذہب جمہور کا یہ ہے کہ رعایت کریں چار چیزوں کی دین اور حریت اور نسب اور صنعت کی پس نہ نکاح کیا جاوے مسلمان عورت کا کافر سے اور نہ نیک بخت کا فاسق سے اور نہ حرہ کا غلام سے اور نہ مشہورۃ النسب کا کم نام سے اور نہ سوداگر اور امیر … کی بیٹی کا … اگر راضی ہو عورت اور ولی اوس کا ساتھ نکاح کرنے کے … صحیح ہو جاتا نکاح ہے

وعن معقل بن یسار قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تزوجوا الودود الولود فانی مکاثر بکم الامم رواہ ابو داود والنسائی اور روایت ہے معقل بن یسار سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کرو اوس عورت سے کہ دوست رکھے خاوند کو اور بہت جننے والی ہو پس تحقیق میں فخر کرنے والا ہوں سبب کثرت تمہاری کے اور امتوں پر نقل کی یہ ابو داود اور نسائی نے **ف** دو قیدیں ذکر کی گئیں ہیں … اگر عورت بہت جننے والی خاوند کو دوست نہ رکھتی ہو تو خاوند کو اوس سے رغبت نہیں ہوتی اور دوست رکھنے والی اگر بہت جننے والی نہ ہو تو حاصل نہیں ہوگا

معلوم ہوئے وہ کثرت نسل کا سبب بہت ہونے بچوں کے اور یہ دونوں صفتیں اکثر کنواریوں میں کہ انکی قربت بھی جوانی پائی جاتی ہیں پس چاہیے کہ بیبیاں ایسی
لی جاویں اور یہ بھی ظاہر ہے کہ نبی کی مراد عبادت اور خیر میں ایک دوسرے کا شریک ہونا ہے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر چاہے نکاح کرنا عورت بہت جننے
والی اور محبت والی سے اور بہت ہونا اولاد کا بہتر ہے اسلئے کہ حاصل ہوتا ہے اس سے مقصود حضرت کا کہ وہ فخر کرینگے سبب امت کے اور احتمال ہے کہ مراد فخر
کرنے سے یہ ہو کہ جنس منتقل ہوتی ہے اور ثابت ہوا کہ نکاح پر اللہ سے مراد یہی ہے ۔ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَالِمِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ عُوَيْمِ بْنِ
سَاعِدَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالْأَبْكَارِ فَإِنَّهُنَّ أَعْذَبُ أَفْوَاهًا وَأَنْتَقُ أَرْحَامًا
وَأَرْضَى بِالْيَسِيرِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ مُرْسَلًا اور روایت ہے عبدالرحمن بیٹے سالم کے بیٹے عتبہ کے بیٹے عویم کے بیٹے ساعدہ انصاری کے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی سالم سے
انہوں نے نقل کی دادا عبدالرحمن کے سے یعنی عتبہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لازم پکڑو نکاح کرنا ساتھ کنواریوں کے اسلئے کہ وہ بہت میٹھی ہیں
اعتبار منہ کے یعنی خوش کلام ہوتی ہیں اور بد زبان اور فحش گو نہیں ہوتیں اور بہت بچے جنتی ہیں اور بہت راضی ہوتی ہیں ساتھ تھوڑے کے یعنی تھوڑے سے
مال پہننا اور جماع کرنے سے راضی ہوتی ہیں نقل کی ابن ماجہ نے بطریق ارسال کے ف کواری عورت کا رحم نطفہ اکثر قبول کرتا ہے اسلئے کہ حرارت اسکے رحم میں بہت
ہوتی ہے لیکن اسباب کو تاثیر نہیں ہوتی بدون حکم الٰہی کے اور تھوڑے سے مال وغیرہ پر راضی رہتی ہیں اور خاوند کا کچھ دیکھا نہیں ہوتا کہ زیادہ طلبی کریں

الْفَصْلُ الثَّالِثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ نَرَ لِلْمُتَحَابَّيْنِ مِثْلَ النِّكَاحِ
روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں دیکھی ہم نے یعنی درست نہیں واسطے دو شخصوں کے کہ آپس میں محبت کرتے ہوں کوئی چیز
مانند نکاح کے ف یعنی جیسی کہ درمیان خاوند اور بیوی کے بسبب نکاح کے محبت ہوتی ہے بغیر ماہ و قرابت کے ایسی کہیں نہیں دیکھا ہو گا وَعَنْ
أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَرَادَ أَنْ يَلْقَى اللّٰهَ طَاهِرًا مُطَهَّرًا فَلْيَتَزَوَّجِ الْحَرَائِرَ روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ارادہ کرے یہ کہ ملاقات کرے اللہ سے پاک یعنی نجاست زنا سے اور پاکیزہ کیا گیا پس چاہیے کہ نکاح کرے آزاد بیبیوں سے
ف اسلئے کہ آزاد بیبیاں پاکیزہ ہوتی ہیں بہ نسبت لونڈیوں کی اور اسکی بیاہ کی لڑکی بسبب محبت کے نجاسات ذہنی کے اور آزاد بیبیاں
اچھی تعلیم کرتی ہیں اولاد کو اور لونڈیوں میں یہ بات نہیں ہوتی وہ خود ذلیل اور کم حوصلہ ہوتی ہیں اور یہ بات باعتبار اکثر کے ہے ۔ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ مَا اسْتَفَادَ الْمُؤْمِنُ بَعْدَ تَقْوَى اللّٰهِ خَيْرًا لَهُ مِنْ زَوْجَةٍ صَالِحَةٍ إِنْ أَمَرَهَا أَطَاعَتْهُ وَإِنْ نَظَرَ
إِلَيْهَا سَرَّتْهُ وَإِنْ أَقْسَمَ عَلَيْهَا أَبَرَّتْهُ وَإِنْ غَابَ عَنْهَا نَصَحَتْهُ فِي نَفْسِهَا وَمَالِهِ رَوَى ابْنُ مَاجَةَ الْأَحَادِيثَ الثَّلَاثَةَ اور روایت ہے ابی امامہ سے
نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ نہیں حاصل کی مومن نے بعد تقویٰ اللہ تعالیٰ کے کوئی چیز بہتر واسطے اپنے بیوی نیک بخت خوبصورت سے ایسی
بیوی کہ اگر حکم کرے اسکو فرمانبرداری کرے اسکی اور اگر دیکھے طرف اسکی خوش کرے اسکو اور اگر قسم کھاوے اسکو پورا کرے اسکی اور اگر غائب ہووے تو خاوند سے
خیر خواہی کرے اسکی بیچ نفس اپنے کے کہ نگاہ رکھے زنا اور فسق سے اور خیر خواہی کرے بیچ مال خاوند کے کہ ضائع نہ کرے اور خیانت نہ کرے اسمیں نقل کیں
ابن ماجہ نے تینوں حدیثیں ف تقویٰ کہتے ہیں احکام الٰہی کے بجا لانیکو اور بچنے کو منہیات سے اور فرمانبرداری ہے یعنی اور جو چیز کہ گناہ نہیں ہو
اسمیں چاہیے کہ وہ ماننا اسلئے کہ نہیں طاعت واسطے مخلوق کی بیچ معصیت خالق کے اور خوش کرے اسکو ساتھ خوبصورتی اور خوش سیرتی اپنی کے اور اگر قسم
اسکو دے ایک امر کے کہ وہ صورت دیکھے کرنے یا نہ کرنے کو وہ جانتی ہو اور یہ چاہتا ہو دیکھے کرنے یا نہ کرنے کو تو وہ اسکی قسم کو پورا کرے یعنی جسکے واسطے قسم
دی ہے اسکو کرے یا ترک کرے ۔ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَزَوَّجَ الْعَبْدُ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ نِصْفَ الدِّينِ فَلْيَتَّقِ
اللّٰهَ فِي النِّصْفِ الْبَاقِي اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ نکاح کیا بندے نے پس تحقیق پورا کیا آدھا

[illegible] تقویٰ [illegible] ف [illegible] فساد دین [illegible]

[illegible] دفع کرنے [illegible] تقویٰ [illegible] **وعن عائشة قالت** [illegible]

[illegible] النكاح [illegible] رواه البيهقي في شعب الايمان [illegible]

[illegible] آسان [illegible] شعب الایمان میں **ف** [illegible]

[illegible] **باب النظر الى المخطوبة وبيان العورات** [illegible]

مخطوبہ [illegible] پیغام نکاح [illegible] **ف** [illegible]

[illegible] امام شافعی [illegible] مخطوبہ [illegible]

[illegible] **الفصل الاول** [illegible] **عن ابی هريرة قال** [illegible]

النبي صلى الله عليه وسلم [illegible]

[illegible]

[illegible] **ف** [illegible]

[illegible] پیغام نکاح [illegible]

[illegible] **وعن** [illegible]

رسول الله صلى الله عليه وسلم [illegible]

[illegible] عورت [illegible]

[illegible] **ف** [illegible] عورت [illegible]

[illegible] **وعن ابی سعيد** [illegible] رسول الله صلى الله عليه وسلم [illegible]

[illegible]

[illegible] عورت [illegible]

[illegible] **ف** [illegible] عورت [illegible]

[illegible] عورت [illegible] شہوت [illegible]

[illegible]

[illegible] شہوت [illegible]

[illegible] شہوت [illegible]

[illegible]

[illegible] شہوت [illegible]

[illegible] شہوت [illegible]

اور بستر پر لیٹنا اور کپڑا بھی نہ ہو اور اسی طرح مرد کو مرد کے ساتھ اور عورت کو عورت کے ساتھ ایک کپڑے میں لیٹنا حرام ہے اور مرد کو خوبصورت لڑکے کو دیکھنا ساتھ شہوت کے حرام ہے اور
جائز ہے دیکھنا اور ساتھ ناعورت کو باوجود خوف شہوت کے وقت ارادہ نکاح کے یا گواہی کے اور حاکم کو وقت حکم کے اور طبیب کو وقت علاج کے بقدر ضرورت اور
ہاتھ اور چہرہ اور بوسہ لینا مرد کو مرد کا اور عورت کو عورت کا جب کہ شہوت نہ ہو اور معانقہ مکروہ ہے اور صحیح یہ ہے کہ جائز ہے جب کہ ایک کپڑے میں ننگے نہ ہوں اور صحیح
یہ ہے کہ ساتھ عورت کے تنہا ہونا اگرچہ حاجت کے وقت ہو جائز نہیں اور محرم کے ساتھ جائز ہے اور کروہ ہے جس وقت خوف فتنہ ہو **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا لَا يَبِيْتَنَّ رَجُلٌ عِنْدَ امْرَأَةٍ ثَيِّبٍ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ نَاكِحًا اَوْ ذَا مَحْرَمٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے خبردار ہو کہ نہ شب باشی کرے کوئی مرد نزدیک عورت ثیبہ کے مگر یہ کہ ہو نکاح کرنے والا یعنی خاوند یا محرم نقل کی یہ مسلم نے **ف** مراد شب باشی سے یہاں خلوت
کرنا ہے یعنی ایک مکان میں مرد و عورت تنہا ہوں رات کو یا دن کو اور ثیبہ کی تخصیص اس لیے ہے کہ اکثر وہی مردوں سے ملتی ہیں اور باکرہ تو بہت پردہ میں رہتی ہے
تو بطریق اولیٰ یہ حکم اس کو بھی شامل ہے **وَعَنْ** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاكُمْ
وَالدُّخُوْلَ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ الْحَمْوَ قَالَ الْحَمْوُ الْمَوْتُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے بچو تم داخل ہونے سے عورتوں پر یعنی اجنبی عورتوں پر بطریق تنہائی کے پس کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ خبر دیجیے مجھ کو داخل ہونے حمو کے
عورتوں پر فرمایا حمو موت ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** حمو کہتے ہیں خاوند کے قریبی کو جیسے بھائی اور بھتیجا خاوند کا تو عورت پر انکا داخل ہونا مانند
موت کے ہے یعنی ہلاکت کا سبب ہے اور اس سے بہت ڈرنا چاہیے اس لیے کہ لوگ اس کو سہل جانتے ہیں اور بے دھڑک آتے جاتے ہیں اور خلوت ہوتی ہے اور فتنہ
کا گمان ہوتا ہے اور عرب میں یہ مثل ہے کہ جس بات سے بہت ڈرایا جاتا ہے اس کو موت سے تشبیہ دیتے ہیں اور مطلب یہ ہے کہ خلوت قریب کی مانند موت
کے ہے پس چاہیے کہ اس سے پرہیز کرے **وَعَنْ** جَابِرٍ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ اسْتَاْذَنَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحِجَامَةِ فَاَمَرَ اَبَا طَيْبَةَ اَنْ يَّحْجُمَهَا قَالَ حَسِبْتُ
اَنَّهُ قَالَ كَانَ اَخَاهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ اَوْ غُلَامًا لَمْ يَحْتَلِمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے کہ ام سلمہ نے اجازت چاہی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سے پچھنے لگوانے میں پس حکم کیا ابوطیبہ کو کہ پچھنے لگاوے ام سلمہ کے کہا راوی نے گمان کرتا ہوں میں کہ ابوطیبہ بھائی تھے ام سلمہ کے دودھ شریک
یا لڑکے تھے نابالغ نقل کی یہ مسلم نے **ف** کہنا جابر کا گمان کرتا ہوں میں یہ دلالت کرتا ہے کہ ام سلمہ کو پچھنے لگانے کی ضرورت تھی اور اس وقت
ضرورت کے اجنبی کو بھی جائز ہے پچھنے لگانا اور فصد کھولنا اور دیکھنا بقدر ضرورت کے **وَعَنْ** جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ
قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَظَرِ الْفُجَاءَةِ فَاَمَرَنِيْ اَنْ اَصْرِفَ بَصَرِيْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جریر بن عبد اللہ سے کہا
پوچھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے نظر ناگہاں کا یعنی بے قصد اچانک نظر پڑ جانے کا پس حکم کیا مجھ کو کہ پھیر دوں نظر اپنی نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنی پہلی نظر
ناگہان جا پڑے تو معذور ہو لیکن پھر نہ دیکھتا رہے بلکہ جلدی نظر پھیر لے اور پھر دوبارہ نہ دیکھے اس لیے کہ پہلی نظر بے قصد معاف ہے اور دوسری گناہ ہے
گناہ ہوتا ہے اور جب کہ نظر فجاءۃ پھیرنا واجب ہوا تو قول اللہ تعالیٰ کا قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ اور کسی مرد کے لیے اجنبی عورت
کے دیکھنا جائز نہیں اور کسی عورت کے واسطے دیکھنا مرد کا جائز نہیں مگر وقت ضرورت کے جیسا اوپر بیان ہوا
وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَرْاَةَ تُقْبِلُ فِيْ صُوْرَةِ شَيْطَانٍ وَّتُدْبِرُ فِيْ صُوْرَةِ شَيْطَانٍ
اِذَا اَحَدُكُمْ اَعْجَبَتْهُ الْمَرْاَةُ فَوَقَعَتْ فِيْ قَلْبِهِ فَلْيَعْمِدْ اِلَى امْرَاَتِهِ فَلْيُوَاقِعْهَا فَاِنَّ ذٰلِكَ يَرُدُّ مَا فِيْ نَفْسِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے
جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق عورت سامنے آتی ہے بیچ صورت شیطان کے اور پیٹھ پھیرتی ہے بیچ صورت شیطان کے جب کسی کو تم میں سے خوش لگے
عورت اور اس کی محبت دل میں پیدا ہو تو چاہیے کہ قصد کرے طرف عورت اپنی کے پس صحبت کرے اس سے پس تحقیق یہ پھیر دیتا ہے اس کو جو دل میں ہے

دفع شہوت کا علاج

کو کہ اوسکے دل میں ہو یعنی خواہش اوسکی نفس کی پس ف شباہت دی عورت کو شیطان کے ساتھ وسوسہ ڈالنے اور گمراہ کرنے میں یعنی جیسے
شیطان وسوسہ ڈالتا ہو اور گمراہ کرتا ہو ویسی ہی دیکھنا عورت کا باعث وسوسہ اور فساد کا ہو اور اس میں استنباط کیا جاتا ہو کہ لائق ہو عورت کے
یہ کہ نہ نکلے گھر سے مگر بضرورت اور چاہئے کہ نہ دیکھے اور لائق ہو مرد کو یہ کہ نہ دیکھے طرف عورت کے اور نہ طرف کپڑوں اوسکے کے اور اسی میں بھی ہو
مضایقہ نہیں واسطے خطر کے جو کہ بیوی اپنی کو حلال کرنیکے لئے رکھو اگر ہو بیوی مشغول ایسے کام میں کہ ممکن ہو ترک کرنا اوسکا اسلئے کہ کبھی غالب ہوتی ہو
شہوت پس ضرر کرتی ہو شہوت تاخیر کرنے جماع کے اوسکے بدن میں یا دل میں ﴿الفصل الثانی﴾ عن جابر قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا خطب احدکم المرأۃ فان استطاع ان ینظر الی ما یدعوہ الی نکاحہا فلیفعل رواہ ابوداؤد
اور روایت ہو جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب پیام بھیجے ایک تمہارا یعنی پیام نکاح کا بھیجے طرف ایک عورت کے پس اگر سکے کہ نظر کرے
اوس چیز کی طرف یعنی اعضا اوسکے کے کہ باعث ہوا اوسکو طرف نکاح اوسکے کے کردے تو کرے نقل کیا ابوداؤد نے ف دیکھنا اوسکا
پہلے بھیجے پیام نکاح کے مستحب ہو اسلئے کہ شاید پسند نہ ہوگی بعد نکاح اوسکے سبب نہ آئے پیار یا بیگانگی اور بیچ مقصود اصل نکاح کا ہو اور یہ جو واسطے نکاح کو
نکاح نہ کیا اور عورت پسند آئے تو اوسکے دوسرے پیغام نہیں ہو کہ طلب حلال کی کرے بلکہ غرض ہو کہ رعایت نہ رہی حلال کی اور مضایقہ نہیں یہ
وعن المغیرۃ بن شعبۃ قال خطبت امرأۃ فقال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہل نظرت الیہا قلت لا قال فانظر الیہا فانہ
احری ان یؤدم بینکما رواہ احمد والترمذی والنسائی وابن ماجۃ والدارمی اور روایت ہو مغیرہ بن شعبہ سے کہا ارادہ کیا میں نے
منگنی کا ایک عورت سے پس کہا واسطے میرے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا دیکھا تو نے طرف اوس عورت کے کہا میں نے نہیں فرمایا پس تو طرف اوسکے پس تحقیق دیکھنا لائق تر
ہو اسلئے کہ الفت ڈالی جاوے درمیان تمہارے نقل کیا احمد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف یعنی بعد دیکھنے کے جو نکاح کریگا تو محبت والفت
ہوگی اسلئے کہ جب نکاح بعد دیکھنے کے ہوا پھر تو نفرت نہیں ہوتی غالبا وعن ابن مسعود قال رأی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم امرأۃ فاعجبتہ فاتی سودۃ وہی تصنع طیبا وعندہا نساء فاخلینہ فقضی حاجتہ ثم قال ایما رجل رأی امرأۃ تعجبہ فلیقم
الی اہلہ فان معہا مثل الذی معہا رواہ الدارمی اور روایت ہو ابن مسعود سے کہا دیکھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کو پس خوش لگی
وہ عورت حضرت کو پس آئے حضرت سودہ کے پاس کہ بی بی تھیں حضرت کی اور حال یہ تھا کہ وہ بناتی تھیں خوشبو یعنی مسالا پیستی تھیں اور نزدیک اوسکے بیٹھی تھیں کئی
عورتیں پس تنہا کیا عورتوں نے حضرت کے لیے یعنی باہر چلی گئیں پس پوری کی حضرت نے حاجت اپنی یعنی صحبت کی بی بی سودہ سے پھر فرمایا حضرت نے جو مرد کہ دیکھے کسی عورت کو
کہ خوش لگے اوسکو پس چاہئے کہ اوٹھے طرف بیوی اپنی کے یعنی صحبت کرے تاکہ منقطع ہو شہوت اوسکی اور جاتا رہے وسوسہ اوسکا اسلئے کہ تحقیق ساتھ
بیوی اوسکی کے ہو مانند اوس چیز کے کہ ساتھ اوس عورت کے ہو یعنی شرمگاہ ہو اور اندیشہ نہ رہیگا اوسکے کہ نقل کیا دارمی نے ف خوش لگنا
عورت کا حضرت کو بمقتضائے بشریت کے تھا اور یہ بیان تعلیم کے لئے اوسکا ہو اور ضرر نہیں ہو وعنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال المرأۃ
عورۃ فاذا خرجت استشرفہا الشیطان رواہ الترمذی اور روایت ہو ابن مسعود سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت ستر ہو یعنی
لکھی ہو یعنی چھپانے کے لائق ہو پس جب کہ نکلی دیکھتا ہو اوسکو شیطان یعنی نظر کرتا ہو اوسکی طرف نقل کیا ترمذی نے ف عورت ستر ہو یعنی بہتر ہو بہ نسبت عورت کو چھپے
ستر کو پس جب نکلی اپنے گھر سے سامنے ہوا اوسکو یعنی جس کو اوسکا سر کا بد ہوا وعن بریدۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لعلی یا علی لا تتبع النظرۃ النظرۃ فان لک الاولی ولیست لک الآخرۃ رواہ احمد والترمذی وابوداؤد والدارمی اور روایت ہو بریدہ سے
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے علی کے اے علی نہ ڈال پیچھے نظر کے یعنی ایک بار کہ نظر پڑگئی ناگہاں بلا قصد پھر عورت پر دوبارہ نظر نہ کر

اوسکو دیکھنا جائز ہو وے یعنی پہلی نظر یعنی جو بغیر قصد کے ہو وہ جائز ہے اور دوسری نظر جائز نہیں نقل کی یہ حدیث احمد اور ترمذی اور ابو داود اور دارمی نے **وعن** عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده عن النبی صلی الله علیه وسلم قال اذا زوج احدکم عبده امته فلا ینظرن الی عورتها وفی روایة فلا ینظرن الی ما دون السرة وفوق الرکبة رواه ابو داود اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اوسنے اپنے دادا سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت نکاح کر دے ایک تمہارا اپنے غلام کو اپنی لونڈی سے پس نہ دیکھے طرف ستر لونڈی کے یعنی اوس لیے کہ وہ حرام ہو گئی اوس پر اور ایک روایت میں ہے کہ پس نہ دیکھے طرف اوس چیز کے کہ نیچے ناف کے اور اوپر زانو کے ہے نقل کی یہ ابو داود نے **ف** یعنی غلام کے ساتھ نکاح کر دینے کا جب حکم ہوا تو پھر غلام کے ساتھ نکاح کر دینے سے پہلی اول یہ حکم تھا اور اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ اپنی لونڈی کو بیاہ دے تو امام ابو حنیفہ کے نزدیک اوسکے بدن کا دیکھنا ناف اور زانو کے درمیان حرام ہے امام اعظم کا یہ ہے کہ ستر لونڈی کا پیٹھ اور پیٹ ہے اور ہمارے حنفیہ کے نزدیک اجنبی لونڈی کے ہو گی اور جو اوسکے ستر کا اس حدیث کے خلاف میں ہے تو اوسکا امام شافعی کے نزدیک ستر اوسکا مانند ستر مرد کے ہے اور دلیل یہی ہے ایک سوال کی اور یہی مذہب ہے **وعن** جرهد ان النبی صلی الله علیه وسلم قال اما علمت ان الفخذ عورة رواه الترمذی وابو داود اور روایت ہے جرہد سے تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا نہیں جانا تو نے تحقیق ران ستر ہے نقل کی یہ ترمذی نے اور ابو داود نے **ف** کتاب میں لکھا ہے کہ گذرے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جرہد پر اوس وقت ران اونکی کھلی ہوئی تھی پس فرمایا حضرت نے ڈھانک ران اپنی کیونکہ ران ستر ہے اور یہی مذہب ہے اور ایک روایت میں امام مالک اور امام احمد سے ہے **وعن** علی ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال له یا علی لا تبرز فخذک ولا تنظر الی فخذ حی ولا میت رواه ابو داود وابن ماجه اور روایت ہے حضرت علی سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واسطے علی کے اے علی نہ کھول اپنی ران کو اور نہ دیکھ طرف زندے کی ران کے اور نہ مردے کی ران کی نقل کی یہ ابو داود اور ابن ماجہ نے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ زندہ اور مردہ برابر ہیں بیچ حکم ستر کے **وعن** محمد بن جحش قال مر رسول الله صلی الله علیه وسلم علی معمر وفخذاه مکشوفتان فقال یا معمر غط فخذیک فان الفخذین عورة رواه فی شرح السنة اور روایت ہے محمد بن جحش سے کہا گذرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معمر پر اور حال یہ کہ دونوں رانیں اوسکی کھلی ہوئی تھیں پس فرمایا اے معمر ڈھانک اپنی رانوں کو اسلئے کہ تحقیق دونوں رانیں ستر ہیں نقل کی یہ شرح السنہ میں **وعن** ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ایاکم والتعری فان معکم من لا یفارقکم الا عند الغائط وحین یفضی الرجل الی اهله فاستحیوهم واکرموهم رواه الترمذی اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بچو تم ننگے ہونے سے یعنی اگرچہ تنہا ہو اسلئے کہ تحقیق ساتھ تمہارے وہ ہیں کہ نہیں جدے ہوتے تم سے یعنی فرشتے نگہبانی کرنیوالے اور کراماً کاتبین مگر وقت پاخانہ کے اور اوس وقت کہ صحبت کرے مرد بیوی سے پس حیا کرو اون سے اور تعظیم کرو اونکی نقل کی یہ ترمذی نے **ف** یعنی ستر ڈھانکا رکھو اور اچھے کام کرتے رہو اور بری باتوں سے بچتے رہو کہ یہ چیزیں باعث حیا اور تعظیم اور تکریم اونکے کی ہیں اسی طرح کہا ابن ملک نے اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ نہیں جائز ہے کھولنا ستر کا بغیر ضرورت کے مانند جماع اور حمام اور رفع حاجت وغیرہ کے **وعن** ام سلمة انها کانت عند رسول الله صلی الله علیه وسلم ومیمونة اذ اقبل ابن ام مکتوم فدخل علیه فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم احتجبا منه فقلت یا رسول الله الیس هو اعمی لا یبصرنا فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم افعمیاوان انتما الستما تبصرانه رواه احمد والترمذی وابو داود اور روایت ہے ام سلمہ سے کہ وہ اور میمونہ تھیں پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ناگہان آئے ابن ام مکتوم کہ صحابی تھے نابینا پھر آئے وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اون دونوں بیبیوں کو کہ پردہ کرو اس سے ام سلمہ کہتی ہیں پس کہا میں نے یا رسول اللہ کیا نہیں وہ اندھا کہ نہیں دیکھتا

بھی اندھی ہو۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم دونوں بھی اندھی ہو کیا نہیں دیکھتی ہو تم اس کو۔ روایت کیا اس کو احمد اور ترمذی
اور ابوداؤد نے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جیسے دیکھنا مرد کو عورت کا حرام ہے ویسے ہی دیکھنا عورت کو مرد کا لیکن کہا ہے علماء نے کہ یہ محمول ہے ورع
اور تقویٰ پر اور صحیح یہ ہے کہ جائز ہے عورت کو دیکھنا مرد کا اوپر ناف کے اور نیچے زانو کے اس لیے کہ حضرت عائشہ سے منقول ہے کہ مسجد میں حبشی تیر
استعمال کرتے تھے اور نیزہ بازی کرتے تھے اور دیکھا اس کو انہوں نے اور اس وقت حضرت عائشہ سولہ برس کی تھیں اور کہا ہے بعضوں نے کہ یہ حکم پہلے تھا پس
اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہے عورت کو دیکھنا مرد کا سوائے ستر کے اور یہ ہے صحیح کہ اس میں نہ ہو شہوت ورنہ حرام ہے۔ **وَ**
عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْفَظْ عَوْرَتَكَ إِلَّا مِنْ زَوْجَتِكَ أَوْ مَا مَلَكَتْ
يَمِيْنُكَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَفَرَأَيْتَ إِذَا كَانَ الرَّجُلُ خَالِيًا قَالَ فَاللّٰهُ أَحَقُّ أَنْ يُسْتَحْيٰى مِنْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ
اور روایت ہے بہز بن حکیم سے کہ نقل کی انہوں نے اپنے باپ سے اور ان کے باپ نے اپنے دادا سے یعنی معاویہ بن حیدہ سے کہ کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نگاہ رکھ ستر اپنے کو مگر اپنی بی بی سے یا لونڈی سے میں نے کہا یا رسول اللہ خبر دیجئے مجھ کو جس وقت کہ ہو آدمی تنہا فرمایا
اللہ تعالیٰ لائق تر ہے کہ شرم کی جائے اس سے۔ نقل کیا اس کو ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے **ف** یعنی اگرچہ وہاں کوئی نہ ہو لیکن حق تعالیٰ دیکھتا ہے اس سے معلوم ہوا کہ خلوت
میں بھی ستر کا چھپانا لازم ہے بغیر ضرورت کھولنا جائز نہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ لونڈی اور بی بی سے ستر مباح کر دی ہیں اور ذکر نہیں کیا
طرف دیکھنے کا جائز ہے۔ **وَعَنْ** عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا كَانَ ثَالِثَهُمَا الشَّيْطَانُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہے عمر سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں تنہا ہوتا کوئی مرد ساتھ عورت اجنبیہ کے مگر ہوتا ہے تیسرا ان کا شیطان
نقل کیا اس کو ترمذی نے **ف** یعنی شیطان ان دونوں کے ساتھ ہوتا ہے وسوسے ڈالتا ہے دلوں میں ان کے گویا تیسرا ہوتا ہے ان دونوں کا
وَعَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَلِجُوْا عَلَى الْمُغِيْبَاتِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِيْ مِنْ أَحَدِكُمْ مَجْرَى الدَّمِ قُلْنَا
وَمِنْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَمِنِّيْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ أَعَانَنِيْ عَلَيْهِ فَأَسْلَمُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے جابر سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا نہ داخل ہو ان عورتوں پر کہ ان کے خاوند غائب ہیں اس لیے کہ شیطان جاری ہوتا ہے ایک تمہارے کی جگہ جاری ہونے خون کے یعنی تصرف
اور وسوسہ کرتا ہے تمام رگ و پوست آدمی کے میں ہم نے کہا اور آپ میں بھی یا رسول اللہ فرمایا اور مجھ میں بھی
ہوتا ہے ولیکن اللہ نے مدد کی میری شیطان پر پس میں سلامت رہتا ہوں نقل کیا اس کو ترمذی نے **ف** جن عورتوں کے خاوند غائب ہیں ان کے پاس جانے کو
کہا کہ اشتیاق جماع کی بہت ہوتی ہے اور خوف فتنہ کا وہاں زیادہ ہے اور لفظ میم اسلم کا ترجمہ شیخ نے یوں کیا ہے جو مولانا نے لکھا ہے
فاعل کہ جاری ہوتا ہے خون کی درمیان تمہارے اس طرح کہ تم نہیں سمجھتے ہو شیطان مسلط ہے تم پر اس طرح کہ تم نہیں سمجھتے جیسے خون جاری
بدن میں جاری ہوتا ہے اور تم نہیں سمجھتے اور لفظ اسلم ساتھ صیغہ ماضی اور مضارع متکلم کے آیا ہے اور دونوں روایتیں
صحیح ہیں مضارع کا ترجمہ اوپر گزرا اور ماضی کا ترجمہ یہ ہے کہ مسلمان ہو گیا ہے شیطان **وَعَنْ** أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتٰى
فَاطِمَةَ بِعَبْدٍ قَدْ وَهَبَهٗ لَهَا وَعَلٰى فَاطِمَةَ ثَوْبٌ إِذَا قَنَّعَتْ بِهٖ رَأْسَهَا لَمْ يَبْلُغْ رِجْلَيْهَا وَإِذَا غَطَّتْ بِهٖ رِجْلَيْهَا لَمْ يَبْلُغْ رَأْسَهَا فَلَمَّا رَأٰى
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَلْقٰى قَالَ إِنَّهٗ لَيْسَ عَلَيْكِ بَأْسٌ إِنَّمَا هُوَ أَبُوْكِ وَغُلَامُكِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہے
انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم آنحضرت فاطمہ کے پاس تشریف لائے ساتھ ایک غلام کے کہ بخشا تھا وہ غلام حضرت نے فاطمہ کو اور حضرت فاطمہ پر ایک کپڑا تھا
یعنی چادر ایسی تھی کہ جب ڈھانکتیں اس سے سر اپنا تو نہ پہنچتا ان کے پاؤں تک اور جس وقت کہ ڈھانکتیں ساتھ اس کے پاؤں اپنے نہ پہنچتا سر تک جب

دیکھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور شفقت کو کہ پانی بہن غلام یعنی باندھنے میں ریکھا تو آپ نہیں شرم نہیں تجھ پر سامنے آنے کا کہیں یعنی تجھ
تو جاکر کہ باپ تیرا ہے اور غلام تیرا نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** اس حدیث سے امام شافعی نے دلیل پکڑی ہے کہ عورت کا غلام محرم ہے اور امام ابو حنیفہ
کے نزدیک غلام مانند اجنبی کے ہے جائز نہیں اسکو نظر کرنی طرف بیوی اپنی کے مگر وہ غلام کہ خصی ہو جائز ہے اور اس حدیث کا وہ جواب دیتے ہیں کہ
اس سے یہ بات کہ غلام کے ہونے میں ثابت ہوتی شاید کہ وہ غلام غیر بالغ ہو **الفصل الثالث** فصل تیسری **عَنْ** اُمِّ سَلَمَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ عِنْدَھَا وَفِی الْبَیْتِ مُخَنَّثٌ فَقَالَ لِعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ اُمَیَّۃَ اَخِیْ اُمِّ سَلَمَۃَ یَا عَبْدَ اللّٰہِ اِنْ فَتَحَ اللّٰہُ لَکُمْ غَدًا
الطَّائِفَ فَاِنِّیْ اَدُلُّکَ عَلَی ابْنَۃِ غَیْلَانَ فَاِنَّھَا تُقْبِلُ بِاَرْبَعٍ وَّتُدْبِرُ بِثَمَانٍ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَدْخُلَنَّ ھٰؤُلَاءِ عَلَیْکُمْ
مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے ام سلمہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے ان کے پاس اور گھر میں ایک مخنث تھا پس کہا اس نے عبد اللہ بن ابی امیہ کو
بھائی ام سلمہ کے اے عبد اللہ اگر فتح کیا اللہ نے کل کے دن واسطے تمہارے طائف پس تحقیق میں بتلا دونگا تجھکو غیلان کی بیٹی کو پس تحقیق وہ آتی ہے ساتھ چار کے اور
جاتی ہے ساتھ آٹھ کے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ داخل ہوا کریں تم پر یہ مخنث نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** مخنث ساتھ زیر نون اور ساتھ
زبر نون کے ہے اور زیر بہتر ہے اور زبر مشہور ہے اور مخنث اسکو کہتے ہیں کہ مشابہ ہو ساتھ عورتوں کے اخلاق میں اور کلام میں اور حرکات میں اور کبھی
جسکو پیدائش نامرد اور مخنث کہتے ہیں اور یہ مشابہ ہونا کبھی تو خلقی ہوتا ہے اور یہ برا اور باعث گناہ نہیں اور کبھی مشابہ ہوتا بتکلف ہوتا ہے یہ برا ہے اور اسی واسطے
اس حدیث شریف میں آیا ہے کہ لعنت کرے ساتھ مردوں کو کہ مشابہ ہوتی ہیں مردوں کی اور لعنت کرے اللہ ان مردوں کو کہ مشابہ ہوتے ہیں ساتھ عورتوں کے اور یہ
جو مخنث امہات المومنین یعنی حضرت کی بیبیوں کے پاس آتا تھا سبب یہ تھا کہ وہ گمان کرتی تھیں اسکو حاجت نہیں عورتوں کی طرف یعنی وہ قسم غیر اولی الاربۃ سے ہے
کہ جو قرآن مجید میں مذکور ہے کہ اوس سے عورتوں کو پردہ واجب نہیں پس جب حضرت نے کلام اسکا سنا تو معلوم کیا کہ غیر اولی الاربۃ سے نہیں منع فرمایا کہ یہ
مخنث عورتوں کے پاس نہ آیا کریں اور حکم خصی اور مجبوب کا بھی یہی ہے اور مخنث کے کلام میں جو مذکور ہوا کہ آتی ہے ساتھ چار کے الخ مراد اس
کی اور موٹاپے کی فربہی ہے کہ فربہی کی پیٹ میں چار شکن ہوتی ہیں پس جب آتی ہے تو وہ معلوم ہوتی ہیں اور جب پیٹھ پھیرتی ہے تو ان شکنوں کے سرے
دونوں پہلوؤں کی طرف سے معلوم ہوتے ہیں چار ایک طرف سے اور چار ایک طرف سے پس یہ کہا کہ جاتی ہے ساتھ آٹھ کے مراد اس سے یہی ہے کہ جب
پیٹھ پھیرتی ہو تو وہ آٹھ شکن سرے پیٹ کی شکنوں کی معلوم ہوتی ہیں حاصل کہ وہ بڑی فربہ ہے اور عرب کے نزدیک جو عورت فربہ ہو بہت پسند
ہوتا ہے مردوں کو اسلئے اس مخنث نے بیان اسکی فربہی کا کیا اور نام اس عورت کا بادیہ تھا بیٹی غیلان کی اور نام اس مخنث کا ہیت تھا یا ماتع
تھا **وَعَنْ** الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَۃَ قَالَ حَمَلْتُ حَجَرًا ثَقِیْلًا فَبَیْنَا اَنَا اَمْشِیْ سَقَطَ عَنِّیْ ثَوْبِیْ فَلَمْ اَسْتَطِعْ اَخْذَہٗ فَرَاٰنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِیْ خُذْ عَلَیْکَ ثَوْبَکَ وَلَا تَمْشُوْا عُرَاۃً رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے مسور بن مخرمہ سے کہا اوٹھایا میں نے ایک بھاری پتھر پس
اس وقت میں چلتا تھا گر پڑا مجھ سے کپڑا میرا اور تہ بند میرا کھل گیا پس نہ سکا میں اسکو لے پس دیکھا مجھکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ننگے پس فرمایا مجھکو لے اپنا
کپڑا اپنا اور نہ چلا کرو ننگے یعنی یہ ملامت خطاب سب لوگوں کو ہے نقل کی یہ مسلم نے **وَعَنْ** عَائِشَۃَ قَالَتْ مَا نَظَرْتُ اَوْ مَا رَاَیْتُ فَرْجَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَطُّ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے عائشہ سے کہا نہیں نظر کی میں نے یا کہا نہیں دیکھا میں نے شرمگاہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کبھی نقل کیا
ابن ماجہ نے **ف** یا کہا شک ہے راوی کو شک ہوا کہ حضرت عائشہ نے لفظ ما نظرت کہا یا لفظ ما رایت کہا مگر دونوں کے معنی ایک ہی ہیں اور اس حدیث میں ظاہر
کہ حضرت عائشہ نے کبھی حضرت کا ستر نہیں دیکھا اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ادب یہ ہے کہ مرد اور عورت آپس میں ایک دوسرے کا ستر نہ دیکھیں
وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ یَّنْظُرُ اِلٰی مَحَاسِنِ امْرَاَۃٍ اَوَّلَ مَرَّۃٍ ثُمَّ یَغُضُّ بَصَرَہٗ اِلَّا اَحْدَثَ

اللہ لہ عبادۃ یجد حلاوتہا رواہ احمد اور روایت ہے ابی امامہ سے وہ نقل کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا نہیں کوئی مسلمان کہ نظر کرے طرف خوبیوں کی
طرف کسی عورت کے پہلی بار یعنی بلا قصد نظر پڑ جاوے پھر بند کرے آنکھ اپنی مگر پیدا کریگا اللہ واسطے اوسکے ایک عبادت کہ پاوے مزا اوسکا نقل کی
یہ حدیث احمد نے اور اسکا یہ مطلب ہے کہ اپنے دلمیں حلاوت عبادت کی پاوے اور جب نظر کی ہو قصداً تو اوسکی یہ جزا نہیں ہے ۞ وعن الحسن مرسلاً قال بلغنی
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لعن اللہ الناظر والمنظور الیہ رواہ البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہے حسن بصری سے مرسلاً کہا
کہ پہونچی مجھکو یعنی خبر پہنچی ہے یہ حدیث کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لعنت کرے اللہ دیکھنے والیکو اور اسکو کہ دیکھا گیا طرف اسکے یعنی
بغیر عذر و بغیر اضطرار کے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں ف یعنی لعنت کرے اللہ اوسکو کہ جو نظر کرے قصداً اوس چیز کی طرف کہ نہیں جائز نظر کرنی طرف اسکے
خواہ وہ عورت ہو یا مستر کسی کا ہو پھر لعنت کرے اوسکو کہ جسکی طرف دیکھا گیا یعنی جس عورت نے کہ اپنے تئیں بغیر عذر و بغیر اضطرار کے قصداً دکھلایا

۞ باب الولی فی النکاح واستئذان المرأۃ

باب ہے ولی کا نکاح میں بیچ اور اجازت لینی عورت کا نکاح

ف ولی کہتے ہیں اوس کو کہ کام اوسکا ذمہ اپنے لے اور یہاں مراد وہ ہے کہ متولی امر نکاح کا ہو یعنی جسکو اختیار ہو عورت کے نکاح کر دینے کا اور اس باب میں جو
حدیثیں وارد ہوئی ہیں اس مضمون کی کہ نکاح میں اذن ہونا ولی کا اور طلب کرنا اذن کا عورت سے ضرور ہے اور ولایت نکاح میں عصبات کو بترتیب
میراث کی کہ بیان فصل اوسکا باب الفرائض میں ہو چکا ہے اور اگر عصبات نہ ہوں تو ولایت ماں کو ہے پھر دادی کو اور نانی میں اختلاف ہے پھر ولایت بیٹی کو
پھر پوتی کو پھر نواسی کو پھر پوتی کی بیٹی کو پھر نواسی کی بیٹی کو پھر نانا کو پھر سگی بہن کو پھر سوتیلی بہن کو پھر ماں کی اولاد کو برابر ہے کہ مرد ہوں یا عورت
پھر انکی اولاد کو پھر ذوی الارحام کو اسی طرح کہ اول پھوپیوں کو ولایت ہے پھر ماموؤں کو پھر خالاؤں کو پھر چچا کی بیٹیوں کو اسی ترتیب سے انکی اولاد کو پھر مولی
الموالات کو پھر سلطان کو پھر قاضی کو اگر اوسکے فرمان میں ہو ولایت نکاح کی پھر قاضی کے نائبوں کو اگر ہو قاضی کو اجازت نائب کرنے کی اور نہیں تو نہیں
اور شرط ہے ولی کو عقل اور بلوغ اور اسلام تو ولایت مجنون اور نابالغ کو نہیں ہے اور ولایت غلام کو اور نہ چھوٹے کو اور نہ دیوانہ کو اور نہ کافر کو مسلمان پر اور مسلمان کو بھی
کافر پر ولایت نہیں ہے مگر ساتھ سبب عام کے جیسے کہ جو مسلمان آقا لونڈی کافرہ کا یا بادشاہ ہو یا نائب ہو ۔ درمختار

الفصل الاول

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تنکح الایم حتی تستامر ولا تنکح البکر حتی تستاذن قالوا یا رسول اللہ
وکیف اذنہا قال ان تسکت متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیجاوے عورت بیوہ یعنی بالغہ یہانتک
کہ طلب کیا جاوے امر اوسکا اور نہ نکاح کیجاوے عورت کنواری یعنی کنواری بالغہ یہانتک کہ طلب اذن کیا جاوے کہا صحابہ نے یا رسول اللہ کس طرح ہے اذن اوسکا یعنی باکرہ کا
حالانکہ وہ بہت حیا کرتی ہے فرمایا یہ کہ چپ رہے یعنی اگر چپکی رہی تو یہی اذن ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ایم کہتے ہیں اوس عورت کو کہ خاوند نہ رکھتی ہو
خواہ باکرہ ہو یا ثیب یعنی خاوند کیا تھا مرگیا یا طلاق دی اوسنے اور یہاں ایم سے مراد ثیب بالغہ ہے اور ثیب کے حق میں طلب کرنا امر کا کہا اور باکرہ کے
حق میں طلب کرنا اذن کا اسلئے کہ ثیب امر کرتی ہے اور اشارہ کرتی ہے صریحاً اور نہیں شرم کرتی اسمیں بخلاف باکرہ کے کہ وہ شرم رکھتی ہے امر کرنے اور
اشارہ کرنے سے بلکہ اذن دیتی ہے اور وہ راضی ہوتی ہے اگرچہ ساتھ سکوت کے ہو اور ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز نہیں نکاح بغیر امر اور اذن اوسکے
ولیکن تحقیق اسکا بیان تفصیل سے کہ سب عورتیں چار قسم ہیں یا اول ثیب بالغہ ہے اسمیں اتفاق رکھتے ہیں علما کہ جائز نہیں نکاح کرنا اوسکا بغیر اذن
اوسکے کے بشرطیکہ عاقلہ ہو یعنی دیوانی نہو اگر دیوانی ہوگی تو ولی کی اجازت سے ہو جاویگا اور دوسری باکرہ صغیرہ اور اسمیں بھی اتفاق ہے علما کا کہ
حاجت اوسکے اذن کی نہیں ولی اوسکے اذن بغیر نکاح اوسکا کر دے تیسری ثیب صغیرہ اوسکا بھی نکاح بغیر اوسکے اذن کے جائز ہے
حنفیہ کے نزدیک نہ نزدیک شافعیہ کے چوتھی باکرہ بالغہ اوسکا نکاح حنفیہ کے نزدیک جائز نہیں بغیر اوسکے اذن کے اور امام شافعی کے نزدیک

جائز ہے پس یہ روایت کا مسئلہ ہے کہ نزدیک حنفیہ کے مدار ولایت صغر پر ہے باکرہ ہو یا ثیب اور شافعیہ کے نزدیک مدار ولایت بکارت ہے صغیرہ ہو یا کبیرہ پس یہ حدیث محمول ہو ہمارے
نزدیک بالغہ پر خواہ ثیب ہو یا باکرہ اور قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ولا تنکح البکر حتی تستاذن حجت ہے شافعی پر۔ **وَعَنْ** ابْنِ
عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاَيِّمُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبِكْرُ تُسْتَاْذَنُ فِيْ نَفْسِهَا وَاِذْنُهَا صُمَاتُهَا وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ الثَّيِّبُ
اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبِكْرُ تُسْتَاْمَرُ وَاِذْنُهَا سُكُوْتُهَا وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ الثَّيِّبُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبِكْرُ يَسْتَاْذِنُهَا اَبُوْهَا فِيْ
نَفْسِهَا وَاِذْنُهَا صُمَاتُهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت شوہر دیدہ یعنی شوہر دیدہ بالغہ عاقلہ زیادہ
سزاوار ہے اپنے نفس کے اختیار کی اپنے ولی سے یعنی بدون طلب اس کی رضا کے اور اجازت کے نکاح نہ کیا جائے اور باکرہ سے اجازت لی جائے اس کے نفس میں اور اذن اس کا چپ رہنا ہے
اور ایک روایت میں یوں ہے کہ فرمایا عورت شوہر دیدہ زیادہ حقدار ہے اپنے نفس کی اپنے ولی سے اور باکرہ سے مشورہ لیا جائے اور اذن اس کا چپ رہنا ہے اور ایک روایت میں ہے
اور ایک روایت میں یوں ہے کہ فرمایا عورت شوہر دیدہ زیادہ حقدار ہے اپنے نفس کی اپنے ولی سے اور باکرہ سے اذن لے اس کا باپ اس کے نکاح کا اور اذن اس کا
جب رہنا ہے نقل کیا اس کو مسلم نے **ف** یعنی زیادہ حقدار ہے یعنی بالغ زیادہ حقدار ہے اپنے نفس کی کہ بے اذن اس کے نکاح نہ کیا جائے اگر چہ اذن اس کا زبان سے بیان نہ کرے اور
اذن شرعی سکوت ہے اس کی حدیث میں گزر چکی ہے اور یہ سب روایتیں متفق ہیں باعتبار معانی کے۔ **وَعَنْ** خَنْسَاءَ بِنْتِ خِذَامٍ اَنَّ اَبَاهَا
زَوَّجَهَا وَهِيَ ثَيِّبٌ فَكَرِهَتْ ذٰلِكَ فَاَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ نِكَاحَهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ مَاجَةَ نِكَاحَ
اَبِيْهَا اور روایت ہے خنساء بنت خذام سے کہ باپ اس کے نے نکاح کر دیا اس کا اس حال میں کہ وہ شوہر دیدہ تھی یعنی بالغ اور اس نے ناخوش رکھا اس کو اور وہ آئی
پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس پھیر دیا نکاح اس کا یعنی باطل کر دیا نقل کیا اس کو بخاری نے اور ایک روایت
ابن ماجہ کے یوں ہے کہ رد کیا نکاح کیا ہوا باپ اس کے کا۔ **وَعَنْ** عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهِيَ بِنْتُ سَبْعِ
سِنِيْنَ وَزُفَّتْ اِلَيْهِ وَهِيَ بِنْتُ تِسْعِ سِنِيْنَ وَلُعَبُهَا مَعَهَا وَمَاتَ عَنْهَا وَهِيَ بِنْتُ ثَمَانِ عَشْرَةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عائشہ سے کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا ان سے اس حال میں کہ وہ سات برس کی تھیں اور بھیجی گئیں وہ حضرت کے گھر میں اس حال میں کہ وہ نو برس کی تھیں اور کھلونے کھیلنے کے
ساتھ ان کے تھے اور وفات پائی آنحضرت نے اور بعد ہوئیں عائشہ اس حال میں کہ عائشہ تھیں اٹھارہ برس کی نقل کیا اس کو مسلم نے **ف** سات برس کی تھیں کہا
نووی نے کہ اکثر روایتوں میں آیا ہے کہ چھ برس کی تھیں تطبیق ان دو روایتوں میں یوں دی گئی ہے کہ حضرت عائشہ چھ برس کی تھیں جب ان سے نکاح کیا
تو انتصار کیا راوی نے کسر کو حذف کر دیا اور اس روایت میں کسر کو بھی اور سال کو بھی گن لیا کہ تمام ہو چکی تھیں چھ اور ساتویں برس میں شمار کر لیا اور سبب اس حدیث کے
ابن ہمام نے کہا کہ جائز ہے باپ کو کہ نکاح کر دے باکرہ صغیرہ کا اور نہیں ہے اختیار اس کو بعد بالغ ہونے کے فسخ کر نکاح کو نزدیک ہمارے کے اور سوا باپ
دادا کے اور اولیا کو نہیں جائز ہے نکاح کر دینا صغیرہ کا نزدیک شافعی اور مالک کے اور کہا ابو حنیفہ اور اوزاعی اور اور ولیوں کو جائز ہے اور ولیوں کو بھی نکاح کر دینا
اس کا لیکن اس کو اختیار ہے بعد بالغ ہونے کے اور ابو یوسف نے کہا کہ اس صورت میں بھی اس کو اختیار نہیں ہے اور مراد کھلونوں سے گڑیاں ہیں اور حدیث میں آیا ہے
کہ حضرت نے دیکھا ان کو اور انکار نہ کیا اور یہ بھی بیان ہوا کہ ایسے کھیل سے معلوم ہوا کہ جائز ہے واسطے لڑکیوں کے کھیلنا گڑیوں سے اور کہا علماء نے
واسطے تعلیم کے لڑکیاں گڑیوں سے کھیلنے سے سیکھتی ہیں تربیت اولاد کی اور سینا پرونا اور سگھڑ پن کی بات اور احتمال بھی ہے کہ یہ حدیث اس وقت کی ہو
پہلے حرام ہونے تصویر کے اور بعضوں نے کہا کہ ان گڑیوں کی صورتیں نہ بنی ہوئی تھیں جیسی تصویر ہوتی ہیں یعنی ایسی کہ جو حرام ہیں بلکہ ویسی ہی
چیزوں کی بنائی ہوئی تھیں جیسی **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** دوسری فصل **عَنْ** اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَا نِكَاحَ اِلَّا بِوَلِيٍّ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ روایت ہے ابو موسیٰ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

فرمایا کہ نہیں نکاح صحیح ہوتا مگر ولی کے نقل کی یہ حدیث ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** یعنی نہیں صحیح ہوتا نکاح بغیر ولی کے اور آزاد کے یہ صغیرہ اور غیر عاقلہ کے حق میں جیسے کہ صحیح ہے اور یہ روایت نہیں ہے بغیر نوعاقلہ کے امام شافعی اور علماء حنفیہ کے نزدیک اور کہتے ہیں کہ نہیں ہوتا نکاح مگر ساتھ عقد کرنے ولی کے اور نہیں ہوتا نکاح ساتھ عبارت عورتوں کے یعنی عورت ایجاب و قبول کرے تو اسکا نکاح ہی نہیں ہوتا اور امام ابوحنیفہ نے اس حدیث کو کمال پر محمول کیا ہے **وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا امْرَأَةٍ نَكَحَتْ نَفْسَهَا بِغَيْرِ إِذْنِ وَلِيِّهَا فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ فَإِنْ دَخَلَ بِهَا فَلَهَا الْمَهْرُ بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا فَإِنِ اشْتَجَرُوا فَالسُّلْطَانُ وَلِيُّ مَنْ لَا وَلِيَّ لَهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ** اور روایت ہے عائشہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت نکاح کرے بغیر اجازت ولی کے پس نکاح اسکا باطل ہے پس نکاح اسکا باطل ہے پس نکاح اسکا باطل ہے پھر اگر صحبت کی ساتھ اس کے پس واسطے اسکے مہر ہے بسبب اس چیز کے کہ حلال جانا اوسکا شرمگاہ اوسکی سے پھر اگر اختلاف کریں ولی پس بادشاہ ولی ہے اوس کا نہیں ہے کوئی ولی نقل کی یہ حدیث احمد ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** پس نکاح اسکا باطل ہے تین بار فرمایا تاکید اور مبالغہ کیلئے اور یہ حدیث اور مانند اسکے معارض ہیں اس حدیث کے الایم احق بنفسہا من ولیہا اور حنفیہ اس حدیث کو محمول کرتے ہیں اوپر اس کے جو عورت نکاح کرے بغیر ولی کے یا لونڈی یا مکاتبہ نکاح کریں بغیر ولی کے تو نکاح انکا باطل ہے اور اس حدیث کی اور بھی صحت میں کلام ہے اور حاصل ترجمہ حدیث کا یہ ہے جب منع یا نکاح کرنے ولی تو سلطان ولی ہوگا یعنی بادشاہ ولی ہے اوسکا جسکا ولی نہیں ہے ولایت بادشاہوں کو ہوتی ہے **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَغَايَا اللَّاتِي يُنْكِحْنَ أَنْفُسَهُنَّ بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ وَالْأَصَحُّ أَنَّهُ مَوْقُوفٌ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ** اور روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زانیہ عورتیں وہ ہیں جو نکاح کرتی ہیں اپنا بغیر گواہوں کے اور صحیح تر یہ ہے کہ یہ حدیث موقوف ہے ابن عباس پر یعنی قول ابن عباس کا ہے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ نکاح بغیر گواہوں کے نہیں ہوتا اور یہی مذہب ہے عامہ علماء کا اور یہی منقول ہے صحابہ اور تابعین سے **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَتِيمَةُ تُسْتَأْمَرُ فِي نَفْسِهَا فَإِنْ صَمَتَتْ فَهُوَ إِذْنُهَا وَإِنْ أَبَتْ فَلَا جَوَازَ عَلَيْهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ أَبِي مُوسَى**

اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یتیمہ کنواری بالغہ پوچھی جاوے بیچ نکاح اپنے کے پھر اگر چپ رہی پس یہی ہے اذن اوس کا اور اگر انکار کیا پس نہیں ہے زبردستی اوپر اوسکے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی نے اور نقل کی دارمی نے ابی موسیٰ سے **وَعَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا عَبْدٍ تَزَوَّجَ بِغَيْرِ إِذْنِ سَيِّدِهِ فَهُوَ عَاهِرٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ** اور روایت ہے جابر سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جو غلام کہ نکاح کرے بغیر اذن مالک اپنے کے پس وہ زانی ہے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود اور دارمی نے **ف** یعنی نکاح مملوک کا بغیر اذن مالک کے صحیح نہیں پس اگر صحبت کریگا اوس نکاح کے بعد تو گویا زانی ہوگا اور یہی مذہب ہے امام شافعی اور امام احمد کا کہ نکاح غلام کا بغیر اذن مالک کے نہیں جائز اور نہیں ہوتا صحیح ساتھ اجازت مالک کے بعد اس کے اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک نکاح ہو جاتا ہے لیکن نافذ نہیں ہوتا اور موقوف رہتا ہے اذن پر پس جب مالک اذن دیگا تو نافذ ہو جائیگا مانند نکاح فضولی کے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ جَارِيَةً بِكْرًا أَتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ أَنَّ أَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ كَارِهَةٌ فَخَيَّرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ** روایت ہے ابن عباس سے کہا تحقیق ایک لڑکی کنواری بالغہ آئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس ذکر کیا کہ باپ اوسکے نے نکاح کر دیا اوسکا اور وہ ناخوش تھی پس اختیار دیا اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نقل کی یہ ابوداود نے **ف** اختیار دیا کہ چاہے نکاح رکھے چاہے فسخ کر ڈالے اس سے معلوم ہوا کہ نہیں ہے کوئی ولی کو بالغہ پر اگرچہ باکرہ ہو اور یہی مذہب ہے امام ابوحنیفہ کا **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**

لَا تُزَوِّجُ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ وَلَا تُزَوِّجُ الْمَرْأَةُ نَفْسَهَا فَاِنَّ الزَّانِيَةَ هِيَ الَّتِيْ تُزَوِّجُ نَفْسَهَا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ نکاح کرے عورت کسی عورت کا اور نہ نکاح کرے عورت اپنا اس لیے کہ تحقیق زنا کرنے والی وہ ہے کہ نکاح کرتی ہے اپنا آپ نقل کی یہ ابن ماجہ نے **ف** نہ نکاح کرے عورت الخ یعنی نہ ولی ہووے ہمارے نزدیک اس لیے کہ مستحب یہ ہے کہ نکاح کرے عورت کا ولی اور اگر اس کا کوئی ولی نہیں تو قاضی یا حاکم ولی ہو اور نہ نکاح کرے عورت کسی سے اپنا ہمارے نزدیک مراد یہ ہے کہ بغیر گواہوں کے یا غیر کفو سے نکاح کرے اور امام شافعی کے نزدیک مراد یہ ہے کہ عورت اپنا نکاح بغیر ولی کے نہ کرے اس لیے کہ زنا کرنے والی وہ ہے کہ نکاح کرتی ہے اپنا یعنی بغیر گواہوں کے ہمارے نزدیک اور بغیر ولی کے شافعی کے نزدیک یعنی عقد کرنیکی لیاقت عورت کو اپنے عقد کرنے کی یا غیر کے عقد کرنے کی نہیں ہے یعنی عبارت عورتوں کی سے نکاح صحیح نہیں ہوتا نزدیک امام شافعی کے یہ مذہب ہے مولانا ؒ **وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وُّلِدَ لَهٗ وَلَدٌ فَلْيُحْسِنِ اسْمَهٗ وَاَدَبَهٗ فَاِذَا بَلَغَ فَلْيُزَوِّجْهُ فَاِنْ بَلَغَ وَلَمْ يُزَوِّجْهُ فَاَصَابَ اِثْمًا فَاِنَّمَا اِثْمُهٗ عَلٰى اَبِيْهِ** اور روایت ہے ابی سعید اور ابن عباس سے کہا دونوں نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پیدا کیا جاوے واسطے اوس کے لڑکا پس چاہیے کہ اچھا رکھے نام اوسکا اور ادب سکھاوے اوسکو یعنی تعلیم کرے آداب و احکام شریعت و حقیقت کے کہ دنیا اور آخرت میں مفید ہوں پھر جب بالغ ہو پس چاہیے کہ نکاح کر دے اوسکا پس اگر بالغ ہو لڑکا یعنی اور ہو وہ فقیر اور نہ نکاح کرے اوسکا یعنی باپ اوسکا باوجود قدرت نکاح کر دینے پر پھر پہنچے گناہ کو یعنی زنا کرے یا مقدمات زنا کے پس سوائے اسکے نہیں کہ گناہ اوسکا اوپر باپ اسکے کے ہے **ف** اسلیے کہ یہی تقصیر کیا اور یہی سبب ہوا گناہ کا اور یہ محمول ہے زجر و تہدید پر واسطے مبالغہ اور تاکید کے اور نہ زنا کے گناہ میں کمی نہیں ہو خلاصہ اس میں یہی ہے **وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي التَّوْرَاةِ مَكْتُوْبٌ مَنْ بَلَغَتِ ابْنَتُهٗ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً وَّلَمْ يُزَوِّجْهَا فَاَصَابَتْ اِثْمًا فَاِثْمُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ** اور روایت ہے عمر بن الخطاب اور انس بن مالک سے انہوں نے نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا توریت میں لکھا ہوا ہے کہ جو شخص کہ پہنچے بیٹی اوسکی بارہ برس کی اور نہ نکاح کرے وہ اوسکا یعنی باوجود ملنے کفو کے پھر پہنچے وہ بیٹی گناہ کو یعنی زنا وغیرہ کو پس گناہ اوسکا اوپر باپ اسکے کے ہے نقل کیں یہ دونوں حدیثیں بیہقی نے شعب الایمان میں

بَابُ اِعْلَانِ النِّكَاحِ وَالْخِطْبَةِ وَالشَّرْطِ

باب ہے بیچ بیان آشکارا کرنے نکاح کے اور بیان خطبہ نکاح کے بیچ بیان منگنی کے اور بیچ بیان شرط نکاح کے **ف** آشکارا کرنا نکاح کا مستحب ہے اور آیا ہے کہ آشکارا کرو نکاح کو اگرچہ ساتھ دف بجانے کے ہو اور دف بجانے میں علماء نے اختلاف کیا ہے بعضوں نے کہا ہے کہ وہ حرام ہے یا مکروہ مطلقا اور بعضوں کے نزدیک مباح ہے مطلقا اور صحیح یہ ہے کہ منع ہے بعض اوقات میں جیسے عید میں اور وقت آنے مسافر کے اور وقت نکاح کے اور سوائے اسکے معلوم ہوا اور خطبہ ساتھ پیش خ کے اور پیش ے کے دونوں طرح صحت کو پہنچا ہے یا ہر علماء نے زیر سے جو خطبہ ہو اوس کے معنی میں پیغام نکاح کا بھیجنا اور پیش سے بمعنی خطبہ کے کہ نکاح میں پڑھتے ہیں اور ظاہر یہ ہے کہ یہاں پیش سے ہو اور قاموس میں لکھا ہے کہ خطبہ کلام منثور مسجع کو کہ مشتمل ہو حمد و ثنا اللہ تعالی پر اور درود اور وعظ و نصیحت کو اور خطبہ پڑھنا سنت ہے نکاح میں اور نزدیک امام شافعی کے عقد میں سنت ہے ساتھ تسبیح اور شکر اللہ سے سنت کے اور مراد شرط سے وہ شرطیں ہیں کہ ذکر کی جاتی ہیں نکاح میں تمام ہوا کلام شیخ کا **ف** یہ معنی خطبہ کے جو نقل کیے گئے مذہب شافعی کے موافق ہیں اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک خطبہ نام مطلق ذکر کا ہے اگرچہ ایک تسبیح ہو یا تحمید ہو یا مثل اسکے اور صاحبین کے نزدیک خطبہ کا طول کلام ہے کہ ادنی مقدار اسکا بقدر تشہد کے ہو کہ ابتدا میں الحمد للہ اور آخر میں مضاف کرتے ہیں اسکو اور بجانے دف کا نکاح میں ارشاد میں آیا ہے ... مضائقہ نہیں ہے اور بجانے دف کا عیدین میں مشروع ہے ... اور ذکر کیا شیخ الاسلام نے کہ یہ سب کر دیں یہی ہمارے علماء کے نزدیک یعنی حضرت امام اعظم اور امام ابو یوسف اور امام محمد کے اور نہیں جائز ہے ... لیکن ... ضرورت ... مضائقہ نہیں ... ذکر ہو کا کاٹ

کرنا اور حرام ہے پیغمبر ﷺ نے سے اگر یہ بھی گرمیاں میں ہوں تو وہ حرام ہو جاتا ہے اور نکاح کی رسموں میں سے ہے ظاہر کرنا باجے کا اور مزامیر اور کھیل کی چیزوں کا اور ظاہر
کرنا کھیل کھیلنے والوں کا جیسے چلیوں وغیرہ اور ڈھولک گھر کی دیوار اور اسکے ساتھ کپڑوں کے واسطے بیچنے اور سواری کرنی گھوڑوں کی اور جینا شہر میں بغیر حاجت
فرمایا اللہ تعالیٰ نے سو وہ تم مانند اون لوگوں کے کہ نکلے اپنے گھروں سے اترانے کو اور واسطے دکھلانے لوگوں کے اور تحقیق درست یہ ہے کہ بیچ نکلنے برات کی کا نیز ...
پس تحقیق یہ بہت بیحیائی کی بات ہے ساتھ دولہے کے ڈھول بجانا اور مشعل کا ساتھ جلانے بار کا اور کاغذ کے یعنی آتشبازی اور یہ کہ ہونے ...
سو بہ مرد وزن کے پس تحقیق یہ سب حرام ہے اور اسی طریق سے ظاہر کرنے چیزوں مرد وزن کی بیچ کی مجلس میں اور بٹھانا دولہا کا مسند پر بیشتری پر اور باندھنا ...
پگڑی دولہے کے ہاتھ دولہے کے پھر دینا اوسکو ساتھ کے ... تاکہ سحر کرے واسطے محبت خاوند جورو کے اور ... باسنوں میں اور بہت ...
خاوند کے قرابتیوں اور جورو کے قرابتیوں کی اور باتیں بیان کرنی اور کمینی جھوٹی ہیں فرمایا اللہ تعالیٰ نے ... ہیں یہ کہ ... باتیں ...
کرنیں کی اور اسی طریق سے حرام ہے پہنانا دولہے کو حریر یا زعفرانی رنگ کپڑا یہ شادی اور غیر شادی دونوں میں حرام ہیں اور اسی طریق سے حرام ہے ... دولہا
موسہرا اور رکھ دینا اوس کا دولہن کے پر اور اسی طریق سے پھرانا دولہا کا دولہن کے گرد سات بار اور بیچ آنا عورتوں جنبیوں کا دولہے کے سامنے اور باتیں کرنی اور ہنسنا اور
ہاتھ لگانا اوسکے ناک کان کو اور ذکر کرنا بیحیائی کی باتوں کا اور ڈالنا انگوٹھا دولہا کا ساتھ دودھ کے ... اور کھولنا ... اور پلانا دودھ کا دولہا کو اور کھانا ...
دولہن کے پیٹ پر اور کھانا دولہا کو اوٹھانا اپنے منہ سے اور دیکھنا دولہا دولہن کو ... یہ سب باتیں رسم نکاح میں حرام ہیں واجب اور
... اسی طریق سے ... سالوں تصنیف کئے ... الدین ... کے ... اور ... کتاب
کتاب ... سے نقل کیا ہے کہ نکاح میں کتنی چیزیں کفر ہیں اور کتنی چیزیں ایسی ہیں کہ خوف کفر ہے اور بعضے چیزیں بدعت ہیں ... جو کوئی ...
... درمیان ... اور وہ جانا ہے اور ... سامنا ... ہوا ہے ... نہیں ...
... ایک قوم میں ... رسم ... اور ... وغیرہ ... اور ... دولہا دولہن کے ہاتھ میں ...
... کہتے ہیں یہ کفر ہے ... اور یہ رسم کہ ... متصل ...
... میں یہ رسم ... اور یہ رسم کہ ... دولہن کو ... طرح طرح کی تصحیحیں ... میں ... اور یہ رسم کہ دولہے ...
... میں ... دولہن ... ہیں ... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے لعنت خدا کی
اوس مرد پر کہ مشابہ ہو ساتھ عورتوں کے اور لعنت خدا کی ہے اوس عورت پر کہ مشابہ ہو ساتھ مردوں کے اور یہ رسم ہے کہ ... دولہن کا ساتھ ... اور ...
... میں ... بھی ... اور یہ رسم ہے کہ ... کہتے ہیں ... اوسکو ...
... اوسکو ... کہتے ہیں ... اور ... ساتھ ... اور یہ رسم ہے کہ ...
... اور ... کرتے ہیں ... اعضا ... اور ... میں ... لعنت کے ...
اور یہ رسم ہے کہ ... ساتھ ... اور ... اور یہ رسم ہے کہ ...
... اور یہ رسم ہے کہ ... اور ... بھی کر دیتے ہیں اور
... اور یہ رسم ہے کہ ... اور یہ رسم ہے کہ ... اور ...
... اور ... یہ رسم بھی ... حرام ہیں اور ... اور یہ رسم بھی کہ ...
... بھی ... اور یہ رسم ہے کہ ... سب حرام ہیں ... کہ ... کہتے ہیں ...

[illegible]

تمام اسعد زبجلی کا ہونا ہیں نا بہتر ہے اور انکے اور لفی ہیں ہوتے اور انکے دونوں گرنا عذاب ... رسول اللہ تعالیٰ کے پیچھے دوڑ کے سوا
بازار میں ہیں یہ دست پر بعضوں نے کہا ہو کہ بیگیوں کی سو عورت ہی ہو اور بعد اسکے دولہ کے گھر میں انس جاتی ہے اور بعضے لباس ہر تی کے پہنا تی ہیں
بہ بدعت سیئہ ہیں الفصل الاول نس جلی عن الربیع بنت معوذ بن عفراء قالت جاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فدخل حین بنی علی فجلس علی فراشی کمجلسک منی فجعلت جویریات لنا یضربن بالدف ویندبن من قتل من آبائی یوم
بدر اذ قالت احداھن وفینا نبی یعلم ما فی غد فقال دعی ھذہ وقولی بالذی کنت تقولین رواہ البخاری ... روایت ہے ربیع بنت معوذ سے کہا
کہ آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس اندر آئے میرے پاس جب گھر میں بیاہ کر گئی میں پس بیٹھے میرے بچھونے پر مانند بیٹھنے تیرے کے پاس میرے
پس لگیں چھوکریاں ہماری بجانے دف کو اور بیان کرنے ... ہمارے جو مارے گئے تھے جنگ بدر کے دن میں ... یہاں تک کہ کہا ایک نے ان میں سے
اور ہم میں نبی ہے جو جانتا ہے جو کچھ کل ہو گا پس فرمایا چھوڑ اس بات کو اور کہہ وہ جو تو کہتی تھی نقل کی یہ بخاری نے ف معلوم ہوا کہ ذکر شہداء کا اور مرثیہ
اور گذشتہ کا ... اور شادی بیاہ کے وقت اشعار میں جائز ہے اور لونڈیوں کا دف بجانا ... اور کہا اکمل الدین نے کہ اسمیں دلیل ہے اوپر جائز ہونے گیت وقت
نکاح اور زفاف کے اعلان کے لیے اور لائق کیا ہو گیا ... کے ساتھ بعضے علماء نے مقید کیا اور حضرت ... اور مجلس احباب کو خوش کرنے کے لیے یعنی انہیں بھی
جائز ہے مانند نکاح کے اور وقت ... اور دف بغیر جھانجھ کے ہو اور جھانجھ والا مکروہ ہے بالاتفاق اور کہہ وہ جو کہتی تھی یعنی ذکر شہداء کا کر کہ تحسین ہی کر
اور منع فرمایا اسلیے کہ اس میں نسبت علم غیب کی حضرت کی طرف ہے اور یہ بات ناگوار معلوم ہوئی اسلیے کہ غیب کوئی نہیں جانتا سوا اللہ کے مگر جس کو
اللہ تعالیٰ چاہتا ہے معلوم کروا دیتا ہے اپنے رسولوں کو غیب کی باتوں میں سے اور اسمیں دلیل ہے اسپر کہ جائز ہے پڑھنا شعروں کا جو نہیں ہے فحش ان میں
وعن عائشۃ قالت زفت امرأۃ الی رجل من الانصار فقال نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما کان معکم لھو فان الانصار
یعجبھم اللھو رواہ البخاری اور روایت ہے عائشہ رضی سے کہا لائی گئی بعد بیاہ کے ایک عورت طرف ایک شخص کی انصار میں سے پس فرمایا پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہیں ہے ساتھ تمہارے کھیل یعنی بجانا دف کا اور گانا کہ اسمیں گناہ نہ ہو پس تحقیق انصار خوش لگتا ہے ان کو گانا نقل کی یہ بخاری نے
وعنھا قالت تزوجنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی شوال وبنی بی فی شوال فای نساء رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کان احظی عندہ منی رواہ مسلم روایت ہے عائشہ سے کہا نکاح کیا مجھ سے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ مہینے شوال کے اور گھر میں لائے بیچ مہینے
شوال کے یعنی تین برس کے بعد پس کون سی عورتوں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تھی بہت نصیب والی نزدیک حضرت کے مجھ سے نقل کی یہ مسلم نے ف اس سے
معلوم ہوا کہ یہ جو جاہل شوال کے مہینے میں نکاح کرنے کو نحس جانتے ہیں یہ عقیدہ باطل ہے بلکہ مستحب ہے اسمیں نکاح کرنا اور زفاف کرنا جیسے ہوا کہ جہلا کا
یہ اعتقاد اہل جاہلیت کا تھا چنانچہ حضرت عائشہ نے انہیں کا عقیدہ رد کرنے کے لیے کلام مذکور فرمایا ... وعن عقبۃ بن عامر قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احق الشروط ان توفوا بہ ما استحللتم بہ الفروج متفق علیہ روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لائق تر شرطوں کی یہ ہے کہ پورا کرو تم اسکو وہ شرط ہے کہ حلال کرتے ہو ساتھ اسکے شرمگاہیں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف
مراد شرطوں سے مہر ہے یا تمام حقوق زوجیت کہ ہیں مہر جیسے ادا کرو اور خرچ دو اور کھانے پینے کے لیے اور مکان رہنے کے لیے اور اچھی طرح گذران کروانے کی نظر
اسکے کہ اکثر نکاح وغیرہ میں التزام کیا ہو ان چیزوں کا اپنے اوپر گویا کہ شرطوں کی روش ... وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
١٠ لا یخطب الرجل علی خطبۃ اخیہ حتی ینکح او یترک متفق علیہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

نہ پیغام بھیجے دوسرا شخص لڑکی کا اوپر پیغام اپنے بھائی مسلمان کے تاکہ نکاح کرے وہ یا چھوڑ دے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی پیغام بھیجنا اس صورت میں مکروہ ہے کہ جب دونوں راضی ہو گئے ہوں اور مہر بھی مقرر ہو گیا ہو لیکن اگر دوسرا شخص اوس عورت سے بہتر ہو اوس اول سے کہ لڑکی کو فائدہ ہو تو البتہ پیغام بھیجنا جائز ہے **وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْأَلِ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَسْتَفْرِغَ صَحْفَتَهَا وَلْتَنْكِحْ فَإِنَّ لَهَا مَا قُدِّرَ لَهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ سوال کرے عورت کسی شخص سے طلاق دینے بہن اپنی کی تاکہ خالی کرے پیالہ بہن اپنی کا یعنی جو حق اوسکا ہے اپنے لیے اور چاہیے کہ نکاح کرے اوسکے خاوند سے پس تحقیق واسطے اوسکے ہے جو مقدر کیا گیا نقل کی بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی مثلاً ایک شخص ایک عورت نکاح میں رکھتا ہو اور ایک عورت سے نکاح کیا چاہتا ہو وہ عورت کہتی ہو کہ اپنی بیوی کو طلاق دے یا دو عورتیں ایک شخص کے نکاح میں ہیں ایک چاہتی ہو کہ دوسری کو طلاق دیوے خاوند اس سے منع فرمایا اسلیے کہ اپنی اپنی تقدیر ساتھ ہے کیوں اپنی حق تلفی ہوتی ہے اور تاکہ نکاح کرے یہ ترجمہ باعتبار معنی اول کے ہے اور باعتبار معنی دوسرے کے یہ ترجمہ ہوگا کہ تاکہ نکاح کرے سوکن اوسکا خاوند سے وغیرہ **وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الشِّغَارِ وَالشِّغَارُ أَنْ يُزَوِّجَ الرَّجُلُ ابْنَتَهُ عَلٰى أَنْ يُزَوِّجَهُ الْآخَرُ ابْنَتَهُ وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا صَدَاقٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ لَا شِغَارَ فِي الْإِسْلَامِ** اور روایت ہے ابن عمر سے کہ منع کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے شغار سے اور شغار یہ ہے کہ نکاح کر دے اپنی بیٹی کا اپنے مثلاً کسی شخص سے اس شرط پر کہ نکاح کر دے اوسکے دوسرا شخص اپنی بیٹی کا اور نہ ہو آپس میں کچھ مہر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کے یوں ہے کہ فرمایا آنحضرت نے نہیں نکاح شغار اسلام میں **ف** شغار اسکو کہتے ہیں کہ کوئی اپنی بیٹی یا بہن کا نکاح کر دے کسی سے اس شرط پر کہ وہ اپنی بیٹی یا بہن کا نکاح اس سے کر دے اور نہ ہو دونوں کا مہر بدل کرتا ہے جیسا کہ ایام جاہلیت میں کیا کرتے تھے اسلام میں منع کیا اس سے اور اس طرح کا نکاح امام ابو حنیفہ کے نزدیک ہو جاتا ہے اور لازم آتا ہے مہر مثل بنا بریں چاہیے نہیں کرنا اور امام شافعی کے نزدیک یہ نکاح ہوتا ہی نہیں اور دلیلیں طرفین کی تفسیروں میں مذکور ہیں **وَعَنْ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ أَكْلِ لُحُومِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہے حضرت علی سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا متعہ عورتوں سے دن خیبر کے اور منع کیا کھانا گوشت گدھوں گھر کے رہنے والوں سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** متعہ اسکو کہتے ہیں کہ عورت سے نکاح کرے اس طرح کہ فائدہ اٹھاؤں تجھ سے دو دن یا ایک مہینہ یا ایک برس تک بدلے اتنے مال کے پس یہ ابتدائے اسلام میں درست تھا بعد اوس کے حرام ہوا اور تحقیق یہ ہے کہ حلال ہوا اور حرام ہوا متعہ دو بار وقت ہوا اول حلال تھا پھر حرام ہوا دن خیبر کے پھر مباح ہوا دن فتح مکہ کے بعد ازاں حرام ہوا ابد الآباد کو اور منسوخ ہوا اور اسکا احادیث صحیحہ سے ثابت ہے اور ذکر کیا گیا ہے شرح مشکوۃ میں کہ متعہ کی اباحت ابتدائے اسلام میں تھی اور اسکے لیے کہ مضطر ہو طرف اسکے مانند مردار وغیرہ کے پھر حلال ہوا اصحاب کا ایک جماعت جو نکاح متعہ کا حکم کیا اور آیا ساتھ دلائل صحیحہ کے اور اجماع سب علما کا اسکے حرام ہونے پر نہیں خلاف کیا اوس میں کسی نے مگر ایک گروہ نے روافض سے اور ابن عباس سے جو مشہور ہے کہ وہ اسکے اباحت کا فتویٰ دیتے تھے ثابت ہوا ہے رجوع کرنا اوس کا اس سے اور بعضے کہتے ہیں کہ امام مالک کے جواز متعہ کا نقل کیا ہے وہ بھی غلط ہے اور نور الہدایہ میں اس مسئلہ کو بہت تفصیل سے لکھا ہے اور یہی گدھے گھر میں رہنے والے کے گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے اور حرام ہے اور جنگل کے گدھے کا گوشت کھانا درست ہے جسکو گورخر کہتے ہیں **وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ رَخَّصَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ أَوْطَاسٍ فِي الْمُتْعَةِ ثَلَاثًا ثُمَّ نَهٰى عَنْهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہے سلمہ بن اکوع سے کہا اجازت دی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سال جنگ اوطاس کے متعہ میں تین دن پھر منع کیا اوس سے نقل کی یہ مسلم نے **ف** اوطاس نام جنگل کا ہے متعلقات ہوازن کے اور یہی نسبت کی اوسے بنی ہے یعنی ہوازن کی اور یہ بعد فتح مکہ کے ہے تو متصل دن فتح کا ہے باعتبار اس جنگ کو نسبت کیا طرف اوطاس کے تحقیق کہ ایک جو تھا اور یہ کہ حدیث کی تاویل میں ذکر کیا گیا ہے

الْفَصْلُ الثَّانِي

فصل دوسری **عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ**

عن عبد الله بن مسعود قال علمنا رسول الله صلى الله عليه وسلم التشهد في الصلوة والتشهد في الحاجة قال التشهد في الصلوة التحيات لله والصلوات والطيبات السلام عليك ايها النبي ورحمة الله وبركاته السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله والتشهد في الحاجة ان الحمد لله نستعينه ونستغفره ونعوذ بالله من شرور انفسنا من يهده الله فلا مضل له ومن يضلل فلا هادي له واشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله ويقرأ ثلث آيات يا ايها الذين آمنوا اتقوا الله حق تقاته ولا تموتن الا وانتم مسلمون يا ايها الناس اتقوا ربكم الذي خلقكم من نفس واحدة ... واتقوا الله الذي تساءلون به والارحام ان الله كان عليكم رقيبا يا ايها الذين آمنوا اتقوا الله وقولوا قولا سديدا يصلح لكم اعمالكم ويغفر لكم ذنوبكم ومن يطع الله ورسوله فقد فاز فوزا عظيما رواه احمد والترمذي وابو داود والنسائي وابن ماجة والدارمي وفي جامع الترمذي فسر الآيات الثلث سفيان الثوري وزاد ابن ماجة بعد قوله ان الحمد لله نحمده وبعد قوله من شرور انفسنا ومن سيئات اعمالنا والدارمي بعد قوله عظيما ثم يتكلم بحاجته وروى في شرح السنة عن ابن مسعود في خطبة الحاجة من النكاح وغيره

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہا سکھلائی ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تشہد پڑھنی نماز میں اور تشہد پڑھنی حاجت میں کہا عبد اللہ بن مسعود نے تشہد نماز میں یہ ہے عبادتیں زبانی واسطے اللہ کے ہیں اور عبادتیں بدنی اور عبادتیں مالی بھی واسطے اللہ کے ہیں سلام اوپر تیرے اے نبی اور رحمت اللہ کی اور برکتیں اسکی سلام اوپر ہمارے اور اوپر نیک بخت بندوں اللہ کے گواہی دیتا ہوں میں کہ نہیں کوئی معبود سوا اللہ کے اور گواہی دیتا ہوں میں کہ محمد بندے اللہ کے ہیں اور رسول اسکے اور تشہد حاجت میں یہ ہے کہ سب تعریف واسطے اللہ کے ہے مدد چاہتے ہیں ہم اس سے اور بخشش چاہتے ہیں ہم اس سے اور پناہ مانگتے ہیں ہم ساتھ اللہ کے برائیوں نفسوں اپنے کے سے جسکو ہدایت کرے اللہ یعنی توفیق دے ہدایت کی پس نہیں کوئی گمراہ کرنیوالا اسکو یعنی نہ شیطان اور نہ نفس امارہ اور کوئی اور جسکو گمراہ کرے اللہ پس نہیں کوئی ہدایت کرنے والا اس کو اور گواہی دیتا ہوں میں یہ کہ نہیں کوئی معبود سوا اللہ کے اور گواہی دیتا ہوں میں یہ کہ محمد بندے اللہ کے ہیں اور رسول اسکے اور پڑھتے حضرت یہ تین آیتیں ایک آیہ یہ ہے اے لوگو جو ایمان لائے ہو ڈرو اللہ سے حق ڈرنے اس کے کا اور نہ مرو مگر حال یہ کہ تم مسلمان ہو اور دوسری یہ ہے اے لوگو جو ایمان لائے ہو ڈرو اللہ سے جسکے نام سے مانگتے ہو تم آپس میں یعنی اللہ کے واسطے سے اور ڈرو رشتہ ناتے کے توڑنے سے تحقیق اللہ ہے اوپر تمہارے نگہبان اور تیسری آیہ یہ ہے اے لوگو جو ایمان لائے ہو ڈرو اللہ سے اور کہو بات سیدھی درست کریگا واسطے تمہارے عمل تمہارے یعنی قبول کریگا نیکیاں تمہاری اور بخشیگا واسطے تمہارے گناہ تمہارے اور جو کوئی فرمانبرداری کرے اللہ کی اور رسول اسکے کی پس تحقیق مطلب یاب ہوا مطلب یاب ہونا بڑا نقل کیا اسکو احمد اور ترمذی اور ابو داود اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور جامع ترمذی میں ہے ذکر کی گئی ہے تفسیر بیان کیا ان تینوں آیتوں کو سفیان ثوری نے اور زیادہ کیا ابن ماجہ نے بعد کہنے ان الحمد کے لفظ نحمدہ کا اور زیادہ کیا بعد کہنے من شرور انفسنا کے ومن سیئات اعمالنا کو اور زیادہ کیا دارمی نے بعد کہنے عظیما کے یہ عبارت پھر کلام کرے ساتھ حاجت اپنی کے یعنی ذکر مقصد کا کرے اور روایت کی شرح السنہ میں ابن مسعود نے بیچ خطبہ حاجت کے نکاح ہو اور سوا اسکے یعنی بیان کرنے حاجت کے لیے عبارۃ من النکاح وغیرہ یہ بعد اسکے ہے ف تشہد کے معنی ظاہر کرنا گواہی ایمان کا اور یہاں مراد یہ ہے کہ اسکا نام تشہد ہے یہاں ایک عبارت ہو کہ اس میں تعریف اللہ تعالیٰ کی اور دونوں کلمہ شہادت کے ہیں اور تشہد پڑھنی حاجت میں یعنی خطبہ پڑھنا نکاح وغیرہ میں اور نزدیک امام شافعی کے خطبہ سنت ہے تمام عقود میں اور دوسری آیہ میں جو لفظ یا ایہا الذین آمنوا کا سب مشکوٰۃ کے نسخوں میں ہے شاید ابن مسعود کے مصحف میں اسی طرح ہوگا والا اس مصحف مجید میں واتقوا اللہ الذی ہے بدون یا ایہا الذین آمنوا کے

اور یہ آیہ ابتدا سورۂ نساء میں ہے اور حصن حصین میں جو لکھا جاتا ہے کہ ابو داود نے یہ بھی زیادہ کیا ہے بعد لفظ ورسولہ کے ارسلہ بالحق بشیرا ونذیرا بین یدی الساعۃ من یطع اللہ ورسولہ فقد رشد ومن یعصہما فانہ لا یضر الا نفسہ ولا یضر اللہ شیئا اور جو کوئی بات سے پہلے اول یہ خطبہ پڑھے بعد اس کے ایجاب و قبول

قبول کر دو اوسے بعد [illegible] وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ خُطْبَةٍ لَیْسَ فِیْهَا تَشَهُّدٌ فَهِیَ كَالْیَدِ الْجَذْمَاءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو خطبہ یعنی نکاح کا ہو اوس میں تشہد یعنی حمد و ثنا اور شہادت نہ ہو پس وہ مانند ہاتھ کٹے ہوئے کے ہے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے

ف یعنی جیسے ہاتھ کٹا ہوا بیفائدہ ہے کہ ہاتھ والے کو اوس سے کچھ فائدہ نہیں پہنچتا ہے ایسے ہی نکاح بغیر خطبہ کے بیفائدہ ہے کہ خالی ہے خیر و برکت سے ملا علی قاری نے لفظ خطبہ کا ساتھ زیر خ کے ضبط کیا ہے اور معنے اوس کے لکھے ہیں تزوج یعنی نکاح کرنا اور مولانا [illegible] نے فرمایا کہ خطبہ کا ساتھ پیش خ کے سنا ہے اور ایسا ہی سمجھا جاتا ہے کلام حضرت شیخ سے وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ اَمْرٍ ذِیْ بَالٍ لَا یُبْدَأُ فِیْهِ بِحَمْدِ اللّٰهِ فَهُوَ اَقْطَعُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کام صاحب شان کا نہ شروع کیا جاوے اوس میں ساتھ حمد خدا کے پس وہ کام بے برکت ہے نقل کی ابن ماجہ نے وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَعْلِنُوْا هٰذَا النِّكَاحَ وَاجْعَلُوْهُ فِی الْمَسَاجِدِ وَاضْرِبُوْا عَلَیْهِ بِالدُّفُوْفِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ظاہر کیا کرو تم اس نکاح کو اور کیا کرو اوسکو مسجدوں میں اور بجایا کرو وقت نکاح کے دف نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے

ف ظاہر کرنا یعنی ساتھ گواہوں کے پس امر واسطے وجوب کے ہوگا یا ظاہر کرنا ساتھ شہرت دینے کے پس امر استحباب کے لیے ہوگا اور مستحب ہے نکاح کرنا مسجد میں اور صحیح ہونا نکاح کا دن جمعہ کے اور نکاح کرنے سے مسجد میں اور دن جمعہ کے برکت حاصل ہوتی ہے وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ الْجُمَحِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَصْلُ مَا بَیْنَ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ الصَّوْتُ وَالدُّفُّ فِی النِّكَاحِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے محمد بیٹے حاطب کے سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا فرق درمیان حلال و حرام کے آواز کرنی اور دف بجانا نکاح میں ہے

ف مراد آواز کرنے سے ظاہر کرنا اور مشہور کرنا نکاح کا لوگوں میں اور غرض اس حدیث سے یہ نہیں کہ بغیر آواز اور دف کے نکاح ہوتا ہی نہیں اس لیے کہ بیچ دو گواہوں کے ساتھ بھی ہو جاتا ہے بلکہ مراد اس حدیث سے رغبت دلانی ہے اوپر ظاہر کرنے نکاح کے اور مشہور کرنے اوس کے اور مذمت کرنی اوس [illegible] اور آواز کرنے سے معلوم ہو جاتا ہے اور یہ مقصد نہیں ہے کہ ظاہر کرنا نکاح کا محلوں میں اور شہروں میں معلوم ہو ساتھ بجانے نوبت اور باجوں کے اور ناچ رنگ کے [illegible] وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ عِنْدِیْ جَارِیَةٌ مِنَ الْاَنْصَارِ زَوَّجْتُهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا عَائِشَةُ اَلَا تُغَنِّیْنَ فَاِنَّ هٰذَا الْحَیَّ مِنَ الْاَنْصَارِ یُحِبُّوْنَ الْغِنَاءَ رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ فِیْ صَحِیْحِهِ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہا تھی نزدیک میرے ایک لڑکی انصار میں سے کہ نکاح کر دیا میں نے اوس کا پھر آئے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے عائشہ کیا نہیں گاتی ہو تم اس لیے کہ تحقیق یہ قوم انصار کی دوست رکھتی ہے گانے کو نقل کی یہ ابن حبان نے بیچ کتاب صحیح اپنے کے

ف لڑکی حضرت عائشہؓ کے پاس تھی تو اونکی قرابتیوں میں کی تھی جیسا کہ اگلی حدیث میں ہے یا یتیمہ تھی کہ پرورش کی تھی اونہوں نے اور اصل کتاب مشکوۃ میں بعد لفظ رواہ کے سفیدی چھوٹی ہوئی ہے اس واسطے کہ مولف کو نام کتاب کا نہیں معلوم ہوا اور ملا علی قاری نے اوسکی جگہ حاشیہ پر عبارت لکھ دی ہے ابن حبان فی صحیحہ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَنْكَحَتْ عَائِشَةُ ذَاتَ قَرَابَةٍ لَهَا مِنَ الْاَنْصَارِ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَهْدَیْتُمُ الْفَتَاةَ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ اَرْسَلْتُمْ مَعَهَا مَنْ یُغَنِّیْ قَالَتْ لَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْاَنْصَارَ قَوْمٌ فِیْهِمْ غَزَلٌ فَلَوْ بَعَثْتُمْ مَعَهَا مَنْ یَّقُوْلُ اَتَیْنَاكُمْ اَتَیْنَاكُمْ فَحَیَّانَا وَحَیَّاكُمْ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا نکاح کر دیا حضرت عائشہؓ نے ایک عورت کا اپنی قرابتیوں میں سے کہ تھی انصار میں سے پس آئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کیا بھیج دیا لڑکی کو بیاہ کر انہوں نے کہا ہاں فرمایا کیا بھیجا تم نے اوس کے ساتھ کسی کو کہ گاوے کہا عائشہؓ نے نہیں پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق انصار ایک قوم ہے کہ اونمیں [illegible]

واسطے پس کاش بھیجتے تم ساتھ اسکے اس شخص کو کہ کہتا آئے ہم تمہارے پاس آئے ہم تمہارے پاس پس سلامتی دو ہم کو اور سلامتی ہو تم کو نقل کیا ہے ابن ماجہ نے **ف** اور بعد اسکے یہ ہو ولولا الحنطة السمراء ما حلت بواديكم یعنے اگر نہوتے گیہوں سرخ نہ اترتیں بستیاں تمہاری اوتاری ہماری بعد اسکے کہ کہیں اسکے یہ ہو ولولا الحبة السوداء ما سمنت عذاريكم یعنے اور اگر نہوتے دانے سیاہ نہ ہوتیں موٹی کنواری لڑکیاں تمہاری یعنے یہ گیت ہو کہ نہیں گاتے ہیں معمولا **وعن سمرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ايما امرأة زوجها وليان فهي للاول منهما ومن باع بيعا من رجلين فهو للاول منهما رواه الترمذي وابو داود والنسائي والدارمي** اور روایت ہے سمرہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس عورت کا نکاح کر دیں دو ولی پس وہ عورت واسطے اول کے ہے ان دونوں میں سے اور جو کوئی بیچے کوئی چیز دو شخصوں کے ہاتھ پس وہ واسطے پہلے کے ہے ان دونوں میں سے نقل کیا ہے ترمذی اور ابو داود اور نسائی اور دارمی نے **ف** یعنے اگر کر دیں دو ولی نکاح دو شخصوں سے اس طرح کہ پہلے ایک نے ایک شخص کیساتھ بعد اسکے دوسرے نے کسی دوسرے کیساتھ تو وہ واسطے اول کے ہوگی یعنے جس کے ساتھ پہلے ولی نے نکاح کیا وہ اوسکی بیوی ہوگی اور یہ حکم اوس صورت میں ہے کہ دونوں ولی ایک درجہ کے ہوں اگر ایک درجہ کے نہوں تو ولی اقرب جو قرابت میں زیادہ قریب ہو اوسکا کیا ہوا نکاح مقدم ہوگا اور اگر دو ولی برابر کے درجہ کے نکاح کریں ایک ہی وقت میں ایک ولی ایک سے نکاح کرے اور دوسرا ولی دوسرے سے تو دونوں نکاح باطل ہیں بالاتفاق

الفصل الثالث

عن عبد الله بن مسعود قال كنا نغزو مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس معنا نساء فقلنا الا نستخصي فنهانا عن ذلك ثم رخص لنا ان ننكح المرأة بالثوب الى اجل ثم قرأ عبد الله يا ايها الذين آمنوا لا تحرموا طيبات ما احل الله لكم متفق عليه اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ کہا تھے ہم جہاد کرتے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نہ تھیں ساتھ ہمارے عورتیں یعنی بیبیاں اور لونڈیاں اور ہم خواہش اونکی کرتے تھے پس کہا ہم نے کیا نہ خصی ہو جاویں ہم یعنی تاکہ بچیں شہوت نفس اور وسوسہ شیطانی سے پس منع کیا ہم کو حضرت نے خصی ہو جانے سے پھر رخصت دی ہم کو متعہ کی پس تھا ایک ہمارا نکاح کرتا عورت سے ساتھ کپڑے کے ایک مدت معین تک پھر پڑھا عبد اللہ بن مسعود نے یہ آیت اے لوگو جو ایمان لائے ہو نہ حرام کرو پاکیزہ چیزوں کو جو حلال کی ہیں اللہ تعالی نے واسطے تمہارے نقل کیا ہے بخاری اور مسلم نے **ف** اس حدیث سے رخصت متعہ کی معلوم ہوتی ہے تو یہ رخصت ابتدائے اسلام میں تھی پھر منسوخ ہوئی چنانچہ اگلی حدیث سے معلوم ہوتا ہے اور اس سے پہلے بھی محدثین کہتے ہیں کہ منسوخ ہونا متعہ کا معلوم ہوا اور ابن مسعود کا یہ آیت پڑھنا اشارہ ہے طرف اسکے کہ وہ معتقد تھے مباح ہونے متعہ کے مانند ابن عباس کے لیکن پیچھے اس بات کے پھر گئے اس اعتقاد سے جب پہنچی انکو حدیث منسوخ ہونے کی اور ابن مسعود بھی شاید کہ پھر گئے ہوں اس مسئلہ سے **وعن ابن عباس قال**

انما كانت المتعة في اول الاسلام كان الرجل يقدم البلدة ليس له بها معرفة فيتزوج المرأة بقدر ما يرى انه يقيم فتحفظ له متاعه وتصلح له شيئه حتى اذا نزلت الآية الا على ازواجهم او ما ملكت ايمانهم قال ابن عباس فكل فرج سواهما فهو حرام رواه الترمذي

اور روایت ہے ابن عباس سے کہا انہوں نے کہ تھا متعہ اول اسلام میں تھا آتا کوئی ایک شہر میں کہ نہ تھی واسطے اوسکے اوس شہر میں شناسائی یعنے لوگ آشنا نہ تھے اوسکو کوئی پس نکاح کرتا ایک عورت سے بقدر اوس مدت کے کہ جانتا تھا کہ رہیگا اس شہر میں پس نگہبانی کرتی وہ عورت واسطے اوسکے اسباب اوسکا اور درست کرتی واسطے اوسکے کھانا اوسکا یہانتک کہ اوتری یہ آیت مگر اپنی بیبیوں پر یا اوس پر کہ مالک ہوئے ہاتھ انکے کہا ابن عباس نے پس ہر شرمگاہ سوا ان دونوں کے یعنی بی بی اور لونڈی کے حرام ہے نقل کیا ہے ترمذی نے

ف حاصل آیت کا یہ ہے کہ وہ جو نگاہ رکھتے ہیں شرمگاہوں کو سوا اپنی بیبیوں اور لونڈیوں کے پس وہ نہیں ہیں ملامت کئے گئے اور جو کوئی سوا اسکے ڈھونڈے وہ حد سے بڑھنے والے ہیں یعنی حلال سے حرام کی طرف اور مطلب ابن عباس کا یہ ہے کہ اللہ تعالی نے وصف کیا اونکا ساتھ اسکے کہ وہ محافظت کرتے ہیں شرمگاہوں کی سوا اپنی بیبیوں اور لونڈیوں کے اور متعہ کی عورت نہ بیوی ہے نہ لونڈی تو اسکے واسطے بھی حرام ہے

الیسین ابن ہمام اگر بیوی ہو تو وارث بدی ہوتا اور دو ملوک ہو کہ وہ اجرت کو دینے والی ہو نفقہ اسکے ترتیب چند روز کہ لیس نہیں اتحل ہو دو دیجے جبکہ ادریا
امام محمد رازی رحمۃ اللہ نے اپنی تفسیر میں کہا متعہ نہیں ہو بیوی اوسکی لیے واجب ہے کہ حلال ہو دو دیجے بزرگ کہ عمل کرتے ہیں قول ابن عباس کے اور
اور کہتے ہیں حضرت علی کے مذہب کے صحیح مسلم میں ہے کہ حضرت علی نے ابن عباس کو متعہ کہا کہتے ہیں یا حضرت علی نے کہ اسی طرح ابن عباس
اپنے کہنے سے رجوع کیا اس واسطے کہ اگر منع کیا ہے ... اور جو ہو گا ... **وعن عكرمة بن خالد قال دخلت على ...**
... ابي سعيد الانصاري ... رسول الله صلى الله عليه وسلم ...
... فاذهب ... في الكتب ... الى الله عز وجل ... رواه النسائي اور وجہ
ہے ... کہ اوس داخل ہوا میں اور ... اور ابو مسعود انصاری ... ایک ... گمان ... کی تحقیق ...
بغیر ... اور ... کہا ... بیٹی ... دونوں ... اگر ... ساتھ ...
تو یہ ... تحقیق ... واسطے ... نسائی نے **ف** اس ... معلوم ہوتا ہے کہ ... میں بھی مشہور
اور کراہت ... اور تفصیل ... بعضوں کے نزدیک ... والله اعلم

باب المحرمات

باب ہے بیچ بیان اون عورتوں کے کہ حرام ہیں نکاح **ف** جو عورتیں کہ حرام ہیں ... تفصیل اوس کی ... عالمگیری میں خوب لکھی ہے ... ہم ...
نو قسمیں ہیں اول تو وہ ہیں کہ جو حرام ہیں بسبب نسب کے وہ مائیں ہیں اور بیٹیاں اور بہنیں اور پھوپھیاں اور خالائیں اور بھتیجیاں اور بھانجیاں ...
نکاح بھی حرام ہے اور صحبت کرنی بھی اور ... کہ باعث صحبت ... ماں ہے اور دادی اور نانی اگرچہ ...
درجہ کی ہوں ... بیٹیوں ... اور پوتی اور نواسی اگرچہ نیچے کے درجہ میں ہوں ... سگی ... سوتیلی اور اخیافی ... بیٹیاں
اور بھانجیاں اگرچہ نیچے کے درجہ کی ہوں ... پھوپھیاں بھی ... سگی اور سوتیلی اور اخیافی ... پھوپھیاں ... کی
... پھوپھیاں اگرچہ اوپر کے درجہ میں ہوں ... سگی ... سوتیلی ...
اور اگر ... اخیافی ہو تو ... حرام ... خالائیں بھی ... سگی اور سوتیلی اور اخیافی ... خالہ کو
... اگر ... خالہ ... اخیافی ... حرام ... اور اگر ... خالہ ... معلوم ... دوسری قسم ... ہیں کہ ... بسبب
... سسرال ... بیویاں ... بیٹیاں بیویوں کی
اور بیٹیاں بیویوں کی ... اگرچہ نیچے کے درجہ میں ہوں ... صحبت ... ہو ...
... بیٹیوں ... اور پوتی ... اور نواسی ... نیچے کے درجہ میں ... صحبت ... حرام
ہوتی ہے بیوی ... باپ ... اور دادا اور نانا کی اگرچہ اوپر کے درجہ میں ہوں ... حرام ہے اور صحبت کرنی بھی
ثابت ہوتی ہے حرمت مصاہرت کی یعنی سسرال کی بسبب نکاح صحیح ... اگر ... نکاح کیا ... حرام ... اور ... بسبب
... ثابت ہوتی ہے حرمت مصاہرت ... حلال ... ایک ... حرام ...
اور ... اگرچہ اوپر کے درجہ ... اگرچہ نیچے ... حرام ہوتی ہیں ... حرمت ...
باپ ... اگرچہ اوپر کے درجہ میں ہوں ... اگرچہ نیچے کے درجہ میں ہوں ... صحبت ... حرمت
اور ... نہیں ... صحبت ... ثابت ہوتی ہے یہ حرمت بسبب

ایک شخص نے کسی لونڈی سے پھر لونڈی سے بوسہ لیا اپنے خاوند کے بیٹے کا پہلے دخول کے ساتھ اسکے پس دعوی کیا خاوند نے کہ اسنے بوسہ لیا شہوت سے اور جھٹلایا اوسکو لونڈی کے مالک نے تو وہ جدی ہو جاوے گی اپنے خاوند سے اور اگر خاوند نے کہا کہ بوسہ لیا شہوت سے تو لازم ہوگا خاوند پر آدھا مہر بسبب جھگڑا الا کہ اسکا قول قبول کیا ہو پہلا قول ہو نیگا یعنی اگر انکار کیا اور مرد نے کہ بوسہ لیا تھا اوسکا ساتھ شہوت کے اور اگر لیا ایک مرد نے ... بغیر شہوت کے تو صحیح جانا جاوے گا اوسکا اور نکاح نہیں جاتا رہتا بسبب حرمت مصاہرت کا اور دودھ پلانے کے بلکہ فاسد ہو جاتا ہے یہاں تک کہ اگر صحبت کی اوس سے خاوند نے پہلے تفریق کے از راہ اشتباہ کے یا بلا اشتباہ کے تو نہیں واجب ہوتی اوسپر حد اور اگر زنا کیا کسی ایک عورت سے یا چھوا اوسکو یا نظر کی یا بوسہ لیا تو ہوگا محرم اوسکی بیٹی سے لیے جیسے کہ حرام ہوا اوسپر نکاح کرنا اوسکی بیٹی سے ہمیشہ کو اور یہ دلیل ہے کہ حرمت ثابت ہوتی ہے ساتھ جماع حرام کے اور ساتھ اور چیزوں کے جو ثابت ہوتی ہے اوسمیں حرمت مصاہرت کی نہیں مضائقہ اسکا کہ نکاح کرے ... ایک عورت سے اور نکاح کرے اوسکا بیٹا اوس عورت کی بیٹی سے یا اوسکی ماں سے اگر ... کہ نہیں اور جماع کیا عورت سے اگر تھی ایسا کہ نہیں ... تو وہ حلال ہوگی عورت خاوند اول پر اور اگر تھا ایسا کہ بسبب اوسکے حرارت نہیں پہنچی تھی تو نہیں حلال ہوگی اور تیسری قسم وہ کہ حرام ہیں بسبب دودھ کے جو عورتیں کہ حرام ہوتی ہیں بسبب قرابت اور مصاہرت کے حرام ہوتی ہیں بسبب دودھ کے چنانچہ بیان مفصل اسکا آتا ہے اور تھوڑا دودھ اور بہت دودھ برابر ہے ... شیرخوارگی میں تو متعلق ہوتی ہے ساتھ اوسکے حرمت ... کہ علاوہ مدت میں ... شیرخوارگی کی ابتدا ... امام ابو حنیفہ کے نزدیک ... اگر دودھ پینا موقوف کیا لڑکے نے عمر شیرخوارگی کے اندر پھر پایا بعد اوسکے عمر شیرخوارگی ہی میں تو وہی دودھ پینا ہوا لیکے کہ پایا گیا دودھ پینا اوسکی مدت میں اور جب تمام ہو چکی مدت شیرخوارگی کی تو نہیں متعلق ہوتی حرمت ساتھ دودھ پینے کے اور ... مدت شیرخوارگی کی ... دودھ پلایا ... دو برس کے یہاں تک کہ اگر ... لڑکی کے بعد دو برس کے ... دودھ پلایا ... اور دو برس میں ... کیا جاوے گا اور یہ حرمت جیسے کہ ثابت ہوتی ہے جانب رضاعی یعنی دودھ پلانیوالی کی جانب میں ایسی ہی ثابت ہوتی ہے باپ رضاعی کی جانب میں اور باپ رضاعی وہ ہے کہ دودھ اوترا بسبب صحبت کرنے اوسکے یعنی خاوند دودھ پلانے والی کا حرام ہے ... باپ رضاعی اوسکی اور اصول اوسکی اور فروع اوسکی ... یہاں تک کہ اگر بچہ دودھ پیا ... رضاعی ... باپ رضاعی کی ... اور سب بھائی اور بہن ... اوسکی اور بھائی رضاعی باپ کا ... اور بہن ... رضاعی کا ... اور بہن اوسکی خالہ اوسکی اور ... دادا ... دادی اور نانا نانی رضاعی ... ثابت ہوتی ہے حرمت مصاہرت دودھ پینے میں یہاں تک کہ بیوی رضاعی باپ کی حرام ہے ... اور بیوی رضیع کی حرام ہے اوسکے باپ رضاعی پر اور اسی پر قیاس کرنا اور ... گردو مسئلہ ہیں ایک تو یہ کہ نہیں جائز مرد کو یہ کہ نکاح کرے اپنی نسبی بیٹی کی بہن سے اور دودھ کے علاوہ ... درست ہے لیے کہ اسکی نسبی بیٹی کی بہن اگر اوس سے ہوگی تو بیٹی اوسکی ہوگی اور اگر اوس سے نہ ہوگی تو ربیبہ اسکی ہوگی اور دودھ کے علاوہ ... نہیں ہیں یہاں تک کہ اگر نسب میں بھی ... اور اگر ... نہیں ... تو نکاح درست ہوا مثلاً ایک لونڈی تھی ... بچہ جنا اور دونوں شریکوں نے دعوی کیا اوسکا یہاں تک کہ ثابت ہوا نسب دونوں ... ایک ... کی ایک بیٹی ہو اور ... شریک ... نکاح کرے ... دوسرے کی بیٹی سے ... اون باتوں میں سے ایک بیٹی ... اگرچہ ... نکاح کر ... اپنی ... دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ نہیں جائز مرد کو یہ کہ نکاح کرے اپنی نسبی بھائی کی ماں سے اور یہ جائز ہے دودھ کے علاوہ ... میں اگر دونوں بھائی ہونگے ... تو ماں بھائی کی اوسکی بھی ماں ہوگی اور اگر دونوں سوتیلے بھائی ہونگے تو ماں بھائی کی اوسکے باپ کی بیوی ہوگی اور یہ باتیں دودھ کے علاوہ میں نہیں ... اور ... دودھ شریک بھائی جیسے کہ مسلا ل

سوائے جو نسب میں حرام ہیں رضاعت سے بھی حرام ہوتی ہیں مثلاً رضاعی بھائی بہن وغیرہ اور بعض کا بیان یہ ہے کہ ایک مرد کسی عورت کا دودھ پیئے اور دونوں کی ...
جو دودھ پینے سے حاصل ہو نکاح کرنا حرام ہے سوتیلے بھائی ... اور حلال ہے ... رضاعی بھائی کی ... اور رضاعی ماں ...
رضاعی کی اور جائز ہے نکاح کرنا ساتھ ماں اپنی رضاعی کے اور ساتھ ... اور دادی فرزند رضاعی کے ... نکاح کرنا فرزند رضاعی کی بھائی ...
اور اسکی بہن کی ... اور اسکی بھانجی سے ... اور اسی طرح عورت کو جائز ہے نکاح کرنا ساتھ باپ اپنے رضاعی کے اور ... بھائی اپنے
رضاعی ... کے ساتھ ... اور ... فرزند رضاعی ... سبب ... صاحب طلاق ... مرد ... دودھ
... نکاح کرے ... سے ... صحبت ... دودھ ... جب ... دودھ ...
اور منقطع ہوگا دودھ ... اور اگر حاملہ ہوئی ... دودھ ... ہوگا ... ولیکن ... امام ابوحنیفہ کے ...
ہوگا اول کا بیان ... ایک شخص نے نکاح کیا ایک عورت سے ... اس سے کبھی ... اس کے دودھ اور پلایا اسنے ایک لڑکے کو تو ہوگا ...
... عورت کا ... ایک شخص نے نکاح کیا ایک عورت سے ...
اس سے اور دودھ پلایا ایک لڑکے کو تو ... جائز ... اولاد کو نکاح کرنا ... اور جائز ... اسکو
نکاح کرنا اس لڑکی ... اگر ... ایک عورت سے ساتھ شبہ کے اور حاملہ ہوئی وہ ... دودھ پلایا اسنے ایک لڑکے کو
تو وہ ... رضاعی ... اور ... ثابت ہوگا ... ثابت ہوگا اس سے علاوہ دودھ کا ...
... ثابت ہوگا ... ایک شخص نے نکاح کیا ایک عورت سے ... اس سے بچہ اور دودھ پلایا
... اور ... ایک لڑکے کو ... اس ... شخص کی اولاد کے ...
... دودھ ... ایک لڑکے کو تو ہوگی ... رضاعی ...
اور ثابت ہوگی ... ان دونوں کے درمیان ... نکاح ... اسکو ... صحبت ...
اس سے تو جائز ہوگا اسکو نکاح ... اور اگر طلاق دیگا اسکو ... صحبت ... تو نہیں جائز ہوگا اسکو نکاح ... اس لڑکی ...
لڑکی ... دودھ ... ایک لڑکے کو ... متعلق ... سبب ... حرمت ...
ہوئی ... عورت کی ... ثابت ... حرمت ...
... اسکو ... حرمت کا سبب ... ثابت ہوگی حرمت ...
پانی ... ثابت ہوگی حرمت ... دودھ ... ایک بچہ کو ...
ہوگی حرمت ... عورت ... اگر ... دودھ ...
... حرمت ... ثابت ... اسلام ...
... ثابت ہوتی ... دودھ ...
حرمت ساتھ دودھ ... اور ...
میں ظاہر الروایت ... نزدیک ... ثابت ہو جاتی ... اگر ...
... دودھ ... ثابت ہونے کا اس ...

اور اگر دودھ غالب ہو گا تو بھی حرمت ثابت ہو گی یہ حرمت امام ابو حنیفہ کے نزدیک ہے کہ جب تیل یا چربی پر دودھ ملا کر [illegible] ہو گی تو بھی یہی حکم ہے یہ مبسوط کی کتاب الرضاع میں ہے
کیونکہ شوربے میں مل کر پکنے سے دودھ کی حالت بدل گئی اور اگر کھانا نہ پکایا گیا اور دودھ غالب ہو تو امام کے نزدیک ثابت ہوتی ہے اور صاحبین کے نزدیک حرمت ثابت ہو گی اور اگر
دودھ پانی کے ساتھ ملا کر دوا میں کیا اور دودھ آدمی کا غالب ہو تو ثابت ہو گی حرمت اور اسی طرح اگر بکری کے دودھ میں عورت کا دودھ ملا دیا اور عورت کا دودھ غالب ہو تو حرمت ثابت ہو گی
کیونکہ مستوی ہے دودھ میں اگر پانی ملا دیا تو اس میں بھی دودھ کا اعتبار ہو گا اور حرمت ثابت ہو گی جب تک کہ دودھ کا اثر باقی رہے اور اگر نہ رہے تو حرمت ثابت نہ ہو گی
حرمت اور اگر دودھ اور دوا کو ملا دیا اور دودھ غالب ہو تو حرمت ثابت ہو گی اور اسی طرح اگر دودھ دوا میں ملا دیا ہو تو بھی غالب کا اعتبار ہے
اور تفسیر غلبہ کی یہ ہے کہ معلوم ہو اس سے مزہ اور بو اور رنگ یعنی ایک چیز دوسری چیز پر غالب ہو اور اگر برابر ہو دودھ اور دوسری چیز تو حرمت ثابت
ہو گی اور مستوی کا مسئلہ کہ دودھ مغلوب ہو اور جب دودھ دو عورتوں کا ملا کر پلایا تو حرمت ساتھ غالب کے نزدیک امام ابو حنیفہ و امام ابو یوسف کے ہو گی
اور امام محمد کے نزدیک حرمت ساتھ دونوں کے ثابت ہو گی اور ایک روایت ابو حنیفہ سے بھی یہی ہے اور یہی اصح اور احوط ہے اور اگر دو عورتوں کا دودھ
برابر ہو تو متعلق ہوگی حرمت ساتھ دونوں کے اور اگر ایک عورت کا دودھ اچھی طرح جما لیا اور پنیر بنا کر کھلا دیا تو اس سے حرمت ثابت نہ ہو گی
اسی طرح اگر دودھ پیا نہ گیا اور کسی لڑکی کو دودھ پلایا کسی عورت کا اور وہ نہیں معلوم کہ کس نے پلایا ہے [illegible]
میں ہے تو حرمت ہو گی اور جب یہ حکم ہے تو لڑکی کو نکاح کرنا جائز نہیں ہے [illegible]
مسئلہ اگر ایک شخص نے نکاح کیا ایک لڑکی شیرخوار سے پھر اس کی ماں یا بہن یا اس کی بیٹی نے اس لڑکی کو دودھ پلایا تو وہ حرام ہو گی اس پر تو اس
پر واسطے اس کے نصف مہر واجب ہو گا اور پھر رجوع کرے [illegible] اگر قصد فساد کا کیا ہو
وہ لڑکی حرام ہو جائے گی اور ایک شیر خوار لڑکی سے نکاح کیا اور دودھ پلایا اس کو دوسری عورت نے تو دونوں اس پر حرام ہو جائیں گی [illegible]
جب کہ دودھ پلانے والی عورت نے اس کو دودھ پلایا اور مہر [illegible] ہے [illegible]
تو دونوں حرام ہو گئیں اور اگر اس نے تیسری بیوی کو بھی دودھ پلایا تو وہ بھی حرام ہو گی اور اگر دوسری بیوی کو
پھر دونوں کو مہر لازم ہو گا اور واجب ہو گا خاوند پر واسطے ہر ایک کے نصف مہر اور اگر قصد فساد کا کیا ہو تو رجوع کرے
[illegible] اگر دو لڑکیاں شیر خوار ہوں اور ایک ہی عورت نے دونوں کو دودھ پلایا تو دونوں حرام ہو جائیں گی
[illegible] ہو گی اگر کسی نے ایک چھوٹی لڑکی سے اور ایک بڑی سے نکاح کیا پھر بڑی نے چھوٹی کو دودھ پلایا تو دونوں حرام ہو جائیں گی
خاوند پر اور اگر صحبت نہ کی تھی بڑی سے تو اس کو مہر نہ ملے گا اور چھوٹی کو نصف مہر ملے گا اور اگر اس نے قصد فساد کا کیا تو
اور اگر قصد فساد کا نہیں کیا تو رجوع نہیں کر سکتا اور اگر صحبت کی تھی بڑی سے تو بڑی کو پورا مہر ملے گا اور ایک
[illegible] ایک گواہ اور ایک عورت کی گواہی سے حرمت ثابت نہ ہو گی [illegible]
[illegible] ہو گی اور اگر دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتیں گواہی دیں تو قاضی تفریق کر دے گا میاں بیوی کے درمیان
[illegible] صحبت نہ کی ہو تو نصف مہر واجب ہو گا اور اگر صحبت کی ہو تو پورا مہر اور عدت کا نفقہ
[illegible] اگر گواہی دیں کہ اس نے دودھ پیا ہے [illegible] تو قاضی کے نزدیک ثابت
ہو جائے گا [illegible]
[illegible]

اس عورت کا میاں بیوی ہونا فاسد ہوا نکاح اور نہیں مہر واسطے بیوی کے اگر صحبت نہیں کی ہو اُس سے اور قول قاضی کا دونوں کے توڑنے کا قائم ہے لیکن اگر وہ خبر دینے والی عادل
ہو تو اولیٰ یہ ہے کہ چھوڑ دے اسکو اور جب چھوڑ دے تو اولیٰ یہ ہے کہ دیوے اُسکو آدھا مہر اور اگر ہو چکا ہو صحبت کرنا اسکا اور یہ عورت کو افضل یہ ہے کہ نہ لے
اُس سے کچھ مہر اگر ہو بعد صحبت کرنے کے تو افضل خاوند کو یہ ہے کہ دیوے اُسکو پورا مہر اور نفقہ اور جگہ رہنے کی اور عورت کو افضل یہ ہے کہ لیوے جو کم ہو مہر مثل
اور مہر معین میں سے اور نہ لیوے نفقہ اور جگہ رہنے کی اور اگر اسکو طلاق نہیں دی ہو تو جائز ہے اسکو رہنا ساتھ خاوند کے اور اسی طرح اولیٰ ہے چھوڑ دینا اسکو اگر گواہی
دینے والی دو عورتیں ہوں یا ایک مرد اور ایک عورت یا دو مرد غیر عادل یا ایک مرد اور دو عورتیں غیر عادل ہوں اگرچہ نہ مانا اسکا مرد نے اور جھٹلایا اسکو عورت نے تو فاسد ہو
نکاح اور مہر [illegible] اگر سچا مانا عورت نے اسکا اور جھٹلایا اسکو مرد نے تو نکاح قائم ہے ولیکن [illegible] عورت کو قسم دے خاوند کو اور تفریق کی جاوے [illegible]
[illegible] ایک عورت سے جو کہ اسی نے نکاح کیا ہے کہ میری رضاعی بیٹی یا بہن ہے [illegible] تو [illegible] اسکے ساتھ نہیں ہے تفریق
کی جاوے درمیان اُن کے [illegible] استحسان [illegible] کہ حق ہو جیسا کہ اقتضا ہے تفریق کی جاوے درمیان اُنکے اور اگر کہا بعد [illegible]
نہ دیا اسکو اگر عورت نے تصدیق کی مرد کی تو نہیں [illegible] واسطے اُس عورت کے اور اگر جھٹلایا عورت نے اسکو تو [illegible] مہر دیا [illegible] صحبت کی ہو
اُس سے تو اُسکو دیا جاوے تمام مہر اور نفقہ اور جگہ رہنے کی اگر جھٹلایا [illegible] عورت نے [illegible] تصدیق کی تھی عورت نے تو اُسکو دینا [illegible] مہر مثل [illegible]
[illegible] نفقہ اور جگہ رہنے کی [illegible] نے اسکو [illegible] یہ میری رضاعی بہن ہے [illegible] وہم ہوا تھا [illegible] تو جائز ہے
اُسکو نکاح اُس عورت سے [illegible] نہیں جائز نکاح کرنا اُس سے [illegible] تو تفریق کی جاوے درمیان میاں بیوی میں اور اگر [illegible]
سے [illegible] تو تفریق کی جاوے درمیان میاں بیوی میں اور [illegible] رضاعی بھائی میرا یا رضاعی بھتیجا
رضاعی [illegible] عورت نے [illegible] اور اسی طرح جائز ہے اگر نکاح کرے اُس عورت سے
اسی طرح [illegible] رضاعی [illegible] نکاح کرنا اس سے اور اگر [illegible]
کہ [illegible] میری بیٹی یا میری بہن ہے [illegible] ہو وہ عورت [illegible]
[illegible] استحسان [illegible]
[illegible] تفریق کی جاوے درمیان دونوں کے [illegible] تفریق کی جاوے [illegible]
اور اگر کہا مرد نے واسطے عورت کے یہ [illegible] میری بیٹی یا بہن ہے [illegible] تفریق کی جاوے گی درمیان اُنکے [illegible]
کہ میاں بیوی [illegible] تفریق کی جاوے درمیان اُن کے [illegible] چوتھی قسم [illegible]
[illegible] کرنا اجنبی عورتوں کا [illegible] اجنبیات کا بیان [illegible] زیادہ چار عورتوں سے اور نہیں جائز
غلام کو [illegible] نکاح کرے زیادہ دو عورتوں سے اور جائز ہے آزاد کو [illegible] لونڈیوں کو [illegible] اگرچہ بہت ہوں اور غلام کو نہیں جائز [illegible]
سے ملک [illegible] اور مرد آزاد کو جائز ہے نکاح کرنا چار عورتوں سے آزاد ہوں [illegible] لونڈیاں ہوں یا ملی جلی اور غلام کو جائز ہے نکاح کرنا دو عورتوں سے آزاد ہوں
یا لونڈیاں ہوں یا ملی جلی [illegible] نکاح [illegible] نہیں جائز ہو گا [illegible]
سے ایک [illegible] فاسد ہو گا [illegible] سب کا [illegible] نکاح [illegible]
[illegible] جائز ہو گا [illegible] تفریق کی جاوے گی درمیان [illegible]
درمیان سب کے [illegible] جائز ہو گا نکاح ایک [illegible] ایک عورت [illegible]

[illegible]

[illegible]

جائز اسکو صحبت کرنی ایک سے ان دونوں میں سے بیان [illegible] کہ بعد [illegible] دوسری کو جسکو [illegible] اگر بیچا ایک کو [illegible] دونوں میں سے ایک کو ملک سے نکال دیا یا ہبہ کر دیا یا بیچ دیا
گئی وطن [illegible] سبب کیا [illegible] میں یا دلادی منکوحہ کو خلوت [illegible] اور بیچی عورت اسکی تو صحبت [illegible] دونوں میں سے ایک کہ
حرام ہے دوسری کو [illegible] اور اگر نکاح کیا ایک [illegible] صحبت کی [illegible] تو نہیں جائز اسکو [illegible] بھی [illegible]
واسطے [illegible] ساتھ نفس نکاح کے [illegible] صحبت کی [illegible] سکے [illegible] اسکو [illegible] دونوں کو وطی میں [illegible] اگر نکاح کیا اپنی
لونڈی کی بہن سے [illegible] لونڈی کہ صحبت کی تھی اس سے صحیح ہوا نکاح اور جبکہ جائز ہوا نکاح [illegible] صحبت [illegible] اگرچہ صحبت کی منکوحہ سے اور صحبت
کی منکوحہ سے [illegible] لونڈی کو اپنے پر ساتھ کسی سبب کے اسباب مذکورہ سے تو سوقت صحبت کرے منکوحہ سے اور صحبت کرے منکوحہ سے [illegible]
لونڈی سے اور اگر نکاح فاسد کیا اپنی لونڈی کی بہن سے تو نہیں حرام ہوگی [illegible] لونڈی [illegible] صحبت کرنا اس سے [illegible] صحبت کرے منکوحہ سے تو اسوقت
حرام ہوگی لونڈی کہ صحبت کرنا اس سے [illegible] ایک عورت [illegible] نکاح کیا [illegible] دونوں [illegible] دونوں سے
پس قبول کیا [illegible] ایک کا [illegible] دونوں میں سے تو وہ نکاح جائز ہوا اور اگر [illegible] دونوں سے [illegible] ایک سے [illegible]
پس کہا ایک نے [illegible] اور دوسری نے [illegible] دونوں کا [illegible] ایک شخص کو [illegible]
[illegible] عورت سے [illegible] دونوں [illegible]
[illegible] دونوں [illegible] دونوں نکاح باطل ہوئے اور [illegible] ساتھ [illegible] دونوں [illegible] ساتھ [illegible]
دونوں [illegible] کیا [illegible] دونوں میں [illegible] صورت میں [illegible] صحبت کی [illegible] نکاح [illegible] بیوی اپنی
کی [illegible] حال میں [illegible] عدت میں [illegible] طلاق [illegible] نکاح [illegible]
کی بہن سے بیوی کی عدت میں [illegible] نہیں جائز نکاح [illegible] دونوں [illegible] طلاق [illegible] عدت [illegible]
اور اگر [illegible] اپنی ام ولد کو تو نہیں حلال [illegible] بہن سے [illegible] عدت [illegible] اور حلال [illegible] سوی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] بعد [illegible] مسلمان ہو کر بعد
[illegible] نکاح [illegible] فاسد [illegible] حنیفہ [illegible]
صاحبین کے نہیں جائز [illegible] دونوں [illegible] ایک [illegible]
[illegible] دوسری [illegible] صورت [illegible]
[illegible] بیٹیاں [illegible] ایک دوسری کی [illegible] اگر نکاح کرے [illegible] اسکی بیٹی سے نکاح کرے اور [illegible]
اور [illegible] بیٹیاں تو [illegible] بیٹیاں [illegible] ایک دوسری کی خالہ ہونگی [illegible] نکاح کیا ایک عورت سے [illegible]
اور [illegible] نکاح کیا [illegible] کہ ایک [illegible] دونوں میں [illegible] نہیں حلال [illegible] نکاح [illegible] تھی

بابت درست تھی اور دوسری ایسی تھی کہ حلال تھا تو اس سے تو صحیح ہوگا نکاح اس کا کہ حلال تھی اور باطل ہوگا نکاح دوسری کا اور مہر مسمیٰ سارا اسی کے
لیے ہوگا کہ جائز ہوا نکاح اس سے اور یہ نزدیک ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے ہے اور اگر صحبت کی اس سے کہ حلال نہیں تھی تو اس کو مہر مثل ملے گا اور یہ حقیقت ہے اور مہر مسمیٰ سارا اسکے
لیے ہوگا کہ حلال تھی اور یہ اسی قسم کے مسائل ہیں کہ نکاح کیا دو عورتوں سے ایک ساتھ کہ ایک نہیں جائز ہوتی کہ ساتھ اس کے آزاد عورت ہو اور ساتھ اس کے باندی بھی
ہو اور صحبت کی ہو اور اگر ایک باندی اور آزاد عورت کو ایک عقد میں تو صحیح ہوگا نکاح آزاد کا اور باطل ہوگا باندی کا اور یہ جب ہے کہ صحیح ہو نکاح آزاد عورت کا
تنہا پس اگر صحیح ہوگا تو مال اس کا بھی ساتھ اس کے لازم ہوگا نہیں تو جب ہوگا باطل نکاح لونڈی کا اور اگر نکاح کیا لونڈی سے پھر آزاد عورت سے تو صحیح ہوگا نکاح دونوں کا اور اگر
کیا لونڈی سے آزاد عورت پر کہ ہو وہ عدۃ میں طلاق بائن کے یا تین طلاق کی تو نہیں جائز ہوگا نکاح نزدیک ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے اور نزدیک صاحبین کے جائز ہوگا اور اگر
آزاد عدۃ میں تھی طلاق رجعی کی تو نہیں جائز ہوگا بالاتفاق اور اگر نکاح کیا لونڈی سے اور آزاد عورت سے اور آزاد عورت عدۃ میں تھی تو نکاح فاسد کیا لونڈی کا شبہ کے
تو جائز ہوگا نکاح لونڈی کا اور اگر نکاح کیا ایک شخص نے آزاد عورت سے پھر عدۃ لونڈی کہ وہ عدۃ میں تھی طلاق رجعی کی پھر رجوع کی لونڈی سے تو جائز ہو کہ لونڈی
واقع کیا آزاد ہو تب بھی صحبت کی اس سے بلا اذن مالک پھر کے بعد نکاح کیا لونڈی سے بلا اذن مالک کے پھر اجازت دی مالک نے لونڈی کے نکاح کی تو جائز ہوگا
صحیح ہوگا یہ شخص نے لونڈی کہ کیا مالک لونڈی سے بلا اذن مالک کے تھی کہ آزاد عورت نہیں کی اس سے پھر نکاح کیا آزاد عورت سے پھر اجازت دی مالک نے تو جائز ہو
گا لونڈی کا اور اگر نکاح کیا لونڈی سے بلا اذن اس کے مالک کے پھر نکاح کیا اس کی بیٹی سے اور وہ تھی آزاد پھر اجازت دی مالک نے لونڈی کے نکاح کی تو جائز ہوگا نکاح
اس کا یہ شخص ۔ وہ بیٹی ہے لونڈی کی اور بیٹی پوتی کی جس ایک شخص نے کہ جس عورت کا نکاح کر دیا اور قبول کیا لونڈی کے ۔ بیٹی تو نہ ہوگا
اگر تین کیا ایک نکاح آزاد کا تو جائز ہوگا اور جائز نہیں لونڈی کا ہے اس سے ہوگا جب ہوا گیا ہو آزاد کا نکاح کر لینا بیٹی کی ۔ ۔ حکم ہوا آزاد کی
کی تو لونڈی سے نکاح کرنا اور پھر نکاح کیا جا سکتا ہے لونڈی اور آزاد عورت سے ایک عقد میں تو صحیح ہوگا نکاح لونڈی کا اور یہ حکم امام ابن کے قول سے ہے
اگر کسی نے کسی نے جائز ہو کر نکاح کسی کی کی لونڈی سے اس کے عدۃ میں ہو خواہ عدۃ طلاق کی ہو یا وفات کی یا نکاح فاسد کی کہ صحبت واقع ہوئی تھی یا عدۃ شبہ
نکاح کی اگر نکاح کیا اس کا جنہی پس زناء انجانی کے پھر صحبت کی اس سے وجب ہوگی عدۃ اور اگر جانتا تھا کہ نکاح جائز ہی نہیں تو واجب ہوگی حد یہاں تک
کہ نہیں جرم ہوگی خاوند کو صحبت کی اس سے تو جائز ہو جب صاحب عدت کے لیے نکاح کرنا اس سے اس صورت میں کہ نکاح باقی ہے ۔ مسئلہ اگر نکاح کیا
نکاح کر چکی ہو اپنے کے حلال ہو تو اس کی صحیح ہے اور جو چیز کہ بحث ہیں وہی مسائل ہیں جن سے یہاں تک کہتے تو اگر نکاح کیا کسی عورت سے جس نے زنا کیا
یا حاملہ ہو زنا سے تو وفا پر ہوتا ہے اس کو کہ نکاح جائز ہے صحبت بھی کرے اس کو جب تک وضع حمل ہو عورت حمل کی کہ جس سے ہو
حمل سے پہلے اس کی ۔ یہ کہ ایسا کہ اس کی حقیقت ظاہر تھی پس اگر وہ حمل کر لے تو نکاح کا جائز ہے بہ نسبت زیادہ سے تو جب تک حمل کو جانا جاتا ہے
اس کو تو جائز ہے کہ حقیقت پہلے کی نہیں ظاہر ہوئی اگر لونڈی سے ہیں تو حمل کی وہ صحبت سے ہے جس میں جائز نکاح ہو اور ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک
ہیں ہیں جیسے کہ عورت سے صحبت کی ہے ۔ اگر حمل ہو تو جائز ہے نکاح اس سے لیکن صحبت نہ کرے اس سے یہاں تک کہ وضع حمل کی ہو
ابو یوسف رحمہ اللہ اور اسی روایت پر فتوی کیا جاوے ۔ امام محمد رحمہ اللہ نے روایت کی ہو کہ نہیں جائز ہے نکاح اس سے صاحب حمل نے یا جو کہ حمل اس کا سے ہے تو
قابل حمل کے ہو کہ ایک شخص نے نکاح کر دیا اپنی ام ولد کا کسی سے اور حال یہ ہے کہ وہ حاملہ تھی اس سے تو نکاح اس کا باطل ہوا اور اگر حاملہ نہ تھی تو صحیح ہو
نکاح اس کا ایک شخص نے صحبت کی اپنی لونڈی سے پھر نکاح کر دیا تو جائز ہے مگر یہ کہ اس کا مالک کو مستحب ہے کہ استبراء کرے اس سے واسطے حفاظت نطفہ
کے اور جب جائز ہو نکاح تو جائز ہے اس سے ۔ شوہر کو صحبت کرنی اس سے پہلے استبراء کے نزدیک ابی حنیفہ اور ابو یوسف رحمہ اللہ کے اور کہا
امام محمد رحمہ اللہ نے کہ نہیں درست ہے یہ کہ صحبت کرے اس سے یہاں تک کہ استبراء کرے اس سے ۔ کہا فقیہ ابو اللیث نے کہ قول امام محمد کا قریب

چہ طرف احتیاط کے اور اسی پر عمل کرتے ہیں اور خلاصہ میں ہے کہ اگر نکاح کیا اس کے مالک نے پہلے استبراء کے پس اگر استبراء کیا تھا اس نے
پہلے نکاح کرنے شوہر کے تو جائز ہوگی صحبت کرنی خاوند کو بغیر استبراء کے اتفاقاً اور اگر دیکھا ایک عورت کو زنا کرتے ہوئے پھر نکاح کیا اس سے حلال ہوگی
صحبت کرنی اُس سے پہلے استبراء کے نزدیک ابو حنیفہ اور ابو یوسف کے اور کہا امام محمد نے کہ نہیں دوست رکھتا ہوں اسکے لیے یہ کہ صحبت کرے
جبتک کہ نہ استبراء کرے تاتارخانیہ اگر نکاح کیا کسی نے باندی کی لونڈی سے جائز ہوا ہمارے نزدیک اور جائز ہے نکاح کرنا بغیر حربی کا بعد اسکے اگر وہ حربیہ
آئی تھی تنہا بدون خاوند کے اور نکل گئی طرف اسلام کے اور نہیں عدت اُس پر اور اسی طرح جو عورت ہجرت کر کے آئے جائز ہے نکاح اسکا اور نہیں عدت
اسپر نزدیک ابی حنیفہ رحمہ کے اور صاحبین کے نزدیک اسپر عدت ہے اور نہیں جائز نکاح اسکا اور نہیں خلاف اسمیں کہ نہیں حلال ہے صحبت کرنی بعد
استبراء کے ساتھ ایک حیض کے آٹھویں قسم حرام ہیں عورتیں بسبب شرک کے نہیں جائز نکاح کرنا مجوسیات سے اور بت پرستنی سے اور برابر ہیں آزاد
اور لونڈیاں اس حکم میں اور داخل ہیں بت پرستنی میں وہ جو پوجتی ہیں سورج کو اور ستاروں کو اور صورتیں کہ اچھا جانتی ہیں اور سب معطلہ اور زنادقہ اور باطنیہ
اور اباحیہ اور ہر مذہب والی کہ اعتقاد اسکا موجب کفر ہے اور نہ صحبت کرے اپنی لونڈی مشرکہ مجوسیہ سے اور جائز ہے مسلمان کو نکاح کرنا کتابیہ یہودیہ نصرانیہ
[illegible] خواہ آزاد ہو یا لونڈی [illegible] اور جو عورت [illegible] ایک مسلمان کتابیہ سے تو چاہیے [illegible]
منع کرتا رہے کہ نکلے طرف عبادت خانوں انکے کی اور نہ بنادے شراب [illegible] مجبور کرے اسکو غسل پر بعد حیض و نفاس و جنابت کے اور اگر نکاح کیا
مسلمان نے کتابیہ حربیہ سے دار الحرب میں جائز ہے لیکن مکروہ ہے پھر اگر نکالا اسکو طرف دار الاسلام کے تو نکاح باقی رہا اور اگر نکلا مسلمان دار الحرب سے
تنہا اور وہیں چھوڑ آیا تو واقع ہوئی فرقت بسبب تباین دارین کے اور جو شخص کہ معتقد ہو دین آسمانی کا اور اسکے واسطے کتاب ہو مثل صحیفوں ابراہیم اور
شیث کے اور زبور داؤد کے پس وہ اہل کتاب سے ہے پس جائز ہے نکاح انکی عورتوں سے اور کھانا ذبیحہ انکا ہو کہ اور جسکے ماں باپ میں سے ایک کتابی ہو
اور دوسرا مجوسی تو حکم اسکا کتابی کا سا ہے [illegible] کہ مسلمان نے کتابیہ سے نکاح کیا پھر وہ مجوسیہ ہو گئی تو حرام ہو گئی وہ اسپر اور فسخ ہوا نکاح اس کا
اور اگر نکاح کیا یہودیہ سے پھر وہ نصرانیہ ہو گئی یا نصرانیہ سے پھر وہ یہودیہ ہو گئی تو نہیں فاسد ہوتا نکاح اسکا اور اصل میں ہے کہ اگر کیا ایک مسلمان نے نکاح
[illegible] تو نکاح باطل ہوتا ہے پھر جبکہ فاسد ہوا نکاح بسبب [illegible]
تو جدائی کی جاوے [illegible] صحبت کرنے کے اس سے اور اگر صحبت کرنے کے بعد [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] بعض سے [illegible]
[illegible] اور جائز ہے [illegible] نویں قسم حرام ہیں بسبب ملک کے غیر
جائز ہے کو نکاح کرنا [illegible] باطل ہوگا [illegible]
واسطے ملک [illegible] لونڈی سے [illegible]
[illegible] نکاح [illegible] اگر ہوگی
حرمت [illegible] صحبت حلال [illegible] اپنی بیوی [illegible] ساتھ [illegible] باطل ہوگا نکاح [illegible]
[illegible] نہیں حلال ہے [illegible] نکاح کرنا اس عورت [illegible] ساتھ [illegible] اسکو پہلے صحبت کرنے دوسرے

خاوند کا اور نہیں حلال ہوتی کسی کو بعد اسکے کہ اسکو دو طلاقیں دے اور بعد اسکے کہ مرد نے چاہا ہو کہ اسکو نکاح کرے پس حنفیہ کے نزدیک اسکو صحبت کرنی اس سے ساتھ ملک یمین کے اور اگر نکاح کیا اور طلاق دے پھر دو طلاقیں دیں یا اسکو پھر رجوع کیا اسکو اور نکاح کیا اسکو حلال ہوتی ہے مرد کو نکاح کرنا اس سے یہاں تک کہ نکاح کرے غیر اسکا اور صحبت کرے اس سے اور طلاق دے اسکو اور پھر عدت گذرے اسکی **مسائل متفرقہ** نکاح متعہ کا باطل ہے نزدیک حنفیہ کے اور نہیں واقع ہوگی اس پر طلاق اور نہ ایلاء اور نہ ظہار اور نہ وارث ہوں گے آپس میں دونوں اور متعہ یہ ہے کہ کہے مرد اس عورت کو کہ حاضر ہے میں نفع اٹھاؤں تجھ سے اتنی مدت دس روز تک یا چند روز یا کہے تمتع لیتا ہوں تجھ سے اور نکاح موقت بھی باطل ہے اور نہیں ہے فرق درمیان مدت دراز اور کم کے اور درمیان مدت معلوم کے اور مجہول کے اور اگر نکاح کیا اور نیت میں تھا کہ اتنی مدت تک رکھوں گا تو نکاح صحیح ہے اور اگر نکاح کیا ایک عورت سے اور اسکی نیت میں ہے کہ رہوں گا اسکے ساتھ ایک مدت تو صحیح ہے اور اگر نکاح کیا ایک عورت سے شرط پر کہ طلاق دے اسکو بعد ایک مہینے کے پس یہ جائز ہے اور نہیں ہے مضائقہ ساتھ اس شرط کے اور نکاح صحیح ہے اور اگر دعویٰ کرے ایک مرد ایک عورت پر نکاح کا اور گواہ لاوے اور حاکم حکم کر دے تو جائز ہے مرد کو صحبت کرنا اس سے ظاہر اور باطن میں نزدیک ابوحنیفہ کے اور یہی قول ابو یوسف کا پہلا ہے اور امام محمد کے نزدیک اور یہی قول آخر ہے ابو یوسف کا نہیں جائز ہے اور اگر عورت نے دعویٰ کیا کہ اسکے خاوند نے طلاق دی ہے اسکو تین طلاقیں اور گواہ جھوٹے لائی اور حاکم نے حکم کر دیا اور عورت نے نکاح کیا دوسرے خاوند سے تو نزدیک امام ابوحنیفہ کے جائز ہے اور نزدیک صاحبین کے نہیں جائز ہے اور اگر دو گواہ گواہی دیں جھوٹے تو بھی یہی حکم ہے اور اگر زنا کرے کوئی عورت سے تو حلال ہوگا اس عورت سے نکاح کرنا بعد عدت کے اور حلال ہوگا نکاح کرنا اس سے اور حرام ہوگی عورت خاوند پر اور نزدیک ابو یوسف کے حلال ہوگا اور صحبت کرنی حلال نہیں جب تک کہ نہ استبراء کرے اور اگر حاملہ ہو تو نکاح جائز ہے لیکن صحبت نہ کرے جب تک کہ بچہ نہ جنے اور اگر عورت نکاح کرے اور معلوم ہو کہ حاملہ ہے تو نکاح صحیح ہوگا اور جائز ہوگا عورت کو رہنا ساتھ خاوند کے اور اگر نکاح کیا اور گواہ نہیں تھے تو جائز نہیں ہے اور نہیں جائز ہوگا عورت کو رہنا ساتھ خاوند کے یہ سب مسائل فتاویٰ عالمگیری سے منقول ہیں تمام ہوا بیان محرمات کا **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یُجْمَعُ بَیْنَ الْمَرْاَۃِ وَعَمَّتِھَا وَلَا بَیْنَ الْمَرْاَۃِ وَخَالَتِھَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ جمع کیا جاوے درمیان عورت کے اور پھوپھی اسکی کے اور نہ درمیان عورت کے اور خالہ اسکی کے نقل کیا بخاری و مسلم نے **ف** یعنی پھوپھی اور بھتیجی کو اور خالہ اور بھانجی کو ایک نکاح میں جمع کرنا حرام ہے اور اس پر علماء کا اتفاق ہے اور تحقیق اسکی اوپر گذری اور مطلب یہ ہے کہ دو عورتیں کہ ایک ان میں سے اگر مرد فرض کی جاوے تو دوسری سے نکاح جائز نہ ہو ان دونوں کا جمع کرنا حرام ہے **وَعَنْ عَائِشَۃَ** قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَۃِ مَا یَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَۃِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت ہے عائشہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام ہوتا ہے بسبب دودھ پینے کے وہ چیز کہ حرام ہوتی ہے

جنہوں نے نقل کی ہے بخاری نے ف یعنی دودھ پینے سے حرام ہوتی ہیں جو کہ سبب نسب کے حرام ہوتی ہیں مگر چند ایک مسائل مستثنیٰ ہیں کہ بعض ان میں سے یہ ہیں کہ ایک صورت میں فرق ہے درمیان نسب کے اور رضاعت کے کہ چنانچہ بیان مفصل اس کا شیخ نے ذکر کیا ہے اور پھر رضاعت دودھ کا ہونا ہے بچے کا معلوم ہوتا ہے اور خلوت درست ہے لیکن نہیں مترتب ہوتا ہے تمام احکام نسب کا کہ نہیں وارث ہوتے دونوں آپس میں نہ واجب ہوتا ہے نفقہ اور نہیں قصاص ساقط ہوتا ہے ۔ وعن عائشة قالت جاء عمي من الرضاعة فاستأذن علي فأبيت أن آذن له حتى أسأل رسول الله صلى الله عليه وسلم فجاء رسول الله صلى الله عليه وسلم فسألته فقال إنه عمك فأذني له قالت فقلت يا رسول الله إنما أرضعتني المرأة ولم يرضعني الرجل فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إنه عمك فليلج عليك وذلك بعد ما ضرب علينا الحجاب. متفق عليه اور روایت ہے عائشہ رضی سے کہ آیا چچا میرا دودھ کے رشتہ کا اور چاہی اجازت میرے پاس آنے کی پس انکار کیا میں نے اجازت دینے سے یہاں تک کہ پوچھوں میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے تو آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس پوچھا میں نے ان سے پس فرمایا تحقیق وہ چچا تیرا ہے پس اجازت دے اس کو کہا عائشہ نے پس کہا میں نے یا رسول اللہ دودھ پلایا مجھ کو عورت نے اور نہیں دودھ پلایا مجھ کو مرد نے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق وہ چچا تیرا ہے چاہیے کہ داخل ہو تجھ پر یعنی آوے تیرے پاس اور یہ تھا اس کا بعد اترنے حکم پردہ کے ۔ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف وہ چچا ان کا افلح تھا بھائی ابو القعیس کا اور عائشہ کی دودھ پلانے والی ابو القعیس کی عورت تھی حضرت عائشہ نے سمجھا کہ دودھ پلانے کا سبب عورت سے نسبت ہے اور مرد سے کچھ نسبت نہیں پس حضرت نے فرمایا کہ یہ حرمت دودھ پلانے والی عورت کے خاوند سے بھی ثابت ہوتی ہے پس اس سے معلوم ہوا کہ سبب حرمت دودھ پینے کی دودھ پلانے والی کی جانب میں ثابت ہوتی ہے ویسی ہی اس کے خاوند کی جانب میں ہوتی ہے ۔ وعن علي أنه قال يا رسول الله هل لك في بنت عمك حمزة فإنها أجمل فتاة في قريش فقال له أما علمت أن حمزة أخي من الرضاعة وإن الله حرم من الرضاعة ما حرم من النسب. رواه مسلم اور روایت ہے حضرت علی رضی سے کہ انہوں نے کہا یا رسول اللہ کیا ہے خواہش آپ کو بیٹی میں چچا اپنے کے حمزہ کی پس تحقیق وہ خوبصورت جوان عورت ہے قریش کی بیٹیوں میں پس فرمایا حضرت نے حضرت علی کو کیا نہیں جانتا تو کہ تحقیق حمزہ بھائی ہے میرا دودھ شریک اور تحقیق اللہ تعالیٰ نے حرام کی ہے سبب دودھ پینے کے وہ چیز کہ حرام کی ہے سبب نسب کے نقل کی یہ مسلم نے ف حضرت حمزہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دودھ شریک بھائی ہیں اس لئے کہ ثویبہ لونڈی تھی ابو لہب کی کہ دودھ پلایا اس نے حضرت حمزہ کو اور بعد چار برس کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اور ثویبہ نے خبر دی حضرت کے پیدا ہونے کی ابو لہب کو تو ابو لہب نے خوشی پیدا ہونے بھتیجے کی میں اس لونڈی ثویبہ کو آزاد کر دیا سبب اسی خوشی کے کہ ابو لہب کو پیر کے دن عذاب میں تخفیف ہوتی ہے اسلئے کہ آنحضرت کی پیدائش کا دن ہے اور حضرت حلیمہ سعدیہ نے بھی دودھ پلایا حضرت کو اور آنحضرت نے اس کے بعد بھی تحقیق اس کا احسان مانا ۔ وعن أم الفضل قالت إن نبي الله صلى الله عليه وسلم قال لا تحرم الرضعة أو الرضعتان. وفي رواية عائشة قال لا تحرم المصة والمصتان. وفي رواية لأم الفضل قال لا تحرم الإملاجة والإملاجتان. رواه مسلم اور روایت ہے ام فضل سے کہ کہا تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں حرام کرتا یعنی نکاح کو ایک بار دودھ پلانا یا دو بار دودھ پلانا اور ایک روایت میں عائشہ رضی سے یوں ہے کہ فرمایا حضرت نے نہیں حرام کرتا ایک بار چوسنا اور دو بار چوسنا اور روایت ام الفضل سے یوں ہے کہ فرمایا حضرت نے نہیں حرام کرتا ایک بار داخل کرنا پستان کا یا دو بار داخل کرنا یہ روایتیں ہیں مسلم کی ف ظاہر ان حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک دو بار دودھ پینے سے نکاح نہیں حرام ہوتا بلکہ تین بار یا زیادہ پینے سے حرام ہوتا ہے اور بعض علماء نے اس پر عمل کیا ہے اور ہمارے نزدیک

اور اکثر اہل علم کے نزدیک یہ ہے کہ رضاعت قلیل و کثیر دودھ کا برابر ہے حرمت دودھ پینے کی جب کہ دو برس میں ہو اکثر علما کے نزدیک اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک ڈھائی برس اور دلیل ان کی یہ ہے کہ آیت کریمہ میں مطلق وارد ہوا ہے و امہاتکم اللاتی ارضعنکم مطلق وارد ہوئی ہے اور خبر واحد سے تقیید اس کی جائز نہیں کہ مقید کرے اطلاق کتاب کو اور دلیل ان کی حدیث حضرت عائشہ کی ہے کہ وہ بھی مطلق وارد ہوئی ہے کہ یحرم من الرضاعة ما یحرم من الولادة اور امام شافعی کے نزدیک پانچ بار سے کم پینے سے حرمت نہیں ہوتی اور اگلی حدیث دلیل ان کی ہے۔ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ فِيمَا أُنْزِلَ مِنَ الْقُرْآنِ عَشْرُ رَضَعَاتٍ مَعْلُومَاتٍ يُحَرِّمْنَ ثُمَّ نُسِخْنَ بِخَمْسٍ مَعْلُومَاتٍ فَتُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ فِيمَا يُقْرَأُ مِنَ الْقُرْآنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا انہوں نے اترا تھا قرآن میں یہ کلام کہ دس بار دودھ پینا معلوم ہو وے دو اس کا حرام کرتا ہے پھر منسوخ ہو گیا ساتھ پانچ بار دودھ پینے کے معلوم ہو جو بیشک یہ حکم اترا کہ پینا پانچ بار کا معلوم ہو حرام کرتا ہے پس یہ کلام منسوخ ہوا پھر وفات کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حالانکہ یہ آیت پڑھی جاتی تھی قرآن میں نقل کی یہ مسلم نے ف پہلے حکم یہ تھا کہ دس بار دودھ پیے تو حرام ہو پھر یہ حکم منسوخ ہوا اور حرمت پانچ بار سے ہوئی اور حکم ہوا کہ پانچ بار پینا حرام کرتا ہے مگر یہ جو حضرت عائشہ کی قرأت میں منسوخ ہوا پس یہ مسئلہ صحابہ کے نزدیک اور امام شافعی کے نزدیک کا اور یہ عمدہ مذہب ہے اور امام اعظم اور مالک کے نزدیک عمل میں کا منسوخ ہو اس واسطے کہ آیت و امہاتکم اللاتی ارضعنکم مطلق وارد ہوئی ہے واللہ اعلم۔ وَعَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا رَجُلٌ فَكَأَنَّهُ كَرِهَ ذَلِكَ فَقَالَتْ إِنَّهُ أَخِي فَقَالَ انْظُرْنَ مَنْ إِخْوَانُكُنَّ فَإِنَّمَا الرَّضَاعَةُ مِنَ الْمَجَاعَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم آئے ان کے پاس اور نزدیک ان کے تھا ایک شخص بیٹھا پس گویا کہ برا جانا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پس کہا حضرت عائشہ نے کہ تحقیق یہ شخص بھائی میرا ہے دودھ شریک فرمایا حضرت نے دیکھو سوچ لو جو بھائی تمہارے ہیں پس سوائے اس کے نہیں کہ معتبر شرع میں دودھ پینا وقت بھوک کے ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی دودھ پینا شرع میں وہ معتبر ہے کہ تمام غذا اس کی ہو اور بھوک کو دفع کرے اور یہ بات عمر دو سال میں ہوتی ہے پہلے تمام ہونے دو برس کے اکثر کے نزدیک اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک پہلے تمام ہونے ڈھائی برس کے اس واسطے کہ بعد اس کے پینا حرام نہیں ہوتا سو یہ دودھ کا مقصد یہ ہے کہ حرمت دودھ پینے کی بڑی عمر میں ثابت ہوتی اور وہ شخص جو حضرت عائشہ کے پاس بیٹھا تھا اور اس کو انہوں نے دودھ شریک بھائی کہا شاید بڑی عمر میں دودھ پیا تھا اور کہتے ہیں کہ بعد اس کے حضرت عائشہ کا یہ حکم رہا کہ حرمت دودھ پینے کی بڑی عمر میں حاصل ہوتی ہے۔ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّهُ تَزَوَّجَ ابْنَةً لِأَبِي إِهَابِ بْنِ عَزِيزٍ فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ قَدْ أَرْضَعْتُ عُقْبَةَ وَالَّتِي تَزَوَّجَ بِهَا فَقَالَ لَهَا عُقْبَةُ مَا أَعْلَمُ أَنَّكِ أَرْضَعْتِنِي وَلَا أَخْبَرْتِنِي فَأَرْسَلَ إِلَى آلِ أَبِي إِهَابٍ فَسَأَلَهُمْ فَقَالُوا مَا عَلِمْنَا أَرْضَعَتْ صَاحِبَتَنَا فَرَكِبَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ فَسَأَلَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ وَقَدْ قِيلَ فَفَارَقَهَا عُقْبَةُ وَنَكَحَتْ زَوْجًا غَيْرَهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے عقبہ بیٹے حارث کے سے کہ انہوں نے نکاح کیا بیٹی ابو اہاب بیٹے عزیز کے سے پھر آئی ایک عورت اور کہا کہ تحقیق دودھ پلایا میں نے عقبہ کو اور اس عورت کو کہ نکاح کیا عقبہ نے اس سے یعنی پس وہ عورت دودھ شریک بہن ہوئی عقبہ کی پس کہا اس کو عقبہ نے نہیں جانتا میں یہ کہ تحقیق تو نے دودھ پلایا ہے مجھ کو اور نہ خبر دی تھی تو نے مجھ کو پہلے اس سے پس بھیجا عقبہ نے ایک شخص کو طرف لوگوں ابو اہاب کے پس پوچھا ان سے کہ تمہاری لڑکی کو دودھ پلایا ہے اس عورت نے پس کہا انہوں نے نہیں جانتے ہم کہ دودھ پلایا ہو اس عورت نے ہماری لڑکی کو پس سوار ہو کر چلے عقبہ طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ میں اور پوچھا حضرت سے حکم اس کا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کس طرح نکاح میں رکھے گا تو اس کو حالانکہ تحقیق کہا گیا ہے کہ دودھ شریک بہن تیری ہے پس جدا کر دیا اس عورت کو عقبہ نے اور نکاح کیا اس عورت نے دوسرے خاوند سے سوائے ان کے نقل کی یہ بخاری نے

ف اس حدیث سے دلیل پکڑی ہے امام احمد نے کہ ایک عورت کی گواہی دودھ کے مقدمہ میں قبول ہے اور امام اعظم اور اکثر علما کے نزدیک ثبوت

دودھ پلانے والی دو مرد و ان ایک مرد و دو عورتیں عادل سے ہوتا ہے اور جماعت نے حدیث کا جواب دیا ہے کہ حضرت نے یہ احتیاط اور تقویٰ کی غرض سے فرمایا کہ شبہ میں
دونوں کا نسب نہیں ہو۔ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ حُنَیْنٍ بَعَثَ جَیْشًا اِلٰی اَوْطَاسٍ فَلَقُوْا عَدُوًّا فَقَاتَلُوْھُمْ
فَظَھَرُوْا عَلَیْھِمْ وَاَصَابُوْا لَھُمْ سَبَایَا فَکَاَنَّ نَاسًا مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَحَرَّجُوْا مِنْ غِشْیَانِھِنَّ مِنْ اَجْلِ
اَزْوَاجِھِنَّ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِیْ ذٰلِکَ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَاءِ اِلَّا مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ اَیْ فَھُنَّ لَھُمْ حَلَالٌ اِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُھُنَّ
رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دن حنین کے بھیجا ایک لشکر اوطاس کی طرف اور اوطاس ایک نام ہے ایک جگہ کا نزدیک طائف کے
پس ملے دشمن سے پس لڑے ان سے پس غالب ہوئے ان پر اور پکڑیں ان کی لونڈیاں پس گویا بعض آدمیوں نے صحابہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سے پرہیز
کیا صحبت کرنے سے ان لونڈیوں کے سبب ان کے خاوندوں کے جو کہ مشرک تھے پس اتاری اللہ تعالیٰ نے اس مقدمہ میں یہ آیت اور حرام کی گئی ہیں تم پر خاوند والیاں
مگر وہ عورتیں کہ مالک ہوئے ہیں ہاتھ تمہارے یعنی وہ لونڈیاں کہ دار الحرب سے پکڑی آئی ہوں اور ان کے خاوند دار الحرب میں موجود ہیں پس یہ لونڈیاں ان کے لیے
حلال ہیں جس وقت کہ گزر جاوے عدت ان کی نقل کی یہ مسلم نے ف عورت جو کسی کے نکاح میں ہو اس سے اور کسی کو نکاح کرنا اور اپنے تصرف میں لانا
درست نہیں مگر کافروں کی بیبیاں کہ قید ہو کر پکڑی آویں اور خاوند ان کے دار الحرب میں موجود ہوں تو ان کو اپنے تصرف میں لانا درست ہے جبکہ عدت ان کی گزر
جاوے اور مراد عدت سے استبرا ہے یعنی اگر حاملہ ہو تو وضع حمل ہو اور اگر حاملہ نہ ہو تو ایک حیض گزر جاوے اور جس کو حیض نہ آتا ہو اس کو ایک مہینہ گزر جاوے پھر لیوے
کہ کہتے ہیں ابن عباس جاریہ کہ جب لونڈی خاوند والی بکے تو ٹوٹ جاتا ہے نکاح اس کا اور حلال ہوتی ہے واسطے خریدنے والے کے صحبت کرنی اس سے
بعد استبرا کے سبب جائز ہونے اس بیع کے اور سب علما کہتے ہیں کہ نکاح اس کا نہیں ٹوٹتا اور یہ آیت خاص بندیوں کے حق میں نازل ہوئی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

فصل دوسری عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی اَنْ تُنْکَحَ الْمَرْاَۃُ عَلٰی عَمَّتِھَا اَوِ الْعَمَّۃُ عَلٰی بِنْتِ اَخِیْھَا
وَالْمَرْاَۃُ عَلٰی خَالَتِھَا اَوِ الْخَالَۃُ عَلٰی بِنْتِ اُخْتِھَا لَا تُنْکَحُ الصُّغْرٰی عَلَی الْکُبْرٰی وَلَا الْکُبْرٰی عَلَی الصُّغْرٰی رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ
وَالدَّارِمِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَرِوَایَتُہٗ اِلٰی قَوْلِہٖ بِنْتِ اُخْتِھَا۔ روایت ہے ابی ہریرہ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اس سے کہ نکاح
کیا جاوے عورت پر پھوپھی اس کی کے یا پھوپھی پر بھتیجی اس کی کے اور منع فرمایا اس سے کہ نکاح کیا جاوے عورت پر خالہ اس کی کے یا خالہ پر بھانجی اس کی کے نہ نکاح کیا جاوے چھوٹی
کا اوپر بڑی کے اور نہ بڑی کا اوپر چھوٹی کے نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود اور دارمی اور نسائی نے اور روایت نسائی کی تا قول بنت اختہا کی ہے ف
دونوں کی ... یعنی بڑی سے مراد پھوپھی اور خالہ ہیں اور چھوٹی سے مراد بھتیجی اور بھانجی ہیں اور مراد یہ ہے کہ ان کو ایک ساتھ جمع کرنا ...
پر ... بھانجی کو خالہ پر اور بھتیجی کو پھوپھی پر ... نکاح میں درست نہیں لیکن بعد طلاق ہونے ایک کے اور عدت گزر جانے کے
یا بعد مرنے کے دوسری سے نکاح کرنا درست ہے۔ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ مَرَّ بِیْ خَالِیْ اَبُوْ بُرْدَۃَ بْنُ نِیَارٍ وَمَعَہٗ لِوَاءٌ فَقُلْتُ اَیْنَ تَذْھَبُ
قَالَ بَعَثَنِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَاَۃَ اَبِیْہِ اٰتِیْہِ بِرَاْسِہٖ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِّلنَّسَائِیِّ
وَابْنِ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیِّ فَاَمَرَنِیْ اَنْ اَضْرِبَ عُنُقَہٗ وَاٰخُذَ مَالَہٗ وَفِیْ ھٰذِہِ الرِّوَایَۃِ قَالَ عَمِّیْ بَدَلَ خَالِیْ۔ اور روایت ہے براء بن عازب سے
کہا گزرا مجھ پر ماموں میرا ابو بردہ بن نیار اور تھا ساتھ اس کے نشان پس کہا میں نے کہاں جاتے ہو کہا بھیجا مجھ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف ایک
شخص کی کہ نکاح کیا ہے اس نے جورو سے باپ اپنے کی کہ لاؤں میں اس کا سر نقل کی ترمذی اور ابو داود نے اور ایک روایت ابو داود کی میں اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی کی
روایت میں یوں آیا ہے کہ پس حکم کیا مجھ کو حضرت نے کہ ماروں میں گردن اس کی اور لے آؤں مال اس کا اور اسی روایت میں کہا چچا میرا بدلے ماموں میرے کے
ف یہ اختلاف ہے کہ ابو بردہ بن نیار ماموں ہیں براء بن عازب کے اور نشان ان کے ساتھ اس کے علامت کے لیے تھا تاکہ لوگ معلوم کریں کہ

جیسا ہوا جاتا ہے کلام ذکر کئے گئے لیے اور کہا بعض نے کہ حضرت نے جس کی گردن ماری تھی اسکو کیونکہ وہ اعتقاد رکھتا تھا حلال ہونے نکاح کا باپ کی بی بی کے ساتھ جیسے کہ اعتقاد تھا اہل جاہلیت کا پس جو کوئی اعتقاد کرے حلال ہونے کسی چیز حرام کا وہ کافر ہوتا ہے اور جائز ہے قتل کرنا اسکا اور لینا مال کا اسکے

وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُحَرِّمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ إِلَّا مَا فَتَقَ الْأَمْعَاءَ فِي الثَّدْيِ وَكَانَ قَبْلَ الْفِطَامِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ام سلمہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں حرام کرتی دودھ پینے سے کوئی قسم اسکی مگر وہ کہ کھولے آنتوں کو پیتے چھاتی کے اور ہووے پہلے وقت دودھ چھڑانے کے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** کھولے آنتوں کو یعنی اترے آنتوں میں اور واقع ہووے غذا کی جگہ مگر جو کوئی نہ پیوے شیرخوار گی کے وقت بعد ڈھائی برس کے مراد یہ ہے کہ جب دودھ پیوے کچھ عمر میں یعنی دو برس ڈھائی برس کی تو حرمت ثابت نہیں ہوتی بلکہ پہلے دودھ چھڑانے کے یعنی مدت رضاع ڈھائی برس کی کے اندر پیوے تو حرمت ہوتی ہے اور یہ جو کہا کہ چھاتی سے پیوے مقصود اس سے بیان کرنا واقع کا ہے نہ کہ صورت دودھ پینے کی چھاتی سے دودھ پلانے میں داخل ہے چنانچہ ثابت ہونے حرمت دودھ پینے کہ جو اسکے دودھ کا بعض برابر ہے چھاتی سے دودھ پلانے کے کسی چیز میں لیکر پلاوے مانند چمچہ وغیرہ کے حرمت ہوتی ہے ثابت ہو جائیگی اور پہلے وقت چھڑانے دودھ کے یعنی یہ جو وقت چھڑانے کا ہے قرار اس سے پہلے ہو جب تک یہ بیان اور کچھ کلام کا اور فقہوں کے کہا کہ نہیں اعتبار ہے دودھ چھڑانے کا پہلے وقت معین کے بیان یہ کہ اگر دودھ چھڑاوے بچہ کا پہلے وقت معین کے اور پھر دودھ پلاوے اس مدت میں تو ثابت ہوگی حرمت اور دودھ پلانا بعد مدت کے درست نہیں ہے بلکہ دودھ جزو آدمی کا ہے اور نفع اٹھانا جزو آدمی سے بغیر ضرورت کے حرام ہے اور ضرورت سے واقع ہوگی اور بعضے کہتے ہیں بطور دوا کے استعمال کرنا آدمی کے دودھ کا اور اہل طب نے ثابت کیا ہے کہ بیٹی کا دودھ مفید ہے آنکھ کو اور مشائخ نے اس میں اختلاف کیا ہے بعضوں نے کہا کہ نہیں جائز ہے اور بعضوں نے کہا جائز ہے جبکہ ظن غالب ہو کہ اس سے اچھا ہو گا

وَعَنْ حَجَّاجِ بْنِ حَجَّاجٍ الْأَسْلَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا يُذْهِبُ عَنِّي مَذَمَّةَ الرَّضَاعِ فَقَالَ غُرَّةٌ عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے حجاج بیٹے حجاج اسلمی کے باپ کے سے نقل کی اسنے باپ سے کہ کہا یا رسول خدا کیا چیز دور کرتی ہے مجھ سے حق دودھ کا پس فرمایا کہ مملوک یعنی بردہ غلام ہو یا لونڈی نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور دارمی نے **ف** یعنی پوچھنے والے نے پوچھا کہ کونسی چیز ہے کہ اسکے ادا کرنے سے حق دودھ پلانے والی کا ادا ہو پس حضرت نے فرمایا کہ بردہ یعنی جس عورت نے دودھ پلایا ہو اسکو حق اسکے دودھ پلانے کا ادا ہوتا ہے جبکہ دودھ پلانی خدمت کرتی ہے دودھ پینے والے کی تو بدلے میں اسکو خادم دیجئے تا خدمت کرے اسکی

وَعَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ الْغَنَوِيِّ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَقْبَلَتِ امْرَأَةٌ فَبَسَطَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِدَاءَهُ حَتَّى قَعَدَتْ عَلَيْهِ فَلَمَّا ذَهَبَتْ قِيلَ هٰذِهِ أَرْضَعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے ابی الطفیل غنوی سے کہا تھا میں بیٹھا ہوا ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ ناگہان آئی ایک عورت یعنی حضرت حلیمہ سعدیہ پس بچھا دی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چادر اپنی یعنی انکی تعظیم اور خوشی کے لیے یہاں تک کہ بیٹھ گئی وہ چادر پر پس جب چلی گئی وہ کسی جگہ یعنی اور تعجب کیا لوگوں نے بسبب تعظیم اپنے آنحضرت کے اور بیٹھ جانے اسکے چادر مبارک پر کہا گیا کہ یہ ہے جسنے دودھ پلایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نقل کی یہ ابو داؤد نے

وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ غَيْلَانَ بْنَ سَلَمَةَ الثَّقَفِيَّ أَسْلَمَ وَلَهُ عَشْرُ نِسْوَةٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَأَسْلَمْنَ مَعَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسِكْ أَرْبَعًا وَفَارِقْ سَائِرَهُنَّ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ غیلان بیٹے سلمہ ثقفی کے مسلمان ہوا اور حال یہ کہ اسکے پاس تھیں دس عورتیں جاہلیت میں اور عورتیں بھی مسلمان ہوئیں ساتھ اسکے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھ تو چار عورتوں کو یعنی اپنے نکاح میں اور جدا کر تو باقیوں کو نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ نکاح کافروں کا صحیح ہے

[illegible] مسلمان ہوں تو حکم یہ ہے کہ جدا ہوں ساتھ تجدید نکاح کے مگر [illegible] نکاح [illegible]
[illegible] ہے [illegible] باقی رہے گا [illegible]
[illegible] وعن نوفل بن معاوية قال اسلمت وتحتي خمس نسوة فسالت النبي صلى الله عليه وسلم فقال فارق واحدة
وامسك اربعا فعمدت الى اقدمهن صحبة عندي عاقر منذ ستين سنة ففارقتها رواه في شرح السنة اور روایت ہے نوفل بیٹے معاویہ کے
[illegible] مسلمان ہوا میں اور نیچے نکاح میرے تھیں پانچ عورتیں پس پوچھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پس فرمایا جدا کر ایک کو اور رکھ
چار کو [illegible] سب سے پرانی تھی صحبت میں نزدیک میرے ساٹھ برس سے [illegible] اس کو نقل کی بغوی نے شرح السنۃ میں وعن
الضحاك بن فيروز الديلمي عن ابيه قال قلت يا رسول الله اني اسلمت وتحتي اختان قال اختر ايتهما شئت رواه الترمذي وابو داود و
ابن ماجه اور روایت ہے ضحاک بیٹے فیروز دیلمی سے کہ نقل کی ہے انہوں نے باپ سے یعنی فیروز سے کہا [illegible]
نکاح میرے ہیں دو بہنیں فرمایا آپ نے [illegible] ان دونوں میں سے ایک کو جس کو چاہے نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے ف کہا مظہر نے
[illegible] اور امام احمد کہتے ہیں کہ اگر اسلام لاوے ایک شخص اور اس کے نکاح میں دو بہنیں ہوں اور وہ بھی اسلام لاویں [illegible]
[illegible] دونوں میں سے [illegible] اور امام ابو حنیفہ کہتے ہیں [illegible]
[illegible] وعن ابن عباس
قال اسلمت امراة فتزوجت فجاء زوجها الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله اني قد كنت اسلمت وعلمت باسلامي فانتزعها
رسول الله صلى الله عليه وسلم من زوجها الآخر وردها الى زوجها الاول رواه ابو داود وفي رواية انه قال انها اسلمت معي فردها عليه [illegible]
رد في شرح السنة ان جماعة من النساء رددن الى ازواجهن بالنكاح الاول عند اجتماع الاسلامين بعد اختلاف الدين والدار منهن
بنت الوليد بن المغيرة كانت تحت صفوان بن امية اسلمت يوم الفتح وهرب زوجها من
الاسلام فبعث اليه ابن عمه وهب بن عمير برداء رسول الله صلى الله عليه وسلم امانا لصفوان فلما قدم جعل له رسول الله
صلى الله عليه وسلم تسيير اربعة اشهر حتى اسلم فاستقرت عنده واسلمت ام حكيم بنت الحارث بن هشام امراة عكرمة
بن ابي جهل يوم الفتح بمكة وهرب زوجها من الاسلام حتى قدم اليمن فارتحلت ام حكيم حتى قدمت عليه اليمن فدعته الى
الاسلام فاسلم فثبتا على نكاحهما رواه مالك عن ابن شهاب مرسلا اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا مسلمان ہوئی ایک عورت
پھر نکاح کیا یعنی ایک شخص نے پھر آیا خاوند اس کا طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا یا رسول اللہ تحقیق میں مسلمان ہوا تھا اور جانا تھا اس نے
اسلام میرا [illegible] رسول اللہ [illegible] دوسرے خاوند سے اور پھیر دیا اس کو پہلے خاوند کی طرف [illegible]
روایت میں ہے کہ [illegible] پہلے خاوند نے کہا کہ وہ عورت مسلمان ہوئی ساتھ میرے [illegible] نقل کی یہ ابو داؤد نے اور روایت کی
شرح السنۃ میں کہ تحقیق [illegible] عورتوں کی [illegible] پہلے نکاح [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] صفوان [illegible]

واسطے انکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سیر کرنا چار مہینے کا یا اس شک کہ مسلمان ہو بعضوں نے یہ کہ مسلمان ہونے کے وصیت بعد چھ برس پہلی بیوی کی
بیوی انکی تھی انکے نکاح میں اور انکی عورتیں سے مسلمان ہوئیں اور حکم پہلی حالت پیغمبر نے کہ عدت مگر پیچھے حالتیں نہ تھیں کہ نکاح پہلے جو ثابت انکے لئے عمر
اسلام لا سے میاں کہ یا میں بیوی اور حالی میں حکم پہنچے طلب جانے کے ساتھ حکم آنحضرت کے بیان تک کہ انکا عادت نہ یا میں بیوی پہلی خاوند کو طرف بیوی کا
سبب مسلمان ہوا لیس بھر دونوں اپنے نکاح پر تقل کی یہ مالک نے اور تمام سے بطریق ارسال کے **ف** پہنچے مختلف ہونے دین ہر ایک کا مطلق
کر دینے جب اسلام لا خاوند اور بیوی پہلے خاوند عورت کے تو ثابت رہتا ہے نکاح دونوں برابر کہ بھولے ہیں پر جیسے دونوں نکاح یہ ہو تو بات بہت ہو گیا
لیکن جو عورتیں بہت ہو کہ ایک پہلی دوسرا دین پر اور برابر کہ ہو تو دونوں ناطہ اسلام میں یاد . مگر سبب میں یا کہ ان دونوں میں جو ہیچ ایک کے
ان دونوں میں سے دوسرا دین اور یہی مذہب شافعی اور احمد کا ہے اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک جب حاضر ہو تو فرقت دونوں میں مگر جب ایک دین نہ ہو
- تو عدت ہے جو دین میں ہے مدت جو مسلمان ہو دوسرے پر اور وہ قبول کرے یا انکار کرے ایک تو دونوں کا اور لا اسلام سے طرف ایک
یاد الحرب سے طرف دار الاسلام کے اور برابر یہاں کے نزدیک سلام لانے پہلے دخول کے اور بعد دخول کے اور سیر کرنا چار مہینے کا ثابت حکم کیا کہ یہ ایک
باعث نہیں ہوتا ہے درمیان مسلمانوں کو کہ پیچھے نصف انکی پر پھر کیا ان میں جنہوں نے وہ بھی نصیب فرمایا انکو اللہ تعالیٰ اسلام ہو **الفصل**
الثالث عن ابن عباس قال حرم من النسب سبع ومن الصهر سبع ثم قرأ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهَاتُكُمْ الآية رواه البخاری
روایت ہے ابن عباس سے کہا حرام کیں سبب نسب سات عورتیں اور مصاہرت سے سات پھر پڑھی یہ آیت حرام کی گئیں تم پر مائیں تمہاری آخر آیت تک
نقل کی یہ بخاری نے **ف** نسب سات عورتیں یہ ہیں ماں بیٹی بہن پھوپھی خالہ اور بھتیجی بھانجی اور مصاہرت کے سبب جو حرام ہیں اور جو رضاعت کے سبب
اصل نسب اور مصاہرت کے علاقہ سے یہ عورتیں ہیں دو یہ کہ بیوی کی ماں اور بیوی کی بیٹی اور بیٹے اور پوتے کی اگر چہ نیچے کے درجہ میں ہوں اور باپ دادا کی
بیویاں اگرچہ اوپر کے درجہ میں ہوں اور بیٹی اس بیوی کی کہ جس سے صحبت کی ہو اس سے اور تین عورتیں ہیں مصاہرت کے علاقہ میں کہ جمع کرنا ان تین
بیوی بہن اور پھوپھی اور خالہ اور آیت مذکورہ سے پتے لیے پڑھی ہے یعنی جو عورتیں کہ بسبب نسب کے حرام ہیں سب مذکور ہیں اور علاقہ مصاہرت سے
جو حرام ہیں اکثر انکا بیان مذکور ہے اور سمات یہ آیت یوں ہے حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهَاتُكُمْ وَبَنَاتُكُمْ وَاَخَوَاتُكُمْ وَعَمَّاتُكُمْ وَخَالَاتُكُمْ وَبَنَاتُ الْاَخِ وَبَنَاتُ الْاُخْتِ وَاُمَّهَاتُكُمُ
اللَّاتِي اَرْضَعْنَكُمْ وَاَخَوَاتُكُمْ مِنَ الرَّضَاعَةِ وَاُمَّهَاتُ نِسَائِكُمْ وَرَبَائِبُكُمُ اللَّاتِي فِي حُجُورِكُمْ مِنْ نِسَائِكُمُ اللَّاتِي دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَاِنْ لَمْ تَكُونُوا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ
وَحَلَائِلُ اَبْنَائِكُمُ الَّذِينَ مِنْ اَصْلَابِكُمْ وَاَنْ تَجْمَعُوا بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُورًا رَحِيمًا **وعن** عمرو بن شعيب عن ابيه عن
جده عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ايما رجل نكح امرأة فدخل بها فلا يحل له نكاح ابنتها وان لم يكن دخل بها فلينكح ابنتها وايما رجل نكح امرأة فلا يحل
له ان ينكح امها دخل بها او لم يدخل رواه الترمذی وقال هذا حديث لا يصح من قبل اسناده
انما رواه ابن لهيعة والمثنى بن الصباح عن عمرو بن شعيب وهما يضعفان فی الحديث اور روایت ہے عمرو بن
شعیب سے کہ نقل کی انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نقل کی اپنے دادا سے یعنی عبد اللہ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ نکاح کرے کسی
عورت سے پھر صحبت کرے اس سے پس نہیں درست اسکو نکاح کرنا اسکی بیٹی سے اور اگر نہیں صحبت کی اس سے پس چاہئے کہ نکاح کرے بیٹی اسکی سے اور جو
ایک اس عورت کا بعد مرنے یا طلاق کے اور جو شخص کہ نکاح کرے کسی عورت سے پس نہیں حلال ہے اسکو نکاح کرنا اسکی ماں سے
صحبت کی ہو اس عورت سے یا نہ صحبت کی ہو اس سے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث نہیں صحیح بسبب اسناد کے سوائے اسکے نہیں کہ روایت کیا اسکو
ابن لہیعہ اور مثنیٰ بن صباح نے عمرو بن شعیب سے اور یہ دونوں نسبت راوی ضعیف کئے جاتے ہیں بیچ نقل کی حدیث کے **ف** یہ بات مقرر ہے

ثابت فرمایا یہ مضمون اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ جمع اللاتی فی حجورکم من نسائکم اللاتی دخلتم بہن فان لم تکونوا دخلتم بہن فلا جناح علیکم اور ملک مقدمہ کے جمع فرمایا سبب ملاقات نہ دو ہو نے اسر بیت سے فرمایا اور امہات نسائکم اول بلا شرط کے ہے یعنی سبب بیاہ کرنے بیٹی کے ساس حرام ہو جاتی ہے اور بیٹی حرام ہوتی ہے سبب صحبت کرنے ماں کے

بَابُ الْمُبَاشَرَةِ

باب ہے بیچ بیان صحبت کرنے کے عورتوں سے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَتِ الْيَهُوْدُ تَقُوْلُ اِذَا اَتَى الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ مِنْ دُبُرِهَا فِيْ قُبُلِهَا كَانَ الْوَلَدُ اَحْوَلَ فَنَزَلَتْ نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے جابر سے کہا کہ تھے یہود کہتے جب کہ صحبت کرے مرد اپنی عورت سے پیچھے کی طرف سے اس کے آگے کی جانب میں ہوتا ہے لڑکا بھینگا پس اتری یہ آیت کہ عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں تمہاری پس آؤ اپنی کھیتی میں جس طور سے چاہو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے یعنی جس طرح سے چاہو آگے سے یا پیچھے سے جبکہ آگے کے مقام میں ہو یعنی جس طرح تمہارا جی چاہے لیٹ کر یا بیٹھ کر یا کھڑے ہو کر پس یہ آیت اتری تمہارے جھوٹ کرنے کو یہود کے اور مقصود یہ ہے کہ مقام کھیتی کی جگہ ہے پیدا ہونے لڑکے کی اور وہ آگے کی شرمگاہ ہے نہ مقعد اسی لیے مقعد کا ذکر نہ کیا کہ کھیتی کی جگہ نہیں ہے پس آؤ اپنی کھیتی میں جس طرح چاہو کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر یا لیٹ کر یا پیچھے سے آگے کے مقام میں لیکن حاصل یہ ہے کہ جس طرح صحبت کرو درست ہے مگر نہیں ہے درست مگر آگے کی جانب میں جیسا کہ پیچھے کے مقام میں یعنی مقعد میں سب کے نزدیک حرام ہے

وَعَنْهُ قَالَ كُنَّا نَعْزِلُ وَالْقُرْاٰنُ يَنْزِلُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَزَادَ مُسْلِمٌ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَنْهَنَا اور روایت ہے جابر سے کہا کہ تھے ہم عزل کرتے اس حال میں کہ قرآن اترتا تھا یعنی حضرت کے زمانے میں کہ وحی اترتی تھی ہم عزل کرتے تھے اور منع نہ آیا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور زیادہ کیا مسلم نے پس پہنچی خبر اس کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پس منع نہ کیا ہم کو فائدہ عزل کہتے ہیں کہ مرد عورت سے صحبت کرے اور جب انزال ہونے لگے تو منی کو شرمگاہ میں سے نکال کر باہر منزل ہو اور ابن ہمام نے کہا کہ عزل جائز ہے نزدیک اکثر اہل علم کے اور مکروہ جانا ہے اس کو ایک جماعت نے صحابہ وغیرہم سے اور صحیح یہ ہے کہ جائز ہے اور مختار میں لکھا ہے کہ جائز ہے عزل کرنا اپنی لونڈی سے بغیر اذن اس کے اور منکوحہ اگر آزاد ہو تو اس کے اذن سے جائز ہے اور اگر کسی کی لونڈی ہو تو اس کے مالک کی اجازت سے جائز ہے اور بعض نے لکھا ہے کہ جائز ہے نزدیک شافعی کے عزل کو لونڈی سے برابر ہے کہ منکوحہ ہو یا مملوکہ اور آزاد عورت سے صحبت کرنے میں عزل کرنا جائز ہے اس لیے کہ اس سے اولاد کم ہوتی ہے اور کہا ہے نووی نے کہ مکروہ ہے اسلیے کہ سبب ہے قطع نسل کا

وَعَنْهُ قَالَ اِنَّ رَجُلًا اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ لِيْ جَارِيَةً هِيَ خَادِمَتُنَا وَسَانِيَتُنَا وَاَنَا اَطُوْفُ عَلَيْهَا وَاَكْرَهُ اَنْ تَحْمِلَ فَقَالَ اعْزِلْ عَنْهَا اِنْ شِئْتَ فَاِنَّهٗ سَيَاْتِيْهَا مَا قُدِّرَ لَهَا فَلَبِثَ الرَّجُلُ ثُمَّ اَتَاهُ فَقَالَ اِنَّ الْجَارِيَةَ قَدْ حَبِلَتْ فَقَالَ قَدْ اَخْبَرْتُكَ اَنَّهٗ سَيَاْتِيْهَا مَا قُدِّرَ لَهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے کہا کہ تحقیق ایک شخص آیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا کہ تحقیق میرے پاس ایک لونڈی ہے کہ وہ خدمت کرتی ہے ہماری اور پانی لاتی ہے ہمارے لیے اور میں صحبت کرتا ہوں اس سے اور مکروہ جانتا ہوں یہ کہ حاملہ ہو پس فرمایا حضرت نے کہ عزل کر اس سے اگر چاہے تو پس تحقیق پیدا ہوگی اس سے وہ چیز کہ مقدر ہوئی ہے پس ٹھہرا وہ شخص ایک مدت پھر آیا حضرت کے پاس اور کہا کہ تحقیق لونڈی حاملہ ہو گئی پس فرمایا کہ تحقیق خبر دی تھی میں نے تجھ کو کہ تحقیق پیدا ہوگی اس سے وہ چیز کہ مقدر ہوئی واسطے اس کے نقل کی یہ مسلم نے فائدہ کہا نووی نے کہ اس میں دلالت ہے اوپر الحاق کرنے نسب کے باوجود عزل کے اور ابن ہمام نے کہا کہ اگر عزل کرے باذن یا بغیر اذن اور ظاہر ہو حمل تو کیا جائز ہے نفی کرنی اس حمل کی یا نہیں کہا علماء نے کہ اگر نہ ہوا ہو طرف عورت کے یا عود کیا تھا بعد پیشاب کرنے کے تو جائز ہے نفی اس حمل کی اور اگر پیشاب نہیں کیا تھا بعد عود کرنے کے تو نہیں جائز اسی طرح منقول ہے حضرت علی سے اسلیے کہ بقیہ منی کا ذکر میں رہتا ہے اور بیان کیا ہے اسی طرح کہ ابو حنیفہ نے اس شخص کے حق میں کہ غسل جنابت کیا پیشاب کرنے کے پہلے پس نکلا باقی منی تو واجب ہے پھر غسل کرنا

وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ بَنِي الْمُصْطَلِقِ فَأَصَبْنَا سَبْيًا مِنْ سَبْيِ الْعَرَبِ فَاشْتَهَيْنَا النِّسَاءَ وَاشْتَدَّتْ عَلَيْنَا الْعُزْبَةُ وَأَحْبَبْنَا الْعَزْلَ
فَأَرَدْنَا أَنْ نَعْزِلَ وَقُلْنَا نَعْزِلُ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَظْهُرِنَا قَبْلَ أَنْ نَسْأَلَهُ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ مَا عَلَيْكُمْ
أَنْ لَا تَفْعَلُوا مَا مِنْ نَسَمَةٍ كَائِنَةٍ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلَّا وَهِيَ كَائِنَةٌ (متفق علیہ) اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا نکلے ہم ساتھ رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ غزوہ بنی المصطلق کے پس پائی ہم نے قیدی قیدیوں عرب کے سے پس چاہا ہم نے لونڈیوں غلاموں کو اور سخت ہوئی ہم پر عورتوں کی جدائی
کیونکہ وہ عورتیں ساتھ نہ تھیں اور چاہا ہم نے عزل کو اور قصد کیا ہم نے پس ارادہ کیا ہم نے عزل کرنے کا اور کہا ہم نے اپنے دل میں
کہ عزل کریں ہم اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم درمیان ہمارے ہیں پہلے اس سے کہ پوچھیں ہم ان سے آپ سے پھر پوچھا ہم نے
حکم اس کا پس فرمایا نہیں نقصان تم کو یہ کہ عزل نہ کرو کوئی جان پیدا ہونے والی قیامت تک مگر وہ ہونے والی ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
بنی مصطلق ایک قبیلہ ہے [illegible] ہوئی تھیں لونڈی غلام جب کہ وہ مشرک ہوں
[illegible] امام شافعی کا ہے اور امام ابو حنیفہ اور شافعی کے نزدیک [illegible]
[illegible]
[illegible] وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ مَا مِنْ كُلِّ الْمَاءِ يَكُونُ الْوَلَدُ وَإِذَا أَرَادَ اللّٰهُ خَلْقَ شَيْءٍ لَمْ يَمْنَعْهُ شَيْءٌ (رواہ مسلم) اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا پوچھے
گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عزل سے [illegible] بسبب اس کے [illegible] اللہ تعالیٰ پیدا کرنا کسی چیز کا
[illegible] اگر کوئی کہے [illegible] سوال کیا [illegible]
[illegible] کا سبب [illegible]
[illegible] عزل کرتے ہیں [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] مذہب ہمارا [illegible]
علما کا [illegible] حدیث [illegible] وَعَنْ جُذَامَةَ بِنْتِ وَهْبٍ قَالَتْ حَضَرْتُ رَسُولَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [illegible] ثُمَّ سَأَلُوهُ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ الْوَأْدُ الْخَفِيُّ
[illegible] رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ ذٰلِكَ ضَارًّا ضَرَّ فَارِسَ وَالرُّومَ (رواہ مسلم) اور روایت ہے سعد بن ابی وقاص
سے کہا ایک شخص آیا طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا تحقیق میں عزل کرتا ہوں اپنی عورت سے پس کہا واسطے اس کے رسول
صلی اللہ علیہ وسلم نے کیوں کرتا ہے تو یہ پس کہا اس شخص نے [illegible] پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر یہ ضرر کرتا تو
ضرر کرتا فارس و روم کو [illegible]
اور [illegible]
[illegible]

فارس اور روم کی عادت ہوئی تو اسے گناہ نہ کہتے چونکہ اولاد کو ضرر نہیں کرتا معلوم ہوا کہ یہ ضرر نہیں پہنچاتا اسکے کہ مشقت ہوتی ہے اور فساد مزاج ہوتا ہے کہ وہ بھی بالفعل ضرر نہیں
کے عزل سے وَعَنْ جُدَامَةَ بِنْتِ وَهْبٍ قَالَتْ حَضَرْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أُنَاسٍ وَهُوَ يَقُولُ لَقَدْ هَمَمْتُ
أَنْ أَنْهَى عَنِ الْغِيلَةِ فَنَظَرْتُ فِي الرُّومِ وَفَارِسَ فَإِذَا هُمْ يُغِيلُونَ أَوْلَادَهُمْ فَلَا يَضُرُّ أَوْلَادَهُمْ ذٰلِكَ شَيْئًا ثُمَّ سَأَلُوهُ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ الْوَأْدُ الْخَفِيُّ وَهِيَ وَإِذَا الْمَوْءُودَةُ سُئِلَتْ (رواہ مسلم) روایت ہے جدامہ بیٹی وہب کی کہا حاضر ہوئی میں رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیچ کتنے لوگوں کے حال میں کہ آپ فرماتے تھے تحقیق قصد کیا میں نے یہ کہ منع کروں میں غیلہ سے پس دیکھا میں نے بیچ حال روم اور فارس کے
دیکھا کہ وہ غیلہ کرتے ہیں اپنی اولاد کو پس نہیں ضرر کرتا غیلہ انکی اولاد کو کچھ پھر پوچھا لوگوں نے حضرت سے حکم عزل کا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
یہ عزل کرنا زندہ گاڑ دینا ہے لڑکی کا پوشیدہ اور یہ مضمون ہے کہ اور جب زندہ گاڑی ہوئی لڑکی سے پوچھا جائیگا قتل کی پس مسلم نے ف غیلہ ساتھ
زیر غین کے کہتے ہیں کہ بیچ حالت حمل کے وطی کرنا اور جماع کرنا ہے عورت سے دودھ پلانے کی حالت میں اور یہ کہ جماع کرے آدمی اپنی بیوی سے حالت دودھ پلانے میں
پس ارادہ فرمایا آنحضرت نے غیلہ سے اس گمان سے کہ ضرر کرتا ہے بچہ کو پس حضرت نے منع کرنا چاہا کہ منع کریں اس سے اسلئے پھر دیکھا فارس اور روم کو کہ وہ کرتے ہیں اور ضرر نہیں کرتا اولاد کو
اولاد کو نہیں منع فرمایا پس نہ منع کیا اس سے اور وأد کہتے ہیں جیتا بچہ گاڑ دینے کو جیسے عرب بیٹی کو گاڑ دیتے تھے جوں جوں گمان کیا عزل کو بھی حضرت نے فرمایا
لڑکی گاڑنا اور پوشیدہ ہوا اور یہ دلیل ہے کہ نہیں جائز ہے عزل کو اور جو لوگ عزل کو جائز رکھتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ یہ منسوخ ہے ساتھ حدیث جابر کی اور حدیث میں اور وارد ہے کہ
بیٹھے حضرت عمر کے پاس حضرت علی اور زبیر اور سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہم ایک جماعت میں اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر ذکر کیا آپس میں عزل کا پس کہا صحابہ
نے کہ نہیں مضائقہ اسکا پھر کہا ایک شخص نے اوس میں سے کہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ موؤدہ صغریٰ ہے پس کہا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہ عزل اوسکا پھر نہیں ہوتا سو کہ وہ
یہاں تک کہ پیدا ہو نطفہ پھر علقہ پھر مضغہ پھر ہڈی پھر گوشت پھر اور ہی طرح کی خلقت پیدا کی جاتی ہے اور وہ گاڑ دیا جاتا ہے پس کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سچ کہا
تم نے دراز کرے اللہ تعالیٰ عمر تمہاری اور بعضوں نے کہا کہ یہ حدیث دلالت نہیں کرتی ہے حرام ہونے پر عزل کے بلکہ یہ کمال کراہت پر دلالت کرتی ہے اور بعض نے کہا کہ
کہا کہ نہیں دلالت کرتی ہے حرمت عزل پر بلکہ دلالت کرتی ہے کراہت پر اس لیے کہ نہیں ہے بیچ اسکے حکم وأد حقیقی کا اسواسطے کہ وأد حقیقی ہلاک کرنا جان کا ہے
بلکہ مشابہ ہے ساتھ اسکے اور وہ پوشیدہ ہے اور وہ ضائع کرنا نطفہ کا ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے تیار کیا تھا پیدا ہونیکے لیے پس مشابہ ہوا ہلاک
کرنے فرزند کا اور گاڑ دینے اوسکے کے جیتا اور کہا ابن ہمام نے کہ صحت کو پہنچا ہے ابن مسعود سے کہ انہوں نے فرمایا کہ عزل موؤدہ صغریٰ ہے اور ابی امامہ سے
کہ وہ پوچھے گئے عزل سے پس کہا انہوں نے کہ نہیں دیکھا میں نے کسی مسلمان کو کہ کرتا ہو یہ اور ابن عمر سے ہے کہ حضرت عمر نے مارا عزل کرنے پر بعضے شخصوں کو اور
حضرت عمر اور حضرت عثمان سے ہے کہ منع کرتے تھے عزل سے انتہی اور ظاہر یہ ہے کہ یہ محمول ہے تنزیہ پر وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَعْظَمَ الْأَمَانَةِ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَفِي رِوَايَةٍ إِنَّ مِنْ أَشَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ الرَّجُلُ
يُفْضِي إِلَى امْرَأَتِهِ وَتُفْضِي إِلَيْهِ ثُمَّ يَنْشُرُ سِرَّهَا (رواہ مسلم) روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بڑی امانت
نزدیک اللہ تعالیٰ کے دن قیامت کے اور بیچ ایک روایت کے تحقیق بدتر ہیں لوگوں کا نزدیک خدا کے باعتبار مرتبہ کے دن قیامت کے وہ شخص ہے کہ پہنچے
طرف عورت اپنی کے یعنی صحبت کرے اوس سے اور پہنچے عورت طرف اوسکے پھر ظاہر کرے بھید اوسکا نقل کی یہ مسلم نے ف تحقیق بڑی امانت اسکا
مطلب یہ ہے کہ یعنی بہت بڑی امانت کی خیانت کا جو اوس سے دریافت کیا جاویگا دن قیامت کے امانت اوس شخص کی ہے کہ صحبت کرے اپنی بیوی سے پھر افشا
کرے بھید اوسکا اور کہا اشرفیہ نے کہ معنی اسکے یہ ہیں کہ بہت بڑی خیانت امانت کی نزدیک اللہ تعالیٰ کے دن قیامت کے خیانت اوس شخص کی
ہے کہ صحبت کرے اپنی بیوی سے پھر افشا کرے اوسکے بھید کو اور افشا کرنے بھید سے وہ ہے کہ ذکر کرتا ہے بیچ لوگوں کے کہ کیا تھا میں نے اوس سے اور اوسکی

ہونے میں قسم کلام اور افعال سے جیسے عادت ہے زنا لوگوں کی یا افشا کرے کسی عیب کو اوسکے عیبوں میں سے یا ذکر کرے اوسکی خوبیوں میں سے اور اس چیز کو کہ بہ
پوشیدہ رکھنا لازم تھا چھپانا اوسکا اور کہا ابن ملک نے کہ مراد یہ کہ افعال و اقوال ہر ایک کے خاوند و بیوی میں سے امانت ہے کہ جو نہیں دوسرے کے پاس پہنچانی
افشا کرے اون دونوں میں سے اور پھر لوگ کر رکھا اوسکو دوسرا بسبب خیانت کی امانت کے کہا ایک دفعہ بچہ کو دیا ہوں میں طلاق دینے بیوی اپنی کو
لوگوں نے کہا کیوں کہ کیونکر اوکو نہیں جیب اپنی بیوی کا پھر عیب طلاق دی اوسکو لوگوں نے کہا کیوں طلاق دی تو نے کہا کیونکر ذکر کروں عیب
عورت غیر کا پھر کہا بعضوں نے کہ یہ کہ جب یہ کہ جائز ہوا تو پھر کیونکر کہتا اور یہ کہ کہ عورت کو ستر کرے خاوند یا بیوی ایک یا دو کرنا ہے اور کوئی
بتر رہے مطلقا وہ کہ اپنے سے یا اسکے نسبت کہ نہیں کہا ہے ہاں کرنا ذکر لیکن فرمایا اللہ تعالیٰ نے لا یحب اللہ الجہر بالسوء من القول الا من ظلم ۔ **الفصل**
الثانی **عن ابن عباس قال أوحی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نساؤکم حرث لکم فأتوا حرثکم الآیۃ**
اقبل وادبر واتق الدبر والحیضۃ رواہ الترمذی وابن ماجۃ والدارمی روایت ہے ابن عباس سے کہا وحی کی گئی طرف رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے کہ عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں واسطے تمہارے پس آؤ تم اپنی کھیتیوں میں آیت تک اگلی جانب سے یا پچھلی طرف سے کہ آگے
میں اور پرہیز کرو فعل کرنے سے پیچھے میں اور حالت حیض میں نقل کیا اسکو ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** یعنی وقت حیض کے اگلی جانب میں بھی صحبت
نکرے کہ حرام ہے اور مقصود یہ کہ پیچھے بھی نکرے یہ بھی حرام ہے اور لفظ اقبل اور ادبر تفسیر ہے بیان میں اتوا حرثکم انی شئتم کا ۔ **وعن خزیمۃ بن ثابت**
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ لا یستحیی من الحق ثلاث مرات لا تأتوا النساء فی ادبارھن رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ والدارمی
اور روایت ہے خزیمہ بیٹے ثابت کے سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق اللہ تعالیٰ حیا نہیں کرتا بیان کرنے حق کے سے نہ آؤ تم عورتوں کے پاس یعنی
نہ فعل کرو تم ساتھ اونکے بیچ دبر کی نقل کیا یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** حیا کرتے ہیں غیر کو لاحق ہو آدمی کو بسبب خوف عیب لگنے کے اور
کہا جاتا ہے اور تغیر اللہ تعالیٰ کی ذات میں محال ہے پس یہ مجاز ہے ترک سے کہ وہ مقصود حیا سے ہے یعنی اللہ تعالیٰ نہیں چھوڑتا ہے حق کہنے کو اور اوسکے اظہار کو اس بات
کو جو مقصود تھی مانند کہا ۔ اسمیں تاکید اور تنبیہ ہے اوپر نہایت برائی اور حرام ہونے اس فعل بد کی یعنی یہ کلام ایسا ہے کہ جو ذکر کرنا اوسکا اور نہ چاہیے
چاہیے مگر چونکہ حق منع دینی کے بیان میں چارہ نہیں ہے ذکر کرنے حکم شرعی سے کہ وہ یہ ہے جو نعل کرے عورتوں سے اوکی مقعد میں پس عورتوں سے جب منع
ہوئی تو مردوں سے بطریق اولیٰ منع ہوگی آور کہا طیبی نے کہ ظاہر یہ تھا کہ فرماتے حضرت نہیں ہے حیا کرتا حق سے لیکن منسوب کیا اوسکو طرف اللہ تعالیٰ کے
واسطے زیادتی مبالغہ کے انتہی اور اسمیں دلیل ہے اوپر کہ پیچھے سے فعل کرنی بیویوں سے اور لونڈیوں سے حرام ہے اور جس نے جائز کہا اوسکو بڑی خطا کی اور
کہا طیبی نے کہ اگر یہ حرکت کرے اجنبی عورت سے تو حکم اوسکا حکم زنا کا ہے اور اگر اپنی بیوی سے یا اپنی لونڈی سے کرے تو حرام ہے لیکن سنگسار نکیا جاوے
اور نہ حد لگایا جاوے لیکن تعزیر دیا جاوے اور کہا نووی نے کہ اگر غلام کرے ساتھ اپنے غلام کے تو وہ مانند غلام کرنے کے ہے اجنبی سے اور جب یہ کہ فعل کرے اگر
وہ پھر تا ہو یا دیا نہ ہو مگر وہ پہلی زنا ہے یعنی اوس سے یہ فعل کیا تو نہیں حد لگائی جاوے اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک اس فعل پر تعزیر ہے موافق حال فاعل
اور فعل کے واسطے موصوف ہو ۔ **وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملعون من اتی امرأتہ فی دبرھا رواہ**
احمد وابو داؤد اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کیا گیا ہے وہ شخص کہ آوے اپنی عورت کے پاس
بیچ مقعد اوسکی کے نقل کیا یہ احمد اور ابو داؤد نے ۔ **وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الذی یأتی امرأتہ فی دبرھا**
لا ینظر اللہ الیہ رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق وہ شخص کہ آوے عورت کے
پاس بیچ مقعد اوسکی کے نہیں نظر کرتا اللہ تعالیٰ یعنی نظر رحمت و عنایت کی نہیں کرتا ہے طرف اوسکے نقل کیا یہ بغوی نے شرح السنۃ میں و

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ینظر اللہ الی رجل اتی رجلا او امرأۃ فی الدبر رواہ الترمذی اور روایت ہے
ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں دیکھتا اللہ تعالیٰ یعنی بنظر رحمت کی طرف اوس شخص کے کہ آوے مرد کے پاس یا عورت کے پاس پیچھے
نقل کی یہ ترمذی نے وعن اسماء بنت یزید قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا تقتلوا اولادکم سرا فان الغیل
یدرک الفارس فیدعثرہ عن فرسہ رواہ ابو داؤد اور روایت ہے اسماء بیٹی یزید کی سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہ مار ڈالو
اولاد اپنی کو پوشیدہ یعنی حالت حمل میں یا دودھ پلانے کے وقت کہ صحبت کرو پس تحقیق غیل یعنی جماع حالت دودھ پلانے کا پاتا ہے سوار کو پس بچھاڑ دیتا ہے اوسکو گھوڑے اوسکے سے نقل کی یہ ابو داؤد نے ف نہ مار ڈالو اولاد کو پوشیدہ یعنی ساتھ غیل کے اور غیل کے
معنی اوس لڑکے کو کہتے ہیں کہ دودھ پلاتی ہو اوسکو ماں حالت حمل میں یا صحبت کرے حالت دودھ پلانے میں کہتے ہیں یعنی باقی رہتا ہے اثر غیل کا لڑکے میں پیچ فساد مزاج اور قوت
قوی کے یہاں تک کہ پہنچے لڑکا کمال مرد کو پس جب مقابلہ کرتا ہے لڑائی میں توسست ہوتا ہے اور گر پڑتا ہے گھوڑے کی پیٹھ سے اور ہوتا ہے مانند قتل کے ماں باپ کو غیل نہ
کیا کرو کیونکہ باعث ہلاک لڑکے کا ہوتا ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اثر رہتا ہے غیل کا بچہ میں اور اوپر کی حدیثوں سے معلوم ہوا کہ غیل کچھ ضرر نہیں کرتا طیبی نے کہا نفی
کی غیل کی اوپر کی حدیثوں میں نفی واسطے باطل کرنے اعتقاد جاہلیت کے کہ وہ مؤثر حقیقی اوسکو جانتے تھے اور اثبات اوسکا یہاں اس لئے ہے کہ سبب
ظاہری ہے اور مؤثر حقیقی اللہ تعالیٰ ہے اور نفی یا یوں کہا جاوے کہ یہ نہی تنزیہی ہے اور قول سابق تحقیق صحبت اس نہی کے منافی ہے یا یوں کہا جاوے کہ مرتبہ ضرر پہنچانے میں ثابت ہے اور نفی
میں یوں کہا جاوے کہ نہی اور ترک نہی دونوں سے ارادہ تنزیہی کا ہے نبی کی سبب مشاہدہ قوم کے بعد اس حال ظاہر اور مردم کا کیونکہ ابتدائی میں فکر کرتا
ترک کیا نہی کو جیسا کہ حدیث جدامہ کی دلالت کرتی ہے واللہ اعلم الفصل الثالث فصل تیسری عن عمر بن الخطاب قال نہی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یعزل عن الحرۃ الا باذنہا رواہ ابن ماجہ روایت ہے عمر بن خطاب سے کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے عزل کرنے سے بیوی آزاد سے بدون اذن اوسکے نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف یعنی آزاد عورت سے صحبت کرے تو بدون اذن اوسکے عزل نہ کرے واسطے
حق اوسکے کیونکہ جماع کے حق میں اوسکا تعلق ہے واسطے بچہ کے اور اس سے سمجھا جاتا ہے کہ جائز ہے عزل کرنا لونڈی کی صحبت میں بغیر
اذن اوسکے اور لونڈی کی صحبت کے بغیر اذن اوسکی کے جیسا کہ مذہب ہمارا ہے باب ہے بیچ بیان حدیثوں کے کہ متعلق ہیں پہلے باب کے
الفصل الاول فصل پہلی عن عروۃ عن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لہا فی بریرۃ خذیہا فاعتقیہا وکان زوجہا
عبدا فخیرہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاختارت نفسہا ولو کان حرا لم یخیرہا متفق علیہ روایت ہے عروہ سے نقل کی حضرت عائشہ
یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واسطے اونکے بیچ مقدمہ بریرہ کے کہ لے اوسکو پھر آزاد کر اوسکو اور تھا خاوند بریرہ کا غلام پس مختار کیا اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے پس اختیار کیا بریرہ نے اپنے نفس کو اور اگر ہوتا خاوند اوسکا آزاد تو نہ اختیار دیتے اوسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف بریرہ اول لونڈی تھی ایک یہودی کی
بعد اوسکے حضرت عائشہ نے اوسکو خرید لیا چاہا پس حصہ اسکا کتاب البیوع میں گذر چکا ہے پس حضرت نے وقت خریدنے اوسکے کے حضرت عائشہ کو فرمایا کہ تو خرید اوسکو
اوسکے مالکوں سے اور آزاد کر پس حضرت عائشہ نے اوسکو آزاد کر دیا اور بریرہ کا خاوند غلام تھا حضرت نے اوسکو مختار کیا اوپر لینے اوسکے کے اختیار دیا چاہے نکاح
میں رہنا چاہے فسخ کرنا اسکو خیار عتق کہتے ہیں کہ اگر لونڈی کسی کے نکاح میں ہو اور وہ لونڈی آزاد ہو تو اختیار رکھتی ہے چاہے خاوند کے نکاح میں رہے اور
چاہے جدا ہو پس اختیار کیا بریرہ نے نفس اپنا اور جدا ہوئی خاوند سے اور اگر ہوتا خاوند اوسکا آزاد یعنی ظاہر یہ کلام عروہ کا ہے اور یہی قول تینوں اماموں کا ہے کہ اختیار
عورت کو ثابت ہے جب آزاد ہو نے کے اوس صورت میں ہے کہ خاوند اوسکا غلام ہو واسطے دفع عار کے کہ آزاد عورت غلام کے نکاح میں کیونکر رہے اور اگر
خاوند اوسکا آزاد ہو تو اوسکو اختیار نہیں ہے اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک اختیار اوسکو ثابت ہے اگرچہ خاوند آزاد ہو اور دلیلیں اونکی فقہ میں مذکور ہیں اور
اگر میاں بیوی دونوں ساتھ آزاد ہوویں تو اختیار ثابت نہیں سب کے نزدیک اور اگر خاوند کو آزاد کیا جاوے تو اختیار نہیں ہے اوسکو واسطے بیوی اوسکی لونڈی

ہوا ولیٹ سے ۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ زَوْجَ بَرِيْرَةَ كَانَ عَبْدًا اَسْوَدَ يُقَالُ لَهٗ مُغِيْثٌ كَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ يَطُوْفُ خَلْفَهَا فِیْ سِكَكِ الْمَدِيْنَةِ يَبْكِیْ وَدُمُوْعُهٗ تَسِيْلُ عَلٰى لِحْيَتِهٖ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعَبَّاسِ يَا عَبَّاسُ اَلَا تَعْجَبُ مِنْ حُبِّ مُغِيْثٍ بَرِيْرَةَ وَمِنْ بُغْضِ بَرِيْرَةَ مُغِيْثًا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ رَاجَعْتِيْهِ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَأْمُرُنِیْ قَالَ اِنَّمَا اَشْفَعُ قَالَتْ لَا حَاجَةَ لِیْ فِيْهِ ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ۔ روایت ہے ابن عباس سے کہا کہ تھا خاوند بریرہ کا غلام سیاہ کہا جاتا تھا اسکو مغیث گویا کہ میں دیکھتا ہوں طرف اسکے پھرتا تھا پیچھے بریرہ کے مدینہ کی گلیوں میں روتا اور آنسو اسکے بہتے اسکی داڑھی پر پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے عباس کے اے عباس کیا نہیں تعجب کرتا تو محبت مغیث کی بریرہ سے اور دشمن رکھنے بریرہ کے مغیث کو پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ کو کاش کہ رجوع کرے تو مغیث سے یعنی نکاح کرے اوس سے پس عرض کیا بریرہ نے یا رسول اللہ کیا حکم فرماتے ہو مجھکو یعنی واجب ہو فرمایا سوا اسکے نہیں کہ سفارش کرتا ہوں یعنی میں حکم کرتا ہوں مجھکو استحباباً کہا بریرہ نے نہیں حاجت مجھکو بیچ رجوع کرنے میں مجھکو اوسکے پاس رہنا اوسکی نہیں نقل کی یہ بخاری نے ف غلام سیاہ یعنی ہاں تھا غلام سیاہ کہ تھا جس وقت میں بیاہا تھا غلام تھا پیچھے آزاد کیا گیا پس ہوگیا آزاد اور نہیں منافی ہو یہ اوس روایت کے کہ وہ تھا آزاد اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امام کو سفارش کرنے جیسے اچھی بات ہو اور یہ بھی معلوم ہوا کہ قبول کرنا سفارش کا واجب نہیں اور اوسکے نہ ماننے پر امام کو غصہ بھی نہیں ہونا چاہیے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ عداوت بسبب بدخلقی اور بدصلاحی کے جائز ہے ۔

الْفَصْلُ الثَّانِیْ دوسری فصل عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا اَرَادَتْ اَنْ تُعْتِقَ مَمْلُوْكَيْنِ لَهَا زَوْجٌ فَسَاَلَتِ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهَا اَنْ تَبْدَاَ بِالرَّجُلِ قَبْلَ الْمَرْاَةِ ۔ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ ۔ روایت ہے عائشہ سے یہ کہ اونہوں نے ارادہ کیا آزاد کرنے دو ملوک اپنے کا کہ آپس میں تھے خاوند بیوی پھر پوچھا عائشہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پس حکم فرمایا حضرت عائشہ کو یہ کہ آزاد کریں مرد کو پہلے عورت کے نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے ف یعنی تا کہ عورت کو اختیار نہ رہے فسخ نکاح کا یعنی اگر عورت کو پہلے آزاد کریں تو وہ غلام کے نکاح میں ہوگی پس اس صورت میں اسکو اختیار تھا یا اپنی نکاح میں رہنا یا نہ رہنا جیسا کہ مذہب تینوں اماموں کا ہے چنانچہ بیان فصل اول میں ہو چکا ہے پس اسلیے فرمایا کہ مرد کو پہلے آزاد کریں تاکہ عورت کو اختیار نہ رہے اور بنا بر مذہب حنفیہ کے مرد کے آزاد کرنے کو اس لیے فرمایا کہ وہ کامل اور افضل ہے اس لیے فرمایا کہ شرع میں اکثر مرد کی فضیلت ہے اس بات سے کہ اپنی زوجیت اسکا غلام ہو بر عکس ہے واللہ اعلم ۔

وَعَنْهَا اَنَّ بَرِيْرَةَ عَتَقَتْ وَهِیَ عِنْدَ مُغِيْثٍ فَخَيَّرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لَهَا اِنْ قَرِبَكِ فَلَا خِيَارَ لَكِ ۔ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ ۔ روایت ہے عائشہ سے یہ کہ بریرہ آزاد ہوئی اس حال میں کہ وہ تھی نکاح میں مغیث کے پس اختیار دیا بریرہ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی نکاح کے فسخ کرنے کا اور فرمایا اوسکو اگر نزدیکی کریگا تجھ سے یعنی جماع کریگا خاوند تیرا پس نہیں اختیار ہے واسطے تیرے یعنی اس لیے کہ قائل ہونا جماع کا ساتھ رضا مندی کے زوجیت اوسکی پر ہے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف شرح سنہ میں لکھا ہے کہ اگر نکاح کرے لونڈی ساتھ کسی غلام کے پھر آزاد ہوجاوے لونڈی تو اسکو اختیار ہے چاہے اپنے نکاح کو فسخ کر دے یا قائم رکھے اور اگر اوسکے ساتھ صحبت کرے اوسکی بغیر اسکے کہ اوسکی آزادی سے واقف ہو اور پھر معلوم ہو تو اوسکو اختیار ہے نکاح میں رہنے نہ رہنے کا اور اگر پیچھے آزاد ہونے کے غلام اوسکا اور لونڈی آزاد ہوگئی ہو اپنا نکاح اپنے اپکو رکھے بغیر اذن مولیٰ کے پھر آزاد کرے مولیٰ اوسکو تو اختیار ہے یعنی صحیح ہوا نکاح اوسکا ساتھ آزاد ہونے کے اور نہیں اختیار ہوتا اوسکو نزدیک امام شافعی کے اور نزدیک امام اعظم کے بارے میں اگر خاوند اوسکا آزاد ہو تو نہیں اختیار اوسکو اور کہا ابن ہمام نے کہ سبب اختلاف کا یہ ہے کہ بریرہ کے خاوند کے حق میں دو روایتیں مختلف آئی ہیں ایک میں ثابت ہوا حدیث عائشہ سے کہ حضرت نے اختیار دیا بریرہ کو اس حال میں کہ تھا خاوند اوسکا غلام اور ایک میں ہے یہ بھی روایت ہے کہ اوسکا خاوند آزاد تھا یعنی جب وہ آزاد کی گئی اور اصحاب سنن اربعہ میں ہے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے پس امام شافعی نے پہلی روایت کو ترجیح دی ہے اور امام ابوحنیفہ نے روایت دوسری کو ترجیح دی ملا علی کے قول میں ابن ہمام کی تفصیل سے مرقات میں لکھا ہے جو نفرت کرے اسکے خلاصہ اوسکا بیان کیا گیا ۔ بَابُ الصَّدَاقِ

باب ہے بیچ بیان مہر کے ف اقل درجہ مہر کا نزدیک امام ابوحنیفہ کے دس درہم ہیں اور امام مالک کے نزدیک چوتھائی دینار اور امام شافعی اور امام احمد کے

نزدیک ایک درہم برابر ساڑھے تین ماشہ چاندی کا ہوتا ہے اور یہی صحیح ہے ف شرح وقایہ سے معلوم ہوتا ہے کہ دس درہم وزن میں سات مثقال کے برابر ہوتے ہیں اور مثقال ساڑھے چار ماشہ کا ہوتا ہے پس دس درہم ساڑھے اکتیس ماشہ کے ہوئے پس اگر روپیہ بارہ ماشہ کا ہو جیسے کلدار سیدھی کل کا اور ڈبل اودھ والا تو دس درہم کے دو روپیہ چار آنے ہوتے ہیں اور ہر دس درہم کا اور مہر حضرت کی سب بیبیوں کا سوائے ام حبیبہ کے اور مہر حضرت کی سب بیٹیوں کا سوائے حضرت فاطمہ کے یعنی پانسو درہم کا ہوا پانسو درہم کے حساب سے ایک سو اکتیس روپیہ چار آنے ہوئے اگر روپیہ بارہ ماشہ کا ہو جیسے کلدار سیدھی کل کا یا ڈبل پانچ تل والا اور اگر روپیہ گیارہ ماشہ کا ہو جیسے لکھنؤ وغیرہ کا تو ایک سو تینتیس روپے چھ آنے تین پائی اور ڈیڑھ پائی کے تئیس ٹکڑوں میں سے ہوئے اور مہر حضرت ام حبیبہ کا چار ہزار درہم یا چار سو دینار کا تھا جس کے گیارہ سو پچاس روپیہ ہوئے اگر روپیہ کلدار سیدھی کل کا یا ڈبل پانچ تل والا ہو اور اگر روپیہ لکھنؤ کے ہوں تو گیارہ سو پچانوے روپیہ دس آنے پانچ پائی اور پانچ جزو تئیس جزو میں سے ہوئے اور مہر حضرت فاطمہ کا چار سو مثقال چاندی کا ہے جس کے ڈیڑھ سو روپیہ ہوئے اگر روپیہ کلدار سیدھی کل کے یا ڈبل پانچ تل والے ہوں اور اگر لکھنؤ وغیرہ کے ہوں تو ایک سو چھپن روپیہ چار آنے چار پائی اور چار جزو پائی کے تئیس جزو میں سے جانے

مہر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا			مہر حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کا				جاننا چاہیے کہ مہر حضرت کی سب بیبیوں کا سوائے ام حبیبہ کے اور مہر حضرت کی سب صاحبزادیوں کا سوائے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے	
			درہم	۴۰۰۰			درہم	۵۰۰
مثقال نقرہ	۴۰۰		یا دینار	۴۰۰			ماشہ	۱۵۷۵
کلدار و ڈبل پانچ تل دار	۱۵۰		ماشہ	۱۲۶۰۰			کلدار و ڈبل پانچ تل دار	۱۳۱ روپیہ ۴ آنہ
لکھنؤ وغیرہ کے	۱۶۳ روپیہ ۴ آنہ ۴ جزو	۴ پائی ۲۳ من	کلدار و ڈبل پانچ تل دار	۱۱۵۰			لکھنؤ کے	۱۴۳ روپیہ ۱۱ آنہ ۱۵ جزو ۳ پائی ۲۳ من
			لکھنؤ کے	۱۱۹۵ روپیہ ۱۰ آنہ ۵ جزو	۵ پائی ۲۳ من			

روپیہ کلدار سیدھی کل کا اور ڈبل پانچ تل والا ساڑھے گیارہ ماشہ کا اور لکھنؤ کا گیارہ ماشہ کا اور پائی نام ہے آنہ کے بارہویں حصہ کا اور آنہ نام ہے سولہویں حصہ روپیہ کا سوائے اس کے وغیرہ

الفصل الاول عن سهل بن سعد ان رسول الله صلى الله عليه وسلم جاءته امراة فقالت يا رسول الله اني وهبت نفسي لك فقامت طويلا فقام رجل فقال يا رسول الله زوجنيها ان لم تكن لك بها حاجة فقال هل عندك من شيء تصدقها قال ما عندي الا ازاري هذا قال فالتمس ولو خاتما من حديد فالتمس فلم يجد شيئا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هل معك من القران شيء قال نعم سورة كذا وسورة كذا فقال قد زوجتكها بما معك من القران وفي رواية قال انطلق فقد زوجتكها فعلمها من القران متفق عليه

روایت ہے سہل بن سعد سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی ایک عورت اور کہا اس نے یا رسول اللہ تحقیق بخشی میں نے جان اپنی واسطے آپ کے اور کھڑی رہی دیر تک یعنی اور حضرت ساکت تھے جواب نہ دیتے تھے پس کھڑا ہوا ایک شخص اور کہا یا رسول اللہ نکاح کر دیجئے میرا اس سے اگر نہیں ہے آپ کو حاجت اس کی پس فرمایا حضرت نے کیا ہے تیرے پاس کچھ چیز کہ مہر دے تو اس کو کہا اس شخص نے نہیں ہے میرے پاس کچھ مگر تہبند میرا یہ فرمایا حضرت نے پس ڈھونڈ یعنی کوئی چیز اور اگرچہ ہو ایک انگوٹھی لوہے کی پس ڈھونڈا اس نے اور نہ پایا کچھ پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے ساتھ تیرے قرآن سے کچھ یعنی کچھ قرآن یاد ہے تجھ کو کہا اس شخص نے ہاں سورت فلانی اور سورت فلانی پس فرمایا نکاح کر دیا میں نے تیرا اس سے بسبب اس چیز کے کہ ساتھ تیرے ہے قرآن سے اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا جا پس تحقیق نکاح کر دیا میں نے تیرا اس سے پس سکھلا دے اس کو قرآن سے نقل کیا اس کو بخاری اور مسلم نے ف شیخ ابن الہمام نے کہا کہ کوئی عورت بخشے نفس اپنا بغیر مہر کے اور سوائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو تو حلال ہوا اور حضرت و اسطے حضرت کے اور یہ خاص ہے

نہیں حضرت ہی کی خصائص سے تھا جیسا کہ یہ قرآن کی دلالت کرتی ہے وامرأۃ مؤمنۃ ان وہبت نفسہا للنبی ان اراد النبی … خالصۃ لک من دون المؤمنین یعنی حلال کی ہم نے … وہ عورت جس نے اپنے تئیں بخش دیا … اگر چاہے نبی نکاح کرنا اس سے یہ خاص تیرے لیے ہے نہ واسطے مومنوں کے لیے تفصیل اسکی یہ ہے کہ امام شافعی کے نزدیک نکاح ساتھ لفظ ہبہ کے بغیر مہر کے یہ خاص حضرت ہی کے لیے تھا اور کسی کے لیے نہیں درست اور ہمارے نزدیک لفظ ہبہ سے سب کو نکاح کرنا جائز ہے مگر مہر واجب ہوتا ہے اس صورت میں یہ خاص حضرت ہی کے لیے تھا اور کسی کے لیے نہیں پس سوا حضرت کے اوروں پر مہر مثل واجب ہوتا ہے اگرچہ نام مہر کا نفی کرے … ہمارے نزدیک معنی خالصۃ لک کے اس آیت میں یہ ہیں کہ بغیر واجب ہونے مہر کے درست خاص تیرے ہی لیے درست ہے اور کسی کو نہیں … اور یہ ایک نکتہ بھی ثابت ہوا اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہے … قرآن پڑھنا … سو ہر چیز کہ قسم مال سے ہو … اور یہی مذہب ہے شافعی اور علماء کا … امام احمد اور امام مالک کے نزدیک … اور دلیل حنفیہ کی یہ حدیث جابر کی ہے کہ آگاہ ہو نکاح نہ کریں عورتوں کا اولیاء … دس درہم سے کم … حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہ نہیں ہے مہر کم دس درہم سے … آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم … جلدی … صحبت کرنے کے … صحبت کرے بیوی سے … ابن عباس اور ابن عمر اور زہری اور قتادہ کا بھی یہی مذہب ہے اور دلیل ان کی … جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ … رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے … حضرت علی … سے اسقدر دینے کا حکم کیا اور دینا … مستحب اور کیا ہے … تعلیم قرآن کو مہر ٹھہرایا اور جائز رکھا ہے اسکو بعضے … نزدیک یہ نہیں جائز … کہ واجب ہے اس صورت میں مہر مثل … ساتھ تیرے … قرآن … علم قرآن … وعن ابی سلمۃ قال سألت عائشۃ کم کان صداق النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت کان صداقہ لازواجہ ثنتی عشرۃ اوقیۃ ونش قالت اتدری ما النش قلت لا قالت نصف اوقیۃ فتلک خمسمائۃ درہم رواہ مسلم ونش بالرفع فی شرح السنۃ وفی جمیع الاصول روایت ہے ابی سلمہ سے کہا پوچھا میں نے عائشہ سے کہ کتنا تھا مہر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمایا حضرت عائشہ نے کہ تھا مہر حضرت کا واسطے بیویوں اپنی کے بارہ اوقیہ اور نش کہا حضرت عائشہ نے کیا جانتا ہے تو کہ کیا ہے نش کہا میں نے نہیں کہا حضرت عائشہ نے آدھا اوقیہ پس یہ سب ہوئے پانسو درہم نقل کی یہ مسلم نے ونش … شرح السنہ میں اور بیچ سب کتابوں اصول … پانسو درہم …

الفصل الثانی

عن عمر بن الخطاب قال الا لا تغالوا صدقۃ النساء فانہا لو کانت مکرمۃ فی الدنیا وتقوی عند اللہ لکان اولاکم بہا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما علمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکح شیئا من نسائہ ولا انکح شیئا من بناتہ علی اکثر من ثنتی عشرۃ اوقیۃ رواہ احمد والترمذی وابو داؤد والنسائی وابن ماجہ والدارمی روایت ہے عمر بن الخطاب سے … ساتھ ان کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم

نہیں جانتا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ نکاح کیا ہو کسی سے عورتوں اپنی میں سے اور نہ نکاح کر دیا کسی کا بیٹیوں اپنی میں سے زیادہ بارہ اوقیہ سے نقل کی یہ حدیث ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف موجب تقویٰ کا یعنی زیادہ تقویٰ کا نزدیک اللہ تعالیٰ کے یعنی موجب زیادہ بزرگی کا آخرت میں ہو بموجب قول اللہ تعالیٰ کے ان اکرمکم عند اللہ اتقکم اور بارہ اوقیہ کے چار سو اسی درہم ہوتے ہیں اور آگے ایک حدیث آتی ہے کہ مہر ام حبیبہ کا چار ہزار درہم کا تھا وہ مستثنیٰ ہے قول عمر رضی سے اس لیے کہ انکا اسقدر مہر نجاشی بادشاہ حبش کے نے باندھا تھا حبشہ میں واسطے تعظیم و تکریم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور حضرت عائشہ نے روایت کیا کہ حضرت کی بیبیوں کا مہر ساڑھے بارہ اوقیہ کا تھا اور اس میں آیا کہ بارہ اوقیہ کا تھا اور شاید نش نہیں بیان کیا حضرت عمر نے نصف اوقیہ ذکر کیا اور اوقیات عرف کسور کے نہ کیا اسواسطے حضرت عمر نے نفی کی زیادتی کی بارہ اوقیہ سے شاید کہ انکو خبر زیادتی کی کہ عائشہ نے روایت کیا نہ پہونچی ہو اور حضرت عمر نے بیان فضل و اولی کا کیا اور اس سے زیادہ کے جائز ہونے میں کلام نہیں ہے وعن جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من اعطی فی صداق امرأته ملء کفیه سویقا او تمرا فقد استحل رواه ابوداؤد اور روایت ہے جابر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے دیا بیچ مہر عورت اپنی کے بھر کر دونوں ہاتھ ستو یا کھجور سے یعنی مہر میں پس تحقیق حلال کیا اوس نے اوس عورت کو نقل کی یہ ابوداؤد نے وعن عامر بن ربیعة ان امرأة من بنی فزارة تزوجت علی نعلین فقال لها رسول الله صلى الله عليه وسلم ارضيت من نفسك ومالك بنعلين قالت نعم فاجازه رواه الترمذي اور روایت ہے عامر بن ربیعہ سے کہ ایک عورت نے قبیلہ فزارہ میں سے نکاح کیا اوپر دو جوتیوں کے پس فرمایا اسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا راضی ہوئی تو بیچ نفس اپنے کے باوجود ہونے مال اپنے کے ساتھ دو جوتیوں کے یعنی اپنے نفس کو بدلے ان دو جوتیوں کے دیا تو نے اور راضی ہوئی تو ساتھ اسکے باوجود مالدار ہونے کے کہا ہاں پس روا رکھا آنحضرت نے اوسکو نقل کی یہ ترمذی نے ف یہ بھی محمول ہے مہر معجل پر واسطے دفع مناقشہ کے اور ظاہر یہ ہے کہ جب اس عورت نے نکاح کیا بدلے دو جوتیوں کے تو صحیح ہوا نکاح اوسکا اور واجب ہوا اوسکو مطالبہ پورے مہر مثل کا پس جب اپنی خوشی و رضا سے دو جوتیوں پر راضی ہو گئی اور ساقط کیا حق اپنا زائد تھا جوتیوں پر جائز رکھا اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور اسکے جائز ہونے میں اختلاف نہیں ہے پس یہ دلیل شافعی وغیرہ کی نہیں ہو سکتی اور یہ حدیث ضعیف ہے وعن علقمة عن ابن مسعود انه سئل عن رجل تزوج امرأة ولم يفرض لها شيئا ولم يدخل بها حتى مات فقال ابن مسعود لها مثل صداق نسائها لا وكس ولا شطط وعليها العدة ولها الميراث فقام معقل بن سنان الاشجعي فقال قضى رسول الله صلى الله عليه وسلم في بروع بنت واشق امرأة منا مثل ما قضيت ففرح بها ابن مسعود رواه الترمذي وابوداؤد والنسائي والدارمي اور روایت ہے علقمہ سے کہ نقل کی ابن مسعود سے کہ وہ پوچھے گئے ایک شخص کے حال سے کہ نکاح کیا ایک عورت سے اور نہیں مقرر کیا واسطے اسکے کچھ مہر اور نہ دخول کیا ساتھ اسکے یعنی صحبت کی یہاں تک کہ مر گیا پس کہا ابن مسعود نے یعنی بعد ایک مہینے کے اجتہاد کر کر واسطے اوس عورت کے ہے مانند مہر عورتوں کے کہ اوسکی قوم کی ہیں یعنی مہر مثل دینا آویگا نہ کم اور نہ زیادہ اور اوسپر عدت ہے یعنی وفات کی اور واسطے اوسکے میراث بھی ہے پس کھڑے ہوئے معقل بن سنان اشجعی پس کہا کہ حکم فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ بروع بیٹی واشق کے کہ ایک عورت تھی ہم میں سے مانند اوس چیز کے کہ حکم کیا تو نے پس خوش ہوئے ساتھ اس بات کے ابن مسعود نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور دارمی نے ف ابن مسعود خوش ہوئے اسلئے کہ حکم انکا موافق ہوا حکم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور مذہب حضرت علی کا اور ایک جماعت صحابہ کا اس مسئلہ میں یہ ہے کہ نہیں ہے واسطے اوس عورت کے مہر بسبب عدم دخول کے اور واسطے اوسکے ہے متعہ اور میراث اوسکو پہونچیگی اور امام شافعی کے اس میں دو قول ہیں ایک تو موافق قول حضرت علی کے ہے اور دوسرا موافق قول ابن مسعود کے اور مذہب امام ابوحنیفہ اور احمد کا مانند مذہب ابن مسعود کے ہے اور مہر مثل کہتے ہیں باپ کی قوم کے مہر کو جیسے بہنیں اور پھوپھیاں اور چچا کی بیٹیاں بشرطیکہ مساوی ہوں دونوں عمر میں اور جمال میں اور مال میں اور عقل میں اور دین میں اور کنوارپن

ہیں یا ثابت ہو ذمہ میں ایک شخص کے بیچ میں ہو ۔ **الفصل الثالث** فصل تیسری عن ام حبيبة انها كانت تحت عبد الله بن جحش فمات بارض الحبشة فزوجها النجاشي النبي صلى الله عليه وسلم وامهرها عنه اربعة آلاف وفي رواية اربعة آلاف درهم وبعث بها الى رسول الله صلى الله عليه وسلم مع شرحبيل بن حسنة رواه ابو داود والنسائي روایت ہے ام حبیبہ سے یہ کہ وہ تھیں نکاح میں عبداللہ بن جحش کے پس مر گئے عبداللہ بیچ زمین حبشہ کے پس نکاح کر دیا اونکا نجاشی بادشاہ حبش کے نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور مہر مقرر کیا نجاشی نے ام حبیبہ کا حضرت کی طرف سے چار ہزار اور ایک روایت میں چار ہزار درہم ہیں اس روایت میں لفظ درہم کا صریح مذکور ہوا اور پہلی روایت میں نہیں اور روانہ کیا اور بھیجا ام حبیبہ کو طرف حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ساتھ شرحبیل بیٹے حسنہ کے نقل کی ابو داؤد اور نسائی نے **ف** سب مشکوٰۃ کے نسخوں میں عبداللہ بن جحش ہے اور یہ غلط ہے صحیح عبیداللہ بن جحش ہے ساتھ تصغیر کے چنانچہ سنن ابی داؤد میں اور اصول وغیرہ میں یوں ہی ہے عبیداللہ اسلام لایا تھا اور مکہ سے ہجرت کر کے حبشہ کو گیا ام حبیبہ کو ساتھ لیکر پھر وہاں جا کر مرتد ہو گیا کہ نصرانی ہوا اور وہیں مرا اور ام حبیبہ اسلام پر ثابت رہیں پھر بھیجا حضرت نے عمرو بن امیہ ضمری کو نجاشی کے پاس کہ لقب ہے بادشاہ حبش کا اور نام اوسکا اصحمہ تھا کہ پیغام نکاح کا بھیجے ام حبیبہ کو حضرت کی طرف سے پس نجاشی نے ام حبیبہ کا نکاح حضرت سے کیا اور چار سو دینار کا مہر باندھا اور قصہ نکاح کرنیکا یوں منقول ہے کہ نجاشی نے بھیجا ام حبیبہ کے پاس اپنی لونڈی کو کہ ابرہہ نام تھا اوسنے جا کر کہا کہ بادشاہ نے یہ کہا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا ہے مجھکو کہ نکاح کر دوں تیرا اونسے ام حبیبہ نے یہ سنکر بھیجا آدمی خالد بن سعید کے پاس اور وکیل کیا اونکو اور دیے ام حبیبہ نے ابرہہ کو دو کنگن اور انگوٹھی چاندی کی اس خوشخبری سنانے کی عوض میں پس جب شام کا وقت ہوا تو حکم کیا نجاشی نے حاضر ہونے کا جعفر بن ابی طالب کو اور مسلمانوں کو کہ وہاں تھے پس وہ حاضر ہوئے اور خطبہ پڑھا نجاشی نے الحمد لله الملك القدوس السلام المؤمن المهيمن العزيز الجبار اشهد ان لا اله الا الله وان محمدا عبده ورسوله ارسله بالهدى ودين الحق ليظهره على الدين كله ولو كره المشركون اما بعد پس تحقیق قبول کیا میں نے وہ چیز کہ لکھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور مہر مقرر کیا میں نے چار سو دینار سونے کے پھر حاضر کیے دینار آگے قوم کے پس کہا خالد بن سعید نے الحمد لله احمده واستعينه واستغفره واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له وان محمدا عبده ورسوله ارسله بالهدى ودين الحق ليظهره على الدين كله ولو كره المشركون اما بعد پس تحقیق قبول کیا میں نے اوس چیز کو کہ بلایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور نکاح کر دیا میں نے ام حبیبہ بیٹی ابی سفیان کا پس برکت کرے اللہ واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور دفع کیے دینار طرف خالد بن سعید کے اور قبض کیے انہوں نے پھر ارادہ کیا لوگوں نے اوٹھنے کا پس کہا نجاشی نے بیٹھے رہو سنت انبیاء کی یہ ہے کہ وقت نکاح کے کھانا کھلایا جاوے پھر منگا کر کھانا کھلایا پس کھایا سبوں نے اور متفرق ہوئے اور یہ نکاح سنہ سات ہجری میں ہوا اور خالد بن سعید کہ ام حبیبہ کے باپ کے چچا کا بیٹا تھا ابو سفیان باپ ام حبیبہ کا وقت نکاح کے مشرک تھا دشمن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا بعد اوسکے مسلمان ہوا ۔ وعن انس قال تزوج ابو طلحة ام سليم فكان صداق ما بينهما الاسلام اسلمت ام سليم قبل ابي طلحة فخطبها فقالت اني قد اسلمت فان اسلمت نكحتك فاسلم فكان صداق ما بينهما رواه النسائي

اور روایت ہے انس سے کہ نکاح کیا ابو طلحہ نے ام سلیم سے پس تھا مہر بیچ میں دونوں کے اسلام لانا مسلمان ہوئی تھی ام سلیم پہلے ابو طلحہ کے پھر پیغام نکاح کا بھیجا ابو طلحہ نے ام سلیم کو پس کہا ام سلیم نے تحقیق میں مسلمان ہوئی ہوں اگر مسلمان ہوگا تو نکاح کرونگی میں تجھ سے یعنی اور نہیں یعنی نہ کرونگی تجھ سے پھر پس مسلمان ہوا ابو طلحہ پس ہوا اسلام لانا ابو طلحہ کا مہر ام سلیم کا نقل کی یہ نسائی نے **ف** ام سلیم بیٹی ملحان کی ماں ہیں انس بن مالک کی اول اونسے نکاح کیا مالک بن نضر نے اور پیدا انس پیدا ہوئے پھر مر گیا مالک حالت شرک میں پھر مسلمان ہوئی ام سلیم پس پیغام نکاح کا بھیجا ام سلیم کو ابو طلحہ نے اور ابو طلحہ مشرک تھا ام سلیم نے انکار کیا اور بلایا ابو طلحہ کو طرف اسلام کے پس اسلام لایا وہ پس کہا ام سلیم نے کہ میں نکاح کرتی ہوں تجھ سے اور نہیں لونگی تجھ سے مہر سوا اسلام تیرے کے پس نکاح کیا ام سلیم سے ابو طلحہ نے اور ہوا اسلام لانا مہر یعنی واقع ہوا نکاح ساتھ مہر اوسکے کے اور بخشدیا اوسنے مہر ابو طلحہ کو سبب اسلام لانے اوسکے کے یا سبب

باب الولیمۃ

یہ ہے وہ کھانا جو بیاہ کے بعد کھلایا جاتا ہے اور مسلمانوں میں ولیمہ سنت ہے اور امام شافعی کہتے ہیں اور امام مالک کا ظاہر مذہب یہ ہے کہ واجب ہے اور علماء کا اس میں اختلاف ہے کہ ولیمہ کا وقت کیا ہے بعضے کہتے ہیں کہ نکاح کے وقت ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ دخول کے بعد ہے اس واسطے کہ ولیمہ اسی کا شکریہ ہے اور اکثر علماء نے کہا ہے کہ سنت ہے اور بعضوں نے کہا مستحب ہے اور بعضوں نے کہا واجب ہے اور وقت ولیمہ کا بعد دخول کے ہے اور بعضوں نے کہا وقت عقد کا ہے اور بعضوں نے کہا وقت عقد کے بھی اور بعد دخول کے بھی اور اختلاف کیا ہے علماء نے بیچ تکرار اس کی کے زیادہ دو دن سے ایک جماعت علماء نے مکروہ کہا ہے اس کو اور بعضوں نے کہا کہ مستحب ہے اور بعضوں نے کہا کہ اگر بیچ دوسرے دن کے اور لوگ ہوں تو مضائقہ نہیں اور مجمع البحار میں لکھا ہے کہ ضیافت آٹھ قسم پر ہے ولیمہ واسطے نکاح کے اور خرس واسطے ولادت کے اور اعذار واسطے ختنہ کے اور وکیرہ واسطے مکان بنانے کے اور نقیعہ واسطے مسافر کے آنے کے اور عقیقہ واسطے ساتویں دن ولادت کے اور وضیمہ واسطے مصیبت کے اور مأدبہ واسطے بے سبب کے [illegible] اور جو کھانا کہ کئی روز تیار کیا جاوے ضیافت کے لیے بے سبب اسے قسام کہتے ہیں بعضوں کے نزدیک [illegible]

الفصل الاول انس سے ہی عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاٰی عَلٰی عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَثَرَ صُفْرَۃٍ فَقَالَ مَا ھٰذَا قَالَ اِنِّیْ تَزَوَّجْتُ امْرَاَۃً عَلٰی وَزْنِ نَوَاۃٍ مِّنْ ذَھَبٍ قَالَ بَارَکَ اللّٰہُ لَکَ اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاۃٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ انس سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا عبدالرحمن بن عوف پر نشان زردی کا یعنی ان کے بدن پر یا کپڑے پر زعفران لگی ہوئی تھی پس فرمایا کیا ہے یہ کہا عبدالرحمن نے تحقیق میں نے نکاح کیا ایک عورت سے اوپر وزن گٹھلی کے سونے سے فرمایا حضرت نے برکت کرے اللہ واسطے تیرے ولیمہ کر تو اگرچہ ایک بکری ہو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کہا ہے اس کا ظاہر یہ ہے کہ ولیمہ واجب ہے اس واسطے کہ حضرت نے امر کیا اور امام مالک اور ظاہریہ [illegible] زعفران وغیرہ [illegible] اس واسطے کہ [illegible] عورت کے لگ گئی ہوگی سبب مخالطت و دلہن کے [illegible] اور نواۃ [illegible] جیسے کہ نش نام ہے بیس درہم کا اور اوقیہ نام ہے چالیس درہم کا اور [illegible] سونے کی مقدار کا نام اور ان کا پانچ درہم ہے [illegible] بعضوں نے کہا مراد اس سے نواۃ کی مقدار سونا ہے اور بعضوں نے کہا مراد ہے پانچ درہم کی قیمت کا سونا [illegible] اور مسئلہ [illegible] کے بیچ [illegible] علماء کے بیان میں ہے اگرچہ تھوڑا ہو [illegible] سے معلوم ہوا کہ ولیمہ کرے ساتھ ایک بکری کے یا اس سے زیادہ [illegible] وَعَنْہُ قَالَ مَا اَوْلَمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی اَحَدٍ مِّنْ نِّسَائِہٖ مَا اَوْلَمَ عَلٰی زَیْنَبَ اَوْلَمَ بِشَاۃٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے انس سے کہا نہیں ولیمہ کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی پر اپنی بیبیوں میں سے ولیمہ کی مانند اس کے جو ولیمہ کیا زینب پر ولیمہ کیا ساتھ ایک بکری کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اس سے معلوم ہوا کہ ولیمہ کرنا ساتھ بکری کے بہتر ہے وَعَنْہُ قَالَ اَوْلَمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ بَنٰی بِزَیْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَاَشْبَعَ النَّاسَ خُبْزًا وَّلَحْمًا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے انس سے کہا ولیمہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ صحبت کی زینب بنت جحش کے ساتھ پس سیر کیا لوگوں کو روٹی اور گوشت سے نقل کی یہ بخاری نے وَعَنْہُ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَعْتَقَ صَفِیَّۃَ وَتَزَوَّجَھَا وَجَعَلَ عِتْقَھَا صَدَاقَھَا وَاَوْلَمَ عَلَیْھَا بِحَیْسٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے انس سے کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آزاد کیا صفیہ کو اور نکاح کیا ان سے اور ٹھہرایا آزادی ان کی کو مہر ان کا اور ولیمہ کیا ان کے نکاح میں ساتھ حیس کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف صفیہ جنگ خیبر میں ہاتھ لگی تھیں اور بیٹی تھیں حیی بن اخطب کی جو سردار تھا قبیلہ بنی نضیر کا اور اختلاف کیا ہے علماء نے بیچ اس کے کہ آزاد کرنا لونڈی کو اور آزادی اس کی کو مہر ٹھہرانا جائز ہے یا نہیں پس گئی ہے ایک جماعت اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور بعضے علماء طرف جواز اس کے کے یہ جب

ظاہر حدیث کا وہ نہیں جائز رکھا اسکو ایک جماعت علماء نے تعبیر بعض انہیں میں سے ہے اور ایک کہا بعض حضرات نے اس حدیث کو کہ نزدیک خاص تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے یہ تھا اور کہا ہمیں حضرت اور شرح ہدایہ میں لکھا ہے کہ اگر آزاد کرے کوئی لونڈی کو اور آزادی کو مہر اسکا ٹھہراوے تو کیا ہے کہ اس شرط پر نکاح کرے
ترجیب عوض آزادی کے پس قبول کیا اور عتق صحیح ہوا اور دیا اور اسکو اختیار نکاح کرنے میں ہے پس اگر نکاح کیا اور ... سے پس ...
مہر مثل اسکا ہے اور حیس نام ایک کھانا ہے کہ شامل ہے کھجور اور پنیر اور گھی سے اور اقط اسکو کہتے ہیں کہ دودھ کا پانی نکال کر ... کر کے
بنا لیتے ہیں اور اسکو دہی بھی کہتے ہیں وَعَنْهُ قَالَ أَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ خَيْبَرَ وَالْمَدِينَةِ ثَلَاثَ لَيَالٍ يُبْنٰى عَلَيْهِ بِصَفِيَّةَ فَدَعَوْتُ
الْمُسْلِمِينَ إِلٰى وَلِيمَتِهِ وَمَا كَانَ فِيهَا مِنْ خُبْزٍ وَلَا لَحْمٍ وَمَا كَانَ فِيهَا إِلَّا أَنْ أَمَرَ بِالْأَنْطَاعِ فَبُسِطَتْ فَأُلْقِيَ عَلَيْهَا التَّمْرُ وَالْأَقِطُ وَالسَّمْنُ رَوَاهُ
الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے انس سے کہا ٹھہرے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم درمیان خیبر اور مدینہ کے تین رات اور ... حضرت کے پاس صفیہ بیٹی حی کو
میں نے بلایا مسلمانوں کو طرف ولیمہ آنحضرت کے اور نہ تھی اس میں روٹی اور نہ گوشت اور نہ تھا اس میں مگر یہ کہ حکم کیا حضرت نے ساتھ بچھانے دسترخوان
چمڑے کے پس بچھائے گئے دسترخوان اور ڈالی گئیں دسترخوانوں پر کھجوریں اور پنیر اور گھی نقل کی یہ بخاری نے ف اور ایک حدیث میں جو گذرا لفظ حیس کا
اس حدیث میں بیان اسکا ہے کہ کھجور اور پنیر اور گھی سے بنتا ہے اور یہ حدیث ... کے فائدے میں ذکر کی گئی وَعَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ
قَالَتْ أَوْلَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى بَعْضِ نِسَائِهِ بِمُدَّيْنِ مِنْ شَعِيرٍ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے صفیہ بیٹی شیبہ کی سے
کہا ولیمہ کیا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بعضی اپنی عورتوں کا ساتھ دو مد جو کے نقل کی یہ بخاری نے ف شاید کہ وہ عورت ام سلمہ تھیں وَعَنْ
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْوَلِيمَةِ فَلْيَأْتِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ
فَلْيُجِبْ عُرْسًا كَانَ أَوْ نَحْوَهُ اور روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہ بیشک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب وقت بلایا جاوے ایک تمہارا طرف طعام
شادی کے پس چاہیے کہ جاوے اس طعام شادی کے نقل کی بخاری اور مسلم نے اور بیچ ایک روایت مسلم کے یون ہے کہ پس چاہیے کہ قبول کرے
دعوت کو شادی ہو یا مانند اسکے ف مانند اسکے جیسے شل عقیقہ و ختنہ کے پس گویا کہ مراد ولیمہ سے ان روایتوں میں مطلق طعام شادی ہے اور کہا ابن حجر نے

کہ قبول کرنا دعوت نکاح کا واجب ہے پس اگر نہ آوے ہر مقبول کے شرط اور اسکا انکار غفلت کے ہے جب حدیث حضرت کے ہیں کہ ترک کرے فقد عصى الله
و رسوله بعض نے کہا مستحب ہے اور یہ واجب یا مستحب حاضر ہونا ہے اور کھانا اسکا مستحب ہے اگر روزہ نہ ہو اور جب سوا نکاح کی دعوت کا ہو تو
قبول کرنا مستحب ہے اور کہا بعض نے اور ابن ملک نے اور کہا ان دونوں نے کہ ساقط ہوتا ہے وجوب یا استحباب دعوت کا کئی چیزوں سے یا کھانا شبہ کا ہو
یا مخصوص ہو اغنیا کی ہو اور اس دعوت میں ہو اذان بدعتی یا فاسق جو کہ پیتا ہو شراب یا سبب ہونے اوسکی کھانا لائق ہو ساتھ اوسکے بیٹھنا اوسکا واسطے دفع شرکے یا کسی کے تو
اسکی جاہ مال یا مدد چاہنے کو یا دعوت اسکی ہو کسی ... کہ منع ہے یا باطل ہو یا وہاں کوئی منع چیز ہو جیسے شراب یا ہو بانگ اور باجا جنکے بجانے
جیسے ستار یا فرش حریر کا وغیرہ ذلک اور پوشیدہ نہیں ہے کہ اس زمانہ میں مجلسیں ایسی چیزوں سے خالی نہیں ہیں اکثر حسب ہو تو بہتر ہے نہ جانا
اسکا اور یہ مذہب کا عمل ہے نہ ہونا غرض اصلی ہے کہ کھانا جاوے اور جو جانے ... فرصت ہی ان کے سامنے بیٹھنے کی وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلٰى طَعَامٍ فَلْيُجِبْ فَإِنْ شَاءَ طَعِمَ وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
جس وقت کہ بلایا جاوے ایک تمہارا طرف طعام کے یعنی طعام نکاح کے یا مانند اسکے پس چاہیے کہ قبول کرے یعنی حاضر ہو پس اگر چاہے کہاوے اور چاہے نہ کہاوے نقل کی یہ مسلم نے
ف حضرت یا واجب حاضر ہونا ہے کہانا اور اگر روزہ ہو تو مستحب ہے کہانا اور کہا ابن ملک نے امر اس حدیث میں وجوب کے لیے ہے اور اجابت سے مراد حاضر ہونا ہے
اسکو جب کہ بلایا بسبب شہرت یا وجہ کے ... پس اگر کھانا نہ کہاوے تو اسکو ... کہا کہ ... ان ... وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شر الطعام طعام الولیمة یدعی لھا الاغنیاء ویترک الفقراء ومن ترک الدعوة فقد عصی اللہ ورسولہ۔ متفق علیہ اور حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے برا کھانا [illegible]

دولتمند [illegible] اور جو شخص نہ قبول کرے دعوت کو پس تحقیق نافرمانی کی اس نے اللہ کی اور رسول اس کے کی [illegible]

[illegible]

وعن ابی مسعود الانصاری قال کان رجل من الانصار یکنی ابا شعیب کان لہ غلام لحام فقال اصنع لی طعاما یکفی خمسة لعلی ادعو النبی صلی اللہ علیہ وسلم خامس خمسة فصنع لہ طعیما ثم اتاہ فدعاہ فتبعھم رجل فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا ابا شعیب ان رجلا تبعنا فان شئت اذنت لہ وان شئت ترکتہ قال لا بل اذنت لہ۔ متفق علیہ۔ روایت ہے

ابی مسعود انصاری سے کہا تھا ایک شخص انصار میں سے کنیت کیا جاتا تھا ابو شعیب [illegible]

[illegible]

الفصل الثانی فصل دوسری

عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اولم علی صفیة بسویق وتمر۔ رواہ احمد والترمذی وابو داود وابن ماجة۔ روایت ہے انس سے

[illegible]

وعن سفینة ان رجلا ضاف علی بن ابی طالب فصنع لہ طعاما فقالت فاطمة لو دعو

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاکل معنا فدعوہ فجاء فوضع یدیہ علی عضادتی الباب فرأی القرام قد ضرب فی ناحیۃ البیت فرجع قالت فاطمۃ فتبعتہ فقلت یا رسول اللہ ما ردک قال انہ لیس لی او لنبی ان یدخل بیتا مزوقا رواہ احمد وابن ماجۃ

اور روایت ہے سفینہ سے کہ ایک شخص مہمان ہوا حضرت علی بن ابی طالب کے پاس پس پکایا حضرت علی نے واسطے اس کے کھانا پس کہا فاطمہ نے اگر بلاویں ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اور کھاویں وہ ہمارے ساتھ تو بہتر ہو پس بلایا حضرت کو اور آئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور رکھے دونوں ہاتھ اپنے دونوں بازو دروازہ کے پس دیکھا پردہ پڑا ہوا بیچ کونے گھر کے پس پھر گئے حضرت کہا حضرت فاطمہ نے پس پیچھے گئی میں حضرت کے اور کہا میں نے یا رسول خدا کس چیز نے پھیرا آپ کو فرمایا نہیں واسطے میرے یا واسطے کسی نبی کے یہ کہ داخل ہو گھر زینت کئے گئے میں روایت کی یہ احمد اور ابن ماجہ نے ف یہ پردہ ایک منقش تھا بعضوں نے کہا کہ منقش نہ تھا لیکن زینت کیا تھا اس سے دیوار کو مانند پیشواز کے اور یہ عادت متکبروں کی ہے اور حضرت اسکو مکروہ سمجھے کہ یہ لگا کر کے دیوار کو زینت دینا ہے اور وہ باعث نقصان آخرت کے ہے **وعن عبد اللہ بن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من دعی فلم یجب فقد عصی اللہ ورسولہ ومن دخل علی غیر دعوۃ دخل سارقا وخرج مغیرا رواہ ابو داود** اور روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ دعوت کیا جاوے پھر قبول نہ کرے پس بیشک نافرمانی کی اللہ اور رسول اسکی کی اور جو آدمی بے بلائے مجلس کھانے کی میں جاوے پس گویا داخل ہوا چور ہو کر اور نکلا لوٹ کر روایت کی یہ ابو داود نے ف یعنی جب اسکا بے بلایا جانا صاحب خانہ کے گھر پر چھپ گیا مانند چور کے ہے گنہگار ہوا جیسے کہ چور گنہگار ہوتا ہے سبب جانے کے کسی کے گھر میں حاصل یہ کہ حضرت نے اپنی امت کو تعلیم کیے اچھے اخلاق اور منع کیا آگوں بری خصلتوں سے کہ قبول کرنا دعوت کا بلا عذر دلالت کرتا ہے تکبر نفس پر اور عدم محبت اور عدم الفت پر اور جانا کسی کے یہاں بغیر دعوت کے دلالت کرتا ہے حرص نفس اور ذلیل کرنے دولت پر **وعن رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اجتمع الداعیان فاجب اقربہما بابا وان سبق احدہما فاجب الذی سبق رواہ احمد وابو داود** روایت ہے ایک شخص سے کہ تھا اصحاب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جمع ہوں دو دعوت کرنے والے پس قبول کر دعوت اس کی کہ بہت نزدیک ہو اسکا دروازہ اور اگر پہلی کی ایک شخص نے دونوں میں سے پس قبول کر دعوت اسکی جس نے پہلی کی نقل کی یہ احمد اور ابو داود نے ف ظاہر یہ ہے کہ اس صورت میں ہو کہ جمع نہیں کر سکتا یعنی دونوں کی دعوت نہیں کھا سکتا ہو بسبب ایک ہی وقت ہونے کے اور جو اگر جمع کر سکتا ہو تو دونوں کی دعوت قبول کرے اور یہ حکم تو ہمسایہ کا ہے اور اگر اہل شہر دعوت کریں تو وہاں ترجیح اور بہت عمدہ ہو گی اہل معرفت اور صلاح اور اہل علم اور تقویٰ کے یعنی اگر اہل شہروں سے سوا ہمسایہ کے دو آدمی دعوت کریں تو اسکی دعوت قبول کرے کہ جو جان پہچان ہو یا شخصیت میں زیادہ ہو اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پوچھنا مسئلہ کا یعنی پوچھنے والا عالم کے پاس پہلے آوے تو جو پہلے آیا اسکو بتا دے **وعن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طعام اول یوم حق وطعام یوم الثانی سنۃ وطعام یوم الثالث سمعۃ ومن سمع سمع اللہ بہ رواہ الترمذی** اور روایت ہے ابن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانا پہلے دن کا حق ہے اور کھانا دوسرے دن کا سنت ہے اور کھانا تیسرے دن کا سنانا ہے اور جو کوئی سنا دے سنا دیگا اللہ اسکو نقل کی یہ ترمذی نے ف حق ہے یعنی کھلانا پہلے دن کھانا لازم ہے اور قبول کرنا اسکا واجب ہے یا سنت مؤکدہ ہے بسبب اختلاف علماء کے اور دوسرے دن کا کھانا سنت اور مستحب ہے اور تیسرے دن کا اسلیے ہوتا ہے کہ لوگ سنیں اور تعریف کریں اور جو کوئی سنا دے یعنی مشہور کیے اپنے تئیں ساتھ نیک صفت کے واسطے فخر کے پس مشہور کریگا اسکو اللہ تعالیٰ بیچ لوگوں کے اسی صفت کا اور کہ دکھانے کے واسطے تھا یہ جو ٹھا اور نہ تھی نیت اسکی پس رسوا ہوگا لوگوں میں کہا طیبی نے کہ سبب اللہ تعالیٰ نے جو کچھ نعمت دی تو خرچ کرے واسطے شکر کے اور ادا کرے اور مستحب ہے دوسرے

اس واسطے ہو کہ نقصان مسلمان کا ان روزوں میں واقع ہوا ہو جیسے سنت کا حال کرلی ہو وجب کو اور تیسرے دن سنانے اور دکھانے کے لیے ہوتا ہے [illegible] پہلا یہ
یا واجب تو اس کو قبول کرنا اولی ہے اور یہیں تو مستحب ہو دوسرے دن اور مکروہ ہو تیسرے دن [illegible] اسی واسطے بعض علما کہتے ہیں جب
ہو ولیمہ کرنا سات دن تک۔ **وَعَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ طَعَامِ الْمُتَبَارِيَيْنِ اَنْ يُّؤْكَلَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ**
وَقَالَ مُحْيِي السُّنَّةِ وَالصَّحِيْحُ اَنَّهٗ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا اور روایت ہے عکرمہ سے کہ نقل کی ابن عباس سے یہ
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کھانا کھانے سے دو شخصوں فخر کرنیوالوں کے آپس میں نقل کی یہ ابو داود نے اور کہا محی السنہ نے صحیح یہ ہے کہ عکرمہ نے نقل کی نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سے بطریق ارسال کے **ف** یعنی صحیح یہ ہے کہ لفظ ابن عباس کا سند میں نہیں [illegible] دو شخص آپس میں [illegible] اور [illegible]
[illegible] دوسرے سے [illegible] کھانا پکانے اور دکھانے کے لیے [illegible] دعوت کریں دعوت ان کی قبول نہ کرے اور کھانا ان کا نہ کھاوے [illegible]
کو قبول کرتے [illegible] **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** تیسری فصل **عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَبَارِيَانِ لَا يُجَابَانِ**
وَلَا يُؤْكَلُ طَعَامُهُمَا قَالَ الْاِمَامُ اَحْمَدُ يَعْنِي الْمُتَعَارِضَيْنِ بِالضِّيَافَةِ فَخْرًا وَّرِيَاءً روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو شخص کہ آپس میں فخر
و مقابلہ کیا کریں [illegible] دعوت قبول نہ کی جاوے اور کھانا ان کا نہ کھایا جاوے کہا امام احمد نے یعنی تفسیر اس کی [illegible] حضرت کی [illegible] یہ کہ دو شخص
بطریق مقابلہ کے ضیافت کریں [illegible] فخر اور ریا کے۔ **وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اِجَابَةِ طَعَامِ الْفَاسِقِيْنَ**
روایت ہے عمران بن حصین سے کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول کرنے دعوت فاسقین کے سے **ف** فاسق سے [illegible] فاسق [illegible] واجب [illegible]
[illegible] فاسق [illegible] کھانے میں اور کھانا [illegible] فاسق [illegible] اور کھانا [illegible] لوگوں کا [illegible] باتفاق حرام ہوا یہ
بھی [illegible] فاسق کی دعوت قبول کرنی [illegible] **وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمْ**
عَلٰى اَخِيْهِ الْمُسْلِمِ فَلْيَاْكُلْ مِنْ طَعَامِهٖ وَلَا يَسْاَلْ وَيَشْرَبْ مِنْ شَرَابِهٖ وَلَا يَسْاَلْ رَوَى الْاَحَادِيْثَ الثَّلٰثَةَ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَقَالَ هٰذَا اِنْ صَحَّ
فَلِاَنَّ الظَّاهِرَ اَنَّ الْمُسْلِمَ لَا يُطْعِمُهٗ وَلَا يَسْقِيْهِ اِلَّا مَا هُوَ حَلَالٌ عِنْدَهٗ روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب جاوے کوئی تمہارا بھائی
مسلمان کے پاس [illegible] کھاوے کھانا اس کا [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] بیہقی نے شعب الایمان میں اور کہا بیہقی نے یہ حدیث [illegible] مسلمان [illegible] کھانا [illegible]
[illegible] سے [illegible] کا [illegible] کا حال [illegible] اور پوچھنے سے [illegible] معلوم ہو کہ کھانا اس کا
حرام ہے [illegible] شخص [illegible] حرام کا [illegible] کھاوے **بَابُ الْقَسْمِ** یہ باب ہے بیان میں تقسیم کرنے کے [illegible] بیان میں باری مقرر کرنا
بیبیوں کے [illegible] باری باری سے [illegible] نوبت مقرر کرنی واجب ہے [illegible] ایک کی نوبت میں دوسری کے گھر میں
[illegible] اور [illegible] ایک رات میں [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی بیبیوں سے ایک رات میں [illegible] واجب
[illegible] نوبت کے [illegible] واجب [illegible] نوبت مقرر کرنی حضرت پر واجب نہ تھی لیکن حضرت نے ازراہ کرم و تفضل کے نوبت مقرر کر رکھی تھی [illegible]
[illegible] نوبت کے [illegible] سفر میں [illegible] اس کو ساتھ لیجاوے [illegible] بیبیوں [illegible] ساتھ لیجاوے
اور [illegible] تقسیم [illegible] حق میں [illegible] شخص [illegible] کرے [illegible] احکام و مسائل
نوبت کے [illegible] **ف** واجب [illegible] بعض [illegible] مستحب ہو
[illegible] عورت کا [illegible] واجب [illegible] کرنا [illegible] ﷺ [illegible] عورت [illegible]

[illegible] باری میں ہر ایک بیوی کے پاس ایک رات رہے لیکن لازم نہیں ہے کہ ہر ایک رات میں [illegible] ایک بیوی کے
پاس [illegible] اور دوسری کے پاس [illegible] نہ ہو [illegible] کرے [illegible] ہر ایک بیوی کے پاس [illegible]
[illegible] رات [illegible] اور اس صورت میں [illegible] کے پاس [illegible]
[illegible]

الفصل الاول

عن ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قبض عن تسع نسوة وكان يقسم منهن لثمان. متفق عليه

[illegible] سے [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی [illegible] بیویاں چھوڑیں اور تقسیم کرتے تھے [illegible]
[illegible] حضرت [illegible] وفات [illegible] حضرت سودہ [illegible]
[illegible] اپنی نوبت حضرت عائشہ [illegible]

وعن عائشة ان سودة لما كبرت قالت يا رسول الله قد جعلت يومي منك لعائشة فكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقسم لعائشة يومين يومها ويوم سودة. متفق عليه

[illegible] حضرت عائشہ [illegible] نوبت [illegible]
[illegible] حضرت سودہ کی نوبت [illegible] حضرت عائشہ [illegible] ایک بیوی
[illegible] نوبت [illegible]

وعنها ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يسأل في مرضه الذي مات فيه اين انا غدا اين انا غدا يريد يوم عائشة فاذن له ازواجه يكون حيث شاء فكان في بيت عائشة حتى مات عندها. رواه البخاري

[illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] حضرت عائشہ [illegible]
[illegible] حضرت عائشہ کے [illegible] وفات [illegible]
[illegible] حضرت عائشہ کے پاس [illegible]

وعنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اراد سفرا اقرع بين نسائه فايتهن خرج سهمها خرج بها معه. متفق عليه

[illegible] حضرت عائشہ [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

وعن ابي قلابة عن انس قال من السنة اذا تزوج الرجل البكر على الثيب اقام عندها سبعا وقسم واذا تزوج الثيب اقام عندها ثلاثا ثم قسم قال ابو قلابة ولو شئت لقلت ان انسا رفعه الى النبي صلى الله عليه وسلم. متفق عليه

[illegible] سات رات [illegible] باکرہ [illegible] ثیبہ [illegible] تین رات [illegible]
[illegible] بکر [illegible]
[illegible] باکرہ [illegible] ثیبہ [illegible] امام شافعی [illegible]
[illegible] سات رات [illegible]
[illegible] تین رات [illegible]
[illegible] سات سات رات

اور ثیبہ کے پاس تین رات رہے اور دورہ کرے پس یہی ہے تین رات رہنا اور ابو حنیفہ کے قول کے معنی یہ ہیں کہ اگر میں چاہتا تو تیری خاطر سات رات اس صحبت کرتا ایسے
لفظ صحابی کا سنت سے ہے جو حکم مرفوع کے ہے اور وہ حدیث مرفوع کے حکم میں ہے کتابوں میں لکھے گئے ہیں۔ مترجم وعن ابي بكر بن عبد الرحمن ان رسول الله
صلى الله عليه وسلم حين تزوج ام سلمة واصبحت عنده قال لها ليس بك على اهلك هوان ان شئت سبعت عندك وسبعت
عندهن وان شئت ثلثت عندك ودرت قالت ثلث وفي رواية انه قال لها للبكر سبع وللثيب ثلاث رواه مسلم روایت ہے
ابی بکر بیٹے عبدالرحمن کے سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت نکاح کیا ام سلمہ سے اور صبح کی ام سلمہ نے حضرت کے پاس فرمایا واسطے ام سلمہ کے نہیں ہے سبب تیرے
اوپر اہل تیرے کے ذلت اگر چاہے تو سات رات رہوں میں تیرے پاس اور سات رات رہوں اور سب بیبیوں کے پاس اور اگر چاہے تو تین رات رہوں تیرے
پاس اور دورہ کروں میں کہا ام سلمہ نے تین۔ تین رہیے میرے پاس اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت نے فرمایا واسطے ام سلمہ کے نزدیک باکرہ کے رہنا سات
رات اور ثیبہ کے پاس تین رات نقل کیا اس کو مسلم نے ف یعنی یہ سبب تیرے رتبے میں برابر تین رات تمہارے پاس رہوں گا تمہارے قبیلے کو اس سبب سے عار نہیں
لاحق ہوگی لیکن یہ سبب ہوتی کے تمہاری صحبت سے نہیں ہوتا اس سبب سے کہ حکم شرع یہی ہے اور یہ تمہید ہے کہ اگر چاہو تو تمہارے تین رات رہنے چاہو اگر چاہے
تو سات رات تیرے پاس رہوں جیسے کہ حکم باکرہ کا ہے لیکن سات سات رات میں سب بیبیوں کے پاس اور اگر چاہے تو تین رات تیرے پاس رہوں جیسے کہ حکم ثیبہ کا
ہے اور دورہ کروں میں بیچ تین رات اور دونوں کے پاس رہوں میں

الفصل الثانی فصل دوسری

عن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان
يقسم بين نسائه فيعدل ويقول اللهم هذا قسمي فيما املك فلا تلمني فيما تملك ولا املك رواه الترمذي وابو داود
والنسائي وابن ماجة والدارمي روایت ہے عائشہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے تقسیم کرتے درمیان بیبیوں اپنی کے بطور جو مقرر کیے تھے تفضل کے اور
بعضوں نے کہا ہے اور عدل کرتے یعنی برابری کرتے درمیان ان کے رات کے رہنے میں اور کہتے الٰہی یہ تقسیم کرنا میرا ہے بیچ اس چیز کے کہ میں مالک
ہوں یعنی ملامت نہ کر مجھ کو بیچ اس چیز کے کہ تو مالک ہے اور نہیں مالک ہوں میں نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف یعنی قوت محبت دلی کا میں
مالک نہیں ہوں میں برابری کر سکتا ہوں اور دل کی محبت کا میں مالک نہیں ہوں تو مالک ہے اس میں برابری نہیں کر سکتا کسی سے زیادہ محبت ہے کسی سے کم یہ معلوم ہوا کہ برابری رات کی رہنے
میں اور نفقے میں چاہیے محبت میں اور صحبت کرنے میں لازم نہیں ہے وعن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا كانت عند الرجل امرأتان
فلم يعدل بينهما جاء يوم القيامة وشقه ساقط رواه الترمذي وابو داود والنسائي وابن ماجة والدارمي روایت ہے ابو ہریرہ سے
نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جس وقت کہ ہوں نزدیک ایک شخص کے دو بیبیاں پس نہ عدل کرے درمیان ان کے آوے گا دن قیامت کے اس حالت سے کہ آدھا دھڑ اس کا
گرا ہوا ہوگا نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف یعنی جو آدمی دو بیبیوں میں بے انصافی کرے اس کے بدن کا ایک طرف گرا ہوا ہوگا یعنی مفلوج ہو کر آئے گا
مگر یہ کہ جس بی بی کو مقرر نہیں ہو وہ برابری کرنی نہ چاہیے یعنی بیچ شمار رات کے رہنے اور صحبت کرنے کی برابری کرے اور اگر ایک بیوی کنواری اور دوسری بیوہ ہو تو بھی
برابری لازم ہے اور لونڈی کی نسبت بیوی آزاد کے لیے دو رات ہیں اور اگر کوئی دو بیبیاں رکھے تو حرہ کے واسطے دو رات اور لونڈی کے واسطے ایک رات
وغیرہ کے پاس ایک رات رہے اور جماعت آزاد کے لیے دو رات ہیں اور تین باری کے بیچ تو بہتر ہے

الفصل الثالث فصل تیسری

عن عطاء قال حضرنا مع ابن عباس جنازة ميمونة بسرف فقال هذه زوجة رسول الله صلى الله عليه وسلم فاذا رفعتم
نعشها فلا تزعزعوها ولا تزلزلوها وارفقوا بها فانه كان عند رسول الله صلى الله عليه وسلم تسع فكان يقسم
لثمان ولا يقسم لواحدة قال عطاء التي كان رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يقسم لها بلغنا انها صفية وكانت اخرهن موتا
ماتت بالمدينة وقال رزين قال غير عطاء هي سودة وهو اصح وهبت يومها لعائشة حين اراد رسول الله

صلی اللہ علیہ وسلم طلاقہا فقالت لہ امسکنی وقد وہبت یومی لعائشۃ لعلی ان تکون من نسائک فی الجنۃ رواہ رزین

عطاء سے روایت ہے تابعی سے کہا حاضر ہوئے ہم ساتھ ابن عباس کے میمونہ کے جنازہ پر مقام سرف میں پس کہا ابن عباس نے یہ بیوی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس جس وقت کہ اٹھاؤ تم جنازہ انکا پس نہ حرکت دو اسکو اور نہ جنبش دو اسکو اور آہستہ اسکو لے چلو اسواسطے کہ تعظیم کرنا انکی چاہیئے اسلئے کہ تھیں نو بیبیاں نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نو بیبیاں تھیں حضرت تقسیم کرتے باری نوبت کرتے تھے آٹھوں سے واسطے آٹھ کے اور نہ تقسیم کرتے تھے واسطے ایک عورت کے کہا عطاء نے وہ عورت کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہ تقسیم کرتے تھے واسطے اسکے نوبت سو وہ صفیہ بنت حیی تھیں اور صفیہ آخر سب عورتوں میں مرنے میں کہ وہی تھیں مدینہ میں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور کہا رزین نے کہا غیر عطاء نے کہ وہ عورت کہ نہ تقسیم کرتے تھے واسطے اسکے سودہ تھیں اور یہی بات صحیح ہے بخش دیا تھا انہوں نے دن اپنا یعنی نوبت کا واسطے عائشہ کے جس وقت کہ ارادہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طلاق کا پس کہا انہوں نے واسطے حضرت کے کہ رہنے دو مجھکو اپنے نکاح میں اور تحقیق بخش دیا میں نے دن اپنا واسطے عائشہ کے شاید کہ ہوں میں تمہاری بیبیوں سے بہشت میں **ف** حضرت میمونہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیوں میں سے ہیں اور خالہ تھیں ابن عباس کی اور سرف نام ایک جگہ کا ہے کہ ایک منزل ہے مکہ سے قبر حضرت میمونہ کی وہیں ہے اور نکاح اور زفاف بھی انکا وہیں ہوا تھا اور انتقال بھی وہیں ہوا اور اسی لیے یہ تفصیل جزئی کی یعنی مبالغہ اس میں کہ انکی بیویوں میں سے ہیں کہ حضرت نے نوبت مقرر کر رکھی تھی انکی اور کہا خطابی نے کہ یہ کہنا کہ وہ عورت نہ تقسیم کرتے تھے حضرت اسکے لیے صفیہ تھیں وہم ہے کسی راوی سے واقع ہوا ہے بلکہ وہ سودہ ہی تھیں اور تحقیق صفیہ آخر سب عورتوں کی مرنے میں نہ جاننا چاہیے کہ انتقال ہوا صفیہ کا رمضان کے مہینے میں سنہ پچاس ہجری میں اور بعضوں نے کہا سن باون میں اور معاویہ کے زمانہ میں اور دفن کی گئیں بقیع میں اور مرنا میمونہ کا سنہ اکیاون میں اور بعضوں نے کہا سنہ چھیاسٹھ میں اور بعضوں نے کہا سنہ تریسٹھ میں اور حضرت عائشہ کا مرنا سنہ ستاون میں اور بعضوں نے کہا سنہ اٹھاون میں اور مرنا سودہ کا شوال میں سنہ چون میں اور حفصہ کا سنہ پینتالیس میں اور ام سلمہ کا سنہ انسٹھ میں اور ام حبیبہ کا سنہ چوالیس میں اور زینب بنت جحش کا سنہ بیس میں مرنا اور جویریہ کا سنہ پچاس میں کذا ذکرہ صاحب المواہب اور حضرت خدیجہ کا انتقال ہوا پہلے ہجرت کے اور زینب بنت خزیمہ کا بھی انتقال حضرت کے سامنے ہوا پس جب یہ معلوم ہوا تو حضرت صفیہ کا مرنا سب بیبیوں کے بعد صحیح نہ ہوا اور اگر ضمیر لفظ کانت کی میمونہ کی طرف پھیریں تو بھی نامناسب ہے پس قول کہ مات بالمدینۃ اس لیے کہ وہ مریں سرف میں پس نہیں خالی ہے یہ کلام اشکال سے واللہ اعلم بحقیقۃ الحال

باب عشرۃ النساء وما لکل واحدۃ من الحقوق

یہ باب ہے بیچ بیان ان حدیثوں کے کہ وارد ہوئی ہیں بیچ صحبت اور مخالطت کے ساتھ عورتوں کے اور بیچ بیان حقوق ہر ایک کے **ف** ہر ایک عورت ہو کہ گویا اعتبار کرکے اقسام عورتوں کے کہا کہ بعض کنواری اور بیوہ اور خوش خلق اور بدخلق اور شریفہ اور فقیرہ اور دولتمند کے موافق بیچ انکے ہیں حقیقت بیان حقوق عورتوں کے

الفصل الاول

فصل پہلی عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استوصوا بالنساء خیرا فانہن خلقن من ضلع وان اعوج شیء فی الضلع اعلاہ فان ذہبت تقیمہ کسرتہ وان ترکتہ لم یزل اعوج فاستوصوا بالنساء متفق علیہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول کرو وصیت بیچ حق عورتوں کی بھلائی کے اسلیئے کہ تحقیق عورتیں پیدا کی گئی ہیں پسلی سے کہ وہ ٹیڑھی ہے اور تحقیق بہت ٹیڑھی چیز پسلی میں اوپر کی پسلی ہے پس اگر ارادہ کرے تو کہ سیدھا کرے پسلی کو توڑیگا اسکو اور اگر چھوڑے تو ہمیشہ رہیگی ٹیڑھی پس قبول کرو وصیت بیچ حق عورتوں کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی حضرت حوا کہ اصل اور اول سب عورتوں کی ہیں حضرت آدم کی بائیں پسلی میں سے پیدا ہوئیں ہیں کہ وہ بہت ٹیڑھی ہوتی ہے پس انکی اصل میں ٹیڑھا پن ہے کوئی انکو سیدھا نہیں کر سکتا اور ٹیڑھی پسلی کا حال یہ ہے کہ اگر تو سیدھا کیا چاہے تو ٹوٹ جاویگی اور اگر تو اسکو چھوڑ دے بحال خود تو ہمیشہ ٹیڑھی ہی رہیگی

اسی طرح حال عورتوں کا ہے کہ انکی سرشت میں کجی ہے اگر تم انکی بد اخلاقی میں ہر ایک بات کو راست اور درست کرنا چاہو تو نہ ہو سکے گا اور نوبت ساتھ ان کے طلاق تک پہنچے گی جیسا کہ ہمیشہ دیکھنے میں آتا ہے پس چاہئے کہ مردوں کو عورتوں کے ساتھ فائدہ اٹھانا منظور ہو تو انکی کجی پر صبر کریں اور انکے ساتھ نیکی کریں اور جو کچھ ان سے تقصیر ہو اس سے درگزر کریں اور اگر گناہ کا لازم آئے تو البتہ ان کو مناسب نصیحت کرے اور سامان ان کے اچھی طرح رکھے اور صبر کرے ان کی بد خوئی پر اور یہ بات ہے کہ سب باتیں تمہاری مرضی کے موافق کام کریں گے ہرگز نہیں۔ **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان المرأۃ خلقت من ضلع لن تستقیم لک علی طریقۃ فان استمتعت بہا استمتعت بہا وبہا عوج وان ذہبت تقیمہا کسرتہا وکسرہا طلاقہا رواہ مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق عورت پیدا ہوئی ہے پسلی سے یعنی حضرت حوا پیدا ہوئی ہیں پسلی سے یعنی حضرت آدم کے پسلی سے ہرگز نہیں سیدھی ہوگی واسطے تیرے اوپر ایک طریق کے پس اگر چاہے تو فائدہ اٹھائے تو ساتھ اسکے فائدہ اٹھائے تو ساتھ اسکے اس حالت میں کہ اس میں کجی ہو اور اگر چاہے تو سیدھا کرنا اسکو توڑ ڈالیگا تو اسکو اور توڑنا اسکا طلاق دینا ہے اسکا روایت کیا اسکو مسلم نے **ف** یعنی ہرگز نہیں سیدھی ہوگی واسطے تیرے اوپر ایک راہ کے یعنی ہمیشہ ایک حالت پر نہیں رہیگی بلکہ حالتیں اسکی بدلتی رہینگی کبھی اطاعت کریگی کبھی نافرمانی کرے گی اور قناعت سے طرف طمع کے پھرے گی۔ **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یفرک مؤمن مؤمنۃ ان کرہ منہا خلقا رضی منہا آخر رواہ مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ دشمن رکھے مسلمان مرد مسلمان عورت کو اگر ناخوش ہو ایک عادت سے اسکی تو خوش ہوگا اسکی دوسری عادت سے روایت کیا اسکو مسلم نے **ف** یعنی تمام عادتیں اور افعال کسی کے برے نہیں ہوتے اگر بعض برے ہوتے ہیں تو بعض اچھے بھی ہوتے ہیں پس نظر اسکے افعال اور اخلاق نیک پر کرنی چاہئے اور راضی رہنا چاہئے اور اسکے افعال و اخلاق بد پر صبر کرے مقصود غیبت اور مبالغہ ہے بیچ خوش گذرانی کے ساتھ عورتوں کے اور صبر کرنے کے اوپر ایذا اور بدخوئی انکی کے اور بد خلقی انکی سے اور کیا ہے عیب نہیں ہاتھ لگتا ہے اگر کوئی شخص بے عیب یار ڈھونڈھے تو بیکار بدون یار کے رہیگا اور بیوی پر خیال ہوتا ہے انسان عیب ملا ہوا ہے بعض اچھی خصلتوں سے بری خصلتوں سے پس چاہئے کہ چشم پوشی کرے برائیوں سے اسکے۔ **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لولا بنو اسرائیل لم یخنز اللحم ولولا حواء لم تخن انثی زوجہا الدہر متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر نہ ہوتے بنی اسرائیل تو نہ سڑتا گوشت اور اگر نہ ہوتی حوا تو خیانت کرتی کوئی عورت اپنے خاوند کی کبھی نقل کی بخاری اور مسلم نے **ف** حضرت موسی علیہ السلام کے وقت میں بنی اسرائیل جنگل میں من و سلوی اترتا تھا اللہ تعالی کی طرف سے اور حکم تھا ان کو کہ جمع نہ رکھیں قدر حاجت سے زیادہ مگر انہوں نے نہ مانا اور جمع کر رکھا یہاں تک کہ سڑ گیا پس وہ شروع سڑنے گوشت کا سبب تھا انکے فعل بد کی بیخ فضل کا لیکن بسبب حرص اور توکل نہ کرنے کے خدا تعالی پر ذخیرہ کرتے تھے بعد ان شروع ہونے گوشت کا سڑنا ہمیشہ کو پس فرمایا حضرت نے اگر بنی اسرائیل جمع کرکے گوشت کو نہ رکھتے تو خیانت کے معنی میں ناراستی پہنچی پس یہی حضرت حوا کی یہ تھی کہ رغبت دلائی حضرت آدم علیہ السلام کو کھانے درخت ممنوع کے برخلاف حکم اللہ تعالی کے پس فرمایا کہ اگر حضرت حوا سے خیانت نہ ہوتی تو وہ بیچ میں نسل کی کوئی عورت اپنے خاوند سے کبھی خیانت نہ کرتی۔ **وعن** عبد اللہ بن زمعۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یجلد احدکم امرأتہ جلد العبد ثم یجامعہا فی آخر الیوم وفی روایۃ یعمد احدکم فیجلد امرأتہ جلد العبد فلعلہ یضاجعہا فی آخر یومہ ثم وعظہم فی ضحکہم من الضرطۃ فقال لم یضحک احدکم مما یفعل متفق علیہ اور روایت ہے عبد اللہ بن زمعہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ مارے ایک تمہارا بیوی اپنی کو مانند غلام کے مارنے کے پھر صحبت کرے اسکے ساتھ آخر دن میں اور ایک روایت میں ہے قصد کرتا ہے ایک تمہارا پس مارتا ہے اپنی عورت کو مانند غلام کے مارنے کے شاید کہ وہ ہمخواب ہو اس سے بیچ آخر دن اپنے کے پھر نصیحت فرمائی حضرت نے

صحابہ کو بیچ میں چھوڑنے آگے کے بیٹھنے پر یہ فرمایا کیوں ہنستا ہوا کہ تم اس حیثیت سے آپ بھی کرتا ہوں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یہ حدیث
ترجمہ بیٹھ گیا مناسب ہے کہ جیسے کے ساتھ معاملہ ہوا اس سے ویسا سلوک کیجئے اگرچہ بیوی کو ناگوار پہونچا ہو چونکہ ایسا اس سے یہ معلوم ہوا کہ ساتھ
بیوی کے اتفاق و سلوک سے یہ ہے اور کیوں ہنستا ہے اس لیے ہنسنا اچھا نہیں معلوم ہوتا ہے مگر عجیب ہے کہ نہ پایا جاتا ہو علاوہ اس کے جب ایک چیز اپنے بیچ
موجود ہو تو غیرت سے سرزد ہونے پر کیوں ہنستا ہے اس سے معلوم ہوا کہ اگر کسی کو ذرا سی سرزد ہو تو تغافل کرے تاکہ اس کو رنج نہ ہو چنانچہ حاتم اصم کا حال لکھا ہے کہ یہ
بہرے تھے ایک بار ایک عورت کوئی مسئلہ پوچھنے کو آئی انکے پاس اور اسنا پوچھتے میں اس سے گوز سرزد ہوا انہوں نے اسکی رفع خجالت کے لیے
اس سے کہا کہ پکار کر کہہ پس وہ خوش ہوئی اسنے جانا کہ یہ بہرے ہیں پس انہوں نے اس بات کے پورا کرنے کے لیے اپنے کو بہرا بنا رکھا اور کہا طیبی نے
کہ اس میں تنبیہ ہے اس کے لائق جو مرد عاقل کو کہ جب ارادہ کرے بھائی مسلمان کے عیب گیری کا تو اول اپنے نفس میں تامل کرے کہ آیا مجھ میں عیب
یا مانند اس کے پایا جاتا ہے یا نہیں پس اگر اپنے کو اس سے پاک نہ پائے تو باز رہنا اسکی عیب گیری سے بہتر ہے کیا خوب کسی نے کہا ہے کہ دیکھتا ہوں میں اکثر
لوگوں کو کہ دیکھتے ہیں عیب اوروں کے اور اندھے ہیں اپنے عیبوں سے وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَكَانَ لِي صَوَاحِبُ يَلْعَبْنَ مَعِي فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ يَتَقَمَّعْنَ مِنْهُ فَيُسَرِّبُهُنَّ إِلَيَّ فَيَلْعَبْنَ مَعِي مُتَّفَقٌ
عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہ سے کہا تھی میں کھیلتی ساتھ گڑیوں کے نزدیک پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے اور تھیں میری سہیلیاں کہ کھیلتیں ساتھ میرے
اور تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت تشریف لاتے چھپ جاتیں سہیلیاں میری حضرت سے بسبب شرم کے پس حضرت بھیجتے انکو طرف
میری پس کھیلتیں ساتھ میرے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اس میں خوش گذرانی ہے ساتھ بیوی کے اور حکم لڑکیوں کے کھیلنے کا گڑیوں سے بچپن میں جائز
وَعَنْهَا قَالَتْ وَاللَّهِ لَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُومُ عَلَى بَابِ حُجْرَتِي وَالْحَبَشَةُ يَلْعَبُونَ بِالْحِرَابِ فِي الْمَسْجِدِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتُرُنِي بِرِدَائِهِ لِأَنْظُرَ إِلَى لَعِبِهِمْ بَيْنَ أُذُنِهِ وَعَاتِقِهِ ثُمَّ يَقُومُ مِنْ أَجْلِي حَتَّى أَكُونَ أَنَا الَّتِي أَنْصَرِفُ فَاقْدُرُوا قَدْرَ
الْجَارِيَةِ الْحَدِيثَةِ السِّنِّ الْحَرِيصَةِ عَلَى اللَّهْوِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہ سے کہا قسم ہے اللہ کی تحقیق دیکھا میں نے پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم کو کھڑے ہوتے اوپر دروازے حجرے کے اور حبشی کھیلتے تھے ساتھ برچھیوں کے مسجد میں اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پردہ کرتے تھے میرا
ساتھ چادر اپنی کے تاکہ دیکھوں طرف کھیل انکے کے درمیان کان اور شانوں حضرت کے پھر کھڑے رہتے واسطے خاطر میری یہاں تک کہ میں ہی
پھرتی آپ پس اندازہ کرو مقدار چھوکری کم سن کی جو حریص ہو کھیل پر یعنی کیا آپ ہی سبب یا اندازہ کرو تم کہ مقدار کھڑے رہنے حضرت کا
کتنا ہوگا کیونکہ لڑکیاں نو دس سال کی قدر حریص ہوتی ہیں کھیل دیکھنے پر کس قدر دیر کرتی ہے لیکن حضرت بھی میری خاطر کھڑے رہے تھے
حضرت دیر تک تماشا دکھلایا کیے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یہ جو حبشیوں کا ایک کھیل تھا متعلق جنگ کے مسجد میں کھیلنا انکا
برچھیوں سے سامان جہاد سے تھا یعنی وہ عبادت تھا کہ تیاری ہے دشمن کے لڑنے کی اسکی طرف نظر کرنی بھی ثواب ہے اس واسطے جائز ہوا دیکھنا اور اس سے حضرت
کی خوش اخلاقی اور خوش گذرانی اور محبت و عنایت حضرت عائشہ پر معلوم ہوتی ہے وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنِّي لَأَعْلَمُ إِذَا كُنْتِ عَنِّي رَاضِيَةً وَإِذَا كُنْتِ عَلَيَّ غَضْبَى قُلْتُ مِنْ أَيْنَ تَعْرِفُ ذَلِكَ فَقَالَ إِذَا كُنْتِ عَنِّي رَاضِيَةً فَإِنَّكِ تَقُولِينَ لَا وَرَبِّ
مُحَمَّدٍ وَإِذَا كُنْتِ عَلَيَّ غَضْبَى قُلْتِ لَا وَرَبِّ إِبْرَاهِيمَ قَالَتْ قُلْتُ أَجَلْ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَهْجُرُ إِلَّا اسْمَكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہے عائشہ سے کہا کہا مجھ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق میں البتہ جانتا ہوں جس وقت کہ ہوتی ہے تو مجھ سے خوش اور جس وقت کہ ہوتی ہے تو مجھ پر خفا یعنی
کسی امر دنیوی کے سبب جیسا عورتیں ہوتی ہیں خفا ہو جاتی ہیں کہا میں نے آپ کہاں سے پہچانتے ہیں اسے فرمایا جس وقت کہ ہوتی ہے تو مجھ سے راضی پس تحقیق تو کہتی ہے نہیں ہے

اس طرح قسم ہے پروردگار محمد کی اور جس وقت کہ ہوتی ہے تو مجھ پر خفا کہتی ہو نہیں ہے اس طرح قسم ہے پروردگار ابراہیم کی یعنی نام میرا نہیں لیتیں اور
پروردگار ابراہیم کہتی ہو کہا حضرت عائشہ نے کہا میں نے کہ ہاں اس طرح سے ہے قسم اللہ کی اے رسول خدا کے نہیں چھوڑتی ہوں مگر نام تمہارا نقل کی یہ
بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی حالت غضب میں بسبب غلبۂ عقل ہوتی ہوں نہیں ترک کرتی مگر نام تمہارا اور دل میرا مستغرق ہوتا ہے تمہاری
محبت میں **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَاَتَہٗ اِلٰی فِرَاشِہٖ فَاَبَتْ فَبَاتَ غَضْبَانَ
لَعَنَتْھَا الْمَلٰئِکَۃُ حَتّٰی تُصْبِحَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَّھُمَا قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ مَا مِنْ رَجُلٍ یَدْعُوْ امْرَاَتَہٗ اِلٰی فِرَاشِہٖ فَتَاْبٰی عَلَیْہِ
اِلَّا کَانَ الَّذِیْ فِی السَّمَآءِ سَاخِطًا عَلَیْھَا حَتّٰی یَرْضٰی عَنْھَا اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ بلاوے
کوئی مرد اپنی عورت کو طرف بچھونے اپنے کے پس انکار کرے وہ اور گذارے خاوند رات غصے میں لعنت کرتے ہیں فرشتے اس عورت کو صبح تک نقل کی
یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت بخاری اور مسلم کی میں یوں ہے کہ فرمایا حضرت نے قسم ہے اس ذات کی کہ جان میری بیچ ہاتھ اسکے ہے
نہیں کوئی شخص کہ بلاوے اپنی عورت کو طرف بچھونے اپنے کے پس انکار کرے وہ مگر ہوتا ہے وہ کہ آسمان میں ہے خفا اس پر یہانتک کہ راضی ہو خاوند
اسکا اس سے **ف** انکار کرے یعنی بغیر عذر شرعی کے اور بعضوں نے کہا کہ حیض عذر نہیں ہے انکار کرنے میں اسلیے کہ خاوند کو جائز ہے فائدہ اٹھانا اوپر کے
ساتھ اس چیز کے کہ اوپر ازار کے ہے نزدیک جمہور کے اور بعضے علما کے نزدیک سوائے شرمگاہ کے اور بدن کا فائدہ اٹھانا جائز ہے اور صبح تک اسواسطے
فرمایا کہ ایسا معاملہ اکثر ہوتا ہے رات کو اگر دن کو اس طرح انکار کرے گی تو شام تک یہی حال ہوگا اور وہ کہ آسمان میں ہے یعنی حکم اسکا آسمان میں ہے یا وہ کہ
معبود ہے آسمان میں یعنی اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ معبود آسمان میں بھی ہے اور زمین میں بھی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وهو الذی فی السماء الہ وفی الارض الہ
پس حدیث میں فقط معبود آسمان کا کہنا اسلیے کہ اکتفا کیا ساتھ ذکر کرنے شریف کے اور احتمال ہے کہ مراد اس سے فرشتے ہوں اور اس حدیث سے یہ معلوم ہوا
کہ خفگی خاوند کی باعث ہے پروردگار کی خفگی کے وجہ تقاضا شہوت کی خفگی کا یہ حال ہو تو اگر خفگی امر دین میں ہے تو کیا حال ہوگا **وَعَنْ** اَسْمَآءَ
اَنَّ امْرَاَۃً قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ لِیْ ضَرَّۃً فَھَلْ عَلَیَّ جُنَاحٌ اِنْ تَشَبَّعْتُ مِنْ زَوْجِیْ غَیْرَ الَّذِیْ یُعْطِیْنِیْ فَقَالَ الْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ یُعْطَ کَلَابِسِ
ثَوْبَیْ زُوْرٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے اسماء سے یہ کہ ایک عورت نے کہا یا رسول اللہ تحقیق میری ہے ایک سوکن پس کیا ہے گناہ اوپر میرے اگر ظاہر
کروں میں سیر ہونا خاوند کی طرف سے یعنی سوکن کے آگے سوا اس چیز کے کہ دیتا ہے مجھ کو یعنی جو کچھ دیتا ہے اس سے زیادہ اظہار کروں سوکن کے جلانے کے لیے کہ مجھ کو یہ
دیتا ہے پس فرمایا حضرت نے کہ اظہار کرنیوالا ساتھ اس چیز کے کہ نہیں دیا گیا مانند پہننے والے دو کپڑوں جھوٹ کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
ف دو کپڑوں سے مراد چادر اور تہبند ہے یعنی جھوٹ فریب کے پہننے والے سے مراد وہ شخص ہے کہ کپڑے عاریت یا امانت کے پہنے اور ظاہر کرے کہ یہ اسکے ہی
ہیں یا وہ شخص مراد ہے کہ لباس اہل دین اور صالحوں کا پہنے اور وہ قبیح ہو ویسا نہیں اور بعضوں نے کہا کہ اسکے ساتھ تشبیہ دی کہ پیراہن پہنے اور لگاوے
اسمیں دو آستینیں اور پیچھے آستینوں کے الگ بانہیں کہ دیکھنے والے جانیں کہ دو پہنے ہیں اور بعضوں نے کہا کہ عرب میں ایک شخص تھا اور کپڑے نفیس پہنتا تھا اسکو شرف اور
عزت ہوا اور حصول گواہی کا کوئی جھوٹ نہ جانے اسکے ساتھ تشبیہ دی اسکو **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ اٰلٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
مِنْ نِّسَآئِہٖ شَھْرًا وَّکَانَتِ انْفَکَّتْ رِجْلُہٗ فَاَقَامَ فِیْ مَشْرُبَۃٍ تِسْعًا وَّعِشْرِیْنَ لَیْلَۃً ثُمَّ نَزَلَ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اٰلَیْتَ شَھْرًا فَقَالَ اِنَّ
الشَّھْرَ یَکُوْنُ تِسْعًا وَّعِشْرِیْنَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے انس سے کہا ایلا کیا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں سے ایک مہینے کا اور تھا کہ موچ آئے
تھے حضرت کے پاؤں میں پس ٹھہرے بالاخانے میں انتیس راتیں پھر اترے پس عرض کیا لوگوں نے اے رسول خدا کے ایلا کیا تھا ایک مہینے کا اور مہینا
نہیں گزرا ہے تو فرمایا حضرت نے کہ تحقیق مہینا ہوتا ہے انتیس دن کا بھی نقل کی یہ بخاری نے **ف**

ایلاء لغت میں کہتے ہیں قسم کھانے کو اور شرع میں ایلاء کہتے ہیں قسم کھانے کو عورت کے پاس جانے سے چار مہینے یا زیادہ چار مہینے سے پس اگر چار مہینے میں صحبت نہیں کی تو یا قسم توڑی کی تو طلاق بائن پڑ جاتی ہے اور قسم توڑنے سے کفارہ لازم ہوتا ہے اور جو ایلاء ہو وہ بہم آتا ہو گیا اور اگر اور مدت سے کم کسی کی قسم کھائی تو ایلاء نہیں ہوتا اور یہ مدت اس کی وہ مہینے میں بالکل نہ تو سے کم کی قسم کھائے تو وہ ایلاء شرعی نہیں ہو پس حدیث میں ایلاء لغوی مراد ہے یعنی قسم کھائی کہ میں مہینے بھر تک بیویوں کے پاس نہیں جاؤں گا اور سبب اس کا یہ تھا کہ بیویاں حضرت کی کچھ نفقہ زیادہ مانگتی تھیں حضرت نے قسم کھائی کہ میں نہ جاؤں گا پاس تمہارے ایک مہینے تک نہیں جانا تھا کہ بعد اس کے ان بی بیوں سے حضرت کے پاس بالاخانے میں جو شاکی تھیں سب گر پڑنے کے سبب سے پس حضرت بالاخانہ پر بیٹھ گئے انتیس دن بعد اتر آئے تو عائشہ نے کہا آپ نے ایک مہینے کا کہا تھا اس لیے انتیس دن کا ہوتا ہے۔ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ دَخَلَ اَبُوْ بَكْرٍ يَسْتَأْذِنُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ النَّاسَ جُلُوْسًا بِبَابِهٖ لَمْ يُؤْذَنْ لِاَحَدٍ مِّنْهُمْ قَالَ فَاُذِنَ لِاَبِيْ بَكْرٍ فَدَخَلَ ثُمَّ اَقْبَلَ عُمَرُ فَاسْتَأْذَنَ فَاُذِنَ لَهٗ فَوَجَدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا حَوْلَهٗ نِسَاؤُهٗ وَاجِمًا سَاكِتًا قَالَ فَقَالَ لَاَقُوْلَنَّ شَيْئًا اُضْحِكُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ رَاَيْتَ بِنْتَ خَارِجَةَ سَاَلَتْنِي النَّفَقَةَ فَقُمْتُ اِلَيْهَا فَوَجَأْتُ عُنُقَهَا فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ هُنَّ حَوْلِيْ كَمَا تَرٰى يَسْأَلْنَنِي النَّفَقَةَ فَقَامَ اَبُوْ بَكْرٍ اِلٰى عَائِشَةَ يَجَأُ عُنُقَهَا وَقَامَ عُمَرُ اِلٰى حَفْصَةَ يَجَأُ عُنُقَهَا كِلَاهُمَا يَقُوْلُ تَسْأَلْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَيْسَ عِنْدَهٗ فَقُلْنَ وَاللّٰهِ لَا نَسْأَلُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا اَبَدًا لَيْسَ عِنْدَهٗ ثُمَّ اعْتَزَلَهُنَّ شَهْرًا اَوْ تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ ثُمَّ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ حَتّٰى بَلَغَ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِيْمًا قَالَ فَبَدَاَ بِعَائِشَةَ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ اِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ اَعْرِضَ عَلَيْكِ اَمْرًا اُحِبُّ اَنْ لَّا تَعْجَلِيْ فِيْهِ حَتّٰى تَسْتَشِيْرِيْ اَبَوَيْكِ قَالَتْ وَمَا هُوَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَتَلَا عَلَيْهَا الْاٰيَةَ قَالَتْ اَفِيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَسْتَشِيْرُ اَبَوَيَّ بَلْ اَخْتَارُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ وَاَسْأَلُكَ اَنْ لَّا تُخْبِرَ امْرَاَةً مِّنْ نِّسَائِكَ بِالَّذِيْ قُلْتُ قَالَ لَا تَسْأَلُنِيْ امْرَاَةٌ مِّنْهُنَّ اِلَّا اَخْبَرْتُهَا اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَبْعَثْنِيْ مُعَنِّتًا وَّلَا مُتَعَنِّتًا وَّلٰكِنْ بَعَثَنِيْ مُعَلِّمًا مُّيَسِّرًا (رواہ مسلم)

اور روایت ہے جابر سے کہا کہ آئے ابوبکر واسطے طلب اجازت کی کے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنی آپ کے پاس آنے کی اجازت مانگتے تھے پس پایا لوگوں کو بیٹھا حضرت کے دروازے پر نہ اجازت دی گئی تھی کسی کو ان میں سے کہا پس اجازت دی گئی واسطے ابوبکر صدیق کے پس داخل ہوئے پھر آئے حضرت عمر اور اجازت طلب کی پس اجازت دی گئی تو پایا عمر نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بیٹھے اس حال میں کہ گرد حضرت کے تھیں عورتیں آپ کی اور حضرت تھے غمگین خاموش کہا جابر نے پس کہا عمر نے البتہ اپنے دل میں کہا کہوں میں کچھ ہنساؤں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پس کہا عمر نے یا رسول اللہ اگر دیکھتے آپ خارجہ کی بیٹی کو کہ بیوی ہے میری طلب کرے مجھ سے خرچ زیادہ عادت سے تو کھڑا ہو میں طرف اس کے اور کوٹوں اس کی گردن پس ہنسے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا یہ عورتیں گرد میرے ہیں جیسا کہ دیکھتا ہے تو طلب کرتی ہیں مجھ سے خرچ زیادہ عادت سے پس کھڑے ہوئے ابوبکر طرف عائشہ کے کوٹنے لگے گردن عائشہ کی اور کھڑے ہوئے عمر طرف حفصہ کے کوٹنے لگے گردن حفصہ کی حضرت ابوبکر اور عمر دونوں نے کہا طلب کرتی ہو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اس چیز کو کہ نہیں ہے حضرت کے پاس پس کہا عورتوں نے قسم ہے خدا کی نہیں مانگیں گی ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ کبھی کہ نہ ہوگا پاس ان کے پھر الگ رہے حضرت بیویوں سے ایک مہینا یا انتیس دن پھر نازل ہوئی یہ آیت اے نبی کہہ واسطے بیویوں اپنی کے تا آخر آیت یہاں تک کہ پہونچے اس لفظ تک للمحسنات منکن اجرا عظیما کہا جابر نے پس شروع کیا حضرت نے کہنا اس بات کا حضرت عائشہ سے یعنی اس لیے کہ وہ بہت عقلمند اور فضیلت میں سب بیبیوں میں تھیں پس فرمایا اے عائشہ تحقیق میں ارادہ کرتا ہوں یہ کہ بیان کروں روبرو تیرے ایک بات

کہ چاہتا ہوں کہ جلدی نہ کرے تو اوس میں یہانتک کہ مشورہ کرے تو ماں باپ اپنے سے کہا عائشہ نے کیا ہے وہ اے رسول خدا کے پس پڑھی
حضرت نے یہ آیت کہ مذکور ہوئی کہا عائشہ نے کیا تمہارے مقدمہ میں اے رسول خدا کے مشورہ کروں میں ماں باپ سے بلکہ مشورہ اوس امر میں کہ قریب ہے کہ اوس میں کچھ
شبہ ہوتا ہو اور مجھے نہیں کچھ تردد بلکہ اختیار کیا میں نے اللہ کو اور رسول اوسکے کو اور گھر آخرۃ کو اور سوال کرتی ہوں میں آپ سے یہ کہ نہ خبر کریں کسی عورت کو بیبیون
سے اپنی ساتھ اوس چیز کے کہ کہا میں نے فرمایا حضرت نے نہیں پوچھیگی مجھ سے کوئی عورت اون میں سے مگر کہ خبر دونگا میں اوسکو تحقیق اللہ تعالی نے
نہیں بھیجا مجھکو سختی کرنے والا اور نہ خواہ مخواہ کسی کے تکلیف دینے کو ولیکن بھیجا ہے مجھکو اللہ نے سکھانے والا اور آسانی کرنیوالا نقل کی یہ مسلم نے **ف** یا ہو یہ
امر شاید کہ قصہ پر دیکھنے کا [illegible] جو ملا ہو اور جب ساتھ اوس کے [illegible] خوش طبعی کی کہ اونکا غصہ جاتا رہے اور خوش ہوجاوین تو معلوم ہوا کہ سنت ہے
اوس کو کہ جب اپنے دوست کو غمگین دیکھے تو ایسی بات اوس سے کرے کہ وہ ہنسے اور خوش ہووے اور مشغول ہو اور میں نے چاہا ہو کہ جب [illegible] بیبیاں غمگین ہوں تو خوش
کرے اونکو ساتھ خوش طبعی کے اور آیۃ مذکورہ سورۃ احزاب میں ہے یا ایہا النبی قل لازواجک ان کنتن تردن الحیوۃ الدنیا وزینتھا فتعالین امتعکن واسرحکن سراحا
جمیلا وان کنتن تردن اللہ ورسولہ والدار الاخرۃ فان اللہ اعد للمحسنات منکن اجرا عظیما حاصل آیۃ کا یہ ہے کہ [illegible] بیبیون کو کہدے تو اختیار کیا ہو تم
دنیا میں پس اگر تم چاہتی ہو [illegible] تو آؤ کہ تمکو [illegible] اور رخصت کروں تمکو رخصت اچھی طرح اور اگر چاہتی ہوگی میرے
تقریر اور ارادہ کروگی رضامندی خدا اور رسول کا اور [illegible] بہت ہے تو تمکو اللہ تعالی [illegible] شفقت کے ثواب دیگا بڑا اور مشورہ کرنے [illegible] حضرت نے
واسطے [illegible] کہ صغیر سن تھیں مبادا [illegible] کہ دنیا اختیار کریں اور آخرۃ نہ اختیار کریں اور راضی ہوں [illegible] تو اونکو بھی [illegible] اونکے
ماں باپ کو بھی اور کہا [illegible] ماں باپ سے پوچھیں گے تو وہ بھی صلاح دینگے [illegible] حضرت عائشہ [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو [illegible] کیا
کہ [illegible] میں نے جواب دیا [illegible] اور کسی بیوی کو [illegible] سبب [illegible] کوئی بیوی دنیا کو اختیار کرے اور حضرت کے نکاح سے
نکل جاوے اور [illegible] نہایت محبت کے حضرت سے [illegible] کی پس حضرت نے فرمایا [illegible] مجھ سے پوچھیگی
میں کہدونگا [illegible] اگر [illegible] تو بے شفقتی [illegible] تکلیف دینے کے لیے نہیں بھیجا ہے بلکہ مجکو تعلیم خلائق
اور آسان کرنے امور [illegible] کے لیے بھیجا ہے **وعن عائشۃ قالت کنت اغار علی اللاتی وھبن انفسھن لرسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فقلت اتھب المرأۃ نفسھا فلما انزل اللہ تعالی ترجی من تشاء منھن وتؤوی الیک من تشاء ومن ابتغیت ممن
عزلت فلا جناح علیک قلت ما اری ربک الا یسارع فی ھواک** متفق علیہ اور روایت ہے عائشہ سے کہا تھی میں غیرت کرتی اون عورتون پر
کہ بخشتیں نفس اپنی واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہتی میں کہ کیا بخشتی ہے عورت نفس اپنا پس جب اوتاری اللہ تعالی نے یہ آیۃ کہ الگ کر تو جسکو
چاہے اون میں سے اور ٹھکانا دے اپنی طرف جسکو چاہے اور جسکو طلب کرے تو اون عورتوں میں سے کہ الگ کیا تو نے پس نہیں گناہ تجھ پر کہتی ہوں عائشہ کہ
نہیں دیکھتی میں پروردگار تیرے کو مگر کہ جلدی کرتا ہے بیچ مراد خواہش تیری کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** حضرت عائشہ ایسے غیرت کرتی تھیں کہ
عورتیں اپنے نفس کو حوالہ کرتی ہیں [illegible] رغبت [illegible] اور واقع میں یہ بات بھی تھی کہ [illegible] تعجب کرتی تھیں [illegible] حلال اونکے [illegible] لیتا [illegible]
اور [illegible] کہ آیا [illegible] بخشتی ہے نفس اپنا اور ایک روایت میں آیا ہے کہ یا نہیں حیا کرتی عورت [illegible] نفس اپنا مرد کو اور الگ کر تو [illegible]
تو ساتھ [illegible] جسکو چاہے تو اون میں سے اور ٹھکانا دے یعنی ساتھ [illegible] جسکو چاہے تو طلاق دے تو جسکو چاہے اور نکاح میں [illegible] جسکو چاہے
یا معنی آیت کے یہ ہیں کہ ترک کر تو نکاح کرنا جس سے چاہے تو عورتوں امت اپنی سے اور نکاح کر جس سے چاہے [illegible] مفسرین نے [illegible] کہ
ناسخ ہو اس آیۃ کی لا یحل لک النساء من بعد اسلئے کہ صحیح تر یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات نہیں ہوئی یہاں تک کہ [illegible] حلال کی گئیں واسطے اونکے عورتیں

بیویاں اونکی ہے اور کہا بعضوں نے کہ اشہر یہ ہے تو ظاہر ہو کہ آیہ حضرت کی بیویوں کی نوبت میں اتری ہو کہ پہلے حضرت پر نوبت ہر ایک کی اور بہ نگے
لیے واجب تھی جب یہ اوتری تو ساقط ہوئی حضرت سے نوبت اور حضرت کو اختیار ہوا کہ جسکے پاس چاہیں رہیں اور جسکو طلب کریں
اور اوسکو کہ ساتھ اپنے سلا لیں اون عورتوں میں سے ایک کیا تو نہ نوبت سے پس نہیں گناہ تجھ پر پس مباح کیا اللہ تعالیٰ نے حضرت کے
لیے واسطے بزرگی دینے اونکے سبب مردود یہ ترک کرنا نوبت کا واسطے بیویوں اونکے کہ جسکو چاہیں غیر نوبت میں ساتھ سلاویں اور جسکو
چاہیں روز نوبت میں نہ سلاویں اور نہیں دیکھتی میں آج لیے تئیں گمان کرتی ہوں مگر پروردگار تیرا کو کہ جلدی پہنچاتا ہے اوس چیز کو کہ خواہش
کرتا ہے تو او کہا تو دی ہے کہ بیچ تخفیف کرتا ہے تجھ سے اور فراخی کرتا ہے تجھ امور میں اور اسلیے اختیار دیا تجھ کو تھے جو ہبہ کرنیوالی نفس اپنے کو
واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعضوں نے کہا کہ میمونہ تھیں اور بعضوں نے کہا ام شریک اور بعضوں نے کہا زینب بنت خزیمہ اور بعضوں نے کہا خولہ
بنت حکیم اور اس حدیث سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ واقع ہوا ایک جماعت عورتوں کے بیچ **وعن جابر اتقوا اللہ فی النساء ذکر فی قصۃ
حجۃ الوداع** اور حدیث جابر کی اتقوا اللہ فی النساء ذکر کی گئی بیچ قصہ حجۃ الوداع کے

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن عائشۃ انہا کانت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر قالت فسابقتہ فسبقتہ علی رجلی فلما حملت اللحم سابقتہ فسبقنی قال ہذہ بتلک السبقۃ رواہ ابو داؤد** روایت ہے عائشہ سے کہ او تھیں ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سفر میں کہا عائشہ نے پس
ہم دوڑی میں ساتھ حضرت کے اپنے پاؤں پر پس بڑھ گئی میں حضرت سے پس جب بھر گئی میں گوشت سے دوڑی میں حضرت کے ساتھ پس بڑھ گئے حضرت مجھ سے فرمایا یہ
بڑھ جانا بدلے اوس بڑھ جانے کے ہے یعنی پہلے تو مجھ سے بڑھ گئی تھی اب تیرا بدلہ ہو گیا **ف** اپنے پاؤں پر یعنی دوڑی پیادہ اور کہا طیبی نے
کہ یہ تاکید ہے جیسے کہتے ہیں کہ لیا میں نے اپنے ہاتھ سے اور دیکھا میں نے اپنی آنکھوں سے اور اس میں بیان ہے حضرت کے حسن خلق اور مہربانی کرنے کا
بیویوں پر تاکہ پیروی کی جاوے حضرت کی اور ملا علی قاری نے کہا کہ سباق چار چیزوں میں ہے اونٹوں اور گھوڑوں اور تیر اندازی میں اور پیادہ پا چلنے میں
اور جائز ہے جبکہ ہو بدل ایک جانب سے اس طرح کہ اگر بڑھ جاوے تو مجھ سے تو تیرے لیے اسقدر ہوا اور اگر تو بڑھ جاوے مجھ سے تو نہیں ہے کچھ تیرے لیے
اور اگر شرط کریں بدل کے جانبین سے تو یہ حرام ہے اس لیے کہ یہ جوا ہے مگر یہ کہ جب داخل کریں وہ طرفین ایک محلل کو یعنی حلال کرنے والے کو درمیان اپنے
پس کہے ہر ایک اگر بڑھ جاوے تو مجھ سے تو واسطے تیرے اسقدر ہے اور اگر بڑھ جاوں میں تجھ سے تو میرے لیے اسقدر ہے اور اگر بڑھ جاوے تیرا تو نہیں
کچھ اوسکے لیے پس جائز ہے اور حلال اور مراد جائز ہونے سے یہ ہے کہ جب وہ بڑھ جاوے تو اوسکا لینا اسکا اس سے مستحق ہوگا
ہوا اور جو اون شرطوں میں سے آگے بڑھ جاوے اور یہ اسقدر لیوے تو یہ جائز ہوا اور جائز ہونا ان چار چیزوں میں
کے وارد ہوئی ہیں احادیث اور سوا اونکے اور کسی چیز میں کوئی حدیث وارد نہیں ہے **وعنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم خیرکم خیرکم لاہلہ وانا خیرکم لاہلی واذا مات صاحبکم فدعوہ رواہ الترمذی والدارمی ورواہ ابن ماجہ عن ابن
عباس الی قولہ لاہلی** اور روایت ہے عائشہ رضی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر تمہارا بہتر تمہارا ہے واسطے اہل اپنے کے اور
میں بہتر تمہارا ہوں واسطے اہل اپنے کے اور جب مر جاوے صاحب تمہارا پس چھوڑ دو اوسکو نقل کیا یہ ترمذی اور دارمی نے اور نقل کیا ابن
ماجہ نے ابن عباس سے قولہ لاہلی تک **ف** اول جملہ حدیث کے معنے یہ ہیں کہ تم میں بہتر نزدیک خالق وخلق کے وہ ہے کہ جو اپنے اہل کے ساتھ بھلائی
اور سلوک زیادہ کرتا ہے اسلیے کہ یہ بات دلالت کرتی ہے اوسکی خوش اخلاقی پر اور اہل سے مراد میاں بیوی اور اقربا اور خادم میں اور صاحب
تمہارا یعنی کوئی شخص تم میں سے مر جاوے تو چھوڑ دو ذکر کرنا برائیوں اوسکا مراد یہ ہے کہ اوسکی غیبت نہ کرو جیسا کہ اور روایت میں آیا ہو

کر بلاد کرو سوئے اپنے کو ساتھ بھلائی کے اور بعضوں نے کہا کہ مراد یہ ہے کہ جب کوئی مر جائے تو چھوڑ دو محبت اوسکی اور دنیا او سپار اور تعلق ساتھ اوس کے اور بعضوں نے کہا کہ صاحب سے مراد حضرت نے اپنی ذات مبارک رکھی ہے یعنے جب میں انتقال کروں تو تاسف و تحیر مجھ پر کرو کہ اور کارساز تمہارا ہو اور بعضوں نے کہا ہے معنے یہ ہیں کہ جب میں مروں تو چھوڑ دو مجھکو اور نہ ایذا دو مجھکو بسبب ایذا دینے کے اہل بیت میرے کو اور اصحاب میرے کو اور متبع شریعت میری کو یعنے علما اور اولیا کو ۔ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْمَرْاَۃُ اِذَا صَلَّتْ خَمْسَهَا وَصَامَتْ شَهْرَهَا وَاَحْصَنَتْ فَرْجَهَا وَاَطَاعَتْ بَعْلَهَا فَلْتَدْخُلْ مِنْ اَیِّ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَتْ رَوَاهُ اَبُوْ نُعَیْمٍ فِی الْحِلْیَةِ اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے عورت جسوقت پڑھے پانچوں نمازیں یعنے اوقات طہارت میں اور روزے رکھے ماہ رمضان کے یعنے ادا اور قضا اور نگاہ رکھے شرمگاہ اپنی کو یعنے باز رکھے نفس اپنے کو فواحش سے اور فرمان برداری کرے اپنے خاوند کی یعنے اون چیزوں میں کہ فرمان برداری کرنی چاہئے پس چاہئے کہ داخل ہو جس دروازے بہشت کے سے چاہے نقل کی یہ ابو نعیم نے حلیۃ الابرار میں ۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ اٰمِرًا اَحَدًا اَنْ یَّسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ الْمَرْاَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر میں حکم کرتا کسیکو کہ سجدہ کرے واسطے کسی کے تو البتہ حکم کرتا عورت کو کہ سجدہ کرے اپنے خاوند کو نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنے سجدہ کسیکو درست نہیں سوائے رب معبود کے اگر درست ہوتا کسیکو سجدہ کرنا تو حکم کرتا عورت کو کہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے اسلیئے کہ حقوق خاوند کے بہت ہیں بیوی پر اور وہ عاجز ہے ادا کرنے شکر حقوق اوسکے سے اور اسمیں نہایت مبالغہ ہے بیچ واجب ہونے اطاعت خاوند کے بیوی پر ۔ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّمَا امْرَاَةٍ مَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَنْهَا رَاضٍ دَخَلَتِ الْجَنَّةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ام سلمہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو عورت کہ مرے اس حال میں کہ خاوند اوسکا اوس سے راضی ہو داخل ہوگی جنت میں نقل کی یہ ترمذی نے ف جبکہ خاوند عالم اور متقی ہو اوسکی رضامندی کا یہ ثواب ہے نہ فاسق جاہل کی رضا کا ۔ وَعَنْ طَلْقِ بْنِ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا الرَّجُلُ دَعَا زَوْجَتَهُ لِحَاجَتِهِ فَلْتَأْتِهِ وَاِنْ كَانَتْ عَلَى التَّنُّوْرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے طلق بن علی رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کوئی شخص بلاوے اپنی بیوی کو اپنی حاجت کے لیئے یعنے جماع کیلئے پس چاہئے کہ جاوے اگرچہ ہو تنور پر نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنے اگرچہ مشغول ہو روٹی پکانے میں اور احتمال ضائع ہونے مال کا ہو بسبب روٹی پکانی ہو اور خاوند چاہے صحبت کرنی تو اطاعت اوسکی لازم ہے ۔ وَعَنْ مُعَاذٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُؤْذِیْ امْرَاَةٌ زَوْجَهَا فِی الدُّنْیَا اِلَّا قَالَتْ زَوْجَتُهُ مِنَ الْحُوْرِ الْعِیْنِ لَا تُؤْذِیْهِ قَاتَلَكِ اللّٰهُ فَاِنَّمَا هُوَ عِنْدَكِ دَخِیْلٌ یُوْشِكُ اَنْ یُّفَارِقَكِ اِلَیْنَا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے معاذ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہیں ایذا دیتی عورت اپنے خاوند کو دنیا میں مگر کہتی ہے بیوی اوسکی حور بڑی آنکھ والی نہ ایذا دے اوسکو مارے تجھکو اللہ یعنے دور کرے تجھکو اپنی رحمت و جنت سے پس سوائے اس کے نہیں کہ وہ تیرے نزدیک مہمان ہے قریب ہے کہ وہ جدا ہووے تجھے اور آوے طرف ہمارے یعنے بہشت میں نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہے ف اور ایک روایت میں ابو نعیم رضی اللہ عنہ کی ہے الزوج ... دلالت ہے اسپر کہ اہل جنت کو ... معلوم ہے ... ۔ وَعَنْ حَكِیْمِ بْنِ مُعَاوِیَةَ الْقُشَیْرِیِّ

عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا حَقُّ زَوْجَةِ أَحَدِنَا عَلَيْهِ قَالَ أَنْ تُطْعِمَهَا إِذَا طَعِمْتَ وَتَكْسُوهَا إِذَا اكْتَسَيْتَ وَلَا تَضْرِبِ الْوَجْهَ وَلَا تُقَبِّحْ وَلَا تَهْجُرْ إِلَّا فِي الْبَيْتِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ

اور روایت ہے حکیم بن معاویہ قشیری سے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہا میں نے یا رسول اللہ کیا حق ہے بیوی ایک ہمارے کا اوس کے خاوند پر فرمایا یہ کہ کھلاوے تو اوسکو جس وقت کہ کھاوے تو اور پہناوے اوسکو جس وقت کہ پہنے تو اور نہ مار منھ پر اور نہ کہہ برا اور نہ کہہ برا کرے اللہ تجھکو اور نہ جدائی کر اوس سے مگر گھر میں نقل کی یہ احمد اور ابو داود اور ابن ماجہ نے **ف** نہ مار منھ پر اسلئے کہ وہ سب اعضا میں افضل ہے اور اس سے سمجھا جاتا ہے کہ اگر مارے سوا منھ کے اور جگہ مارے بقدر ظاہر ہونے فاحشہ کے یا ترک کرنے فرائض کے یا واسطے مصلحت تادیب کے تو جائز ہو اور منھ پر مارنا منع ہے ہر حال اور فتاوے قاضی خان میں لکھا ہے کہ خاوند کو جائز ہے کہ مارے عورتکو چار باتوں پر ایک تو ترک کرنا زینت پر جبکہ چاہے خاوند زینت کرانا اوسکا اور دوسرے اوس وقت کہ خاوند ارادہ کرے صحبت کرنیکا اور وہ منع کرے باوجود ہونے طاہر کے اور تیسرے ترک کرنے نماز کے اور غسل جنابت سے اور چوتھے بغیر ترک صلوۃ کے چلے جانا ہے کسی کے اور چوتھے نکلنے پر گھر سے بغیر اذن خاوند کے اور نہ جدائی اگر لینے اگرچہ مصلحت ہو اور مثل جدائی میں تو جدائی کر گھر میں اور گھر میں مت چھوڑ وہ بوجہ قول اللہ تعالیٰ کے واللاتی تخافون نشوزہن فعظوہن واہجروہن فی المضاجع واضربوہن

وَعَنْ لَقِيطِ بْنِ صَبِرَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ لِي امْرَأَةً فِي لِسَانِهَا شَيْءٌ يَعْنِي الْبَذَاءَ قَالَ طَلِّقْهَا قُلْتُ إِنَّ لِي مِنْهَا وَلَدًا وَلَهَا صُحْبَةٌ قَالَ فَمُرْهَا يَقُولُ عِظْهَا فَإِنْ يَكُ فِيهَا خَيْرٌ فَسَتَقْبَلُ وَلَا تَضْرِبَنَّ ظَعِينَتَكَ ضَرْبَكَ أُمَيَّتَكَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

اور روایت ہے لقیط بن صبرہ سے کہا کہا میں نے یا رسول اللہ تحقیق میری ایک عورت ہے کہ اوسکی زبان میں ہے کچھ یعنے زبان دراز ہے اور فحش بکتی ہے فرمایا طلاق دے اوسکو یعنے اگر اوسکی ایذا پر صبر نہیں کر سکتا ہے تو طلاق دیدے یہ امر اباحت کے لیے ہے کہا میں نے تحقیق واسطے میرے اوس سے اولاد ہے اور واسطے اوسکے صحبت ہے یعنے موافقت قدیمی فرمایا پس امر کر اوسکو یعنی نصیحت کر اوسکو یعنے خوش خلقی کی پس اگر ہوگی اوسمیں کچھ بھلائی قبول کرے گی نصیحت اور نہ مار اپنی بی بی کو مارنا اونٹنی کا سا نقل کی یہ ابو داود نے **ف** لفظ یقول کلام راوی کی ہے کہ ساتھ اوس کے مراد حضرت کے بیان کے ہے کہ لفظ امر سے مراد حضرت کی یہ ہے کہ نصیحت کر اور مت مار اوس طرح جیسے مارتا ہے لونڈی کو اور مراد تجربہ حدیث میں کہا ہے یہ طرف اسکی کہ اگر نصیحت نہ مانے تو پھر تھوڑا سا مار

وَعَنْ إِيَاسِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَضْرِبُوا إِمَاءَ اللّٰهِ فَجَاءَ عُمَرُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ذَئِرْنَ النِّسَاءُ عَلَى أَزْوَاجِهِنَّ فَرَخَّصَ فِي ضَرْبِهِنَّ فَأَطَافَ بِآلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءٌ كَثِيرٌ يَشْكُونَ أَزْوَاجَهُنَّ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ طَافَ بِآلِ مُحَمَّدٍ نِسَاءٌ كَثِيرٌ يَشْكُونَ أَزْوَاجَهُنَّ لَيْسَ أُولٰئِكَ بِخِيَارِكُمْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ

اور روایت ہے ایاس بن عبد اللہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ مارو خدا کی لونڈیوں کو یعنے اپنی بیویوں کو پس آئے عمر رضی اللہ عنہ پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور عرض کیا کہ دلیر ہو گئیں عورتیں اپنے خاوندوں پر یعنے بسبب آپ کے منع کرنیکے مارنے سے پس رخصت دی حضرت نے اونکے مارنیکی پھر جمع ہوئیں پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں کے بہت سی عورتیں اس حال میں کہ شکوہ کرتی تھیں اپنے خاوندوں کا یعنے بسبب مارنے کے اونکو پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق جمع ہوئیں محمد کی بیبیوں کے پاس بہت سی عورتیں شکایت کرتی ہیں اپنے خاوندوں کی نہیں وہ لوگ بہتر تم میں نقل کی یہ ابو داود اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** نہیں یہ لوگ یعنے جو کہ مارتے ہیں اپنی عورتوں کو بہت یا مطلق بہتر تم میں بلکہ بہتر وہ ہیں کہ نہیں مارتے ہیں اونکو اور تحمل کرتے ہیں

یا کچھ تھوڑا سا مارتے تھے اور نہیں مارتے تھے ادب کے اور نہیں مارتے اونکو بہت کہ باعث اونکی شکایت نہ ہوتی حالانکہ کہا ہی کہ اس سے پوچھا جاتا ہی کہ
مارنا عورتوں کا بسبب منع کے نہ حقوق زوج کے بیان ہوگا چاہیے یہ کہ بہت نہ مارے اور بیکن مارا جاوے سب جو حدیث گذری ہی اوسکے تائید میں ہو یہ کہ کوئی
اوس سے معلوم ہوتا ہی کہ مارنے عورتوں کو واسطے تادیب کے اور اس حدیث سے منع معلوم ہوتا ہی مارنا وجہ تطبیق کی اتنی ہی کہ احتمال ہی کہ
حضرت صلعم نے منع کیا ہو عورتوں کے مارنے سے پہلے اوترنے آیۃ مذکورہ کے پھر جب دلیر ہوئین عورتین اذن دیا حضرت نے اونکے مارنے کا اوپر موافق آیۃ
موافق حضرت سے حکم کے پھر جبکہ مبالغہ کیا لوگون نے مارنے مین تو خبر دی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ مارنا اگرچہ مباح ہوا اونکی بدخلقی کی شکایت پر
لیکن تحمل وصبر کرنا اونکی بدخلقی پر اور نہ مارنا افضل و بہتر ہوا اور یہ معنی امام شافعی سے نقل کیے گئے ہیں جرح وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ خَبَّبَ امْرَأَةً عَلَى زَوْجِهَا أَوْ عَبْدًا عَلَى سَيِّدِهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت
ہو ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین ہمارے تابعداروں میں سے وہ شخص کہ مراد کرے کسی عورتکو خاوند پر یا غلامکو اوسکے
مالک پر نقل کی یہ ابوداود نے ف یعنے ہمارے تابعداروں میں نہیں ہو وہ کہ کسی عورت کا دل برا کر دے اوسکے خاوند کیطرف سے اس طرح کہ ذکر
کرے اوسکے آگے برائی اوسکے خاوند کی یا خوبیاں اجنبی کی اور بہکاوے کہ زیادہ طلبی کر اپنے خاوند سے اور اسکی خدمت میں قصور کر یا غلام کو
بہکاوے کہ تو بھاگ جا یا مالک کی خدمت میں کوتاہی کیا کر اور اوسکے حکم میں ہو بہکانا خاوند کو بیوی کیطرف سے اور بہکانا لونڈی کو اوسکے مالک کیطرف سے
اور مالک کو بہکانا لونڈی غلام کیطرف سے جرح وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَكْمَلِ
الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَأَلْطَفُهُمْ بِأَهْلِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہو عائشہ رضی سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق کامل ترین مومنین کا ایمان میں وہ ہو کہ بہت اچھا ہو خلق میں اور بہت مہربان ہو اپنے اہل عیال پر نقل کی
یہ ترمذی نے ف اسلیے کہ کمال ... بہت ہوتا ہو خوش اخلاقی کا اور احسان کرنیکا تمام خلائق پر خصوصا اپنے اہل وعیال پر جرح
وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَ
خِيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ لِنِسَائِهِمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ إِلَى قَوْلِهِ خُلُقًا اور روایت ہو ابی ہریرہ سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کامل ترین مومنوں کا ایمان میں وہ ہو کہ بہت اچھا ہو اون میں از روے خلق کے یعنے تمام
خلائق کے ساتھ خوش خلقی کرے اور بہتر تمہارے وہ ہین کہ بہتر ہون واسطے عورتوں اپنی کے یعنے اسلیے کہ وہ قابل رحم کے ہین
بسبب ضعف وعجز کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہو اور نقل کی یہ ابوداود نے لفظ خلقا تک وَعَنْ عَائِشَةَ
قَالَتْ قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ أَوْ حُنَيْنٍ وَفِي سَهْوَتِهَا سِتْرٌ فَهَبَّتْ رِيحٌ فَكَشَفَتْ
نَاحِيَةَ السِّتْرِ عَنْ بَنَاتٍ لِعَائِشَةَ لُعَبٍ فَقَالَ مَا هَذَا يَا عَائِشَةُ قَالَتْ بَنَاتِي وَرَأَى بَيْنَهُنَّ فَرَسًا لَهُ جَنَاحَانِ مِنْ
رِقَاعٍ فَقَالَ مَا هَذَا الَّذِي أَرَى وَسْطَهُنَّ قَالَتْ فَرَسٌ قَالَ وَمَا هَذَا الَّذِي عَلَيْهِ قَالَتْ جَنَاحَانِ قَالَ فَرَسٌ لَهُ
جَنَاحَانِ قَالَتْ أَمَا سَمِعْتَ أَنَّ لِسُلَيْمَانَ خَيْلًا لَهَا أَجْنِحَةٌ قَالَتْ فَضَحِكَ حَتَّى رَأَيْتُ نَوَاجِذَهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہو
عائشہ رضی اللہ سے کہ کہا تشریف لائے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک سے یا حنین سے اور عائشہ کے گھر کے شہ نشین میں پردہ
پڑا ہوا تھا پس چلی ہوا اور کھول دیا کونا پردہ کا گڑیوں پر سے کہ تھیں عائشہ کے کھیلنے کی پس فرمایا حضرت نے کہ کیا ہو یہ اے عائشہ کہا
عائشہ نے یہ گڑیان میں میری اور دیکھا حضرت نے درمیان گڑیوں کے ایک گھوڑا کہ اوس کے تھے دو پنکھ لتا کے سو پھر فرمایا حضرت نے

کیا ہے یہ دو پر کہ دیکھتا ہوں میں ۔ میان گڑیوں کے کہا عائشہ نے یہ گھوڑا ہے فرمایا حضرت نے بطریق تعجب کے کہ گھوڑا ہے اور اس کے دو پر میں کہا عائشہ نے کیا نہیں سنا آپ نے کہ واسطے سلیمان کے گھوڑے تھے کہ ان کے پر تھے کہا عائشہ نے پس ہنسے حضرت یہاں تک کہ دیکھیں میں نے کچلیاں حضرت کی نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** تبوک نام ایک جگہ کا ہے متعلقات شام سے اور غزوہ تبوک سنہ نو ہجری میں ہوا ۔ یا خیبر یہ شک ہے راوی کا خیبر نام ایک جگہ کا ہے کہ چند منزل ہے مکہ سے غزوہ خیبر کا سنہ سات ہجری میں اوائل میں کہ فتح ہوا اور مقرر ہے کہ کھیل سے گڑیوں کے باب اول میں گذر چکا ہے

الفصل الثالث فصل تیسری

عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ أَتَيْتُ الْحِيرَةَ فَرَأَيْتُهُمْ يَسْجُدُونَ لِمَرْزُبَانٍ لَهُمْ فَقُلْتُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَقُّ أَنْ يُسْجَدَ لَهُ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنِّي أَتَيْتُ الْحِيرَةَ فَرَأَيْتُهُمْ يَسْجُدُونَ لِمَرْزُبَانٍ لَهُمْ فَأَنْتَ أَحَقُّ بِأَنْ نَسْجُدَ لَكَ فَقَالَ لِي أَرَأَيْتَ لَوْ مَرَرْتَ بِقَبْرِي أَكُنْتَ تَسْجُدُ لَهُ فَقُلْتُ لَا فَقَالَ لَا تَفْعَلُوا لَوْ كُنْتُ آمِرًا أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ النِّسَاءَ أَنْ يَسْجُدْنَ لِأَزْوَاجِهِنَّ لِمَا جَعَلَ اللّٰهُ لَهُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ حَقٍّ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ

قیس بن سعد سے روایت ہے کہا آیا میں حیرہ میں کہ نام ہے ایک شہر کا کوفہ کے پاس پس دیکھا میں نے وہاں کے لوگوں کو کہ سجدہ کرتے ہیں واسطے سردار اپنے کے پس کہا میں نے بیچ اپنے دل میں کہ البتہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم لائق تر ہیں ساتھ اس کے کہ سجدہ کیا جاوے انکو پھر آیا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا میں نے تحقیق گیا میں حیرہ میں پس دیکھا میں نے انکے لوگوں کو کہ سجدہ کرتے ہیں اپنے سردار کو پس آپ لائق تر ہیں ساتھ اسکے کہ سجدہ کیا جاوے واسطے آپکے پس فرمایا حضرت نے مجھکو خبر دے مجھکو اگر گذرے تو میری قبر پر کیا سجدہ کرے تو قبر کو پس کہا میں نے نہیں پس فرمایا کہ مت کرو اگر میں حکم کرتا کسیکو کہ سجدہ کرے واسطے کسی کے تو حکم کرتا عورتوں کو کہ سجدہ کریں اپنے خاوندوں کو بسبب اسکے کہ مقرر کیا اللہ نے مردوں کا عورتوں پر حق نقل کی یہ ابوداؤد نے اور نقل کی یہ احمد نے معاذ بن جبل سے **ف** فرمایا کہ مردے کی حالت حیات میں بھی اسیطرح نہ سجدہ کرو کہ فرمایا اللہ تعالی نے لا تسجدوا للشمس ولا للقمر واسجدوا للہ الذی خلقہن ان کنتم ایاہ تعبدون

وَعَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُسْأَلُ الرَّجُلُ فِيمَا ضَرَبَ امْرَأَتَهُ عَلَيْهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ

اور روایت ہے عمر رضی اللہ عنہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہیں سوال کیا جاتا مرد بیچ اس چیز کے کہ مارا اپنی جورو کو اس چیز پر نقل کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے **ف** نہیں سوال کیا جاتا یعنی گناہ نہیں لازم آتا اپنی بیوی کے مارنے سے کہ باز پرس ہو دنیا اور عقبی میں بشرطیکہ رعایت کرے شرائط مارنے کے اور حد سے نہ تجاوز کرے اور تعمیم مجہول رہنے لفظ علیہ میں جو ہے پھرتی ہے طرف عرف کے کہ مراد اس سے نشوز ہے جو کہ اس آیت میں آیا ہے واللاتی تخافون نشوزہن الخ پس حاصل معنی اس حدیث کے یوں ہوئے کہ گنہگار نہیں ہوتا اپنی بیوی کے مارنے سے نافرمانی پر

وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ عِنْدَهُ فَقَالَتْ زَوْجِي صَفْوَانُ بْنُ الْمُعَطَّلِ يَضْرِبُنِي إِذَا صَلَّيْتُ وَيُفَطِّرُنِي إِذَا صُمْتُ وَلَا يُصَلِّي الْفَجْرَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ قَالَ وَصَفْوَانُ عِنْدَهُ قَالَ فَسَأَلَهُ عَمَّا قَالَتْ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَمَّا قَوْلُهَا يَضْرِبُنِي إِذَا صَلَّيْتُ فَإِنَّهَا تَقْرَأُ بِسُورَتَيْنِ وَقَدْ نَهَيْتُهَا قَالَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَتْ سُورَةً وَاحِدَةً لَكَفَتِ النَّاسَ قَالَ وَأَمَّا قَوْلُهَا يُفَطِّرُنِي إِذَا صُمْتُ فَإِنَّهَا تَنْطَلِقُ تَصُومُ وَأَنَا رَجُلٌ شَابٌّ فَلَا أَصْبِرُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصُومُ امْرَأَةٌ إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا وَأَمَّا قَوْلُهَا إِنِّي لَا أُصَلِّي حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَإِنَّا أَهْلُ بَيْتٍ قَدْ عُرِفَ لَنَا ذَاكَ لَا نَكَادُ نَسْتَيْقِظُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ قَالَ فَإِذَا اسْتَيْقَظْتَ يَا صَفْوَانُ فَصَلِّ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ

روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا آئی ایک عورت پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حال میں کہ ہم پاس حضرت کے تھے پس کہا اس عورت نے کہ خاوند میرا صفوان بن معطل مارتا ہے مجھکو جبکہ نماز پڑھتی ہوں اور افطار کرواتا ہے مجھکو جب روزہ رکھتی ہوں اور نہیں نماز پڑھتا وہ فجر کی یہانتک کہ نکلتا ہے سورج یعنی طلوع آفتاب ہوتا ہے کہا راوی نے اور صفوان تھا پاس حضرت کے کہا راوی نے پس پوچھا حضرت نے صفوان سے اس چیز سے کہ کہا عورت اسکی نے پس کہا صفوان نے یا رسول خدا کے کہنا اسکا کہ مارتا ہے مجھکو جسوقت نماز پڑھتی ہوں پس تحقیق وہ پڑھتی ہے دو سورتیں یعنی درازیں ایک رکعت میں یا دو رکعتوں میں حالانکہ میں نے منع کیا ہے اوسکو یعنی قرأت دراز پڑھنے سے کہا راوی نے پس فرمایا یعنی تصدیق اسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ہوتی قراءة ایک سورة یعنی بعد فاتحہ کے تو البتہ کفایت کرتی لوگونکو کہا صفوان نے اور کہنا اس عورت کا کہ افطار کرواتا ہے مجھکو جب روزہ رکھتی ہوں پس تحقیق وہ یعنی روزہ رکھنے چلی جاتی ہے یعنی ہمیشہ رکھتی ہے نفل روزے اور میں جوان مرد ہوں پس نہیں صبر کر سکتا یعنی جماع کرنے سے دیکھنے سے اور رات کو کام میں مشغول رہتا ہوں جیسا کہ آگے ذکر ہے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ روزہ رکھے کوئی عورت یعنی نفل روزے مگر باذن خاوند اپنے کے اور کہنا اس عورت کا کہ میں نماز نہیں پڑھتا یہانتک کہ نکلتا ہے سورج پس سبب اسکا یہ ہے کہ ہم کام والے ہیں یعنی ساری رات تک کھیتوں میں اور باغوں کو پانی دیتے ہیں سو نہیں ہوتا تحقیق پہچانی گئی ہے واسطے ہمارے یعنی عادت ہماری قوم کی کہ نہیں ہم بیدار نہیں جاگتے یعنی جس وقت سوتے ہیں اخیر رات میں یہانتک کہ نکلتا ہے سورج یعنی نیند غالب ہوتی ہے فرمایا حضرت نے پس جسوقت کہ جاگے تو اے صفوان پس پڑھ نماز نقل کی یہ ابو داؤد اور ابن ماجہ نے ف صفوان جو پانی دیتا تھا زراعت و باغات میں رات کو دیر تک سوجاتا تھا اور وہاں کوئی جگانے والا نہ تھا پس وہ معذور تھا واللہ اعلم بالصواب وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ فِیْ نَفَرٍ مِّنَ الْمُهَاجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ فَجَاءَ بَعِیْرٌ فَسَجَدَ لَهٗ فَقَالَ اَصْحَابُهٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ تَسْجُدُ لَكَ الْبَهَائِمُ وَالشَّجَرُ فَنَحْنُ اَحَقُّ اَنْ نَّسْجُدَ لَكَ فَقَالَ اعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَاَکْرِمُوْا اَخَاكُمْ وَلَوْ كُنْتُ اٰمِرًا اَحَدًا اَنْ یَّسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ الْمَرْاَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا وَلَوْ اَمَرَهَا اَنْ تَنْقُلَ مِنْ جَبَلٍ اَصْفَرَ اِلٰی جَبَلٍ اَسْوَدَ وَمِنْ جَبَلٍ اَسْوَدَ اِلٰی جَبَلٍ اَبْیَضَ کَانَ یَنْبَغِیْ لَهَا اَنْ تَفْعَلَهٗ رَوَاهُ اَحْمَدُ

روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے ساتھ ایک جماعت کے مہاجرین اور انصار میں سے پس آیا ایک اونٹ اور سجدہ کیا حضرت کو پس عرض کیا حضرت کے یاروں نے اے رسول خدا سجدہ کرتے ہیں آپکو چارپائے اور درخت یعنی باوجود نہ عقل اور نہ مکلف ہونے کے ساتھ تعظیم آپکی کے پس ہم لائق تر ہیں یعنی بہت اس سے کہ سجدہ کریں آپکو پس فرمایا عبادت کرو رب کی اور تعظیم کرو اپنے بھائی کی یعنی میری اور اگر میں حکم کرتا کسیکو کہ سجدہ کرے کسیکو تو البتہ حکم کرتا عورت کو یہ کہ سجدہ کرے اپنے خاوند کو اور اگر حکم کرے خاوند اسکو یہ کہ لیجاوے پتھر پہاڑ زرد سے طرف پہاڑ سیاہ کے اور پہاڑ سیاہ سے طرف پہاڑ سفید کے تو لائق ہے اس عورت کو کہ بجا لاوے حکم اسکا نقل کی یہ احمد نے ف عبادت کرانے میں اشارہ طرف اس آیت کے کہ ما کان لبشر ان یؤتیہ اللہ الکتاب والحکم والنبوة ثم یقول للناس کونوا عبادا لی من دون اللہ ولکن کونوا ربانیین اور سجدہ کرنا اونٹ کا بطریق خرق عادت کے تھا کہ واقع ہوا تھا معجزہ بسبب شکر کرنے اللہ تعالیٰ کے اور حضرت کو اللہ تعالیٰ کے فعل میں دخل نہ تھا نہیں اور اونٹ معذور تھا اسلیے کہ حکم کیا گیا تھا پروردگار کی طرف سے اور حکم کیا اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو سجدہ کرنے آدم کو واسطے سجدہ تعظیم اور تکریم کے یعنی میری محبت دلمیں رکھو اور اطاعت کرو میری ظاہر و باطن میں اور پہاڑ زرد سے تا آخر یہ ذکر رنگ پہاڑ کا کنایہ مبالغہ ہے پس مقصود ان پہاڑونکا ایک دوسرے سے یہ ہے کہ پانی نہیں جاتی ہیں اس طرح کے پہاڑ پاس ایک دوسرے کے مگر جا بیک دو روز

چاہئے ... بہشت میں ... اور جس کا یہ حال ہو کہ اگر خاوند ایسا حکم کرے کہ ایک پہاڑ سے دوسرے پہاڑ تک پتھر لے جاوے تو بھی لائق ہے کہ اسکا حکم بجا لاوے

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ لَا تُقْبَلُ لَهُمْ صَلٰوةٌ وَلَا تَصْعَدُ لَهُمْ حَسَنَةٌ اَلْعَبْدُ الْاٰبِقُ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلٰى مَوَالِيهِ فَيَضَعَ يَدَهٗ فِىْ اَيْدِيهِمْ وَالْمَرْاَةُ السَّاخِطُ عَلَيْهَا زَوْجُهَا وَالسَّكْرَانُ حَتّٰى يَصْحُوَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِىُّ فِىْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ

اور روایت ہے جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہیں کہ نہیں قبول کیجاتی واسطے انکے کوئی نماز یعنی قبول نہیں ہوتی اور نہیں چڑھتی واسطے انکے کوئی نیکی بلکہ اعمال صالحہ انکے ایک غلام بھاگا ہوا جب تک کہ پھر آوے سرکار کی طرف اپنے مالکوں کے پس رکھے ہاتھ اپنا بیچ ہاتھوں انکے یعنی اطاعت کرے انکی اور دوسرے وہ عورت کہ غصہ ہو اوپر اسکے خاوند اسکا اور تیسرے نشے والا یہانتک کہ ہوش میں آوے نقل کی بیہقی نے شعب الایمان میں

ف مالکوں جمع جو کہا گویا اشارہ ہوا طرف مالک کے اور اولاد اسکی کے یعنی ... اور بعد انتقال ہو جانے ایک روایت میں ... جو ... جس عورت کا خاوند اس سے خفا ہوا اسکی نماز قبول نہیں ہوتی اور عمل نہیں پہنچتی یہانتک کہ راضی ہو خاوند اسکا اس سے اور اس روایت میں یہ لفظ نہیں ذکر کیا اسلئے کہ ظاہر تو اور ... یہانتک کہ راضی ہو یا طلاق دے اسکو

وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قِيْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَىُّ النِّسَاءِ خَيْرٌ قَالَ الَّتِىْ تَسُرُّهٗ اِذَا نَظَرَ وَتُطِيْعُهٗ اِذَا اَمَرَ وَلَا تُخَالِفُهٗ فِىْ نَفْسِهَا وَلَا مَالِهَا بِمَا يَكْرَهُ رَوَاهُ النَّسَائِىُّ وَالْبَيْهَقِىُّ فِىْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ

اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا عرض کیا گیا واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ کونسی عورت بہتر ہے فرمایا وہ کہ خوش کرے اپنے خاوند کو جسوقت کہ دیکھے خاوند اسکی طرف اور بجا لاوے حکم اسکا جسوقت کہ حکم فرماوے یعنی بشرطیکہ خلاف شرع نہو اور نہ خلاف کرے اسکا بیچ ذات اپنی کے اور بیچ مال اپنے کے ساتھ اسکے کہ ناخوش رکھے اسکو نقل کی یہ نسائی اور بیہقی نے شعب الایمان میں ف جسوقت کہ دیکھے یعنی اسکی خوش اخلاقی دیکھکر خاوند اسکا خوش ہو اور اگر بصورت بھی نیک ہو تو نور علی نور اور سورۃ ... اور نہ خلاف کرے بیچ مال اپنے کے یعنی جو مال حقیقت میں اسکا ہو اسکو بھی خلاف مرضی خاوند کے خرچ کرے اور یا مال اسکے سے مراد مال مجازی ہو یعنی مال ہو خاوند کا لیکن ہو اسکے قبضہ تصرف میں اس میں خیانت نکرے اور خاوند کی خلاف مرضی نہ خرچ کرے اسکو

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْبَعٌ مَنْ اُعْطِيَهُنَّ فَقَدْ اُعْطِىَ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ قَلْبًا شَاكِرًا وَلِسَانًا ذَاكِرًا وَبَدَنًا عَلَى الْبَلَاءِ صَابِرًا وَزَوْجَةً لَا تَبْغِيْهِ حُوْبًا فِىْ نَفْسِهَا وَلَا مَالِهٖ رَوَاهُ الْبَيْهَقِىُّ فِىْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ

اور روایت ہے ابن عباس سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار چیزیں ہیں جو شخص دیا گیا وہ چاروں چیزیں پس تحقیق دیا گیا بھلائی دنیا اور آخرت کی دل شکر کرنے والا یعنی اللہ تعالیٰ کا اسکی نعمتوں پر اور زبان یاد کرنے والی یعنی اللہ تعالیٰ کو حالت خوشی ناخوشی میں اور بدن بلاؤں پر صبر کرنیوالا اور عورت کہ نہ ڈھونڈے واسطے خاوند کے خیانت بیچ ذات اپنی کے اور نہ بیچ مال خاوند کے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں

بَابُ الْخُلْعِ وَالطَّلَاقِ

باب بیچ بیان خلع اور طلاق کے ف خلع ساتھ پیش خ کے اسم ہے خلع سے کہ ساتھ زبر خ کے ہے یعنی نکالنا ایک چیز کے اور اکثر استعمال اسکا اوپر بیچ اوتارنے پہنے ہوئی چیز کے بدن سے مانند کپڑے اور موزے وغیرہ کے اور خلع شرع میں کہتے ہیں مال کے لینے کو عورت سے مقابلہ ملک نکاح کے ساتھ لفظ خلع کے اور کبھی ... اختلاف کیا گیا ہے اس میں کہ اگر کہے مرد کہ خلع کیا میں نے تجھے عوض اتنے مال کے اور کہے بیوی قبول کیا میں نے اور حاصل ہووے فرقت درمیان میاں بیوی کے تو آیا وہ طلاق ہو یا فسخ ہو پس مذہب ابو حنیفہ اور مالک کا اور صحیح تر قول شافعی کا یہ ہے کہ وہ طلاق بائن ہے اور مذہب امام احمد کا اور ایک قول شافعی کا یہ ہے کہ وہ فسخ ہے اور مکروہ ہے خاوند کو لینا کسی چیز کا بیچ بدلے خلع کے اور

اوسکی طرف سے ہو اور اگر عورت نافرمانی کرتی ہو تو مکروہ ہے خاوند کو لینا زیادہ اوس چیز سے کہ دی ہے اوسکو یعنے اوس کا مہر دیا ہو
زیادہ اوس سے خلع اور طلاق کے معنے لغت میں کھولنے اور چھوڑنے کے ہین اور شرع مین چھوڑنا مرد کا عورت کو قید نکاح سے ہے

الفصل الاول پہلی فصل عن ابن عباس ان امرأة ثابت بن قيس اتت النبي صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله ثابت بن قيس ما اعتب عليه في خلق ولا دين ولكني اكره الكفر في الاسلام فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اتردين عليه حديقته قالت نعم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اقبل الحديقة وطلقها تطليقة

اور روایت ہے ابن عباس سے یہ کہ عورت ثابت بن قیس کی آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا اے رسول خدا کے ثابت بن قیس
نہین غصہ ہوتی مین اور نہین عیب لگاتی اوسکے خلق مین اور نہ دین مین ولیکن مین ناخوش جانتی ہون کفر کو اسلام مین پس فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا پھیر دیگی تو وہ باغ اوسکا یعنے وہ باغ کہ مہر مین دیا تھا تجکو کہا اوس نے کہ ہان فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے ثابت کو کہ لیلے تو باغ اپنا اور طلاق دے اوسکو ایک طلاق نقل کی یہ بخاری نے ف نہین غصے ہوتی الخ یعنے
جدائی اوسکی مین اسلیے نہین چاہتی کہ وہ بدخلق ہے اور اوسکے دین مین کچھ نقصان ہے ولیکن کروہ رکھتی ہون کفر کو یعنے کفران نعمت کو
یا گناہ کو یعنے مجھکو اوس سے محبت نہین ہے اور باطن مجھکو برا معلوم ہوتا ہے پس ڈرتی ہون کہ مجھسے نسبت اوسکے کوئی چیز واقع ہو
خلاف حکم اسلام کے یعنے نافرمانی وغیرہ کہتے ہین کہ ثابت بن قیس بہت بدصورت اور ٹھگنے تھے اور اونکی بیوی کہ حبیبہ یا جمیلہ نام
تہا اور نہایت خوبصورت تہین اسلیے وہ اونکو بہت معلوم ہوتے تھے پس جب اوسنے عرض کیا حضرت نے ثابت کو مصلحۃً حکم کیا
طلاق دینے کا کہ اس سے معلوم ہوا کہ اولیٰ ہے طلاق دینے والے کو کہ ایک طلاق دے تاکہ اگر رجوع کرنا منظور ہو تو رجوع
کرے اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ خلع طلاق ہے نہ فسخ اور صاحب ہدایہ نے ایک حدیث بھی نقل کی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے الخلع تطليقة بائنة

وعن عبد الله بن عمر انه طلق امرأة له وهي حائض فذكر عمر لرسول الله صلى الله عليه وسلم فتغيظ فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم قال ليراجعها ثم يمسكها حتى تطهر ثم تحيض فتطهر فان بدا له ان يطلقها فليطلقها طاهرا قبل ان يمسها فتلك العدة التي امر الله ان تطلق لها النساء وفي رواية مره فليراجعها ثم ليطلقها طاهرا او حاملا متفق عليه

اور روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے یہ کہ انہون نے
طلاق دی اپنی بیوی کو حالت حیض مین پس ذکر کیا یہ حضرت عمر نے روبرو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس غصہ ہوئے بسبب
اس کام کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پھر فرمایا کہ رجوع کرے عبد اللہ ساتھ اوس عورت کے یعنے کہ طلاق کو پھیر لیا مین نے اوسکو
طرف نکاح اپنے کے تاکہ تدارک کرے اس گناہ کا پھر رکھے اوس عورت کو اپنے پاس یہانتک کہ پاک ہو پھر حائض ہو
اور پاک ہو حیض دوسرے سے پھر اگر چاہے طلاق دینا اوسکا طلاق دے اوسکو حالت پاکی میں پہلے اسکے کہ صحبت کرے اوس سے
پس یہ ہے وہ مدت کہ حکم فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ طلاق دیجاوین وقت اوس عدت کے عورتین اور ایک روایت مین اسطرح سے ہے
کہ فرمایا حضرت نے عمرؓ کو کہ حکم کر عبد اللہ کو کہ رجوع کرے ساتھ اوسکے پھر طلاق دے اوسکو پاکی کی حالت مین یعنے اگر حیض ہوتا ہو
اوسکو یا حالت حمل مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف غصہ ہوئے الخ اس سے دلیل ہے اوپر حرام ہونے طلاق کے حالت حیض مین اسلیے
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غصہ ہوتے بغیر حرام ہونے کے اور سبب اسکے حرام کے ہوئیکا یہ ہے کہ جماع طلاق بسبب کراہت طبع کے دی ہو

واسطے مصالحت کے رکھی ہو اور یہیں در حالت طہر میں احتمال نہیں ہوتا اور باوجود حرام ہونے کے اگر طلاق دی تو پڑ جاتی ہے اسی لیے حضرت نے فرمایا کہ رجوع کرے ساتھ اوسکے رجوع کرنا بعد طلاق کے ہوتا ہے اور کہا ہے علماء نے کہ فائدہ تاخیر کا دوسرے طہر تک کیا ہے پہلے طہر میں کیوں نہ طلاق دی اسکی کئی وجہیں کہیں ہیں ایک تو یہ کہ رجوع کرنا غرض طلاق کے لئے نہ ہو پس چاہیے کہ رہنے دے ایک مدت تک کہ حلال ہے اوسمیں طلاق دوسرے یہ کہ بیچ اوسکے نفع ہوگی لینے طلاق دینے کی حالت حیض میں تیسرے یہ کہ طہر اول ساتھ حیض کے کہ طلاق دی ہے اوسمیں بیچ حکم ایک چیز کے ہے پس اگر طلاق اول طہر میں دی تو گویا حیض ہی میں دی اور ان وجہوں سے معلوم ہوتا ہے کہ باز رہنا طلاق سے دوسرے طہر تک واجب نہیں بلکہ اولی ہے واللہ اعلم

پھر جاننا چاہیے کہ طلاق کی تین قسمیں ہیں احسن اور حسن اور حسن کو سنی بھی کہتے ہیں اور بدعی احسن تو یہ ہے کہ ایک طلاق دے ایسے طہر میں کہ جماع نہ کیا ہو اوسمیں اور چھوڑ دے اوسکو یہانتک کہ گذر جاوے عدت اوسکی اور حسن یہ ہے کہ تین طلاقیں دے تین طہروں میں کہ نہ جماع کیا ہو ان میں اگر ہو وہ عورت مدخول بہا اور غیر مدخول بہا کے لیے ایک طلاق حسن ہے اگرچہ حیض میں ہو اور آئسہ اور صغیرہ اور حاملہ کی طلاق سنی یہ ہے کہ ہر مہینے میں ایک طلاق دیجاوے اور جائز ہے اونکو طلاق دینی بعد جماع کے بھی اور بدعی یہ ہے کہ تین طلاقیں دے یا دو ایک دفعہ یا ایک طہر میں کہ نہ ہوئی ہو اوسمیں اگر ہو مدخول بہا یا طلاق دے اوس طہر میں کہ جماع کیا ہو اوس میں اور اسی طرح طلاق دینی اوسکو حیض میں لیتے یہ بھی بدعی ہے اور واجب ہے رجوع کرنا ساتھ اوسکے صحیح تر روایت میں اگر ہو وہ مدخول بہا اور بعض نے کہا کہ مستحب ہے رجوع کرنا پس جب پاک ہو پھر حائضہ ہو پھر پاک ہو تو طلاق دے اوسکو اگر چاہے اور ایک تقسیم طلاق کی یہ ہے کہ طلاق رجعی ہے یا بائن پس طلاق رجعی یہ ہے کہ کہے ایک بار یا دو بار انت طالق یا طلقتک یا مانند اسکے کے پس طلاق دینے سے ایام عدت میں بغیر نکاح کے رجوع کر لینا جائز ہے لیتے اگر کہے کہ رجوع کی میں نے تجھے یا ہاتھ لگاوے یا بوسہ لے یا جماع کرے تو رجوع اس سے ہو جاتی ہے حاجت نکاح جدید کی نہیں اور طلاق بائن پڑتی ہے ساتھ الفاظ کنایات کے سوائے تین لفظ کے کہ وہ تقسیم مذکور میں لیں طلاق بائن سے عورت نکاح سے نکل جاتی ہے یہانتک کہ بغیر نکاح کے رجوع میں نہیں آتی اور ایک تقسیم طلاق یہ ہے کہ طلاق مغلظہ اور مخففہ مغلظہ تو یہ ہے کہ تین طلاقیں یکبارگی دے یا متفرق اس طلاق سے حلال کرنا درست نہیں ہوتا جبتک کہ بعد اسکے عدت کے اور خاوند سے نکاح کرے اور وہ صحبت نہ کرے اور طلاق نہ دے اور عدت نہ گذرے اوسکی اور طلاق مخففہ مقابل میں اسکے ایک یا دو ہیں اور واقع ہوتی ہے طلاق ہر خاوند عاقل بالغ کی اگرچہ جبر کرکے دیوے یا نشہ میں دیوے یا گونگا ہو کر ساتھ اشارہ معہودہ کے دے اور نہیں واقع ہوتی طلاق لڑکے کی اور دیوانے کی اور سوتے کی اور مالک کی اپنے غلام کی بیوی پر اور اعتبار طلاق عورت کا ہے یعنی طلاق آزاد عورت کی تین ہیں اگرچہ غلام کے نکاح میں ہو اور طلاق لونڈی کے دو ہیں اگرچہ مرد آزاد کے نکاح میں ہو برخلاف شافعی کے وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَيَّرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَرْنَا اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَلَمْ يَعُدَّ ذٰلِكَ عَلَيْنَا شَيْئًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا اختیار دیا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس اختیار کیا ہمنے اللہ اور رسول اوسکے کو پس نہ شمار کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو ہم پر کچھ لینے قسم طلاق سے نہ ایک نہ تین بائن نہ ہی نقل کی رجعی نہ اور مسلم نے ف حق تعالیٰ نے حکم کیا تھا کہ اگر دنیا اور زینت دنیا کی چاہتی ہو تو آؤ تا فائدہ دوں تمکو اور چھوڑ دوں اور اگر خدا اور رسول خدا کو اور عالم آخرت کو چاہتی ہو تو تمہارے لیے اللہ کے پاس ثواب عظیم ہے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر خاوند کہے بیوی کو اختیار کر اپنے نفس کو اور وہ اختیار کرے خاوند کو تو نہیں واقع ہوتی طلاق کسی طرح کی اور یہی مذہب ہے امام ابوحنیفہ اور امام شافعی وغیرہ کا اور اگر اپنے نفس کو اختیار کرے تو واقع ہوتی ہے طلاق رجعی نزدیک شافعی اور احمد کے اور طلاق بائن نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور تین طلاقیں نزدیک مالک کے اور منقول ہے بعض صحابہ اور حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ سے کہ واقع ہوتی ہے ایک طلاق رجعی بعد اختیار دینے خاوند کے

ہو یعنی اگر چہ اختیار کرے وہ خاوند کو اور مذہب میں ہے کہ اس سے ایک طلاق بائن واقع ہوتی ہے لیکن حضرت عائشہ نے رد کیا اونکے قول کو ساتھ بیان کرنے اس حدیث کے۔ **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فِي الْحَرَامِ يُكَفِّرُ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہے ابن عباس سے کہا بیچ حرام کرنے کے کفارہ دے البتہ تحقیق ہے تمکو بیچ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پیروی نیک نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنے اگر کوئی حرام کرے ایک چیز اپنے پر خواہ بیوی کو خواہ اور کسی چیز کو تو اسپر لازم آتا ہے کفارہ قسم کا اور وہ چیز حرام نہیں ہوتی اور مذہب ابن عباس کا یہ ہے اور ہمارا مذہب بھی یہی ہے کہ اگر حرام کرے کسی چیز کو اپنے پر اگرچہ وہ چیز حرام ہو مانند شراب کی یا جیسے کہے شراب مجھ پر حرام ہے یا مال غیر کا مجھ پر حرام ہے تو یہ قسم ہوگی اگر ارادہ کرے خبر دینے کا پس جب کھاویگا اوسکو یا پیویگا تو کفارہ قسم کا لازم آویگا اور یہ اور اگر تصدق کردیگا یا ہبہ کریگا تو حانث نہ ہوگا اور نیت اللہ قسم کا نہیں ہوگا پھر ابن عباس نے اپنے مذہب کی تقویت کیلئے یہ آیت پڑھی لقد کان لکم الخ یعنے حضرت کی پیروی کرو کہ تمکو حضرت نے شہد حرام کیا تھا اپنے اوپر تو حکم کفارہ دینے کا نازل ہوا اس آیت میں یا ایہا النبی لم تحرم ما احل اللہ لک الایۃ چنانچہ بیان اسکا حدیث آئندہ میں ہے پس لازم کرو تم متابعت حضرت کی اور اگر کہے سب حلال یا مال مجھ پر حرام ہے یا کہے سب حلال مجھ پر حرام ہے تو فتوے اسپر ہے کہ اس کہنے سے طلاق پڑ جاتی ہے اوس کی بیوی پر بغیر نیت طلاق کے اور اگر کہے بیوی کو تو مجھ پر حرام ہے تو یمین ہوگی اگر نیت کرے حرام کرنے کی یا نہ نیت کرے کچھ اور ظہار ہوتا ہے اگر نیت کرے ظہار کی اور مدد ہے یعنے لغو ہے اس کہنے سے یمین نہیں ہوتا اگر نیت کرے جھوٹ کی اور یہ ہمارے علماء کے نزدیک ایلا ہوگا اور اس کہنے سے طلاق بائن پڑتی ہے اگر نیت کرے طلاق کی اور اگر نیت کرے تین طلاقوں کی تو تین طلاقیں پڑتی ہیں اور فتوے اسپر ہے کہ طلاق بائن پڑتی ہے اگرچہ نہ نیت کرے طلاق کی یہ ہے درمختار۔ **وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْكُثُ عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَيَشْرَبُ عِنْدَهَا عَسَلًا فَتَوَاصَيْتُ أَنَا وَحَفْصَةُ أَنَّ أَيَّتَنَا دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْتَقُلْ إِنِّي أَجِدُ مِنْكَ رِيْحَ مَغَافِيْرَ أَكَلْتَ مَغَافِيْرَ فَدَخَلَ عَلَى إِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ لَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ لَا بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَلَنْ أَعُوْدَ لَهُ وَقَدْ حَلَفْتُ لَا تُخْبِرِيْ بِذٰلِكَ أَحَدًا يَبْتَغِيْ مَرْضَاتَ أَزْوَاجِهِ فَنَزَلَتْ يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ تَبْتَغِيْ مَرْضَاتَ أَزْوَاجِكَ الْاٰيَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہے عائشہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ٹھیرتے تھے نزدیک زینب بیٹی جحش کے کہ بیوی تھیں حضرت کی اور پیتے نزدیک اونکے شہد پس ٹھیرایا آپس میں میں نے اور حفصہ نے یہ کہ جسکے پاس ہم میں سے تشریف لاویں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس البتہ کہے وہ تحقیق میں پاتی ہوں تم میں سے بو مغافیر کی کیا کھائے آپ نے مغافیر پھر تشریف لائے حضرت ایک کے پاس یعنی پیچھے عائشہ کے پاس یا حفصہ کے پاس سو اوس کو یا نہیں معلوم کہ کسکے پاس آئے پس کہا ایک نے اون میں سے واسطے حضرت کے یہی پس فرمایا حضرت نے کچھ مضائقہ نہیں پیا ہے میں نے شہد نزدیک زینب بیٹی جحش کے پس ہرگز نہ پھر نہیں پیونگا شہد اور تحقیق میں نے قسم کھائی ہے اور مت خبر کر ساتھ اسکے کسیکو یعنے نا کہ دلشکستہ خاطر ہوں زینب بسبب بات منع حضرت کے بعد پینا اونکے سے چاہتے تھے حضرت یعنے بسبب حرام کرنے شہد کے خوشی اپنی بیویوں کی یعنے حفصہ کی پس اتری یہ آیت اے نبی کیوں حرام کرتا ہے تو اوس چیز کو کہ حلال کی اللہ نے واسطے تیرے چاہتا ہے تو خوشی اپنی بیویوں کی آخر آیت تک نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

ف قوله فدخل علی احداہما یعنی کسی ایک کو ذکر نہیں کیا بلکہ مراد یہ ہے کہ جب دونوں کے پاس حضرت آئے جیسا کہ قصہ میں ہے تو کہا ہر ایک نے ایک دن ایک کے یہاں تو ہر ایک سے یہی کہا کہ مغافیر کی بو آتی ہے مغافیر ایک گوند مشابہ ہے شہد کے ہوتی ہے اور اصل حدیث یوں ہے کہ حضرت کو عادت تھی بعد عصر کے جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت زینب پاس تشریف لے جاتے تو دیر میں آتے وہ شہد پلایا کرتی تھیں اور بسبب اسکے حضرت اونکے پاس دیر تک ٹھہرا کرتے حضرت عائشہ کو ناگوار گذری اور حفصہ سے کہا حضرت حفصہ نے کہ دونوں بیوی حضرت کی تھیں اور حضرت عائشہ کے اتفاق تھی آپس میں مشورہ کیا کہ کلام مذکور حضرت سے عرض کیا تاکہ حضرت شہد پینا اور ان کے پاس ٹھہرنا موقوف کریں چنانچہ ایسا ہی ہوا جیسا کہ ذکر کیا گیا ہے ع

الفصل الثانی عن ثوبان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ايما امرأة سألت زوجها طلاقا في غير ما بأس فحرام عليها رائحة الجنة رواه احمد والترمذي وابو داود وابن ماجه والدارمي ۔ روایت ہے ثوبان سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو عورت کہ مانگے اپنے خاوند سے طلاق بلا ضرورت پس حرام ہوا اوس پر بو جنت کی یعنے جب متقیوں اور محبوبوں کو بو جنت کی موافق پہنچیگی تو یہ محروم رہیگی اوس سے نقل کی یہ احمد و ترمذی و ابو داود و ابن ماجہ و دارمی نے ۔ وعن ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم قال ابغض الحلال الى الله الطلاق رواه ابو داود ۔ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مبغوض ترین مباحوں میں طرف اللہ تعالے کے طلاق ہے نقل کی یہ ابو داود نے ۔ ف یعنے اگرچہ طلاق حلال و مباح ہے لیکن نزد اللہ تعالے کے ترک کی بہ نسبت مبغوض ہے اور وہ چیزیں کہ مباح ہیں ادنی مکروہ ہیں اور ادا نماز فرض کا گھر میں بے عذر کے اور پڑھنا نماز کا مسجد کی زمین میں مباح ہے یعنے ترک اوسکا اولی ہے لیکن مکروہ ہے ۔ وعن علي عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا طلاق قبل نكاح ولا عتاق الا بعد ملك ولا وصال في صيام ولا يتم بعد احتلام ولا رضاع بعد فطام ولا صمت يوم الى الليل رواه في شرح السنة ۔ اور روایت ہے حضرت علی سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں طلاق پہلے نکاح سے اور نہیں آزاد کرنا غلام کا مگر پیچھے مالک ہونے کے اور نہیں جائز ملانا روزے کا یعنے پے در پے روزے رکھنے چپ چاپ کرنا افطار کے بیچ میں مگر حضرت کو جائز تھا اور نہیں یتیم ہونا بعد بالغ ہونے کے یعنے یتیم نہیں کہلاتا اور نہیں حکم دودھ پینے کا بعد دودھ چھڑانے کے یعنے وہ مدت دو برس یا ڈھائی برس ہے اوسکے بعد دودھ پلاوے تو حرمت نکاح کی بسبب دودھ پینے کے ثابت نہیں ہوتی اور نہیں جائز یا ثواب چپ رہنا دن کا رات تک نقل کی یہ شرح سنہ میں ۔ ف نہیں طلاق اجنبیہ پہلے نکاح کے طلاق واقع ہو طلاق نہیں پڑتی اس لیے کہ طلاق فرع نکاح کی ہے جب نکاح نہ ہوا اور اسیطرح بردے کو پہلا مالک ہونے کے آزاد کرے تو نہیں آزاد ہوتا یہ حدیث دلیل ہے امام شافعی اور احمد کی اور مذہب ہمارا یہ ہے کہ جب اضافت کرے طلاق کی طرف سبب ملک کے تو درست ہے جیسا کہ اجنبی عورت کو کہے اگر نکاح کروں تجھے تو تجھے طلاق ہے یا کہے کہ جس عورت سے میں نکاح کروں اوسکو طلاق ہے پس واقع ہوتی ہے طلاق وقت نکاح کرنیکے اور اسیطرح اگر آزاد کو اضافت کرے طرف ملک کے جیسے کہے اگر مالک ہوں میں اس غلام کا یا جس غلام کا تو وہ آزاد ہے پس بعد مالک ہونے کے آنے اسکے وہ آزاد ہوجاتا ہے پس یہ حدیث ہمارے نزدیک محمول ہے نفی تنجیز پر یعنے وقت کہنے کے طلاق نہیں پڑتی ہے پس نفی تعلیق کی نہوئی اور چپ رہنا یعنے اگلی امتوں میں عبادت تھا اور ہماری شریعت میں یہ درست نہیں اور کچھ ثواب اوسمیں نہیں حاصل ہوتا مگر بات بری اور لا یعنی کلام کرنے سے ہر وقت چپ رہنا بہتر ہے ۔ وعن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا نذر لابن آدم فيما لا يملك ولا عتق فيما لا يملك ولا طلاق فيما لا يملك رواه الترمذي وزاد ابو داود ولا بيع الا فيما يملك ۔ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے نقل کی اپنے باپ اور شعیب نقل کی اپنے دادا سے یعنے عبد اللہ بن عمرو سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں صحیح ہوتی نذر واسطے بنی آدم کے اوس چیز میں کہ نہیں مالک اور نہیں آزاد کرنا اوس چیز میں کہ نہیں مالک اور نہیں طلاق اوس چیز میں کہ نہیں مالک نقل کی یہ ترمذی نے اور زیادہ کیا ابو داود نے اور نہیں بیچنا مگر اوس چیز میں کہ مالک ہے یعنے اوسکے تصرف میں ہے اور آتا ہے یا وکالۃ یا ولایۃ ۔ ف نہیں صحیح ہوتی نذر یعنے نذر کرے واسطے اللہ کے یہ کہ آزاد کروں میں اس غلام کو حالانکہ وہ غلام وقت نذر کرنیکے اوسکی ملک میں نہیں ہے تو نہیں صحیح ہوگی نذر اور اگر مالک ہوگا اوس غلام کا بعد اوسکے تو وہ آزاد نہیں ہوگا اور بیان طلاق اور آزاد کرنیکا اوپر کی حدیث میں گذر چکا ہے ۔ وعن ركانة بن عبد يزيد انه طلق امرأته سهيمة البتة فاخبر بذلك النبي صلى الله عليه وسلم وقال والله ما اردت الا واحدة فقال رسول الله صلى الله عليه

عليه وسلم فقال والله ما اردت الا واحدة فقال ركانة والله ما اردت الا واحدة فردها اليه رسول الله صلى الله عليه وسلم
فطلقها الثانية في زمان عمر والثالثة في زمان عثمان رواه ابو داود والترمذي وابن ماجة والدارمي الا انهم لم يذكروا
الثانية والثالثة۔ روایت ہے رکانہ بن عبد یزید سے کہ اونہوں نے طلاق دی اپنی عورت کو کہ نام اوسکا سہیمہ تھا طلاق بتہ پس خبر دی رکانہ نے ساتھ
اسکے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو اور کہا قسم ہے خدا کی نہیں ارادہ کیا میں نے مگر ایک طلاق کا پس پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے خدا کی
نہیں ارادہ کیا تو نے مگر ایک کا پس کہا رکانہ نے قسم ہے خدا کی نہیں ارادہ کیا میں نے مگر ایک کا پس پھیر دیا اوس عورت کو طرف اوسکے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
پھر دوسری طلاق دی رکانہ نے اوسکو بیچ عہد حضرت عمر رضہ کے اور تیسری طلاق دی بیچ عہد حضرت عثمان کے نقل کی یہ ابو داود اور ترمذی اور ابن
ماجہ اور دارمی نے مگر ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے نہیں ذکر کیا دوسری اور تیسری کو ف طلاق بتہ یعنے کہا انت طالق البتۃ بتہ سے ہے جسکے معنی قطع
کے یعنے طلاق ایسی ہو کہ لگاؤ نہیں کچھ باقی رہے۔ قول ردہا پھیر دیا عورت کو اوسکے یعنے حکم کیا ساتھ رجعت کے یعنے پھیر لائی گئی نکاح میں
ساتھ اس قول کے رجعت الی الخ یہ جب مذہب شافعی کے ہیں کہ طلاق بتہ اونکے نزدیک ایک طلاق رجعی ہوتی ہے اور اگر نیت کرے ساتھ اوسکے
دو کی یا تین کی تو واقع نیت کی ہوتی ہے اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک ہوتی ہے اور امام ابو حنیفہ کے طلاق بائن ہے اگر نیت کرے ایک کی یا دو کی یا کچھ
نیت کرے اور اگر نیت کرے تین کی تو تین پڑتی ہیں پس اونکے نزدیک ردہا کے معنے یہ ہیں کہ پھیر لایا اوسکو ساتھ نکاح جدید کے وعن ابی هريرة ان
رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ثلث جدهن جد وهزلهن جد النكاح والطلاق والرجعة رواه الترمذي وابو داود وقال الترمذي
هذا حديث حسن غريب۔ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ تین چیزیں ہیں کہ قصد کرنا اونکا بھی قصد ہے اور
ہنسی کی راہ سے کرنا بھی قصد ہے نکاح کرنا اور طلاق دینا اور رجعت نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے ف یعنے
جب [illegible] کیا گیا [illegible] یا سنت کیا [illegible] اوسکے
[illegible] پس [illegible]
[illegible] طلاق [illegible] اور اسیطرح ہے بعد طلاق [illegible]
[illegible] لازم ہو جاتی ہیں وعن
عائشة قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا طلاق ولا عتاق في اغلاق رواه ابو داود وابن ماجة قيل معنى
الاغلاق الاكراه۔ [illegible] رسول خدا صلعم [illegible] نہیں طلاق اور نہیں آزاد کرنا بیچ حالت
زبردستی کے نقل کی یہ ابو داود اور ابن ماجہ نے [illegible] ف اگر مرد کے ساتھ زبردستی کرے کوئی زبردستی لیوے طلاق
[illegible]
دونوں چیزیں [illegible] امام ابو حنیفہ کے نزدیک واقع ہوتی ہیں انہوں نے قیاس کیا [illegible]
[illegible] نکاح اور طلاق اور رجعت [illegible]
اور عتاق [illegible] وعن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كل طلاق جائز
الا طلاق المعتوه والمغلوب على عقله رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب وعطاء بن عجلان الراوي ضعيف ذاهب الحديث
[illegible] فرمایا رسول خدا صلعم نے [illegible] طلاق واقع ہوتی ہے مگر طلاق [illegible] عقل کی [illegible] نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے

اور عطاء بن عجلان روایت کرنیوالا اس حدیث کا ضعیف ہے نہیں یاد رکھنے والا حدیث کا ف۔ مذہب امام ابوحنیفہ کا موافق ہے ساتھ اس حدیث کے اور معتوہ
دیوانہ کو کہتے ہیں اور ایسے حق میں اسکے اقوال باطل ہیں کبھی بیہوش ہوا اور کبھی ہوشیار ہوا اور بعض نے کہا ہے کہ معتوہ وہ ہے جس کی عقل ناقص ہو اور بیہوش ہونے کے ہوا اور مغلوب
العقل وہ ہے کہ معتوہ کہتے ہیں وہ کم عقل ہو اور جو عقل کو اور نقل کا بولنا جانتا ہے ہوشیار ہے کبھی نہیں اسکے پس قول المغلوب علی عقلہ مطلق تفسیر ہو گا
چنانچہ بعض روایتوں میں المغلوب بغیرہ واو کے ہے پس سبب طلاق معتوہ کی نہیں واقع ہوتی طلاق مجنون اور معتوہ کی اسواسطے کہ طلاق اور نہیں واقع
ہوتی اور کہا بعض نے ہے کہ معتوہ سے مراد المغلوب العقل ہے اور مغلوب العقل مجنون اور سوتیوالے کو اور مریض کو کہ جاتی رہی ہو عقل اسکی
بسبب مرض کے اور غشی والے کو پس ان سب کے نزدیک طلاق نہیں پڑتی اسواسطے لڑکی کی طلاق نہیں پڑتی اتفاق ہے اور کہا ابن ہمام نے کہ معتوہ
وہ شخص ہے جو کم عقل ہو اور کبھی بولے عقل کی اور ملا ہوا ہو کلام فاسد اور اسکا ساتھ تدبیر کے ٹھیک نہ رہتا ہو اور نہ کسی کو ایذا دیتا ہو نہ جنون کے اور
اس حدیث کا اگر ضعیف ہے لیکن مؤید ہے اسکی یہ روایت کہ حضرت علی سے منقول ہے کل طلاق جائز الا طلاق المعتوہ ۔ وَعَنْ
عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلٰثَةٍ عَنِ النَّائِمِ حَتّٰى يَسْتَيْقِظَ وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتّٰى يَبْلُغَ وَ
عَنِ الْمَعْتُوْهِ حَتّٰى يَعْقِلَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْهُمَا اور روایت ہے حضرت علی سے کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اٹھایا گیا قلم تکلیف کا تین شخصوں سے پہلے سونیوالے سے یہاں تک کہ جاگے اور لڑکے سے یہاں تک کہ بالغ ہو اور معتوہ
کہ جس کی عقل بسبب مرض کے جاتی رہی ہو یہاں تک کہ عقل والا ہو جائے روایت کی یہ ترمذی
اور ابوداود نے اور روایت کی یہ دارمی نے عائشہ سے اور ابن ماجہ نے حضرت علی اور حضرت عائشہ سے ۔ وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ طَلَاقُ الْاَمَةِ تَطْلِيْقَتَانِ وَعِدَّتُهَا حَيْضَتَانِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے
عائشہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طلاق لونڈی کی دو طلاقیں ہیں اور عدت اسکی دو حیض ہیں نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود
اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف۔ یعنی لونڈی دو طلاقوں سے حرام ہو جاتی ہے جیسے آزاد عورت تین طلاقوں سے حرام ہوتی ہے یعنی دو طلاقیں
اوسکی بمنزلہ تین طلاقوں کے ہیں اور عدت اوسکی دو حیض ہیں جیسے کہ آزاد عورت کی تین حیض ہیں اگر نہ آتا ہو حیض تو عدت اوسکی ڈیڑھ
مہینہ کی ہے جیسے آزاد کی تین مہینے اور ابوحنیفہ کے نزدیک طلاق اور عدت دونوں کا اعتبار عورت سے ہے اور اس حدیث سے بھی یہی ثابت ہے پس اگر
عورت لونڈی ہو تو دو طلاقیں اوسکی نہیں ہونگی اور عدت اوسکی تین حیض اگرچہ خاوند آزاد ہو اور اگر لونڈی ہو تو دو طلاقیں اوسکی ہونگی
اور عدت اوسکی دو حیض اگرچہ خاوند آزاد ہو یہ مذہب امام ابوحنیفہ کا ہے اور امام شافعی کے نزدیک طلاق میں اعتبار مرد کا ہوگا اگر
مرد آزاد ہوگا تو اوسکی بیوی کی طلاقیں تین ہونگی اور عدت تین حیض اگرچہ بیوی اوسکی لونڈی ہو اور اگر خاوند غلام ہوگا تو طلاقیں اوسکی دو ہونگی
اور عدت اوسکی دو حیض اگرچہ بیوی آزاد ہو اور دلالت کرتی ہے اس پر کہ عدت ساتھ حیض کے ہے یہ حدیث مذہب حنفیہ کا اور ورد ہے شافعیہ کا
اسپر کہ اقراء ہیں طہر ہیں اور ابن ماجہ کے نزدیک قرء حیض ہیں نہ طہر ۔ اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ تیسری فصل عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُنْتَزِعَاتُ وَالْمُخْتَلِعَاتُ هُنَّ الْمُنَافِقَاتُ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہے ابوہریرہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا وہ عورتیں جو نافرمانی کرنیوالیاں ہیں اپنے خاوندوں کی اور خلع طلب کرنیوالیاں وہ عورتیں منافق ہیں نقل کی یہ نسائی نے ف۔ یعنی جو عورتیں بلا سبب طلب کرتی ہیں
خلع اور طلاق اپنے خاوندوں سے بلا سبب وہ منافق ہیں یعنی عاصی ہیں باطن میں اور مطیع ہیں ظاہر میں ۔ وَعَنْ نَافِعٍ عَنْ مَوْلَاةٍ لِصَفِيَّةَ
بِنْتِ اَبِيْ عُبَيْدٍ اَنَّهَا اخْتَلَعَتْ مِنْ زَوْجِهَا بِكُلِّ شَيْءٍ لَهَا فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت ہے نافع سے کہ روایت

کی ایک عورت آزاد کی ہوئی صفیہ بنت ابی عبید کی یہ کہ صفیہ نے خلع کیا اپنے خاوند سے بدلے میں ہر چیز کے جو اسکے پاس تھی پس انکار نہ کیا اسکو عبد اللہ
بن عمر نے نقل کیا یہ مالک نے ف ... کیا اسلئے کہ سبب جواز ہونے خلع کے اگرچہ اس طرح کروہ ہے **وعن محمود بن لبيد قال اخبر رسول
الله صلى الله عليه وسلم عن رجل طلق امرأته ثلاث تطليقات جميعا فقام غضبان ثم قال أيلعب بكتاب الله عز وجل وانا بين اظهركم
حتى قام رجل فقال يا رسول الله ألا اقتله** رواه النسائی اور روایت ہے محمود بن لبید سے کہا خبر دیے گئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
حال ایک شخص کے جسنے طلاق دی اپنی بی بی کو تین ... پس کھڑے ہوئے حضرت غصہ میں پھر فرمایا کیا کھیلا جاتا ہے ساتھ کتاب اللہ عز وجل کے حالانکہ
میں درمیان تمہارے موجود ہوں یہانتک کہ کھڑا ہوا ایک شخص اور کہا یا رسول اللہ کیا نہ قتل کروں میں اسکو نقل کی یہ نسائی نے ف کھیلا جاتا ہے ... آیا ہے
ساتھ کتاب اللہ کے ... یہ قول ... الطلاق مرتان ... اور آیت ولا تتخذوا آیات اللہ هزوا ... طلاق شرعی طلاق دینی ہے ... طلاق کے متفرق
... معلوم ہوا کہ تین طلاقیں اکٹھی دینی حرام ہیں اسلئے کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ... کہ تین طلاقیں اکٹھی دینی خلاف اولی ہے ...
... بسبب اسکے کہ ... اس شخص نے ... اپنی بی بی کو
... اور شافعی اور ابو حنیفہ اور احمد اور جمہور علماء کہ تین طلاقیں ... پڑ جاتی ہیں ...
... اسلئے کہ کھیلنا ساتھ کتاب اللہ کے ... معلوم ہوا ... اور حقیقت ...
**وعن مالك بلغه ان رجلا قال لعبد الله بن عباس اني طلقت امرأتي مائة تطليقة فماذا ترى علي فقال ابن عباس
طلقت منك بثلاث وسبع وتسعون اتخذت بها آيات الله هزوا** رواه فی الموطا ... اور روایت ہے مالک سے کہ پہنچی انکو یہ بات کہ ایک شخص نے
کہا عبد اللہ بن عباس سے کہ تحقیق میں نے طلاق دی اپنی بی بی کو سو طلاقیں پس کیا دیکھتے ہو تم مجھ پر ... طلاق ہوئی ... پس کہا ابن عباس نے
کہ جدا ہوئی ... تجھ سے ساتھ تین طلاقوں کے ... اور ستانوے کے ساتھ ... تو نے ... آیات اللہ کو ... نقل کی یہ مالک نے موطا میں ف
... **وعن معاذ بن جبل
قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم يا معاذ ما خلق الله شيئا على وجه الارض احب اليه من العتاق
ولا خلق الله شيئا على وجه الارض ابغض اليه من الطلاق** رواه الدارقطنی اور روایت ہے معاذ بن جبل سے کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے ... نہیں پیدا کی اللہ تعالے نے کوئی چیز ... زمین پر ... زیادہ پیاری ... آزاد کرنے سے
اور نہیں پیدا کی اللہ تعالے نے کوئی چیز ... زمین پر ... بہت بری ... طلاق ... نقل کی یہ دارقطنی نے ف
... آزاد کرنا اسلئے بہت پیارا ہے اللہ کے نزدیک کہ بسبب اسکے ... مخلوق ... عبادت ... کے
... بسبب اسکے ... اور طلاق دینی ... ضرورت
کے ... طلاق دینی مستحب ... نماز
... طلاق ... اور
...
... **باب المطلقة ثلاثا** باب ہے بیچ بیان اوس عورت

کر [illegible] ہیں **ف** [illegible] تین طلاقیں دی گئی ہوں [illegible] حلال ہونی چاہئے خاوند کے لئے [illegible]

خاوند کے اور [illegible] عبارت میں [illegible] ظہار اور ایلا [illegible] اور ایلا کا بھی [illegible] ظہار اور ایلا کے

اور کچھ مسائل بحث اسکے مذکور ہونگے انشاء اللہ تعالی **الفصل الاول** فصل پہلی **عن عائشة قالت جاءت امرأة رفاعة**

القرظي الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت اني كنت عند رفاعة فطلقني فبت طلاقي فتزوجت بعده عبد الرحمن

بن الزبير وما معه الا مثل هدبة الثوب فقال اتريدين ان ترجعي الى رفاعة قالت نعم قال لا حتى تذوقي عسيلته ويذوق

عسيلتك متفق عليه روایت ہے حضرت عائشہ [illegible] رفاعہ قرظی کی عورت [illegible] کہا تحقیق میں تھی

نزدیک رفاعہ کے یعنی اوسکے نکاح میں پس طلاق دی مجھکو پس تین طلاقیں دیں مجھکو [illegible] اور نہیں ساتھ

اوسکے [illegible] مانند [illegible] یعنی عبد الرحمن نامرد ہے پس فرمایا حضرت نے کیا ارادہ رکھتی ہے تو [illegible] کہا ہاں فرمایا حضرت

نہیں [illegible] اوسکی [illegible] اور چکھے وہ تیرا [illegible] **ف** [illegible] کے ہے اور

سوائے اسکے سب [illegible] اور [illegible] چکھے تو مزا اوسکا [illegible] دوسرا خاوند صحبت کرے پہلے خاوند

سے نکاح [illegible] اور یہ حدیث مشہور [illegible] پہلے خاوند کو [illegible] بلکہ [illegible]

اور صحبت [illegible] شرط نہیں ہے **الفصل الثاني** فصل دوسری **عن عبد الله بن مسعود قال لعن**

رسول الله صلى الله عليه وسلم المحلل والمحلل له رواه الدارمي ورواه ابن ماجه عن علي وابن عباس وعقبة بن عامر

روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا لعنت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے محلل پر اور محلل لہ کو [illegible] دارمی نے اور نقل کیا ابن ماجہ نے حضرت علی سے

اور ابن عباس اور ابن عامر سے [illegible] **ف** محلل وہ ہے [illegible] کہ پہلے شوہر کے [illegible] تین طلاق [illegible] ہوں اسکے

کہ طلاق دے اوسکو بعد صحبت کرنے کے تا حلال ہو جاوے طلاق دینے والے کو نکاح کرنا [illegible] محلل لہ وہ [illegible] لعنت کی [illegible]

حدیث سے معلوم [illegible] معلوم ہوتا ہے کہ [illegible] ہو جاتا ہے اسلئے کہ اگر نکاح [illegible] محلل [illegible] محلل نہیں

ہوتا اور [illegible] لعنت [illegible] مستحق ہوا اوس [illegible] کی [illegible] حرام [illegible]

[illegible] محلل کو پہلے خاوند کو [illegible] اور [illegible] صحبت [illegible]

[illegible] بیوی کو نکاح کا [illegible]

[illegible] حلال کرنا [illegible] طلاق دینے والے کے لئے [illegible] نکاح کر [illegible] حلال ہو [illegible] اپنے خاوند [illegible]

ہوا [illegible] محلل [illegible] مستحق لعنت کا [illegible] نکاح کیا اور [illegible]

کر [illegible] طلاقیں [illegible] صحبت کا [illegible] اور [illegible] عورت [illegible]

وعن سليمان بن يسار قال ادركت بضعة عشر من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم كلهم يقولون يوقف المولي

رواه في شرح السنة روایت ہے سلیمان بن یسار سے کہا پایا میں نے دس سے کچھ زیادہ اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو سب کہتے تھے [illegible]

ایلا [illegible] **ف** ایلا [illegible] اپنی عورت سے صحبت نہیں کرنے کی [illegible] صحبت کی [illegible]

[illegible] طلاق [illegible] چار مہینے [illegible] قسم کا اور یا

طلاق دی ہی مذہب امام اعظم کا اور شافعی کا یہ ہے کہ امام شافعی نے کہا اگر نہ طلاق دی تو حاکم اوسکو ایک طلاق دے اور امام احمد رحمہ اللہ کے
نزدیک یہ ہوگا کہ صحبت کی چار مہینے کے اندر تو لازم آتا ہے کفارہ قسم کا اور ساقط ہو جاتا ہے ایلا اور اگر صحبت نہ کی اور چار مہینے گذر گئے تو ایک طلاق
فصل ۲ بائن پڑتی ہے اور مسائل ایلا کے فقہ میں دیکھنے چاہییں ۔ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ اَنَّ سَلْمَانَ بْنَ صَخْرٍ وَيُقَالُ لَهُ سَلَمَةُ بْنُ صَخْرٍ الْبَيَاضِيُّ
جَعَلَ امْرَاَتَهُ عَلَيْهِ كَظَهْرِ اُمِّهِ حَتّٰى يَمْضِيَ رَمَضَانُ فَلَمَّا مَضٰى نِصْفٌ مِنْ رَمَضَانَ وَقَعَ عَلَيْهَا لَيْلًا فَاَتٰى
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْتِقْ رَقَبَةً قَالَ لَا
اَجِدُهَا قَالَ فَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا اَسْتَطِيْعُ قَالَ اَطْعِمْ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا قَالَ لَا اَجِدُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِفَرْوَةَ بْنِ عَمْرٍو اَعْطِهِ ذٰلِكَ الْعَرَقَ وَهُوَ مِكْتَلٌ يَاْخُذُ خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا اَوْ سِتَّةَ عَشَرَ صَاعًا لِيُطْعِمَ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوٰى اَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ صَخْرٍ نَحْوَهُ قَالَ كُنْتُ امْرَاً اُصِيْبُ
مِنَ النِّسَاءِ مَا لَا يُصِيْبُ غَيْرِيْ وَفِيْ رِوَايَتِهِمَا اَعْنِيْ اَبَا دَاوٗدَ وَالدَّارِمِيَّ فَاَطْعِمْ وَسْقًا مِنْ تَمْرٍ بَيْنَ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا ۔ روایت ہے

ابی سلمہ سے یہ کہ سلمان بن صخر نے اور کہا جاتا تھا اوسکو سلمہ بن صخر بیاضی کر دیا تھا اپنی عورت کو اپنے پر مانند پیٹھ ماں اپنی کے یعنی کہا کہ تو مجھ پر مانند پیٹھ ماں میری کے ہے یعنی ظہار کیا اوسکو ظہار کرتے تھے یہاں تک کہ گذرے رمضان یعنی حرام کیا اوسکو اپنے پر گذرنے تک رمضان کے پس جبکہ گذرا آدھا مہینہ رمضان کا گرا اسپر رات کو یعنی صحبت کی اوس سے پھر آیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ذکر کیا یہ سب حضرت کے پس فرمایا اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آزاد کر ایک بردہ کہا سلمان نے نہیں پاتا میں اوسکو یعنی مجھکو اوسکا مقدور نہیں فرمایا پس روزے رکھ دو مہینے کے پے در پے کہا نہیں طاقت رکھتا میں یعنی اس قدر طاقت نہیں کہ روزے رکھوں کیونکہ وہ بہت جماع کرنے والے تھے اور دو مہینے تک رکھ نہیں سکتا بسبب کثرت شہوت کے فرمایا کھلا ساٹھ مسکینوں کو کہا نہیں پاتا میں یعنی طعام ساٹھ مسکینوں کا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے فروہ بن عمرو صحابی کے کہ دے سلمان کو وہ عرق کھجوروں کا کہ کوئی لایا تھا اور عرق ایک تھیلا ہوتا ہے کھجور کے پتوں کا کہ سماتی ہیں اوسمیں کھجوریں پندرہ صاع یا سولہ صاع تاکہ کھلائے ساٹھ مسکینوں کو نقل کی یہ ترمذی نے اور نقل کی یہ ابوداود اور ابن ماجہ اور دارمی نے سلیمان بن یسار سے کہ اوسنے نقل کی سلمہ بن صخر سے مانند اسکے کہا تھا میں ایک شخص کہ پہنچتا تھا عورتوں کو اس قدر کہ نہیں پہنچتا غیر میرا یعنی بہت جماع کی رغبت رکھتا تھا اس سبب سے ظہار کیا تھا میں نے اور بیچ روایت ان دونوں کی یعنی ابوداود اور دارمی کے یوں آیا ہے کہ فرمایا حضرت نے پس کھلا ایک وسق کھجور کا ساٹھ مسکینوں کو ف ۔ ظہار کہتے ہیں کہ تشبیہ دے بیوی کو یا اوس عضو کو کہ تعبیر کیا جاتا ہو کل سے ساتھ اوس عضو کے یا تشبیہ دے اوسکے جزو شائع کو ساتھ اوس عضو محرم کے کہ حرام ہو دیکھنا اوسکا جیسے کہے بیوی کو کہ تو مجھ پر مانند پیٹھ ماں میری کے ہے یا سر تیرا یا ہاتھ اوس کے یا نصف تیرا یا مانند اوسکے مانند پیٹ یا پیٹھ ماں میری کے ہے یا مانند ران ماں میری کے ہے یا مانند پیٹھ بہن میری کے یا پھوپھی میری کے یا مانند اوسکے پس اسطرح کہنے سے حرام ہو جاتی ہے صحبت کرنی بیوی سے اور سب اسباب صحبت کی یعنی مساس اور بوسہ و چھونا یہاں تک کہ کفارہ دے پس اگر صحبت کرے اوس سے پہلے کفارہ دینے کے تو نہیں لازم ہوتا اوسپر سوائے استغفار کے اور پہلا کفارہ کے اور پھر صحبت نہ کرے اوس وقت تک کہ کفارہ دے اور ظہار بیوی سے ہوتا ہے نہ لونڈی سے اور باقی مسائل اوسکے فقہ میں دیکھنے چاہییں اور یہ جو کہا کہ گذرے رمضان کہا طیبی نے کہ اوسمیں دلیل ہے اوپر صحیح ہونے ظہار موقت کے اور کہا قاضی خان نے کہ اگر ظہار موقت کیا تو ہو جاتا ہے ظہار کرنے والا فی الحال اور جبکہ گذر جاوے وہ وقت تو باطل ہو جاتا ہے ظہار اور کہا ابن ہمام نے کہ اگر ظہار کرے اور استثنا کرے دن جمعہ کو مثلا تو نہیں جائز اور اگر ظہار کرے ایک دن یا ایک مہینے کا تو صحیح ہے قید لگانا اوسکے اور نہیں باقی رہتا ظہار بعد گذرنے مدت کے اور کھلا ساٹھ مسکینوں کو یعنی بعد کر

دونوں وقت یا ہر ایک کو بقدر فطرہ کے یا قیمت اوسکی دے پہلے صحبت کرنے سے مانند آزاد کرنے بردہ کے اور رکھنے روزوں کے اور کھلا دے ساٹھ
مسکینوں کو ظاہر اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہو کہ نہیں واجب ہے ایک ایک صاع یعنی چار چار سیر دینا ہر مسکین کو اور فقہ کی کتابوں مین لکھا ہو کہ کہیں
دے تو ایک ایک صاع دے مانند فطرہ کے پس شاید معنے اسکے یہ ہیں کہ استعانت کرے ساتھ اسکے یعنی اسمین اپنے پاس سے ملا کر ساٹھ کو کھلا دے پس یہ حاجت
نہیں لازم آتا کہ اسکو ہی مین سے کھلا دے اس لیے کہ اسکے بعد کی روایت مین آیا کہ کھلا ایک وسق اور وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہو پس ہر مسکین کو آیا ایک صاع
آیا ہو نمبر ۲ وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ صَخْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُظَاهِرِ يُوَاقِعُ قَبْلَ أَنْ يُكَفِّرَ قَالَ كَفَّارَةٌ
وَاحِدَةٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے سلیمان بن یسار سے کہ نقل کی سلمہ بن صخر سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ حق
ظہار کرنیوالے کے کہ صحبت کرے پہلے کفارہ دینے سے فرمایا کفارہ ایک ہی لازم ہے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف اکثر علما کا یہی مذہب ہو اور بعضوں نے
کہا ہو کہ اگر صحبت کرے کفارہ سے پہلے تو واجب ہوتے ہین دو کفارے اور جو کوئی اپنی بیوی کو کہے کہ تو مجھ پر ایسی ہے جیسی ماں میری کی پیٹھ تو
ہوتا ہو ظہار کرنیوالا اون سب سے بلا خلاف اور خلاف بیچ تعدد کفارہ کے ہو پس ہمارے نزدیک اور امام شافعی کے نزدیک واجب ہوتے ہین
کئی کفارے یعنی اون مین سے جسکے ساتھ صحبت کا ارادہ کریگا واجب ہوگا اوس سے پہلے اس کے ادا کرنا کفارے کا اور یہی کہا حسن زہری اور ثوری
وغیرہ نے اور کہا مالک اور احمد نے کہ ایک کفارہ لازم آتا ہو ؛

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

نمبر ۳ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا ظَاهَرَ مِنِ امْرَأَتِهِ فَغَشِيَهَا قَبْلَ أَنْ يُكَفِّرَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ
فَقَالَ مَا حَمَلَكَ عَلٰى ذٰلِكَ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ رَأَيْتُ بَيَاضَ حِجْلَيْهَا فِي الْقَمَرِ فَلَمْ أَمْلِكْ نَفْسِي أَنْ وَقَعْتُ عَلَيْهَا فَضَحِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَرَهُ أَنْ لَا يَقْرَبَهَا حَتّٰى يُكَفِّرَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهُ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَرَوَى
أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ نَحْوَهُ مُسْنَدًا وَمُرْسَلًا وَقَالَ النَّسَائِيُّ الْمُرْسَلُ أَوْلٰى بِالصَّوَابِ مِنَ الْمُسْنَدِ روایت ہو عکرمہ سے کہ نقل کی ابن عباس
سے کہ ایک شخص نے ظہار کیا اپنی عورت سے پھر صحبت کی اوس سے پہلے کفارہ دینے سے پھر آیا وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ذکر کیا یہ روبرو حضرت کے
پس فرمایا حضرت نے کون سی چیز باعث ہوئی تجھکو اسپر عرض کیا اوسنے یا رسول اللہ دیکھی مینے سفیدی پنڈلیوں اوسکی کی چاندنی مین پس نہ روک سکا مین
نفس اپنے کو صحبت کرنے سے اوس کے پس ہنسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور حکم کیا اوسکو یہ کہ نہ صحبت کرے اوس سے یہانتک کہ کفارہ دے نقل کی
ابن ماجہ نے اور نقل کی ترمذی نے مانند اسکے یعنی معنے اسکے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہو اور نقل کی ابو داود اور نسائی نے مانند اسکے مسند اور مرسل
اور کہا نسائی نے مرسل نزدیک صواب کے زیادہ تر ہو مسند سے ؛

بَابٌ

یہ باب متعلق پہلے باب کے ہو

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

نمبر ۱ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ جَارِيَةً كَانَتْ لِي
تَرْعٰى غَنَمًا لِي فَجِئْتُهَا وَقَدْ فَقَدَتْ شَاةً مِنَ الْغَنَمِ فَسَأَلْتُهَا عَنْهَا فَقَالَتْ أَكَلَهَا الذِّئْبُ فَأَسِفْتُ عَلَيْهَا وَكُنْتُ مِنْ بَنِي
آدَمَ فَلَطَمْتُ وَجْهَهَا وَعَلَيَّ رَقَبَةٌ أَفَأُعْتِقُهَا فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْنَ اللّٰهُ فَقَالَتْ فِي السَّمَاءِ
فَقَالَ مَنْ أَنَا فَقَالَتْ أَنْتَ رَسُولُ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْتِقْهَا رَوَاهُ مَالِكٌ وَفِي رِوَايَةِ مُسْلِمٍ قَالَ كَانَتْ لِي
جَارِيَةٌ تَرْعٰى غَنَمًا لِي قِبَلَ أُحُدٍ وَالْجَوَّانِيَّةِ فَاطَّلَعْتُ ذَاتَ يَوْمٍ فَإِذَا الذِّئْبُ قَدْ ذَهَبَ بِشَاةٍ مِنْ غَنَمِهَا وَأَنَا رَجُلٌ مِنْ بَنِي آدَمَ آسَفُ
كَمَا يَأْسَفُونَ لٰكِنِّي صَكَكْتُهَا صَكَّةً فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَظَّمَ ذٰلِكَ عَلَيَّ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَلَا أُعْتِقُهَا قَالَ ائْتِنِي بِهَا فَأَتَيْتُهُ بِهَا فَقَالَ لَهَا أَيْنَ اللّٰهُ قَالَتْ فِي السَّمَاءِ قَالَ مَنْ أَنَا قَالَتْ أَنْتَ رَسُولُ

اللہ قال اعتقہا فانہا مومنۃ ۔ روایت ہے معاویہ بن الحکم سے کہا آیا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا مین نے یا رسول اللہ تحقیق ایک لونڈی میری کہ چراتی تھی بکریان میری پس آیا مین اوسکے پاس اور حال یہ ہے کہ نہ پائی مین نے ایک بکری بکریون مین سے پس پوچھا مین نے اوسے حال بکری کا کہا ہونی بکری کی اوسے کھا گیا اوسکو بھیڑیا پس غصہ ہوا مین اوپر اوسکے اور ہون مین ایک مرد بنی آدم مین سے کہ غصہ ہوتے ہین جیسے وہ غصہ ہوتے ہین پس مارا مین نے طمانچہ اوسکے منہ پر اور مجھ پر ہے آزاد کرنا بردہ کا لیکن بسبب کفارہ کے قسم کے یا ظہار کے یا اور سبب سے کیا آزاد کرون مین اوسکو پس جائز ہو کفارہ بھی ادا ہو جاوے یہ جب نہ ... اور سبب یہ لیا یہ کہ پشیمانی ... ہوتا ہون اوسکے مارنے سے پس فرمایا اوس لونڈی سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کہان ہے اللہ پس کہا اوس نے آسمان مین پھر فرمایا حضرت نے مین کون ہون پس کہا اوس نے تم ہو رسول خدا کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آزاد کر اوسکو نقل کی یہ مالک نے اور مسلم کی روایت مین یون ہے کہا معاویہ نے تھی میری ایک لونڈی چراتی تھی ریوڑ میرا جانب پہاڑ احد کے اور جوانیہ کے کہ نام ایک جگہ کا ہے قریب احد کے پس دیکھا مین نے ایکدن ریوڑ پس ناگہان بھیڑیا لے گیا تھا ایک بکری میری ریوڑ مین سے اور مین جوان مرد اولاد آدم مین سے غصہ ہوتا ہون جیسے غصہ ہوتی ہین اولاد آدم کی لیکن ارادہ کیا مین نے مارون اوسکو بہت جیسا کہ مقتضا غصہ کا ہے لیکن مار لیا اوسکو ایک طمانچہ پس آیا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچا اور بیان کیا یہ مین نے حضرت سے یہ ماجرا پس بڑا ہوا یہ اوپر میرے اور فرمایا کہ تو نے برا کیا پس کہا مین نے یا رسول کیا نہ آزاد کرون مین اوسکو پس فرمایا بلا لا اوسے پاس میرے پس لایا مین حضرت کے پاس اوسکو پس فرمایا اوسکو کہان ہے اللہ کہا اوس نے آسمان مین فرمایا کون ہون مین کہا اوس نے تم ہو رسول خدا کے فرمایا آزاد کر اوسکو اس لیے کہ یہ مسلمان ہے ف کہان ہے اللہ نہین ارادہ کیا حضرت نے ساتھ سوال کے مکان سے اس لیے کہ اللہ تعالے پاک ہے مکان اور زمان سے بلکہ مراد حضرت کی یہ تھی کہ کہان ہے جگہ اوامر حکم کی اور جگہ ظاہر ہونے بادشاہت اور قدرت اوسکی اور اسطرح سوال حضرت نے اسلیے کیا کہ اوسوقت مین عرب بتونکو معبود جانتے تھے اور پہلا سوا اوسکا اور کسیکو معبود نجانتے تھے پس حضرت نے چاہا کہ معلوم کرین کہ یہ موحدہ ہے یا مشرکہ ہے حاصل یہ کہ مراد حضرت کی اوس سے نفی معبودون زمین کی تھی کہ وہ بتخانون مین تھے نہ ثابت کرنا آسمان کو جگہ واسطے اللہ تعالے کے جب اوس نے جواب مذکور دیا تو معلوم کیا حضرت نے کہ وہ موحدہ ہے اور مسلم کی روایت مین جو کہا کیا نہ آزاد کرون مین اوسکو اگر کوئی کہے کہ دونون روایتون مین تطبیق کیونکر ہوگی اوپر کی روایت مین تو کہا کہ واجب ہے مجھ پر آزاد کرنا بردہ کا کسی سبب سے کیا آزاد کرون مین اوسکو تاکہ وہ کفارہ بھی ادا ہو جاوے اور پشیمانی کہ اوس کے مارنے کی سبب سے حاصل ہوئی وہ بھی دفع ہو اور اس روایت سے معلوم ہوا کہ سبب فقط مارنے کے آزاد کرنا چاہا جواب اسکا یہ ہے کہ پہلی روایت مین تو صریح آگیا کہ مجھ پر آزاد کرنا بردہ کا ہے کسی سبب سے اور اس مارنے کے سبب سے آزاد کرنا مجھکو ضرور پڑا آیا کفایت کریگا مجھکو آزاد کرنا بردہ کا واسطے دونون امرون کے اور روایت دوسری مطلق ہے محتمل دونون امر کو پس مطلق محمول ہے مقید پر لیکن یہان بھی وہی مراد ہو کہ آیا کفایت کریگا مجھکو آزاد کرنا بردہ کا واسطے دونون امر کے اور مراد مصنف کی اسی حدیث کے لانے سے اس باب مین یہ ہے کہ کفارہ ظہار مین بردہ مومن آزاد کرنا چاہیے مذہب شافعی کا یہی ہے اور حنفیہ نے حمل کیا ہے اسکو فضیلت پر اور باقی تحقیق اسکی فقہ کے بڑی کتابون مین دیکھنی چاہیے پھر بیان مقدار کفارہ کا بموجب مذہب حنفیہ کے یہ ہے اول تو آزاد کرنا بردہ کا لازم ہوتا ہے اور جائز ہے بردہ مسلمان اور کافر اور مرد اور عورت اور چھوٹا اور بڑا اور کانا اور بہرا ایسا ہو کہ جب پکارا جاوے تو سنے اور ایک ہاتھ کٹا ہوا اور ایک پاؤن کٹا ہوا جانب مخالف سے یعنی مثلا داہنا ہاتھ کٹا ہو تو بایان پاؤن کٹا ہوا اور جائز ہے مکاتب کہ نہ ادا کیا ہو کچھ اور نہین جائز ہے اندھا اور ایسا بہرا کہ نہ سنے بالکل اور گونگا اور دونون ہاتھ کٹا ہوا یا دونون انگوٹھے دونون ہاتھ کے کٹے ہون یا دونون پاؤن کٹے ہون یا ہاتھ اور پاؤن ایک ہی طرف کے

کے ہوں اور نہیں جائز ہو مجنون مطلق یعنی ہمیشہ دیوانہ ہی رہتا ہو اور نہیں جائز ہے بردہ ام ولد اور مکاتب کہ پھیر دیا کتابت میں سے ادا کیا ہو اور باقی تفصیل اسکی فقہ میں دیکھنی چاہیے اور اگر بردہ نہ ملے تو روزے رکھے دو مہینے کے پے در پے کہ نہ ہوں ان مہینوں میں رمضان اور وہ دن کہ جن میں روزے رکھنے منع ہیں یعنی ایام تشریق اور عیدین پس اگر صحبت کرے سو پہلے ان دونوں مہینوں کے خواہ قصدا یا دن کو بھول کر تو از سر نو روزے رکھنے شروع کرے اور اگر افطار کرے بعذر یا بلا عذر تو بھی از سر نو رکھے اور اگر روزے نہ رکھ سکے تو دیوے واسطے ہر ایک کے ساٹھ مسکینوں کو ہر مسکین کو مانند فطرہ کے یعنی دو سیر گیہوں یا چار سیر جو یا گیہوں کی قیمت دے اور صحیح ہو دینا سیر بھر گیہوں کا ساتھ دو سیر جو یا گیہوں کے اور صحیح ہو اباحت کفارات میں اور فدیہ میں نہ صدقات واجبہ میں اور اباحت اسکو کہتے ہیں کہ کھانا پکا کر دیوے یا فقیر کے آگے رکھے جس قدر وہ چاہے کھاوے پس کفارات اور فدیہ میں جائز ہو اور صدقات واجبہ میں مانند زکوٰۃ و فطرہ کے بدون مالک کر دینے کے نہیں جائز پس اگر پیٹ بھر کر کھلا دے دونوں وقت اور دو روز تک یا رات ہی کو کھلا دے دو راتیں تو جائز ہو اگرچہ تھوڑا کھاویں اور پیٹ بھر جاوے اور ساتھ گیہوں کی روٹی کے اور اگر کھلا دے ایک فقیر کو ساٹھ دن تک جائز ہو اور اگر دیوے ایک ہی فقیر کو ساٹھ کا ایک ہی دن میں تو نہیں درست اور اس صورت میں ایک ہی دن کا ادا ہوگا اور صحبت کرے بیوی سے درمیان میں کھلانے کے تو پھر از سر نو کھلانا شروع کرے اور اگر دو کفارہ میں ساٹھ فقیروں کو مثلا گیہوں دے ہر فقیر کو ایک ایک صاع تو نہیں صحیح ہو اگر دیگا تو ایک ہی کفارہ کا ادا ہوگا اور اگر کفارہ ظہار اور کفارہ افطار میں اسی طرح دے تو دونوں کفارے ادا ہو جاوینگے اور باقی تفصیل اسکی فقہ میں دیکھنی چاہیے۔ مترجم

بَابُ اللِّعَانِ

لعان اور ملاعنت کے معنے ہیں ایک دوسرے کو لعنت کرنا اور شرع میں لعان اوسکو کہتے ہیں کہ جب اپنی عورت کو تہمت زنا کی کرے اور عورت اوسکی انکار کرے کہ مجھ پر تہمت کرتا ہے تو قاضی کے پاس جاوے اور قاضی اوسکے خاوند کو بلاوے پس خاوند اگر چار گواہوں سے ثابت کرے تو قاضی حد قائم کرے اوسکی بیوی پر اور اگر گواہوں سے ثابت نہ کرے تو قاضی حکم کرے کہ اول مرد چار بار گواہی دے اس طرح کہ گواہی دیتا ہوں ساتھ اللہ کے بیشک میں سچوں میں سے ہوں بیچ اوس چیز کے کہ نسبت کی میں نے اسکو زنا کی اور پانچویں دفعہ کہے کہ لعنت خدا کی اوس شخص پر اگر ہو جھوٹوں میں سے بیچ اوس چیز کے کہ نسبت کی میں نے زنا کی اور اشارہ کرے طرف عورت کے پھر بعد کے عورت چار بار گواہی دیتی ہوں ساتھ اللہ کے کہ یہ جھوٹا ہے بیچ اوس چیز کے کہ نسبت کی مجھکو زنا کی اور پانچویں بار کہے کہ غضب خدا کا اوس پر یعنی عورت پر اگر ہو یہ مرد سچا بیچ اوس چیز کے کہ نسبت کی مجھکو زنا کی اور اشارہ کرے طرف مرد کے پس جب ملاعنت کی مرد عورت نے تو تفریق کرے قاضی درمیان اونکے اور ہوگی یہ طلاق بائن اور حرام ہوگی یہ عورت ہمیشہ کو مگر جس وقت جھٹلاوے مرد اپنے تئیں تو حد لگائی جاوے اوسکو اور نکاح کرنا اوسے درست ہو رہیگا اور بعض کے نزدیک ہمیشہ کو حرام ہو گئی اگرچہ خاوند اپنے تئیں جھٹلاوے۔ مترجم

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ اِنَّ عُوَيْمِرَ الْعَجْلَانِيَّ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهٖ رَجُلًا اَيَقْتُلُهٗ فَيَقْتُلُوْنَهٗ اَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اُنْزِلَ فِيْكَ وَفِيْ صَاحِبَتِكَ فَاذْهَبْ فَأْتِ بِهَا قَالَ سَهْلٌ فَتَلَاعَنَا فِي الْمَسْجِدِ وَاَنَا مَعَ النَّاسِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا فَرَغَا قَالَ عُوَيْمِرٌ كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ اَمْسَكْتُهَا فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُنْظُرُوْا فَاِنْ جَاءَتْ بِهٖ اَسْحَمَ اَدْعَجَ الْعَيْنَيْنِ عَظِيْمَ الْاَلْيَتَيْنِ خَدَلَّجَ السَّاقَيْنِ فَلَا اَحْسِبُ عُوَيْمِرًا اِلَّا قَدْ صَدَقَ عَلَيْهَا وَاِنْ جَاءَتْ بِهٖ اُحَيْمِرَ كَاَنَّهٗ وَحَرَةٌ فَلَا اَحْسِبُ عُوَيْمِرًا اِلَّا قَدْ كَذَبَ عَلَيْهَا فَجَاءَتْ بِهٖ عَلَى النَّعْتِ الَّذِيْ نَعَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَصْدِيْقِ عُوَيْمِرٍ فَكَانَ بَعْدُ يُنْسَبُ اِلٰى اُمِّهٖ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

روایت ہے سہل بن سعد ساعدی سے کہ عویمر عجلانی صحابی نے کہا یا رسول اللہ خبر دیجیے مجھکو اوس شخص کی کہ پاوے ساتھ بیوی اپنی کے ایک شخص غیر کو یعنی زنا کرتے ہوئے کیا مار ڈالے اوسکو پس تم قصاص میں قتل کرو اوسکو پس قتل کرینگے وارث مقتول کے اس قاتل کو یا کیا کرے سو

بیٹھا پایا جیسے کہ بے جا پر پایا ہو اور کہا ہے پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اتاری گئی بیچ قضیہ تیرے اور عورت تیری کے پس جا اور لے آ عورت اپنی کو
کہا سہل نے پس لعان کیا دونوں نے یعنی میاں بیوی نے مسجد میں اور میں تھا ساتھ اور لوگوں کے نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس جب فارغ ہوئے دونوں لعان سے
کہا عویمر نے جھوٹ بولا میں اوپر اوس کے یا رسول اللہ اگر رکھوں میں اوسکو پس طلاق دی اوسکو تین بار پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھو اگر لاوے یہ عورت بچے کو
یعنی پیدا ہووے جس کی رنگت سیاہ اور بیچ آنکھوں کے سیاہی بہت زیادہ ہو بڑی سرین والا ہو اور گوشت دونوں پنڈلیوں میں تو پس نہیں گمان کرتا ہوں میں
عویمر کو مگر یہ کہ سچ کہا اوسنے اوپر بیوی اپنی جس شخص کی طرف نسبت زنا کی کی تھی وہ ایسا ہی تھا پس اگر بچہ اسطرح کا پیدا ہوگا تو معلوم ہوگا کہ اوسکے نطفہ سے ہے
اور اگر لائی بچہ سرخ رنگ گویا کہ وہ بامنی کی رنگ کا ہو پس نہیں گمان کرتا ہوں عویمر کو مگر کہ جھوٹ بولا اوپر بیوی کے عویمر سرخ رنگ تھا اگر بچہ سرخ رنگ ہوا تو عویمر کا
ہوگا پس معلوم ہوگا کہ جھوٹا بہتان کیا بیوی پر پس لائی بچہ کو اوس صفت پر کہ بیان کیا تھا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بچے کی تصدیق کو یعنی اوس زانی
کی صورت کا تھا پس تھا لڑکا پیچھے اسکے نسبت کیا جاتا طرف ماں اپنی کے یعنی بسبب فرمانے حضرت کے الولد للفراش وللعاهر الحجر نقل کیا یہ بخاری اور مسلم نے

ف کیا قتل کرے اوسکو علماء نے اختلاف کیا ہے بیچ حکم اوس شخص کے کہ ناگاہ پایا اوس شخص کو کہ پایا اوسکو اپنی بیوی کے ساتھ زنا کرتا ہوا جمہور اسپر ہیں کہ قتل
کیا جاوے اوسکو مگر یہ کہ چار گواہ لاوے زنا پر یا اقرار کرے اسپر شرط تحمیل کے تو قتل کیا جاوے لیکن اسکا گناہ نہیں اگر سچا ہوگا اور یہی اوتاری گئی
آیت یعنی یہ آیتیں اتریں والذین یرمون ازواجہم ولم یکن لہم شہداء الا انفسہم آخر آیات تک کہا بعضوں نے کہ اوتریں یہ آیتیں بیچ ماہ شعبان کے سنہ نو
ہجری میں اور کہا ابن مالک نے کہ ظاہر اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آیت لعان کی اوتری عویمر کے حق میں اور اول لعان اسلام میں یہی ہوا اور بعضے علماء نے
کہا کہ آیت لعان کی اوتری ہلال بن امیہ کے حق میں اور اول جو لعان کیا اسلام میں ہلال نے کیا چنانچہ حدیث ابن عباس کی کہ آگے آتی ہے اوس سے ایسا ہی معلوم ہوتا ہے
اسی واسطے بعضے محققین نے کہا کہ مراد اس قول سے کہ وحی اتاری گئی بیچ قضیہ تیرے یہ ہے کہ حکم وحی کا جو اتری ہے ہلال کے حق میں وہ تیرے حق میں بھی ہے اور بعضوں نے کہا احتمال ہے کہ دونوں کے
مقدمہ میں اوتری ہو شاید کہ سوال کیا ہو دونوں نے بیچ دو وقتوں متقارب کے پس اتری ہو دونوں کے حق میں اور سنت کی یہ حال ہے بیچ لعن کے
اور جھوٹ بولا میں اوپر اوس کے یعنی کلام تتمہ ہوا اس کے تین طلاق دیتا ہے گویا گمان کیا اس نے کہ عورت کو اپنی محل میں رکھ اور طلاق دینا اسکو لازم آتا ہے
یہ جھوٹ کی نسبت کرنے کی اوسکو ساتھ زنا کے اس واسطے کہ رکھنا اسکو نکاح میں دلالت کرتا ہے اوپر اس کے گویا جھوٹ کہا اور بالکل نہ ...

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَاعَنَ بَیْنَ رَجُلٍ وَامْرَاَتِہٖ فَانْتَفٰی مِنْ وَلَدِھَا فَفَرَّقَ بَیْنَھُمَا وَاَلْحَقَ الْوَلَدَ بِالْمَرْاَۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ حَدِیْثِہِمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَظَہٗ وَذَکَّرَہٗ وَاَخْبَرَہٗ اَنَّ عَذَابَ الدُّنْیَا اَھْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْاٰخِرَۃِ ثُمَّ دَعَاھَا فَوَعَظَھَا وَذَکَّرَھَا وَاَخْبَرَھَا اَنَّ عَذَابَ الدُّنْیَا اَھْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْاٰخِرَۃِ

اور روایت ہے ابن عمر سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا لعان کا درمیان ایک شخص کے اور بیوی اوسکی کے پس دور ہوا وہ شخص فرزند اوس عورت
کے یعنی لعان کے سبب سے نسب لڑکے کا اوس شخص سے جاتا رہا اور جدائی کی حضرت نے درمیان مرد و عورت کے اور ملا دیا لڑکے کو ساتھ عورت کے نقل کی یہ بخاری
اور مسلم نے اور بیچ حدیث ابن عمر کے کہ بخاری اور مسلم میں روایت ہے یہ ہے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نصیحت کی اوس شخص کو اور یاد دلایا اوسکو عذاب آخرت کا
یعنی جھوٹ بولنے کے اور اقرار کرنے کے حدیث پر اور خبر دی اوسکو کہ عذاب دنیا کا سہل ہے عذاب آخرت سے پھر بلایا عورت کو نصیحت کی اوسکو اور یاد دلایا اوسکو
عذاب آخرت کا اور خبر دی اوسکو کہ عذاب دنیا کا سہل ہے عذاب آخرت سے ف جدائی کی یعنی حکم کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جدائی کا درمیان
میاں بیوی کے اور یہی دلیل ہے اسپر کہ فرقت درمیان میاں بیوی کے بسبب تفریق حاکم کے ہوتی ہے نہ نفس لعان سے اور یہی مذہب ہے ابی حنیفہ کا اور دلیل اونکی
یہ ہے کہ فرقت اگر واقع ہوتی نفس لعان سے تو تین طلاقیں کیونکر دیتا جیسے اوپر کی حدیث میں مذکور ہوئیں اور عذاب دنیا اور عذاب آخرت کا ذکر کر چکا ہے

کہ زنا عورت کو بہتان کہہ ڈالا اور بخوف حد قذف کے ساتھ جھوٹی گواہیوں کے اثبات و سکا کیے یا عورت نے زنا کیا اور بخوف قائم کرنے حد کے اقرار و سکا نہ کرے اور ملاعنت کریں پس نصیحت کی یعنی عذاب دنیا کا سہل ہے بہ نسبت عذاب آخرت کے بخوف حد کے عذاب کے تلف حق نہ کرو سچ کہہ دو اور دنیا کا عذاب سہل اختیار کرو تا دور ہو عذاب شدید سے جو آخرت میں ہے **وعنه ان النبي صلى الله عليه وسلم قال للمتلاعنين حسابكما على الله احدكما كاذب لا سبيل لك عليها قال يا رسول الله مالي قال لا مال لك ان كنت صدقت عليها فهو بما استحللت من فرجها وان كنت كذبت عليها فذاك ابعد وابعد لك منها متفق عليه** اور روایت ہے ابن عمر سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واسطے مرد و عورت لعان کرنے والوں کے کہ حساب تمہارا اللہ پر ہے ایک تم دونوں میں سے جھوٹا ہے یعنی نفس الامر میں اور ہم حاکم ہیں ظاہر پر نہیں راہ واسطے تیرے اوپر اس کے یعنی نہیں جائز تجھ کو کہ رہے تو ساتھ اس عورت کے بلکہ جدا ہو جائیگا ہمیشہ کو مرد نے عرض کیا یا رسول اللہ مال میرا یعنی جو مہر دیا گیا ہے فرمایا نہیں مال واسطے تیرے یعنی مہر پس تجھ کو نہیں پہنچتا اس لیے کہ وہ مال حق اسی کا ہے اگر سچا ہو تو تو اوس نے پایا ہے مال بدلے شرمگاہ اوسکے کی جو حلال کی تو نے اور اگر تو جھوٹا ہو تو وہ پہنچنا مال کا تیرے بہت دور ہوا اور بہت دور ہو واسطے تیرے یعنی جب حالت صدق میں نہ پہنچے پھر تو حالت کذب میں بطریق اولی نہ پہنچے گا نقل کی یہ بخاری و مسلم نے

ف حساب یعنی حساب تمہارا اللہ پر تحقیق ہے اور جزا اسی پر ہے ... شرمگاہ اوسکے ... دلیل ہے ... کہ لعان کرنیوالا نہ پھیرے مہر اگر دخول کیا ہو ساتھ اوس عورت کے ... اور اگر دخول نہ کیا ہو ساتھ اوسکے ... ابو حنیفہ و شافعی و مالک نے کہا ... آدھا مہر ہے

وعن ابن عباس ان هلال بن امية قذف امرأته عند النبي صلى الله عليه وسلم بشريك بن سحماء فقال النبي صلى الله عليه وسلم البينة او حدا في ظهرك فقال يا رسول الله اذا رأى احدنا على امرأته رجلا ينطلق يلتمس البينة فجعل النبي صلى الله عليه وسلم يقول البينة والا حد في ظهرك فقال هلال والذي بعثك بالحق اني لصادق فلينزلن الله ما يبرئ ظهري من الحد فنزل جبريل وانزل عليه والذين يرمون ازواجهم فقرأ حتى بلغ ان كان من الصادقين فجاء هلال فشهد والنبي صلى الله عليه وسلم يقول ان الله يعلم ان احدكما كاذب فهل منكما تائب ثم قامت فشهدت فلما كانت عند الخامسة وقفوها وقالوا انها موجبة قال ابن عباس فتلكأت ونكصت حتى ظننا انها ترجع ثم قالت لا افضح قومي سائر اليوم فمضت وقال النبي صلى الله عليه وسلم ابصروها فان جاءت به اكحل العينين سابغ الاليتين خدلج الساقين فهو لشريك بن سحماء فجاءت به كذلك فقال النبي صلى الله عليه وسلم لولا ما مضى من كتاب الله لكان لي ولها شأن رواه البخاري اور روایت ہے ابن عباس سے یہ کہ ہلال بن امیہ نے تہمت لگائی اپنی عورت کو روبرو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک بن سحماء صحابی کے یعنی کہا کہ زنا کیا اس شخص نے میری بیوی سے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی ہلال سے کہ گواہ لا یا حد ماری جاوے گی تہمت کی تیری پیٹھ پر پس عرض کیا ہلال نے یا رسول اللہ جس وقت کہ دیکھے ایک ہمارا اپنی عورت پر کسی شخص کو کیا جاوے ڈھونڈتا گواہ یعنی ایسے وقت میں کہاں ... گواہ کرے ... پس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے گواہ قائم کر ورنہ حد لگے گی تیری پیٹھ پر پس کہا ہلال نے قسم ہے اوس ذات کی کہ بھیجا آپکو ساتھ حق کے تحقیق میں سچا ہوں پس البتہ اتارے گا اللہ ایسا حکم کہ پاک کرے پیٹھ میری کو حد تہمت سے پس اتر آئے جبرئیل اور اتاریں حضرت پر یہ آیتیں اور وہ لوگ کہ تہمت کرتے ہیں اپنی بیویوں پر پس پڑھیں یہانتک کہ پہنچے ان کان من الصادقین تک پس آیا ہلال اور گواہی دی یعنی لعان کیا ... پانچ گواہیاں ... جیسا کہ بیان مفصل اسکا اوپر ہو چکا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ بیشک اللہ تعالے جانتا ہے کہ ایک تم دونوں میں سے جھوٹا ہے پس آیا ہے کوئی تم میں سے توبہ کرنیوالا پھر کھڑی ہوئی عورت ہلال کی اور لعان کیا پھر جب پہنچی نزدیک پانچویں گواہی کے روکا اوسکو یعنی صحابہ نے اور کہا تحقیق یہ پانچویں گواہی واجب کرنیوالی ہے یعنی تفریق کو درمیان تمہارے ... یا واجب کرنیوالی ہے غضب خدا کو اگر جھوٹی ہوگی

کہا ابن عباس نے پس ٹھہر گئی وہ عورت اور ہچکی لینے لگی تردد کیا اور اسکے حال سے معلوم ہوتا تھا کہ پانچویں گواہی نہیں دیگی یہانتک کہ گمان کیا ہم نے کہ وہ پھر جائیگی
اپنے کہنے سے پھر کہا اوس نے کہ نہیں فضیحت کرونگی میں اپنی قوم کو ساری عمر یعنی بسبب اعراض کرنیکے لعان سے اور رجوع کرنیکے طرف تصدیق کے پس دی
پانچویں گواہی بھی پس جدائی کرادی انکو حضرت نے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھتے رہو اس عورت کو اگر جنے یہ لڑکا
آنکھوں کا سیاہ سرین بھاری پنڈلیوں کا موٹا پس وہ شریک بن سحماء کا ہے پس جنی وہ عورت ایسا ہی لڑکا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے اگر نہ ہوتا حکم گذرا کتاب اللہ کا یعنی حد ساقط ہونیکا لعان سے تو البتہ ہوتا واسطے میرے اور واسطے اوس عورت کے ایک کام یعنی مارنا ضرب کرنا
اوسکو بہت مشابہ ہونے بچے کے ساتھ زانی کے تاکہ معلوم ہوتی بیجا رضامندی اسکی روایت کی ہے بخاری نے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اول لعان مرد سے
ہوا اور پسین ایک روایت میں اسکی تحقیق اسکے بیچ لعان والی حدیث سہل کے گذر چکی اور یہ شبہ جاتا رہا کہ جھوٹی ہے تو پھر کیونکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ
قول بعد فارغ ہونے اون دونوں کے لعان سے اور مراد یہ ہے کہ لازم ہے جھوٹے کو توبہ کرنی اور بعضوں نے کہا کہ حضرت نے یہ قول کہا پہلے لعان کے اور واسطے ڈرانے
لازم ہونے کے لعان سے اور اس حدیث میں دلالت ہے اسپر کہ ملاعنہ اور حاملہ سے لعان درست ہے اور قرائن پر التفات کرنا چاہیے اور حکم کرے ساتھ ظاہر حال کے کہ مقتضی
ہوں اوسکو دلیلیں شرعی **وعن ابی هريرة قال قال سعد بن عبادة لو وجدت مع اهلي رجلا لم امسه حتى آتي باربعة شهداء قال رسول الله صلى الله عليه وسلم نعم قال كلا والذي بعثك بالحق ان كنت لاعاجله بالسيف قبل ذلك قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اسمعوا الى ما يقول سيدكم انه لغيور وانا اغير منه والله اغير مني رواه مسلم** اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا سعد
بن عبادہ نے اگر پاؤں میں ساتھ اپنی عورت کے کسیکو یعنی کسی اجنبی شخص کو تو نہ چھیڑوں اوسکو یعنی قتل نہ کروں اوسکو یہانتک کہ لاؤں میں چار گواہ فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاں کہا سعد نے نہیں قسم ہے اوس ذاتکی کہ بھیجا ہے آپکو ساتھ حق کے تحقیق میں البتہ جلدی کرتا اوسکو ساتھ تلوار کے پہلے
اسکے کہ شاہد لاؤں فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سنو طرف اوس چیز کے کہتا ہے سردار تمہارا یعنی سعد تحقیق وہ البتہ غیرت مند ہے اور میں زیادہ غیرت مند ہوں
اوس سے اور اللہ زیادہ غیرت مند ہے مجھ سے روایت کی یہ مسلم نے **ف** سعد نے جو کلام مذکور کہا تو یہ مقابلہ حضرت کے قول کا نہیں کیا اور نہ مخالفت حضرت کی
اونکو منظور تھی بلکہ اونہوں نے خبر دی حال شدت اپنی غیرت کی کہ مجھ سے اوس وقت صبر نہ ہو سکیگا اور غیرت و غضب میرا اس حد تک پہنچا ہوا ہے اور حکم شرع یہی ہے جو کہا حضرت نے کہ اون
اسلیے حضرت نے فرمایا کہ سنو طرف اوس چیز کے کہتا ہے سردار تمہارا مقصود آنحضرت کا اس کلام سے تعریف کرنی اونکی اس صفت کی ہے اور اشارہ ہے اسپر کہ یہ صفت
بزرگوں اور سرداروں کی عادت ہے اگرچہ حکم شرع میں اور ہے حاصل یہ ہے کہ حضرت نے سعد کا عذر بیان فرمایا کہ یہ کلام بسبب غیرت کے اوس سے صادر ہوا
پس اس سے تقریر ہوا اثبات اونکے کلام کا مقصود نہیں ہے اور کہا طیبی نے کہ جواب دینا سعد کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جہت طمع ہے کہ اجازت ہو قتل کرنیکی
نہ انکار اور رد کرنا قول حضرت کا لیکن جب حضرت نے انکار کیا اسکا تو اونہوں نے سکوت کیا اور غیرت کے معنی ہیں تغیر حالت کو کہ پیدا ہوتا آدمی میں وقت دیکھنے
ایک چیز ناگوار کے اپنے اہل میں اور یہ بہ نسبت اللہ تعالی کے محال ہے پس اللہ تعالی کی غیرت تاکید ہو تحریم فواحش میں کہ وہ منع فرماتا ہے حرام باتوں اور گناہوں سے
تاجناب قدس اوسکے میں داخل نہ ہو **وعن المغيرة قال قال سعد بن عبادة لو رأيت رجلا مع امرأتي لضربته بالسيف غير مصفح فبلغ ذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال اتعجبون من غيرة سعد والله لانا اغير منه والله اغير مني ومن اجل غيرة الله حرم الفواحش ما ظهر منها وما بطن ولا احد احب اليه العذر من الله من اجل ذلك بعث المنذرين والمبشرين ولا احد احب اليه المدحة من الله ومن اجل ذلك وعد الله الجنة متفق عليه** اور روایت ہے مغیرہ سے کہا کہا سعد بن عبادہ نے اگر دیکھوں میں
کسی شخص کو ساتھ بیوی اپنی کے البتہ ماروں میں اوسکو ساتھ تلوار کے نہ ساتھ جانب پشت تلوار کے بلکہ جانب دھار سے پس پہنچی یہ خبر پیغمبر خدا صلی اللہ

علیہ وسلم کو پس فرمایا یعنی صحابہ سے کیا تعجب کرتے ہو تم کمال غیرۃ سعد سے قسم ہے خدا کی البتہ میں زیادہ غیرت مند ہوں اوس سے اور اللہ بہت غیرت مند ہے مجھ سے اور بسبب
غیرۃ اللہ تعالیٰ کے حرام کیے اللہ نے گناہوں کو جو ظاہر ہیں ان میں سے اور جو پوشیدہ ہیں اور نہیں کوئی کہ بہت محبوب ہو اوسکو عذر کرنا اللہ تعالیٰ سے اسلئے
بھیج دئیے ڈرانے والوں کو اور خوشخبری دینے والوں کو یعنی نبیوں کو اور نہیں کوئی کہ بہت محبوب ہو اوسکو تعریف کرنی اللہ تعالیٰ سے اور بسبب اسکے وعدہ کیا
اللہ تعالیٰ نے بہشت کا نقل کی یہ بخاری نے اور مسلم نے ف اور بسبب غیرۃ اللہ تعالیٰ کے یہ تفسیر ہے غیرۃ اللہ کی یعنی اسکے کہ منع کیا لوگوں کو
حرام چیزوں سے اور مرتب کیا اوپر خلاف اس کے عقوبت اس میں یہ ذکر کرو ہے اور غصہ ہو وے آدمی اوس سے کہ تصرف کرے کوئی اوسکی ملک میں
اور مشہور معنے غیرت کے یہ ہیں کہ غصہ ہو وے آدمی اوپر کسکے کہ اوسکی بیوی سے فعل برا دیکھے اوسکی پس لیکن اللہ کی غیرت یہ کہ غصہ ہو وے اوپر کسکے
کہ گناہ اور کبائر کرتا ہی ہے کہ عذر بیان میں معنی اعذار کے ہیں یعنی زائل کرنا . یعنے جیسا اللہ تعالیٰ عذر کے قبول کو دوست رکھتا ہو لیا اور کوئی نہیں رکھتا
اس لیے اللہ تعالیٰ نے پیغمبروں کو بھیجا تا بندوں کو عذر نہ رہے جیسا کہ قرآن مجید میں فرمایا لئلا یکون للناس علی اللہ حجۃ بعد الرسل اور اللہ کے برابر تعریف کی نی
کیونکہ محبوب نہیں اسلیے اوسنے تعریف کی اپنے نفس کی اور لیتی دوستی کی اور اسلئے وعدہ کیا اللہ تعالیٰ نے جنت کا اوسکے لیے کہ تعریف کرے اوسکی
اور اطاعت کرے اوسکی بندے وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَغَارُ وَاِنَّ
الْمُؤْمِنَ يَغَارُ وَغَيْرَةُ اللّٰهِ اَنْ لَّا يَاْتِيَ الْمُؤْمِنُ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ غیرت مند ہے اور تحقیق مومن غیرت مند ہے یعنی غیرت صفت اللہ تعالیٰ کی ہے کہ بندہ مومن بھی وہ صفت رکھتا ہے اور مقتضا
غیرت اللہ تعالیٰ کا یہ ہے کہ نہ کرے مومن وہ چیز کہ حرام کی اللہ تعالیٰ نے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْهُ اَنَّ اَعْرَابِيًّا اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ امْرَاَتِيْ وَلَدَتْ غُلَامًا اَسْوَدَ وَاِنِّيْ اَنْكَرْتُهُ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
هَلْ لَكَ مِنْ اِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا اَلْوَانُهَا قَالَ حُمْرٌ قَالَ هَلْ فِيْهَا مِنْ اَوْرَقَ قَالَ اِنَّ فِيْهَا لَوُرْقًا قَالَ فَاَنّٰى تُرٰى ذٰلِكَ جَاءَهَا قَالَ عِرْقٌ
نَزَعَهَا قَالَ فَلَعَلَّ هٰذَا عِرْقٌ نَزَعَهُ وَلَمْ يُرَخِّصْ لَهُ فِي الْاِنْتِفَاءِ مِنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ ایک اعرابی آیا پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس کہا کہ تحقیق عورت میری نے جنا ہے ایک لڑکا کالا اور تحقیق میں نے انکار کیا اوسکا یعنی یہ سمجھا کہ میرا نہیں بسبب نہ ہونے اوسکے میرے رنگ
میرے پس فرمایا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہیں واسطے تیرے کچھ اونٹ کہا ہاں فرمایا کیا ہیں رنگ اونکے کہا سرخ فرمایا کیا ہے اونمیں کوئی اونٹ
خاکستری رنگ کا کہا تحقیق اونمیں خاکستری البتہ ہیں رنگ کے فرمایا کہاں سے آیا یہ رنگ ہو گیا یا نہیں ہے کہا یہ رنگ حال کہاں سے
اونکے نہیں میں اس رنگ کے کہا کوئی رگ ہو گی کہ کھینچ لیا اوسکو یعنے رنگ اصل میں اس رنگ کا کوئی اونٹ ہو گا یہ بھی اوسکے مشابہ ہوئی فرمایا پس شاید کہ یہ لڑکا
کالا بسبب رگ کے ہو کہ کھینچ لیا اوسکو اور مشابہ کیا اپنے یعنے اسکے بھی اصل میں کوئی کالا ہو گا یہ مشابہ اوسکے ہوا اور رخصت نہ دی آنحضرت نے اوس اعرابی کو بیچ
نفی کرنے لڑکے کے اپنے سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کہا طیبی نے کہ اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ شبہ رنگ کا واسطے ضعیف نفی کرنا لڑکا کا نہیں ہے
یعنی کہنا کہ میرا نہیں ہے بلکہ ضروری ہے کہ پایا جاتا دلیل قوی کا جیسے بیوی سے صحبت نہ کی تھی اور بچہ پیدا ہوا یا صحبت کی اور بعد صحبت کرنے کے چھ مہینے سے پہلے
بچہ پیدا ہو تو اوسکو نفی کرنا جائز ہے وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ عُتْبَةُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَهِدَ اِلٰى اَخِيْهِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَنَّ ابْنَ
وَلِيْدَةِ زَمْعَةَ مِنِّيْ فَاقْبِضْهُ اِلَيْكَ فَلَمَّا كَانَ عَامُ الْفَتْحِ اَخَذَهُ سَعْدٌ فَقَالَ اِنَّهُ ابْنُ اَخِيْ وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ اَخِيْ فَتَسَاوَقَا اِلٰى
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَعْدٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَخِيْ كَانَ عَهِدَ اِلَيَّ فِيْهِ وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ اَخِيْ وَابْنُ وَلِيْدَةِ اَبِيْ وُلِدَ عَلٰى
فِرَاشِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ ثُمَّ قَالَ لِسَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ احْتَجِبِيْ مِنْهُ لَمَّا

شَبَهٍ بَيِّنٍ بِعُتْبَةَ فَمَا رَآهَا حَتّٰى لَقِيَ اللّٰهَ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ هُوَ اَخُوْكَ يَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ مِنْ اَجْلِ اَنَّهُ وُلِدَ عَلٰى فِرَاشِ اَبِيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہا تھا عتبہ بن ابی وقاص وصیت کی تھی طرف بھائی اپنے سعد بن ابی وقاص کے یہ کہ بیٹا لونڈی زمعہ کا مجھ سے ہے پس لے لینا اوسکو طرف اپنے پس جبکہ ہوا سال فتح کا لیا اوسکو سعد نے اور کہا کہ تحقیق بھتیجا میرا ہے اور کہا عبد بن زمعہ نے بھائی میرا ہے پس گئے دونوں پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا سعد نے یا رسول اللہ تحقیق بھائی میرے نے وصیت کی تھی مجھکو بیچ حق اس لڑکی کے کہ لے لینا اوسکو اور کہا عبد بن زمعہ نے کہ بھائی میرا ہے اور بیٹا ہے میرے باپ کی لونڈی کا پیدا کیا گیا ہے اوسکے فرش پر پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ واسطے تیرے ہے اے عبد بن زمعہ لڑکا واسطے صاحب بچھونے کے ہے اور واسطے زانی کے ہے محرومی پیچھے بیان کے وقسب سے یا سنگساری ہے پھر فرمایا حضرت نے واسطے سودہ بیٹی زمعہ کے پردہ کر تو اوس سے بسبب دیکھنے کے ویسی مشابہت اوسکی ساتھ عتبہ کے پس نہ دیکھا اوس لڑکے نے سودہ کو یہانتک کہ ملاقات کی اللہ سے یعنی مرگیا اور ایک روایت میں یوں ہے کہ فرمایا حضرت نے کہ وہ بھائی تیرا ہے اے عبد بن زمعہ بسبب اسکے کہ وہ پیدا کیا گیا ہے اوپر بچھونے باپ اوسکے کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی عتبہ کافر مرا اور اوس نے دندان مبارک حضرت کا شہید کیا تھا جنگ احد میں زمعہ باپ تھے حضرت سودہ کے کہ بیوی تھیں حضرت کی پس عتبہ مذکور نے زنا کیا زمعہ کی لونڈی سے اور اوس سے بچہ پیدا ہوا پس گمان کیا عتبہ نے کہ نسب ولد الزنا کا ثابت ہوتا ہے زانی سے جبکہ دعوے کرے وہ جیسے معمول تھا ایام جاہلیت میں پس وصیت کی اوس نے مرتے وقت اپنے بھائی سعد کو کہ وہ لڑکا مجھ سے ہوا ہے تو اوسکو لیکر پرورش کرنا پس سال فتح مکہ میں سعد نے اوس لڑکے کو بسبب وصیت بھائی اپنے کے لیا اور کہا کہ یہ بھتیجا میرا ہے اور عبد بیٹے زمعہ کے نے کہا کہ یہ بھائی میرا ہے اس لیے کہ میرے باپ کی اپنی لونڈی سے جنا ہے غرض کہ یہ قصہ حضرت کے آگے جا کر عرض کیا حضرت نے فرمایا کہ اے عبد بن زمعہ وہ لڑکا تیرے لیے ہے اور تیرا بھائی ہے اس لیے کہ لڑکا واسطے صاحب بچھونے کے ہے یعنی اور معنے اس جملہ کے باب اللعان کی پہلی فصل میں بیچ فائدہ حدیث ابی امامہ کے تفصیل سے ذکر کیے گئے ہیں اور پردہ کر تو اس سے یعنی اگرچہ وہ بحکم شرع بھائی تیرا ہوا اور شباہت اور قیافہ کو شرع میں اعتبار نہیں لیکن چونکہ وہ لڑکا مشابہ عتبہ کے ہے تو ورع اور احتیاط و تقوے اسی میں ہے کہ تو سامنے اوسکے نہو اور بسبب اسکے کہ وہ پیدا کیا گیا الخ یہ کلام راوی کا ہے یعنی حضرت نے یہ حکم واسطے عبد بن زمعہ کے بسبب اسکے کیا کہ وہ لڑکا پیدا ہوا اوپر بچھونے باپ اوس کے کے ہے

وَعَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ وَهُوَ مَسْرُوْرٌ فَقَالَ اَيْ عَائِشَةُ اَلَمْ تَرَيْ اَنَّ مُجَزِّزًا الْمُدْلِجِيَّ دَخَلَ فَلَمَّا رَاٰى اُسَامَةَ وَزَيْدًا وَعَلَيْهِمَا قَطِيْفَةٌ قَدْ غَطَّيَا رُءُوْسَهُمَا وَبَدَتْ اَقْدَامُهُمَا فَقَالَ اِنَّ هٰذِهِ الْاَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ داخل ہوئے مجھ پر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ایک دن اس حالت میں کہ وہ خوش تھے پس فرمایا اے عائشہ کیا نہیں جانا تو نے یہ کہ مجزز مدلجی آیا یعنی مسجد میں پس جب دیکھا اسامہ اور زید کو اس حال میں کہ اوڑھے ہوئے تھے وہ دونوں چادر اور ڈھانپ لیے تھے سر اپنے اور ظاہر تھے قدم اون کے پس کہا مجزز نے کہ تحقیق یہ قدم بعض انکا بعض سے ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

ف یعنی ان دونوں پاؤں والوں میں نسبت پدری اور پسری کی ہے حاصل کلام کا یہ ہے کہ زید بن حارثہ کہ عتیق تھے آنحضرت کے گورے اور خوب صورت تھے اور اسامہ بیٹا اونکا کالا تھا وہ ہم رنگ اپنی ماں کے تھا کہ وہ لونڈی تھی کالی اور نام اوسکا ام ایمن تھا پس منافق اسامہ کے نسب میں طعن کرتے تھے کہ ایسے باپ کا ایسا بیٹا کیوں کر ہوا پس جب مجزز مدلجی قیافہ شناس نے کہ عرب میں نامدار تھا اور آدمی کی صورت سے صفات و احوال اوس کے معلوم کر لیتا تھا دیکھا اور حکم کیا کہ یہ قدم یوں چاہتے ہیں کہ یہ دونوں باپ اور بیٹے ہوں تو حضرت خوش ہوئے اس لیے کہ عرب کے نزدیک قول قیافہ شناس کا معتبر تھا منافقوں پر سے ثابت ہوا نسب اسامہ کا ساتھ زید کے اور اس سے یہ نہیں لازم آتا کہ قول قیافہ

شناس کا ہے سوا احکام شرع میں اور اثبات نسب میں اور یہ مذہب ہمارا ہوا اور تینوں امام معتبر رکھتے ہیں قول قیافہ شناس کا حق کہ اگر دو آدمی
مشترک درمیان دو شریکوں کے بچہ جنے اور دونوں دعوے نسب کا کریں تو ان کے نزدیک ثبوت ساتھ قول قیافہ شناس کے کریں اور
ہمارے نزدیک وہ بچہ دونوں کا ہوگا حکم شرع میں اگرچہ واقع میں ایک کا ہو اور وہ لونڈی ام ولد دونوں کی ہوگی ❊ **وعن**
سعد بن أبي وقاص وأبي بكرة قالا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من ادعى إلى غير أبيه وهو يعلم
فالجنة عليه حرام متفق عليه اور روایت ہے سعد بن ابی وقاص اور ابی بکرہ سے کہ کہا دونوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم نے جو شخص کہ نسبت کرے اپنے تئیں طرف غیر باپ اپنے کے حالانکہ وہ جانتا ہو کہ میرا باپ نہیں پس بہشت اوس پر حرام ہے نقل کی بخاری
اور مسلم نے ❊ ف حرام ہے یعنے اگر عقیدہ رکھے حلال ہونے اوس کے کا یا مراد یہ ہے پہلے اوس کے کو عذاب دیا جاوے بقدر اوس گناہ کے یا محمول
زجر پر ہے یعنے ازراہ تنبیہ اور رد کے اوس سے اس طرح فرمایا ہو ❊ **وعن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه**
وسلم لا ترغبوا عن آبائكم فمن رغب عن أبيه فقد كفر متفق عليه اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ اعراض کرو اپنے باپوں سے یعنے ساتھ ترک کرنے نسبت کی طرف اونکے پس جس شخص نے اعراض کیا اپنے باپ سے پس تحقیق
کفران نعمت کیا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ❊ ف ایام جاہلیت میں اپنے باپوں سے اعراض کرتے تھے اور اور کو اپنا باپ ٹھہراتے تھے پس منع
فرمایا حضرت نے اور نسبت کرنا اپنے تئیں طرف غیر باپ کے جان بوجھ کر حرام ہے پس جسنے اعتقاد کیا مباح ہونے اوسکا وہ کافر ہوا واسطے مخالفت
اجماع کے اور جسنے نہ اعتقاد کیا مباح ہونے اوسکا پس معنے کفر کے دو وجہ ہیں ایک یہ کہ مشابہت کی اوسنے ساتھ فعل کفار کے اور دوسرے یہ کہ کفران
نعمت کیا ❊ **وذكر حديث عائشة ما من أحد أغير من الله في باب صلاة الخسوف** اور تحقیق ذکر کی گئی حدیث
عائشہ کی ما من احد اغیر من اللہ باب صلوۃ الخسوف میں ❊ **الفصل الثاني** فصل دوسری ❊ **عن أبي هريرة أنه سمع النبي صلى**
الله عليه وسلم يقول لما نزلت آية الملاعنة أيما امرأة أدخلت على قوم من ليس منهم فليست من الله في شيء ولن يدخلها الله
جنته وأيما رجل جحد ولده وهو ينظر إليه احتجب الله منه وفضحه على رؤوس الأولين والآخرين رواه أبو داود والنسائي
والدارمي روایت ہے ابی ہریرہ سے یہ کہ اونہوں نے سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جب اوتری آیۃ لعان کی جو عورت کہ داخل
کرے ایک قوم پر اوسکو کہ نہیں اونمیں سے یعنے عورت نے زنا کر کے بچہ جنا اور لگا دیا اپنے خاوند کی طرف پس نہیں وہ عورت داخل بیچ کسی چیز کے کہ قابل التفات
ہووے نزد خدا کے اور رحمت اوس کے سے اور ہرگز نہ داخل کریگا اوسکو اللہ تعالی اپنے بہشت میں یعنے ساتھ مقربوں اور نیکوں کے اور جو شخص کہ انکار کرے اپنے بچے کا
یعنے اوسکی بیوی سے بچہ جنا اور وہ کہتا ہو کہ میرا نہیں حالانکہ وہ حال یہ کہ وہ دیکھتا ہو طرف اوسکے یعنے جانتا ہو کہ میرا بیٹا ہے پردہ کریگا اللہ تعالی
اوس سے یعنے اوسکو خدا کا دیدار نہ ہوگا اور رسوا کریگا اوسکو روبرو خلائق اگلے اور پچھلوں میں یعنے روز حشر کے میدان قیامت میں کہ تمام خلائق اگلے
پچھلے وہاں موجود ہونگے اونمیں اوسکو رسوا کریگا نقل کی یہ ابو داود اور نسائی اور دارمی نے ❊ ف حاصل یہ کہ عورت کو چاہیے
کہ بدکاری کرے اور حرام کے بچہ کو اپنے خاوند کی طرف نسبت کرے اور مرد کو چاہیے کہ دیدہ و دانستہ اپنے بچہ کا انکار کرے اور عورت پر
تہمت زنا کی رکھے ❊ **وعن ابن عباس قال جاء رجل إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقال إن لي امرأة لا ترد**
يد لامس فقال النبي صلى الله عليه وسلم طلقها قال إني أحبها قال فأمسكها إذا رواه أبو داود والنسائي وقال
النسائي رفعه أحد الرواة إلى ابن عباس وأحدهم لم يرفعه قال وهذا الحديث ليس بثابت اور روایت

ہے

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ کہا آیا ایک شخص پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا کہ تحقیق واسطے میرے ایک عورت ہے کہ نہیں پھیرتی ہاتھ چھونے والے کے ہاتھ کو یعنی
جو کوئی اوس سے بدکاری کا ارادہ کرتا ہے اوس سے انکار نہیں کرتی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ طلاق دیدے اوسکو پھر کہا میں محبت رکھتا
ہوں اوس سے فرمایا نگہبانی کر اوسکی اس روایت کو نقل کیا ابوداود نے اور نسائی نے اور کہا نسائی نے کہ پہنچایا اوسکو ایک نے راویوں میں سے ابن عباس تک اور
وصل کیا اوسکو اور ایک نے راویوں میں سے نہیں پہنچایا اوسکو اور وصل نہیں کیا کہا نسائی نے کہ یہ حدیث نہیں ثابت ہے یعنی وصل اسکا بلکہ منقطع ہے ف
نگہبانی کر اوسکی تاکہ نہ کرے بدکاری اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے اوپر کہ طلاق دینا ایسی عورت کا اولیٰ ہے اسلئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مقدم کیا
طلاق دینے کو اوپر نگہبانی کے پس اگر نہ آسان ہو طلاق دینا اوسکا بسبب اسکے کہ محبت رکھتا ہو اوس سے یا واسطے اسکے کہ اوس سے فرزند ہو
کہ شاق ہو مفارقت فرزند کی ماں کو یا ہو عورت کا دین اسپر اور نہیں ادا کر سکتا ہو اوسکو تو اوس صورت میں جائز ہے کہ نہ طلاق دے اوسکو لیکن نگہبانی
اسکی کرے اوسکو بدکاری سے پس اگر منع کر رکھے اوسکو بدکاری سے تو نگاہ رکھے ورنہ بسبب طلاق دیدے اوسکے حق میں **وَعَنْ عَمْرِو بْنِ**
شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى أَنَّ كُلَّ مُسْتَلْحَقٍ اسْتُلْحِقَ بَعْدَ أَبِيهِ الَّذِي يُدْعٰى لَهُ ادَّعَاهُ وَرَثَتُهُ
فَقَضٰى أَنَّ مَنْ كَانَ مِنْ أَمَةٍ يَمْلِكُهَا يَوْمَ أَصَابَهَا فَقَدْ لَحِقَ بِمَنِ اسْتَلْحَقَهُ وَلَيْسَ لَهُ مِمَّا قُسِمَ قَبْلَهُ مِنَ الْمِيرَاثِ شَيْءٌ وَمَا أَدْرَكَ مِنْ مِيرَاثٍ
لَمْ يُقْسَمْ فَلَهُ نَصِيبُهُ وَلَا يُلْحَقُ إِذَا كَانَ أَبُوهُ الَّذِي يُدْعٰى لَهُ أَنْكَرَهُ وَإِنْ كَانَ مِنْ أَمَةٍ لَمْ يَمْلِكْهَا أَوْ مِنْ حُرَّةٍ عَاهَرَ بِهَا فَإِنَّهُ
لَا يُلْحَقُ وَلَا يَرِثُ وَإِنْ كَانَ الَّذِي يُدْعٰى لَهُ هُوَ ادَّعَاهُ فَهُوَ وَلَدُ زِنْيَةٍ مِنْ حُرَّةٍ كَانَ أَوْ أَمَةٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
عمرو ابن شعیب سے نقل کی ہے وہ اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا یعنی ارادہ کیا حکم فرمانیکا کہ جو فرزند ملا لاحق کیا گیا بعد
مرنے باپ اوس کے کہ وہ باپ کی نسبت کیا گیا یعنی فرزند طرف اوسکے دعوی کیا اوسکا وارثوں باپ اوس کے نے یعنی ایک شخص مرا بعد اوسکے
بیٹے اوس کے وارثوں نے ایک لڑکے کو کہا کہ یہ بیٹا اوسکا ہے تاکہ وارث کریں مانند اپنے پس حکم فرمایا حضرت نے کہ جو فرزند ہوے ایسی لونڈی
سے کہ مالک تھا اوسکا باپ فرزند کا اوس دن کہ صحبت کی تھی اوس سے یعنی جماع وہ حلال تھا واقع ہوا پس تحقیق مل گیا نسب میں جنکا تو اوس
شخص سے کہ ملایا اوسکو یعنی وارثوں نے ملا دیا تھا اونکے ساتھ مل گیا اور وارث ہوتا ہے اونکے حق میں اگر پیچھوں نے ملایا تھا سب کے حق میں وارث
ہوتا ہے اور شریک ہوتا ہے اور اگر بعضوں نے ملایا تو اون بعضوں ہی کے حق میں وارث ہوتا ہے اور نہیں ہے واسطے اوسکے کچھ حصہ اوس میراث میں سے کہ تقسیم کی گئی
پہلے ملانے کے اور وہ چیز کہ پائی اوس نے میراث سے کہ نہیں تقسیم کی گئی پس واسطے اوس لڑکے لاحق کئے گئے کے حصہ اوسکا ہے اور نہیں لاحق ہوتا وہ لڑکا
جو باپ اوسکا کہ نسبت کیا جاتا ہے طرف اسکے انکار کرتا تھا اوسکا یعنی اپنی زندگی میں اگر اوسنے انکار کیا تھا تو بیٹا اسکا نہیں وارثوں کے ملانے سے نہیں ملتا
اور وارث نہیں ہوتا پس اگر ہو اوس لونڈی سے کہ نہیں مالک تھا اوس روز صحبت کی تھی اوس سے یعنی زنا کیا تھا یا ہو حرہ سے یعنی آزاد سے کہ
زنا کیا تھا ساتھ اوسکے پس تحقیق وہ لڑکا نہیں ملتا ساتھ باپ کے اور نہیں وارث ہوگا اگرچہ ہو وہ شخص کہ نسبت کیا جاتا ہے طرف اوسکے خود دعوی کرتا اسکا پس
وہ بچہ زنا کا ہے حرہ سے ہو یا لونڈی سے نقل کیا اسکو ابوداود نے ف اگرچہ ہو وہ شخص کہ نسبت کیا جاتا ہے بچہ اوسکی طرف نہیں لاحق کیا جاتا بچہ بسبب زنا کے یعنی
اس صورت میں بسبب زنا کے اگر زانی آپ دعوی کرے حالت حیات میں تو وارث نہیں ہوتا چہ جائیکہ وارث اوسکو لاحق کریں اور کہا خطابی نے کہ یہ حکم
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ احکام ابتداے اسلام میں فرمائے تھے کہ ایک شخص زمانہ جاہلیت میں زنا کرتا تھا اوس سے اور وارثوں اوسکے نے ایک لڑکے کو
پس جسکی طرف نسبت کیا گیا لڑکا اگر اوس نے انکار کیا تھا حالت حیات میں تو پیدا نہیں ہوا تو نہیں لاحق ہوگا وہ لڑکا ساتھ اوسکے اور نہ وارث
ہوگا اوس کا اور اگر اوسنے انکار نہیں کیا تھا اور ہوا اوسکی لونڈی سے تو لاحق ہوگا ساتھ اوسکے اور وارث ہوگا اوسکا لیکن اوسکے اوس مال کا

کہ زمین تقسیم کیا گیا ہو اور نہیں وارث ہوگا اوسکے اور جس مال کا ترکہ بٹ گیا چاہئے لاحق کرنے اوس کے اور اگر غیر کی لونڈی سے ہو جیسے بیٹا زید کی لونڈی کا
یا زانیہ سے اور اسکا باپ جو حیات ہو یا آزاد عورت سے زنا کیا ہو تو نہیں لاحق ہوگا ساتھ اوسکے اور نہیں وارث ہوگا اوسکا بلکہ اگر نسبت کرے وارث اوسکا
کرنا چاہے تو بھی لاحق نہ ہوگا اس لیے کہ زنا سے نسب نہیں ثابت ہوتا ہے ۔ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَتِيْكٍ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
مِنَ الْغَيْرَةِ مَا يُحِبُّ اللّٰهُ وَمِنْهَا مَا يُبْغِضُ اللّٰهُ فَاَمَّا الَّتِيْ يُحِبُّهَا اللّٰهُ فَالْغَيْرَةُ فِي الرِّيْبَةِ وَاَمَّا الَّتِيْ يُبْغِضُهَا اللّٰهُ فَالْغَيْرَةُ فِيْ غَيْرِ رِيْبَةٍ
وَاِنَّ مِنَ الْخُيَلَاءِ مَا يُبْغِضُ اللّٰهُ وَمِنْهَا مَا يُحِبُّ اللّٰهُ فَاَمَّا الْخُيَلَاءُ الَّتِيْ يُحِبُّ اللّٰهُ فَاخْتِيَالُ الرَّجُلِ عِنْدَ الْقِتَالِ وَاخْتِيَالُهُ عِنْدَ الصَّدَقَةِ
وَاَمَّا الَّتِيْ يُبْغِضُ اللّٰهُ فَاخْتِيَالُهُ فِي الْفَخْرِ وَفِيْ رِوَايَةٍ فِي الْبَغْيِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے جابر بن عتیک سے کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ بعضی غیرت وہ ہے کہ دوست رکھتا ہے اوسکو اللہ اور بعضی غیرت وہ ہے کہ مکروہ رکھتا ہے اوسکو اللہ پس وہ غیرت کہ دوست رکھتا ہے
اوسکو اللہ وہ غیرت ہے کہ مقام تہمت و شبہ میں ہو جیسے ہو کوئی بیوی یا لونڈی اوسکی جاوے ان کی آگے آتی جاتی ہو یا بیٹھے پاس ان کے تو غیرت کرنا اوس میں اور اوس سے
اور اپنی اہل کا اور وہ غیرت کہ مکروہ رکھتا ہے اوسکو اللہ پس غیرت کرنی غیر مقام شک و شبہ میں ہو یعنی جیسے کہ اسکی نا حق میں بد گمانی کرے بغیر قرینہ اور سبب کے
اور تحقیق بعض تکبر وہ ہے کہ مکروہ رکھتا ہے اوسکو اللہ تعالی اور بعض تکبر وہ ہے کہ دوست رکھتا ہے اوسکو اللہ پس وہ تکبر کہ دوست رکھتا ہے اوسکو اللہ تکبر کرنا آدمی کا
ہے وقت لڑائی کے یعنی جہاد میں جب کفار سے مقابلہ ہو تو چاہئے کہ اپنے دل میں قوت پاوے اور ہیبت اوس کی دشمنوں کے دل میں ڈالے اور اپنی شجاعت بیان کرے اور تکبر کرنا
اوسکا نزدیک صدقہ دینے کے یعنی وقت صدقہ دینے کے خوشی دل سے اور بے پروائی سے دے اور بہت دے اور تھوڑا جانے اور وہ تکبر کہ مکروہ رکھتا ہے اوسکو اللہ پس تکبر
کرنا اوسکا ہے فخر میں یعنی نسب میں اور ایک روایت میں بجائے فی الفخر کے فی البغی آیا ہے یعنی تکبر کرنا ظلم میں یعنی تکبر کرنا بغیر حق کے اور اس حدیث کو
تسمین میں نقل کیا ہے احمد اور ابو داود اور نسائی نے ف تکبر کرنا فخر و نسب میں یہ ہے کہ کہے میں بلند و شریف ہوں نسب میں اور بزرگ ہیں باپ دادا
میرے حالانکہ اللہ تعالے نے فرمایا ہے اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ اور ایک نسخہ میں فی الفقر ہے بدلے فی الفخر کے یعنی تکبر کرنا اوسکا حالت فقر میں
یہ بدتر ہے اوس تکبر سے کہ حالت غنا میں ہو اور یہ تکبر کرنا حالت فقر میں برا ہے اس سبب سے کہ جو تکبر فقرا پر ہے تکبر کرنا اغنیاء پر اچھا ہے اسلیے کہ تکبر کرنا متکبر پر صدقہ ہے

الفصل الثالث ۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ فُلَانًا
ابْنِيْ عَاهَرْتُ بِاُمِّهِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا دِعْوَةَ فِي الْاِسْلَامِ ذَهَبَ اَمْرُ الْجَاهِلِيَّةِ اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ
الْحَجَرُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ روایت ہے عمرو بن شعیب سے نقل کی انہوں نے اپنے باپ یعنی شعیب سے اور شعیب نے نقل کی اپنے دادا سے یعنی عبداللہ بن عمرو سے کہا کھڑا ہوا
ایک شخص اور کہا یا رسول اللہ تحقیق فلانا بیٹا میرا ہے زنا کیا تھا میں نے اوسکی ماں سے زمانہ جاہلیت میں فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں دعوی کرنا اسلام میں
گئی بات جاہلیت کی یعنی اوس زمانے میں جو کچھ زنا سے پیدا ہوتا تھا اوسکا دعوی زانی کرتا تھا اور نسب ثابت ہوتا تھا اور اسلام میں نہیں درست ہے واسطے
صاحب فراش کے ہے اور زانی کے واسطے پتھر ہے یعنی محرومی یا سنگسار اس کو نقل کیا ابو داود نے ف صاحب فراش یعنی عورت جسکے نکاح میں ہو یا ملک میں اور اوس سے بچہ
پیدا ہو نسب اوسکا اوسکے خاوند یا مالک سے ثابت ہوگا اور اگر نکاح و ملک نہ ہو تو پھر ماں ہی کی طرف منسوب ہوگا مولود ۔ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْبَعٌ مِّنَ النِّسَاءِ لَا مُلَاعَنَةَ بَيْنَهُنَّ النَّصْرَانِيَّةُ تَحْتَ الْمُسْلِمِ وَالْيَهُوْدِيَّةُ تَحْتَ الْمُسْلِمِ وَالْحُرَّةُ تَحْتَ الْمَمْلُوْكِ وَالْمَمْلُوْكَةُ تَحْتَ
الْحُرِّ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے عمرو سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار قسم کی عورتیں ہیں کہ نہیں لعان درمیان انکے یعنی ان میں اور ان کے
خاوندوں میں ایک تو عورت نصرانیہ کہ مسلمان کے نکاح میں ہو اور دوسری عورت یہودیہ کہ مسلمان کے نکاح میں ہو اور تیسری عورت آزاد کہ غلام کے نکاح میں ہو اور چوتھی
لونڈی کہ آزاد کے نکاح میں ہو نقل کیا اسکو ابن ماجہ نے ف یعنی اگر کسی مسلمان کے نکاح میں عورت نصرانیہ یا یہودیہ ہو اور خاوند اوسکا اوسکو تہمت کرے زنا کی اور وہ انکار کرے

کرے تو اس پر شاہد لعان نہیں ہے اور سیوطی نے کہا کہ اگر عورت آزاد ہو یا غلام کے ساتھ نکاح کیا ہو یہ دونوں لعان کے اہل نہیں ہیں لعان نہ کریں

گواہی دیں پس فرمود حکم مرد و عورت دونوں کی شہادۃ صحیحہ ہونی چاہیئے کیونکہ لعان شہادت ہے نہیں لیئے ہیں لعان میں وعن ابن عباس ان النبی

صلی اللہ علیہ وسلم امر رجلا حین امر المتلاعنین ان یتلاعنا ان یضع یدہ عند الخامسۃ علی فیہ وقال انہا موجبۃ رواہ النسائی

اور روایت ہے ابن عباس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا ایک شخص کو جس وقت حکم فرمایا دو لعان کرنے والوں کو لعان کرنے کا یہ کہ رکھے ہاتھ

پانچویں گواہی کے نزدیک اسکے منہ پر اور فرمایا تحقیق پانچویں گواہی واجب کرنے والی ہے عذاب کی روایت کیا اسکو نسائی نے فائدہ دونوں کا

ہاتھ منہ پر رکھے حضرت نے جب لعان کرنے کا حکم فرمایا اس وقت ایک شخص کو فرمایا کہ جب پانچویں گواہی کی نوبت پہنچے تو اسکے منہ پر ہاتھ رکھ دینا تاکہ

پانچویں گواہی دیکر لعان کو پورا نہ کر دے شاید جب ہاتھ منہ پر رکھا جائے تو رک جائے وعن عائشۃ ان رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم خرج من عندہا لیلا قالت فغرت علیہ فجاء فرای ما اصنع فقال ما لک یا عائشۃ اغرت فقلت وما لی لا یغار مثلی

علی مثلک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقد جاءک شیطانک قالت یا رسول اللہ او معی شیطان قال نعم قلت ومعک

یا رسول اللہ قال نعم ولکن اعاننی اللہ علیہ حتی اسلم رواہ مسلم اور روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نکلے انکے پاس سے ایک

رات یعنی شعبان کی پندرہویں شب کو جیسا کہ احادیث میں آیا ہے کہا عائشہ نے پس غیرت کی میں نے حضرت پر پس آئے حضرت پس دیکھا جو کچھ کرتی تھی میں

پس فرمایا کیا ہے تجھ کو اے عائشہ کیا غیرت کی تو نے پس کہا میں نے کیا ہے واسطے میرے کہ نہ غیرت کرے مجھ جیسی تم جیسے پر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

البتہ تحقیق آیا تیرے پاس شیطان تیرا یعنی شیطان نے تجھ کو وسوسہ میں ڈالا کہا حضرت عائشہ نے یا رسول اللہ کیا میرے ساتھ شیطان ہے فرمایا ہاں کہا میں نے

تیرے ساتھ بھی ہے یا رسول اللہ فرمایا ہاں لیکن مدد کی اللہ نے میری اوپر اسکے یہاں تک کہ سالم رہتا ہوں میں اسکے وسوسے سے یا مسلمان ہو گیا روایت کیا اسکو

مسلم نے ف غیرت کی یعنی حضرت کہیں اور بیبیوں کے پاس جاتے ہیں اور یہ اصل سبب غیرت کا تھا پس حضرت کے پیچھے ہو گئیں اور حضرت کو بقیع میں پایا

استغفار میں مشغول ہیں پس جب حضرت وہاں سے چلنے لگے تو یہ پہلے گھر میں چلی آئیں اور اسی سبب سے دم چڑھ گیا پس دیکھا حضرت نے

کہ تیرے سینے میں دم چڑھا ہوا ہے اور گھبراہٹ ہے پس فرمایا جو کچھ فرمایا تم جیسی کی مجھ جیسے پر غیرت کمال محبت رکھتی ہیں آپ کی

کمال ظاہر و باطن ہیں اس میں کون ہے جو آپ پر رشک نہ کرے باب العدۃ یہ باب بیان میں عدت کے ہے

شرع میں عدت کہتے ہیں عورت کے ٹھہرے رہنے کو بعد چھوٹنے خاوند کے یا بعد زوال نکاح کے ...

... طلاق دی یا فسخ نکاح ہوا اور ... تک کسی سے نکاح کرے ...

... ساتھ شبہ کے واقع ہو یا ساتھ نکاح فاسد کے ... یا مر گیا ...

... حیض ... طلاق دی گئی ... اگر حیض آتا ہے ...

... بالغ ہو ... تین مہینے ہیں اور اگر خاوند مر جاوے ... چار مہینے دس دن ہیں اگر لونڈی کو طلاق دے ...

... دو حیض ہیں ... عدت حمل کی ... جنے تک ...

... خاوند نے طلاق دی ... آزاد ہو ...

... عن ابی سلمۃ عن فاطمۃ بنت قیس ان ابا عمرو بن

الفصل الاول

حفص طلقہا البتۃ وہو غائب فارسل الیہا وکیلہ الشعیر فسخطتہ فقال واللہ ما لک علینا من شیء فجاءت رسول

صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت ذلک لہ فقال لیس لک علیہ نفقۃ فامرہا ان تعتد فی بیت ام شریک ثم قال تلک امرأۃ یغشاہا اصحابی
اعتدی عند ابن ام مکتوم فانہ رجل اعمی تضعین ثیابک فاذا حللت فآذنینی قالت فلما حللت ذکرت لہ ان معاویۃ بن ابی سفیان
وابا جہم خطبانی فقال اما ابو جہم فلا یضع عصاہ عن عاتقہ واما معاویۃ فصعلوک لا مال لہ انکحی اسامۃ بن زید فکرہتہ ثم
قال انکحی اسامۃ فنکحتہ فجعل اللہ فیہ خیرا واغتبطت وفی روایۃ عنہا فاما ابو جہم فرجل ضراب للنساء وفی
روایۃ ان زوجہا طلقہا ثلاثا فاتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لا نفقۃ لک الا ان تکونی حاملا۔ رواہ مسلم۔ روایت ہے بی بی فاطمہ بنت قیس کی

فاطمہ بنت قیس سے ہے کہ ابو عمرو بن حفص نے تین طلاقیں دیں فاطمہ بنت قیس کو کہ بیوی تھی انکی اور ابو عمرو غائب تھے یعنی کہیں گئے تھے پس بھیجا
نے طلاق دی پس بھیجی طرف فاطمہ کے وکیل اسکے نے کچھ جو بطور نفقہ کے ہے پس کہا فاطمہ نے ان جَوؤں کو اور ناراض ہوئی تب اس نے کہا کہ قسم ہے
اللہ کی نہیں ہے تیرا ہم پر کچھ حق یعنی واسطے اسکے کہ تجھکو تین طلاقیں دی ہیں اور تین طلاقوں والی کے لیے نفقہ کا حکم نہیں ہے یہ جو بھی بطریق سلوک کے بھیج
دیے ہیں پس آئی فاطمہ پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ذکر کیا یہ ماجرا حضرت سے پس فرمایا حضرت نے نہیں واسطے تیرے اس پر نفقہ حکم فرمایا
فاطمہ کو یہ کہ عدت بیٹھے گھر ام شریک کے پھر فرمایا حضرت نے کہ وہ یعنی ام شریک ایک عورت ہے کہ آمد و رفت رکھتے ہیں اسکے گھر میں میرے اصحاب یعنی
اقربا اور اسکی اولاد دینی ہیں وہ اس پاس آتے جاتے ہیں پس اسکا گھر لائق بیٹھنے عدت کے نہیں عدت بیٹھ نزدیک ابن ام مکتوم کے اسلیے کہ تحقیق وہ شخص
اندھا ہے رکھیگی تو کپڑے اپنے پس جس وقت کہ حلال ہو یعنی نکلے عدت سے خبر کیجیو مجھکو کہا فاطمہ نے پس جبکہ حلال ہوئی میں ذکر
کیا میں نے حضرت کے روبرو کہ معاویہ بن ابی سفیان اور ابو جہم نے پیغام نکاح کا بھیجا ہے مجھے پس فرمایا حضرت نے ابو جہم نہیں رکھتا لاٹھی اپنی کندھے سے
پس مفلس ہے نہیں مال واسطے اسکے نکاح کر اسامہ بن زید سے پس کہا فاطمہ نے کہ ناخوش جانا میں نے انکو پھر فرمایا حضرت نے کہ نکاح کر اسامہ سے پس نکاح کیا میں نے
اسامہ سے پس کر دی اللہ نے میرے لیے اس نکاح میں اور اسامہ کی صحبت میں بھلائی اور رشک کی گئی میں
کہ لوگ مجھ پر رشک لیجاتے تھے اور ایک روایت میں فاطمہ سے یوں آیا ہے کہ فرمایا حضرت نے ابو جہم مرد بہت مارنے والا ہے عورتوں کو نقل کی یہ مسلم نے اور
ایک روایت مسلم کی میں یوں آیا ہے کہ فاطمہ کے خاوند نے تین طلاقیں دیں تھیں اسکو پس آئی وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس فرمایا حضرت نے نہیں
نفقہ واسطے تیرے مگر یہ کہ ہو تو حاملہ ف رکھیگی تو کپڑے اپنے یعنی وہاں بے تکلف رہیگی اسلیے کہ وہ اندھا ہے اور اسکے گھر میں کوئی آتا نہیں
پس نہیں ہے عدت کے مدت میں یا بعد اسکے یہ ہے کہ نہیں جائز کہ عورت اپنی عدت میں اور کہا نووی نے کہ ... اسلیے کہ حضرت نے ساتھ اس
حدیث کے ... اور عورت کو دیکھنا ... اور یہ دلیل انکی ضعیف ہے اور صحیح وہ ہے ...
دیکھنا مرد ... اور قول ... یغضضن من ابصارہن
... اور یہ حدیث فاطمہ کی ... حضرت نے ...
... ابن ام مکتوم کے پاس ... اور ... معلوم ...
دیکھے ... ابن ام مکتوم کو ... اور حضرت کے ...
... اور ابو جہم نہیں رکھتا لاٹھی اپنی کندھے سے ... اور ... معلوم ہوا کہ عیب ... عورت کا ...
بیان کرنا ... اور ناخوش جانا ... اسامہ کو اسلیے کہ ... حضرت کے غلام کا بیٹا ... اور جب ...
... اسامہ محبوب ... حضرت ... حضرت کے ...

اسی سبب سے ہمارے علماء نے کہا ہے اور جس عورت کو طلاق بائن دی گئی ہو اسکے لیے سکنی ہے نہ نفقہ اور یہ امام شافعی کا قول ہے
اور امام ابوحنیفہ کا مذہب اور بعض علماء کا یہ ہے کہ اسکے لیے نفقہ اور سکنی ہے کیونکہ آیت سے ثابت کیا ہے سکنی کو حیث سکنتم من وجدکم اور نفقہ
[illegible] ہوئی ہے اسکے سبب سے اور فرمایا حضرت عمر نے کہ نہیں چھوڑینگے ہم اپنے رب کی کتاب کو اور اپنے نبی کی سنت کو سبب کہنے ایک عورت کے نہیں جانتے ہم
شاید کہ وہ بھول گئی ہو یا اشتباہ ہوا ہو اسکو سنا ہے ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ اسکے لیے سکنی اور نفقہ ہے اور کہا ابن ملک نے کہ ہوا یہ [illegible]
صحابہ کے جن میں سے بعض صحابہ کے ہیں اور امام ابوحنیفہ نے کہا کہ اسکے لیے سکنی ہے اور نفقہ جیسا مذہب ہے عمر کا اور کہا مالک اور شافعی اور احمد اور بعض علماء نے کہ اسکے
لیے سکنی ہے بموجب قول اللہ تعالیٰ کے اسکنوھن الخ اور نفقہ نہیں مگر یہ کہ ہو حاملہ بموجب اس حدیث کے۔ وعن عائشۃ قالت ان فاطمۃ کانت
فی مکان وحش فخیف علی ناحیتہا فلذلک ارخص لہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم تعنی فی النقلۃ وفی روایۃ قالت ما لفاطمۃ الا تتقی
اللہ تعنی فی قولہا لا سکنی ولا نفقۃ رواہ البخاری۔ اور روایت ہے عائشہ سے کہا تحقیق فاطمہ تھی بیچ مکان ویران کے پس ڈرا گیا
پس اسلیے رخصت دی اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ اٹھ جانے کے اسکے مکان رہنے اپنے سے بیچ وقت عدت کے اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا حضرت عائشہ نے
کیا ہوا فاطمہ کو کہ نہیں ڈرتی اللہ سے مراد رکھتی تھیں حضرت عائشہ بیچ کہنے اسکے کہ نہیں ہے سکنی اور نفقہ نقل کی یہ بخاری نے ف یعنی بیچ مکان
سکونت کے جس مکان میں فاطمہ رہتی تھیں اس میں بسبب ویرانی کے خوف تھا چور وغیرہ کا اسیلیے حضرت نے ان سے فرمایا کہ اٹھ جاؤ دوسرے مکان میں [illegible]
انکی اس بیان سے یہ تھی کہ وہ جو عدت میں [illegible] گھر خاوند اپنے کے تو اس سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ تین طلاقوں والی عورت کے لیے سکنی نہیں ہے اور جہاں [illegible]
وہاں سے اٹھ گئیں بلکہ سبب تھا جو ذکر کیا اور دوسری روایت کا مطلب یہ ہے کہ فاطمہ نے نہیں نقل کیا تمام [illegible] کہ جس عورت کو طلاق [illegible] عدت میں بیچ گھر کے
[illegible] سکنی اور نفقہ [illegible] حضرت عائشہ انکار کرتی تھیں [illegible] نہیں [illegible] کہ نہیں ہے سکنی اور نفقہ [illegible] حضرت نے
[illegible] حضرت عائشہ کی [illegible] سبب [illegible] وعن
سعید بن المسیب قال انما نقلت فاطمۃ لطول لسانہا علی احمائہا رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہے سعید بن مسیب سے کہا [illegible]
[illegible] فاطمہ [illegible] سبب زبان درازی [illegible]
[illegible] وعن جابر قال طلقت خالتی فارادت ان تجد نخلہا فزجرہا رجل ان تخرج فاتت النبی صلی اللہ علیہ
وسلم فقال بلی فجدی نخلک فانک عسی ان تصدقی او تفعلی معروفا رواہ مسلم۔ اور روایت ہے جابر سے کہا کہ طلاق دی گئی خالہ میری [illegible]
اور عدت میں تھیں پس ارادہ کیا کہ کاٹیں میوہ کھجوروں کے [illegible] پس منع کیا اسکو ایک شخص نے نکلنے سے [illegible] آئی وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس [illegible]
بیان کیا پس فرمایا حضرت نے [illegible] کاٹ میوہ [illegible] تحقیق [illegible]
[illegible] صدقہ [illegible]
[illegible]
[illegible] وعن المسور بن مخرمۃ ان سبیعۃ الاسلمیۃ نفست بعد وفاۃ زوجہا بلیال فجاءت
النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاستاذنتہ ان تنکح فاذن لہا فنکحت رواہ البخاری۔ اور روایت ہے مسور بن مخرمہ سے [illegible]
[illegible] نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس [illegible]
[illegible]

خارش کے یا بسبب اطلاق وغیرہ کے تو درست ہے کہ اگر آنکھ میں درد ہو اور جائز ہوتا ہے آنکھ کو کحل کرنا اور خضاب وغیرہ کرنا مگر جہاں بطلان وغیرہ کے تھوڑی سی درمیان میں
وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ جَاءَتِ امْرَأَةٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ ابْنَتِيْ تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَقَدِ اشْتَكَتْ عَيْنَهَا
اَفَنَكْحُلُهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا كُلُّ ذٰلِكَ يَقُوْلُ لَا ثُمَّ قَالَ اِنَّمَا هِيَ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ وَّعَشْرٌ وَقَدْ كَانَتْ اِحْدٰىكُنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ
تَرْمِيْ بِالْبَعْرَةِ عَلٰى رَأْسِ الْحَوْلِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ام سلمہ سے کہا آئی ایک عورت پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا یا رسول اللہ تحقیق میری بیٹی کہ مر گیا خاوند
اور تحقیق دکھتی ہیں آنکھیں اسکی کیا سرمہ لگاویں ہم اسکے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ دو بار یا تین بار ہر بار فرماتے تھی نہ پھر فرمایا سوائے اسکے نہیں کہ
عدت چار مہینے اور دس دن ہے اور تحقیق تھی ایک تمہاری جاہلیت میں پھینکتی مینگنیاں برس کے بعد بیچ اس کے بخاری اور مسلم نے نقل کیا اور اسکی
نزدیک نہیں جائز سرمہ لگانا ساتھ اثمد کے اس عورت کو کہ مر جاوے خاوند اسکا اگرچہ دکھتی ہوں آنکھیں اسکی اور جماعت نزدیک امام مالک کے
جائز ہے سرمہ لگانا آنکھ دکھتی ہوں اور کہا شافعی نے کہ سرمہ لگاوے رات کو اور دن کو پونچھ ڈالے اسی دن کو اور کہا بعض علما نے شارحین میں سے کہ
احتمال ہے کہ اس عورت نے ارادہ زینت کا کیا ہو اور بہانہ کیا ہو آنکھ دکھنے کا پس حضرت کو معلوم ہوا اسلئے منع کیا اور فرمایا یہ حدیث کا مطلب ہے کہ
رسم تھی کہ جس عورت کا خاوند مر جاتا تو وہ ایک گھر تنگ میں بیٹھی رہتی اور برے کپڑے پہنتی اور کچھ نہ چھوتی اور خوشبو نہ لگاتی یہاں تک کہ
برس گزر جاتا پھر اسکے پاس کوئی جانور گدھا یا بکری یا کوئی پرندہ لایا جاتا اور اسکو ساتھ لگاتی اپنی شرمگاہ کے اور نکلتی گھر سے اور پھینکتی مینگنیاں
اور نکلتی ساتھ اسکے عدت میں سو حضرت نے اشارہ اسی طرف فرمایا کہ عدت اسلام میں تھوڑی ہے چار مہینے اور دس دن اور اتنی تنگی نہیں ہے
بعد برسوں اور دشواریاں تھیں پس باوجود اسکے یہ اضطراب کیوں ہے وَعَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ وَزَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ
وَّعَشْرًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ام حبیبہ اور زینب بنت جحش سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں درست کسی عورت کو کہ ایمان رکھے
ساتھ اللہ کے اور دن آخر کے یہ کہ سوگ کرے کسی مردہ پر زیادہ تین رات سے مگر اپنے خاوند پر چار مہینے اور دس دن سوگ کرنا چاہیے نقل کی بخاری
اور مسلم نے سوگ کہتے ہیں ترک کرنے زینت کو اور خوشبو لگانا بھی ان چار مہینے اور دس دن میں اور اعتداد عورت خاوند کی موت سے ہے اور حضرت علی کے نزدیک ابتدا
سوگ کی وقت جاننے عورت کے ہے موت خاوند کی یہاں تک کہ اگر مر گیا خاوند سفر میں اور نہ پہنچی خبر اسکو یہاں تک کہ گزر گئے چار مہینے دس دن تمام ہوئی عدت
جمہور کے نزدیک علی کے نہیں تمام ہوئی یہاں تک کہ گزریں چار مہینے اور دس دن وقت جاننے اسکے سے وَعَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُحِدُّ امْرَأَةٌ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا وَلَا تَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوْغًا اِلَّا ثَوْبَ عَصْبٍ
وَلَا تَكْتَحِلُ وَلَا تَمَسُّ طِيْبًا اِلَّا اِذَا طَهُرَتْ نُبْذَةً مِّنْ قُسْطٍ اَوْ اَظْفَارٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَزَادَ اَبُوْ دَاوٗدَ وَلَا تَخْتَضِبُ اور روایت ہے ام عطیہ سے
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ سوگ کرے کوئی عورت کسی مردہ پر زیادہ تین دن سے مگر خاوند پر چار مہینے دس دن اور نہ پہنے کپڑے
رنگین مگر کپڑا عصب کا اور نہ سرمہ لگاوے اور نہ خوشبو لگاوے مگر جب حیض سے پاک ہو تھوڑی سی استعمال کرے قسط کا یا اظفار کا اور یہ دونوں قسم کی خوشبو ہیں
اور مسلم نے اور زیادہ کیا ابو داؤد نے اور نہ خضاب لگاوے اور ہاتھوں کو ساتھ مہندی کے یعنی کپڑے رنگین نہ پہنے کسنبہ یا زعفرانی یا گیروے رنگ کا یعنی
جو کہ زینت خوش رنگ ہوا اور یہ کنائی میں لکھا ہے کہ اگر عورت کے پاس کپڑا سوائے رنگین کے نہ ہو تو نہیں مضائقہ پہنے رنگین کا واسطے ضرورۃ ستر
عورت کے لیکن نہ قصد کرے واسطے زینت کے اور عصب قسم چادر ہے کہ سوت کو جمع کر کے باندھ کر رنگتے ہیں پھر اسکو بنتے ہیں تو وہ سوت ایسا ہو
کہ سفید خط بھی اس میں رہتے ہیں بسبب بندھنے کے اسکے سوت کو جو باندھ کر رنگتے ہیں تو جہاں بندھا ہوتا ہے وہاں سے سفید رہتا ہے

جیسے باندھو تھیں اور تنی ہوتی ہیں کپڑے کہ پہلے رنگ کر کے بنا جاوے بعد بنے کے اور بعض لوگوں نے کہا ہے علماء والطیبی اور کہا ابن ہمام نے کہ پہننا ثوب عصب
کو جائز ہے نزدیک اور جائز رکھا امام شافعی نے نہیں اور موٹے عصب کو اور منع کیا امام مالک نے عصب کو خوشبو لگانا اور سرمہ لگانا ہے کہ ابن ہمام نے کہا
عذر ہو تو لگا دے اور اختلاف مذاہب کا جو اس میں ہے پیچ فائدہ حدیث ام سلمہ کے ذکر ہو چکا اور قسط اور اظفار قسم خوشبو ہے میں کہ بیان ہوئیں بعد
پاک ہونے حیض سے لگا میں استعمال کرتی ہیں بدبو دور ہونے کے لیے پس استعمال خوشبو سے منع فرمایا مگر دور کرنے بدبو کے لیے کسی نے کہا کہ بعض عبادت کی
خوشبو چیزوں کی استعمال کرتی ہو اس حدیث میں دلیل ہے اوپر واجب ہونے سوگ کے اس عورت کو کہ عدت میں ہے بعد مرنے خاوند کے اور اس میں علماء کا
خلاف ہے مگر طلاق کیا جنہوں نے مرد کی تفصیل میں یہ ہے کہ جو عورت بائن ہو اور مطلق ہو اس پر سوگ ہے اور غیر مدخول بہا صغیرہ اور مجنونہ بیوہ
ہویا لونڈی ہو سب پر سوگ واجب ہے نزدیک حنفیہ کے نزدیک نہیں سوگ واسطے کافرہ اور مجنونہ اور صغیرہ اور وجہ یہ ہے کہ بیچ حق اللہ کے ہے
کر کے سوگ کا اظہار جاوے اور سوگ اس پر نہیں جو طلاق رجعی میں ہو اور ہر عورت کے واسطے طلاق رجعی کے ہو
سوگ نہ کرے تین دن سے زیادہ کسی قرابتی کے مرنے کے بعد سوا شوہر کے کہ اس پر چار مہینے دس دن تک سوگ کرنا واجب ہے
اور سوا خاوند کے اور قرابتیوں کے مرنے کے بعد سوگ تین دن تک مباح ہے اور زیادہ جائز نہیں پس اگر خاوند منع کرے
سوگ کو بھی تو منع ہو جاتا ہے اس کے بیچ نہ کرنے کی اجازت خاوند کی ہے اور اگر عورت نے نیت کی ہے تو خاوند کی اجازت
جائز نہیں سوگ کی بیچ نکاح فوت ہونا اور حق خاوند کا نہیں ہونا ہے یعنی سوگ کرے جو عورت کہ عدت میں ہو طلاق بائن کی اور عورت کی اگر ہو
ترک کرے نیت سے اور پہنے زعفرانی اور کسمبی کی اور ترک کرنے استعمال خوشبو اور تیل اور سرمہ اور مہندی کو بسبب عذر کے جائز ہے استعمال کرنا
اور نہ سوگ کرے وہ عورت کہ عدت میں ہو آزادی کی اور نکاح فاسد اور نہ بھیجا جاوے نفقہ کو اور نہیں جو نفقہ کا ہے کہ نہ منع کا اس کے
کرے کی عدت میں ہو وطی سے طلاق کی عدت میں ہو اور نکلے اور عدت طلاق کی نکلے دن کو اور کچھ رات میں اور گھر سے نکلنا
اور لونڈی کو کہ واجب ہوئے لیے اور جو عورت آزاد ہو اس کو نکلنا چاہیے مکان کے اور جب تک عدت پوری نہ ہو گھر سے نکلنا جائز نہیں ہے
مگر یہ کہ مکان کا ہانہ جاوے یا خوف ہو اور بیچ مکان میں عدت جائز ہے اور یہ جائز ہے کہ ساتھ رہیں میاں بیوی ایک مکان میں
اگر ہو طلاق بائن کی عدت میں ہو میاں بیوی دونوں رکھیں پردہ کہ خاوند پردہ رکھے تو جائز ہے پس اگر ہو خاوند فاسق
بالکل ایسا ہو تو اس سے جدا ہو اور اگر مکان تنگ ہو تو عورت کو نکلنا جائز ہے
اور اگر طلاق بائن دے خاوند اور نکلے سفر میں اور درمیان عورت کے اور وطن کے فاصلہ تین روز سے کم ہو تو لوٹ آوے
اپنے شہر میں اور اگر اس میں اور اس کے شہر میں مدت سفر ہو اور درمیان مقصد کے بیچ جہاں جاتی تھی کم ہو تو وہاں چلی جاوے اور اگر دونوں
طرف مدت سفر ہو تو اختیار رکھتی ہے چاہے ادھر جاوے چاہے وطن کو پھر آوے اس کے ساتھ ولی ہو یا نہ ہو اور پھر آنا خوب ہے تاکہ عدت گھر میں ہو
گھر میں ولیکن اگر ہو بیچ کسی شہر میں تو نہ نکلے اس جگہ سے جب تک کہ عدت پوری نہ ہو پھر نکلے اگر ہو اس کے ساتھ محرم اور کہا صاحبین نے کہ اگر ہو عورت کے
ساتھ محرم تو جائز ہے نکلنا پہلے عدت کے بھی ہے محقق الا بحر و در مختار

الفصل الثانی

عن زینب بنت کعب
ان الفريعة بنت مالك بن سنان وهي اخت ابي سعيد الخدري اخبرتها انها جاءت الى رسول الله صلى الله عليه وسلم
تسأله ان ترجع الى اهلها في بني خدرة فان زوجها خرج في طلب اعبد له ابقوا فقتلوه قالت فسألت رسول الله صلى الله عليه
وسلم ان ارجع الى اهلي فاني لم يتركني في مسكن يملكه ولا نفقة قالت فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم نعم فانصرفت حتى اذا

[illegible]

اُمْکُثِی فِی بَیْتِکِ حَتّٰی یَبْلُغَ الْکِتَابُ اَجَلَہٗ قَالَتْ فَاعْتَدَدْتُ فِیْہِ اَرْبَعَۃَ اَشْھُرٍ وَّعَشْرًا رَوَاہُ مَالِکٌ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ ۔ روایت ہے فریعہ بنت مالک بن سنان کے اور وہ بہن ابی سعید خدری کی ہیں کہ تحقیق آئیں وہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس حال میں کہ پوچھتی تھیں حضرت سے اس کو کہ پھر جاویں طرف کنبہ اپنے کے بیچ بنی خدرہ میں پس تحقیق اسکا خاوند نکلا تھا واسطے ڈھونڈھنے غلاموں اپنے کے کہ بھاگ گئے تھے پس مار ڈالا غلاموں نے اسکو پس پوچھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ پھر جاؤں میں طرف کنبے اپنے کے پس تحقیق نہیں چھوڑا میرے خاوند نے میرے لیے مکان کہ وہ مالک ہو اسکا اور نہ خرچ پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاں پس پھر گئی میں یہاں تک کہ جب ہوئی میں بیچ حجرے کے بلایا مجھ کو حضرت نے اور فرمایا ٹھہری رہ بیچ گھر اپنے کے یہاں تک کہ پہنچے کتاب اپنی مدت کو پس عدت پوری کی میں نے اسمیں چار مہینے اور دس دن نقل کی یہ مالک نے اور ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف ۔ اس سے معلوم ہوا کہ معتدہ کو اٹھ جانا ایک مکان سے دوسرے مکان میں درست نہیں بلا ضرورت اور شرح السنہ میں لکھا ہے کہ اختلاف کیا ہے علما نے بیچ معتدہ وفات کے پس اور امام شافعی کے اس میں دو قول ہیں تجویز کرنے کو اسکے لیے سکنی کی اور یہی مذہب ہے عمر اور عثمان اور عبد اللہ بن مسعود اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم کا پس کہا انہوں نے کہ اذن دیا حضرت نے فریعہ کو اول ہو گیا منسوخ ساتھ قول حضرت کے کہ ٹھہری رہ اور دوسرا قول شافعی کا یہ ہے کہ نہیں سکنی اسکے لیے بلکہ وہ بیٹھے جہاں چاہے اور یہی قول ہے علی اور ابن عباس اور عائشہ رضی اللہ عنہم کا اسلیے کہ حضرت نے اذن دیا فریعہ کو نقل مکان کرنے کا اور پھر جو ٹھہری رہنے کو فرمایا بطور استحباب کے ہے ۱۲ ش اور مذہب امام اعظم کا بیچ دوسرے فائدہ باب التفات کی تفصیل سے ذکر کیا جاویگا انشاء اللہ تعالیٰ

وَعَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ تُوُفِّیَ اَبُوْ سَلَمَۃَ وَقَدْ جَعَلْتُ عَلَیَّ صَبِرًا فَقَالَ مَا ھٰذَا یَا اُمَّ سَلَمَۃَ قُلْتُ اِنَّمَا ھُوَ صَبِرٌ لَیْسَ فِیْہِ طِیْبٌ فَقَالَ اِنَّہٗ یَشُبُّ الْوَجْہَ فَلَا تَجْعَلِیْہِ اِلَّا بِاللَّیْلِ وَتَنْزِعِیْہِ بِالنَّھَارِ وَلَا تَمْتَشِطِیْ بِالطِّیْبِ وَلَا بِالْحِنَّاءِ فَاِنَّہٗ خِضَابٌ قُلْتُ بِاَیِّ شَیْءٍ اَمْتَشِطُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ بِالسِّدْرِ تُغَلِّفِیْنَ بِہٖ رَاْسَکِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ ۔ روایت ہے ام سلمہ سے کہ بیوی ہیں حضرت کی کہا آئے میرے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت کہ وفات کر گئے ابو سلمہ یعنی انکے خاوند کہ پہلے حضرت کے تھے اسحال میں کہ لگایا تھا میں نے اپنے منہ پر ایلوا پس فرمایا حضرت نے کیا ہے یہ اے ام سلمہ کہا میں نے سوا اسکے نہیں ہے کہ یہ ایلوا ہے نہیں اس میں خوشبو کہ منع ہے سوگ میں پس فرمایا حضرت نے کہ تحقیق یہ جوان کرتا ہے چہرہ کو یعنی اس سے چہرہ چمکنے لگتا ہے اور رنگ چہرہ کا اچھا ہو جاتا ہے پس نہ لگا اسکو مگر رات کو یعنی اسلیے کہ رات میں پردہ ہے زینت سے اور اٹھا ڈال اسکو دن کو اور نہ کنگھی کر ساتھ خوشبو کے یعنی نہ کر کنگھی خوشبو آلودہ اور نہ کنگھی کر ساتھ مہندی کے اسلیے کہ مہندی رنگ ہے یعنی سے رنگ ہوتا ہے اسکا اور وہ سوگ میں ممنوع ہے اور مہندی میں خوشبو بھی ہوتی ہے کہا میں نے ساتھ کس چیز کے کنگھی کروں میں یا رسول اللہ فرمایا کنگھی کر ساتھ بیری کے پتوں کے غلاف کر تو ساتھ اسکے سر اپنے کو یعنی بہت ڈال وہ بالوں پر کہ گویا غلاف ہے بالوں کا یہ غلاف نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے ف ۔ اس سے معلوم ہوا کہ سوگ والی عورت تیل خوشبو کا نہ لگاوے اور اختلاف کیا ہے تیل بے خوشبو میں مانند تیل زیتون اور زبت وغیرہ کے پس جائز ہے نزدیک امام شافعی کے نزدیک وہ بھی نہ لگاوے مگر بضرورت اسلیے کہ اسمیں بھی زینت کا احتمال ہوتی ہے اور عذر کے وقت جائز ہے کہ وہ دونوں مشرف ہے اور علما ظاہر ہے

وَعَنْھَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُتَوَفّٰی عَنْھَا زَوْجُھَا لَا تَلْبَسُ

الْمُعَصْفَرَ مِنَ الثِّيَابِ وَلَا الْمُمَشَّقَةَ وَلَا الْحُلِيَّ وَلَا تَخْتَضِبُ وَلَا تَكْتَحِلُ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے ام سلمہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت کہ مر جاوے خاوند اسکا نہ پہنے کپڑا کسنبا اور نہ رنگا ہوا گیرو کا اور نہ پہنے زیور اور نہ رنگے بال اور ہاتھ پاؤں مہندی سے اور نہ سرمہ لگاوے نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے ف نہیں ہے منافی یہ ساتھ پہننے سیاہ اور مٹی رنگ کے اور کسنبہ پرانے کہ خوشبو آتی ہو اس میں [illegible] لکھا ہے کہ پہنے عورت مذکورہ کو سیاہ ریشمی کپڑا سبب عذر کے مانند کھجلی اور جوؤں اور بیماری کی طرح

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ الْأَحْوَصَ هَلَكَ بِالشَّامِ حِيْنَ دَخَلَتِ امْرَأَتُهٗ فِي الدَّمِ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ وَقَدْ كَانَ طَلَّقَهَا فَكَتَبَ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِيْ سُفْيَانَ إِلٰى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ يَسْأَلُهٗ عَنْ ذٰلِكَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ زَيْدٌ إِنَّهَا إِذَا دَخَلَتْ فِي الدَّمِ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ وَبَرِئَ مِنْهَا لَا تَرِثُهٗ وَلَا يَرِثُهَا رَوَاهُ مَالِكٌ روایت ہے سلیمان بن یسار سے کہ احوص مر گیا شام میں جس وقت داخل ہوئی عورت اسکی بیچ خون تیسرے حیض کے اور تحقیق طلاق دی تھی احوص نے اسکو پیچھے اس کے لکھا معاویہ بن ابی سفیان نے طرف زید بن ثابت کے پوچھتے تھے اس سے یہ مسئلہ پس لکھا طرف معاویہ کے زید نے یہ کہ تحقیق وہ عورت جس وقت کہ داخل ہوئی بیچ خون کے تیسرے حیض کے پس تحقیق وہ الگ ہو گئی احوص سے اور الگ ہوا وہ اس سے نہ وارث ہوا احوص اسکا اور نہ وہ وارث ہو احوص کی نقل کی یہ مالک نے ف طلاق دی تھی احوص نے اور عدت بیٹھی تھی وہ ساتھ تین حیضوں کے جیسے کہ حکم عدت طلاق کا ہے اور اب کہ خاوند مر گیا عدت موت ساتھ چار مہینے اور دس دن کے بیٹھنی چاہیے پس یہ مسئلہ معاویہ نے زید سے پوچھا کہ آیا اس صورت میں عورت وارث خاوند کی ہوگی یا نہیں زید نے جواب لکھا معاویہ کو کہ اس عورت کو جبکہ تیسرا حیض شروع ہوا اور دیکھے خون تیسرے حیض کے تب الگ ہو گئی خاوند سے بیچ قید مرد کے سے اور وہ مرد الگ ہوا اس سے یعنی عدت طلاق تمام ہوئی باعتبار لغت [illegible] عدت کے آخر ہونے تیسرے حیض کے [illegible] وفات ساتھ ہوئی وارث نہیں ہوگا وہ مرد اس عورت کا اگر زندہ ہوتا اور عورت مر جاتی اور وارث نہیں ہوگی وہ عورت اس کی اگر مرد مرا جیسا کہ صورت مذکورہ میں ہے اور اس حدیث میں مقصود سوال کرنا زید بن ثابت سے تھا اس صورت میں [illegible] سوال عدت سے ہو کہ عدت کیسے یا عدت وفات کا اور ذکر شیخ اور ملا علی نے [illegible] اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مراد قروء [illegible] صحیح قول [illegible] [illegible] معلوم ہوا کہ معاویہ [illegible] [illegible]

[illegible]

وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَيُّمَا امْرَأَةٍ طُلِّقَتْ فَحَاضَتْ حَيْضَةً أَوْ حَيْضَتَيْنِ ثُمَّ رَفَعَتْهَا حَيْضَتُهَا فَإِنَّهَا تَنْتَظِرُ تِسْعَةَ أَشْهُرٍ فَإِنْ بَانَ بِهَا حَمْلٌ فَذٰلِكَ وَإِلَّا اعْتَدَّتْ بَعْدَ التِّسْعَةِ الْأَشْهُرِ ثَلٰثَةَ أَشْهُرٍ ثُمَّ حَلَّتْ رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت ہے سعید بن مسیب سے کہا فرمایا عمر بن خطاب نے جو عورت طلاق دی گئی پھر آیا اسکو ایک حیض یا دو حیض پھر بند ہو گیا حیض اسکا پس تحقیق انتظار کرے وہ عورت نو مہینے پھر اگر ظاہر ہوا اسکو حمل پس حکم اسکا وہی ہے کہ جب جنے گی عدت تمام ہوگی اور اگر نہ ظاہر ہوا حمل عدت کھینچے بعد نو مہینے کے تین مہینے پھر حلال ہو جاوے عدت سے [illegible] نقل کی یہ مالک نے

بَابُ الْاِسْتِبْرَاءِ

یہ باب ہے بیچ بیان استبراء کے ف استبراء شرع میں کہتے ہیں طلب پاک کرنے رحم لونڈی کو حمل سے جو کوئی مالک ہو لونڈی کا سبب خریدنے [illegible]

یا ہبہ کی یا وراثت کی یا کسی اور طرح سے ملک میں آئی ہو تو اس سے صحبت کرنی حرام ہے اور دواعی صحبت کے مانند مساس کرنے اور بوسہ لینے وغیرہ کے بھی جب تک کہ استبراء کرے ساتھ ایک حیض کے
اگر حیض آتا ہو اس کو یا ساتھ گذرنے ایک مہینے کے اگر حیض نہ آتا ہو یا ساتھ جننے کے اگر حاملہ ہو اور استبراء بہرحال کرے اگرچہ باکرہ ہو لونڈی یا عورت
خریدی ہو یا محرم سے یا مال شریک سے ہو اگرچہ قیاس یہ چاہتا تھا کہ ان صورتوں میں استبراء واجب نہ ہو اس لیے کہ حکمت استبراء میں یہ ہے کہ معلوم ہو جائے
پاک ہونا رحم کا نطفہ غیر سے تاکہ نطفہ غیر کا نطفہ کے ساتھ نہ ملے اور ان صورتوں میں احتمال نطفہ غیر کا نہیں لیکن قیاس کو ترک کیا بسبب
نص کے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوطاس کے بردوں کے حق میں فرمایا کہ آگاہ ہو صحبت نہ کی جائے حاملہ سے یہاں تک کہ جنے اور غیر حاملہ سے یہاں تک کہ
دیکھے حیض کو اور یہ حکم … **الفصل الاول** عن ابی الدرداء قال مر النبی
صلی اللہ علیہ وسلم بامرأة مجح فسأل عنها فقالوا امة لفلان قال ایلم بها قالوا نعم قال لقد هممت ان العنه لعنا یدخل معه فی قبره
کیف یستخدمه وهو لا یحل له ام کیف یورثه وهو لا یحل له رواه مسلم روایت ہے ابی درداء سے کہا گذرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک عورت پر کہ
قریب جننے کے تھی پس پوچھا اس کا حال … لوگوں نے کہا لونڈی ہے فلانے کی فرمایا کیا صحبت کرتا ہے وہ اس سے صحابہ نے کہا
ہاں فرمایا البتہ قصد کیا میں نے کہ لعنت کروں اس پر ایسی لعنت کہ داخل ہو ساتھ اس کے بیچ قبر اس کی کس طرح خدمت لیگا فرزند سے کہ
حال آنکہ درست نہیں اس کو بنانا فرزند کا غلام … اور کس طرح وارث کرے گا اس کو حال آنکہ وارث کرنا فرزند غیر کا حلال نہیں
… حضرت نے قصد لعنت کا کیا
… استبراء کا … اشارہ …
ترک کرنے استبراء کے … خدمت … صحبت کریگا … پیدا ہوگا
فرزند … احتمال … اگر اقرار کریگا … نسب … وارث ہوگا
… حرام ہے … مستحق ہو گا لعنت کا … صحبت کرنے سے … اگر اقرار
نہ کریگا … نسب کا غلام … خدمت لیگا … قطع ہونا نسب کا اور یہ بھی حرام ہے پس مستحق ہوگا لعنت کا پس ضرور ہے
استبراء … **الفصل الثانی** عن ابی سعید الخدری رفعه الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم انه قال
فی سبایا اوطاس لا توطأ حامل حتی تضع ولا غیر ذات حمل حتی تحیض حیضة رواه احمد وابو داود والدارمی
روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ پہنچاتا ہے اس حدیث کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک فرمایا بیچ حق قیدی عورتوں اوطاس کے نہ صحبت کی جاوے
کوئی عورت حاملہ یہاں تک کہ جنے اور نہ صحبت کی جاوے غیر حاملہ سے یہاں تک کہ دیکھے ایک حیض … روایت کی یہ احمد اور ابو داود اور دارمی نے ف
اور اگر حیض نہ آتا ہو اس کو بسبب صغر سن کے یا بڑی عمر کی تو استبراء کرے ساتھ ایک مہینے کے اور یہ قسم نہ ذکر کی گئی بسبب قلیل الوجود اور
نادر ہونے اسکے اور اگر مالک ہووے لونڈی کا حالت حیض میں تو نہ شمار کرے اس حیض کو یہاں تک کہ استبراء کرے ساتھ حیض …
… دلیل …
…
تو باقی … وعن رویفع بن ثابت الانصاری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم حنین لا یحل لامرئ
یؤمن باللہ والیوم الآخر ان یسقی ماءه زرع غیره یعنی اتیان الحبالی ولا یحل لامرئ یؤمن باللہ والیوم الآخر

أن يقع على امرأة من السبي حتى يستبرئها ولا يحل لامرئ يؤمن بالله واليوم الآخر أن يبيع مغنما حتى يقسم رواه أبو داود ورواه الترمذي إلى قوله زرع غيره ٭ اور روایت ہے رویفع بن ثابت رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں حلال ہے واسطے کسی شخص کے کہ ایمان لایا ہو ساتھ اللہ کے اور دن قیامت کے یہ کہ پلاوے اپنا پانی یعنی نطفہ اپنا کھیتی غیر اپنے میں یعنی صحبت کرے حاملہ سے کہ حمل غیر کا اوسکے پیٹ میں ہو اور نہیں درست ہے واسطے اوس شخص کے کہ ایمان لایا ساتھ اللہ کے اور دن قیامت کے یہ کہ صحبت کرے عورت بندی کے ساتھ جو قید ہو کر آئی ہو یہاں تک کہ استبرا کرے اوسکو یعنی ساتھ ایک حیض کے یا وضع حمل کے اور نہیں درست ہے واسطے اوس شخص کے کہ ایمان رکھتا ہو ساتھ اللہ کے اور دن قیامت کے یہ کہ بیچے کوئی چیز غنیمت کی یہاں تک کہ بانٹی جاوے غنیمت روایت کی یہ ابو داود نے اور نقل کی ترمذی نے قول زرع غیرہ تک

الفصل الثالث عن مالك قال بلغني أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يأمر باستبراء الإماء بحيضة إن كانت ممن تحيض وبثلاثة أشهر إن كانت ممن لا تحيض وينهى عن سقي ماء الغير ٭ روایت ہے امام مالک سے کہا پہونچا مجھکو یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حکم کرتے تھے استبرا لونڈیوں کا ساتھ ایک حیض کے اگر ہو وے ان میں سے کہ حیض آتا ہو اور ساتھ تین مہینے کے اگر ہو وے ان میں سے کہ حیض نہ آتا ہو اور منع فرماتے تھے پانی پلانے سے کھیتی غیر کو یعنی داخل کرنے نطفہ اپنے سے اوس لونڈی کے پیٹ میں کہ حاملہ ہو وے غیر سے اور مذہب حنفیہ کا یہ ہے کہ جو لونڈی حاملہ نہ ہو وے اور حیض آتا ہو استبرا اوسکا ایک حیض سے اور جسکو حیض نہ آتا ہو استبرا اوسکا ایک مہینے کے ساتھ ہے وعن ابن عمر أنه قال إذا وهبت الوليدة التي توطأ أو بيعت أو أعتقت فلتستبرئ رحمها بحيضة ولا تستبرئ العذراء رواهما رزين ٭ اور روایت ہے ابن عمر سے کہا جب بخشی جاوے لونڈی وہ کہ صحبت کیجاتی تھی یا بیچی جاوے یا آزاد کی جاوے پس چاہیے کہ پاک کرے رحم اپنا ساتھ ایک حیض کے اور باکرہ کا استبرا نہ کرے روایت کیں یہ دونوں حدیثیں رزین نے ف حدیث ابن عمر کی ظاہر نقل کیا ہے اور شافعی کا بھی مذہب یہی ہے اور کہا ہے استبرا واجب ہے اور نزدیک اوسکے امام صاحب کے ساتھ اس حکم کے ہے ... لونڈی لکھا ہے ...

... اور اگر ... کسی ... میں ... تو نہیں ... موت کے فراش ... زوجہ کی ...

باب النفقات وحق المملوك

باب بیچ بیان نفقوں کے اور لونڈی غلام کے حق کے ف نفقات جمع نفقہ کی ہے اور نفقہ نام ہے اوس چیز کا کہ خرچ کیا جاوے ... اور شرع میں ... کے ہے جیسے نفقہ بیویوں کا اور اولاد کا اور والدین کا اور اقارب کا ... اور نفقہ لونڈی غلام کا ... اور نفقہ ... اور ... طاقت سے زیادہ کام نہ لیوے ... ف واجب ہے نفقہ اور لباس اور مکان رہنے کا بیوی کیلئے اوسکے خاوند پر اگرچہ خاوند چھوٹا ہو اور بیوی مسلمان ہو یا کافر ... اپنے ... خاوند کو ... اپنا ... بیوی کا ... نفقہ اور لباس ... اور ... اور ... دونوں ... تونگر ہوں تو نفقہ تونگروں کا سا واجب ہوگا اور اگر دونوں محتاج ہوں تو نفقہ محتاجوں کا سا واجب ہوگا اور اگر بیوی محتاج ہو اور خاوند تونگر یا خاوند محتاج بیوی تونگر تو ... اور ... اور بعضوں نے کہا ... خاوند ... کا ... نفقہ ... اور اگر اختلاف ہو میان بیوی کے بیچ تنگی اور وسعت کے تو قول خاوند کا معتبر ہوگا ... خاوند نفقہ بیوی کے ایک خادم کا اگر

تنگدست ہو اور اگر مفلس ہو تو نہیں لازم اور یہ نفقہ خادم کا تحفہ ہے اور اگر مہینہ کا نفقہ حالت افلاس خاوند کے حق میں مقرر ہو پھر تونگر ہو گیا یہاں تک کہ اگر پورا نفقہ
تو پورا کرے اور اسکے لیے نفقہ تونگری کا ہو اور اگر تنگی کی حالت میں مقرر ہوا اور پھر مفلس ہو گیا تو نفقہ مفلسون کا سا ادا کرے گا اور نہیں نفقہ واسطے بیوی نافرمان کے
کہ نکل جاوے خاوند کے گھر سے ناحق اور اسکے لیے ہو کہ تبدیل کی ہو وہ قرض میں ... یا جو کہ بیٹھ گئی ہو بعد میعاد کے خاوند کے گھر یا کسی نے غصب کیا ہو اور اس کو
یا ایسی چھوٹی ہو کہ صحبت کے قابل نہ ہو اور اس سے حج کو گئی ہو بغیر خاوند کے اور اگر حج کو گئی ہو خاوند کے ساتھ تو اوس کے لیے نفقہ حضر کا ہو گا نہ سفر کا اور نہ کرایہ
سواری کا اور اگر بیمار ہوئی خاوند کے گھر تو اوسکے لیے نفقہ ہو اور اگر بیمار ہوئی پھر خاوند کے گھر گئی یا بعد نقل کے تو نہیں نفقہ اور اسکے لیے اور خاوند پر لازم ہے
کہ رکھے بیوی کو ایک مکان میں کہ خالی ہو اہل اوسکے سے اگرچہ بیٹا اوسکا ہو کسی اور سے اور خالی ہو اہل بیوی کے سے اور کافی ہے کہ اگر ہو مکان ایک ... گھر میں سے
جیسے ہو وہیں اسباب بند کرنا اپنے کو ... اور خاوند کو ... منع کرے بیوی کے لڑکے کو اگرچہ بیٹا اوسکا ہو کسی اور سے داخل ہونے سے بیوی کے پاس
نہ ... طرف بیوی کے اور کلام کرنے سے ساتھ بیوی کے جب چاہیں وہ اور صحیح یہ کہ خاوند منع کرے بیوی کو جانے سے ماں باپ کے
پاس ... ماں باپ کے سے بیوی کے پاس ہر ہفتہ میں ایک بار اور سواے ماں باپ کے محارم کے ... سے منع کرے ... میں ایک بار اور واجب ہے نفقہ اوسکے
واسطے اوس ... کہ جو طلاق رجعی کی یا بائن کی اور اوسکے لیے کہ جدا ہو بغیر معصیت کے مانند خیار عتق کے اور بالغ ہونے کے اور تفریق کے بسبب عدم
کفوہونے کے اور نہیں نفقہ اوسکے واسطے اوس ... کہ عدت میں ہو موت کی اور نہ اوسکے جو جدا ہو بسبب گناہ کے مانند مرتد ہو جانے کے اور بوسہ لینے خاوند کے
بیٹے کے اور اگر مرتد ہو جاوے معتدہ تین طلاق دی گئی ہو تو نفقہ اوسکا اور اگر صحبت کرائے خاوند کے بیٹے سے تو نفقہ اوسکا باپ پر
واجب ہے اگرچہ فقیر ہو اور نہ جبر کیا جاوے ماں اوسکی دودھ پلانے پر اگر ... میں ماں بیٹے اور ... دودھ پلانے والی اور دودھ پلانے والے سوا ماں کے نہ ملے تو اوسکی
صورت میں ماں پر جبر کیا جاوے اور باپ اجرت دے دودھ پلانے والی نوکر رکھے اور وہ دن باپ کے پاس دودھ پلاوے اور اگر باپ نوکر رکھے لڑکے کی ماں کو تاکہ دودھ پلاوے
بچہ کو اسحال میں کہ وہ بیوی اوسکی ہو یا اوسکی عدت میں ہو طلاق رجعی سے تو نہیں جائز اور عدت میں طلاق بائن کے ہو تو روایتوں میں اس میں بعض
بعضوں نے کہا جائز اور بعضوں نے کہا نہیں جائز اور بعد عدت کے جائز ہے بلکہ وہ احق ہو اگر نہ طلب کرے زیادہ بہ نسبت غیر کے اور اگر نوکر رکھا اوس کو
اسحال میں کہ وہ بیوی اوسکی ہو دودھ پلانے بیٹے اپنے کو غیر اوس کے سے جو ... اور نفقہ بیٹی فقیر بالغہ کا اور نفقہ بیٹے فقیر اپاہج بالغ کا
ان کا باپ ہی پر واجب ہے فتوی اسی پر ہے اور بعضوں نے کہا کہ دو تہائی باپ پر واجب ہے اور ایک تہائی ماں پر اور نفقہ اصول کا یعنی باپ اور
ماں اور دادا اور دادی اور نانا نانی کا اگرچہ وہ کافر دین میں ہوں اور اگر وہ محتاج ہوں تو اولاد پر واجب ہے بشرطیکہ اولاد تونگر ہو اسطرح کہ صدقہ
لینا اوسکو حرام ہو لیکن بیٹا اور بیٹی پر برابر واجب ہے اور معتبر ہے اسمیں قرب اور جزئیت نہ ارث لیکن اگر ہو کسیکی بیٹی اور پوتا تو نفقہ بیٹی پر ہے باوجود اسکے
کہ ارث دونوں کو پہنچتی ہے اور اگر ہو نواسی اور بھائی تو نفقہ اوسکا نواسی پر ہے باوجودیکہ کل ارث بھائی کو پہنچتی ہے اور واجب ہے تونگر پر نفقہ ذی رحم
محرم اوسکے کا اگر ہو ذی رحم فقیر چھوٹا یا عورت یا حاجتمند یعنی اپاہج یا اندھا یا خوب نہ کر سکتا ہو کسب بسبب نادانی کے یا بسبب ہونے
اوس کے خاوند تعلیم میں سے یا طالب علم ہو اور جبر کیا جاوے وہ نفقہ پر اور یہ نفقہ واجب ہوتا ہے بقدر میراث کے یہانتک کہ اگر ہوں
اوسکی بہنیں متفرقات تو نفقہ اوسکا اونپر واجب ہوگا اخماسا جیسے کہ وہ وارث ہوتے ہیں اسکے اور معتبر اسمیں اہلیت ارث کی ہے نہ حقیقت ارث کی لیکن
نفقہ اوس شخص کا کہ اوسکا ماموں ہو اور چچا کا بیٹا بھی ہو صرف ماموں پر لازم ہوتا ہے اور نفقہ باپ کے بیوی کا اوس کے بیٹے پر ہے اور نفقہ ہو اسطرح
جو اگر ہو بیٹا بیوی یا اپاہج اور نہیں واجب ہے نفقہ کسیکا فقیر ہو مگر بیوی کا اور اولاد کا اور نہیں واجب ہے نفقہ ساتھ اختلاف دین کے مگر واسطے بیوی
اور ... اولاد کے جو یہ ماں باپ اگرچہ اوپر کے درجہ میں ہوں اور بیٹی اگرچہ نیچے کے درجہ میں ہوں اون کا نفقہ باوجود اختلاف دین کے

بھی واجب ہے اور جائز ہے باپ کو بیچنا اسباب بیٹے کا اپنے نفقہ کے لیے اور نہیں جائز بیچنا عقار یعنی زمین و باغات وغیرہ اوس کا اور نہیں جائز بیچنا اسباب کا واسطے دین باپ کے اپنے بیٹے پر ہو سوائے نفقہ کے اور نہیں جائز ماں کو بیچنا بیٹے کے مال کا اپنے نفقہ کے لیے اور صاحبین کے نزدیک باپ کو بھی نہیں جائز اور مالک پر واجب ہے نفقہ غلام کا پھر اگر انکار کرے مالک نفقہ کا تو کسب کریں غلام اور خرچ کریں اپنے پر اور اگر نہ ہو اون کے لیے کسب تو بیچا جاوے مالک اون کے بیچنے پر اور جانوروں کے نفقہ میں حکم کیا جاوے دیانۃ

الفصل الاول

عن عائشة ان هند بنت عتبة قالت يا رسول الله ان ابا سفيان رجل شحيح وليس يعطيني ما يكفيني وولدي الا ما اخذت منه وهو لا يعلم فقال خذي ما يكفيك وولدك بالمعروف متفق عليه۔ روایت ہے عائشہ سے کہ ہند بیٹی عتبہ نے کہا یا رسول اللہ تحقیق ابوسفیان نامرد بخیل ہے اور نہیں دیتا مجھ کو اس قدر کہ کفایت کرے مجھ کو اور میری اولاد کو مگر جو لیتی ہوں اوس سے اور وہ نہیں جانتا فرمایا لے اس قدر کہ کفایت کرے تجھ کو اور تیری اولاد کو موافق دستور کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ نفقہ بقدر حاجت کے واجب ہے اور ... نے اس حدیث میں بہت سے فائدے ہیں ایک تو یہ کہ نفقہ بیوی کا اور چھوٹی اولاد محتاج کا واجب ہے اور دوسرا یہ کہ نفقہ بقدر حاجت کے ہے اور ... یہ کہ جائز ہے سننا کلام اجنبی عورت کا وقت فتویٰ دینے اور حکم دینے کے اور ... یہ کہ جائز ہے ذکر کرنا انسان کا اس چیز کو کہ برا جانے ... جبکہ ہو فتویٰ طلب کرنے کے لیے اور ... یہ کہ جس کا حق کسی پر ہو اور وہ نہ دیتا ہو تو جائز ہے ... لے لینا مال اوس کے میں سے بقدر حق اپنے کے بغیر اذن اوس کے اور ... یہ کہ عورت کو بھی دخل ہے بچوں کی خبرداری اور خرچ کرنے میں اوپر اون کے باپ کے مال میں سے اور ... یہ کہ جائز ہے بیوی کو نکلنا اپنے گھر سے اپنی حاجت کے لیے جبکہ اذن دے خاوند یا جانے رضا خاوند کی ساتھ اوس کے اور ... یہ کہ قاضی کو حکم دینا بغیر حاضر ہونے دوسرے کے جائز ہے اس لیے کہ ابوسفیان حاضر نہ تھا اور ... وعن جابر بن سمرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اعطى الله احدكم خيرا فليبدأ بنفسه واهل بيته رواه مسلم۔ روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب دے اللہ تعالیٰ ایک تمہارے کو مال پس چاہیے کہ اول اپنے پر خرچ کرے اور اپنے گھر کے لوگوں پر یعنی بیوی بچوں پر نقل کی یہ مسلم نے وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم للمملوك طعامه وكسوته ولا يكلف من العمل الا ما يطيق رواه مسلم۔ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے مملوک کے کھانا اوس کا ہے اور کپڑا اور نہ تکلیف دیا جاوے کام سے مگر اوس قدر کہ طاقت رکھے نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنی واجب ہے مالک پر کھانا اور کپڑا دینا بقدر حاجت اوس کے اور موافق عرف شہر کے یعنی جیسی رسم ہو اوس شہر میں اکثر ہو اور کھانا روٹی کپڑا دینے کا واسطے اون کے یعنی نہ بہت اچھا اور نہ تکلیف دیا جاوے یعنی نہ حکم کیا جاوے کام کرنے کا مگر اوس قدر کہ طاقت رکھے یعنی ہمیشہ کام کرنے کی طاقت رکھے کی لیکن ایک دن یا دو دن یا ... اور پھر عاجز ہو جاوے حاصل یہ کہ ایسا کام کرائے نہ کہ کرا اوس کے بدن کو ضرر ... خیال ... کیا مالک حقیقی نے بندوں کو تکلیف نہیں دیتا مگر بقدر طاقت ... پس بندوں کو بھی کہ مالک مجازی ہیں چاہیے کہ اپنے غلاموں پر ... اور ... جو طریقہ جاری ہے اور ابن عباس سے ... منقول ہے کہ ... کرے اور ... وعن ابي ذر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اخوانكم جعلهم الله تحت ايديكم فمن جعل الله اخاه تحت يديه فليطعمه مما يأكل وليلبسه مما يلبس ولا يكلفه من العمل ما يغلبه فان كلفه ما يغلبه فليعنه عليه متفق عليه۔ روایت ہے ابی ذر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے غلام تمہارے بھائی تمہارے ہیں اور مانند تمہارے ہیں یعنی سبب ... کے اور خلقت کی کیا ہے اون کو اللہ تعالیٰ نے زیر دست یعنی زیر حکم تمہارے ...

کہ بھائی ہر شخص کا جو اوسکے ہاتھ تلے ہے سو چاہیے کہ کھلاوے اوسکو اوس چیز سے کہ آپ کھاوے اور پہناوے اوسکو اوس چیز سے کہ آپ پہنے اور نہ تکلیف دے اوس کام کی کہ نہ ہو سکے اوس سے پھر اگر تکلیف دیوے اوسکو کام کی کہ نہیں ہو سکتا اوس سے تو چاہیے کہ مدد کرے اوسکی اوس کام میں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کھانا دینا ساتھ کھلانے اور پہنانے غلام کے اوس چیز سے کہ کھاتا اور پہنتا ہو مالک محمول ہے مستحب ہونے پر اور نفقہ واجب مملوک کا مالک پر موافق عرف شہروں اور اشخاص کے ہے برابر ہو جنس کھانے اور لباس مالک کے ہے یا کم اوس سے یا زیادہ اوس سے یہاں تک کہ اگر تنگی کرے مالک اپنے نفس پر بطور تنگی کرنا خارج ہو عادت سے ہم جنسوں اونکے سے خواہ زہد اور ورع سے تنگی کرے یا از راہ بخل کے تو نہیں درست اوسکو ایسی تنگی کرنا اپنی مملوک پر اور درست ہے اوسکو یہ کہ آپ یا اوسکے مدد کرے اور بعضے بزرگوں سے منقول ہے کہ لونڈی کی چکی پیسنے میں مدد کرتے اور شریک ہوتے تھے اوسکی کام میں وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو جَاءَهُ قَهْرَمَانٌ لَهُ فَقَالَ أَعْطَيْتَ الرَّقِيقَ قُوتَهُمْ قَالَ لَا قَالَ فَانْطَلِقْ فَأَعْطِهِمْ فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَفَى بِالْمَرْءِ إِثْمًا أَنْ يَحْبِسَ عَمَّنْ يَمْلِكُ قُوتَهُ وَفِي رِوَايَةٍ كَفَى بِالْمَرْءِ إِثْمًا أَنْ يُضَيِّعَ مَنْ يَقُوتُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ آیا اونکے پاس مختار اونکا پس کہا عبد اللہ نے اوسکو دیا تو نے غلام لونڈیوں کو قوت اونکا کہا اوس نے نہیں کہا عبد اللہ نے پس جا اور دے اونکو اونکے قوت اور تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کفایت کرتا ہے آدمی کو گناہ ہونے میں یہ کہ روکے اپنے مملوک کو قوت اوسکا اور ایک روایت میں یوں فرمایا حضرت نے کفایت کرتا ہے آدمی کو گناہ ہونے میں یہ کہ ضائع کرے قوت اوسکا کہ لازم ہوا ہے قوت دینا اوسکا اپنے اہل و عیال لونڈی غلام سے نقل کی مسلم نے وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَنَعَ لِأَحَدِكُمْ خَادِمُهُ طَعَامَهُ ثُمَّ جَاءَهُ بِهِ وَقَدْ وَلِيَ حَرَّهُ وَدُخَانَهُ فَلْيُقْعِدْهُ مَعَهُ فَلْيَأْكُلْ فَإِنْ كَانَ الطَّعَامُ مَشْفُوهًا قَلِيلًا فَلْيَضَعْ فِي يَدِهِ مِنْهُ أُكْلَةً أَوْ أُكْلَتَيْنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ تیار کرے واسطے ایک تمہارے کے خادم اوسکا کھانا اوسکا پھر لاوے اوسکے پاس کھانا حالانکہ مشقت اٹھائی ہو اوس نے گرمی اوسکی اور دھواں اوسکا پس چاہیے کہ بٹھاوے اوسکو اپنے ساتھ اور کھلاوے پس اگر ہو کھانا تھوڑا کہ کھانے والے اوسکے بہت ہوں حال یہ کہ وہ تھوڑا ہو پس چاہیے کہ رکھے اوسکے ہاتھ میں اوس سے ایک لقمہ یا دو لقمہ نقل کی یہ مسلم نے ف کھلاوے یعنی کھانا ساتھ اوسکے واسطے کہ خاص ہے جیسے کہ مالک وہ بھی مشتاق ہو گیا ہے کہ دیکھا اوسکا [illegible] افضل یہ ہے کہ بٹھاوے کھانے پر [illegible] وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا نَصَحَ لِسَيِّدِهِ وَأَحْسَنَ عِبَادَةَ اللّٰهِ فَلَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق غلام جس وقت کہ خیر خواہی کرے واسطے اپنے مالک کی اور اچھی کرتا ہے بندگی اللہ کی پس واسطے اوسکے ہے ثواب اوسکا دو مرتبہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ایک ثواب تو بسبب خدمت مالک کے ہوتا ہے اور ایک بسبب عبادت خدا کے اس سے معلوم ہوا کہ خیر خواہی مالک کی بھی عبادت ہے کہ جس پر ثواب ملتا ہے اور حقیقت میں یہ بھی عبادت خالق کی ہے کہ اوسکے فرمانے سے کرتا ہے جیسے خدمت اور فرمانبرداری ماں باپ کی اور بعضے تاویل کرتے ہیں کہ اوسکے عمل میں دو برابر ثواب ہوتا ہے وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعِمَّا لِلْمَمْلُوكِ أَنْ يَتَوَفَّاهُ اللّٰهُ بِحُسْنِ عِبَادَةِ رَبِّهِ وَطَاعَةِ سَيِّدِهِ نِعِمَّا لَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اچھا ہو واسطے مملوک کے یہ کہ وفات دیوے اوسکو اللہ تعالیٰ ساتھ اچھی بندگی رب اوسکے کے اور فرمانبرداری مالک اپنے کے یعنی اچھا ہے مملوک کیلئے یہ کہ مرے اوس حال میں کہ اچھی عبادت کرتا ہو اور فرمانبرداری مالک کی کرتا ہو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ جَرِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَبَقَ الْعَبْدُ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ قَالَ أَيُّمَا عَبْدٍ أَبَقَ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ قَالَ أَيُّمَا عَبْدٍ أَبَقَ مِنْ مَوَالِيهِ فَقَدْ كَفَرَ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَيْهِمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جریر سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ بھاگ جاتا ہے غلام نہیں قبول کی جاتی ہے

واسطے اوسکے کوئی نماز اور ایک روایت میں جریر سے یوں ہے کہ فرمایا حضرت نے جو غلام کہ بھاگا بری ہو اوس سے ذمہ اور ایک روایت میں جریر سے یوں ہے کہ جو غلام کہ بھاگا اپنے مالکوں سے پس تحقیق کافر ہوا یہاں تک کہ پھر کر آوے طرف اونکے نقل کی یہ مسلم نے ف ذمہ یعنی ذمہ اسلام کا اور ذمہ و امان اسکا یعنی جب بھاگا طرف شہروں کفار کے لیعنی مرتد ہو گیا تو شک ہو گیا اوس سے عہد اسلام کا اور جائز ہوا قتل اسکا اور اگر بھاگا طرف کسی شہر اہل اسلام کے بغیر نیت کے تو نہیں جائز قتل اسکا اور یہ حدیث اسکے حق میں محمول ہوگی تشدید و مبالغہ پر یعنی جائز ہونے سے اسلام نہ لگے کے اور کافر ہوا یعنی اگر حلال جانا بھاگ جانے کو یعنی بہ نیت کفر کے ہوا یا خوف ہے اس پر کفر کا یا عمل کیا کافروں کا سا یا کفران کیا اپنے مالک کا احسان کا

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ قَذَفَ مَمْلُوكَهُ وَهُوَ بَرِيءٌ مِمَّا قَالَ جُلِدَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ كَمَا قَالَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو کوئی تہمت زنا کی کرے اپنے بردہ پر اور وہ بردہ پاک ہو اس چیز سے کہ کہا مالک نے جلد دیا جاویگا مالک کو دن قیامت کے مگر یہ کہ ہو غلام جیسے کہا مالک نے نقل کی یہ بخاری و مسلم نے ف دن قیامت کے یعنی اگر چہ دنیا میں سبب بہتان کرنے کے مملوک کو حد نہ ماری جائیگی لیکن آخرت میں روبرو لوگوں کے اسکی بہ فضیحت ہوگی کہ کوڑے لگیں گے اسکو اور مگر یہ کہ ہو غلام الخ یعنی اگر واقع میں وہ ایسا ہی تھا جیسے کہ مالک نے کہا تو اس صورت میں مالک پر کوڑے نہیں پڑینگے بلکہ افسوس ہے ان پر جو اپنی لونڈی غلام کو گالیاں دیتے ہیں اور ان کے لیے عذاب نہیں ڈرتے ہیں

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ ضَرَبَ غُلَامًا لَهُ حَدًّا لَمْ يَأْتِهِ أَوْ لَطَمَهُ فَإِنَّ كَفَّارَتَهُ أَنْ يُعْتِقَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے ابن عمر سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو شخص کہ مارے اپنے غلام کو حد بغیر گناہ کیا ہو اسکا یعنی بے گناہ مارے اسکو مار حد کی یا طمانچہ مارے اسکو پس تحقیق کفارہ اسکا یہ ہے کہ آزاد کرے اسکو نقل کی یہ مسلم نے ف طمانچہ مارنا کسی کو حرام ہے

وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ كُنْتُ أَضْرِبُ غُلَامًا لِي فَسَمِعْتُ مِنْ خَلْفِي صَوْتًا اِعْلَمْ أَبَا مَسْعُودٍ لَلّٰهُ أَقْدَرُ عَلَيْكَ مِنْكَ عَلَيْهِ فَالْتَفَتُّ فَإِذَا هُوَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هُوَ حُرٌّ لِوَجْهِ اللّٰهِ فَقَالَ أَمَا لَوْ لَمْ تَفْعَلْ لَلَفَحَتْكَ النَّارُ أَوْ لَمَسَّتْكَ النَّارُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ٥

اور روایت ہے ابی مسعود انصاری سے کہا کہ تھا میں مارتا اپنے غلام کو پس سنی میں نے اپنے پیچھے سے ایک آواز جان اے ابو مسعود البتہ اللہ تعالیٰ زیادہ قادر ہے تجھ پر بہ نسبت تیرے قادر ہونے کے اوس غلام پر یعنی جیسی تو قدرت رکھتا ہے غلام پر اس سے زیادہ اللہ تعالیٰ قادر ہے تجھ پر پس دیکھا میں نے پیچھے پس ناگہاں وہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تو عرض کی میں نے یا رسول اللہ پس وہ آزاد ہے واسطے رضا خدا کے پس فرمایا آگاہ ہو اگر نہ آزاد کرتا تو جلاتی تجھکو آگ دوزخ کی یا فرمایا لگتی تجھکو آگ نقل کی یہ مسلم نے ف لگتی آگ اگر یا راوی کو شک ہے اسکو آزاد کرنا غلام کا واسطے خطا اسکے اور معاف کرنا و قصور بخشنا اوس کے ہے کہ جب میں رغبت دلائی ہے اور نرمی کرنے کو مملوک پر اور آزاد کرنا غلام کا واجب نہیں ہے بلکہ مستحب ہے واسطے کفارہ ہونے گناہ کے

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل دوسری عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ لِي مَالًا وَإِنَّ وَالِدِي يَحْتَاجُ إِلَى مَالِي قَالَ أَنْتَ وَمَالُكَ لِوَالِدِكَ إِنَّ أَوْلَادَكُمْ مِنْ أَطْيَبِ كَسْبِكُمْ كُلُوا مِنْ كَسْبِ أَوْلَادِكُمْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ

روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ اونہوں نے نقل کی اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے یہ کہ ایک شخص آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا تحقیق میرے پاس مال ہے اور تحقیق میرا باپ محتاج ہے طرف مال میرے کے فرمایا تو اور مال تیرا واسطے باپ تیرے کے ہے تحقیق اولاد تمہاری بہترین کمائی تمہاری سے ہے کھاؤ کمائی اولاد اپنی کی سے نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے ف تو اور مال تیرا الخ یعنی واجب ہے تجھ پر کہ خرچ کرے مال اپنا باپ پر اور دفع کرے حاجت اسکی اور جائز ہے اسکو کہ تصرف کرے تیرے مال میں اور اس حدیث میں دلیل ہے اس پر کہ واجب ہے نفقہ باپ کا بیٹے پر اور باپ اگر چاہے بیٹے کے مال میں سے یا صحبت کرے اسکی لونڈی سے تو نہیں حد اس پر بسبب شبہ ملک کے اور اولاد تمہاری الخ یعنی اولاد تمہاری تمہاری کمائی ہے پس نفقہ اونکا اپنی کمائی سے ہے جیسے کہ آپ فرمایا تمہاری بہترین کمائی تمہاری کے لیے اور اولاد کی کمائی باپ کی

اس سبب کہ حاصل ہوئی ہے بسبب ہو باپ کے اور فعل وہی اُسکے کرنے میں ہو **وعنہ** عن ابیہ عن جدہ ان رجلا اتی النبی صلی اللہ علیہ
وسلم فقال انی فقیر لیس لی شیء ولی یتیم فقال کل من مال یتیمک غیر مسرف ولا مبادر ولا متأثل رواہ ابوداؤد والنسائی وابن ماجۃ
روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے کہ آیا ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا تحقیق میں محتاج ہوں نہیں ہے میرے پاس کچھ اور
میری پرورش میں ہے ایک یتیم یعنی یا اسکے مال میں سے کچھ کھاؤں یا نہیں فرمایا کھا یتیم کے مال میں سے کہ نہ اسراف کرنیوالا ہو یعنی زیادہ حاجت سے نہیں اور
اور نہ جلدی کرنیوالا اور نہ جمع کرنیوالا اصل کا نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** نہ جلدی کرنیوالا یعنی یہ نہ چاہئے کہ مال اسکے جلدی سے کھا لے کہ
محتاج ہو جاوے اسکے بڑا ہونے سے کہ بالغ ہوگا اسکا تو چھین لیگا مال اپنا اس سے معلوم ہوا کہ یتیم کے پرورش کرنیوالے کو جائز ہے کہ کھاوے یتیم کے مال سے
اگر فقیر ہو اور غنی کو نہیں درست ہے اور فقیر بھی بقدر حاجت ہی کے کھاوے نہ بطور اسراف اور یہ مضمون قرآن شریف سے بھی ثابت ہوتا ہے **وعن ام**
سلمۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان یقول فی مرضہ الصلوۃ وما ملکت ایمانکم رواہ البیہقی فی شعب الایمان وروی احمد
وابوداؤد عن علی نحوہ اور روایت ہے ام سلمہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ تھے وہ فرماتے اپنے مرض الموت میں کہ لازم پکڑو نماز کو اور لوگوں حق کا
کہ مالک ہوئے ہاتھ تمہارے یعنی لونڈی غلام نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں اور نقل کی احمد اور ابوداؤد نے حضرت علی سے مانند اسکے **ف** لازم پکڑو
نماز کو اور محافظت کرو نماز کی یعنی ہمیشہ پڑھا کرو نماز اور حقوق اسکے خوب طرح ادا کیا کرو اور حق لونڈی غلام کا یہ ہے کہ کھلاؤ اور پہناؤ انکو اور ناحق
مار نہیں اور برا نہ کہے اور اسی طرح جانوروں کا بھی حق ادا کرے کہ بعضے علماء نے خصوصیت ذکر کی اور جانوروں کی دن قیامت کے اشد ہوگی خصومت
سامان کی بیع میں **وعن ابی بکر الصدیق عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یدخل الجنۃ سیئ الملکۃ رواہ الترمذی وابن**
ماجۃ اور روایت ہے ابی بکر صدیق سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہیں داخل ہوگا بہشت میں یعنی ابتدا میں جو بری ہو صحبت اسکی
بدی کرنیوالا مملوک سے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **وعن رافع بن مکیث ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال حسن الملکۃ یمن**
وسوء الخلق شؤم رواہ ابوداؤد ولم ار فی غیر المصابیح ما زاد علیہ فیہ من قولہ والصدقۃ تمنع میتۃ السوء والبر زیادۃ فی العمر
اور روایت ہے رافع بن مکیث سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خوش خلقی کرنی مملوک سے باعث برکت ہے اور بدخلقی مملوک سے کرنی سبب
بے برکتی کا نقل کی یہ ابوداؤد نے اور کہا مشکوۃ کے مصنف نے کہ نہیں دیکھی میں نے غیر مصابیح میں وہ چیز کہ زیادہ کی صاحب مصابیح نے اس حدیث پر
مصابیح میں یعنی یہ قول اسکا اور صدقہ دینا باز رکھتا ہے بری طرح کے مرنے کو اور نیکی کرنی سبب زیادتی کا ہے عمر میں **ف** نیکی یا خوش خلقی کرنی اس لئے
اکثر ہوتا ہے کہ مالک جب بھلائی اور خوش خلقی کرتا ہے مملوک کے ساتھ تو وہ اعتماد اور خیرخواہی چاہتے ہیں اسکی اور بہت سی محنت کرتے ہیں اسکے کام میں پس
چیزیں باعث برکت دین کی ہوتی ہیں اور بدخلقی باعث بغض و نفرت کی ہوتی ہے پس ہلاک و تباہ کرتی ہیں جان و مال اور بری طرح سے مرنا
مرگ مفاجات یا ڈوبنا ساتھ غفلت کے توبہ و ادائے حق اور مرگ مفاجات بھی سلے ہے کہ یکایک جاتی ہے آدمی تو نہیں کر سکتا اور نیکی کرنی یعنی احسان کرنا
خلق پر یا طاعت کرنی خالق کی ہو اور زیادتی عمر میں یا تو حقیقت ہوتی ہے کہ معلق کرتا ہے اسکو اللہ تعالی اسطرح کہ فلانے کی عمر اتنی ہے اور اگر نیکی یعنی طاعت
اللہ تعالی کی اچھی طرح کریگا یا خلق سے اچھی طرح سلوک کریگا تو اتنے برس زیادہ ہو جاوینگے اسکی عمر میں پس جب نیکی کرتا ہے تو بڑھ جاتی ہے عمر اسکی
اور زیادتی معنوی مراد ہو کہ برکت و خیر حاصل ہوتی ہے عمر میں یا اسکے مرنیکے بعد لوگ بھلائی سے یاد کریں گے پس یہ زیادتی ہے عمر میں گویا اور کہا امیر نے
کہ سمجھا جاتا ہے کلام شیخ جزری کی سے کہ یہ حدیث جملہ کہ مصابیح میں ہے روایت کیا ہے اسکو احمد نے تمامہ واللہ اعلم انتہی پس اعتراض
صاحب مشکوۃ کا صاحب مصابیح پر غیر صحیح ہوا **وعن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ضرب**

احدکم خادمہ فذکر اللہ فارفعوا ایدیکم رواہ الترمذی والبیہقی فی شعب الایمان لکن عندہ فلیمسک بدل فارفعوا ایدیکم
اور روایت ہے ابی سعید سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مارے ایک تمہارا اپنے خادم کو یعنی مثلا ادب کرنے کے واسطے اور وہ اللہ کو یاد کرے مثلا کہے خدا کے واسطے
معاف کر تو اٹھا لو تم ہاتھ اپنے یعنی مت مارو اسکو نقل کی یہ ترمذی نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں لیکن نزدیک بیہقی کے لفظ فلیمسک ہے بدلے فارفعوا ایدیکم کے یعنی مطلب دونوں لفظوں کا
ایک ہے یعنی باز رہو تم اسکے مارنے سے لیکن اس صورت میں جب کہ مارنا ادب سکھانے کے لیے ہو اور اگر حد مارنا ہو تو نہ اٹھاوے ہاتھ وعن ابی ایوب قال سمعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من فرق بین والدۃ وولدھا فرق اللہ بینہ وبین احبتہ یوم القیمۃ رواہ الترمذی والدارمی
اور روایت ہے ابی ایوب سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے جو شخص کہ جدائی کرے درمیان ماں اور بیٹے کے اسکے جدائی ڈالیگا اللہ درمیان اسکے اور
درمیان محبوبوں اسکے کے دن قیامت کے نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے ف جدائی کرے یعنی ساتھ بیچنے کے اور ہبہ وغیرہ کے یعنی مثلا ماں کو بیچا اور بچے بیٹے کو ہبہ دے
یا بچے بیٹے کو بیچے اور ماں کو ہبہ دے یا ایک کو کسی کے ہاتھ اور دوسرے کو کسی کے ہاتھ بیچے تو جدائی ڈالیگا اللہ تعالی اس میں اور اسکے محبوبوں میں یعنی
اولاد اور ماں باپ وغیرہ ان میں قیامت کے روز اس موقف میں کہ سب جمع ہونگے اس میں یا جنت میں شفاعت کرینگے بعض بعض کی سبب اسکے کہ باب ہو گو کیا بعض علماء نے کہ جو ماں کی
بیٹے کو ذکر کیا اتفاقا ذکر کیا ہی حکم ہے واسطے ہر ذی رحم محرم کے خواہ ماں ہو یا باپ دادا یا دادی یا بہن یا بھائی یا سوائے انکے اور چھوٹی کی قید
لگائی مثلا چھوٹے بیٹے کو اسکی ماں سے جدا کرنا مکروہ نہیں ہے جائز ہے چنانچہ حنفیہ نے دو لڑکوں کو درمیان دو چھوٹے بھائیوں کے اور اگر ہوا ایک ان دونوں میں سے
چھوٹا تو نہیں جائز اور اختلاف کیا ہے علماء نے حد بلوغ میں کہ بڑا کسی عمر میں کہلاتا ہے امام شافعی کے نزدیک تو سات برس یا آٹھ برس کا بڑا کہلاتا ہے اور بعض کے
نزدیک جب بالغ ہو اور اس طرح کا بیچنا مکروہ ہے امام ابو حنیفہ اور محمد کے نزدیک اور امام ابو یوسف کے نزدیک اگر قرابت ولادت کی ہو تو جائز نہیں بیع بالکل
اور ایک روایت ان سے یہ ہے کہ جائز نہیں کل میں وعن علی قال وھب لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غلامین اخوین
فبعت احدھما فقال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی ما فعل غلامک فاخبرتہ فقال ردہ ردہ رواہ الترمذی
وابن ماجہ اور روایت ہے علی سے کہا بخشے مجھکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو غلام کہ بھائی تھے آپس میں پس بیچا میں نے ایک کو ان میں سے پس فرمایا مجھکو رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے علی کیا ہوا غلام تیرا یعنی تیرا وہ غلام کیا ہوا پس خبر دی میں نے حضرت کو یعنی انکے بیچنے کی پس فرمایا پھیر لے اسکو پھیر لے اسکو نقل کی ترمذی اور ابن ماجہ نے
ف پھیر لے یعنی فسخ کر بیع کو اور پھیر لے اسکو تا جدائی دو بھائیوں میں نہ واقع ہو اور لفظ پھیر لے کا تاکید کے لیے فرمایا اشارہ ہے اس میں طرف اسکی کہ یہ امر وجوب کے
لیے ہے اور بیع مکروہ تحریمی ہے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ حکم مخصوص ساتھ ماں اور لڑکے ہی کے نہیں ہے وعنہ انہ فرق بین جاریۃ
وولدھا فنھاہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن ذلک ورد البیع رواہ ابو داود منقطعا اور روایت ہے حضرت علی سے کہ انہوں نے جدائی کی
درمیان ایک لونڈی کی اور بیٹی اسکی کی یعنی ایک کو دونوں میں سے بیچا اور ایک کو نہ بیچا پس منع فرمایا انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے اور فسخ کیا آپ نے
بیع کو نقل کی یہ ابو داود نے بطریق انقطاع کے ف امام ابو یوسف نے دلیل پکڑی ہے ساتھ ان دونوں حدیثوں کے اور نہ جائز ہونے بیع کی
وعن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ثلث من کن فیہ یسر اللہ حتفہ وادخلہ جنتہ رفق بالضعیف وشفقۃ علی
الوالدین والاحسان الی المملوک رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب اور روایت ہے جابر سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا
تین چیزیں ہیں جس شخص میں ہوں وہ آسان کرتا ہے اللہ تعالی مرنا اسکا اور داخل کریگا اسکو بہشت اپنی میں وہ تین چیزیں یہ ہیں نرمی
کرنی ساتھ ضعیف کے اور شفقت کرنی ماں باپ پر اور احسان کرنا طرف اپنے مملوک کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے ف
ضعیف ازروئے جسم کے ہو یا حال کے یا عقل کے اور احسان کرنا یعنی جو کچھ واجب ہے مالک پر اس سے سلوک زیادہ کرنا ہے وعن

أبي أمامة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم وهب لعلي غلاما فقال لا تضربه فإني نهيت عن ضرب أهل الصلوة وقد رأيته يصلي هذا لفظ المصابيح وفي المجتبى للدارقطني أن عمر بن الخطاب قال نهانا رسول الله صلى الله عليه وسلم عن ضرب المصلين

روایت ہے ابی امامہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بخشا واسطے علی کے ایک غلام اور فرمایا کہ مت مارنا اسکو بیشک حکم کیا گیا میں اسواسطے کہ میں منع کیا گیا ہوں نبی پر منع کیا گیا مارنے نمازیوں کے سے اور دیکھا ہے میں نے اسکو نماز پڑھتے یعنی جو کہ مذکور ہے مشکوٰۃ میں لفظ مصابیح کے ہیں اور کتاب مجتبی میں کہ تصنیف دارقطنی کی ہے یہ ہے کہ عمر بن الخطاب نے کہا کہ منع کیا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مارنے نمازیوں کے سے ف یعنی مارنے نمازیوں کے سے واسطے شرافت و بزرگی نماز کی جو نزدیک خدا اور واسطے رعایت کرام و توقیر انکی کے نزدیک لوگوں کے اور کہا طیبی رحمہ اللہ نے کہ جب اللہ تعالیٰ نے منع کیا نمازیوں کے مارنے سے دنیا میں تو امید ہے انکے لطف و کرم سے کہ نہ عذاب کریگا انکو آخرت میں ساتھ عذاب کے انشاء اللہ تعالیٰ ۔ وعن عبد الله بن عمر قال جاء رجل إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله كم نعفو عن الخادم فصمت ثم أعاد عليه الكلام فصمت فلما كان في الثالثة قال اعفوا عنه في كل يوم سبعين مرة رواه أبو داود ورواه الترمذي عن عبد الله بن عمرو اور روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہ کہا آیا ایک شخص طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا یا رسول اللہ کتنی بار درگذر کریں ہم تقصیرات خادم یعنی لونڈی غلام اپنے کے سے پس چپ کی یعنی کچھ جواب نہ دیا پھر عرض کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پس چپ ہوئے پھر جب تیسری بار پوچھا تو فرمایا معاف کرو اس سے ہر روز ستر بار نقل کی ابو داؤد نے اور نقل کی یہ ترمذی نے عبد اللہ بن عمرو سے ف ستر بار مراد اس سے کثرت ہے نہ یہ عدد خاص جیسا کہ متعارف ہے اس عدد میں اور چپ رہنا حضرت کا جواب سوال انکے سے بسبب کراہت اس سوال کے تھا کہ عفو مطلوب ہے اور پوچھا ہے مطلقاً مقید ساتھ عدد معین کے نہیں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ خاموشی واسطے انتظار وحی کے ہو ۔ وعن أبي ذر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من لاءمكم من مملوكيكم فأطعموه مما تأكلون واكسوه مما تكتسون ومن لا يلائمكم منهم فبيعوه ولا تعذبوا خلق الله رواه أحمد وأبو داود اور روایت ہے ابی ذر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی کہ ملائمت اور موافقت اور اطاعت کرے تمہاری لونڈی غلاموں تمہارے سے یعنی موافق مزاج تمہارے کے ہو اور خدمت کرے تمہاری جیسی کہ چاہیے ہو پس کھلاؤ انکو اس میں سے کہ جو آپ کھاتے ہو اور پہناؤ انکو اس میں سے کہ جو آپ پہنتے ہو یعنی جب وہ تمکو خوش کریں تو تم بھی خوش کرو انکو اور جو کہ نہ موافق ہو تمہاری لونڈی غلاموں میں سے پس بیچ ڈالو انکو اور نہ عذاب دو مخلوق خدا کو نقل کی یہ احمد اور ابو داؤد نے ۔ وعن سهل بن الحنظلية قال مر رسول الله صلى الله عليه وسلم ببعير قد لحق ظهره ببطنه فقال اتقوا الله في هذه البهائم المعجمة فاركبوها صالحة واتركوها صالحة رواه أبو داود اور روایت ہے سہل بن حنظلیہ سے کہ کہا گذرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک اونٹ پر کہ تحقیق لگ گئی تھی پیٹھ اسکی پیٹ اسکے سے یعنی بسبب شدت بھوک و پیاس اور کثرت سواری کے پس فرمایا ڈرو اللہ تعالیٰ سے بیچ حق ان چارپایوں بے زبان کے پس سوار ہو ان پر اس حال میں کہ قوی اور قابل سواری کے ہوں اور چھوڑ دو انکو اس حال میں کہ اچھی ہوں اور تھکے نہ ہوں نقل کی یہ ابو داؤد نے ف ان چارپایوں بے زبان کے یعنی بول نہیں سکتی ہیں کہ حال اپنی بھوک و پیاس وغیرہ کا ملک کہیں اور اس میں دلیل ہے اوپر واجب ہونے خوراک دواب کے اور سوار ہو تو تم قصد اس کا جب تک کہ ہر طرف خبر گیری انکی کے واسطے کہ اس سے ناقوی ہوں لائق سواری کے ہوں اور چھوڑ دو انکو جیسے تھکنے کے اور نہ لنگڑا کرو تا فربہ ہوں اور سواری کی جاوے ان پر بعد اسکے ۔ الفصل الثالث نصل تیسری ۔ عن ابن عباس قال لما نزل قوله تعالى ولا تقربوا مال اليتيم إلا بالتي هي أحسن وقوله تعالى إن الذين يأكلون أموال اليتامى ظلما الآية انطلق من كان عنده يتيم فعزل طعامه من طعامه وشرابه من شرابه فجعل يفضل من طعامه

یتیم و شرابہ حتی یاکلہ او یفسد فاشتد ذلک علیہم فذکروا ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانزل اللہ تعالیٰ
ویسألونک عن الیتامی قل اصلاح لہم خیر وان تخالطوہم فاخوانکم فخلطوا طعامہم بطعامہم وشرابہم بشرابہم رواہ ابوداؤد و
النسائی روایت ہے ابن عباس سے کہا جب اتارا اللہ تعالیٰ نے اور نہ نزدیک جاؤ مال یتیم کے مگر ساتھ اس خصلت کے کہ وہ نیک تر ہو یعنی
امانت اور اتارا اللہ تعالیٰ نے تحقیق جو لوگ کھاتے ہیں مال یتیموں کا از راہ ظلم کے آخر آیت تک شروع کیا ان لوگوں نے کہ تھے نزدیک ان کے یتیم یعنی
پرورش کرتے تھے یتیموں کی پس الگ کر دیا کھانا اپنا کھانے سے اور پینا اپنا پینے سے پس جب بچ رہتا کچھ کھانا یتیم کے سے اور پینے کے
سے کچھ رکھ چھوڑتے واسطے اس کے یہاں تک کہ کھا لیتا یا خراب ہو کر بگڑ جاتا پس دشوار ہوا یہ یتیم کے پالنے والوں پر پھر ذکر کیا انھوں نے یہ یعنی دشواری
حضور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس اتارا اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اور پوچھتے ہیں تجھ سے حال یتیموں کا کہہ کہ درستی کرنی یعنی ساتھ جدا رکھنے
مال کے واسطے یتیموں کے بہتر ہے یعنی طلب خیر ہے اور اگر ملا لو ان کے مال کو اپنے مال سے پس بھائی تمہارے ہیں یعنی اور بھائی کا مال بھائی کے مال میں
اور ایک کے مال میں حصہ دوسرے کے مال میں کچھ حرج نہیں مضائقہ نہیں پس ملا دیا پرورش کرنے والوں نے کھانا ان کا ساتھ کھانے اپنے کے اور پینا ان کا ساتھ پینے کے
نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے ف بعد لفظ ظلما کے اتنی آیت یوں ہے انما یاکلون فی بطونہم نارا و سیصلون سعیرا اور بعد لفظ فاخوانکم کے اتنی آیت یوں
ہے واللہ یعلم المفسد من المصلح ولو شاء اللہ لاعنتکم حاصل یہ کہ لوگوں پر دشوار تھا اپنے مال کو جدا رکھنا یتیموں کے مال سے اللہ صاحب نے اجازت دی ملا
لینے کی اور اشارہ فرمایا واللہ یعلم المفسد من المصلح میں طرف اس کے کہ مال ملا دینا بہ نیت خیر خواہی یتیموں کے بہتر ہے [illegible] مال خراب کرنے [illegible] اللہ جانتا ہے
اور سنوارنے والے کو منقول ہے کہ امام مجاہد کا ایک بیٹا مر گیا انھوں نے اسکی کتاب بیچ کر اسکی تجہیز و تکفین [illegible] لوگوں نے ان سے کہا کہ اس نے
اسکی وصیت تو کی ہی نہ تھی [illegible] انھوں نے یہ آیت پڑھی واللہ یعلم المفسد من المصلح ﴿وعن﴾ ابی موسیٰ قال لعن رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من فرق بین الوالد وولدہ وبین الاخ وبین اخیہ رواہ ابن ماجہ والدارقطنی اور روایت ہے ابی موسیٰ سے کہا
لعنت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو کہ جدائی ڈالے درمیان باپ اور اسکے بیٹے کے اور درمیان دو بھائیوں کے نقل کی یہ ابن ماجہ اور دارقطنی نے
ف مراد جدائی ڈالنے سے یہ ہے کہ [illegible] دونوں میں سے [illegible] بیٹا [illegible] ایک بھائی [illegible] اور احتمال ہے کہ عام ہو [illegible] دوسرے
کی اعانت [illegible] ﴿وعن﴾ عبداللہ بن مسعود قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتی بالسبی
اعطی اھل البیت جمیعا کراھیۃ ان یفرق بینھم رواہ ابن ماجہ روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب لائے جاتے بندہ
دیتے ایک گھر والوں کو اکٹھے [illegible] سب کو [illegible] واسطے [illegible] کہ جدائی ڈالیں [illegible]
نقل کی یہ ابن ماجہ نے ﴿وعن﴾ ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الا انبئکم بشرارکم الذی یاکل وحدہ ویجلد عبدہ
ویمنع رفدہ رواہ رزین اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا نہ خبر دوں میں تمکو ساتھ بروں کے تمہارے سے یعنی
بدکرداروں تم کو [illegible] تم میں کون ہے [illegible] جو کھاوے تنہا اور مارے اپنے غلام کو [illegible] اور نہ دے بخشش اپنی نقل کی یہ رزین نے ف یعنی
کسی کو کچھ حاصل [illegible] جامع صغیر میں روایت کی [illegible] کیا نہ خبر دوں میں تمکو ساتھ بری کے لوگوں
وہ جو کہ کھاوے تنہا اور نہ دے بخشش اپنی اور سفر کرے تنہا اور مارے اپنے غلام کو کیا نہ خبر دوں میں تمکو ساتھ بدتر کے اس سے وہ وہ ہے کہ بغض رکھے لوگوں سے اور بغض
رکھیں لوگ اس سے کیا نہ خبر دوں میں تمکو ساتھ بدتر کے اس سے وہ وہ ہے کہ [illegible] کیا نہ خبر دوں میں تمکو ساتھ بدتر
کے اس سے [illegible] کیا نہ خبر دوں میں تمکو ساتھ بدتر کے اس سے وہ وہ ہے کہ کھاوے دنیا کو ساتھ دین کے ﴿وعن﴾

اور نقل کی اُنھوں نے اپنے باپ سے یعنی شعیب سے اور شعیب نے نقل کی اپنے دادا سے یعنی عبداللہ بن عمرو سے یہ کہ ایک عورت نے کہا یا رسول اللہ تحقیق بیٹا میرا
یہ تھا پیٹ میرا واسطے اسکے باسن یعنی اسکے پیٹ میں رہا اور چھاتی میری واسطے اسکے مشک یعنی مشک تھی سے دودھ پیتا اور گود میری اسکے
لیے بچھونا یعنی مدت تک دودھ پلایا اور تحقیق باپ اسکے نے طلاق دی مجھکو اور ارادہ رکھتا ہے یہ کہ چھین لیوے اسکو مجھ سے پس فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے اسکے تو بہت حقدار ہے ساتھ اسکے جب تک نکاح نہ کرے تو کسی سے نقل کی یہ احمد اور ابو داؤد نے **ف**
کہا طیبی نے [illegible] جب تک اسکو [illegible] اسکا [illegible] یہ ہے کہ جب تک لڑکے کو تمیز نہ ہو
[illegible] اور اگر محرم سے اُس لڑکے کے نکاح کرلے تو حق اسکا
[illegible] اور اگر محرم نہ [illegible] ساقط نہیں ہوتا ہے **وعن** ابی ھریرۃ ان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم خیر غلاما بین ابیہ وامہ [illegible] روایت ہے ابو ہریرہ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اختیار دیا لڑکے کو
درمیان باپ اسکے اور ماں اسکے کے نقل کی ترمذی نے **ف** یعنی اختیار دیا کہ چاہے باپ پاس رہو اور چاہے ماں پاس اور یہ لڑکا بالغ تھا یا قریب بلوغ
اسکو اختیار دیا اور یہ حضانت کے قبیل سے نہ تھا اور پہلی حدیث میں جو مذکور ہے وہ لڑکا چھوٹا تھا اور تمیز نہ رکھتا تھا اور حضانت کے قبیل سے تھا
مالکی حضانت میں [illegible] لڑکے کو اختیار نہیں [illegible] اور امام شافعی کے نزدیک ہے **وعنہ** قال جاءت امرأۃ الی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فقالت ان زوجی یرید ان یذھب بابنی وقد سقانی من بئر ابی عنبۃ وقد نفعنی فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھذا ابوک وھذہ امک فخذ
بید ایھما شئت فاخذ بید امہ فانطلقت بہ رواہ ابو داؤد والنسائی والدارمی [illegible] اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ آئی ایک عورت پاس رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا کہ خاوند میرا ارادہ رکھتا ہے یہ کہ لے جاوے بیٹے میرے کو [illegible] اور نفع دیا ہے مجھکو [illegible] کہ ہوتی ہیں
اوسکی خدمت سے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ باپ تیرا ہے اور یہ ماں تیری ہے پس پکڑ لے ہاتھ ان دونوں میں سے جسکا چاہے پس پکڑا ہاتھ
ماں اپنی کا پس لے گئی اسکو نقل کی یہ ابو داؤد اور نسائی اور دارمی نے

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** ھلال بن اسامۃ عن
ابی میمونۃ سلیمان مولی لاھل المدینۃ رجل صدق قال بینما انا جالس مع ابی ھریرۃ جاءتہ امرأۃ فارسیۃ معھا ابن لھا فادعیاہ
وقد طلقھا زوجھا فقالت یا ابا ھریرۃ ورطنت لہ بالفارسیۃ زوجی یرید ان یذھب بابنی فقال ابو ھریرۃ استھما علیہ ورطن لھا بذلک فجاء زوجھا فقال
من یحاقنی فی ولدی فقال ابو ھریرۃ اللھم انی لا اقول ھذا الا انی سمعت امرأۃ جاءت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا قاعد عندہ
فقالت یا رسول اللہ ان زوجی یرید ان یذھب بابنی وقد سقانی من بئر ابی عنبۃ وقد نفعنی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استھما علیہ
فقال زوجھا من یحاقنی فی ولدی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ھذا ابوک وھذہ امک فخذ بید ایھما شئت فاخذ بید امہ فانطلقت بہ رواہ ابو داؤد والنسائی والدارمی اور روایت ہے ہلال بن اسامہ سے
کہ نقل کی ابی میمونہ سے کہ نام اسکا سلیمان ہے آزاد کیا ہوا کسی کا مدینہ والوں میں سے تھا کہا اس وقت کہ میں بیٹھا ہوا تھا ساتھ ابو ہریرہ کے آئی انکے پاس ایک
عورت فارس کی اور ساتھ اسکے ایک بیٹا اسکا تھا اور طلاق دی تھی اسکو اسکے خاوند نے پس دعویٰ کیا خاوند و بیوی نے اس لڑکے کا پس کہا اس عورت نے
فارسی زبان میں ابو ہریرہ سے کہ خاوند میرا ارادہ رکھتا ہے کہ لے جاوے بیٹے کو میرے پس کہا ابو ہریرہ نے قرعہ ڈالو اس پر فارسی زبان میں کلام کیا ابو ہریرہ نے
ساتھ اسی مطلب کے پھر آیا خاوند اسکا اور کہا کون جھگڑتا ہے مجھ سے مقدمہ بیٹے میرے کے پس کہا ابو ہریرہ نے الٰہی تحقیق میں نہیں کہتا یعنی یہ بات
مگر تحقیق سنا میں نے بیٹھا پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس آئی حضرت کے پاس ایک عورت اور کہا یا رسول اللہ تحقیق خاوند میرا ارادہ رکھتا ہے یہ کہ

لے جاوے بیٹی میری کو جا کر کہ نفع دیتا ہے وہ مجھ کو اور پلاتا ہے مجھ کو پانی ابو عنبہ کے کنوئیں سے اور کتاب نسائی میں یوں ہے کہ پلاتا ہے مجھ کو میٹھا پانی کہ باہر شہر کے دور
ہے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قرعہ ڈالو اس پر پس کہا خاوند نے کہ کون جھگڑتا ہے مجھ سے میری لڑکی کے مقدمہ میں پس فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی اس لڑکے کو کہ یہ تیرا باپ ہے اور یہ تیری ماں ہے پکڑ لے ہاتھ جس کا چاہے [illegible] پکڑا اس نے ہاتھ اپنی ماں کا
تعلق کی [illegible] نسائی [illegible] **ف** اس میں یہ جو فارسی میں کلام کیا [illegible] علماء [illegible] اختلاف [illegible]
[illegible] اختیار دیا جاوے [illegible] ماں باپ [illegible] اختیار
[illegible] روایت میں [illegible] کنوئیں پر جانے سے منع

ف کیا کرتے ہیں [illegible] **کتاب العتق** کتاب ہے بیچ بیان کرنے آزاد غلاموں کے
شوآزاد کرنے کی [illegible] اور بالغ اور عاقل اور مالک ہو اور آزاد کرنا غلام کا مستحب ہے اور کبھی ہوتا ہے گناہ جیسے جب غالب ہو اس کو
گمان آزاد کرنے کا [illegible] اور کبھی ہوتا ہے آزاد کرنا واجب [illegible] کفارہ کے اور کبھی ہوتا ہے
مباح [illegible] ثواب [illegible] اور عبادت [illegible] آزاد کرنا [illegible] **الفصل الاول**

الفصل الاول فصل پہلی **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اعتق رقبۃ مسلمۃ اعتق اللہ بکل عضو منہ
عضوا من النار حتی فرجہ بفرجہ متفق علیہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص آزاد کرے بردہ
مسلمان آزاد کریگا اللہ یعنی نجات دیگا بدلے ہر عضو بردہ کے عضو آزاد کرنے والے کا آگ [illegible] تک [illegible]

اور مسلمان **ف** بردہ مسلمان قید اسلام کی اس لیے لگائی کہ ثواب اسکا زیادہ ہے اور ستر کو خاص اسلیے ذکر کیا [illegible]
کے پس فرمایا اسکو بھی اللہ تعالیٰ نجات دیتا ہے [illegible] بعض عالموں نے کہا کہ [illegible] آزاد کرے [illegible]
عورت کو آزاد کرے اور مرد کو [illegible] **وعن** ابی ذر قال سألت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ای العمل افضل قال ایمان باللہ
وجہاد فی سبیلہ قال قلت فای الرقاب افضل قال اغلاھا ثمنا [illegible] قلت فان لم افعل قال تعین صانعا او تصنع
لاخرق قلت فان لم افعل قال تدع الناس من الشر فانہا صدقۃ [illegible] روایت ہے ابی ذر سے
کہا کہ پوچھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کونسا عمل بہتر ہے [illegible] ساتھ اللہ کے اور جہاد کرنا اسکی راہ میں کہا ابوذر نے کہا میں نے
بردہ [illegible] [illegible] اگر نہ کر سکوں میں یعنی [illegible] کسی [illegible]
فرمایا مدد کر کام کرنے والے کی یا بنا دے [illegible] کہا میں نے اگر نہ کر سکوں فرمایا چھوڑ تو لوگوں کو [illegible] خصلت
شر سے [illegible] ساتھ [illegible] **ف** بیان [illegible] کوئی [illegible] اور جہاد
بہتر [illegible] سبب [illegible] تقویت دین [illegible] مسلمانوں [illegible] افضل [illegible]
شامل ہے جہاد کو بھی اور طاعات کو یعنی [illegible] مشقت [illegible] مخالفت [illegible]
پس حاصل جواب [illegible] بہترین عمل [illegible] ایمان لانا اور عمل [illegible]
مراد کام سے یہاں وہ چیز ہے کہ آدمی کے سبب معاش کی ہو [illegible]
ہو کسب [illegible] عیال [illegible] ضعیف [illegible] کام [illegible]

اور بھلائی کو ہمیشہ کہتی رہی۔ یعنی کیونکہ یہ بات بہت بڑی نیکی بھی ہے کہ غلام آزاد کرنا خصوصاً وقت قدرت کے دین پر سے اور اخیر تو اسے نسبت ہے جو احسان
اور ظاہر ہے یا سب یہاں کہ خدا نے اس سے بھی فضیلت کی ہے کیونکہ ساتھ اسکے لوگوں پر لیکن چونکہ غلام آزاد کرنا لوگوں سے حقیقت میں غلام آزاد کرنا ہے کہ فائدہ
اسکا اسی کو پہنچتا ہے اس طرح فرمایا کہ غلام آزاد کرنا سو ساتھ اسکے اپنے نفس پر ہے **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** البراء بن عازب قال جاء اعرابي
الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال علمني عملا يدخلني الجنة قال لئن كنت اقصرت الخطبة لقد اعرضت المسألة
اعتق النسمة وفك الرقبة قال اوليسا واحدا قال لا عتق النسمة ان تفرد بعتقها وفك الرقبة ان تعين في ثمنها والمنحة الوكوف
والفيء على ذي الرحم الظالم فان لم تطق ذلك فاطعم الجائع واسق الظمآن وامر بالمعروف وانه عن المنكر فان لم تطق ذلك
فكف لسانك الا من خير رواه البيهقي في شعب الايمان ترجمہ روایت ہے براء بن عازب سے کہا آیا ایک گنوار پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے اور کہا سکھا مجھکو کوئی عمل کہ داخل کرے بہشت میں یعنی ابتدا بغیر عذاب کے فرمایا اگر کوتاہی کی تو نے بیان کرنے میں یعنی پھیلایا کیا
تو نے سوال کو یعنی اگرچہ کلام مختصر کیا ولیکن سوال اور مطلب بہت بڑی لمبی کی یعنی بڑی بات پوچھی کہ وہ داخل ہونا بہشت کا ہے بعد اسکے تعلیم کیا اسکو
عمل آزاد کر جان کو یعنی بردے کو اور خلاص کر بردے کو کہا اعرابی نے کیا نہیں دونوں ایک یعنی آزاد کرنا جان کا اور خلاص کرنا بردے کا ایک ہی ہیں فرمایا
آزاد کرنا جان کا یہ ہے کہ تنہا اور مستقل ہووے تو ساتھ آزاد کرنے اسکے اور خلاص کرنا بردے کا یہ ہے کہ مدد کرے تو اسکے مول میں اور دے منحہ شیر دار
اور مہربانی اور احسان کر قرابتی ظالم پر کہ تجھ پر ظلم کرتا ہو پس اگر نہ کر سکے تو پس کھلا بھوکے کو اور پلا پیاسے کو اور حکم کر ساتھ اچھی چیز کے اور منع کر
بری چیز سے پھر اگر نہ کر سکے تو پس بند کر اپنی زبان کو مگر سے چیز نیک سے بھلائی کے نقل کی بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** فرمایا نہیں
حاصل کیا آزاد کرنا جان کا یہ کہ آپ خود اپنے بردے کو آزاد کرے اور خلاص کرنا بردے کا یہ کہ اسکے بردے کو آزاد کرنے میں سعی کرے کہ مدد کرے اسکے مول
دینے میں یعنی ایک غلام کو اسکے مالک نے کہا کہ جب تو دے مجھکو اس قدر مال تو تو آزاد ہے اس غلام کو کہتے ہیں مکاتب اس غلام کو مال دینا تاکہ اسکا
کو ادا کرے یہ سعی کرنی اور اسکے رہائی آزاد ہونے میں اور منحہ سے مراد یہ ہے کہ اونٹنی یا بکری کسی محتاج کو دیتے ہیں تاکہ اسکے دودھ سے منتفع ہووے اور وکوف
کہتے ہیں بہت دودھ والے کو پس منحہ کرنا دودھ دار کا نہایت ثواب ہے اور حدیث میں آیا ہے والفیء علی ذی الرحم یعنی احسان اور
مرد بھلائی سے وہ چیز ہے کہ جس میں ثواب ہووے۔ سورت مثال بھلائی کی اور ظاہر یہ ہے کہ مراد بھلائی سے یہاں وہ چیز ہے کہ مقابل برائی
کے ہے پس اس صورت میں بھلائی شامل ہو مباح کو بھی **و عن** عمرو بن عبسة ان النبي صلى الله عليه
وسلم قال من بنى مسجدا ليذكر الله فيه بني له بيت في الجنة ومن اعتق نفسا مسلمة كانت فديته من جهنم ومن شاب شيبة
في سبيل الله كانت له نورا يوم القيامة رواه في شرح السنة ترجمہ روایت ہے عمرو بن عبسہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جو شخص کہ بناوے۔ یعنی مسجد واسطے ذکر کرنے خدا کے اسمیں یعنی واسطے ثواب کے نہ واسطے ریا کے بنایا جاویگا اسکے لیے محل بہشت میں
اور جو شخص کہ آزاد کرے ایک جان مسلمان ہووے گا وہ مسلمان بدلا اسکا آگ دوزخ سے یعنی سبب خلاصی اسکی کا آگ دوزخ سے اور جو شخص کہ بوڑھا
ہو بیچ راہ خدا کے یعنی جہاد میں یا طلب علم میں ہووے گا وہ بڑھاپا اسکے لیے
نور دن قیامت کے یعنی سبب اسکی تاریکیوں سے نقل کی روایت بیچ شرح السنہ کے **ف** یعنی ساتھ اسناد
اپنے کے اور یہ اشارہ ہے طرف اسکے کہ مصنف مصابیح نے بھی یہ حدیث سوائے شرح السنہ کے اور حدیث کی کتابوں میں نقل
الفصل الثالث فصل تیسری **عن** الغريف بن الديلمي قال اتينا واثلة بن الاسقع فقلنا حدثنا حديثا

[illegible] وَقَالَ [illegible] مُضَعَّفَة [illegible]

[illegible] صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [illegible] بِالْعِتْقِ

فَقَالَ اَعْتِقُوْا عَنْهُ يُعْتِقِ اللّٰهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنْهُ مِنَ النَّارِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے [illegible]

ساتھ [illegible] کہ بیان کرو ہمسے ایک حدیث کہ نہ ہو اس میں زیادتی اور نہ کمی [illegible] ایک شخص [illegible] قرآن بھی

[illegible] حالانکہ قرآن [illegible] ہوا ہے [illegible] اور باوجود اسکے زیادتی بھی ہو جاتی ہے

یعنی [illegible] زیادتی کمی کا [illegible] واقع ہوئی ہے [illegible] کہا [illegible] سوائے اسکے نہیں کہ ارادہ

رکھتا ہے [illegible] حدیث [illegible] رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس [illegible] ایک یار

کہ [illegible] اپنے نفس [illegible] پس فرمایا حضرت نے آزاد کرو اسکی طرف سے یعنی غلام

آزاد کرو [illegible] نقل کی ہے ابوداؤد نے **ف** [illegible]

[illegible] اور کلام [illegible] روایت کرو

حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] معلوم ہوا [illegible] روایت کو

حدیث کا [illegible] **وَعَنْ** سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اَفْضَلُ الصَّدَقَةِ [illegible] رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہے سمرہ بیٹے جندب کے سے کہ فرمایا رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر [illegible] صدقہ [illegible] نقل کی ہے بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** یعنی کسی

کے غلام کو آزاد کروا [illegible]

کا ہے یہ باب اِعْتَاقِ الْعَبْدِ الْمُشْتَرَكِ وَشِرَى الْقَرِيْبِ وَالْعِتْقِ فِي الْمَرَضِ یہ باب ہے بیچ بیان آزاد کرنے

غلام مشترک [illegible] **ف** آزاد کرنے غلام مشترک [illegible]

[illegible] آزاد کرے [illegible] اختلاف ہے [illegible] درمیان ابو حنیفہ اور صاحبین کے کہ آزاد کرنا [illegible]

[illegible] امام ابو حنیفہ [illegible] صاحبین کہتے ہیں [illegible]

[illegible] آزاد ہو جاتا ہے [illegible] اختلاف [illegible]

[illegible] آگے ہوگا

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ فِيْ عَبْدٍ وَكَانَ لَهُ مَالٌ يَبْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ قُوِّمَ الْعَبْدُ عَلَيْهِ قِيْمَةَ عَدْلٍ فَاَعْطٰى شُرَكَاءَهُ حِصَصَهُمْ وَعَتَقَ عَلَيْهِ الْعَبْدُ وَاِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ [illegible]

روایت ہے ابن عمر سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ آزاد کرے حصہ اپنا غلام میں [illegible]

مول غلام کو [illegible] قیمت [illegible] پس دیے جاویں اس کے

شریکوں کو حصے ان کے اور آزاد ہو [illegible] غلام [illegible] پس تحقیق آزاد ہوا اس سے جو کہ آزاد ہوا [illegible]

کی ہے بخاری اور مسلم نے **ف** [illegible] آزاد ہو جاوے گا غلام [illegible]

اگر معتق مفلس ہو تو جسقدر آزاد ہوا آزاد ہوا اور جو حصہ نہ آزاد ہوا غلام رہا اور آزادی اور بندگی تجزی ہوتی ہیں اور تکلیف نہ دیا جاوے شریک ساتھ آزاد کرنے حصے اپنے کے واسطے سعی کے بلکہ جائز ہے بیچنا اسکا غلام اور یہ مذہب امام شافعی کا ہے اور مذہب امام اعظم کا باوجودیکہ قائل ہیں وہ ساتھ تجزی آزادی اور بندگی کے یہ ہے کہ اگر معتق غنی ہو تو حصہ شریک کا پھیر دے یا سعی کراوے شریک غلام سے یا آزاد کرے غلام کو اور اگر مفلس ہو تو حصہ شریک کا [illegible] آتا لیکن شریک یا سعی کراوے یا آزاد کر دے اور ولا دونوں کے لیے ہے اور صاحبین کہتے ہیں کہ حالت تونگری میں معتق حصہ پھیر دے شریک کا اور حالت مفلسی میں سعی کراوے شریک غلام سے اور ولا معتق کے لیے ہوتا ہے بسبب نہ تجزی ہونے آزادی کے اور سعی اس حالت میں ہے کہ غلام تکلیف دیا جاتا ہے [illegible] اس مقدار جو حاصل ہو نہ قیمت کی شریک کے لیے اور بعضوں نے کہا کہ خدمت لے غلام شریک کی بقدر اُس حصے کے جو اُسکی ملک میں ہے

وعن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من أعتق شقصا في عبد أعتق كله إن كان له مال فإن لم يكن له مال استسعي العبد غير مشقوق عليه متفق عليه اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جو شخص کہ آزاد کرے حصہ اپنے غلام میں آزاد کیا گیا کل اُسکا یعنی معتق پر لازم ہے اگر ہو واسطے اسکے مال یعنی اسقدر کہ پہنچے قیمت باقی غلام کو پس حصہ پھیر دیگا اسکا پس اگر نہ ہو واسطے اُس کے مال سعی کروایا جاوے غلام یعنی [illegible] جسکے کہ آزاد ہوئی اس حالت میں کہ مشقت نہ ڈالی جاوے اُسپر یعنی نہ تکلیف دیا جاوے ساتھ اس چیز کے کہ شاق ہو اُسپر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف صاحبین کا قائل ہے

وعن عمران بن حصين أن رجلا أعتق ستة مملوكين له عند موته لم يكن له مال غيرهم فدعا بهم رسول الله صلى الله عليه وسلم فجزأهم أثلاثا ثم أقرع بينهم فأعتق اثنين وأرق أربعة وقال له قولا شديدا رواه مسلم ورواه النسائي عنه وذكر لقد هممت أن لا أصلي عليه بدل وقال له قولا شديدا وفي رواية أبي داود قال لو شهدته قبل أن يدفن لم يدفن في مقابر المسلمين اور روایت ہے عمران بن حصین سے یہ کہ ایک شخص نے آزاد کیے چھ غلام اپنے وقت مرنے اپنے کے نہ تھا واسطے اُسکے مال سوائے اُن غلاموں کے پس بلایا اُن غلاموں کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور حصے کیے اُن کے تین پھر قرعہ ڈالا درمیان اُن کے پس آزاد کیے دو اور غلام رکھے چار اور فرمایا اُسکے حق میں کلام سخت یعنی تہدید کا نقل کی یہ مسلم نے اور نقل کی یہ نسائی نے عمران سے اور ذکر کیا بیچ عبارت کے البتہ تحقیق قصد کیا تھا میں نے کہ نہ پڑھوں میں نماز جنازہ اُسپر بجائے اس عبارت کے وقال له قولا شديدا اور بیچ روایت ابو داؤد کی ہے کہ فرمایا حضرت نے یعنی واسطے تشدید و تنبیہ کے کہ اگر حاضر ہوتا میں اُسکے جنازہ پر پہلے دفن کے تو نہ دفن کیا جاتا مسلمانوں کی قبروں میں

ف [illegible] آزاد ہیں اور چار غلام ہیں اور اس سے معلوم ہوا کہ آزاد کرنا حالت مرض موت میں بمنزلہ وصیت کے ہے [illegible] تہائی مال میں [illegible] ساتھ [illegible] وصیت اور تصدق [illegible] ہوتی ہے تہائی مال میں [illegible] نے کہ یہ حکم حضرت نے اسلیے کیا کہ [illegible] غلام [illegible] ہوتے تھے اور مساوی ہوتے تھے قیمت میں کہا نووی نے مذہب ابو حنیفہ کا یہ ہے کہ آزاد ہوگا ہر ایک سے تہائی حصہ اور سعی کروایا جاوے باقی میں اور حضرت نے اُس شخص پر جو غصہ فرمایا بسبب مکروہ جاننے اس فعل کے ہے کہ کس واسطے سب غلاموں کو آزاد کیا اور رعایت وارثوں کی نہ کی اور اسلیے جاری کیا اسکو تعالیٰ نے بسبب شفقت و رحم کے تیموں پر اور اس سے معلوم ہوا کہ میت کو فعل نا مشروع پر بعد اُس کے مرنے کے برا کہہ سکتے ہیں اور یہ جو وارد ہوا ہے [illegible] مگر [illegible] صورت کے ہے

وعن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يجزي ولد والده إلا أن يجده مملوكا فيشتريه فيعتقه رواه مسلم اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں بدلا اتار سکتا کوئی لڑکا اپنے باپ کے احسان کا مگر اس طرح سے کہ پاوے اسکو غلام پس خرید کرے اسکو پس آزاد کرے اسکو نقل کی یہ مسلم نے ف ظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ باپ پر خریدنے کے آزاد نہیں ہوتا جب تک آزاد نہ کرے تو آزاد ہو [illegible] اصحاب ظواہر کا یہی مذہب ہے

اور چھوڑا اس نے کہ بیچ ڈالا ملک میں آنے کے آزاد ہو جاتا ہے اور حدیث کہ اول دوسری فصل میں آتی ہے مرکب ہے ذہبین اور اس حدیث کے بھی یہی معنی ہیں
کہا مطلب اسکا یہ ہے کہ سبب بیچنے کے پھر ہو جاتا ہے آزاد کہ اسکو سبب نہ ہونا اس کے کہ بیچ میں احتیاج ہے بعد خریدنے کے سبب کہنے کی کہ
آزاد کیا بیٹے باپ کو آزاد ہو جاتا ہے ساتھ نفس خریدنے کے ۔ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ دَبَّرَ مَمْلُوْكًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ مَالٌ
غَيْرُهٗ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ يَّشْتَرِيْهِ مِنِّيْ فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ النَّحَّامِ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ
لِّمُسْلِمٍ فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَدَوِيُّ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ فَجَاءَ بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَفَعَهَا اِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ
اِبْدَأْ بِنَفْسِكَ فَتَصَدَّقْ عَلَيْهَا فَاِنْ فَضَلَ شَيْءٌ فَلِاَهْلِكَ فَاِنْ فَضَلَ عَنْ اَهْلِكَ شَيْءٌ فَلِذِيْ قَرَابَتِكَ فَاِنْ فَضَلَ عَنْ ذِيْ قَرَابَتِكَ
شَيْءٌ فَهٰكَذَا وَهٰكَذَا يَقُوْلُ فَبَيْنَ يَدَيْكَ وَعَنْ يَّمِيْنِكَ وَعَنْ شِمَالِكَ اور روایت ہے جابر سے یہ کہ ایک شخص نے انصار میں سے مدبر
کیا غلام کو اور نہ تھا اسکے پاس کچھ مال سوا اس غلام کے پس پہنچی یہ خبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پس فرمایا کون شخص ہے کہ خریدے اسکو مجھ سے پس
خرید لیا اسکو نعیم بن نحام نے بدلے آٹھ سو درہم کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور مسلم کی ایک روایت میں یوں ہے پس خرید لیا اسکو نعیم
بن عبد اللہ عدوی نے آٹھ سو درہم کو پس لایا نعیم آٹھ سو درہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس دیے حضرت نے وہ درہم اس شخص کو پھر فرمایا کہ
پہلے اپنی جان پر پس ثواب حاصل کر بسبب اسکے پھر اگر بچ رہے کچھ پس خرچ کر اپنے اہل و عیال پر پس اگر بچ رہے اہل و عیال پر سے کچھ پس
واسطے اپنے قرابت والوں کے پھر اگر بچ رہے اپنے قرابت والوں پر سے کچھ پس اس طرح اور اس طرح کہتا ہے راوی یعنی تقسیم کرتا ہے اس طرح اور اس طرح کہ
کہ خرچ کر آگے اپنے اور داہنے اپنے اور بائیں اپنے یعنی اللہ واسطے سائلوں کو کہ آگے اور داہنے اور بائیں بیٹھے ہیں **ف** مدبر کہتے ہیں
کہ کہے شخص اپنے غلام کو کہ بعد مرنے میرے کے تو آزاد ہے پس ایسے غلام کا بیچنا امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک جائز ہے بنابر اس حدیث کے
اور امام اعظم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مدبر دو طرح کا ہوتا ہے ایک مدبر مطلق اور دوسرا مدبر مقید مدبر مطلق وہ غلام ہے کہ کہے مالک اسکا کہ بعد مرنے
میرے کے تو آزاد ہے اور مدبر مقید وہ غلام ہے کہ کہے مالک اسکا اس بیماری میں اگر میں مرگیا تو تو آزاد ہے پس مدبر مطلق کا حکم یہ ہے کہ نہیں جائز
مالک کو نکالنا اسکا اپنے ملک سے مگر ساتھ آزاد کرنے کے یعنی نہ بیچنا اسکا درست ہے اور نہ ہبہ کرنا لیکن آزاد کرنا اسکا درست ہے اور جائز ہے
خدمت کروانی اس سے اور لونڈی ہو تو جائز ہے اس سے صحبت کرنی مالک کو اور نکاح کر دینا اسکا بغیر رضا اسکی کے اور جب مالک مر جاوے
تو وہ آزاد ہو جاتا ہے مالک کے تہائی مال میں سے اور اگر نہ نکل سکے تہائی میں سے تو بحساب تہائی کے آزاد ہوگا اور مدبر مقید کا بیچنا درست ہے
اور اگر پائی جاوے شرط یعنی وہ مر جاوے اسی مرض میں تب وہ آزاد ہو جاتا ہے مانند آزاد ہونے مدبر مطلق کے پس اس حدیث میں جو دلیل کرتے ہیں
کہا اس مدبر کو حضرت نے بیچا وہ مدبر مقید ہوگا اور سب نسخوں میں ابن نحام ہے لکھا ہے علماء نے کہ یہ غلط ہے اور صواب فاشتراہ النحام چاہیے کہ نحام
نعیم ہے اور وہی نحام ہے یہ نام اسکا اسلیے ہوا کہ فرمایا تھا حضرت نے کہ داخل ہوا میں جنت میں پس سنی میں نے اس میں نحمہ نعیم کی اور نحمہ
کہتے ہیں کھانسنے کو اور مولا ان کا عدوی ہے **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسری عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَّلَكَ ذَا رَحِمٍ مَّحْرَمٍ فَهُوَ حُرٌّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ روایت ہے حسن بصری سے کہ نقل کی سمرہ
نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جو شخص کہ مالک ہو ذی رحم محرم یعنی ناتے دار کا یعنی بسبب خریدنے کے یا ہبہ کے یا میراث
کے پس وہ آزاد ہے نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ نے **ف** مثلاً باپ نے بیٹے کو مول لیا یا کسی کے ملک میں تھا بیٹے نے
باپ کو مول لیا یا بھائی نے بھائی کو مول لیا پس وہ مول لیتے ہی آزاد ہو جاتا ہے اور ذی رحم وہ ہے کہ قرابت ولادت کی رکھتا ہو ساتھ اس کے

ملکیت میں ہو اور یہ شامل ہے بیٹی کو اور باپ کو اور بھائی کو اور چچا کو اور بھتیجے کو اور سوا اسکے اور محرم وہ کہ نکاح اس سے جائز نہو پس چچا کا بیٹا اور مانند
اسکے نکل گئے اس تعریف سے اور کہا نووی نے کہ اختلاف کیا ہے علماء نے بیچ آزاد ہونے قرابت کے جبکہ ملک میں آویں پس کہا اہل ظاہر نے کہ نہیں آزاد
ہوتا کوئی ان میں سے بسبب ملک میں آنے کے بلکہ ضرور ہے آزاد کرنا اور دلیل پکڑی ہے انہوں نے ساتھ حدیث ابی ہریرہ کے ۔ اور کہا جمہور
علماء نے ہے آزاد ہوں اصل یعنی باپ دادا [illegible] اگرچہ اوپر تک ہوں اور [illegible] اگرچہ نیچے تک ہوں [illegible] اور مختلف ہوئے
بیچ [illegible] سوا ان کے پس کہا شافعی نے اور علماء ان کے کہ نہیں آزاد ہوتے سوا ان کے ۔ [illegible] اور کہا مالک نے
کہ آزاد ہو جاتے ہیں بھائی بھی اور ایک روایت ان سے یہ ہے کہ آزاد ہوتے ہیں سب ذوی الارحام محرم اور تیسری روایت انکی مانند مذہب شافعی کے
اور کہا ابو حنیفہ نے کہ آزاد ہو جاتے ہیں سب ذوی الارحام محرم موافق حدیث کے **وعن** ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
اذا ولدت امۃ الرجل منہ فھی معتقۃ عن دبر منہ او بعدہ رواہ الدارمی اور روایت ہے ابن عباس سے کہ نقل کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے فرمایا جس وقت کہ جنے لونڈی کسی مرد کی اس مرد سے یعنی مالک سے پس وہ لونڈی آزاد ہو جاوے گی پیچھے مرنے اسکے یا فرمایا بعد مرنے اسکے کے
نقل کی یہ دارمی نے **ف** یعنی ام ولد لونڈی کی اولاد اسکے مالک سے ہوئی بعد مرنے مالک کے وہ آزاد ہو جاتی ہے [illegible] زندگی میں آزاد نہیں
ہوتی لیکن مالک اسکو [illegible] سکتا اور نہ بخش سکتا ہے اور اس پر اجماع ہے علماء کا اور جو روایت کہ جابر سے آئی ہے [illegible] تفصیل اسکی حدیث
آئندہ میں آوے گی ۔ مولانا **وعن** جابر قال بعنا امھات الاولاد علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و ابی بکر فلما کان
عمر نھانا عنہ فانتھینا رواہ ابو داؤد اور روایت ہے جابر سے کہا بیچیں ہم نے مائیں اولاد کی بیچ زمانہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اور
حضرت ابو بکر کے وقت میں پھر جب خلیفہ ہوئے حضرت عمر منع کیا ہمکو بیچنے سے پس باز رہے ہم نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** یعنی
ام ولد بیچتے ہم [illegible] یعنی لونڈیاں کہ جنے مالکوں سے بچے جنہیں اور یہاں ایک شکال وارد ہوتا ہے کہ جب حضرت کے وقت میں اور حضرت ابو بکر کے
وقت میں ان کو بیچتے تھے تو حضرت عمر نے کیوں منع کیا جواب اسکا یہ ہے کہ احتمال ہے کہ منسوخ ہو گیا ہو حضرت کے زمانہ میں اور وہ کہ منسوخ ہو گیا ہوگا
ان حضرت کو نہ پہنچی ہو [illegible] یا ان کا دلیل نہیں ہو سکتا دلیل جب ہو کہ حضرت کو معلوم ہو اور حضرت نے رکھا ہو
اور احتمال یہ بھی ہے کہ بیچنا ان کا حضرت کے زمانہ میں ہو پہلے نسخ ہونے کے اور حضرت ابو بکر بھی بسبب کم ہونے مدت خلافت کے
اور مشغول رہنے کے [illegible] اس پر مطلع نہ ہوئے بعد ان کے منع کیا حضرت عمر نے اس سے بسبب اسکے کہ پہنچی تھی ان کو نہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کی بیچ اسکے **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اعتق عبدا ولہ مال فمال العبد لہ الا ان
یشترط السید رواہ ابو داؤد و ابن ماجۃ اور روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ آزاد کرے غلام کو
اور غلام کا مال ہو پس مال غلام کا اسکے واسطے ہے مگر یہ کہ شرط کرے مالک نقل کی یہ ابو داؤد اور ابن ماجہ نے **ف** غلام مالک مال کا
نہیں ہوتا یعنی [illegible] ہوگا اور یہ کہ مالک کے اذن سے جو اسنے کسب و تجارت کی ہو اور اس سے مال حاصل ہو وہ مال مالک کی ہے
واسطے کہ غلام اور جو کچھ اسکے پاس ہے ملک مولی کی ہے یعنی یہ گمان نہ کرے کہ مال کہ غلام کے پاس ہو اور وہ آزاد ہوا وہ مستحق ملکیت کا ہوا
اس [illegible] پس غرض یہ کہ مال ملک مالک کی ہے اور غلام کو اس سے بہرہ نہیں مگر یہ کہ دے مالک وقت آزاد کرنے کے کہ مال تیرا غلام کی
[illegible] مال [illegible] ہو گا مالک کی طرف سے غلام کے لیے بعد آزاد ہونے کے **وعن** ابی الملیح عن ابیہ ان رجلا اعتق
شقصا من غلام فذکر ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لیس للہ شریک فاجاز عتقہ رواہ ابو داؤد اور روایت ہے ابی الملیح

سے نقل کی ہے اپنے باپ سے یہ کہ ایک شخص نے آزاد کیا ایک حصہ غلام میں سے پس ذکر کیا گیا یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس فرمایا نہیں واسطے خدا کے کوئی شریک پس اجازت دی حضرت نے آزاد ہونے اسکی یعنی حکم کیا ساتھ آزاد ہونے سارے غلام کے نقل کی یہ ابو داؤد نے
ف یعنی جو کام کہ خدا کے لئے کریں اور جنس عبادت سے ہو اس میں یہ کہ حصہ غیر کا شریک کرنا چاہیے پس آزاد کرنا بعض غلام کا اور بندہ رکھنا بعض اسکے کا مناسب نہیں اور آگے ہونے اس حدیث کا ظاہر دلالت کرتا ہے اوپر مذہب صاحبین کے اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک معنی اسکے یہ ہیں کہ حکم کیا اور ثابت ہوئی حضرت نے ساتھ آزاد ہونے سارے غلام کے **وَعَنْ** سَفِيْنَةَ قَالَ كُنْتُ مَمْلُوْكًا لِاُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ اُعْتِقُكَ وَاَشْتَرِطُ عَلَيْكَ اَنْ تَخْدُمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عِشْتَ فَقُلْتُ اِنْ لَّمْ تَشْتَرِطِيْ عَلَيَّ مَا فَارَقْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عِشْتُ فَاَعْتَقَتْنِيْ وَاشْتَرَطَتْ عَلَيَّ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے سفینہ سے کہا تھا میں ملک میں ام سلمہ کے یعنی بندہ تھا ان کا پس کہا ام سلمہ نے کہ آزاد کرتی ہوں میں تجھکو یعنی ارادہ رکھتی ہوں تیرے آزاد کرنے کا اور شرط لگاتی ہوں تجھ پر یہ کہ خدمت کرے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی جب تک کہ زندہ ہے لیکن میں نے کہا کہ اگر نہ شرط کرے تو مجھ پر تو بھی نہ جدا ہونگا میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے جب تک کہ جیتا رہوں یعنی تیری شرط لگانے کی کیا حاجت ہے میں تو آپ حضرت کی خدمت کرنی سعادت جانتا ہوں پس آزاد کیا ام سلمہ نے مجھکو اور شرط لگائی مجھ پر خدمت حضرت کی نقل کی یہ ابو داؤد اور ابن ماجہ نے **ف** سفینہ غلام آزاد تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور بعضوں نے کہا کہ غلام آزاد تھے حضرت ام سلمہ کے بیوی حضرت کی انہوں نے آزاد کیا شرط مذکور لگا کر اور سفینہ لقب تھا ان کا اور نام ان کا تھا مہران یا رومان یا ریاح اور سفینہ کشتی کو کہتے ہیں خدمت کیا کرتے تھے یاروں کی وقت سفر کے سامان بوجھ لوگوں کا اپنی پیٹھ پر اٹھا لیتے تھے اسی سبب سے سفینہ ان کا لقب ہوا کہ معنی کشتی کے ہیں یعنی جیسے کشتی بوجھ اٹھاتی ہے ویسے ہی یہ بھی بوجھ اٹھا لیتے تھے کہا ہے یہ ایک لشکر میں تھے کہ جنگل میں راہ بھول گئے ایک شیر پیدا ہوا اور بتایا راستہ جنگل کا اور کہا اے شیر میں سفینہ ہوں غلام رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا پس شیر چاپلوسی کی کرنے لگا اور بتا دیا راستہ ان کو ساتھ اپنے **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُكَاتَبُ عَبْدٌ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنْ مُكَاتَبَتِهِ دِرْهَمٌ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی شعیب سے اور شعیب نے نقل کی اپنے دادا سے اور دادا نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ مکاتب غلام ہے جب تک کہ باقی رہے بدل کتابت اسکی سے ایک درہم یعنی مثلاً نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** مکاتب اس غلام کو کہتے ہیں کہ مالک اسکو کہہ دے کہ اسقدر روپیہ جب تو ادا کرے گا تو آزاد ہے پس فرمایا کہ جب تک ایک درہم بھی باقی رہیگا غلام رہیگا جب سب روپیہ ادا کریگا تب آزاد ہوگا یہ نہیں ہو سکتا کہ بحساب روپوں کے کہ پہونچائے ہیں بعض اسکا آزاد ہو جاوے **وَعَنْ** اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ لِاِحْدَاكُنَّ مُكَاتَبٌ وَكَانَ عِنْدَهٗ مَا يُؤَدِّيْ فَلْتَحْتَجِبْ مِنْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ام سلمہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی عورتوں سے جس وقت کہ ہو نزدیک مکاتب ایک تمہارے کے اسقدر روپیہ کہ تمام ادا کر دے سکے پس چاہیے کہ پردہ کرے اس سے یعنی ایک تمہاری کہ وہ مالک اسکی ہو نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے **ف** یعنی اگرچہ مکاتب نے جب تک کہ تمام بدل کتابت نہیں ادا کیا ہے غلام ہے اور محرم ہے پردہ کرنا اس سے لازم نہیں ولیکن اگر رکھتا ہو بدل کتابت کو یہاں تک کہ بدل ادا کر سکتا ہو اس سے پردہ کرنا چاہیے راہ تورع اور احتیاط کی اسلئے کہ جب قدرت رکھتا ہو ادا کی تو گویا بالفعل ادا کر چکا اور ذمہ میں ہے کہ یہ خاص حضرت نے اپنی بیویوں کے لئے فرمایا اسلئے کہ پردہ انکا بڑا تھا نسبت اور عورتوں کے فرمایا اللہ تعالی نے لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ یعنی نہیں

فرمایا تمہارا عورتوں سے ہے وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ
كَاتَبَ عَبْدَهُ عَلٰى مِائَةِ أُوْقِيَّةٍ فَأَدَّاهَا إِلَّا عَشْرَ أَوَاقٍ أَوْ قَالَ عَشَرَةَ دَنَانِيْرَ ثُمَّ عَجَزَ فَهُوَ رَقِيْقٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ
اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی شعیب سے اور شعیب نے نقل کی اپنے دادا سے کہ بیشک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جس شخص نے کہ مکاتب کیا اپنے غلام کو سو اوقیہ پر پس ادا کیے اُس نے سب مگر دس اوقیہ ادا نہ کیے یا کہا دس دینار باقی رہے پھر عاجز ہوا
بیشک راوی ہے پھر عاجز ہوگیا اور باقی ہے پس وہ مکاتب غلام ہے نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے **ف** کہا ابن مالک نے یہ دلالت
کرتا ہے کہ عاجز ہونا مکاتب کا ادا کرنے بعض بدل کتابت سے ساتھ عاجز ہونے اسکے کہ کل سے پس جائز ہے مالک کو فسخ کرنا کتابت اسکی کا
پس ہو جاوے گا غلام جیسا کہ تھا اور دلالت کرتا ہے مفہوم قول عجز کا اس پر کہ جو کچھ ادا کیا اُس نے اپنے مالک کو وہ مالک ہی کا ہے **وَعَنِ**
ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَصَابَ الْمُكَاتَبُ حَدًّا أَوْ مِيْرَاثًا وَرِثَ بِحِسَابِ مَا عَتَقَ مِنْهُ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَ
التِّرْمِذِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ قَالَ يُؤَدَّى الْمُكَاتَبُ بِحِصَّةِ مَا أَدَّى دِيَةَ حُرٍّ وَمَا بَقِيَ دِيَةَ عَبْدٍ وَضَعَّفَهُ اور روایت ہے ابن عباس سے
کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جس وقت کہ مستحق ہو مکاتب دیت کا یا میراث کا وارث ہو تو پاوے اس قدر جتنا کہ آزاد ہوا اس سے نقل
کی یہ ابو داؤد اور ترمذی نے اور ایک روایت ترمذی کی میں یوں ہے کہ فرمایا حضرت نے دیت دیا جاوے مکاتب ساتھ حصہ اس چیز کے
کہ ادا کیا ہے بدل کتابت سے آزاد کی اور باقی دیت غلام کی اور ضعیف کہا اسے ترمذی نے **ف** مستحق ہو مکاتب الخ یعنی یہ کہ جب
ثابت ہو مکاتب کے لیے دیت یا میراث تو ثابت ہوگی واسطے اس کے موافق اس چیز کے کہ آزاد ہوا ہے جیسے اگر ادا کیا آدھا بدل کتابت پھر مرا
باپ اُس کا اُس حال میں کہ وہ آزاد تھا اور کوئی اور وارث اُسنے نہ چھوڑا سوا بیٹے مکاتب کے تو وارث ہوگا بیٹا مکاتب آدھے مال کا یا آدھا
بدل کتابت مکاتب نے ادا کیا تھا کہ اسکو کسی نے مار ڈالا تو قاتل ادا کرے آدھی دیت آزاد کی اسکے وارثوں کو اور اسکے مالک کو آدھی دیت غلام کی
کہ آدھی قیمت اسکی ہے مثلاً کتابت کی تھی ہزار درہم پر اور قیمت اسکی سو درہم ہے پس ادا کیے اُسنے پانسو درہم تب مار ڈالا تو غلام کے
وارثوں کے لیے دیوے پانسو درہم کہ آدھی دیت آزاد کی ہے اور اسکے مالک کو پچاس درہم دیوے کہ آدھی قیمت اسکی ہے اور اس حدیث سے
معلوم ہوتا ہے کہ مکاتب آزاد ہو بقدر اس چیز کے کہ ادا کی بدل کتابت سے اور اس پر عمل کیا ہے نخعی نے فقط اور کسی نے اس پر عمل نہیں کیا اور
حدیث باوجود ضعیف ہونے کے معارض ہے ساتھ دونوں حدیثوں صحیح کے کہ عمرو بن شعیب سے اوپر گذریں کہ ان سے معلوم ہوا کہ وہ غلام
جب تک کہ باقی ہے اس پر کچھ بھی ہے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ عَمْرَةَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ
أُمَّهُ أَرَادَتْ أَنْ تَعْتِقَ فَأَخَّرَتْ ذٰلِكَ إِلٰى أَنْ تُصْبِحَ فَمَاتَتْ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَقُلْتُ لِلْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ أَيَنْفَعُهَا أَنْ أُعْتِقَ
عَنْهَا فَقَالَ الْقَاسِمُ أَتٰى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أُمِّيْ هَلَكَتْ فَهَلْ يَنْفَعُهَا أَنْ أُعْتِقَ
عَنْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ رَوَاهُ مَالِكٌ روایت ہے عبد الرحمن بن ابی عمرہ انصاری سے یہ کہ اسکی
ماں نے ارادہ کیا یہ کہ آزاد کرے غلام پس دیر لگائی آزاد کرنے میں صبح تک پس مر گئی کہا عبد الرحمن نے پس کہا میں نے قاسم بن محمد کو کیا نفع
کرے گا میری ماں کو یہ کہ آزاد کروں میں اسکی طرف سے پس کہا قاسم نے آئے سعد بن عبادہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس کہا تحقیق
ماں میری مر گئی ہے پس کیا نفع کریگا اسکو یہ کہ آزاد کروں میں اسکی طرف سے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ ہاں نقل کیا اس کو امام مالک نے **ف** قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق جو کہ ساتھ فقہا مدینہ منورہ میں مشہور تھے ان میں سے

ایک یہ بھی ہے اور دونوں [illegible] اور اس بات پر اتفاق ہے کہ صدقہ مالی کا ثواب میت کو پہونچتا ہے اور عبادت بدنی کے ثواب پہونچنے میں
اختلاف ہے اور صحیح یہ ہے کہ اسکا بھی ثواب پہونچتا ہے **وعن** یحیی بن سعید قال توفی عبد الرحمن بن ابی بکر فی نوم نامہ فاعتقت عنہ
عائشۃ اختہ رقابا کثیرۃ رواہ مالک اور روایت ہے یحیی ابن سعید سے کہ کہا وفات کیے گئے عبد الرحمن بن ابی بکر وقت سونے کے کہ سوتے تھے
یعنی ناگہان مر گئے پس آزاد کیے بہت بردے انکی طرف سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے انکی بہن نے نقل کی مالک نے **ف** سبب بردے آزاد کرنے کا یہ تھا
کہ انہوں نے بردے آزاد کرنے کی وصیت کی تھی پس حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے انکی طرف سے آزاد کیے اور یا یہ کہ ناگہانی موت میں ایک طرح کا نقصان ہے
حضرت عائشہ غمگین ہوئیں اور بہت سے بردے آزاد کیے تاکہ اس نقصان کا تدارک ہو **وعن** عبد اللہ بن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم [illegible] اور روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے جس شخص نے خریدا غلام [illegible] یا مال اسکا یعنی جو اسکے ساتھ مال ہے تو وہ مال بیچنے والے کا ہے مگر یہ کہ شرط کرے
وہ کہ مال اسکی ملک کا ہے [illegible]

باب الایمان والنذور

یہ باب ہے بیچ بیان قسموں اور نذروں کے **ف** قسم کی تین قسمیں
ہیں ایک غموس اور وہ یہ ہے کہ قسم کھاوے امر گذشتہ یا حال پر جھوٹ قصدا جیسے کہ قسم ہے میں نے یہ کام کیا حالانکہ نہ کیا ہو یا کہے [illegible] ہزار
درہم ہیں پاس میرے اور واقع میں وہ جانتا ہے اسکا جھوٹ ہونا اور حکم اس قسم کا یہ ہے کہ گنہگار ہوتا ہے اسکا کھانے والا اور نہیں کفارہ آتا ہے مگر توبہ کرے
اور دوسرے لغو وہ یہ ہے کہ قسم کھاوے امر ماضی پر یا حال پر اس حال میں کہ وہ گمان کرے کہ وہ اسی طرح ہے جس طرح کہ کہا اور ہو وہ امر خلاف اسکے
مثلا کہے کہ واللہ کیا ہے میں نے اس طرح [illegible] گمان کرتا ہے کہ کیا ہے یا دیکھا ایک شخص کو دور سے پس کہا واللہ یہ زید ہے پس
گمان کیا اسکو زید حالانکہ وہ عمرو تھا اور حکم اسکا یہ ہے کہ امید ہے کہ نہیں ماخوذ ہوگا اس قسم کا کھانے والا اور تیسری ہے منعقدہ اور وہ یہ ہے کہ قسم
کھاوے ایک کام کے کرنے پر یا نہ کرنے پر زمانہ آیندہ میں اور حکم اسکا یہ ہے کہ کفارہ واجب ہوتا ہے اگر خلاف قسم کے کرے اور منعقدہ میں بعضی قسمیں ایسی
ہوتی ہیں کہ واجب ہوتا ہے پورا کرنا انکا جیسے قسم کھاوے کہ فرض کو ادا کرے یا ترک کرے گناہ کو مثلا کہے قسم ہے اللہ کی میں ظہر کی نماز پڑھوں گا یا
نہ پڑھنا چھوڑوں گا تو ایسی قسم کا پورا کرنا واجب ہوتا ہے اور بعضی ایسی قسمیں ہیں کہ توڑنا انکا واجب ہوتا ہے جیسے کہ قسم کھاوے کرنے گناہ
پر یا ترک کرنے واجبات پر تو اسکا توڑنا واجب ہوتا ہے اور بعضی قسمیں ایسی ہوتی ہیں کہ بہتر ہوتا ہے توڑنا انکا جیسے کہ قسم کھاوے کہ میں
کسی مسلمان سے ترک ملاقات کروں گا [illegible] اور ہے بعضی [illegible] افضل ہے [illegible] محافظت قسم کی اور [illegible] واجب ہونے کفارہ میں
قصدا قسم کھانے والا اور بھول کر قسم کھانے والا [illegible] برابر ہیں اور کفارہ قسم کا یہ ہے کہ بردہ آزاد کرے یا کہ
کھانا دے دس مسکینوں کو [illegible] یا کپڑا دیوے دس مسکینوں کو ہر ایک کو [illegible]
بدن کو [illegible] پس اگر نہیں کفایت کرتا [illegible] تین روزے [illegible] وقت ادا کرنے کفارہ کے [illegible]
رکھے پے در پے اور نہیں [illegible] کفارہ [illegible] قسم کے اور نہیں کفارہ بیچ قسم کافر کے اگرچہ قسم توڑے حالت اسلام میں اور نہیں
صحیح ہے قسم [illegible] اور حروف قسم کے [illegible] ب ت ہیں جیسے کہ کہے واللہ یا باللہ یا تاللہ اور کبھی یہ حروف مقدر ہوتے ہیں
یعنی لفظوں میں نہیں ہوتے جیسے اللہ لافعلن یعنی اللہ [illegible] اور قسم ہوتی ہے ساتھ لفظ اللہ کے یا ساتھ کسی نام کے ناموں سے اسکے مانند رحمن الرحیم
[illegible] اور نہیں [illegible] کی مگر ان ناموں میں [illegible] سوا اللہ تعالی کے [illegible] نام [illegible] علیم
اور حکیم کے یا قسم ہوتی ہے ساتھ ایسی صفت کے صفات اللہ تعالی کے کہ قسم کھائی جاتی ہو ساتھ انکے جیسے عزت اللہ اور جلال اللہ

اور کبریاء اللہ اور عظمت اللہ اور قدرت اللہ کے۔ ساتھ جس صفت کے قسم کھائی جاتی ساتھ اسکے وغیرہ عزت اور جلال اور رحمت اور غضب
اور عذاب اللہ تعالیٰ کے اور نہیں جائز ہے قسم کھانی غیر اللہ کے ساتھ جیسے باپ دادا اور قرآن اور انبیا اور ملائکہ اور کعبہ اور نماز اور روزہ اور حرم
اور زمزم اور تمام شعائر اللہ کے اور ساتھ ان کے اور غیر اللہ قسم ہے اسی طرح قسم ہے سوگند خدا اور سوگند کھاتا ہوں خدا کی اور اسی طرح
عہد اللہ اور میثاق اللہ اور قسم کرتا ہوں اور حلف کرتا ہوں اور شہد اگرچہ نہ کہے لفظ اللہ کا اور اسی طرح قسم ہے یہ کہنا کہ مجھ پر عہد ہے یا یمین ہے یا
عہد ہے اگرچہ نہ اضافت کرے طرف اللہ کے اور اسی طرح قسم ہے یہ کہنا کہ اگر کروں یہ کام تو وہ شخص کافر ہے یا یہودی ہے یا نصرانی ہے یا بری ہے اللہ تعالیٰ سے
اور نہیں ہوتا ہے یمین کافر ساتھ خلاف قسم ہونے کے برابر ہے کہ قسم کھائے زمانہ گذشتہ کی یا زمانہ آئندہ کی اگر ہو جانا یا کفر کے سبب سے تو
اگر ہو نزدیک اسکے یہ کہ یہ کفر ہے اور جلسہ کا ان کے کافر واسطے راضی ہونے اسکے کے ساتھ کفر کے اور نہیں ہے قسم یہ کہنا کہ اگر کرے وہ شخص
یہ کام تو اس پر غضب اللہ کا ہے یا لعنت اسکی ہے یا وہ شخص زانی ہے یا چور ہے یا شراب پینے والا ہے یا کھانے والا بیاج کا ہے اور اسی طرح یہ کہنا
حقا یا وحق اللہ نہیں قسم ہے لیکن اسمیں خلاف کیا ہے ابو یوسف نے اور نہیں ہے قسم سوگند کھاتا ہوں میں ساتھ خدا کے یا ساتھ طلاق بیوی کے
جو کوئی حرام کرے اپنے ملک کو تو حرام نہیں ہوتی لیکن اگر مباح کرے گا اسکو تو اس پر کفارہ آئے گا مثلاً یہ کہا کہ یہ کپڑا مجھ پر حرام ہے تو وہ حرام نہیں
ہوتی لیکن جب پہنے گا تو کفارہ قسم کا دینا آئیگا اور یہ کہنا کہ سب حلال مجھ پر حرام ہیں واقع ہوتا ہے کھانے اور پینے پر اور فتویٰ اس پر ہے کہ طلاق
ہو جاتی ہے اسکی بیوی پر اس کہنے سے بغیر نیت کے اور یہی حکم ہے یہ کہنا کہ حلال مجھ پر حرام ہے اور یہ کہنا کہ جو کچھ داہنے ہاتھ میں لوں مجھ پر
حرام ہے اور جو کوئی ملا دے ساتھ قسم کے لفظ انشاء اللہ کا تو نہیں حانث ہوا یعنی قسم نہ ہوئی اسکے توڑنے سے کفارہ نہیں دینا آتا
کرنے میں النذور اور نذر اسکو کہتے ہیں کہ واجب کرے بندہ نفس پر ایسی چیز کو کہ نہیں واجب لکھا ہے بعض علما نے کہ اجماع کیا ہے مسلمانوں نے صحت
پر کہ صحیح ہے ماننا نذر کا اور واجب ہے پورا کرنا اسکا اگر ہو نذر طاعت اور اگر نذر ہو گناہ نہیں منعقد ہوتی نذر اسکی نزدیک شافعی اور جمہور علما کے اور کہا مالک نے
اور امام احمد نے کہ لازم ہوگا اس پر کفارہ قسم کا بموجب فرمانے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لا نذر فی معصیۃ وکفارتہ کفارۃ یمین کہا علی القاری نے
مرقات میں لکھا ہے کتب نے نذر کی مطلق یا معلق ساتھ ایسی شرط کے کہ ارادہ کرتا ہو ہونے اسکے کا جیسے کہے ان شفی اللہ مریضی اور پائی جاوے
شرط لازم ہے پورا کرنا اسکا اور اگر معلق کرے نذر کو ساتھ ایسی شرط کے کہ نہ ارادہ کرے ہونے اسکا تو اختیار رکھتا ہے چاہے کفارہ قسم کا دے اور چاہے پورا
کرے اسکو مثلاً کہا کہ اگر زنا کروں تو بردہ آزاد کروں تب چاہے کفارہ قسم کا دے اور چاہے بردہ آزاد کرے اور مسائل نذر کے فتاوی میں
مفصل مذکور ہیں جسکو تفصیل اسکی دیکھنی منظور ہو ان میں سے دیکھے اب ایک بات بڑے فائدے کی لکھی جاتی ہے کہ جاننا اسکا ہر ایک کو ضروری
ہے وہ یہ ہے کہ نذر عبادت ہے نہیں کسی کی سوا اللہ کے جائز نہیں نہ نبی کی نہ فرشتے کی نہ ولی کی نہ اور کسی کی چنانچہ مولانا محمد اسحق صاحب رحمہ اللہ
نے مائۃ مسائل میں انچاسویں سوال کا جواب کتابوں معتبرہ سے لکھا ہے اور بیس کے قریب النفس کتابوں کا مشتمل ہے اثبات حرمت نذر لغیر اللہ
کو وہ سب بیان نقل کیا جاتا ہے کہ نذر کرنی اس طرح کہ اگر حاجت میری خدا تعالیٰ بر لاوے تو فلانے ولی کے مزار پر اسقدر نقد یا جنس یا طعام کہ مجھ
سے ہو سکے پہنچاؤنگا یہ درست نہیں اسلئے کہ نذر کی لئے خدا تعالیٰ کے کتنی ایک شرطیں ہیں اگر مستحق ہوں تو نذر صحیح ہوتی ہے ورنہ نہیں صحیح
ہوتی ایک تو یہ کہ جو چیز اپنے اوپر مقرر کرے شرعاً جنس اسکی سے واجب ہو اسلئے اگر کوئی نذر کرے مریضوں کی عیادت کی نذر صحیح نہیں ہوتی
اسلئے کہ اسکی جنس سے شرعاً واجب نہیں دوسرے یہ کہ جو چیز نذر کرے قسم عبادت مقصودہ سے ہو نہ وسیلہ عبادت دوسری کا جیسے وضو وغیرہ کہ
نذر اسکی بھی صحیح نہیں ہوتی تیسرے یہ کہ کوئی فعل یا کوئی عمل واجب نہ ہو جیسے نماز ظہر کہ وہ پہلے ہی فرض ہے پس جو چیز نذر کرے وہ گناہ نہ ہو چنانچہ یہ

شرح منیہ و فتاوے عالمگیری میں بھی ایسا ہی ہے معلوم ہوا کہ اس طرح نذر کرنی کہ فلانے ولی کی قبر پر یہ مقدار نقد یا کھانا پکا کر پہنچاؤنگا صحیح نہیں ہے
کہ وہ پہنچانا نقد و طعام کا کسی جگہ عبادت نہیں ہے لیکن یوں اگر اس طرح کہے کہ اگر حاجت میری خدا تعالیٰ بر لاویگا تو فلانے ولی کی قبر کے خدام فقرا کو کھلاؤنگا
نذر صحیح ہوگی اور پورا کرنا اسکا لازم ہوگا لیکن تخصیص کرنی خدام فقرا مزار ولی کی یہ وفا نذر میں لازم نہیں جس فقیر کو دیگا نذر ادا ہو جاویگی اور اگر کہا
کہ اگر حاجت میری بر آوے گی تو واسطے فلانے ولی کے یا بنام فلانے ولی کے یہ مقدار طعام یا نقد نذر ہے پس اس طرح نذر کرنی باطل ہے بالاجماع اور لینا اسکا طعام کا

حرام ہے چنانچہ بحرالرائق میں لکھا ہے

وأما النذر الذي ينذره أكثر العوام على ما هو مشاهد كأن يكون لإنسان غائب أو مريض أو له حاجة ضرورية فيأتي بعض
اور جو نذر کہ کرتے ہیں اکثر عوام جیسے کہ دیکھا جاتا ہے کہ ہووے کسی کا غائب یا بیمار یا اسکو ہو حاجت ضروری پس آوے بعض
الصلحاء فيجعل ستره على رأسه فيقول يا سيدي فلان إن رد غائبي أو عوفي مريضي أو قضيت حاجتي فلك من
مزارات صلحا میں پھر کرے اپنے سر پر پردہ اسکا پھر کہے اے سید میرے فلانے اگر آوے غائب میرا یا عافیت دیجیو بیمار میرا یا روا کی جاوے حاجت میری پس واسطے تیرے
الذهب كذا أو من الفضة كذا أو من الطعام كذا أو من الماء كذا أو من الشمع كذا أو من الزيت كذا فهذا النذر باطل بالإجماع
سونا مقدر ہے یا چاندی مقدر یا کھانا مقدر یا پانی مقدر یا شمع مقدر یا زیت مقدر پس یہ نذر باطل ہے بالاجماع
لوجوه منها أنه نذر لمخلوق والنذر للمخلوق لا يجوز لأنه عبادة والعبادة لا تكون لمخلوق ومنها أن المنذور له ميت والميت
کئی سبب سے ایک تو یہ کہ نذر مخلوق کی ہے اور نذر مخلوق کی جائز نہیں اسلئے کہ نذر عبادت ہے اور عبادت مخلوق کی درست نہیں اور جسکی نذر کی وہ میت ہے اور میت
لا يملك ومنها أنه ظن أن الميت يتصرف في الأمور دون الله واعتقاده ذلك كفر اللهم إلا أن يقول يا الله
مالک نہیں ہوتا اور یہ سبب ہے کہ اس نے گمان کیا کہ میت تصرف کرتا ہے امور میں سوا اللہ تعالیٰ کے اور اعتقاد کرنا اسکا کفر ہے مگر یہ کہ کہا جاوے اے اللہ
إني نذرت لك إن شفيت مريضي أو رددت غائبي أو قضيت حاجتي أن أطعم الفقراء الذين بباب السيدة
میں نے نذر کی تیری اگر شفا دیگا تو بیمار میرے کو یا پھیر لاویگا غائب میرے کو یا روا کریگا حاجت میری تو کھلاؤنگا ان فقیروں کو جو دروازہ پر ہیں بی بی
نفيسة أو الفقراء الذين بباب الإمام الشافعي أو الإمام الليث أو أشتري حصرا لمساجدهم أو زيتا لوقودها
نفیسہ کے یا ان فقیروں کو جو دروازہ پر ہیں امام شافعی کے یا امام لیث کے یا خریدوں گا بوریے انکی مسجدوں کے یا تیل واسطے روشنی کے
أو دراهم لمن يقوم بشعائرها إلى غير ذلك مما يكون فيه نفع للفقراء والنذر لله عز وجل وذكر الشيخ إنما هو لبيان
یا درہم واسطے انکے جو قائم ہیں ساتھ نشانوں اسکے کے علاوہ اسکے جس میں نفع فقرا کا ہو اور نذر واسطے اللہ عز و جل کے ہو اور ذکر شیخ کا فقط واسطے بیان
محل الصرف النذر لمستحقيه القاطنين برباطه أو مسجده أو جامعه فيجوز بهذا الاعتبار إذ مصرف النذر
جگہ خرچ کرنے نذر کے واسطے مستحقوں اسکے کے جو رہتے ہیں اسکی خانقاہ یا مسجد یا جامع میں پس جائز ہے اس اعتبار سے کہ جگہ خرچ کرنے نذر کی
الفقراء وقد وجد المصرف ولا يجوز أن يصرف ذلك لغني غير محتاج ولا لشريف النسب لأنه لا يحل له
فقرا ہیں اور تحقیق پائی گئی جگہ خرچ کرنے کی اور نہیں جائز کہ خرچ کرے یہ واسطے غنی کے جو محتاج نہ ہو اور نہ واسطے شریف النسب کے اسلئے کہ نہیں حلال واسطے اسکے
الأخذ ما لم يكن محتاجا ولا لذي نسب لأجل نسبه ما لم يكن فقيرا ولا لذي علم لأجل علمه ما لم يكن فقيرا
لینا جب تک کہ محتاج نہ ہو اور نہ واسطے صاحب نسب کے بسبب نسب کے جب تک کہ فقیر نہ ہو اور نہ واسطے صاحب علم کے بسبب علم کے جب تک کہ فقیر نہ ہو

ولم یثبت فی الشرع جواز الصرف للغنی للاجماع علی حرمۃ النذر للمخلوق ولا ینعقد ولا تشتغل الذمۃ بہ ولانہ

اور نہیں ثابت ہوا شرع میں جائز ہونا تصرف کا غنی کے لیے بوجہ اجماع ہونے کے اوپر حرام ہونے نذر کے مخلوق کے لیے اور نہیں منعقد ہوتی اور نہیں مشغول ہوتا ذمہ ساتھ اس کے اور اس لیے کہ

حرام بل سحت فلا یجوز لخادم الشیخ اخذہ ولا اکلہ ولا التصرف فیہ بوجہ من الوجوہ الا ان یکون

حرام بلکہ سحت ہے پس نہیں جائز خادم شیخ کو لینا اسکا اور نہ کھانا اسکا اور نہ تصرف کرنا کسی طرح مگر یہ کہ ہو

فقیرا او لہ عیال فقراء عاجزون عن الکسب وھم مضطرون فیاخذونہ علی سبیل الصدقۃ المبتداۃ واخذہ

فقیر اور یا واسطے اسکے عیال و اطفال ہوں فقیر عاجز کسب سے اور وہ ہوں مجبور بھوک سے پس لیویں اسکو بطور صدقہ کے اور لینا اسکا

ایضا مکروہ ما لم یقصد بہ الناذر التقرب الی اللہ تعالی وصرفہ الی الفقراء ویقطع النظر عن نذر الشیخ

بھی مکروہ ہے جب تک کہ نہ قصد کرے نذر ماننے والا نزدیکی حاصل کرنی طرف اللہ تعالیٰ کے اور خرچ کرنا اسکو فقیروں پر اور قطع نظر کرے نذر شیخ کی سے

فاذا علمت ھذا فما یؤخذ من الدراھم والشمع والزیت وغیرھا وینقل الی ضرائح الاولیاء تقربا الیھم

پس جب جانا تو نے تو یہ جو کچھ کہ لیا جاتا ہے درہموں سے اور شمع سے اور تیل وغیرہ سے اور نقل کیا جاتا ہے طرف قبروں اولیاء کے ازراہ نزدیکی حاصل کرنے کے

فحرام باجماع المسلمین ما لم یقصدوا بصرفھا للفقراء الاحیاء قولا واحدا وکذا فی النھر و الدر

پس حرام ہے ساتھ اجماع مسلمانوں کے جب تک کہ نہ قصد کریں خرچ کرنا اسکا فقیروں زندوں پر بالاتفاق ہے اور اسی طرح نہر فائق اور درمختار میں ہے

تمام ہوا کلام مولانا صاحب کا اب جواب ایک سوال کا کہ اسی باب میں مولوی سید قطب الدین صاحب خان مرحوم نے لکھا ہے وہ بھی بہت مفید ہے کہ لکھا جاتا ہے سوال علمائے کرام نذر و نیاز بزرگوں کی مقرر کرتے ہیں کہ آیا اور کھانا اسکا درست ہے یا نہیں اور درست ہے تو کس طرح درست ہے اور بعضی نذر بشرط بر آمد کام کے اور بعضی بلا شرط کرتے ہیں اسمیں کچھ فرق ہے یا نہیں جواب بیچ نذر و نیاز کے کہ لوگ بنام بزرگوں کے دیتے ہیں فرق ہے نذر تو شرع میں عبارت ہے واجب کر لینے کسی چیز غیر واجب کے سے اوپر نفس اپنے کے چنانچہ جامع الرموز میں لکھا ہے النذر ایجاب علی النفس ما لیس علیھا بالعقول اور امام رازی نے تفسیر کبیر میں بیچ تفسیر کریمہ و نذرتم من نذر کے فرمایا ہے النذر ما التزم الانسان علی نفسہ انتہی تفسیر مختصر نذر کی تو یہ ہے اور تفصیل اسکی کتب فقہ اور اصول فقہ میں ہے اور نیاز لفظ فارسی ہے اسکی کئی ایک معنی ہیں منجملہ ایک معنی ہے تحفہ درویشان کذا فی البرہان القاطع اور جب معنی دونوں لفظوں کے دریافت ہوئے تو اب حکم شرعی ان دونوں کا سنا چاہیے پس جاننا چاہیے کہ نذر غیر خدا کے لیے جائز نہیں اور اگر کوئی نذر غیر خدا کی کرے تو منعقد نہیں ہوتی اور لینا اور کھانا اسکا بموجب روایات فقہ کے ناجائز ہے پس حکم نذر غیر اللہ کا اوپر بیان ہوا لیکن نیاز بزرگان پس چونکہ ابھی معلوم ہو چکا کہ لفظ نیاز کے معنی تحفہ درویشان میں اور وہ چیز وصلہ ہے پس اگر کوئی بزرگ زندہ کو کچھ بطریق نیاز یعنی ہدیہ وصلہ اور تحفہ کے دیوے تو وہ نیاز جائز اور اس بزرگ کو کھانا اس چیز کا جائز ہے اسیطرح اگر نیاز کسی بزرگ مردہ کی کرے کہ یعنی فاتحہ اور ثواب پہنچانے تو اب اس چیز کے اسکو ہی نیاز جائز اور بیچ کھانے اس چیز کے تفصیل ہے اور وہ یہ ہے کہ اگر دینے والے نیاز کے نے بزرگوں مردہ کو پہنچانا ثواب صدقہ یا کوئی کا اس کو ارادہ کیا ہے تو کھانا اس چیز کا اغنیا کو جائز نہیں اور اگر پہنچانا ثواب اباحت ماکولی کا واسطے عام مومنوں کے ارادہ کیا ہے تو کھانا اسکا ہر ایک کو جائز ہے غنی ہو یا فقیر اور حاصل یہ کہ جو کچھ کہ لوگ نذر بزرگوں کی ازراہ نزدیکی حاصل کرنے کی ان سے یا اور بزرگ نذر کی کہ سمجھ کر کرتے ہیں بموجب روایات مرقوم الصدر کے وہ نذر ناجائز اور کھانا اسکا ناروا ہے اور جو کچھ کہ نیاز ان کی نہ بطور نزدیکی حاصل کرنے کے

اچھے اور نہ متعلق ساتھ کسی کام کے کرتے ہیں بلکہ واسطے اس چیز کو اللہ واسطے نزدیکی حاصل کرنے کے اللہ تعالیٰ سے دیتے ہیں اور ثواب اسکا کسی بزرگ کو بخشتے ہیں یعنی اسکا غنیمہ کو صدقہ کرنے کی نیت سے ہونے تو ثواب صدقہ کا ان کو کسی بزرگ کو دینا ہو جس سے اور صدقہ کرنیت اسکی جو ہمارے زمانے میں مباحت کی ہوئی کسی بزرگ کو کہنا اسکا غنیمہ کو ناجائز ہے اور اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ بنانا بزرگوں کی محض بطور پہنچانے ثواب کے انکو جائز ہے اور ساتھ نیت نزدیکی حاصل کرنے کے جائز نہیں اور جائز نہیں ہے واجب کرنا ایک چیز کا کہ لیے اپنے نفس پر خواہ وہ واجب کرنا متعلق ساتھ ایک کام کے ہو یا نہ خواہ بدون انکے ایسے کہ یہ نذر برائے خدا سو واسطے خدا کے کسی کے لیے روزہ نہیں ہیں واضح ہو کہ واجب کرنا ایک چیز کا واسطے غیر خدا کے اپنے نفس پر خواہ متعلق ساتھ کسی کام کے ہو خواہ بدون انکے بیہودہ کرنا طرح جائز نہیں بزرگوں کی کہ واجب کرنا ایک چیز کا نہیں اپنے نفس پر واسطے اس بزرگ کے نہ ہو جائز ہے کہ شخص انکا کھانا نہیں ہے تفصیل ہو اور جو کھ کے کو نقل اور دلیل اسکا نہیں میں لکھا ہے کہ نذر نہیں ہوتی مگر واسطے خدا کے پس جیسے نذر کی واسطے کسی نبی کے انبیاء علیہم السلام میں سے یا کسی ولی کی اولیاء میں سے نہیں لازم آتا ہے پھر اگر دیوے وہ چیز کسی کو آدمی نہیں سے اس نیت سے تو نہیں جائز ہے پینا اسکا اور اگر ہو طعام نہیں حلال کھانا اسکا اور ہو جانا کیا ہوا پس ہو وہ جو واسطے کھاوے واسطے اللہ کے کہ فروخت ہو سبب اور اگر نذر کی ہے اللہ تعالیٰ کی پھر کھلاوے لوگ اور بخشیں ثواب اسکا کسی آدمی کو تو یہ جائز ہے

الفصل الاول عن ابن عمر قال كثر ما كان النبي صلى الله عليه وسلم يحلف لا ومقلب القلوب رواه البخاري

روایت ہے ابن عمر رضی سے کہا اکثر تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم قسم کھاتے یوں نہیں قسم ہے پھیرنے والے دلوں کی نقل کی یہ بخاری نے **ف** دلالت کرتی ہے یہ حدیث اس پر کہ جائز ہے قسم کھانی ساتھ صفات اللہ تعالیٰ کے **وعنه** ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان الله ينهاكم ان تحلفوا بآبائكم من كان حالفا فليحلف بالله او ليصمت متفق عليه اور روایت ہے ابن عمر رضی سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق اللہ تعالیٰ منع فرماتا ہے تمکو اس سے کہ قسم کھاؤ تم ساتھ باپوں اپنے کے جو شخص ہو قسم کھانے والا پس چاہیے کہ قسم کھاوے اللہ کی یعنی ساتھ نام اور صفتوں اسکی کے یا چپ رہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** باپوں کی قسم سے منع کرنا بطریق مثال کے ہے اور مراد یہ ہے کہ سوائے اللہ تعالیٰ کے اور کی قسم نہ کھاؤ اور خاص باپ کو اسلئے ذکر کیا کہ عادت تھی لوگوں کی کہ باپ کی قسم بہت کھایا کرتے تھے اور سوا اللہ تعالیٰ کے اور کی قسم کھانے سے اسلئے منع کیا کہ قسم مقتضی ہے ساتھ تعظیم ذات باری تعالیٰ کے بسبب کمال عظمت اسکی کے پس نہ شامل کیا جاوے ساتھ اسکے غیر اسکا آیا ہے ابن عباس رضی سے کہ قسم کھاؤں میں اللہ تعالیٰ کی سو بار پھر توڑوں اور بہتر ہے مجھکو بہ اس سے کہ قسم کھاؤں میں غیر اللہ کے پھر پورا کروں اسکو اور اللہ سبحانہ کو منظور ہے یہ کہ قسم کھاوے جسکی چاہے اپنی مخلوقات میں سے واسطے اظہار کرنے کے اپنی بزرگی پر پھر اگر کہا جاوے کہ یہ حدیث مخالف ہے اس قول حضرت کی افلح وابیہ یعنی اس سے ثابت ہوا کہ حضرت نے باپ کی قسم کھائی ہے تو جواب اسکا یہ ہے کہ یہ واقع ہوا پہلے وارد ہونے نہی کے یا بسبب عادت کے بغیر قصد کے زبان پر نکل گیا ہو والله اعلم **وعن** عبد الرحمن بن سمرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تحلفوا بالطواغي ولا بآبائكم رواه مسلم اور روایت ہے عبدالرحمن بن سمرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ قسم کھاؤ بتوں کی اور نہ اپنے باپوں کی نقل کی یہ مسلم نے

ف ایام جاہلیت میں لوگ بتوں کی اور باپوں کی اکثر قسم کھایا کرتے تھے بعد اسلام لانے کے حضرت نے منع کیا اس سے تا کہ یہ شعار دین اور سبب عادت قدیم کے انکی زبان پر وہ قسمیں جاری نہ ہوں **وعن** ابی هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من حلف فقال في حلفه باللات والعزى فليقل لا اله الا الله ومن قال لصاحبه تعال اقامرك فليتصدق متفق عليه اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جو شخص کہ قسم کھاوے اور کہے اپنی قسم میں کہ قسم کھاتا ہوں لات وعزی کی کہ نام بتوں کے ہیں پس چاہیے کہ کہے لا اله الا الله اور جو شخص کہ کہا واسطے یار اپنے کے کہ آ جوا کھیلیں ہم تجھ سے پس چاہیے کہ تصدق کرے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

ف کہے لا الٰہ الا اللہ یعنی توبہ کرے سوائے اللہ تعالیٰ کے اور ایسا کہ دوسری روایت میں ایک توبہ کے اگر جاری ہو رہی نام لات و عزیٰ کا یا کسی شخص کی زبان پر بلا قصد
سوائے بسبب عادت سابق تو وہ کہے لا الٰہ الا اللہ تاکہ کفارہ ہو اس لغو کا جیسا کہ فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے ان الحسنات یذہبن السیئات پس یہ توبہ ہوگی
غفلت سے اور دوسرا یہ کہ جاری ہو رہی نام لات و عزیٰ کا بہ نیت تعظیم اُسکی تو یہ کفر ہے تو یہ تجدید ہے کہ لا الٰہ الا اللہ واسطے تجدید ایمان کے
ہے اور توبہ معصیت سے ہوگی اور تصدق کرے یعنی کچھ خیرات کرے ... سے ... اور بعضوں نے کہا کہ ... مثل اس کو کفارہ ...
جوا کھیلنے کا ساتھ اسکے اور ایسے ہی دلیل ہے ... کوئی اللہ تعالیٰ کی ... تصدق ... جیسے کہ ... **وَعَنْ** ثابت

بن الضحاک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حلف علی ملة غیر الاسلام کاذباً فهو کما قال ولیس علی ابن آدم نذر فیما لا یملک ومن قتل
نفسه بشیء فی الدنیا عذب به یوم القیامة ومن لعن مؤمناً فهو کقتله ومن قذف مؤمناً بکفر فهو کقتله ومن ادعی دعوی کاذبة
لیتکثر بها لم یزده اللہ الا قلة متفق علیه اور روایت ہے ثابت بن ضحاک سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص قسم کھاوے کسی
دین کی سوا اسلام کے جھوٹا پس وہ ہوگا جیسا کہ اس نے کہا اور نہیں لازم ہوتی ابن آدم پر نذر اس چیز میں کہ مالک نہیں اسکا اور جو شخص مار ڈالے اپنے تئیں کسی چیز
کے ساتھ دنیا میں عذاب کیا جائیگا ساتھ اسی کے دن قیامت کے یعنی اگر چھری سے مارا تو قیامت کو چھری اسکے ہاتھ میں ہوگی اور مارتا رہیگا اپنے پیٹ پر
ہمیشہ جب تک کہ چاہیگا اللہ تعالیٰ اور جو شخص کہ لعنت کرے کسی مسلمان کو پس وہ مانند قتل کرنے کے ہے اسکے یعنی اصل گناہ میں اور جو شخص کہ تہمت کرے
مرد مسلمان کو ساتھ کفر کے پس وہ مانند قتل اسکے کے ہے ... اور جو
شخص کہ دعویٰ کرے دعویٰ جھوٹا تاکہ حاصل ہو بسبب اسکے کثرت مال نہیں زیادہ کریگا اسکو اللہ مگر کمی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کسی دین کی جیسے کہ
کہے اگر میں یہ کام کروں تو یہودی ہوں یا نصرانی ہوں یا بری ہوں دین اسلام سے یا پیغمبر سے یا قرآن سے اور جھوٹا ہے ... پھر کرے ...
اسلئے کہ قسم واسطے ... کرنے کے فعل سے ہوتی ہے ... پس یہ تو اقرار ہے ... وہ کام اور اگر کرے تو جھوٹا ہوگا پس جھوٹا ہوگا تو ویسا ہی ہوگا
جیسا کہ اس نے کہا یعنی یہودی اور نصرانی اور بری دین اسلام سے ظاہر ... حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ... کھانے والا کافر ہو جاتا ہے ...

بغیر قصد کے نکلے اور یہ بات جاری ہوئی ہے جیسا دعوی کرنے والوں اور فضائل و کمالات کے بغیر قصد کے نکلیں جو مرتبہ کے نزدیک لوگوں کے جیسے کہ بعضے مشتبہ ہو شیخ طریقت کہ کہو کہیں ماشاء اللہ من ذلک نہیں ۔ وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ وَاللّٰهِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَا اَحْلِفُ عَلٰی یَمِیْنٍ فَاَرٰی غَیْرَهَا خَیْرًا مِّنْهَا اِلَّا کَفَّرْتُ عَنْ یَمِیْنِیْ وَاَتَیْتُ الَّذِیْ هُوَ خَیْرٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے ابی موسی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق میں قسم خدا کی اگر چاہا اللہ نے قسم کھاؤنگا کسی چیز پر پھر دیکھوں میں خلاف اسکا بہتر اس سے مگر کفارہ دونگا میں اپنی قسم کا اور کرونگا میں وہ چیز کہ وہ بہتر ہے نقل کی بخاری اور مسلم نے ف حاصل یہ ہے کہ اگر قسم کھاؤں میں کسی کام کے کرنے یا اسکو ہاتھ نہ لگانے کا اور اسکا خلاف بہتر ہو تو قسم توڑ ڈالونگا اور کرونگا اس کام کو اور کفارہ دونگا قسم کا اور مثل اسکی گذری ہے ۔ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ سَمُرَةَ لَا تَسْأَلِ الْاِمَارَةَ فَاِنَّكَ اِنْ اُوْتِیْتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وُکِلْتَ اِلَیْهَا وَاِنْ اُوْتِیْتَهَا عَنْ غَیْرِ مَسْأَلَةٍ اُعِنْتَ عَلَیْهَا وَاِذَا حَلَفْتَ عَلٰی یَمِیْنٍ فَرَاَیْتَ غَیْرَهَا خَیْرًا مِّنْهَا فَکَفِّرْ عَنْ یَمِیْنِكَ وَائْتِ الَّذِیْ هُوَ خَیْرٌ وَفِیْ رِوَایَةٍ فَأْتِ الَّذِیْ هُوَ خَیْرٌ وَکَفِّرْ عَنْ یَمِیْنِكَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے عبد الرحمن بن سمرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے عبد الرحمن نہ مانگ تو سرداری کو کہ اگر دیا گیا تجھ کو کام کرنے میں بسبب مانگنے کے تو دیا جائیگا سپرد مانگنے کے سو چھوڑا جائیگا طرف اسکے اور اگر دیا جائیگا سرداری بن مانگے مدد دیا جاویگا اسپر اور جس وقت قسم کھاوے تو کسی چیز پر پھر دیکھے تو خلاف اسکا بہتر اس سے پس کفارہ دے قسم اپنی کا اور کر تو وہ چیز کہ وہ بہتر ہے اور ایک روایت میں یوں ہے کہ کر تو وہ چیز کہ وہ بہتر ہو اور کفارہ دے قسم اپنی کا نقل کی بخاری اور مسلم نے ف نہ مانگ سرداری یعنی سرداری امارت و شہر کی نہیں اور کہتے ہیں اسکا مطلب یہ ہے کہ آدمی پس نہ مانگ اسکو حرص نفس سے اسلیئے کہ اگر تو مانگے گا اسکو تو سپرد کیا جاویگا طرف اسکے اور نہیں مدد کرنیکا تجھ کو اللہ اس سرداری پر اور اس حالت میں تعلیم شر و فساد برپا ہو گا اور اگر دیا جاوے گا سرداری بن مانگے تو مدد کریگا اللہ تیری پس اس صورت میں درستی تیری سب امور کی ہو گی اور کر تو وہ چیز کہ وہ بہتر ہے اگر قسم کھاوے [illegible] مثلاً کسی نے قسم کھائی کہ نہیں بیٹھے گا یا فلانے کو [illegible] یا ماں باپ سے کلام نہیں کرنے کا تو واجب ہے کہ قسم کو توڑ ڈالے اور کفارہ دے اور قسم واجب بالعرض قسم کھاوے ایک چیز پر کہ خلاف اسکا اولی ہو اس سے جیسے قسم کھاوے کہ میں اپنی بیوی سے صحبت نہیں کرنے کا ایک مہینے یا اس سے زیادہ تو توڑ ڈالنا اسکا افضل ہے اور باقی اقسام اسکے ابتدائی یمین میں ذکر ہو چکے ہیں اور پہلی اور دوسری روایت میں فرق یہ ہے کہ پہلی روایت سے سمجھا جاتا ہے کہ کفارہ پہلے دے قسم توڑنے سے اور دوسری روایت سے سمجھا جاتا ہے کہ کفارہ بعد قسم توڑنے کے دے اور ہمارے امام جائز رکھتے ہیں دینا کفارہ کا پہلے قسم توڑنے سے لیکن شافعی یہ کہتے ہیں کہ اگر کفارہ مال کے ساتھ دے تو پہلے قسم توڑنے کے نہیں جائز اور اگر غلام آزاد کیا یا کھانا کھلایا یا کپڑا پہنایا بعد قسم توڑنے کے تو جائز ہوا اور علماء شافعیہ کہتے ہیں کہ پہلے قسم توڑنے کے مطلق کفارہ دینا نہیں جائز رکھتے ہیں [illegible] حدیثوں میں تقدیم کفارہ کی بھی جاتی ہے [illegible] مطلق جمع کے ہے [illegible] وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلٰی یَمِیْنٍ فَرَاٰی غَیْرَهَا خَیْرًا مِّنْهَا فَلْیُکَفِّرْ عَنْ یَمِیْنِهٖ وَلْیَفْعَلْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی قسم کھاوے کسی چیز پر پھر دیکھے خلاف اسکا بہتر اس سے تو چاہیے کہ کفارہ دے اپنی قسم کا اور کرے وہی خلاف اسکا نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ لَاَنْ یَّلَجَّ اَحَدُکُمْ بِیَمِیْنِهٖ فِیْ اَهْلِهٖ اٰثَمُ لَهٗ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ اَنْ یُّعْطِیَ کَفَّارَتَهُ الَّتِیْ افْتَرَضَ اللّٰهُ عَلَیْهِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے خدا کی البتہ اصرار کرنا یعنی ہٹ کرنا کسی ایک تمہارا اپنی قسم پر بیچ حق اہل اپنے کے گناہ میں زیادہ والا ہے واسطے اسکے نزدیک اللہ کے اس سے کہ دیوے کفارہ اسکا کہ فرض کیا اللہ نے اس پر نقل کی بخاری اور مسلم نے ف یعنی اگر قسم توڑنے

میں نہیں باعتبار ظاہر کے کہ جنگ حرمت نام خدا تعالیٰ کی ہے لیکن جو شخص قسم کو خیر کے لئے بھی توڑ دے گناہ ہے لیکن وہ اصرار قسم کا لازم کرے فوت ہونے حق اپنے عیال کو گناہ زیادہ ہے حاصل مضمون اس حدیث کا بھی یہ ہے مضمون پہلی حدیث کے ہے کہ بر تقدیر ہونے بھلائی کے خلاف قسم میں قسم کا توڑنا اور کفارہ دینا لازم ہے **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِيْنُكَ عَلٰى مَا يُصَدِّقُكَ عَلَيْهِ صَاحِبُكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ و روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم تیری واقع ہوتی ہے اس چیز پر کہ سچا جانے تجھ کو صاحب تیرا یعنی دینے والا نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنی معتبر ہوتی ہے نیت قسم کے دینے والے کی اس شخص کی ہے کہ قسم دیتا ہے تجھ کو [illegible] اور معتبر نہیں ہے نیت قسم کھانے والے کی اور توریہ اور تاویل اس کی اور یہ اس صورت میں ہے کہ قسم دینے والا صاحب حق ہو کہ اہل ہو [illegible] ایسی صورت قسم دے قاضی اور نائب اس کے مدعی علیہ کو اور اگر ایسا نہ ہو قسم دینے والا تو مضائقہ نہیں ہے توریہ میں خصوصاً کہ جس میں نفع کسی کا ہو [illegible] خلیل الرحمن علیہ السلام نے سارہ کو کہ بہن میری ہیں [illegible] اس کو خلاص کریں **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْيَمِيْنُ عَلٰى نِيَّةِ الْمُسْتَحْلِفِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم واقع ہوتی ہے نیت قسم دینے والے کی نقل کی یہ مسلم نے **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْ اَيْمَانِكُمْ فِيْ قَوْلِ الرَّجُلِ لَا وَاللّٰهِ وَبَلٰى وَاللّٰهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ بِلَفْظِ الْمَصَابِيْحِ وَقَالَ رَفَعَهُ بَعْضُهُمْ عَنْ عَائِشَةَ اور روایت ہے عائشہ سے کہا اتاری گئی یہ آیت نہیں پکڑتا تم کو اللہ ساتھ لغو کے بیچ قسموں تمہاری کے بیچ حق کہنے آدمی کے لا واللہ و بلیٰ واللہ نقل کی یہ بخاری نے اور شرح السنہ میں روایت کی گئی ہے ساتھ الفاظ مصابیح کے اور کہا شرح السنہ میں کہ مرفوع کیا ہے اس حدیث کو بعضے راویوں نے حضرت عائشہ سے **ف** یعنی عادت عرب کی ہے کہ آپس کے کلام میں اکثر کہتے ہیں لا واللہ بلیٰ واللہ یعنی قسم ہے اللہ کی نہیں یہ کام کیا اور قسم ہے اللہ کی کہ یہ کام کیا ہے اور ایسے کہنے میں ارادہ قسم کا نہیں رکھتے بلکہ بطور تاکید کلام کے ان کی زبان پر جاری ہوا کرتا ہے پس اس سے قسم نہیں منعقد ہوتی اور اس کو قسم لغو کہتے ہیں لغو کے معنی ہیں لغت میں کلام بیہودہ کے اور امام شافعی نے اس پر عمل کیا ہے [illegible] قسم لغو وہ ہے کہ بلا قصد [illegible] مستقبل [illegible] نزدیک [illegible] قسم کھاوے کسی چیز پر گمان سے کہ وہ حق ہے اور [illegible] مفصل [illegible] باب میں [illegible]

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل دوسری **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحْلِفُوْا بِاٰبَائِكُمْ وَلَا بِاُمَّهَاتِكُمْ وَلَا بِالْاَنْدَادِ وَلَا تَحْلِفُوْا بِاللّٰهِ اِلَّا وَاَنْتُمْ صَادِقُوْنَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ قسم کھاؤ تم اپنے باپوں کی اور نہ اپنی ماؤں کی اور نہ بتوں کی اور نہ قسم کھاؤ تم اللہ کی مگر اس حال میں کہ ہو تم سچے [illegible] گذشتہ میں [illegible] نقل کی یہ ابو داود اور نسائی نے **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللّٰهِ فَقَدْ اَشْرَكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جس نے قسم کھائی غیر اللہ کی پس تحقیق شرک کیا اس نے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** یعنی قسم کھائی غیر اللہ کی [illegible] اعتقاد رکھتا ہے اس کی تعظیم کا اس نے شرک جلی یا خفی اس لیے کہ اس نے شریک کیا اس کو ساتھ اللہ تعالیٰ کے بیچ تعظیم کے کہ مخصوص تھی ساتھ اللہ کے اور یہ جو بیان رسم ہے کہ [illegible] محبت اور عزیز ہونے کسی کے اس کی قسم کھاتے ہیں مانند قسم کھانے بیٹے یا اس کے سر یا جان کے یہ بھی خالی گناہ سے نہیں اگرچہ شرک نہ ہو اور اگر قسم نکل گئی زبان سے بلا قصد بسبب عادت کے [illegible] تو شرک گناہ نہیں ہے **وَعَنْ** بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ بِالْاَمَانَةِ فَلَيْسَ مِنَّا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ

رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗد اور روایت ہے بریدہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ قسم کھاوے امانت کی پس نہیں ہے وہ ہم میں سے نقل کیا اس کو ابو داؤد
اور نسائی نے **ف** یعنی جس نے قسم کھائی نری امانت کی بغیر اضافت کرنے کے طرف اللہ تعالیٰ کی پس وہ ہم سے تابعین ہماری سنت نہیں ہے یعنی طریقہ ہمارے اصحاب
کی عادت سے واسطے قسم غیر اللہ کی ہے اور بعضوں نے کہا اس کو اس لئے کہ حضرت نے امانت سے مراد لی یعنی یہ قسم کھانا کم تر ہے اور مانند اس کے اور اس پر قسم
نہیں کفارہ ہے اس قسم میں شافعی کے نزدیک اور اگر قسم کھاوے امانت اللہ کی تو اکثر کے نزدیک یمین ہے کفارہ شافعی اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک یہ قسم
ہی واجب ہوتا ہے کفارہ اس قسم کے توڑنے سے اس لئے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی صفات سے ہے واسطے کہ امین اسمائے الٰہی سے ہے اور مراد امانت
سے فرض توحید ہے **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ فَقَالَ اِنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّنَ الْاِسْلَامِ فَاِنْ كَانَ كَاذِبًا فَهُوَ
كَمَا قَالَ وَاِنْ كَانَ صَادِقًا فَلَنْ يَّرْجِعَ اِلَى الْاِسْلَامِ سَالِمًا رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے بریدہ سے کہ کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہے کہ میں بیزار ہوں اسلام سے یعنی اگر ایسا کیا ایسا ہی ہے جیسا کہ اس نے کہا اور اگر سچا ہے
اور اگر سچا ہے پس ہرگز نہ پھرے گا اسلام کی طرف سلامت نقل کی یہ ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** یعنی اگر کوئی قسم کھاوے
کہ اگر میں نے فلانا کام کیا ہو تو میں اسلام سے بیزار ہوں پس اگر وہ شخص اس میں جھوٹا ہے یعنی واقع میں وہ بات کی تھی پس ہو گیا وہ اسلام
سے بیزار اس میں مبالغہ ہے منع کرنے کا اس قول سے اور اگر وہ سچا ہے یعنی واقع میں اس نے نہیں کی تھی وہ بات تو اس صورت میں بھی خلل آیا
اسلام میں کہ ایسی قسم کھائی مسلمان کو نہ چاہیے **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اجْتَهَدَ
فِی الْيَمِيْنِ قَالَ لَا وَالَّذِیْ نَفْسُ اَبِی الْقَاسِمِ بِيَدِهٖ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ابو سعید خدری سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب
مبالغہ کرتے قسم کھانے میں فرماتے نہیں قسم ہے اس ذات کی کہ جان ابو القاسم کی اس کے ہاتھ میں ہے نقل کی ابو داؤد نے **ف** نہیں یعنی نہیں ہے خبر جو
کہ ذکر کی گئی یا کہ شامل ہو قسم نفی و اثبات کو اور ابو القاسم کنیت شریف حضرت کی ہے اور اس عبارت میں تاکید و مبالغہ اس سبب سے ہے کہ یہ جتلاتا
ہے کہ جان قدرت اللہ تعالیٰ کے اور تصرف میں ہے نفس مبارک حضرت کی **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَتْ يَمِيْنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا حَلَفَ لَا وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ کہا تھی قسم پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی جب قسم
کھاتے لا واستغفر اللہ نقل کی یہ ابو داؤد اور ابن ماجہ نے **ف** قسم کہنا اس عبارت کا بسبب مشابہت قسم کی ہے بیچ ایسی بات کے یعنی آنحضرت
الخ ... **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَقَالَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ فَلَا حِنْثَ عَلَيْهِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ وَذَكَرَ
جَمَاعَةٌ وَقَفَهٗ عَلَى ابْنِ عُمَرَ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ قسم کھاوے کسی چیز پر اور کہے
ان شاء اللہ تعالیٰ یعنی متصل قسم کے پس نہیں ہے حنث اس پر نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور ذکر کیا
ایک جماعت نے ... **ف** حنث کے معنی ہیں گناہ اور خلاف کرنا قسم کا یعنی اگر متصل قسم کے
ان شاء اللہ کہے تو وہ قسم نہیں ہوتی حنث اس پر ... اور کفارہ لازم ...
ان شاء اللہ متصل کہنا ... تمام عقود ... اور یہی مذہب امام ابو حنیفہ ... ابن عباس کے نزدیک ...
... متصل ... الفصل الثالث

فصل تیسری عن ابی الاحوص عوف بن مالک عن ابیه قال قلت یا رسول الله ارایت ابن عم لی اٰتیه اسأله فلا یعطینی
ولا یصلنی ثم یحتاج الیّ فیاتینی فیسألنی وقد حلفت ان لا اعطیه ولا اصله فامرنی ان اٰتی الذی هو خیر واکفر عن یمینی
رواه النسائی وابن ماجة وفی روایة قال قلت یا رسول الله یاتینی ابن عمی فاحلف ان لا اعطیه ولا اصله قال کفر
عن یمینک روایت ہے ابی الاحوص عوف بن مالک سے کہ نقل کیا انہوں نے باپ سے یعنی مالک سے کہ کہا میں نے یا رسول اللہ خبر دیجئے مجھکو حال اپنا
کے بیٹے میرے چچا کے آتا ہوں میں انکے پاس اس حال میں کہ مانگتا ہوں میں ان سے یعنی کچھ مال پس نہیں دیتا وہ مجھکو اور نہیں سلوک کرتا مجھ سے پھر محتاج
ہوتا ہے وہ طرف میرے اور آتا ہے میرے پاس اور مانگتا ہے مجھ سے اور تحقیق قسم کھالی ہے میں نے یہ کہ نہ دونگا میں اسکو یعنی کچھ اور نہ سلوک کرونگا اس سے
یعنی بواسطے جزا ایسی بات کے کہ آپ نہیں دیتا اور مجھ سے مانگتا ہے پس حکم فرمایا مجھکو یہ کہ کروں میں وہ چیز کہ وہ بہتر ہے یعنی اسکو دوں بھی اور سلوک بھی
کروں اس سے اور کفارہ دوں اپنی قسم کا نقل کی یہ نسائی اور ابن ماجہ نے اور ابن ماجہ کی روایت میں یوں ہے کہ کہا مالک نے کہ کہا میں نے یا رسول اللہ
آتا ہے میرے پاس بیٹا چچا میرے کا پس قسم کھاتا ہوں میں یہ کہ نہ دونگا میں اسکو اور نہ سلوک کرونگا میں اس سے فرمایا کفارہ دے قسم اپنی کا یعنی بعد
توڑنے قسم کے

باب فی النذور

باب بیچ بیان نذروں کے مصنف حدیثیں قسموں اور نذروں کی لایا اور اس
باب میں حدیثیں متعلقہ نذروں ہی کی لایا ہے اور النذور جمع ہے باعتبار اقسام کے ذکر کیا ہے اسکو

الفصل الاول

فصل پہلی عن ابی
هریرة وابن عمر قالا قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تنذروا فان النذر لا یغنی من القدر شیئا وانما یستخرج به من البخیل
متفق علیه روایت ہے ابی ہریرہ اور ابن عمرؓ سے کہ کہا دونوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نذر نہ مانو تم اسلیے کہ نذر نہیں کرتی
تقدیر سے کسی چیز کو اور سوا اسکے نہیں کہ نکالا جاتا ہے بسبب نذر کے بخیل سے یعنی کچھ مال نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی جو بخیل ہو
خدا کے نام پر باختیار خود دلا واسطے نذر کے اور بخیل کا یہ کام ہے کہ کہتا ہے اگر خدا مجھکو چیز دیگا تو انکے نام پر صدقہ دونگا اب حدیث سے بعضوں
نے دلیل پکڑی ہے کہ نذر ماننی بالکل مکروہ ہے کہا قاضی نے کہ عادت لوگوں کی یہ ہے کہ معلق کرتے ہیں نذر کو اوپر حاصل ہونے منافع کے اور دور ہونے
ضرر کے پس منع کیا حضرت نے اس سے اسلیے کہ یہ کام بخیلوں کا ہے اسواسطے کہ سخی جب ارادہ کرتا ہے نزدیکی حاصل کرنے کا اللہ تعالی سے تو جلدی
کرتا ہے اسمیں اور کرتا ہے اسکو فی الحال اور بخیل کا دل نہیں چاہتا کہ ہاتھ سے کسی کو دے مگر مقابلہ میں عوض کے دیتا ہے کہ اول وہ حاصل ہو [illegible]
کرتا ہے اس چیز کو اوپر حاصل ہونے نفع اور دفع ضرر کے اور یہ تقدیر کو رد کرتا نہیں ولیکن نذر کبھی موافق ہو جاتی ہے تقدیر کے پس نکالتی ہے بخیل سے
اس چیز کو کہ نہیں ارادہ کرتا تھا نکالنے کا اور بعضوں نے کہا کہ غرض حدیث کی [illegible]
جب نذر کی تو لازم ہوا [illegible] اور کرنا اسکا اور بعضوں نے کہا کہ مراد یہ ہے کہ ساتھ اس گمان کے نذر نہ مانیں کہ جو اللہ تعالی نے مقدر
نہیں کیا وہ نذر سے ہو جاتا ہے پس حقیقت میں نہی نذر سے اس غرض پر ہے نہ مطلق نذر سے ہے وعن عائشة قالت قال رسول الله صلی الله
علیه وسلم من نذر ان یطیع الله فلیطعه ومن نذر ان یعصیه فلا یعصه رواه البخاری اور روایت ہے عائشہؓ
سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ نذر کرے یہ کہ اطاعت کرے اللہ کی پس چاہیے کہ اطاعت کرے اسکی اور جو
شخص کہ نذر کرے اللہ کے گناہ کرنے کی پس نہ گناہ کرے اسکا نقل کی یہ بخاری نے وعن عمران بن حصین قال قال رسول
الله صلی الله علیه وسلم لا وفاء لنذر فی معصیة ولا فیما لا یملک العبد رواه مسلم وفی روایة لا نذر فی معصیة الله
اور روایت ہے عمران بن حصین سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں جائز ہے وفا کرنا گناہ میں نذر کا

پر واجب نہیں ایسی چیز کی کہ نہیں مالک ہوتا بندہ وہ نقل کی یہ مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی میں یوں ہے کہ نہیں ہے جائز پورا کرنا نذر کا بیچ گناہ اللہ تعالی کے
ف یعنی جائز نہیں اور بعضے نذر مانگنا گناہ کی تو نہیں جائز ہے پورا کرنا اسکا اور نہیں لازم ہوتا کفارہ اور یہی قول ہے مالک اور شافعی کا اور
حنفیہ کے نزدیک انہیں کفارہ قسم کا لازم آتا ہے اور نہیں ہے کفارہ بیچ مثلا کوئی کہے غیر کے غلام کو یا کسی اور چیز کو کہ اپنے لازم کیا اپنے پر اسکو
خدا کی راہ میں آزاد کرنا یا دینا تو اسکے ذمہ لازم نہیں ہوتا بسبب صحیح ہونے نذر کے واسطے وعن عقبة بن عامر عن رسول الله
صلى الله عليه وسلم قال كفارة النذر كفارة اليمين رواه مسلم اور روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہا نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ فرمایا کفارہ نذر کا کفارہ قسم کا ہے نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی جو کوئی مطلق نذر مانے کہ کچھ نہ کہے اور نام نہ لے کسی چیز کا تو اسپر کفارہ قسم کا ہے
اور اگر نیت کرے روزوں کی بغیر عدد کے لازم ہوتے ہیں اسپر تین روزے اور اگر نیت کرے صدقہ کی تو کھانا دس مسکینوں کا مانند فطرہ کے لازم ہے
جو دو اطعام وعن ابن عباس قال بينا النبي صلى الله عليه وسلم يخطب اذا هو برجل قائم فسأل عنه فقالوا ابو اسرائيل
نذر ان يقوم ولا يقعد ولا يستظل ولا يتكلم ويصوم فقال النبي صلى الله عليه وسلم مروه فليتكلم وليستظل وليقعد وليتم
صومه رواه البخاري اور روایت ہے ابن عباس سے کہا اس وقت کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ فرماتے تھے کہ ناگہان دیکھا ایک شخص
کھڑا ہے سو پوچھا حال اسکا پس کہا لوگوں نے کہ نام اسکا ابو اسرائیل ہے نذر مانی ہے اسنے کہ کھڑا رہے اور نہ بیٹھے اور نہ سایہ میں آوے اور نہ بات
کرے اور روزہ رکھے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہو اس سے کہ بات کرے اور سایہ میں آوے اور بیٹھے اور پورا کرے روزہ
نقل کی یہ بخاری نے ف پورا کرے روزہ اور ہمیشہ رکھنا روزے کا عبادت ہے طاعت کی لازم ہے اور رکھنا روزوں کا ہمیشہ اچھا ہے
اسکے لیے کہ قدرت رکھے اسکی اور مستثنی کیے جاتے ہیں اس سے پانچ روزے جو مکروہ ہیں شرع میں اور اگر نیت کرے ان پانچ دنوں کی
بھی تو واجب ہے اسپر افطار کرنا انکا اور لازم آوے گی قضا بسبب افطار کرنے انکے کے ہمارے نزدیک اور حضرت نے اسکو بولنے کا اسلیے
حکم کیا کہ بولنا بھی واجب ہوتا ہے مانند قرأت کے یعنی نماز میں اور جواب دینے سلام کے پس ترک کرنا اسکا گناہ ہے اور نہ بیٹھنا اور سایہ میں نہ
آنا مشقت ہے اسلیے بیٹھنا اور سایہ میں آنا حکم کیا وعن انس ان النبي صلى الله عليه وسلم رأى شيخا يهادى
بين ابنيه فقال ما بال هذا قالوا نذر ان يمشي قال ان الله عن تعذيب هذا نفسه لغني وامره ان يركب متفق عليه وفي رواية لمسلم
قال اركب ايها الشيخ فان الله غني عنك وعن نذرك اور روایت ہے انس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
دیکھا ایک بوڑھے کو کہ راہ چلتا ہے درمیان دو بیٹوں اپنے کے یعنی تکیہ کیے ہوئے انپر بسبب ضعف کے پس فرمایا حضرت نے کہ کیا
حال ہے اسکا عرض کیا صحابہ نے نذر مانی ہے اس شخص نے کہ پیادہ جاوے یعنی بیت اللہ کو فرمایا حضرت نے کہ تحقیق اللہ تعالی عذاب
کرنے سے اسکے جان اپنی کو البتہ بے پروا ہے اور حکم کیا اسکو سوار ہونے کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی میں یوں ہے
یوں آیا ہے کہ فرمایا حضرت نے کہ سوار ہو جا اے بڈھے اسلیے کہ اللہ تعالی بے پروا ہے تجھ سے اور تیری نذر سے ف سوار ہونے کا حکم کیا حضرت نے
اسکو بسبب عاجز ہونے اسکے پیادہ چلنے سے کہا ابن ملک نے عمل کیا ہے ظاہر اس حدیث پر امام شافعی نے کہ سوار ہو اور نہیں کچھ لازم آتا اور کہا
ابو حنیفہ نے لازم آتی ہے اسپر قربانی اسلیے کہ داخل کیا اپنے نقصان کو التزام کے اور یہی ایک قول شافعی کا ہے اور دوسرا قول یہ ہے کہ اسکو
خلاف کیا ہے اس شخص نے کہ نذر مانی ہے کہ پیادہ جاوے طرف بیت اللہ کے پس کہا شافعی نے کہ پیادہ جاوے اگر طاقت رکھتا ہو
پیادہ چلنے کی اور اگر عاجز ہو تو قربانی کرے اور سوار ہووے اور کہا ابو حنیفہ نے کہ سوار ہووے اور قربانی کرے برابر ہے کہ طاقت رکھتا ہو پیادہ چلنے کی

چلنے کی یا نذر مانے بیت المقدس تک جانے کی تو اس پر واجب نہیں ہوتا ہے مگر یہ کہ نذر کی ہو مسجد حرام کی [illegible] اور یہی موقوف ہے [illegible] نزدیک ابی حنیفہ کے اور صاحبین کے نزدیک لازم ہو جاتی ہے [illegible] اور اگر نذر کی زیارت بیت اللہ تعالیٰ کی تو نہیں صحیح بالاجماع اور جو شخص کہ نذر مانے کہ کعبہ تک پیادہ جاؤں گا [illegible] پیادہ چلے اور سوار ہو [illegible] اور اگر نذر عمرہ کی پیادہ ہو تو نہ سوار ہو یہاں تک کہ سر منڈائے [illegible] یا آدھی راہ سے زیادہ پیدل چلے [illegible] اور اگر سوار ہو آدھی راہ سے کم میں تو تصدق کرے بقدر اس کے بکری کی قیمت میں [illegible]

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ اسْتَفْتٰى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَذْرٍ كَانَ عَلٰى اُمِّهِ فَتُوُفِّيَتْ قَبْلَ اَنْ تَقْضِيَهُ فَاَفْتَاهُ اَنْ يَّقْضِيَهُ عَنْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عباس سے یہ کہ سعد بن عبادہ نے فتویٰ پوچھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ مقدمہ نذر کہ تھی ان کی ماں پر اور وہ مر گئی پہلے ادا کرنے سے پس فتویٰ دیا حضرت نے سعد کو کہ ادا کرے نذر کو اس کی طرف سے نقل کی بخاری اور مسلم نے اختلاف کیا ہے بیچ نذر سعد کی ماں کے بعضوں نے کہا ہے کہ نذر مطلق مالی تھی اور بعضوں نے کہا روزہ تھا اور بعضوں نے کہا غلام آزاد کرنا اور بعضوں نے کہا صدقہ اور ظاہر یہ کہ تھی نذر مطلق [illegible] اور یہ روایت دارقطنی کی کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی پلا اس کی طرف سے پانی اور مذہب جمہور کا یہ کہ [illegible] وارث پر ادا کرنا نذر کا واجب نہیں ہے جب کہ نذر غیر مالی ہو اور اگر مالی ہو اور ترکہ چھوڑا ہو تو بھی واجب نہیں [illegible] اور بعض علماء کہتے ہیں واجب ہے اس حدیث سے کہ لازم ہے اور دلیل ان کی یہ ہے کہ وارث نے [illegible] کا جواب یہ ہے کہ احتمال ہے کہ اس کی ماں نے ترکہ [illegible] اور یا ادا کیا ہو بطور تبرع کے سعد کی طرف سے اور اس حدیث میں دلالت ہے [illegible]

وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ مِنْ تَوْبَتِيْ اَنْ اَنْخَلِعَ مِنْ مَالِيْ صَدَقَةً اِلَى اللّٰهِ وَاِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَمْسِكْ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ قُلْتُ فَاِنِّيْ اُمْسِكُ سَهْمِيَ الَّذِيْ بِخَيْبَرَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهٰذَا طَرَفٌ مِنْ حَدِيْثٍ مُّطَوَّلٍ اور روایت ہے کعب بن مالک سے کہا کہا میں نے یا رسول اللہ تحقیق تمام و کمال توبہ میری یہ ہے کہ الگ ہو جاؤں میں اپنے مال سے اور تصدق کر دوں اللہ کی راہ اور رسول کی راہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھو کچھ مال اپنا پس وہ بہتر ہے تیرے لئے کہا میں نے پس تحقیق میں رکھتا ہوں حصہ اپنا جو کہ خیبر میں ہے نقل کی بخاری اور مسلم نے اور یہ ٹکڑا ہے حدیث دراز کا جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جنگ تبوک کو تشریف لے گئے تو کعب بن مالک اور مرارہ بن ربیع اور ہلال بن امیہ حضرت کے ساتھ نہ گئے جب حضرت تشریف لائے تو خفا ہوئے ان پر اور لوگوں کو منع فرمایا ان سے کلام کرنے سے یہاں تک کہ ان پر زمین تنگ ہو گئی [illegible] پس ان کی توبہ قبول ہوئی اور ان کے حق میں یہ آیت اتری وَعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا الاٰیۃ پس جب کعب نے جناب رسالت مآب علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عرض کیا یہ میں بہ شکرانہ میں اور کمال توبہ میں کے لئے چاہتا ہوں کہ سب مال اللہ کی راہ میں دوں حضرت نے فرمایا کچھ مال رکھ لو [illegible] حضرت نے یہ حکم [illegible] اور حضرت ابوبکر نے سب مال اللہ کی راہ میں دیا اور حضرت نے منع نہ کیا سبب یہ تھا کہ وہ صابر اور راضی برضائے مولیٰ تھے [illegible] اور سبب یہ تھا کہ کعب نے توبہ کی تھی [illegible]

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ فِيْ مَعْصِيَةٍ وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ روایت ہے عائشہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نذر نہیں جائز ہے گناہ میں اور کفارہ اس کا کفارہ قسم کا ہے نقل کی ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی نے یہ حدیث دلیل ہے امام اعظم کی کہ ان کا یہی مذہب ہے اور خلاف ہے امام شافعی کا [illegible]

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من نذر نذرا لم یسمہ فکفارتہ کفارۃ یمین ومن نذر نذرا فی معصیۃ فکفارتہ کفارۃ یمین ومن نذر نذرا لا یطیقہ فکفارتہ کفارۃ یمین ومن نذر نذرا اطاقہ فلیف بہ رواہ ابو داؤد وابن ماجۃ ووقفہ بعضہم علی ابن عباس

اور روایت ہے ابن عباس سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نذر مانے اور نذر کو معین نہ کرے تو کفارہ اسکا کفارہ قسم ہے اور جو شخص نذر مانے گناہ کی تو کفارہ اسکا کفارہ قسم کا ہے اور جو شخص نذر مانے ایسی چیز کی کہ اسکی طاقت نہ رکھے تو کفارہ اسکا کفارہ قسم کا ہے اور جو شخص نذر مانے ایسی چیز کی کہ طاقت رکھے اسکی تو چاہیے کہ پورا کرے اسکو نقل کیا ہے ابو داؤد اور ابن ماجہ نے اور موقوف کہا اسکو بعضوں نے ابن عباس پر

وعن ثابت بن الضحاک قال نذر رجل علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ینحر ابلا ببوانۃ فاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہل کان فیہا وثن من اوثان الجاہلیۃ یعبد قالوا لا قال فہل کان فیہا عید من اعیادہم قالوا لا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوف بنذرک فانہ لا وفاء لنذر فی معصیۃ اللہ ولا فیما لا یملک ابن آدم رواہ ابو داؤد اور روایت ہے ثابت

بن ضحاک سے کہ کہا انہوں نے ایک شخص نے زمانہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میں نذر کی یہ کہ ذبح کرے اونٹ بوانہ میں کہ نام ایک جگہ کا ہے نزدیک ینبع کے پس آیا

وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور خبر دی حضرت کو اپنی نذر کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا بیچ اسکے تھا کوئی بت بتوں

جاہلیت کے سے کہ پوجا جاتا تھا کہا صحابہ نے نہیں فرمایا پس کیا تھا بیچ اس کے کوئی عید عیدوں کافروں کے سے کہا نہیں پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پورا کر

طرف اس شخص کے کہ پوری کر نذر اپنی اسلیے کہ تحقیق نہیں جائز پورا کرنا واسطے نذر کے کہ گناہ میں ہو اللہ کے اور نہ بیچ اس چیز کے کہ نہیں مالک ہوتا ہے اسکا بیٹا آدم کا

نقل کیا ہے ابو داؤد نے عید کہتے ہیں اس دن کو کہ جمع ہوتے ہیں اس میں لوگ اور عید اللہ اس دن کو کہتے ہیں کہ جمع ہو کر کھیل تماشے میں مشغول ہوتے تھے اور بت پرستی کرتے تھے اور یہ جو حدیث میں ہے کہ

گناہ کی نذر پوری نہ کرے وعن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان امرأۃ قالت یا رسول اللہ انی نذرت ان اضرب علی راسک

بالدف قال اوفی بنذرک قالت انی نذرت ان اذبح بمکان کذا وکذا مکان کان یذبح فیہ اہل الجاہلیۃ فقال ہل

کان بذلک المکان وثن من اوثان الجاہلیۃ یعبد قالت لا قال ہل کان فیہ عید من اعیادہم قالت لا قال اوفی بنذرک رواہ

ابو داؤد اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے یعنی عبداللہ بن عمرو سے یہ کہ ایک عورت نے کہا یا رسول اللہ تحقیق

میں نے نذر مانی ہے یہ کہ بجاؤں میں دف آپکے سر پر یعنی جس وقت آپ غزوہ سے صحیح سالم پھر آئیں فرمایا پوری کر نذر اپنی نقل کیا ہے ابو داؤد نے اور زیادہ کیا رزین نے کہ کہا اس

عورت نے میں نے نذر مانی ہے یہ کہ ذبح کروں بیچ فلانی جگہ کے اور فلانی جگہ کے وہ مکان کہ ذبح کرتے تھے اس میں اہل جاہلیت کے لوگ پس فرمایا کیا تھا اس مکان میں

کوئی بت جاہلیت کے بتوں میں سے کہ پوجا جاتا تھا کہا اس عورت نے نہیں فرمایا کیا تھا اس میں کوئی عید عیدوں کافروں کی سے کہا نہیں فرمایا پوری کر

اپنی نذر کو معلوم ہوا کہ دف بجانا مباح ہے اور یہ جو کہتے ہیں کہ نذر اس چیز کی درست ہے کہ وہ عبادت ہو اور یہ خلاف ہے اس کے جواب یہ ہے کہ چونکہ

انہوں نے اس کو حضرت کے تشریف لانے میں خوشی ظاہر کرنے کے واسطے کیا تھا گویا عبادت ہوا وعن ابی لبابۃ انہ قال

للنبی صلی اللہ علیہ وسلم ان من توبتی ان اہجر دار قومی التی اصبت فیہا الذنب وان انخلع من مالی کلہ صدقۃ قال

یجزئ عنک الثلث رواہ رزین اور روایت ہے ابی لبابہ سے کہ انہوں نے کہا واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تحقیق تمام و کمال

توبہ میری سے یہ ہے کہ چھوڑوں میں گھر قوم اپنی کا وہ جو پہنچا ہوں میں بیچ اس کے گناہ کو اور یہ کہ الگ ہو جاؤں میں سارے مال اپنے سے واسطے صدقہ

کے پس فرمایا حضرت نے کفایت کرتا ہے تجھ کو تہائی مال نقل کی یہ حدیث رزین نے اور وہ قصہ یہ ہے کہ ابو لبابہ سے

بھاگنے کے اس جگہ سے کہ غالب ہوا اُس پر شیطان اُس نے گناہ کیا۔ یا اُنہوں نے گناہ کیا تھا کہ سبب اس کے توبہ کی تفصیل کا یہ ہے کہ یہاں ابو لبابہ کا
قصہ کہ قصہ میں ہو قصہ ابولبابہ کا یہ ہے کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بنی قریظہ کو کہ ایک قبیلہ ہے یہود کا محاصرہ کیا تو انہوں نے حضرت سے
عرض کر وا بھیجا کہ ابولبابہ ہمارے بھائی کو ہمارے پاس بھیجیے تاکہ ہم اُن سے مشورت کریں اپنے مقدمہ میں پس آنحضرت نے ان کو بھیجا جب گئے ابو لبابہ
پاس ان کے تو جب انہوں نے ابو لبابہ کو دیکھا تو وہ اور عورتیں اور چھوٹے اور بڑے لڑکے ابولبابہ کے آگے رونے اور زاری کرنے لگے کہ ابولبابہ کو اُن پر رحم آیا
انہوں نے ابولبابہ سے کہا کہ اے ابو لبابہ خبر دے ہم کو کہ اگر نکلیں ہم حکم محمد پر تو کیا کریں گے وہ ساتھ ہمارے ابولبابہ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا
اپنے حلق پر یعنی ذبح کریں گے تمکو ابولبابہ کہتے ہیں کہ یہ بات مجھ سے نکلی اور ہنوز قدم وہاں سے اٹھایا نہ تھا کہ متنبہ اور نادم ہوا کہ تو نے خیانت کی
خدا اور رسول خدا کی اور یہ آیت اتری انکے حق میں یا ایہا الذین آمنوا لا تخونوا اللہ والرسول وتخونوا اماناتکم بعد نزول اس کے ابولبابہ مسجد میں آئے
اپنے تئیں ستون سے باندھا اور کہا کہ نہیں چھوڑنے کا میں اپنا یہاں تک کہ توبہ کروں میری اور اللہ قبول کرے تو بیوی وقت نماز کے کھولتی اور وضو کرتے
جب وہ نماز پڑھ لیتے تو پھر باندھ دیتے اور جب لوگ آتے اُنکو کھولنے کے لیے تو وہ نہ چھوڑتے اور کہتے جب تک رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مجھکو آکر
نہ کھولینگے میں یہاں سے نہیں جاؤنگا پس سات دن رہے وہیں نہ کچھ کھایا یہاں تک کہ قریب ہوا کہ مر جاویں اور پیاس کے غش کھا کر گر پڑے پھر توبہ قبول کی
اللہ نے انکی پس کہا گیا انکو کہ تیری توبہ قبول کی گئی تھا کہا قسم اللہ کی نہیں کھولونگا میں اپنے تئیں کو یہاں تک کہ رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کھولیں مجھکو پس تشریف لائے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور کھولا انکو اپنے دست مبارک سے پھر انہوں نے عرض کیا کہ میری پوری
توبہ یہی ہے میں دیکھتا ہوں کہ اپنے سارے مال سے نکل جاؤں تصدق کرکے پس آنحضرت نے فرمایا کہ کافی ہے تجھکو ثلث حاجت نہیں تمام مال کی نذر
حدیث میں جواب تو نہ کہ صرف ... کہ ذکر اللہ نذر ... قسم ... تعالیٰ عنہ **وعن جابر بن عبد اللہ** رضی اللہ تعالیٰ
عنہ ان رجلا قام یوم الفتح فقال یا رسول اللہ انی نذرت للہ ان فتح اللہ علیک مکۃ ان اصلی فی بیت المقدس رکعتین قال
صل ھھنا ثم اعاد علیہ فقال صل ھھنا ثم اعاد علیہ فقال شانک اذن رواہ ابوداود والدارمی اور روایت ہے جابر بن عبداللہ سے
یہ کہ ایک شخص کھڑا ہوا دن فتح مکہ کے اور کہا یا رسول اللہ تحقیق میں نے نذر مانی واسطے اللہ عزوجل کے کہ اگر فتح کریگا اللہ تم پر مکہ تو نماز پڑھوں گا
میں بیت المقدس میں دو رکعت فرمایا حضرت نے نماز پڑھ یہاں یعنی مسجد الحرام میں اسلیے کہ یہ افضل ہے اور ... پھر دوبارہ وہ بات پوچھی
اس نے حضرت سے پس فرمایا حضرت نے نماز پڑھ اسی جگہ پھر سہ بارہ وہی بات پوچھی حضرت سے پس فرمایا حضرت نے کام تیرا ہے اس وقت یعنی اگر تیرا یہی جی چاہتا ہے
نماز پڑھنے سے تو وہاں پڑھ اختیار رکھتا ہے تو ... بیت المقدس میں پڑھنے کا تھا ۔ روایت کیا اسکو ابوداود اور دارمی نے ۔ ف ۔ شرح السنہ میں کہا ہے کہ
[illegible]
[illegible]
مکان میں پھر نماز پڑھے ... **وعن ابن عباس** ... ان اخت عقبۃ بن عامر نذرت ان تحج ماشیۃ
وانہا لا تطیق ذلک فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ لغنی عن مشی اختک فلترکب ولتہد بدنۃ
رواہ ابوداود والدارمی وفی روایۃ لابی داود فامرہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم ... فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
ان اللہ لا یصنع بشقاء اختک شیئا فلترکب ولتختمر ولتصم ثلثۃ ایام اور روایت ہے ابن عباس سے کہ بہن عقبہ بن عامر کی نے
نذر مانی کہ حج کو جاوے پیادہ اور تحقیق وہ طاقت نہیں رکھتی ہے پس فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ بے پرواہ ہے پیادہ چلنے

بہن تیری کی سے پس چاہئے کہ سوار ہو یعنی جبکہ پیادہ پا نہ چل سکے اور حج کرے اور بدنہ یعنی اونٹ یا گائے قربانی کرے نزدیک ورد نشہ نزدیک شافعی کے
نقل کی یہ ابو داؤد اور دارمی نے اور بیچ ایک روایت ابی داؤد کے یوں آیا ہے کہ پس حکم کیا اسکو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ سوار ہو اور حج کرے
ہدی اور ایک روایت ابی داؤد کی میں یوں ہے کہ پس فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نہیں کرتا ساتھ مشقت بہن تیری کے
کچھ یعنی اسطرح کی مشقت کھینچنے میں کچھ ثواب نہیں ملتا ہے پس چاہئے کہ حج کرے سوار یعنی اگر نہ چل سکے پیادہ اور قربانی کرے ...
... جانور کو حرم میں بیچ ہدی واسطے حج کرنے کے لیے اور قربانی ... اونٹ یا گائے ...
مستحب ہے کیونکہ معنی نذر کے جب کہ مقابلہ پیادہ پا چلنے کے ... طاعات سے واجب ہوا ... ساتھ ... ایسے عمل کے ...
... جب کہ عاجز ہو اور ... ساتھ ترک اسکے کے قدرت ... اور اختلاف کیا ہے ... واجب ہوا ہے پس کہا حضرت
علی رضی اللہ عنہ نے واجب ہوتا ہے ... ساتھ حدیث کے ... جیسے تجاوز کرنے کے میقات سے ...
اور ... استحباب ... قول مالک کا اور ظاہر تر قول شافعی کا ہے اور کفارہ ... قسم کا ...
کفارہ ... جنایت کا ... ہدی ... مطابق ... اور روایت ... کفارہ قسم کا

وعن عبد الله بن مالك أن عقبة بن عامر سأل النبي صلى الله عليه وسلم عن أخت له نذرت أن تحج حافية غير مختمرة فقال مروها فلتختمر ولتركب ولتصم ثلاثة أيام رواه أبو داود والترمذي والنسائي وابن ماجة والدارمي اور روایت
ہے عبد اللہ بن مالک سے یہ کہ عقبہ بن عامر نے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حال اپنی بہن کا کہ نذر مانی تھی یہ کہ حج کرے پیادہ ننگے پاؤں ننگے
سر پس فرمایا حضرت نے کہ حکم کرو اسکو کہ سر ڈھانکے اور سوار ہو اور چاہئے کہ روزے رکھے تین دن نقل کی یہ ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے

ف سر ڈھانکنے کا اسلئے حکم کیا کہ ننگا سر عورت کو گناہ ہے اسلئے کہ عورت کا سر اور بال اسکے ستر ہیں اور حکم سواری کا اسلئے کیا کہ عاجز تھی
پیادہ چلنے سے اور مشقت مطلق تھی اسمیں اور روزے رکھنے کے ... وقت عاجز ہونے کے ہدی سے کہ ہدی ... ہے پہلی حدیث میں ... ہدی ...
کے روزے رکھنے اسلئے ... فرمایا کہ کفارہ قسم کا ... تین ... کفارہ کی ہیں انمیں سے ایک ... ہے پس اگر عاجز ہو اور قسموں کفارہ کی
سے تو تین روزے رکھے اور تین دن ... پے در پے اگر ہوں کفارہ قسم کا ... **وعن** سعيد بن المسيب أن أخوين
من الأنصار كان بينهما ميراث فسأل أحدهما صاحبه القسمة فقال إن عدت تسألني القسمة فكل مالي في رتاج الكعبة
فقال له عمر إن الكعبة غنية عن مالك كفر عن يمينك وكلم أخاك سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول
لا يمين عليك ولا نذر في معصية الرب ولا في قطيعة الرحم ولا فيما لا تملك رواه أبو داود اور روایت ہے سعید
بن مسیب سے یہ کہ دو بھائی انصار میں سے تھے کہ درمیان میں ان کے میراث تھی یعنی دونوں کا میراث میں ... پس مانگا ... بھائی
ایک بھائی نے ان دونوں میں سے دوسرے بھائی سے بانٹنا میراث کا پس کہا اس دوسرے بھائی نے کہ اگر پھر طلب کرے تو مجھ سے بانٹنا میراث کا تو سارا مال
میرا صرف کیا جائیگا کعبہ میں پس کہا اسکو حضرت عمر نے کہ تحقیق کعبہ بے پروا ہے مال سے تیرے ... کفارہ دے
قسم کا ... واجب و ضروری نہیں کفارہ دے اپنی قسم کا اور بول اپنے بھائی سے یعنی اگر پھر طلب کرے تجھ سے بانٹنا میراث کا ... اسکے
ساتھ ... اور تقسیم کر میراث کو پس تحقیق میں نے سنا ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہیں واجب ہے تجھ پر ... قسم ... لازم
... کفارہ ... نہیں ... گناہ ... پروردگار کے ... اور ... اس چیز کے کہ نہیں مالک اسکا

الفصل الثالث [illegible] نفس کو مراد [illegible] قتل کیا [illegible] ف [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] عن ابن عباس [illegible]

[illegible] خیرا حیث [illegible] رواہ رزین اور روایت ہے [illegible]

تحقیق ایک شخص نے سوال کیا [illegible] کہ بیچ تین اگر نجات دے اللہ اسکو دشمن اسکے سے پس پوچھا ابن عباس سے یعنی اس مسئلہ کو پس [illegible]

پوچھو مسروق سے پس پوچھا اس سے پس کہا مسروق نے مت اسکو کہ ذبح کرے اپنی جان کو اسلئے کہ تحقیق اگر وہ مسلمان قتل کیا تو نفس مسلمان [illegible] اور اگر

تھا کافر جلدی کی طرف دوزخ کی اور خرید [illegible] ذبح کر اسکو واسطے مسکینوں کے کیونکہ حضرت اسحق علیہ السلام [illegible]

ایک دنبہ [illegible] خبر دی اس شخص نے یعنی مسروق کے فتوی کی ابن عباس کو پس کہا ابن عباس نے اسی طرح سے تھا میں ارادہ رکھتا کہ فتوی دوں تجھکو

نقل کیا اسکو رزین نے ف اگر نجات دے [illegible] اس شخص کو دشمن کے ہاتھ سے مراد اس نذر [illegible] معلوم ہوتا تھا پس کہا کہ خداوند [illegible]

مجھکو [illegible] نہیں ہیں باختیار خود [illegible] لیکن مراد دشمن کے ہاتھ سے [illegible] اگر نجات دیگا تو مجھکو اسکے ہاتھ سے [illegible] اپنے تئیں

تیرے لئے اور [illegible] قتل نفس اپنے [illegible] مسروق بن اجدع کبار تابعین اور [illegible] سے تھے اسلام لائے تھے پہلے وفات آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ابن عباس نے اس مسئلہ کے پوچھنے کو مسروق سے [illegible] کہ مسروق نے تحصیل علم [illegible] خلفاء اربعہ اور عائشہ صدیقہ سے کیا تھا اور

اس سبب [illegible] اور صبر ابن عباس کے تھا [illegible] جب مسروق سے یہ مسئلہ پوچھا تو انھوں نے منع کیا کہ اپنے تئیں ذبح کرے اسلئے کہ تو

اگر اسکے نزدیک مسلمان ہو اور اپنے تئیں مار ڈالیگا تو مار ڈالیگا نفس مسلمان کو اور [illegible] قتل کرنے نفس مومن کے وعید ساتھ ہمیشہ [illegible] دوزخ میں وارد [illegible]

اس آیت میں ولا تقتلوا انفسکم ومن قتل مومنا متعمدا الخ اور اگر وہ کافر ہو تو شتابی کریگا طرف آگ دوزخ کے [illegible]

اور یہ جو کہا [illegible] اسحق [illegible] ساتھ [illegible] اور یہ قول بعضوں کا ہے کہ حضرت ابراہیم [illegible] خواب میں [illegible] بیٹے کو ذبح کرتے

تو وہ اسحق تھے اور قول مشہور اور مختار یہ ہے کہ وہ حضرت اسمعیل [illegible] تھے اور جلال الدین سیوطی نے [illegible] حضرت اسحق [illegible]

[illegible] ذکر الشیخ [illegible] مختار [illegible] ایک شخص نے ذبح کرنے کی [illegible] بیٹے کو [illegible]

خلیل علیہ السلام [illegible] اسکو ابو یوسف اور شافعی نے اور لغو ہے نذر اگر ہو ساتھ [illegible] نفس اپنے [illegible]

محمد کے نزدیک [illegible] ساتھ ذبح کرنے باپ [illegible] اپنے [illegible] تو لغو ہے اجماعاً

کتاب القصاص

کتاب بیچ بیان قصاص کے ف [illegible] اور قصص کے معنے ہیں [illegible] پیچھے جانا [illegible] مقتول [illegible] قاتل [illegible]

اسلئے [illegible] مقتول کا [illegible] اسکو قصاص کہتے ہیں اور [illegible] مساوات [illegible] قصاص لینے سے برابر ہو [illegible]

اور قصاص اس لیے کہ کیا جاتا ہے قاتل سے مثل اس چیز کے کہ کیا قاتل نے مقتول سے

الفصل الاول فصل پہلی

عن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يحل دم امرئ مسلم يشهد أن لا إله إلا الله وأني رسول الله إلا بإحدى ثلاث النفس بالنفس والثيب الزاني والمارق من الدين التارك للجماعة متفق عليه اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں روا خون کرنا انسان مسلمان کا کہ گواہی دیتا ہو اس کی کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق میں رسول اللہ کا ہوں مگر سبب ایک بات کے تین میں سے ایک تو قتل کرنا عمداً کہ مارا جائے نفس بدلے نفس کے یعنی قصاص لیا اور حق ولی مقتول کا ہے اسی طرح کہ شرع میں مقرر ہوا ہے دوسرے یہ کہ سنگسار کیا جاوے زانی بیاہا ہو یعنی اور ہو وہ مکلف اور مسلمان اور آزاد اور تیسرے نکلنا دین سے چھوڑ دینے والا جماعت کو نقل کی یہ بخاری مسلم نے فائدہ: ... گواہی دیتا ہو ... الوہیت حق تعالیٰ کی اور میری رسالت کی تاکید اور بیان ہے اسلام کا اور اشارہ ہے کہ شہادتین کا کافی ہے ... یہ ہے کہ مسلمان کا خون کرنا روا نہیں مگر سبب ایک چیز کے تین چیزوں میں سے یا ... اسکو ناحق یعنی جو کوئی ناحق کسی کو قتل کرے اس کا قتل کرنا روا ہے اور یا زنا کرے بیاہا ہو مکلف مسلمان آزاد زنا کرے تو اسکو سنگسار کرنا روا ہے اور یا نکلنا دین سے یعنی جو کوئی مرتد ہو جاوے اسکو بھی قتل کرنا روا ہے اور چھوڑ دینے والا الخ یہ صفت ہو کر واسطے ... یعنی جو کہ چھوڑ دے جماعت مسلمانوں کی وہ الگ ہو جاوے مسلمانوں سے بسبب مرتد ہونے کے کہ وہ چھوڑ دینا اسلام کا ہے خواہ قول سے یا فعل سے یا اعتقاد سے تو واجب ہے قتل کرنا اسکا اگر توبہ نہ کرے اور اسکو مسلمان کہنا مجاز ہے باعتبار حالت ماضی کے اور حنفیہ کے نزدیک اگر عورت مرتد ہو جاوے تو اسکو قتل نہ کریں ہے

وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لن يزال المؤمن في فسحة من دينه ما لم يصب دما حراما رواه البخاري اور روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہتا ہے مومن بیچ کشادگی اور فراغت کے دین اپنے سے جب تک کہ نہیں پہنچتا خون حرام کو نقل کی یہ بخاری نے یعنی جب تک کسی کا خون ناحق نہیں کیا تو اللہ تعالیٰ کی امید رحمت اور بخشش کی بیچ دین کے وسعت کی ہے اور جب اپنے خون ناحق کیا تو تنگی ہوئی اسپر اور داخل ہوا گنہگاروں میں کہ ناامید ہیں رحمت اللہ تعالیٰ کی سے

وعن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أول ما يقضى بين الناس يوم القيامة في الدماء متفق عليه اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پہلے جو حکم کرے گا اللہ تعالیٰ درمیان لوگوں کے حکم کرنا خونوں میں ہوگا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے یعنی بندوں کے حقوق میں جو حکم کیا جاویگا تو اول حکم بیچ مقدمہ خونوں ہی کے کیا جاوے گا اور اللہ تعالیٰ کے حقوق میں جو سوال کیا جاوے گا تو اول مقدمہ نماز کے سوال کیا جاویگا اور ظاہر ترتیب کی منہیات میں جو حکم کیا جاویگا تو اول مقدمہ خونوں کے حکم کیا جاویگا اور مامورات کا جو سوال کیا جاویگا تو اول نماز کا سوال کیا جاویگا

وعن المقداد بن الأسود أنه قال يا رسول الله أرأيت إن لقيت رجلا من الكفار فاقتتلنا فضرب إحدى يدي بالسيف فقطعها ثم لاذ مني بشجرة فقال أسلمت لله أفأقتله يا رسول الله بعد أن قالها قال لا تقتله فقال يا رسول الله إنه قد قطع إحدى يدي فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقتله فإن قتلته فإنه بمنزلتك قبل أن تقتله وإنك بمنزلته قبل أن يقول كلمته التي قال متفق عليه اور روایت ہے مقداد بن اسود سے کہ انہوں نے کہا یا رسول اللہ خبر دیجیے مجھکو اگر میں ملاقات کروں ایک شخص کافر سے پس لڑیں ہم آپس میں سو مارے کافر ایک ہاتھ پر میرے دونوں ہاتھوں میں سے تلوار سے اور کاٹ ڈالے اس ہاتھ کو پھر پناہ پکڑے کافر مجھ سے ساتھ ایک درخت کے اور کہے مسلمان ہوا میں واسطے اللہ کے اور ایک روایت میں ہے کہ جب قصد کیا میں نے قتل کرنے کا اسکو کہا لا الہ الا اللہ کیا مار ڈالوں میں اسکو بعد کہنے کلمہ کے فرمایا مت قتل کر اسکو پس کہا مقداد نے یا رسول اللہ تحقیق اس نے کاٹ ڈالا ہے

ایک ... پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ قتل کر اسکو پس اگر تو قتل کریگا اسکو پس تحقیق ہے وہ بمنزلہ تیرے پہلے اس سے کہ تو قتل کرے اسکو اور
تحقیق تو بمنزلہ اسکے ہے پہلے اس سے کہ کہے وہ کلمہ کہ کہا اس نے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ... تو ویسا ہی معصوم ہے جیسا پہلے مارنے اسکے کے تھا
یعنی معصوم الدم ہے بسبب اسلام لانے کے اور تو بھی غیر معصوم الدم ہے بسبب مارنے کے جیسا وہ تھا پہلے کلمہ پڑھنے سے ... اسکا ...
... سبب ... قتل ... وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِلَى أُنَاسٍ مِنْ جُهَيْنَةَ فَأَتَيْتُ عَلَى رَجُلٍ مِنْهُمْ فَذَهَبْتُ أَطْعَنُهُ فَقَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَطَعَنْتُهُ فَقَتَلْتُهُ فَجِئْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ أَقَتَلْتَهُ وَقَدْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّمَا فَعَلَ ذٰلِكَ تَعَوُّذًا قَالَ فَهَلَّا شَقَقْتَ عَنْ قَلْبِهِ مُتَّفَقٌ
عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةِ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَيْفَ تَصْنَعُ بِلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ إِذَا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
قَالَهُ مِرَارًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے اسامہ بن زید سے کہا بھیجا ہمکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے طرف لوگوں جہینہ کے کہ ایک قبیلہ ہے
... پس آیا میں ایک شخص کے پاس انمیں سے اور ارادہ کیا میں نے کہ ماروں اسکو نیزہ پس کہا اس نے لا الہ الا اللہ اور مارا میں نے اسکو نیزہ
پس مار ڈالا میں نے اسکو پھر آیا میں پاس نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اور خبر دی میں نے آپکو پس فرمایا کیا قتل کیا تو نے اسکو حالانکہ پڑھا اس نے کلمہ لا الہ الا اللہ کہا
میں نے یا رسول اللہ سوا اسکے نہیں کہ کیا اس نے یہ واسطے بچانے کے قتل سے فرمایا پس کیوں نہ چیرا تو نے دل اسکا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ روایت
جندب بن عبد اللہ بجلی کے ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا کریگا اور کیا جواب دیگا تو کلمہ لا الہ الا اللہ کو جس وقت کہ آویگا یہ کلمہ جھگڑتا ہوا
دن قیامت کے کہنے والے کی طرف سے فرمایا حضرت نے یہ کئی بار یعنی واسطے خوف دلانے کے نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی کیوں نہ چیرا تو نے دل اسکا
اور دریافت کیا تو نے حال اسکا کہ پڑھا کلمہ اسنے بسبب ڈر جان اپنے کے یا بطریق اخلاص و صدق کے اور یہ جو فرمایا ہے کنایہ ہے اس سے کہ جاننا
حقیقت باطن اسکی کا ممکن نہ تھا پس چاہیے تھا کہ حکم ظاہر پر کرتا یعنی اسکو حکم مومن ہونے کا دیتا اور اسامہ نے گمان کیا کہ ایمان لانا ایسی حالت
میں نفع دیتا پس حضرت نے بیان فرمایا کہ تجکو خطا ہوئی اجتہاد میں اور مجتہد خطا اجتہادی میں معذور ہوتا ہے اسلئے اسامہ پر دیت نہ لازم ہوئی اور
حضرت اسامہ پر خفا ہوئے ہیں کہ لازم تھا کہ تو تامل کرتا اسلام میں اور حال اسکا وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ مُعَاهَدًا لَمْ يَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَإِنَّ رِيحَهَا تُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ أَرْبَعِينَ خَرِيفًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے
عبد اللہ بن عمرو سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ قتل کرے عہد والے کو نہ پاویگا بو بہشت کی اور تحقیق بو بہشت کی آتی ہے چالیس
برس کی راہ سے نقل کی یہ بخاری نے ف عہد والے سے مراد وہ کافر ہے کہ عہد کیا ہو ساتھ امام کے اور ترک کرے لڑائی کو مدت معین تک اور پانچ سو
برس کی راہ سے اور ایک روایت میں ستر برس آیا ہے اور ایک روایت میں سو برس اور طبرانی میں پانسو برس اور فردوس میں ہزار برس
اور تفاوت بسبب اختلاف اشخاص اور اعمال اور تفاوت درجات کے ہے کہ بعضوں کو ہزار برس کی مسافت سے آویگی وہ بو اور بعضوں کو پانسو
برس کی مسافت سے وغیر ذلک اور احتمال ہے کہ مراد ان سب سے طول مسافت ہو نہ تحدید اسکی اور مراد نہ پانے بو بہشت کے سے یہ ہے
کہ اول جو مقرب اور صالحین بو بہشت کی پاوینگے یہ اسوقت محروم رہیگا نہ یہ کہ ہمیشہ محروم رہیگا اور بعضوں نے کہا کہ مراد یہ ہے
تغلیظ و تشدید ہے وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَدَّى مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَهُوَ فِي
نَارِ جَهَنَّمَ يَتَرَدَّى فِيهِ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا وَمَنْ تَحَسَّى سُمًّا فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَسُمُّهُ فِي يَدِهِ يَتَحَسَّاهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا
وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيدَةٍ فَحَدِيدَتُهُ فِي يَدِهِ يَتَوَجَّأُ بِهَا فِي بَطْنِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے

ابی ہریرہ نے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے گرا دیا اپنے تئیں پہاڑ سے اور مار ڈالا اپنی جان کو پس وہ گرتا رہیگا بیچ آگ دوزخ کے ہمیشہ ہمیشہ رکھا گیا اس میں ہمیشہ ہمیشہ رکھا گیا اس میں کبھی نہ نکلیگا اور جس نے پیا زہر اور مار ڈالی جان اپنی پس زہر اسکا اسکے ہاتھ میں ہوگا پیتا رہیگا اسکو بیچ آگ دوزخ کی ہمیشہ ہمیشہ رکھا گیا اس میں کبھی نہ نکلیگا اور جسنے مار ڈالی جان اپنی ساتھ ہتھیار کے یعنی چھری وغیرہ سے پس ہتھیار اسکا اسکے ہاتھ میں ہوگا بھونکیگا اسکو اپنے پیٹ میں بیچ آگ دوزخ کے ہمیشہ ہمیشہ رکھا گیا اس میں کبھی نہ نکلیگا نقل کی بخاری اور مسلم نے **ف** ہمیشہ کا لفظ خالدا و ابدا کا جو حدیث میں ہے لفظ خالدا کا بعد حاصل یہ ہے کہ جو کوئی اپنے تئیں کسی چیز سے مار ڈالیگا وہ اسی چیز سے عذاب دیا جائیگا ہمیشہ اور مراد یہ ہے کہ جو حلال جانکر اپنی جان کو ہلاک کریگا وہ ہمیشہ دوزخ میں رہیگا یا مراد ہمیشہ رہنے سے مدت دراز تک ہے **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ يَخْنُقُ نَفْسَهٗ يَخْنُقُهَا فِي النَّارِ وَالَّذِيْ يَطْعَنُهَا يَطْعَنُهَا فِي النَّارِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص گلا گھونٹے اپنا اور مار ڈالے اپنے تئیں گلا گھونٹیگا اپنا دوزخ میں اور جو شخص کہ نیزہ مارے اپنے تئیں نیزہ ماریگا اپنے تئیں آگ میں نقل کی یہ بخاری نے **وَعَنْ** جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِيْمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ بِهٖ جُرْحٌ فَجَزِعَ فَاَخَذَ سِكِّيْنًا فَحَزَّ بِهَا يَدَهٗ فَمَا رَقَاَ الدَّمُ حَتّٰى مَاتَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى بَادَرَنِيْ عَبْدِيْ بِنَفْسِهٖ حَرَّمْتُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے جندب بن عبد اللہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تھا بیچ ان لوگوں کے کہ تھے پہلے تم سے ایک شخص اسکے لگا تھا ایک زخم پس بیقراری کی اسنے اور لی ایک چھری اور کاٹ ڈالا ساتھ چھری کے اپنا ہاتھ یعنی جو زخمی تھا پس نہ تھما خون یہانتک کہ مر گیا فرمایا اللہ تعالی نے جلدی کی مجھ سے بندے میرے نے ساتھ ہلاک کرنے نفس اپنے کے حرام کی میں نے اسپر بہشت نقل کی بخاری اور مسلم نے **ف** یہ محمول ہے اس پر کہ اسنے ہلاک کرنے کو حلال جانا اسلئے حرام ہوا داخل ہونا بہشت کا اسپر یا یہ مراد ہے کہ حرام ہوا اسپر داخل ہونا بہشت کا اول ساتھ صالحین کے یہانتک کہ چکھے سزا اپنے کردار کی اور قتل نفس شرع میں حرام ہے اور گناہ کبیرہ ہے حقیقت میں یہ تصرف کرنا ملک غیر میں ہے کیونکہ بندہ کا ظاہر و باطن ملک پروردگار کی ہے اسکو کیا اختیار کہ اسکے ملک میں تصرف کرے اور اپنے کو ہلاک کرے **وَعَنْ** جَابِرٍ اَنَّ الطُّفَيْلَ بْنَ عَمْرٍو الدَّوْسِيَّ لَمَّا هَاجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ هَاجَرَ اِلَيْهِ وَهَاجَرَ مَعَهٗ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهٖ فَمَرِضَ فَجَزِعَ فَاَخَذَ مَشَاقِصَ لَهٗ فَقَطَعَ بِهَا بَرَاجِمَهٗ فَشَخَبَتْ يَدَاهُ حَتّٰى مَاتَ فَرَاٰهُ الطُّفَيْلُ بْنُ عَمْرٍو فِيْ مَنَامِهٖ وَهَيْئَتُهٗ حَسَنَةٌ وَرَاٰهُ مُغَطِّيًا يَدَيْهِ فَقَالَ لَهٗ مَا صَنَعَ بِكَ رَبُّكَ فَقَالَ غَفَرَ لِيْ بِهِجْرَتِيْ اِلٰى نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لِيْ اَرَاكَ مُغَطِّيًا يَدَيْكَ قَالَ قِيْلَ لِيْ لَنْ نُصْلِحَ مِنْكَ مَا اَفْسَدْتَ فَقَصَّهَا الطُّفَيْلُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ وَلِيَدَيْهِ فَاغْفِرْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے کہ جب ہجرت کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے طرف مدینہ کے تو ہجرت کی طفیل بن عمرو نے طرف حضرت کے اور ہجرت کی ساتھ طفیل کے ایک شخص نے انکی قوم میں سے پس مریض ہوا وہ شخص اور بے صبری کی پس لیں اسنے پیکانیں تیروں کی اور کاٹ ڈالیں ساتھ ان پیکانوں کے جوڑ اپنی انگلیوں کے پس جاری ہوا خون دونوں ہاتھوں سے اسکے یہانتک کہ مرگیا پس دیکھا اسکو طفیل بن عمرو نے اپنے خواب میں اس حالت میں کہ ہیئت اسکی اچھی تھی اور دیکھا اسکو اس حال میں کہ ڈھانکے ہوئے دونوں ہاتھ اپنے پس کہا طفیل نے اسکو کیا معاملہ کیا ساتھ تیرے رب تیرے نے پس کہا اسنے بخشدیا مجکو رب میرے نے سبب ہجرت کرنے میری کے طرف نبی اسکے کی رحمت ہو اوپر اسکے اور سلام پس کہا طفیل نے کیا ہے واسطے میرے کہ دیکھتا ہوں تجکو ڈھانکے ہوئے ہاتھ اپنے کہا اس شخص نے کہا گیا واسطے میرے یعنی اللہ تعالی نے فرمایا ہرگز نہ درست کرینگے ہم تجھ سے اس چیز کو جو خراب کی تو نے پس بیان کیا اس خواب کو طفیل نے حضور میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پس کہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے الہی اسکو اور دونوں ہاتھوں اسکے کو بخشدے نقل کی یہ مسلم نے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] وعن ابی شریح الکعبی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ثم انتم یا خزاعۃ
قد قتلتم ہذا القتیل من ہذیل وانا واللہ عاقلہ من قتل بعدہ قتیلا فاہلہ بین خیرتین ان احبوا قتلوا وان احبوا اخذوا العقل
رواہ الترمذی والشافعی وفی شرح السنۃ باسنادہ وصرح بانہ لیس فی الصحیحین عن ابی شریح وقال واخرجاہ من روایۃ ابی ہریرۃ یعنی
بمعناہ۔ اور روایت ہے ابی شریح کعبی سے کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر تم اے خزاعہ تحقیق قتل کیا تم نے اس قتیل کو قبیلہ ہذیل سے اور قتل کی قسمیں
قسم ہے خدا کی میں ہوں دینے والا دیت اس کا جو شخص کہ قتل کرے پیچھے اسکے کسی کو پس وارث اسکے مختار ہیں درمیان دو چیزوں کے اگر چاہیں قتل کریں اور
اگر چاہیں بدلے لیں خون بہا نقل کی یہ ترمذی اور شافعی نے اور شرح السنہ میں ساتھ اسناد شافعی کے اور تصریح بیان کیا ہے بغوی نے شرح السنہ کے
کہ حدیث نہیں ہے بخاری اور مسلم میں ابی شریح سے اور کہا بغوی نے کہ روایت کیا ہے بخاری اور مسلم نے اس حدیث کو ابی ہریرہ سے یعنی ساتھ معنی اسکے
یعنی معنی اس حدیث کے ہیں اور الفاظ اسکے [illegible]
چنانچہ خود بغوی نے [illegible]
بیچ اس حرم مکہ کے [illegible] ایک شخص کو قبیلہ ہذیل سے [illegible] ایک قتیل کے [illegible] جاہلیت میں مارا گیا تھا [illegible] حضرت نے
خون بہا اسکا [illegible] درمیان دو قبیلوں کے [illegible]
جو شخص کہ قتل کیا جاوے [illegible] قصاص لیں اور چاہیں دیت لیں اور یہی مذہب ہے شافعی اور احمد کا
اور امام ابو حنیفہ اور مالک کے نزدیک ثابت نہیں ہوتی دیت مگر ساتھ رضا قاتل کے اور امام شافعی کا بھی ایک قول یہی ہے پس انکے نزدیک تاویل اس
حدیث کی یہ ہے کہ وارث اس قتیل کے [illegible] قصاص لیں اور چاہیں دیت لیں [illegible] وعن انس
ان یہودیا رض راس جاریۃ بین حجرین فقیل لہا من فعل بک ہذا افلان افلان حتی سمی الیہودی فاومات براسہا فجیء
بالیہودی فاعترف فامر بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرض راسہ بالحجارۃ متفق علیہ ۔ اور روایت ہے انس سے کہ ایک یہودی نے
کچلا سر ایک لڑکی کا درمیان دو پتھروں کے [illegible] پس کہا گیا لڑکی سے کس نے کیا ساتھ تیرے یہ کیا فلانے نے کیا فلانے نے
یہاں تک کہ [illegible] نام لیا گیا اس یہودی کا پس اشارہ کیا لڑکی نے ساتھ سر اپنے کے [illegible] پس لایا گیا یہودی
پس اقرار کیا اس نے [illegible] پس حکم کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس کچلا گیا سر اسکا ساتھ پتھروں کے نقل کی
یہ بخاری اور مسلم نے [illegible] درمیان دو پتھروں کے [illegible] قتل کیا جاوے
[illegible] اور یہی قول ہے اکثر اہل علم کا اور دلیل ہے اس پر کہ قتل کرنا ساتھ پتھر بھاری کے [illegible]
ساتھ [illegible] قتل [illegible] موجب ہے قصاص کا [illegible] اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک قصاص نہیں [illegible] اور دلیل
انکی [illegible] وعنہ قال کسرت الربیع وہی
عمۃ انس بن مالک ثنیۃ جاریۃ من الانصار فاتوا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فامر بالقصاص فقال انس بن النضر

عَمُّ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ لَا وَاللّٰهِ لَا تُكْسَرُ ثَنِيَّتُهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَنَسُ كِتَابُ اللّٰهِ الْقِصَاصُ فَرَضِيَ الْقَوْمُ وَقَبِلُوا الْأَرْشَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ مَنْ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَأَبَرَّهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انس سے کہ انکی پھوپھی ربیع نے کہ وہ پھوپھی ہیں انس بن مالک کی دانت ایک لڑکی کا انصار میں سے پس آئے قوم ربیع کی پاس نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس پس حکم فرمایا حضرت نے ساتھ بدلے کے کہ ربیع کا بھی دانت توڑا جاوے پس کہا انس بن نضر چچا انس بن مالک کے نے نہیں قسم ہے خدا کی نہ توڑا جاوے گا دانت انکا اے رسول خدا کے پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اے انس حکم اللہ کا بدلا لینا ہے پس راضی ہوئی قوم اور قبول کی دیت پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بعضے بندگان خدا سے ہیں کہ اگر قسم کھا بیٹھیں اللہ پر تو البتہ پورا کرے اللہ انکی قسم کو نقل کی بخاری اور مسلم نے **ف** مالک کے باپ کا نام نضر ہے اور ربیع بیٹی ہے نضر کی اور مالک باپ انس کا اور انس چچا انس کا بیٹے تھے نضر کے پس یہ دونوں بھائی بہن ہوئے ربیع کے اور انس بن نضر نے جو کہا قسم ہے اللہ کی الخ تو یہ مضمون منع ازراہ رد اور انکار کرنے حکم حضرت کے نہیں ہے بلکہ بطریق امید لطف و توقع اور امید فضل بے حد تعالیٰ کے ہے یعنی کر دیگا اللہ تعالیٰ وارثوں کو اور ڈالیگا انکے دل میں یہ کہ معاف کر دینگے قصاص پس جیسا انکا گمان تھا ویسا ہی ظاہر ہوا انکے حق میں تو یعنی وے راضی ہوئے ساتھ لینے دیت کے اور حکم اللہ کا بدلا لینا ہے یہ اشارہ ہے طرف قول اللہ تعالیٰ کے کہ کتبنا علیہم فیہا ان النفس بالنفس لیکن پاس ادب کے نہ کہنے ہے یعنی ہے کہ پورا کرے اسکی قسم کو اور بچاوے اسکو نہ حانث ہونے سے مقصود اس کلام سے تعریف کرنی انس بن نضر کی ہے کہ وہ ایسا شخص ہے کہ اگر قسم کھاوے کہ اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ جائز ہے قسم کھانی اس چیز میں کہ گمان کرے آدمی اسکے واقع ہونیکا اور جائز ہے تعریف کرنی کسی کی کہ نہ خوف ہو فتنہ کا بسبب تعریف کرنیکے اور مستحب ہے معاف کرنا قصاص سے شرح وَعَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَلِيًّا هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ لَيْسَ فِي الْقُرْآنِ فَقَالَ وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ مَا عِنْدَنَا إِلَّا مَا فِي الْقُرْآنِ إِلَّا فَهْمًا يُعْطَى رَجُلٌ فِي كِتَابِهِ وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ قُلْتُ وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ قَالَ الْعَقْلُ وَفِكَاكُ الْأَسِيرِ وَأَنْ لَا يُقْتَلَ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابی جحیفہ سے کہ کہا پوچھا میں نے حضرت علی سے کہ کیا تمہارے پاس کوئی چیز سوا قرآن کے ہے پس کہا حضرت علی نے قسم ہے اُس ذات کی کہ پیدا کیا دانہ اور پیدا کی جان نہیں ہے میرے پاس مگر وہ چیز کہ قرآن میں ہے مگر سمجھ کہ دیا جاتا ہے کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی کتاب میں اور ہمارے پاس ہے وہ چیز کہ کاغذ میں لکھی ہوئی ہے کہا میں نے کیا ہے کاغذ میں لکھی ہوئی فرمایا حضرت علی نے کہ خون بہا اور قدر اسکا اور حکم اسکا اور چھڑانا قیدی کا یعنی ثواب اسکا اور حکم اسکا اور یہ کہ نہ مارا جاوے مسلمان بدلے کافر کے یعنی سوا ذمی کے نقل کی بخاری نے **ف** مگر سمجھ الخ یعنی اللہ نے مجھکو سمجھ دی ہے کہ استنباط کرتا ہوں اس سے معانی قرآن کے اور دریافت کرتا ہوں اس سے اشارات اور علوم پوشیدہ اور اسرار باطنی کہ معلوم ہوتے ہیں علماء راسخین اور عارفان ارباب یقین کو حاصل یہ کہ سمجھ مجھکو عطا ہوئی ہے کہ اس سے مسائل نئے نکالتا ہوں قرآن میں سے اور ابن عباس سے منقول ہے کہ تمام علوم قرآن میں ہیں لیکن قاصر ہیں ان سے فہم لوگوں کی اور وہ چیز کہ کاغذ میں ہے وہ صحیفہ ایک کاغذ ہے کہ اسمیں احکام خون بہا کے وغیرہ کے لکھے ہوئے غلاف تلوار کے میں تھے اور لکھا ہے علما نے کہ اس کاغذ میں سوا ان تین چیزوں کے اور بھی مسائل اور بہت احکام تھے لیکن بیان انکا نہیں کیا اسلیے کہ مقصود اس باب میں ذکر کرنا خون بہا اور قصاص کا ہے اور چھوڑنا قیدی کا مناسب دیکھنے کے سبب ہونے انکے قتل کے اور نہ مارا جاوے مسلمان بدلے کافر کے مذہب بہت صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین کا یہ ہے کہ نہ مارا جاوے مسلمان بدلے کافر کے خواہ ذمی ہو خواہ حربی اور مذہب امام ابو حنیفہ اور اکثر علما کا یہ ہے کہ مارا جاوے مسلمان بدلے کافر ذمی کے اور دلیل انکی اللہ حدیث ہے جو آگے آوے گی اور سوال ابی جحیفہ نے اسلیے کیا کہ شیعہ کہتے تھے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خاص اپنے اہلبیت کو خصوصا حضرت علی کو کچھ اسرار علم وحی کے بتلائے ہیں کہ غیر سے ذکر نہیں کیے پس پوچھا کہ حضرت علی کے زمانہ میں حضرت علی سے

علاوہ تحقیق کسی میں نہیں پائی جاتی تھی پس قسم کھائی حضرت علی نے اس بات پر کہ نہیں ہے ہمارے پاس کچھ خاص کیا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سوائے اور لوگوں کے پاس نہیں ہے سوائے قرآن کے اور اس کاغذ کے جو ساتھ تلوار کے تھا اور وہ فہم ہے کہ بخشی جاتی ہے بسبب استعداد اور انبساط کے جس کو کوئی پایا سمجھ اور ادراک اور سوجھ معانی قرآن میں کہ سنتا تھا پس کہا علوم کھلا ح وذکر حدیث ابن مسعود لا تقتل نفس ظلما فی کتاب العلم اور ذکر کی گئی حدیث ابن مسعود کی نہ مارا جاوے کوئی جان از راہ ظلم کے کتاب العلم میں **الفصل الثانی**

فصل دوسری **عن** عبد اللہ بن عمرو ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لزوال الدنیا اھون علی اللہ من قتل رجل مسلم رواہ الترمذی والنسائی ووقفہ بعضھم وھو الاصح ورواہ ابن ماجۃ عن البراء بن عازب روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ جاتا رہنا دنیا کا بہت سہل ہے نزدیک اللہ کے قتل کرنے مرد مسلمان کے سے نقل کی یہ ترمذی اور نسائی نے اور موقوف بیان کیا ہے اسکو بعضے راویوں نے اور وہ صحیح تر یعنی موقوف ہونا نقل کی یہ ابن ماجہ نے براء بن عازب سے **ف** یعنی عبید اللہ سے اور دلیل سلامین زمین و آسمان وغیرہ دنیا کی چیزیں مسلمانوں کے لیے پیدا کی ہیں تا عبادت کریں اور ان چیزوں کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ کی قدرت پر یقین کریں پس جسنے قتل کیا مسلمان کو دفعتاً اسکے سبب جیسا ہو وہ یعنی دنیا کو فنا کیا جو اسی کی طرف اشارہ ہے آیت میں من قتل نفسا بغیر نفس او فساد فی الارض فکانما قتل الناس جمیعا یعنی جسنے قتل کی جان بغیر جان کے یا بغیر فساد کے زمین میں پس گویا کہ قتل کیا سب لوگوں کو **وعن** ابی سعید وابی ھریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لو ان اھل السماء والارض اشترکوا فی دم مؤمن لاکبھم اللہ فی النار رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب اور روایت ہے ابی سعید و ابی ہریرہ سے کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا اگر تحقیق آسمان والے اور زمین والے شریک ہوں بیچ خون ایک مرد مسلمان کے تو البتہ اوندھا ڈالیگا انکو اللہ دوزخ میں نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے **ف** بعض شارحین نے کہا ہے کہ لفظ اکبہم لازمی ہے اور کبہم متعدی پس کسی راوی کو سہو ہو گیا ہے کہ تم کو اکبہم نقل کیا لیکن ملا علی قاری نے لکھا ہے کہ لفظ اکب قاموس میں لازم اور متعدی دونوں طرح نقل کیا گیا ہے پس نسبت خطا کی طرف بعض اہل لغت کے بسبب عدم اطلاع کے نسبت کرنے خطا کے طرف راویوں ثقہ اور عادلوں کے ہمیں تحقیق ہے حق کی پیروی اور بیچ صغیر میں کبہم اللہ ذکر کیا ہے واللہ اعلم بالصواب **وعن** ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یجیء المقتول بالقاتل یوم القیامۃ ناصیتہ ورأسہ بیدہ واوداجہ تشخب دما یقول یا رب قتلنی حتی یدنیہ من العرش رواہ الترمذی والنسائی وابن ماجۃ اور روایت ہے ابن عباس سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا لاویگا مقتول قاتل کو دن قیامت کے اس حال میں کہ پیشانی قاتل کی اور سر اسکا مقتول کے ہاتھ میں ہوگا اور رگیں گردن کی اسکی بہتی ہونگی خون سے کہیگا اے پروردگار میرے قتل کیا ہے مجھکو یعنی اس شخص نے پس زیادتی کی ہے میری یہاں تک کہ نزدیک لیجاویگا مقتول قاتل کو عرش کے نقل کی یہ ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** یہ کنایہ ہے اس سے کہ مقتول نہایت اپنا حق طلب کریگا یہ کنایہ ہے بیچ رحمی کرنے اللہ تعالیٰ کے انکو ساتھ عدل اپنے کے **وعن** ابی امامۃ بن سھل بن حنیف ان عثمان بن عفان اشرف یوم الدار فقال انشدکم باللہ اتعلمون ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یحل دم امرئ مسلم الا باحدی ثلاث زنا بعد احصان او کفر بعد اسلام او قتل نفس بغیر حق فقتل بہ فواللہ ما زنیت فی جاھلیۃ ولا اسلام ولا ارتددت منذ بایعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا قتلت النفس التی حرم اللہ فبم تقتلوننی رواہ الترمذی والنسائی وابن ماجۃ وللدارمی لفظ الحدیث اور روایت ہے ابی امامہ بیٹے سہل بن حنیف سے کہ تحقیق عثمان بن عفان نے جھانکا ایک مکان بلند سے دن اسکا کہ گھیر لیا تھا باغیوں نے گھر کو انکے

آیا جانتے ہو تم کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں حلال ہوتی ہے خونریزی شخص مسلمان کی مگر سبب ایک بات کے تین باتوں میں سے [illegible]
[illegible] بعد مسلمان ہونے کے یا زنا کرنا بعد محصن ہونے کے یا ناحق کسی جان کو مار ڈالنا پس قسم ہے خدا کی نہیں زنا کیا میں نے جاہلیت میں اور نہ اسلام میں اور
نہ مرتد ہوا میں جب سے کہ بیعت کی میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نہ قتل کیا میں نے کسی جان کو کہ حرام کیا اللہ تعالیٰ نے قتل کرنا اس کا پس کس سبب سے
قتل کرتے ہو تم مجھ کو نقل کی یہ ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور واسطے دارمی کے ہیں لفظ حدیث کے **ف** [illegible]
[illegible] حضرت عثمان [illegible] حضرت عثمان [illegible]
محصن ہو کر [illegible] سنگسار کرنا [illegible] مسلمان [illegible]
[illegible] **وَعَنْ** اَبِي الدَّرْدَاءِ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ الْمُؤْمِنُ مُعْنِقًا
صَالِحًا مَا لَمْ يُصِبْ دَمًا حَرَامًا فَإِذَا أَصَابَ دَمًا حَرَامًا بَلَّحَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ابی درداء سے [illegible] رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہمیشہ رہتا ہے مسلمان جلدی کرنے والا طرف نیکی کے [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible]
خون حرام [illegible] نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** [illegible]
نہیں کرتا جب خون ناحق کرتا ہے [illegible]
اور [illegible] **وَعَنْهُ** عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ ذَنْبٍ عَسَى اللهُ اَنْ يَّغْفِرَهُ اِلَّا مَنْ مَاتَ مُشْرِكًا اَوْ مَنْ يَقْتُلُ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ
عَنْ مُعَاوِيَةَ اور روایت ہے ابی درداء سے [illegible] رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر گناہ امید ہے اللہ تعالیٰ سے کہ بخش دے اس کو مگر
اس شخص کا [illegible] مشرک [illegible] قتل کرے کسی مسلمان کو جان بوجھ کر نقل کی یہ ابوداؤد نے اور نقل کی یہ نسائی نے معاویہ سے **ف** [illegible]
حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ گناہ قتل کا بھی نہیں بخشا جاتا مانند شرک کے لیکن مذہب اہل سنت و جماعت کا یہ ہے کہ گناہ قتل کا بخشا جاوے گا [illegible]
[illegible] اِنَّ اللهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَاءُ اور اس حدیث سے جو [illegible]
[illegible] قتل کرے مومن کو [illegible]
[illegible] **وَعَنْ** اِبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقَامُ الْحُدُوْدُ فِي الْمَسَاجِدِ وَلَا يُقَادُ
بِالْوَلَدِ الْوَالِدُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ قائم کی جاویں حدیں
مسجدوں میں اور نہ قصاص لیا جاوے [illegible] نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے **ف** [illegible]
[illegible] قصاص [illegible]
[illegible] قتل [illegible] قصاص لیا جاوے [illegible]
[illegible] اختلاف [illegible] امام ابو حنیفہ اور امام شافعی [illegible] قتل کیا جاوے [illegible]
[illegible] باپ بیٹے کو تو قتل کیا جاوے [illegible]
[illegible] **وَعَنْ** اَبِيْ رِمْثَةَ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ اَبِيْ فَقَالَ مَنْ هٰذَا الَّذِيْ مَعَكَ قَالَ
[illegible] قَالَ اَمَا اِنَّهٗ لَا يَجْنِيْ عَلَيْكَ وَلَا تَجْنِيْ عَلَيْهِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَزَادَ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ فِيْ اَوَّلِهٖ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ اَبِيْ عَلٰى رَسُوْلِ

صلی اللہ علیہ وسلم فرأی ابی الذی بظہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال دعنی اعالج الذی بظہرک فانی طبیب فقال انت رفیق
واللہ الطبیب اور روایت ہے ابی رمثہ سے کہا آیا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنے باپ کے ساتھ پس فرمایا کون ہے یہ تیرے ساتھ کہا
یہ بیٹا میرا ہے گواہ رہیو ساتھ اسکے فرمایا خبردار ہو کہ یہ نہیں گناہ کریگا تجھ پر اور نہ تو گناہ کریگا اسپر نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے اور زیادہ کیا صاحب مصابیح نے
شرح السنہ میں بیچ اول اس حدیث کے یہ عبارت کہ کہا ابورمثہ نے گیا میں ساتھ اپنے باپ کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس دیکھی میرے باپ نے
مہر نبوت کہ پشت پر تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا باپ میرے نے کہ چھوڑ دو مجھکو تاکہ علاج کروں میں اس چیز کا جو تمہاری پشت میں ہے پس
تحقیق میں طبیب ہوں پس فرمایا حضرت نے کہ تو رفیق ہے اور اللہ طبیب ہے **ف** گواہ رہ ساتھ اسکے یعنی گواہ رہ کہ یہ بیٹا صلبی میرا ہے مقصود اس کہنے
سے تھا کہ اگر مجھ سے کچھ گناہ مانند قتل وغیرہ کے ہو جاوے تو مواخذہ اس سے کیا جاوے بسبب رسم جاہلیت کے کہ باپ بیٹوں میں سے جو کوئی گناہ کرتا تو ایک کا مواخذہ
دوسرے سے ہوتا اسی سبب سے حضرت نے فرمایا الا انہ لا یجنی علیک یعنی نہ گناہ کریگا تجھ پر بیٹا تیرا یعنی گناہ اسکا تجھ پر نہ ہوگا اور تیرا گناہ اس پر نہ ہوگا اور پڑھی یہ آیت
اسواسطے کہ جسے کوئی گناہ ہو تو تیرا بیٹا نہیں پکڑا جاویگا دنیا میں اور آخرت میں جیسا کہ جاہلیت میں یہ رسم تھی کہ باپ بیٹوں میں سے جو کوئی گناہ کرتا تو ایک کا
مواخذہ دوسرے سے ہوتا تھا اور بعضے کہتے ہیں حاصل یہ ہے کہ ابورمثہ نے جو کہا کہ میں طبیب ہوں اس کلام میں دعوی کیا طبیب دانائی کا تو حضرت کو یہ بات اور بے تمیزی کی
خوش مزاجی سے سمجھ کر فرمایا کہ تو رفیق ہے یعنی نرمی کرتا ہے مریض کے ساتھ اور طبیب وہ ہے کہ جانتا ہے اسکو ...... اسکو نہ کرے شفا دیتا ہے
تو اسکو حقیقت میں اور شفا طبیب ہے یعنی یہی ہے کہ حقیقت مرض اور دوا کی اور نہیں کوئی شفا دینے والا سوا اللہ کے اور کوئی موصوف ہے ساتھ اسکے
سوا اسکے **وعن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ عن سراقۃ بن مالک قال حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقید الاب
من ابنہ ولا یقید الابن من ابیہ رواہ الترمذی وضعفہ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے انہوں نے نقل کی
اپنے دادا سے انہوں نے نقل کی سراقہ بن مالک سے کہ حاضر ہوا میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قصاص لیتے باپ کا بیٹے سے اور نہ لیتے بیٹے کا باپ سے نقل کی یہ ترمذی نے
اور ضعیف کہا اسکو **ف** یعنی اگر بیٹا باپ کو مار ڈالے تو بیٹے کو اسکے قصاص میں مار ڈالتے اور اگر باپ بیٹے کو مارے تو قصاص نہ لیتے بلکہ خون بہا لیتے **وعن**
الحسن عن سمرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قتل عبدہ قتلناہ ومن جدع عبدہ جدعناہ رواہ الترمذی وابوداؤد
وابن ماجۃ والدارمی وزاد النسائی فی روایۃ اخری ومن خصی عبدہ خصیناہ اور روایت ہے حسن بصری سے کہ نقل کی سمرہ سے کہ کہا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ قتل کرے اپنے غلام کو قتل کرینگے ہم اسکو اور جو شخص کہ کاٹے اعضا یعنی ناک کان یا ہاتھ پاؤں وغیرہ تو اعضا
کاٹینگے ہم اسکے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور زیادہ کیا نسائی نے اور روایت میں کہ جو کوئی خصی کرے اپنے غلام کو خصی کرینگے
ہم اسکو **ف** جو شخص کہ قتل کرے اپنے غلام کو بطریق زجر و تشدید کے فرمایا یا باعتبار ... یعنی بعض لوگ اپنے غلام کے مار ڈالنے سے جیسا کہ ... پانچویں بار شراب پیوے تو اسکو
قتل کرو حضرت نے فرمایا کہ مار ڈالو اسکو ... حضرت نے اسکو ... لایا گیا حضرت کے پاس اور بعضوں نے کہا کہ مراد حدیث میں وہ غلام ہے کہ آزاد
کیا گیا ہو اور اسکو غلام باعتبار حال سابق کے کہا اور بعضوں نے کہا کہ یہ منسوخ ہے اس آیت سے الحر بالحر والعبد بالعبد الخ اور مذہب حنفیہ کا یہی
ہے کہ آزاد قتل کیا جاوے بسبب قتل کرنے غلام غیر کے نہ اپنے غلام کے اور بعضے امام کہتے ہیں کہ نہ قتل کیا جاوے آزاد واسطے
غلام کے اگرچہ وہ غلام غیر کا ہو بسبب قول اللہ تعالی کے الحر بالحر الخ اور امام ابراہیم نخعی اور سفیان ثوری کہتے ہیں کہ آزاد قتل کیا جاوے
واسطے غلام کے اگرچہ اپنا غلام ہو اور جو شخص کہ کاٹے اعضا ... امام ... شرح السنہ میں لکھا ہے کہ گئے ہیں سب اہل علم طرف اسکے کہ اعضا
آزاد کے نہ کاٹے جاویں بدلے اعضا غلام کے پس ثابت ہوا اس اتفاق سے کہ یہ حدیث محمول زجر و تشدید پر ہے یا منسوخ ہے ع ع ع

وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ مُتَعَمِّدًا دُفِعَ إِلَى أَوْلِيَاءِ الْمَقْتُولِ فَإِنْ شَاءُوا قَتَلُوا وَإِنْ شَاءُوا أَخَذُوا الدِّيَةَ وَهِيَ ثَلَاثُونَ حِقَّةً وَثَلَاثُونَ جَذَعَةً وَأَرْبَعُونَ خَلِفَةً وَمَا صَالَحُوا عَلَيْهِ فَهُوَ لَهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ قتل کرے عمداً حوالے کیا جاوے طرف وارثوں مقتول کے پس اگر چاہیں مار ڈالیں اور اگر چاہیں لیویں دیت یعنی خون بہا اور دیت یہ ہے تیس حقے یعنی تیس اونٹنیاں کہ چوتھے برس میں لگی ہوں اور تیس جذعے یعنی اونٹنیاں کہ پانچویں برس میں لگی ہوں اور چالیس اونٹنیاں حاملہ اور جس چیز پر صلح کریں باہم وہ واسطے انکے ہے یعنی سوا دیت کے حق مقتول کے وارثوں کا ہے جو کچھ کہ ٹھہرا لیں اگر صلح کریں روایت اس حکم پر ہی ہو واجب ہوگا نقل کی یہ ترمذی نے **ف** امام شافعی اور امام محمد کے مذہب میں دیت میں یہی ہے اور امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف کے نزدیک سو اونٹ چار قسم کے ہیں پچیس بنت مخاض اور پچیس بنت لبون اور پچیس حقے پچیس جذعے اور دلیل انکی حدیث سائب بن یزید کی ہے کہ حکم کیا حضرت نے ساتھ سو اونٹوں چار قسم کے اور یہ حدیث کہ دلیل شافعی کی ہے غیر ثابت ہے بسبب اختلاف صحابہ کے دیت میں۔ وَعَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُونَ تَتَكَافَأُ دِمَاؤُهُمْ وَيَسْعَى بِذِمَّتِهِمْ أَدْنَاهُمْ وَيَرُدُّ عَلَيْهِمْ أَقْصَاهُمْ وَهُمْ يَدٌ عَلَى مَنْ سِوَاهُمْ أَلَا لَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ وَلَا ذُو عَهْدٍ فِي عَهْدِهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

اور روایت ہے علی سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا مسلمان آپس میں برابر ہیں قصاص میں خونوں میں اور دیت میں اور سعی کرتا ہے ساتھ عہد اور امان کے ادنی انکا اور رد کرتا ہے اوپر انکے جو بہت دور ہو انکے اور مسلمان حکم ایک ہاتھ کا رکھتے ہیں یعنی مدد کرنی اور اتفاق رکھنا اور مخالفت نہ کرنی اور اوپر ان لوگوں کے کہ سوا انکے ہیں یعنی کافروں جیسے کہ ہوا ایک ہاتھ کے خلاف وہی ایک ہاتھ ہے خبردار نہ مارا جاوے مسلمان بدلے کافر کے اور نہ مارا جاوے صاحب عہد بیچ عہد اپنے کے نقل کی یہ ابو داؤد نے اور نسائی نے اور نقل کی ابن ماجہ نے ابن عباس سے **ف** مسلمان برابر ہیں یعنی کچھ فرق نہیں درمیان رذیل اور اشراف کے اور چھوٹے اور بڑے کے اور عالم اور جاہل کے اور مرد اور عورت کے ان مقدمات میں یعنی قصاص اور دیت کے بیچ میں سب برابر ہیں جو دیت سید کی ہے وہی دیت جلاہے کی ہے اور اگر سید جلاہے کو مار ڈالے جلاہے کے بدلے سید کو مار ڈالے اسیطرح باقیوں کو سمجھ لے بخلاف رسم جاہلیت کے کہ اسوقت میں اگر اشراف رذیلے کو مار ڈالتا تو اسکو قصاص میں نہ مارتے بلکہ اسکے بدلے چند آدمی اسکے قبیلے میں سے اور کم دیت ہوتی اسکو مار ڈالتے اور سعی کرتا ہے الخ یعنی اگر ایک ادنی مسلمان مانند عورت یا غلام کے کسی کافر کو امن دیا تو چاہیے کہ اسکو سب مسلمان امن دیویں اور اسکے عہد کو نہ توڑیں اور رد کرتا ہے الخ اس عبارت کے دو معنی ہیں ایک یہ کہ کسی مسلمان نے اگرچہ دور رہنے والا ہو وہ کسی کافر کو امن دیا نہیں پہنچتا کسی مسلمان کو کہ نزدیک ہو اس سے توڑنا اسکا اور دوسرے یہ کہ جسوقت داخل ہو لشکر کافروں کے ملک میں اور امام بھیجے ایک ٹکڑا اس لشکر میں سے کسی طرف اور لاویں غنیمت مار کر تو وہ نقد انہیں کا حق نہیں بلکہ بانٹا جاوے اس لشکر کو اور ٹکڑے کو جو بیچ گیا تھا کہ مسلمان مستحق غنیمت کے ہیں اور نہ مارا جاوے الخ صاحب عہد یعنی جو کافر عہد میں داخل ہوا اگر قتل کرے تو اسکے عہد میں پس اگر کوئی مسلمان قتل کرے تو اس کو بدلے اسکے قصاص میں مارنا چاہیے جیسا کہ مذہب امام ابو حنیفہ کا ہے پس جو کافر ذمی کو بدلے مسلمان کے مار ڈالے تو یہ مرد قصاص ہے کہ امام اعظم کے نزدیک حربی کے بدلے مسلمان کو نہ مارے اور ذمی کے بدلے مارے اور امام شافعی کے نزدیک مسلمان بدلے کسی کافر کے نہ مارا جاوے نہ حربی کے بدلے نہ ذمی کے بدلے مولانا حسن الشروح وَعَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أُصِيبَ بِدَمٍ أَوْ خَبْلٍ وَالْخَبْلُ الْجِرَاحُ فَهُوَ بِالْخِيَارِ بَيْنَ إِحْدَى ثَلَاثٍ

يَعْنِي أَوْ أَرَادَ الرَّابِعَةَ فَخُذُوا عَلَى يَدَيْهِ بَيْنَ أَنْ يَقْتَصَّ أَوْ يَعْفُوَ أَوْ يَأْخُذَ الْعَقْلَ فَإِنْ أَخَذَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا ثُمَّ عَدَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهُ النَّارُ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا (رواہ الدارمی) اور روایت ہے ابی شریح خزاعی سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو شخص کہ مصیبت زدہ ہو ساتھ خون کے یعنی قتل نفس کے یا زخم کے یعنی جسکا مورث ناحق مارا جاوے یا کوئی عضو اسکا کٹ جاوے پس وہ یعنی مدعی مختار ہو درمیان ایک کے تین چیزوں میں سے پس اگر چاہے چوتھی چیز تو روک لو اسکو یعنی پکڑو ہاتھ اسکا یعنی منع کرو اسکو درمیان اسکے کہ قصاص لیوے یا معاف کرے یا دیت لیوے پس اگر لیوے کچھ ان تینوں چیزوں میں سے پھر زیادتی کرے اسکے بعد یعنی مثلاً معاف کیا یا دیت لی پھر قاتل کو مار ڈالا تو اسکے لیے دوزخ ہے ہمیشہ رہیگا اس میں ہمیشہ کیا گیا ہمیشہ روایت کیا اسکو دارمی نے اور ایک روایت میں ہے کہ ایک کو چوتھی چیز کا بیان ہے کہ اگلی فصل میں ہے فائدہ وہ شے زیادہ ہے جو ان تین کے سوا ہو وَعَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قُتِلَ فِي عِمِّيَّا فِي رَمْيٍ يَكُوْنُ بَيْنَهُمْ بِالْحِجَارَةِ أَوْ جَلْدٍ بِالسِّيَاطِ أَوْ ضَرْبٍ بِعَصًا فَهُوَ خَطَأٌ وَعَقْلُهُ عَقْلُ الْخَطَأِ وَمَنْ قَتَلَ عَمْدًا فَهُوَ قَوَدٌ وَمَنْ حَالَ دُوْنَهُ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَغَضَبُهُ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ (رواہ ابوداؤد والنسائی) اور روایت ہے طاؤس سے کہ نقل کی ابن عباس سے انھوں نے نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا کہ جو شخص کہ مارا جاوے بیچ اندھا دھند کے یعنی اس حال میں کہ پوشیدہ ہو حال اسکا اور معلوم نہ ہو قاتل یعنی جو حال نہ کھلے پھر اوسکے کہ ہو درمیان انکے ساتھ پتھروں کے یا مارا جاوے ساتھ کوڑوں کے یا ساتھ لاٹھی کے پس یہ قتل ہے حکم قتل خطا کے یعنی نہ گناہ ہو نہ قصاص اور دیت اسکی دیت خطا کی ہے اور جو شخص کہ مار ڈالا گیا جان بوجھکر پس یہ قتل موجب قصاص کا ہے اور جو شخص کہ حائل ہو درمیان قصاص لینے کے پس اوس پر لعنت اللہ کی اور غضب اسکا نہ قبول کیا جاویگا اوس سے نفل ور نہ فرض نقل کی ہے ابوداؤد اور نسائی نے ف ساتھ پتھروں کے یعنی آپس میں ایک دوسرے پر پتھر پھینکتے تھے کہ ناگاہ ایک پتھر کسی کے جا لگا اور مر گیا بے مقصود کے ساتھ پتھر کے مارا گیا بلکہ قصداً لگا تو پتھر کا بھی یہی اتفاق ہوا اور مراد یہ ہے کہ قتل ساتھ ایسی چیز کے جو موجب دیت کا ہے نہ قصاص کا اور دیت اسکی دیت خطا کی ہے اور فقہا اسکو شبہ عمد کہتے ہیں اسلیے کہ قتل کرنا ساتھ ایسی چیز کے کہ اکثر وہ چیز ایسی ہو کہ حاصل ہوتا ہو اوس سے قتل غالباً شبہ عمد ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور نزدیک صاحبین اور شافعی کے شبہ عمد وہ ہے کہ قصد قتل کا کرے ساتھ ایسی چیز کے کہ نہ حاصل ہوتا ہو اوس سے قتل غالباً اور جو چیز ایسی ہو کہ حاصل ہوتا ہو اوس سے قتل غالباً وہ عمد ہے جیسے پتھر اور عصا کہ حدیث میں مذکور ہیں نزدیک ابو حنیفہ کے مطلق ہے چھوٹے ہوں یا بڑے اور نزدیک صاحبین اور شافعی کے محمول ہیں چھوٹے پر حاصل یہ کہ بڑے پتھر کے ساتھ قتل کیا امام ابوحنیفہ کے نزدیک قصاص نہیں ہے اور صاحبین اور شافعی کے نزدیک یہ تفصیل ہے کہ مذکور ہوئی اور جو شخص کہ مانع ہو وارثوں مقتول کے طالبوں کو قصاص نہ لینے دے تو اوس پر لعنت ہے اللہ کی اور اسکے غضب ہے اسلیے کہ منع کرنا حق کا ہے ف قتل کی پانچ قسمیں ہیں عمد اور شبہ عمد اور خطا اور جاری مجری خطا اور قتل بسبب قتل عمد یہ ہے کہ مارے ساتھ ایسی چیز کے کہ چیر ڈالے اعضا کو جیسا دو قسم میں ہیں یا ایسی ہی دوسری قسم کی چیز لکڑی یا لکڑی یا شعلہ آگ سے اور صاحبین کے نزدیک قتل عمد یہ ہے کہ مارے ایسی چیز سے کہ قتل کیا جاتا ہو اوس سے غالباً اور اس قتل سے گنہگار ہوتا ہے آدمی اور لازم آتا ہے قصاص مگر یہ کہ معاف کیا جاوے یا راضی ہوں وارث دیت پر اور نہیں کفارہ اور شبہ عمد یہ ہے کہ مارے بقصد ساتھ چیزوں مذکورہ کے سوا اور اس قتل سے بھی گنہگار ہوتا ہے اور دیت مغلظہ عاقلہ پر لازم آتی ہے نہ قصاص اور اسمیں بھی جان مارنے سے کم میں قصاص لازم آتا ہے یعنی اگر قطع عضو اس سبب سے ہو تو وہاں قصاص لیا جاویگا اور قتل خطا کی دو قسمیں ہیں ایک تو خطا قصد میں ہے جیسے کہ ایک شخص کو تیر مارا اسکا گمان کر کے کہ شکار ہے یا حربی گمان کر کے اور تھا وہ مسلمان اور دوسرے خطا فعل میں ہے جیسے کہ تیر مارا نشانہ کو اور لگا کسی آدمی کو اور قتل خطا کا حکم یہ ہے کہ کفارہ ہے اور دیت ہے عاقلہ پر اور گناہ نہیں ہے اور جاری مجری خطا کی جیسے کہ ایک شخص سوتا ہو اور کروٹ لی اور گرا کسی پر اور مار ڈالا اسکو اور قتل بسبب یہ ہے

کہ ایک شخص مر گیا اور دابا تھا ایک پتھر کے نیچے یا ماری گئی اُس کو لاٹھی لوگوں کے درمیان ہنگامہ میں اور معلوم نہ ہوا کہ کس نے مارا اس صورت میں خون اس کا ہدر ہے یعنی قاتل کا پتہ نہ ہو تو بیت المال سے مقتول کی دیت دی جائے اور اگر قاتل معلوم ہو تو اس سے قصاص لیا جائے۔

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أُعْفِيْ مَنْ قَتَلَ بَعْدَ أَخْذِ الدِّيَةِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہے جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں چھوڑوں گا میں اُس شخص کو جو بعد قصاص معاف کرنے کے پھر قاتل کو قتل کرے دیت لینے کے بعد روایت کی یہ ابو داؤد نے۔ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ رَجُلٍ يُصَابُ بِشَيْءٍ فِيْ جَسَدِهٖ فَيَتَصَدَّقُ بِهٖ إِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهٖ دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهٖ خَطِيْئَةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابو الدرداء سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے نہیں کوئی شخص کہ پہنچے اُس کو کچھ ایذا اُس کے بدن میں پھر معاف کر دے اُس کو مگر بلند کرتا ہے اللہ اُس کے سبب سے ایک درجہ اور دور کرتا ہے اُس سے ایک گناہ روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے۔

الفصل الثالث

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَتَلَ نَفَرًا خَمْسَةً أَوْ سَبْعَةً بِرَجُلٍ وَاحِدٍ قَتَلُوْهُ قَتْلَ غِيْلَةٍ وَقَالَ عُمَرُ لَوْ تَمَالَأَ عَلَيْهِ أَهْلُ صَنْعَاءَ لَقَتَلْتُهُمْ جَمِيْعًا رَوَاهُ مَالِكٌ وَرَوَى الْبُخَارِيُّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوَهُ اور روایت ہے سعید بن مسیب سے کہ عمر بن خطاب نے قتل کیا ایک جماعت کو پانچ تھے یا سات تھے بدلے میں ایک شخص کے کہ قتل کیا تھا سب نے اُس کو فریب سے اور فرمایا عمر نے اگر اتفاق کرتے اُس پر سب رہنے والے صنعاء کے البتہ قتل کرتا میں اُن سب کو نقل کی یہ مالک نے اور نقل کی بخاری نے ابن عمر سے مانند اس کے فائدہ صنعاء یمن میں ایک شہر ہے اور بیان صنعاء کا ذکر اس لئے کیا کہ تو وہ قتل کرنے والے اس شہر کے تھے یا اس واسطے کہ وہ نزدیک عرب کے کثرت میں ہے اور اس حدیث میں دلیل ہے اس پر کہ اگر ایک شخص کو قتل کریں بہت سے آدمی شریک ہو کر تو سب کو قتل کریں گے۔ وَعَنْ جُنْدُبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ فُلَانٌ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجِيْءُ الْمَقْتُوْلُ بِقَاتِلِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُوْلُ سَلْ هٰذَا فِيْمَ قَتَلَنِيْ فَيَقُوْلُ قَتَلْتُهٗ عَلٰى مُلْكِ فُلَانٍ قَالَ جُنْدُبٌ فَاتَّقِهَا رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہے جندب سے کہا حدیث کی مجھ سے فلانے نے یعنی ایک صحابی نے کہ نام اُس کا نہ لیا یا لیا لیکن راوی بھول گیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لاوے گا مقتول اپنے قاتل کو دن قیامت کے اور کہے گا یعنی اللہ تعالیٰ سے کہ پوچھ اس سے کس سبب سے قتل کیا مجھ کو پس کہے گا قاتل کیا میں نے اُس کو فلانے شخص کی سلطنت میں یعنی اس کی سلطنت کی مدد میں کہا جندب نے کہ بچ تو اُس سے یعنی ایسے قتل سے روایت کی یہ نسائی نے فائدہ یعنی جواب قاتل کا سوال کے مطابق ہوا یعنی وہ شخص جانتا تھا سبب قتل کا جو پوچھا گیا اور اس قول کے معنی یہ ہیں کہ فلانے کی سلطنت میں قتل کیا میں نے یعنی جب ملک حاصل کرنے کے واسطے قتل کیا تو یہی نہ ہو کہ تو بھی ایسا قتل کرے [illegible] ... اور اس میں اشارہ ہے اس طرف کہ جو شخص کسی کے کہنے سے قتل کرے وہ بھی گناہ گار ہے اور قتل کا گناہ اس پر ہے۔

وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعَانَ عَلٰى قَتْلِ مُؤْمِنٍ بِشَطْرِ كَلِمَةٍ لَقِيَ اللّٰهَ مَكْتُوْبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ آيِسٌ مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مدد کرے کسی مومن کے قتل میں آدھی بات سے بھی ملاقات کرے گا اللہ تعالیٰ سے اس حال میں کہ لکھا ہوگا درمیان دونوں آنکھوں کے اس کی ناامید ہے اللہ کی رحمت سے نقل کی یہ ابن ماجہ نے فائدہ آدھی بات سے مراد یہ ہے کہ مثلاً اقتل کی جگہ اُق کہے اور ناامید ہونے سے مراد یہ ہے کہ بہت سخت عذاب ہوگا اور فضیحت ہوگی خلائق کے روبرو ساتھ اس نشانی کے اور یہ معنی تغلیظ پر محمول ہیں۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَمْسَكَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ وَقَتَلَهُ الْآخَرُ يُقْتَلُ الَّذِيْ قَتَلَ وَيُحْبَسُ الَّذِيْ أَمْسَكَ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ اور روایت ہے ابن عمر

سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا کہ جس وقت پکڑے کوئی شخص کسی کو اور قتل کرے اسکو دوسرا شخص تو قتل کیا جاوے وہ شخص کہ جسنے قتل کیا اور قید کیا جاوے وہ شخص کہ جسنے پکڑا تھا نقل کی یہ دارقطنی نے **ف** جیسے اگر پکڑے ایک شخص ایک عورت کو اور زنا کرے اس سے دوسرا تو حد نہیں پکڑنے والے پر اسیطرح قصاص نہیں ہے پکڑنے والے پر بلکہ قید ہے بطریق تعزیر کے اور مقدار قید کی موقوف ہے رائے حاکم پر جسقدر مناسب جانے قید رکھے پس بعض شارحین نے ذکر کیا ہے لیکن معلوم نہ ہوا چاہیے کہ مدد کرنیوالا قتل پر اور مدد کرنیوالا قتل کا سبب اور احادیث کہ قصاص ہے پس یہ حدیث منسوخ ہوگئی واللہ اعلم اور لکھا شمنی نے کہ فتاوی میں ہے کہ اگر ڈالدیوے ایک شخص کسی کو آگے شیر کے یا اور درندے کے اور درندہ مار ڈالے اسکو تو ڈالنے والے پر قصاص نہیں ہے اور نہ دیت لیکن تعزیر دیا جاوے اور مارا جاوے اتنا درد دہندہ اور قید کیا جاوے یہاں تک کہ توبہ کرے یا صلاح ہو

باب الدیات

باب ہے بیچ بیان دیتوں کے **ف** دیات جمع دیت کی ہے اس مال کو کہتے ہیں کہ دیا جاتا ہے بسبب قتل کرنے نفس کے یا قطع کرنے کسی کے عضو کے اور لفظ جمع یعنی دیات باعتبار انواع دیت کے لائے کہ دیت نفس کی ہے اور دیت اعضاء کی اور دیت دو طرح کی ہوتی ہے مغلظہ اور مخففہ مغلظہ یہ ہے کہ سو اونٹنیاں ہوں چار طرح کی پچیس بنت مخاض اور پچیس بنت لبون اور پچیس حقہ اور پچیس جذعہ یہ امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف کے نزدیک ہے اور امام محمد اور امام شافعی کے نزدیک تیس حقہ اور تیس جذعہ اور چالیس خلفہ کہ سب حاملہ ہوں اور دیت بیچ قتل شبہ عمد کے یہی نافذ ہے اور دیت مخففہ یہ ہے کہ اگر سونے کی قسم سے دے تو ہزار دینار دے اور چاندی کی قسم سے دے تو دس ہزار درہم دے اور اونٹ دے تو پانچ طرح کے دے بیس ابن مخاض اور بیس بنت مخاض اور بیس بنت لبون اور بیس حقہ اور بیس جذعہ اور یہ دیت لازم آتی ہے قتل خطا اور جاری مجری خطا میں اور قتل تسبیب میں اور …

الفصل الاول

فصل پہلی عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ہذہ وہذہ سواء یعنی الخنصر والابہام رواہ البخاری روایت ہے ابن عباس سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا دیت اس کی اور اسکی برابر ہے اشارہ کیا حضرت نے طرف چھنگلیا اور انگوٹھے کے جیسا کہ بیان کیا راوی نے یعنی چھنگلیا کو اور انگوٹھے کو نقل کی یہ بخاری نے **ف** جاننا چاہیے کہ کاٹنا تمام انگلیوں دونوں ہاتھوں یا دونوں پاؤں کا تمام دیت لازم آتی ہے بسبب فوت کرنے جنس منفعت کے پس ہر ایک کاٹنے ہر انگلی کے دسواں حصہ دیت کا لازم آتا ہے کہ دس انگلیاں ہیں پس فرمایا کہ دیت چھنگلیا کی اور انگوٹھے کی برابر ہے اگرچہ انگوٹھے کے دو پورے ہیں اور چھنگلیا کے تین اسلیئے کہ دونوں برابر ہیں اصل منفعت میں پس زیادتی نقصان کا اعتبار نہیں جیسے دانتوں میں … نہیں فرق ہے اور جبکہ ہر انگلی میں دسواں حصہ کل دیت کا ہوا تو ہر پورے انگلی کی تین حساب کرکے ہیں پس ہر پورے انگلی میں تہائی دسویں حصے کا ہے اور ہر پورے انگوٹھے کے آدھا دسویں حصہ کا اسلیئے کہ انگوٹھے کے دو پورے ہیں اور انگلیوں کے تین تین پورے ہیں وعن ابی ہریرۃ قال قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی جنین امرأۃ من بنی لحیان سقط میتا بغرۃ عبد او امۃ ثم ان المرأۃ التی قضی علیہا بالغرۃ توفیت فقضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بان میراثہا لبنیہا وزوجہا والعقل علی عصبتہا متفق علیہ اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ حکم کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ بچے پیٹ ایک عورت کے قوم بنی لحیان سے کہ گر پڑا مردہ ہوکر ساتھ غرہ کی یعنی اس عورت کے مارنے والے پر یعنی غرہ سے غلام یا لونڈی ہے پھر تحقیق وہ عورت کہ حکم کیا گیا تھا اسپر یعنی اسکی عاقلہ پر ساتھ غرہ کے مر گئی پس حکم فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میراث اسکی اسکے بیٹوں کے لیے اور اسکے خاوند کے لیے ہے اور عقل یعنی دیت اسکی عصبوں پر ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی دو عورتیں تھیں آپس میں لڑیں ایک نے ان میں سے پتھر مارا دوسری عورت کو کہ حاملہ تھی وہ پتھر لگا پیٹ پر اور بچہ گر پڑا پیٹ سے نکل کر مر کر پس حکم کیا آنحضرت نے ساتھ غرہ کے اس عورت مارنے والی کی عاقلہ پر اور اگر زندہ نکلتا بچہ پیٹ سے اور پھر مر جاتا تو تمام دیت پورے آدمی کی لازم آتی اور غرہ کی قیمت … کے نزدیک بیسواں حصہ دیت کا یعنی پانچ سو درہم اور اسکے عصبوں پر ہے کہ مراد عاقلہ جیسے ہیں

بیضہ دیت مغلظہ ہو پس جو دو دیت نہیں ہوتی ہو دیت سے ثابت لازم نہیں آتی وارث اور اوپر بیان تخصیص شوہر کی اور خاوند کی ہر سبب سے
جو بیوی کا وارث بھی ہو شوہر ملت میں والله اعلم جو کہ وارث اور ان کے لئے جیسا کہ ہوں جیسا کہ حدیث مذکورہ میں ہو درتھا و سیاق میں **وعنہ**
قَالَ اقْتَتَلَتِ امْرَأَتَانِ مِنْ هُذَيْلٍ فَرَمَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى بِحَجَرٍ فَقَتَلَتْهَا وَمَا فِي بَطْنِهَا فَقَضَى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ دِيَةَ
جَنِيْنِهَا غُرَّةٌ عَبْدٌ أَوْ وَلِيْدَةٌ وَقَضَى بِدِيَةِ الْمَرْأَةِ عَلَى عَاقِلَتِهَا وَوَرَّثَهَا وَلَدَهَا وَمَنْ مَعَهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے
کہا لڑیں دو عورتیں قوم ہذیل میں سے پس مارا ایک نے ان میں سے دوسری کو ساتھ پتھر کے پس مار ڈالا اس کو اور جو اس کے پیٹ میں تھا پس حکم کیا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جنین یعنی بچہ پیٹ کا اس کا دیت ایک غلام یا لونڈی اور حکم کیا ساتھ دیت عورت مقتولہ کا قاتل کی قوم پر اور پیٹ سے
وارث کیا اس عورت کا بیٹا اس کا اور جو ساتھ ان کے تھے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ظاہر ہو کہ پہلی حدیث
میں جنین دو بچہ تھا اور اس میں یہ بچہ تھا پہلی حدیث میں قتل کرنا مذکور ہوگا اور مقصود بیان کرنا ہے اس کا کہ عورت کی دیت کا اور حکم کرنے کا ساتھ اس حدیث میں بچہ
جنین پیٹ سے نکل گیا اور حکم اس کا ذکر کیا گیا اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے اس پر کہ قتل کرنا ساتھ پتھر کے موجب دیت کا ہے نہ قصاص کا اور قتل عمد سے نہیں
بلکہ شبہ عمد ہے جیسا کہ مذہب امام ابو حنیفہ کا ہے اور عمل کرتے ہیں بموجب اس کے بعض لوگ **وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ كَانَتَا**
ضَرَّتَيْنِ فَرَمَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى بِحَجَرٍ أَوْ عَمُوْدِ فُسْطَاطٍ فَأَلْقَتْ جَنِيْنَهَا فَقَضَى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنِيْنِ
غُرَّةً عَبْدًا أَوْ أَمَةً وَجَعَلَهُ عَلَى عَصَبَةِ الْمَرْأَةِ هٰذِهِ رِوَايَةُ التِّرْمِذِيِّ وَفِيْ رِوَايَةِ مُسْلِمٍ قَالَ ضَرَبَتِ امْرَأَةٌ ضَرَّتَهَا بِعَمُوْدِ فُسْطَاطٍ وَهِيَ حُبْلٰى فَقَتَلَتْهَا
قَالَ وَإِحْدَاهُمَا لِحْيَانِيَّةٌ قَالَ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيَةَ الْمَقْتُوْلَةِ عَلَى عَصَبَةِ الْقَاتِلَةِ وَغُرَّةً لِمَا فِيْ بَطْنِهَا اور روایت ہے مغیرہ بیٹے
شعبہ سے کہ دو عورتیں تھیں آپس میں سوکنیں پس مارا ایک نے ان دونوں میں سے دوسری کو ساتھ پتھر کے یا چوب خیمہ کے پس گرا دیا اس کے پیٹ
کے بچہ کو پس حکم فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بچے کے پیٹ کے غرہ غلام یا لونڈی کا اور واجب کیا اس کو اوپر عصبہ یعنی قوم عورت قاتلہ کے یہ
لفظ روایت ترمذی کی ہیں اور یہ اعتراض ہے صاحب مصابیح پر کہ اس حدیث کو صحیح میں لائے اور بیچ روایت مسلم کے یوں ہے کہا مغیرہ نے
کہ مارا ایک عورت نے اپنی سوکن کو ساتھ چوب خیمہ کے اور وہ تھی حاملہ پس مار ڈالا اس عورت مقتولہ کو اور کہا یعنی اور بچہ بھی مر گیا یعنی
ایک ان میں سے تھی لحیانیہ یعنی منسوب قبیلہ بنی لحیان کو جو قبیلہ ہذیل سے ہے کہا پس مقرر کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیت عورت قتل کی گئی کی اوپر
عصبہ قاتلہ کے اور واسطے اس چیز کے کہ پیٹ میں تھی یعنی بچہ کی دیت غرہ **ف** یہ حدیث دلالت کرتی ہے اوپر مذہب امام
ابو حنیفہ کے کہ پتھر سے مارنا قتل عمد نہیں ہے اور شافعی کہتے ہیں کہ محمول ہے اوپر چوب یا پتھر چھوٹے کے قصد قتل نہ کیا جاتا ہو **الفصل الثانی**
الفصل الثانی **عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا إِنَّ دِيَةَ الْخَطَاءِ**
شِبْهِ الْعَمْدِ مَا كَانَ بِالسَّوْطِ وَالْعَصَا مِائَةٌ مِنَ الْإِبِلِ مِنْهَا أَرْبَعُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهَا أَوْلَادُهَا رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَاهُ أَبُوْ
دَاوُدَ عَنْهُ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ لَفْظُ الْمَصَابِيْحِ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خبردار ہو کہ
تحقیق دیت قتل خطا کی کہ شبہ عمد ہو کہ ساتھ کوڑے کی اور عصا کے ہو سو اونٹ ہیں ان میں سے چالیس ایسے ہوں کہ ان کے پیٹ میں بچے ہوں نقل کی یہ نسائی اور ابن ماجہ

اور دارمی نے اور نقل کی ابو داؤد نے عبد اللہ بن عمرو سے اور ابن عمر سے اور شرح السنہ میں لفظ مصابیح کے ہیں یعنی ہے **ف** منقول ہے کہ بعض نسخوں میں قتل
الخطاء شبہ العمد بالسوط والعصا مائۃ من الابل منہا اربعون فی بطونہا اولادہا اور کہا کہ یوں ہے کہ قتل خطا کا کہ قتل خطا ہو یا شبہ عمد ہو جانا چاہیے
کہ قتل یا عمد ہو یا شبہ عمد یا خطا اور بعض علما ان تینوں کو کہتے ہیں کہ قصد قتل کرے ساتھ اس چیز کے کہ جس سے اکثر ہلاک ہو اور شبہ عمد یہ کہ قتل کا ارادہ اور قصد کرے اس کا

غیر چیز سے کیا گیا ہو اور خطا واقع ہوتا ہو اس سے قتل غالباً نہ ہوتا ہو اور قتل خطا یہ ہے کہ کوئی کسی کو قتل کرے چنانچہ بیان تفصیل انکا آگے گزر چکا ہے اور یہ نزدیک
امام ابو حنیفہ کے ہے اور وہ جو کہ ہے اس میں اسلحہ کو مطلق قصاص کی حیثیت ہے اور قتل عمد کسی میں کہ قتل ساتھ ہتھیار یا کسی چیز کے کہ واقع ہوتا ہو ساتھ اسکے قتل غالباً
قتل عمد ہے اور وہ جو کہ ہے اس میں قصاص کو حیثیت ہے کہ واقع نہ ہوتا ہو ساتھ اسکے قتل غالباً اور بعضی روایات میں خطا واقع ہوا ہے اور تغلیظ شبہ
عمد کے نزدیک ابن مسعود اور ابو حنیفہ اور ابو یوسف اور احمد کے یہ ہے کہ واجب ہوتی ہیں چار طرح کے اونٹ چنانچہ بیان انکا ابتداء باب میں ہو چکا
ہے اور نزدیک شافعی اور محمد کے یہ ہے کہ تین طرح کے اونٹ ہوں چنانچہ بیان انکا بھی ابتداء باب میں ہو چکا ہے اور خطا محض میں بہ سبب تخفیف
ہوتی ہے اور واجب ہوتی ہیں اس میں پانچ طرح کے اونٹ کہ اوپر مذکور ہو چکے ہیں اور یہ باتفاق ہے اور یہ حدیث دلیل شافعی اور محمد کی ہے واللہ اعلم
لکھتے ہیں کہ حدیث معارض ہے اس حدیث کی کہ روایت کی گئی ہے ابن مسعود اور سائب بن یزید سے اس پر عمل کیا ہے ساتھ تغلیظ کے وعن

اَبِیْ بَکْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَتَبَ اِلٰی اَهْلِ الْیَمَنِ وَکَانَ فِیْ کِتَابِهٖ اَنَّ
مَنِ اعْتَبَطَ مُؤْمِنًا قَتْلًا فَاِنَّهٗ قَوَدُ یَدِهٖ اِلَّا اَنْ یَّرْضٰی اَوْلِیَاءُ الْمَقْتُوْلِ وَفِیْهِ اَنَّ الرَّجُلَ یُقْتَلُ بِالْمَرْاَةِ وَفِیْهِ فِی النَّفْسِ الدِّیَةُ مِائَةٌ
مِّنَ الْاِبِلِ وَعَلٰی اَهْلِ الذَّهَبِ اَلْفُ دِیْنَارٍ وَفِی الْاَنْفِ اِذَا اُوْعِبَ جَدْعُهٗ الدِّیَةُ مِائَةٌ مِّنَ الْاِبِلِ وَفِی الْاَسْنَانِ الدِّیَةُ وَفِی الشَّفَتَیْنِ الدِّیَةُ
وَفِی الْبَیْضَتَیْنِ الدِّیَةُ وَفِی الذَّکَرِ الدِّیَةُ وَفِی الصُّلْبِ الدِّیَةُ وَفِی الْعَیْنَیْنِ الدِّیَةُ وَفِی الرِّجْلِ الْوَاحِدَةِ نِصْفُ الدِّیَةِ وَفِی الْمَاْمُوْمَةِ ثُلُثُ الدِّیَةِ وَفِی
الْجَائِفَةِ ثُلُثُ الدِّیَةِ وَفِی الْمُنَقِّلَةِ خَمْسَ عَشْرَةَ مِنَ الْاِبِلِ وَفِیْ کُلِّ اِصْبَعٍ مِّنْ اَصَابِعِ الْیَدِ وَالرِّجْلِ عَشْرٌ مِّنَ الْاِبِلِ وَفِی السِّنِّ خَمْسٌ مِّنَ الْاِبِلِ
وَفِی الْمُوْضِحَةِ خَمْسٌ رَوَاهُ النَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَفِیْ رِوَایَةِ مَالِکٍ وَفِی الْعَیْنِ خَمْسُوْنَ وَفِی الْیَدِ خَمْسُوْنَ وَفِی الرِّجْلِ خَمْسُوْنَ وَفِی الْمُوْضِحَةِ خَمْسٌ روایت ہے ابی بکر
بیٹے محمد کے بیٹے عمرو کے بیٹے حزم کے سے نقل کی اپنے باپ سے اور انکے باپ نے نقل کی انکے دادا سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
لکھا طرف اہل یمن کے اور تھا بیچ نامہ حضرت کے یہ کہ جو شخص مار ڈالے بے سبب یعنی بے تقصیر کسی مسلمان کو مار ڈالنا یعنی عمداً پس تحقیق وہ قصاص کیا جاوے
بسبب قتل کیا جاوے بسبب فعل اپنے کے ساتھ ہاتھ اپنے کے مگر یہ کہ راضی ہوں وارث مقتول کے لینے ساتھ لینے دیت کے اور یہ کہ
قتل کیا جاوے اور اس میں یہ بھی تھا کہ قتل کیا جاوے مرد بدلے عورت کے اور اس میں یہ بھی تھا کہ بیچ مار ڈالنے جان کے دیت ہے سو اونٹ کی
جسکے پاس اونٹ ہوں سو اونٹ دے جب تفصیل کے ساتھ اور پر سونا رکھنے والوں کے ہزار دینار اور بیچ ناک کے جب تمام کاٹی جاوے دیت ہے
سو اونٹ اور بیچ دانتوں کے کہ سب توڑے جاویں دیت پوری ہے اور بیچ ہونٹوں کے کہ کاٹے جاویں پوری دیت ہے اور بیچ دونوں خصیوں کے کہ کاٹے
جاویں پوری ہے اور بیچ کاٹنے آلت کے دیت ہے اور بیچ توڑنے پیٹھ کی ہڈی کے دیت ہے اور بیچ پھوڑنے دونوں آنکھوں کے دیت ہے اور بیچ کاٹنے ایک پاؤں کے
آدھی دیت ہے اور بیچ زخم پہنچنے پوست مغز سر کے تہائی دیت ہے اور بیچ زخم پیٹ کے تہائی دیت ہے اور بیچ زخم کے کہ ہڈی سرک گئی ہو پندرہ اونٹ
ہیں اور بیچ ہر انگلی کے انگلیوں ہاتھ اور پاؤں کی سے دس دس اونٹ ہیں اور بیچ ہر دانت کے پانچ پانچ اونٹ ہیں نقل کی یہ نسائی اور دارمی نے اور
بیچ روایت مالک کے ہے اور بیچ ایک آنکھ کے پچاس اونٹ ہیں اور بیچ ایک ہاتھ کے پچاس اور بیچ ایک پاؤں کے پچاس اور بیچ زخم کہ ہڈی کھل گئی
ہو پانچ اونٹ ہیں ف [illegible] مار ڈالنے کے دیت ہے یعنی جب قتل عمد میں معاف ہو قصاص [illegible] مقتول کے اور راضی ہوں وارث لینے پر دیت ہے اور
قتل خطا اور شبہ عمد میں دیت ہے اور سونے والوں پر ہزار دینار اور چاندی والوں پر دس ہزار درہم ہیں اور اسکو ذکر کیا بسبب اکتفا کرنے کے ساتھ [illegible]
سکے اور یہ کہ اونٹ والوں پر [illegible] ساتھ اونٹ [illegible] واجب ہے کہ غیر اسکا قبول [illegible] محسوب نہ ہو جاننا چاہیئے کہ
اختلاف کیا ہے علماء نے بیچ [illegible] ابو حنیفہ [illegible] جائز ہے لینا [illegible] اونٹ [illegible]

شافعی کے نزدیک معمول ہے۔ دونوں کے نتیجہ سے چار دیتیں واجب ہوتی ہیں یعنی دونوں آنکھوں کے ڈھیلوں کی ایک دیت اور ہر پپوٹے کی چوتھائی دیت ہوگی
اگر زائل کی جائے تمام اور کہا گیا ہے کہ منفعت زائل ہو جائے کیونکہ مقصود یہی ہے جبکہ ہر ایک کی پوری دیت کہ یہ ایک عضو ہے جس کا منافع کامل ہے
پس ہر ایک کے ساتھ تمام دیت لازم ہوگی اور اس کی دلیل یہ ہے کہ اس کا حکم کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ساتھ تمام دیت کے ہے زبان کا کاٹنا
ہونا ہے اور حضرت عمرؓ نے ساتھ چار دیتوں کے حکم کیا ایک مرد کے کہ اس کی عقل اور سمع اور بصر اور کلام کو اور اسی طرح
اگر اس کو کوئی ضرب کرے اور پھر اس سے جماع کی قوت جاتی رہے تو بھی پوری دیت ہے اسی طرح سر کے بال اور داڑھی ❊ **وعن عمرو بن**
شعيب عن أبيه عن جده قال قضى رسول الله صلى الله عليه وسلم في المواضح خمسا خمسا من الإبل وفي الأسنان خمسا خمسا من الإبل رواه
أبو داود والنسائي والدارمي وروى الترمذي وابن ماجة الفصل الأول اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ نقل کرتے ہیں اپنے باپ اور
انہوں نے اپنے دادا سے کہ حکم فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ زخموں کے کہ کھل جاوے ہڈی پانچ پانچ اونٹ اور بیچ دانتوں کے پانچ پانچ اونٹ یعنی ہر
دانت میں پانچ پانچ اونٹ نقل کی یہ ابو داود اور نسائی اور دارمی نے اور روایت کی ترمذی اور ابن ماجہ نے پہلا جملہ یعنی زخموں کی بابت کا اور دانتوں کے بارے میں تمام
دانتوں کی دیت برابر ہے خواہ آگے کے ہوں یا پیچھے کے اس واسطے کہ ہر ایک دانت میں پانچ اونٹ ہیں یعنی جس دانت میں منفعت زیادہ ہو مطلب یہ کہ یہ تقدیرات بحکم شارع ہیں عقل کو
دخل نہیں اور یہی مذہب ہے اقسام میں جیسے کہ سب کی دیت دونوں آنکھوں اور آدمی کی دیت اور انگلیوں میں بھی خلاف ہے معقول ہے معلوم ہو کہ جو حکم اصل
وہی حکم شارع ہے ❊ **وعن ابن عباس قال جعل رسول الله صلى الله عليه وسلم أصابع اليدين والرجلين سواء رواه أبو داود و**
الترمذي اور روایت ہے ابن عباس سے کہا مقرر کیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انگلیاں دونوں ہاتھوں کی اور دونوں پاؤں کی برابر نقل کی یہ ابو داود
اور ترمذی نے یعنی ہر ایک کی دیت دس اونٹ ہیں خواہ چھنگلیا ہو خواہ انگوٹھا ❊ **وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الأصابع**
سواء والأسنان سواء الثنية والضرس سواء هذه وهذه سواء رواه أبو داود اور روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انگلیاں
برابر ہیں اور دانت برابر ہیں یعنی دیت میں اگرچہ بعضے بڑے ہیں بعضوں سے جیسے آگے کے دانت اور ڈاڑھیں برابر ہیں یعنی دیت میں اور یہ اور یہ یعنی انگوٹھا اور
چھنگلیا اور یہ برابر ہیں نقل کی یہ ابو داود نے ❊ **وعن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده قال خطب رسول الله صلى الله عليه**
وسلم عام الفتح ثم قال أيها الناس إنه لا حلف في الإسلام وما كان من حلف في الجاهلية فإن الإسلام لا يزيده إلا شدة المؤمنون يد
على من سواهم يجير عليهم أدناهم ويرد عليهم أقصاهم يرد سراياهم على قعيدتهم لا يقتل مؤمن بكافر دية الكافر نصف دية المسلم
لا جلب ولا جنب ولا تؤخذ صدقاتهم إلا في دورهم وفي رواية قال دية المعاهد نصف دية الحر رواه أبو داود اور روایت ہے عمرو بن
شعیب سے نقل کی اپنے باپ یعنی شعیب سے اور شعیب نے نقل کی اپنے دادا سے کہا خطبہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سال فتح مکہ کے پھر فرمایا
بعد خطبہ کے کہ اے لوگو تحقیق حال یہ ہے کہ تحقیق نہیں ہے پیمان کا عہد اور قسم کا اسلام میں اور وہ عہد اور قسم کہ تھی جاہلیت میں پس تحقیق اسلام
نہیں زیادہ کرتا اسکو مگر مضبوطی مسلمان حکم ایک ہاتھ کا رکھتے ہیں یعنی اتفاق کا رکھتے ہیں ان لوگوں پر کہ سوا ان کے ہیں یعنی کافروں پر اور دیتا ہے پناہ
ادنیٰ ان کا اور پھیر دیتا ہے اوپر ان کے جو بعید تر ہے اور پھیر دیتے ہیں شکر ان کے بیٹھے رہنے والوں پر یعنی تقسیم کیا جاوے جو غنیمت کا کہ لشکر کے فوج
سے کہ خاص کر شکر کو اگر جدا ہوں اور دیت کافر کی نصف ذمی کی آدھی دیت مسلمان کی ہے نہیں زکوٰۃ کا مال کو لے کر جانا اور نہ ملک گائے اپنا مواشی کا
اور نہ لی جاوے زکوٰۃ ان کی مگر ان کے گھروں میں ہے اور ایک روایت میں ہے کہا دیت معاہد کی آدھی دیت حر کی ہے نقل کی یہ ابو داود نے جس وقت نہیں ہے پیمان
کا قسم کا یعنی اسلام میں جاہلیت کے عقد میں حلف کرنا اور عہد باندھنا آپس میں جاہلیت میں عہد کرتے تھے کہ ایک دوسرے کا وارث ہوگا اور ایک دوسرے کی مدد

کہ اگر ذمی ہو یا اور قسم کا کافر ہو اس کی دیت مثل دیت مسلمان کے ہے اور یہی مذہب ہے ابو حنیفہ کا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح سے حکم کیا تھا اسلام میں ساتھ قول
اپنے کے اور حضرت علی اسلام اور ایک عہد کے تھے جاہلیت میں معلوم ہوا کہ یہ فیصلہ ان کے درمیان حکم کے طور پر تھا اور یہ حفظ حقوق پر کیا ہے جیسا کہ کیا
ساتھ وفا عہد کے اور حلف کے جاہلیت کے اور پہلے بیان میں شرح الحدیث کی تکمیر کلام سابق کی ہو اور شرح اسی بحث کی ہیں فائدہ حدیث حضرت علی ہے دوسری فصل
کتاب القصاص کی میں گزر چکی اور قتل کیا جاوے مسلمان بدلے کافر کے اسی حدیث کے فائدہ میں گذرا اور دیت کافر کی آدھی دیت مسلمان کی ہے امام مالک
نے اسی پر عمل کیا ہے اور نزدیک شافعی کے دیت ذمی کی تہائی دیت مسلمان کی ہے اور جو اسے نزدیک دیت ذمی کی مانند دیت
مسلمان کے ہے اور روایت میں ایک حدیث نقل کی ہے کہ دیت ہر ذمی کی بیچ عہد آپ کے ہزار دینار تھی اور کہا کہ اسی طرح حکم کیا ابو بکر نے اور
عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم نے پھر معاویہ کا مال آدھی کر دی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ جو کچھ ذمیوں سے عہد کیا ہے کہ مال ان کے مانند مال ہمارے
ہماری ہے اور خون ان کے مانند خون ہمارے کے ہے اور کہا ہے کہ یہ خلاف اس کے ہے کہ روایت کیا ہے ان آثار مشہورہ کے جو اس سکہ سے ہے [illegible]
مراد ہے یہ کہ ذکوۃ لینے والا زکوۃ لینے کو جاوے ہر ایک کے گھروں سے بہت دور ہو اور ان کو اپنے پاس بلا بھیجے اور صدقات لیوے اور یہ کہ
مواشی والے زکوۃ لینے والے سے دور ہو جاویں طلب حاضر کرنا انکا زکوۃ لینے والے پر شاق ہو اس لیے فرمایا اسی طرح نہیں شق
مواشی اچھا لانے میں اور دوسری شق میں لینے والے کو اور یہی فصل کتاب الزکوۃ میں ہے اور زیادہ ذکر اس کا قصیلوں کے بیچ کیا کہ اسی پر
نرخ ہو

وَعَنْ خِشْفِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ دِيَةِ الْخَطَأِ عِشْرِيْنَ بِنْتَ مَخَاضٍ وَعِشْرِيْنَ ابْنَ مَخَاضٍ ذُكُوْرٍ وَعِشْرِيْنَ بِنْتَ لَبُوْنٍ وَعِشْرِيْنَ جَذَعَةً وَعِشْرِيْنَ حِقَّةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالصَّحِيْحُ أَنَّهٗ مَوْقُوْفٌ عَلَى ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَخِشْفٌ مَجْهُوْلٌ لَا يُعْرَفُ إِلَّا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَرُوِيَ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدٰى قَتِيْلَ خَيْبَرَ بِمِائَةٍ مِنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ وَلَيْسَ فِيْ أَسْنَانِ إِبِلِ الصَّدَقَةِ ابْنُ مَخَاضٍ إِنَّمَا فِيْهَا ابْنُ لَبُوْنٍ

اور روایت ہے خشف بن مالک
سے کہ ابن مسعود سے کہا حکم فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ دیت خطا کے بیس اونٹنیاں کہ دوسرے برس میں لگی ہوں اور بیس اونٹ کہ
دوسرے برس میں لگے ہوں اور بیس اونٹنیاں کہ تیسرے برس میں لگی ہوں اور بیس جذعہ کہ پانچویں برس میں لگی ہوں اور بیس حقہ کہ چوتھے برس میں لگی ہوں نقل کی یہ ترمذی
اور ابو داؤد اور نسائی نے اور صحیح یہ ہے کہ یہ موقوف ہے اوپر ابن مسعود کے اور خشف مجہول ہے نہیں پہچانا جاتا مگر ساتھ اسی حدیث کے اور روایت کیا بیچ
شرح السنۃ میں یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیت دی اس شخص کی کہ مارا گیا تھا خیبر میں سو اونٹوں سے کہ زکوۃ کے تھے اور نہیں ہے بیچ
زکوۃ کے اونٹوں میں دو برس کا اونٹ اس لیے کہ نہیں لیا جاتا تھا وہ زکوۃ میں مگر بیچ صورت کے اس سے معلوم ہوا کہ دیت خطا کی اس طرح پانچ طرح کی
اونٹ دینا چاہیے اور یہی مذہب ہے اکثر اہل علم کا لیکن تقسیم عمر کی تقسیم میں جو مذہب حنفی کا ہے اسی طرح ہے اور مذہب امام شافعی کے نزدیک
بیس ابن لبون بجائے ابن مخاض کے ہیں اور حدیث ابن مسعود کی حنفی کے نزدیک ہے کہ یہ حدیث مالک کی ہے کہ جو دیت میں دی گئی شرح میں [illegible]
جو دیت دی اہل اسلام نے وہ زکوۃ کے اونٹوں سے نہ تھی بلکہ آپ نے اپنے پاس سے دی تھی اور یہ حدیث ابن مسعود کی اسی طرح ہے اور امام شافعی نے اس کو سبب
عمل اسی پر ہے

وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ كَانَتْ قِيْمَةُ الدِّيَةِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانَ مِائَةِ دِيْنَارٍ أَوْ ثَمَانِيَةَ آلَافِ دِرْهَمٍ وَدِيَةُ أَهْلِ الْكِتَابِ يَوْمَئِذٍ النِّصْفُ مِنْ دِيَةِ الْمُسْلِمِيْنَ قَالَ فَكَانَ كَذٰلِكَ حَتَّى اسْتُخْلِفَ عُمَرُ فَقَامَ خَطِيْبًا فَقَالَ إِنَّ الْإِبِلَ قَدْ غَلَتْ قَالَ فَفَرَضَهَا عُمَرُ عَلٰى أَهْلِ الذَّهَبِ أَلْفَ دِيْنَارٍ وَعَلٰى أَهْلِ الْوَرِقِ اثْنَيْ عَشَرَ أَلْفًا وَعَلٰى أَهْلِ الْبَقَرِ مِائَتَيْ بَقَرَةٍ وَعَلٰى أَهْلِ الشَّاءِ أَلْفَيْ شَاةٍ وَعَلٰى أَهْلِ الْحُلَلِ مِائَتَيْ حُلَّةٍ قَالَ وَتَرَكَ دِيَةَ أَهْلِ الذِّمَّةِ لَمْ يَرْفَعْهَا فِيْمَا رَفَعَ مِنَ الدِّيَةِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ

اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی انہوں نے اپنے باپ سے اور انہوں نے اپنے دادا سے کہا قیمت دیت کی بیچ زمانہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے آٹھ سو دینار یا آٹھ ہزار درہم اور دیت اہل کتاب کی ان دنوں آدھی دیت مسلمان کی تھی کہا اس کے بعد جب خلیفہ ہوئے حضرت عمر کھڑے ہوئے خطبہ پڑھنے کو پس کہا آگاہ ہو اونٹ گراں ہو گئے کہا راوی نے پس مقرر کی حضرت عمر نے دیت سونے والوں پر ہزار دینار اور چاندی والوں پر بارہ ہزار درہم اور گائے والوں پر دو سو گائیں اور بکری والوں پر دو ہزار بکریاں اور حلہ والوں پر دو سو حلے کہا اور چھوڑ دیا دیت ذمی کو یعنی نہ بڑھایا اس کو اس میں جو زیادہ کیا دیت سے روایت کی یہ ابوداؤد نے

زیادہ کی قتل کی یا ہو اور نصف آٹھ ہزار درہم کہا مصنف نے کہ دلالت کرتی ہے یہ حدیث اس پر کہ اصل دیت میں اونٹ ہیں اور باقی قیمت ان کی ہے سبب اختلاف قیمت کے جیسے کہ مذہب شافعی کا ہے قول جدید میں اور کہا ابن الہمام نے کہ یہ حدیث مراد ہے ساتھ اس کے جو مسلمان کی دیت ہے اور ذمی کی دیت بیچ زمانہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے آدھی تھی یعنی چار ہزار درہم اور دیت ذمی کی مانند تہائی دیت مسلمان کے ہے پس اس حدیث سے لیا امام شافعی نے کہ دیت ذمی کی تہائی دیت مسلمان کی ہے اور ہمارے نزدیک دیت ذمی کی مانند دیت مسلمان کے ہے اور کہا شافعی نے کہ دیت سونے والوں پر ہزار دینار ہیں اور دیت چاندی کی دس ہزار درہم اور اونٹوں کی سو اونٹ اور امام شافعی کے نزدیک چاندی والوں پر بارہ ہزار درہم ہے

وعن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم انه جعل الدية اثني عشر الفا رواه الترمذي وابوداود والنسائي والدارمي

اور روایت ہے ابن عباس سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ حضرت نے مقرر کی دیت بارہ ہزار درہم نقل کیا یہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور دارمی نے

وعن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقوم دية الخطاء على اهل القرى اربع مائة دينار او عدلها من الورق ويقومها على اثمان الابل فاذا غلت رفع في قيمتها واذا هاجت رخصا نقص من قيمتها وبلغت على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم ما بين اربع مائة دينار الى ثمان مائة دينار وعدلها من الورق ثمانية آلاف درهم قال وقضى رسول الله صلى الله عليه وسلم على اهل البقر مائتي بقرة وعلى اهل الشاء الفي شاة وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان العقل ميراث بين ورثة القتيل وقضى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان عقل المرأة بين عصبتها ولا يرث القاتل شيئا رواه ابوداود والنسائي

اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی انہوں نے اپنے باپ سے اور انہوں نے اپنے دادا سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ مقرر کرتے دیت خطا کی اوپر گاؤں والوں کے چار سو دینار یا برابر ان کے چاندی سے اور قیمت کرتے اس کی اوپر قیمت اونٹوں کے پس جس وقت گراں ہوتے اونٹ تو زیادہ کرتے قیمت دیت کی اور جب ظاہر ہوتی ارزانی اونٹوں کی تو کم کرتے قیمت دیت میں اور پہنچی قیمت دیت کی بیچ زمانہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان چار سو دینار کے آٹھ سو دینار تک اور برابر اس کے چاندی آٹھ ہزار درہم کہا اور حکم فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے گائے والوں پر دو سو گائیں اور بکری والوں پر دو ہزار بکریاں اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق دیت میراث ہے درمیان وارثوں مقتول کے اور حکم فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دیت عورت کی اوپر عصبہ اس کے ہے درمیان عصبہ اس کے اور نہیں وارث ہوتا قاتل مقتول کا کسی چیز کا روایت کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے فائدہ کہا شیخ نے یہ حدیث دلالت کرتی ہے اس پر کہ اصل دیت میں اونٹ ہیں اگر نہ ملیں تو ان کی قیمت ہے جیسا کہ امام شافعی کا قول جدید ہے اور دیت عورت کی آدھی دیت مرد کی ہے اور یہ حکم مردوں کی دیت کا ہے اور عورت مقتولہ کی دیت اس کی نسبت آدھی ہے

وعن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده عن النبي صلى الله عليه وسلم قال عقل شبه العمد مغلظ مثل عقل العمد ولا يقتل صاحبه رواه ابوداود اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی انہوں نے اپنے باپ سے اور انہوں نے اپنے دادا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

عمد کی جنس ہو یا نہ ہو دیت عمد کی طرح دینی ہوگی اور جاننا چاہئے کہ صاحب شبہ عمد کا نقل کی یہ ابو داؤد نے اور مصنف صاحب نے بھی مصنفاً نقل کیا بطریق شبہ عمد کے اسکو قصاص میں قتل نہ کیجیو یہ کلام فرمایا اسلئے کہ شاید وہم جانے جو منع قصاص کو شبہ عمد میں بیٹھ گیا کوئی یہ وہم کرے کہ جب یہ مشابہ عمد کے ہوا تو چاہئے کہ حکم اسکا حکم عمد کا ہو جو کہ منع کیا اسلئے فرمایا اور بیان قتل عمد و شبہ عمد کا اوپر ہوچکا ہے تمام ہوئی ﴿وعن﴾ عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده قال قضى رسول الله صلى الله عليه وسلم في العين القائمة السادة لمكانها بثلث الدية رواه ابو داؤد والنسائي اور روایت ہے عمرو سے نقل کی انہوں نے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے کہا حکم فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ مقدمہ آنکھ کے کہ ٹھہری ہوئی ہو اپنی جگہ پر جاتی رہی ہو روشنی اسکی ساتھ تہائی دیت کے نقل کی یہ ابو داؤد اور نسائی نے ف یعنی کسی کی آنکھ زخمی ہوئی کہ بینائی اسکی جاتی رہی لیکن اپنی جگہ سے نہ نکلی اور بیچ حال ہونے اسکے کے نقص ظاہر ہو پہلے گذر چکا کہ دونوں آنکھوں کے کٹ جانے میں تمام دیت ہے کہ سو اونٹ ہیں اور ایک آنکھ کٹ جانے میں پچاس اونٹ ہیں اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ بیچ سلامت ہونے آنکھ کے اسطرح تہائی دیت ہے اور بعضے علماء کا مذہب یہی ہے اور اکثر علماء نے واجب کی ہے اسصورت میں حکومت عدل کی اسلئے کہ منفعت بالکل نہیں جاتی رہتا اسپر بیچ حکم اس چیز کے ہے کہ سیاہ ہوگیا ہو اور نفع اسکا اور حکومت سے یہ مراد ہے کہ اگر وہ زخمی غلام ہوتا تو کسقدر کم ہوتا بسبب اس زخم کے اسکی قیمت میں سے پس اسی قدر اسکی دیت بیچ حصہ اسکے دلادو اور اس حدیث کو بھی وہ محمول کرتے ہیں حکومت کے حمل کیا ہے کہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے تہائی دیت کا حکم فرمایا بطریق حکومت کے بطریق قاعدہ کلیہ کے اور کلام تورپشتی کا دلالت کرتا ہے اسپر کہ صورت اسمیں ہے کلام ہوا تمام ﴿وعن﴾ يحيى بن يعمر عن ابي هريرة قال قضى رسول الله صلى الله عليه وسلم في الجنين بغرة عبد او امة او فرس او بغل رواه ابو داؤد وقال روى هذا الحديث حماد بن سلمة وخالد الواسطي عن محمد بن عمرو ولم يذكرا او فرس او بغل رواه ابو داؤد والنسائي اور روایت ہے محمد بن عمرو سے نقل کی ابی سلمہ سے اور انہوں نے ابو ہریرہ سے کہا حکم فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ بچے کے کہ پیٹ میں مر گیا ساتھ غرہ کے کہ غلام یا لونڈی یا گھوڑا یا خچر نقل کی یہ ابو داؤد نے اور کہا روایت کی یہ حدیث حماد بن سلمہ نے اور خالد واسطی نے محمد بن عمرو سے اور نہیں ذکر کیا ہر ایک نے دونوں نے یہ لفظ او فرس او بغل یعنی یہ زیادتی نہیں ذکر کی پس معلوم ہوا کہ یہ زیادتی شاذ ہے اور حدیث ضعیف نقل کی یہ ابو داؤد اور نسائی نے ف کہا نووی نے کہ غرہ نزدیک لغت میں بہت نفیس چیز کو اور اطلاق کیا گیا ہے اسکا اس جگہ انسان پر اسلئے کہ اللہ تعالی نے پیدا کیا ہے انسان کو احسن تقویم میں ایسا کہا ہے جو کہ گھوڑے اور خچر کو ہم جو اوپر ہے اسلئے کہ غرہ نہیں اطلاق کیا جاتا ہے مگر انسان پر کلام ہوا تمام ﴿وعن﴾ عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من تطبب ولم يعلم منه طب فهو ضامن رواه ابو داؤد والنسائي اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے نقل کی انہوں نے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ طبیب ٹھہرا ہے اپنے تئیں تکلف سے حال آنکہ نہیں جانی گئی اس سے طب یعنی مشہور نہیں ہے ساتھ طب کے اور مہارت نہیں رکھتا اسمیں پس مر گیا کوئی اسکے علاج سے پس وہ ضامن ہے نقل کی یہ ابو داؤد اور نسائی نے ف یعنی جو شخص علم طب نہ رکھتا ہو اور اسکے قواعد سے واقف نہ ہو پھر کسی کا علاج کرے علاوہ علاج معلوم ہو کہ اپنے ہاتھ سے کرے مانند کرنے فصد وغیرہ کے یا ساتھ تجویز نسخہ کے کرے اور وہ مریض اس سے تلف ہو جائے تو وہ ضامن ہے یعنی اسکی دیت اسکی عاقلہ پر لازم آتی ہے سب علماء کے نزدیک نہیں اختلاف اسمیں اور یہ تاوان ادا کرنے ساتھ کے متعلق ہے ﴿وعن﴾ عمران بن حصين ان غلاما لاناس فقراء قطع اذن غلام لاناس اغنياء فاتى اهله النبي صلى الله عليه وسلم فقالوا انا اناس فقراء فلم يجعل عليهم شيئا رواه ابو داؤد والنسائي اور روایت ہے عمران بن حصین سے یہ کہ ایک لڑکے فقیروں کے نے کان کاٹ ڈالا ایک لڑکے کا دولتمندوں کے پس آئے لوگ اس لڑکے کے کاٹنے والے کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا کہ ہم محتاج ہیں پس نہ مقرر کی حضرت نے ان پر کوئی چیز نقل کی یہ ابو داؤد نے ف اسلئے کہ وہ لڑکا

اور جنایت لڑکی کی عاقلہ پر ہوتی ہے اس لیے کہ وہ جنایت خطا ہو گی کیونکہ بیہوش یا دیوانے کی عمد بھی حکم خطا میں ہے چنانچہ اسی لیے منع کیا گیا ہے بالغ کے قتل عمد اور غیر مکلف
سے قتل ہو تو صرف دیت ہے اور ظاہر یہ ہے کہ قصہ والا اولی کا تھا کہ آزاد اس لیے کہ اگر ہو غلام تو متعلق ہوتی جنایت اس کی ساتھ رقبہ کے بعض جنایات اس کی کے علاوہ
اس کے ثابت کیا گیا اس کو اسی طرح ذکر کیا ابن ملک وغیرہ نے **الفصل الثالث** فصل تیسری عن علی انہ قال فی شبہ العمد اثلاثا
ثلاث وثلاثون حقة وثلاث وثلاثون جذعة واربع وثلاثون ثنية الى بازل عامها كلها خلفة وفي رواية قال في الخطأ ارباعا
خمس وعشرون حقة وخمس وعشرون جذعة وخمس وعشرون بنات لبون وخمس وعشرون بنات مخاض رواه ابو داود روایت ہے
علی رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے فرمایا کہ دیت شبہ عمد کی تین طرح کی ہے تینتیس حقے یعنی تین تین برس کی اونٹنیاں اور تینتیس جذعے یعنی چار
برس کی کہ پانچویں برس میں لگی ہوں اور چونتیس ثنیات یعنی چھ برس میں لگی ہوں آٹھ برس تک کہ نویں برس میں لگی ہوں اور سب حاملہ ہوں اور ایک روایت میں
حضرت علی سے یوں آیا ہے کہ دیت قتل خطا کے چار قسم کی اونٹنیاں دی جاتی ہیں پچیس تین تین برس کی اور پچیس چار چار برس کی اور پچیس دو دو برس
کی اور پچیس ایک ایک برس کی نقل کی یہ ابو داؤد نے وعن مجاهد قال قضى عمر في شبه العمد ثلاثين حقة وثلاثين جذعة واربعين خلفة
ما بين ثنية الى بازل عامها رواه ابو داود روایت ہے مجاہد سے کہا انہوں نے حکم فرمایا حضرت عمر نے بیچ قتل شبہ عمد کے تیس تین تین برس کی اور تیس چار چار برس کی
اور چالیس اونٹنیاں حاملہ چھ برس سے نو برس تک کی نقل کی یہ ابو داؤد نے ف یہ مذہب شافعی کا ہے وعن سعيد بن المسيب
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قضى في الجنين يقتل في بطن امه بغرة عبد او وليدة فقال الذي قضي عليه كيف اغرم من لا شرب
ولا اكل ولا نطق ولا استهل ومثل ذلك يطل فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم انما هذا من اخوان الكهان رواه مالك والنسائي
مرسلا ورواه ابو داود عنه عن ابي هريرة متصلا اور روایت ہے سعید بن مسیب سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا بیچ اس بچے کے کہ
مارا جاوے اپنی ماں کے پیٹ میں ساتھ غرہ کے غلام ہو یا لونڈی پس کہا اس شخص نے کہ حکم کیا گیا تھا اس پر کہ کس طرح تاوان بھروں میں اس شخص کا کہ
نہ پی کوئی چیز اور نہ کھائی اور نہ بولا اور نہ چلایا اور مانند اس کی کے ساقط کیا جاتا ہے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سوائے اس کے نہیں
کہ یہ کاہنوں کے بھائیوں میں سے ہے نقل کی یہ مالک اور نسائی نے مرسل یعنی ساتھ حذف صحابی کے اور نقل کی یہ ابو داؤد نے سعید سے اور
انہوں نے نقل کی ابو ہریرہ سے بطریق اتصال کے ف کاہن اس کو کہتے ہیں کہ خبر غیب کی بتاتا ہو اور حضرت نے اس کو کاہن کا بھائی اس لیے فرمایا کہ
وہ بھی باتیں جھوٹی باتوں کو ساتھ عبارت مسجع اور مقفی کے بیان کرتے ہیں لوگوں کے فریفتہ کرنے کے لیے اور مطلق عبارت مسجع اور مقفی مذموم نہیں
ہے اس لیے کہ حضرت سے اکثر ہوئے ہیں جیسا کہ اس دعا میں ہے اللهم انی اعوذ بک من علم لا ینفع ومن قلب لا یخشع الخ کہ عبارت مسجع ہے وہ مذموم ہے کہ
جو تکلف ہو اور غرض اس سے رواج دینا باطل کا ہو جیسے کہ اس شخص نے کیا اور کہا شمنی نے کہ جو کوئی مارے عورت کے پیٹ پر اور اس کے پیٹ
سے بچہ نکل پڑے مردہ تو واجب ہے غرہ یعنی پانسو درہم مارنے والے کے عاقلہ پر اور غرہ تفسیر ہوئی پانسو درہم سے اس لیے کہ اکثر روایتوں میں آئی ہے
اور جو بچہ پیٹ میں سے نکلے اور پھر مر جاوے تو پوری دیت ہے **باب ما لا يضمن من الجنايات** باب بیچ
بیان ان چیزوں کے کہ ضمان نہیں دیا جاتا ہے جنایتوں سے **الفصل الاول** فصل پہلی عن ابی هريرة قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم العجماء جرحها جبار والمعدن جبار والبئر جبار متفق عليه روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے چارپایہ کا زخم کر دینا اس کا معاف ہے اور کان بھی معاف ہے اور کوئیں میں گر کر مرے معاف ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم
نے ف چارپایہ کا زخم یعنی جانور کے منہ سے یا دم سے یا پاؤں سے کوئی شخص مارا جاوے یا کچھ نقصان ہو جاوے تو اس کا ضمان نہیں بشرطیکہ اس کے

ساتھ کوئی آدمی نہ ہو یعنی چھوٹا ہوا ہو اگر انکے ساتھ ہانکنے والا یا کھینچنے والا یا سوار ہو اور جانور کسی چیز کو ضائع کرے تو انکے ساتھ والے پر تاوان دینا آتا ہے کیونکہ
امام اعظم کے نزدیک اور امام شافعی کے نزدیک جانور نے دن کو کسی چیز کو تلف کیا تو اسکے مالک کو کچھ دینا نہیں آتا اور اگر رات کو کوئی چیز تلف ہوئی تو اسکے مالک
پر تاوان آتا ہے اسواسطے کہ رات کو جانوروں کی حفاظت لازم ہے اور دن کو حفاظت کرنی چیزوں اور باغوں کی انکے مالکوں پر لازم ہے اور ہدایہ میں لکھا ہے کہ
تاوان سوار پر ہے کہ کچل ڈالے جانور یا ہاتھ سے یا پاؤں سے مارے اور کھینچنے والا اور ہانکنے والا بھی تاوان دے اور سوار تاوان کا ضامن نہیں جو
لات سے مارے ہاتھ یا پاؤں سے اور اگر سوار ہو اور ہانکنے والا یا کھینچنے والا دونوں ساتھ ہوں تو تاوان دونوں پر آتا ہے اور کان یعنی معدن
جس کو کان میں چلا دے یا اسکو مزدوری پر کھودے اور کان گر پڑے اور وہ ہلاک ہو جائے تو اس کا تاوان نہیں ہے اور کنواں کوئی کھودے
تو وہ اسکا ہے اور کان پر گرا اور ہلاک ہو گیا تو نہیں ہے تاوان صاحب کان پر اور یہ مخصوص ساتھ کان ہی کے نہیں بلکہ ایسا ہی حکم
جاری ہے اور یہ اول موافق ہے ساتھ اس چیز کے کہ کہا ہے کسی نے کہ کنواں کھودا اپنی زمین میں یا ایسی زمین میں جو مباح ہے اور اس میں کوئی
گر گیا تو تاوان نہیں ہے اور یہی حکم ہے کان کھودنے والے کا وَعَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ
وَكَانَ لِيْ أَجِيْرٌ فَقَاتَلَ إِنْسَانًا فَعَضَّ أَحَدُهُمَا يَدَ الْآخَرِ فَانْتَزَعَ الْمَعْضُوْضُ يَدَهُ مِنْ فِي الْعَاضِّ فَأَنْدَرَ ثَنِيَّتَهُ فَسَقَطَتْ فَانْطَلَقَ إِلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهْدَرَ ثَنِيَّتَهُ وَقَالَ أَيَدَعُ يَدَهُ فِيْ فِيْكَ تَقْضِمُهَا كَالْفَحْلِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے یعلی بن امیہ سے کہا جہاد کیا
میں نے ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لشکر تنگی میں یعنی غزوہ تبوک میں اور تھا میرا ایک نوکر پس لڑا وہ ایک آدمی سے پس کاٹ کھایا ایک نے ان دونوں میں سے
ہاتھ دوسرے کا پس کھینچا اس شخص نے کہ کاٹا گیا تھا ہاتھ اسکا کاٹنے والے کے منہ سے پس گرا دئیے دانت اسکے پس گر پڑے پس گیا وہ کاٹنے والا
دانت کو لیکر طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی تا دلاویں اسکی دیت اور حکم فرماویں اسکے حق میں پس معاف کیا حضرت نے بدلا اسکے دانتوں کا
اور فرمایا کیا چھوڑ دیتا ہاتھ اپنا تیرے منہ میں کہ چبا ڈالتا تو اسکو مانند چبانے اونٹ کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یہ اشارہ ہے طرف سبب لفظ
کے بدلہ کے کہ وہ معذور ہے اپنے ہاتھ کو چھڑانے کے لیے اور شرح السنہ میں ہے کہ اسی طرح اگر کوئی کسی کو کسی عورت
پر بدکاری کا ارادہ کرے وہ اسکو اپنے نفس سے دفع کرے یعنی مار ڈالے تو اس پر کچھ تاوان نہیں ہے اور اگر کسی نے کسی لڑکی یا لڑکے کی
کانٹھ یعنی آنکھ پھوڑ دی اسکی شہوت سے اور وہ دیکھا کہ اس سے پس اس لڑکی نے چھوڑا اسکو اور مار ڈالا اسکو پس کہا حضرت عمر
نے کہ قتل کیا ہے اللہ نے اسکو اور قسم ہے اللہ کی کہ نہیں دی جاوے گی دیت اسکی کبھی اور یہی قول شافعی کا ہے اور اسی طرح جو شخص قصد کرے کسی کے مال لینے کا
تو اسکو ہٹاوے اگر اسکو پس دفع کرے اسکو تو مرے اور قتل کرنا پڑے تو کچھ تاوان نہیں اور کوئی گناہ نہیں اور اگر
قصد کرے قتل کا تو اسکو قتل کرنا درست ہے وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ قُتِلَ
دُوْنَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو شخص
قتل کیا جاوے سامنے مال اپنے کے پس وہ شہید ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی مال کی حفاظت کرتا تھا کسی نے قصد کیا اسکے لینے کا اور ایسا ہی جان کی
کی حفاظت میں مارا جاوے شہید ہے وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ إِنْ جَاءَ رَجُلٌ يُرِيْدُ أَخْذَ مَالِيْ قَالَ فَلَا تُعْطِهِ مَالَكَ
قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ قَاتَلَنِيْ قَالَ قَاتِلْهُ قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ قَتَلَنِيْ قَالَ فَأَنْتَ شَهِيْدٌ قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ قَتَلْتُهُ قَالَ هُوَ فِي النَّارِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا آیا ایک شخص پس کہا یا رسول اللہ خبر دیجئے مجھکو اگر آوے کوئی شخص ارادہ رکھتا ہو لینے مال میرے کا یعنی زبردستی
اسکو کیا کروں فرمایا پس نہ دے تو اسکو مال اپنا کہا اس نے خبر دیجئے مجھکو اگر لڑے مجھ سے تو کیا کروں فرمایا لڑ تو اس سے کہا اگر

خبر پہنچے تجھکو اسکی کہ اگر مار ڈالے تجھکو فرمایا پس تو شہید ہے کہا اُسنے خبر دیجیے مجھکو اسکی کہ اگر میں مار ڈالوں اسکو فرمایا پس وہ دوزخ میں ہے نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنی نہیں کچھ پرواہ اس بات میں کہ دفع کیا جائے وہ اسپر کہ دفع کرنا اسکا قتل کا اور ہلاک کرنا اسکا دفع میں جائز ہے **وعنہ** انہ سمع رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقول لو اطلع فی بیتک احد ولم تاذن لہ فخذفتہ بحصاۃ ففقأت عینہ ما کان علیک من جناح متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے یہ کہ انھوں نے سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے اگر جھانکے تیرے گھر میں کوئی بغیر اجازت تیری اور اسکی اجازت نہ دی ہو تو نے اسکو یعنی گھر میں آنے کی پس مارے تو ساتھ کنکری کے پس پھوڑ دے تو آنکھ اسکی نہیں ہے تجھ پر گناہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ظاہر حدیث پر عمل کیا ہے شافعی نے کہ ساقط کیا اُس سے ضمان آنکھ کا اور کہا ابو حنیفہ نے کہ اُسپر ضمان ہے اور حدیث محمول ہے مبالغہ اور تہدید پر واللہ اعلم بالصواب **وعن** سھل بن سعد ان رجلا اطلع فی جحر فی باب رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ومع رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم مدری یحک بہ راسہ فقال لو علمت انک تنظر لطعنت بہ فی عینک انما جعل الاستئذان من اجل البصر متفق علیہ اور روایت ہے سہل بن سعد سے یہ کہ ایک شخص نے جھانکا بیچ سوراخ دروازہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شانہ تھا کھجاتے تھے اُس سے سر اپنا پس فرمایا اگر جانتا میں یقینًا کہ تو دیکھتا ہے البتہ مارتا میں اُسکو بیچ آنکھ تیری کے سوائے اسکے نہیں مقرر کی گئی ہے شرع میں پروانگی یعنی اجازت لینی بیچ گھر جانے کے مگر واسطے بچنے نظر کے یعنی سے طرف غیر محرم کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یہ مبالغہ ہے تعزیر میں کے مانند مار ڈالنے بغیر زور کے ہے **وعن** عبد اللّٰہ بن مغفل انہ رای رجلا یخذف فقال لا تخذف فان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم نھی عن الخذف وقال انہ لا یصاد بہ صید ولا ینکأ بہ عدو ولکنھا قد تکسر السن وتفقأ العین متفق علیہ اور روایت ہے عبد اللہ بن مغفل سے یہ کہ دیکھا انھوں نے ایک شخص کو کہ پھینکتا تھا کنکریاں ساتھ انگوٹھے اور انگلی شہادت کے پس کہا انھوں نے کہ نہ پھینک تو کنکریاں پس تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے اس طرح سے کنکریاں پھینکنے سے اور فرمایا تحقیق نہیں شکار کیا جاتا ہے ساتھ اسکے شکار اور نہ زخمی کیا جاتا ہے ساتھ اسکے دشمن یعنی دشمن دین سے لیکن یہ احتمال ہے کہ توڑ دیتا ہے دانت کو اور پھوڑ دیتا ہے آنکھ کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کہا ابن مالک نے کہ منع کیا حضرت نے اس سے بیچ کہ مصلحت نہیں ہے اُسمیں اور خوف ہے فساد کا اور یہی حکم ہے ہر چیز کا کہ جسمیں یہ بات پائی جاتی ہے **وعن** ابی موسی قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اذا مر احدکم فی مسجدنا وفی سوقنا ومعہ نبل فلیمسک علی نصالھا ان یصیب احدا من المسلمین منھا بشیء متفق علیہ اور روایت ہے ابی موسی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب وقت کہ گزرے ایک تمہارا بیچ مسجد ہماری کے یا بیچ بازار ہمارے کے اور ساتھ اسکے ہوں تیر پس چاہیے کہ بند کرے یعنی ہاتھ رکھ لے اُنکی پیکانوں پر اسلیے کہ پہنچے کسیکو مسلمانوں میں سے اُنسے کچھ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** تخصیص مسجد اور بازار کی بسبب اسکے ہے کہ مسجد اور بازار جمع ہونے کی جگہ ہیں مسلمانوں کے جمع ہونیکی اور یہی حکم ہے ہر مجمع کا اور جو چیز کہ مانند تیر کے ہو جیسے تلوار اور نیزہ وغیرہ اسمیں بھی اس طرح استعمال کرے کہ لوگوں کو ایذا نہ پہنچے **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لا یشیر احدکم علی اخیہ بالسلاح فانہ لا یدری لعل الشیطان ینزع فی یدہ فیقع فی حفرۃ من النار متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ اشارہ کرے ایک تمہارا اوپر بھائی اپنے کے ساتھ ہتھیار کے اسلیے کہ تحقیق وہ نہیں جانتا شاید کہ شیطان کھینچ لے یعنی ہلا دے ہاتھ اُسکا تو مار بیٹھے پس پڑے بیچ گڑھے دوزخ کے

اُسکے سر پر جا پہنچے اور گویا بالکل سکے نقل کی یہ بخاری نے اور مسلم نے وف یعنی شیطان ہاتھ اُسکے سے ہتیار کو دے کسی بھائی مسلمان کی اور اُسکے
سبب سے مستحق دوزخ کا ہو وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اشار الى اخيه بحديدة فان الملائكة
تلعنه حتى ينتهي وان كان اخاه لابيه وامه رواه مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص
اشارہ کرے طرف بھائی اپنے کے ساتھ لوہے کے یعنی ہتیار فرشتے لعنت کرتے ہیں اُسکو یہاں تک کہ چھوڑ دے اُسکو اگرچہ ہو اشارہ کرنے والا بھائی اُسکا
حقیقی نقل کی یہ مسلم نے وف یعنی گو بھائی بھائی کو قتل نہیں کرتا لیکن اشارہ کرنا بطور ہنسی کے ہوگا اور باوجود اسکے لعنت ہوتی ہے تو
مقصود مبالغہ ہے نہی کا اس سے وعن ابن عمر وابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من حمل علينا السلاح فليس منا رواه
البخاري وزاد مسلم ومن غشنا فليس منا اور روایت ہے ابن عمر اور ابی ہریرہ سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہ اٹھاوے ہمپر ہتیار
یعنی لڑائی اور ہنسی کے کھینچے ہتیار پس نہیں ہم میں سے یعنی نہیں ہے ہمارے طریقہ پر نقل کی یہ بخاری نے اور زیادہ کیا مسلم نے اور جو شخص کہ فریب کرے ہمکو یعنی معاملہ
میں بیچ کا خلاف ہے وہ نہیں ہم میں سے وعن سلمة بن الاكوع قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من سل علينا السيف فليس منا رواه مسلم اور روایت ہے
سلمہ بن اکوع سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ کھینچے ہمپر تلوار یعنی لڑنے کو پس نہیں ہے ہم میں سے نقل کی یہ مسلم نے وعن هشام بن
عروة عن ابيه ان هشام بن حكيم مر بالشام على اناس من الانباط وقد اقيموا في الشمس وصب على رؤسهم الزيت فقال ما هذا قيل
يعذبون في الخراج فقال هشام اشهد لسمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان الله يعذب الذين يعذبون الناس في الدنيا رواه مسلم اور روایت ہے ہشام بن عروہ
سے نقل کی انہوں نے باپ اپنے سے کہ ہشام بن حکیم گذرا شام میں اوپر کتنے آدمیوں کے کہ قوم نبط سے تھے اور کھڑے کیے گئے تھے دھوپ میں اور ڈالا گیا تھا سروں پر انکے
تیل پس ہشام بن حکیم نے کہا یہ کیا ہے کہا گیا عذاب کیے جاتے ہیں بسبب خراج کے پس کہا ہشام نے گواہی دیتا ہوں میں البتہ سنا میں نے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ عذاب کریگا انکو جو کہ عذاب کرتے ہیں آدمیوں کو دنیا میں نقل کی یہ مسلم نے وف عذاب کرتے ہیں یعنی ناحق
اور ساتھ ظلم اور جبر کے کہ عذاب کریگا اللہ تعالیٰ ساتھ اسکے یعنی بغیر اسکے کہ ہو ساتھ حق کے جیسے حد وغیرہ وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
يوشك ان طالت بك مدة ان ترى قوما في ايديهم مثل اذناب البقر يغدون في غضب الله ويروحون في سخط الله وفي رواية ويروحون في لعنة الله
رواه مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قریب ہے اگر دراز ہوئی عمر تیری یہ کہ دیکھیگا تو ایک قوم کو کہ انکے ہاتھوں میں ہونگے مانند
دموں گایوں کی یعنی کوڑے صبح کرینگے بیچ غضب خدا کے اور شام کرینگے بیچ ناخوشی خدا کے اور ایک روایت میں ہے اور شام کرینگے بیچ لعنت
اللہ کے نقل کی یہ مسلم نے وف یعنی صبح سے شام تک ظلم کرینگے اور مارینگے لوگوں کو ناحق
وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صنفان من اهل النار لم ارهما قوم معهم سياط كاذناب البقر يضربون بها الناس ونساء
كاسيات عاريات مميلات مائلات رؤسهن كاسنمة البخت المائلة لا يدخلن الجنة ولا يجدن ريحها وان ريحها لتوجد من مسيرة كذا وكذا رواه مسلم
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو گروہ ہیں دوزخیوں سے نہیں دیکھا میں نے انکو یعنی بعد میرے دیکھیگا ایک قسم سے وہ ہیں
کہ انکے پاس کوڑے ہونگے مانند دموں گایوں کے مارینگے ناحق ساتھ انکے لوگوں کو اور دوسری قسم عورتیں ہیں پہنے ہوئے
کپڑے ننگی ہیں یعنی حقیقت میں ننگی ہیں مائل کرنے والیاں اور مائل ہونے والیاں سر انکے مانند کوہان اونٹوں بختی کے جھکے ہوئے نہیں داخل ہونگی بہشت
میں اور نہ سونگھیں گی بو اسکی حالانکہ بو جنت کی پائی جاتی ہے مسافت اتنی اور اتنی سے یعنی بہت دور سے مثلاً سو برس کی راہ سے نقل کی یہ مسلم
نے وف کپڑے پہنے ہوئے الخ یعنی پہنے ہوئے کپڑے باریک کہ بدن انکا نظر آوے معلوم ہوتا ہے اگرچہ ظاہر میں پہنے ہوئے ہیں لیکن حقیقت میں ننگی ہیں

[illegible] کھلا رکھتی ہو جیسے کہ دوپٹہ پتلا یعنی باریک ہو ... اور پیٹ ... شہوت کی ... اور بہت ... [illegible]
لباس تقویٰ سے ... [illegible] ... لباس ... [illegible]
[illegible] ... اللہ تعالیٰ ... [illegible]
[illegible] ... [illegible]
[illegible] ... [illegible]
[illegible] ... عورتوں کی ... [illegible]
جنت میں ... جنت کی ... [illegible] ... حلال جاننے پر ... [illegible]

وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قاتل احدکم فلیجتنب الوجہ فان اللہ خلق آدم علی صورتہ۔ متفق علیہ

اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ لڑے ایک تمہارا تو چاہیئے کہ بچا رہے منہ کو اس لیے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا آدم کو اوپر صورت اپنی ... [illegible]
[illegible] ... [illegible]
[illegible] ... [illegible]
[illegible] ... [illegible] ... الفصل

الفصل الثانی

عن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کشف سترا فادخل بصرہ فی البیت قبل ان یؤذن لہ فرای عورۃ اھلہ فقد اتی حدا لا یحل لہ ان یاتیہ ولو انہ حین ادخل بصرہ استقبلہ رجل ففقا عینہ ما عیرت علیہ وان مر الرجل علی باب لا ستر لہ غیر مغلق فنظر فلا خطیئۃ علیہ انما الخطیئۃ علی اھل البیت۔ رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب

روایت ہے ابی ذر سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ کھولے پردہ ... [illegible]
[illegible] ... [illegible]
[illegible] ... [illegible]
[illegible] ... [illegible]
[illegible] ... [illegible]

وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا حدث الرجل الحدیث ثم التفت فھی امانۃ۔ رواہ الترمذی وابو داؤد

اور روایت ہے جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بیان کرے آدمی بات پھر التفات کرے ... روایت کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے [illegible]

[illegible] ... [illegible]

اور روایت ہے ... [illegible]

وعن سعید بن زید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قتل دون مالہ فھو شھید ومن قتل دون دمہ فھو شھید ومن قتل دون دینہ فھو شھید ومن قتل دون اھلہ فھو شھید [illegible]

والنسائی اور روایت ہے سعید بن زید سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ مارا جاوے واسطے حفاظت مال کے پس بیشک وہ شہید ہے اور جو شخص کہ مارا جاوے
واسطے حفاظت جان اپنی کے پس وہ بھی شہید ہے اور جو شخص کہ مارا جاوے واسطے حفاظت دین اپنے کے پس وہ بھی شہید ہے اور جو شخص کہ مارا جاوے واسطے حفاظت اہل اپنے
کے پس وہ بھی شہید ہے نقل کیا اسکو ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نے ف واسطے حفاظت دین اپنے کے یعنی کوئی کافر یا مبتدع اسکے دین کی حقارت کرتا ہو اور وہ شخص
اسکا مقابلہ کیا اور مارا گیا اور اکثر علماء اسپر ہیں کہ اگر کوئی شخص قصد کرے کسیکے مال لینے کا یا مار ڈالنے اسکے کا یا قصد کرے اسکے اہل و عیال کی بے حرمتی کا پس اسکو دفع
کرے اسکے قصد کو پس اسکو ساتھ طریق سہل کے اور اگر وہ باز نہ آوے بغیر قتل و قتال کے تو دفع کرے مار ڈالے اسکو تو نہیں لازم ہے اسپر کچھ اور اگر مارا جاوے دافع تو شہید ہوگا
ثلاث وعن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لجہنم سبعۃ ابواب باب منہا لمن سل السیف علی امتی او قال علی امۃ محمد
رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب اور روایت ہے ابن عمر سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا دوزخ کے سات دروازے ہیں ایک دروازہ انمیں سے واسطے اس شخص کے ہے کہ کھینچے
تلوار اوپر امت میری کے یا فرمایا اوپر امت محمد کے نقل کیا اسکو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے وحدیث ابی ہریرۃ اذا حیاۃ ذکر فی باب الغضب اور حدیث ابی ہریرہ
کی کہ اسکا بیان ہو چکا ذکر کی گئی باب الغصب میں باب القسامۃ یہ باب بیچ بیان قسامت کے ہے ف قسامت ساتھ فتح قاف کے بمعنی قسم کے ہے اور شرع میں
قسامۃ اسکو کہتے ہیں کہ محلہ میں ایک شخص مقتول پایا گیا اور اسکا قاتل معلوم نہیں ہوا اس محلہ کے لوگوں میں سے پچاس آدمی قسم کھاویں کہ نہیں مارا ہم نے اسکو اور نہ ہم جانتے
ہیں قاتل اسکا پس یہ مذہب امام ابوحنیفہ کا ہے بسبب حدیث مشہور کے کہ البینۃ علی المدعی والیمین علی من انکر جیسے کہ دلالت کرتی ہے اسپر حدیث آئندہ فصل ثالث میں
رافع سے اور مذہب امام شافعی اور احمد کا یہ ہے کہ درمیان اہل محلہ کے اور مقتول کے عداوت ظاہر ہو اور لوث ہو یعنی علامت ظاہر ہو کہ انہوں نے مارا ہے جیسا کہ پایا گیا اسکا قاتل
سوبند دیکھا جاوے اور پایا مقتول اور قسم کھاوے پچاس قسم ولی مقتول کے اور لیوے دیت اور اگر قسم نہ کھاوے تو قسم کھاویں اہل محلہ اور بری ہوں قتل سے جیسے کہ دلالت کرتی ہے اسپر
حدیث اول فصل کی ہے اور صحیح صحیح ہے امام شافعی کا قول جدید پس جو شخص دعوی قتل کا کرے ساتھ لوث کے بسبب اسکے جس پر قسم کھاوے اور قتل عمد کا دعوی کرے یا خطا کا اور امام مالک کے نزدیک
اگر دعوی قتل عمد کا ہو تو حکم ساتھ قصاص کے کرنا چاہئے اور قول قدیم امام شافعی کا بھی یہی ہے اور بعض مسائل قسامت کے درمیان اسکے مذکور ہیں کتب فقہ میں اور اللہ اعلم بالصواب
تحقیق یہ حضرت نے پہلے اس سلسلہ کا حکم کیا ساتھ قسامت کے بیچ جاہلیت کے اور قصاص دعوی قتل کیا اور یہود خیبر کے نزدیک **الفصل الاول** عن رافع
وعن رافع بن خدیج وسہل بن ابی حثمۃ انہما حدثا ان عبد اللہ بن سہل ومحیصۃ بن مسعود اتیا خیبر فتفرقا فی النخل فقتل عبد اللہ بن سہل فجاء عبد الرحمن
بن سہل وحویصۃ ومحیصۃ ابنا مسعود الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فتکلموا فی امر صاحبہم فبدأ عبد الرحمن وکان اصغر القوم فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کبر
الکبر قال یحیی بن سعید یعنی لیلی الکلام الاکبر فتکلموا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم استحقوا قتیلکم او قال صاحبکم بایمان خمسین
منکم فقالوا یا رسول اللہ امر لم نرہ قال فتبرئکم یہود فی ایمان خمسین منہم قالوا یا رسول اللہ قوم کفار ففداہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
من قبلہ وفی روایۃ تحلفون خمسین یمینا وتستحقون قاتلکم او صاحبکم فوداہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عندہ بمائۃ ناقۃ متفق علیہ
روایت ہے رافع بن خدیج اور سہل بن ابی حثمہ سے کہ دونوں نے حدیث بیان کی یہ کہ عبد اللہ بن سہل اور محیصہ بن مسعود آئے دونوں خیبر میں پس جدا ہوئے بیچ کھجوروں کے پس قتل کیا گیا
عبد اللہ بن سہل پس آیا عبد الرحمن بن سہل بھائی مقتول کا اور حویصہ اور محیصہ بیٹے مسعود کے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کلام
کیا انہوں نے بیچ شان ساتھی اپنے کے پس شروع کی عبد الرحمن نے کلام اور تھا وہ چھوٹا سب سے پس فرمایا اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑے کو
بڑا کہ یعنی مقدم کر اسکو کہ عمر میں بڑا ہے کہا یحیی بن سعید نے کہ مراد حضرت کی یہ ہے کہ متولی ہو کلام کا جو بڑا ہے پس کلام کیا انہوں نے پس فرمایا نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے ثابت کرو مقتول اپنے کو یا فرمایا ساتھی اپنے کو ساتھ قسموں پچاس آدمیوں کے تم میں سے پس کہا انہوں نے یا رسول اللہ یہ ایسی چیز ہے کہ نہیں دیکھا ہم نے اسکو
فرمایا پس بری کرینگے تمکو یہود ساتھ قسموں پچاس آدمیوں کے ان میں سے کہا انہوں نے یا رسول اللہ قوم کافر ہیں پس دیت دی انکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس سے اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا قسم کھاؤ گے پچاس قسمیں اور مستحق ہو گے قاتل اپنے کے یا ساتھی اپنے کے پس دیت دی اسکی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس سے سو اونٹ نقل کیا اسکو بخاری اور مسلم نے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

وهذا الباب خال عن الفصل الثاني ... **الفصل الثالث** [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] **باب قتل اهل الردة والسعاة بالفساد** [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اسلام ... [illegible] ... قتل کیا جائے ... [illegible] ... اور مار ڈالے ان کو

[illegible] ... اسلام ... [illegible]

ان کو اور ... [illegible]

[illegible] ... اسلام ... [illegible] ... امام ابو حنیفہ ... [illegible]

[illegible] ... دار الاسلام ... [illegible]

[illegible]

[illegible] ... دین اسلام ... [illegible]

[illegible] ... اگر اسلام ... [illegible] ... قتل کیا جائے ... [illegible]

اسلام ... [illegible] ... دین اسلام ... [illegible] ... امام ابو حنیفہ ... [illegible]

[illegible] ... امام ابو حنیفہ ... [illegible]

[illegible] ... دار الحرب ... [illegible] ... قتل کیا جائے ...

[illegible]

[illegible] ... مال ... [illegible]

[illegible] ... دار الحرب ... [illegible]

[illegible] ... اسلام ... [illegible] ... مسلمان ... [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ... نکاح ... [illegible] ... مسلمان ... [illegible]

[illegible]

[illegible] ... مسلمان ... [illegible] ... قتل کیا جائے ... [illegible]

[illegible]

[illegible] ... امام ابو حنیفہ ... [illegible]

اور ... [illegible] ... اسلام ... [illegible] ... قتل کیا جائے ... [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۹

[illegible] … کافر ہو جاتا ہے … [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] … انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام … [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] … صلی اللہ علیہ وسلم … [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اسکی بات ہم جانتے ہیں کہ اسکے ابرار نہیں ہیں اگر کوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کافر ہو جاتا ہے اگر کہا کہ ... اسی طرح ... کافر نہ ہوگا جیسے کہ کہا کہ
ہر کام میں قصد اگر ... [illegible] ... اسکے کسی نبی کی ... قصد الیس کا فر ہوا اسلئے کہ انسنے ... اور اگر کہا کہ ... نبی ایسا کہ
نبی بھی قصد الیس نہیں کافر ... کہ ... تنقیص کی لعنت کرے ... نعوذ باللہ ... کافر ہوا اور اگر فضیلت دیتا ہے حضرت علی کو ابو بکر و عمر پر تو نہیں
ہوتا کافر مگر یہ کہ وہ مبتدع ہے اور معتزلی بھی مبتدع ہے مگر جبکہ کہے ... اسوقت کافر ہوتا ہے اور بہتان لگایا تھا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو کافر ہوا کیونکہ
اللہ کے ... بہتان لگایا اور ... صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں کافر ہوتا اور مستحق لعنت کا ہوتا ہے اگر کہا کہ عمر اور عثمان اور علی رضی اللہ عنہم نہیں تھے
اصحاب نہیں کافر ہوتا اور مستحق لعنت کا ہوتا ہے جسنے انکار کیا امامت ابو بکر کا پس وہ کافر ہے بعض کے نزدیک اور بعض کے نزدیک مبتدع ہے کافر
نہیں اور صحیح یہ ہے کہ وہ کافر ہوتا ہے اسیطرح جسنے انکار کیا خلافت عمر کا وہ بھی کافر ہو بسبب قول صحیح ترکے اور لازم ہے کافر کہنا انکا بسبب
کافر کہنے عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر اور عائشہ رضی اللہ عنہم کے اور واجب ہے کافر کہنا امام زیدیہ کا بسبب اسکے کہ منتظر ہیں وہ اسکے نبی عجم سے آوےگا کہ
نسخ کریگا دین نبی ہمارے کا اور سید ہمارے کا محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں عیاذًا باللہ من ہذا القول اور واجب ہے کافر کہنا روافض کا بسبب
اسکے کہ کہتے ہیں کہ رجوع کرینگے اموات طرف دنیا کے اور بسبب کہنے تناسخ ارواح اور انتقال روح کے طرف ائمہ کے اور کہنے امام کے
اور خطا میں ... یہ بات کہتے ہیں کہ امام باطن اور جبرئیل علیہ السلام نے خطا کی وحی لانے میں طرف محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے علی ابن ابی طالب
کے اور یہ قوم خارج ہیں ملت اسلام سے اور احکام انکے احکام مرتد کے ہیں جیسے کہ ... اسپر لکھے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پس یہ
تین طرح پر ہے ایک یہ کہ لکھے نہیں خطر اسکا دل میں کچھ اور سوا اسکے نہیں کہ ... میں نے محمد کو جیسے کہ طلب کیا انہوں نے مجھ سے اور میں
راضی نہیں تھا ساتھ اسکے پس نہیں کافر ہوتا اور جیسے کہ جبر کیا جاتا اسپر کہ بولے کلمہ کفر کا پس بولے لا ابد اسکا مطمئن تھا ساتھ ایمان کے اور دوسری طرح
یہ ہے کہ لکھے خطر اسکا دل میں ایک شخص کا نصاریٰ میں سے کہ نام اسکا محمد ہے ... کیا میں نے ساتھ اسکے لکھنے کے ... پس نہیں ہوتا کافر تیسری
طرح یہ ہے کہ لکھے ... ایک شخص کا نصاریٰ میں سے ... محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پس کافر ہوتا ہے اور قاضی ...
... جیسے کہا ... نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کافر ہوا ... نبی صلی اللہ علیہ وسلم ... اگر کہا ایک شخص نے ... کہا ... کیونکر تم نے ... [illegible]
کافر ہوا جسنے انکار کیا ... کافر ہوا ... انکار کیا ... کافر ہوا ... بعض کے نزدیک ... کافر ... انکار کیا خبر واحد کا نہیں کافر ہوتا منکر
اسکا ... اور ... ایک شخص نے کسی نبی کو ... نہیں ... [illegible] ... کافر ...
... اور اگر کہا ایک شخص نے کسی سے کہ ... رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ... تھے ... حضرت ... [illegible]
... اسی طرح روایت کیا گیا ہے ابو یوسف رحمہ اللہ سے ... کہا کہ اگر ... کافر ہوا اور ... کافر ... [illegible]
کسی سے کہا کہ آدم علیہ السلام نے ... پس ہم ... ایک شخص نے کہا کسی سے ... رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ... [illegible]
... پس کہا اس شخص نے ... کہا ... اور ... [illegible] ... سنت کے
کہا کافر ہوا ... اگر کہا ... سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ... کافر ہو ... ایک شخص نے کچھ کلام
پس کہا اسکو دوسرے نے ... اسیطرح اگر کہا کہ کلام اسکا ... [illegible] ... کہا اگر ...
... مغرب ... کافر ہوا ... ایک شخص نے ... اپنے غلام کو پس کہا اسکو ایک شخص نے ... مارا اسکو
پس کہا اسنے اگر محمد مصطفیٰ ... مارونگا ... [illegible] ... کافر ...

حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثوں میں سے ہے پس کہا کہ ایک شخص نے [illegible] اگر نسبت کیا اسکو طرف قاری کے تو معروف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی [illegible] تو دیکھے کہ اگر وہ حدیث
تعلق رکھتی ہو ساتھ دین کے اور احکام شریعت کے کافر ہو جاویگا اور اگر حدیث ایسی ہو کہ تعلق ساتھ دین کے نہیں رکھتی تو نہیں کافر ہوگا اور عمل کیا جاوے [illegible] اسکا سبب کہ اور اگر کہا
یہ حق ہو [illegible] ایک شخص نے کہا کہ [illegible] کہتا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کافر ہوگا ایک شخص نے کہا پیغمبر [illegible]
کہا کہ میں نہیں جانتا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم قبر میں مومن تھے یا کافر ہوگا ایک شخص نے کہا اپنی بیوی سے کہ خلاف سنت [illegible] عورت نے کہ پیغمبروں نے بھی خلاف
کیا ہے [illegible] کافر ہو جاوے [illegible] کسی سے کہ [illegible] ملک الموت [illegible] عظیم [illegible] کیا ساتھ
نے [illegible] کافر ہوگا [illegible] ملک الموت [illegible] تو کافر ہوگا اور اگر کہا بسبب
کراہت موت کے نہیں کافر ہوگا اور اگر کہا [illegible] دشمن رکھتا ہوں [illegible] ملک الموت [illegible] کافر ہوگا [illegible] نہیں [illegible]
کی [illegible] جبرئیل میکائیل ہوں کافر ہوگا ایک شخص نے عیب کیا ایک فرشتہ کو فرشتوں میں سے کافر ہوگا [illegible] میں فرشتہ ہوں نہیں کافر ہوگا اور اگر کہے میں نبی ہوں کافر ہوگا
ایک شخص نے نکاح کیا ایک عورت سے [illegible] نہیں [illegible] گواہ کیا [illegible] اللہ و رسول کو گواہ کیا میں نے [illegible] خدا کو اور فرشتوں کو گواہ کیا [illegible] کافر ہوگا اور اگر
کہ فرشتہ دست راست کو اور فرشتہ دست چپ کو گواہ کیا میں نے نہیں کافر ہوگا [illegible] ساتھ قرآن کے [illegible]
[illegible] ایک آیت قرآن کا انکار کیا یا ساتھ ایک آیت [illegible] کافر ہوا [illegible] قرآن [illegible] ایک
شخص [illegible] ایک شخص نے کہا [illegible] قرآن [illegible] کافر ہوتا ہے [illegible] کسی سے کہ [illegible]
[illegible] الم نشرح [illegible] اس شخص کو [illegible] کسی سے [illegible]
یا کہا اس شخص نے [illegible] قرآن [illegible] والتفت الساق بالساق [illegible] کہا [illegible]
[illegible] الم نشرح [illegible]
[illegible] کسی سے [illegible]
[illegible] اللہ تعالی نے فرمایا [illegible]
[illegible] کافر ہو جاتا ہے [illegible] کسی نے [illegible]
[illegible] کہا کافر ہوتا ہے اور [illegible] ابوبکر بن اسحق [illegible] نہیں کافر ہوگا اور اگر عالم ہو کافر ہو جاوے گا اور
[illegible] کافر ہو گیا [illegible] عظیم [illegible] عظیم ہے اور
[illegible] قرآن [illegible] کافر ہوا اور اگر [illegible] قرآن [illegible]
قرآن سے کافر ہوا اگر ایک شخص [illegible] کسی نے اسکو [illegible] کافر ہوا
[illegible] ایک شخص نے [illegible] کافر ہو [illegible]
[illegible] کافر ہو جاتا ہے اور [illegible]
[illegible]
[illegible] کافر ہوگا اور اگر
[illegible] نہیں کافر ہوگا [illegible] نماز پڑھنے اور [illegible]

پڑھ لے تو [illegible] بیٹھ کر نماز [illegible] کافر ہو جاوے یا [illegible] تو فرض ہوا [illegible] نماز پڑھنا [illegible]
[illegible]

[illegible] اور بعض [illegible] کافر ہو جاتا ہے [illegible] کافر ہو جاتا ہے جس وقت [illegible]

[illegible]

[illegible] رمضان [illegible]

[illegible] تعظیم [illegible] کافر ہوا [illegible]

[illegible] کافر ہوتا ہے [illegible] بیت المقدس [illegible] بیت المقدس کی طرف نماز پڑھا [illegible]
[illegible] بیت المقدس [illegible]
[illegible] اور بعضوں نے کہا کافر ہو جاتا ہے اور بعضوں نے کہا [illegible] گناہ [illegible]
[illegible] کافر ہوا [illegible]
[illegible] دار الاسلام میں [illegible]
[illegible] مسلمانوں کے [illegible] کافر ہوا [illegible]
بلکہ [illegible] کافر ہوا اگر کہا [illegible] کافر ہوا [illegible] ایک شخص [illegible] کافر ہو جاتا ہے
[illegible] اور بعضوں نے کہا [illegible] کافر ہوتا [illegible] ظاہر [illegible] کافر ہو جاتا ہے اور [illegible] یہ ہے کہ جو مسئلہ [illegible]
[illegible] نماز میں کتاب الفصول العمادیہ [illegible] رمضان [illegible] فرض [illegible] اسکے کفر میں اختلاف کیا ہے مشایخ نے اور صواب یہ
ہے کہ یہ اسکی نیت پر موقوف ہے اگر اس نیت سے کہا [illegible] نہیں ادا ہو سکتے [illegible] کافر ہوا اگر کہا وقت آنے مہینے رمضان کے
[illegible] آیا مہمان بھاری کافر ہوا اسی وقت [illegible] اگر کہا یہ [illegible] حقارت

میں ... کافر ہوا اور اگر ارادہ کیا ساتھ اسکے ... تو کافر ہوا اور ... کہ یہ جو ... مسئلہ کا ... اسی طرح ایک شخص نے کہا روزہ ماہ رمضان کا [illegible]
جاوے ہیں ... کافر ہو ... اور اگر ... اور اگر کہا ان طاعات کو ... [illegible]
... کافر ہوگا اور اسی طرح اگر ... اللہ ان طاعات ... سے نہیں کافر ہو ... [illegible]
... حلال ... نماز ... تو کہتا ہی نہیں ... کافر ہوا ... [illegible]
واجبات کو ... وہ میں ... نہیں ... اسی طرح ... [illegible]
اسکا ... اسی طرح ... کافر ہو ... [illegible]
... علم ... کہا ... [illegible]
... کافر ہوا ... ایک شخص ... [illegible]
کافر ہو ... اسی طرح اگر ... ایک شخص نے ... کافر ہوا اور اسی طرح اگر [illegible]
... ایک شخص ... کافر ہو ... [illegible]
... کافر ہو ... علم میں ... [illegible]
علم ... حدیث ... [illegible]
... کافر ہوا اگر ... دانشمندی ... کافر ہوا ایک [illegible]
شخص ... دانشمندی ... کافر ہوا ... اسکے تمام افعال ... [illegible]
... ایک شخص ... دانشمندی ... [illegible]
... کافر ہو ... کافر ہو ... ایک ... [illegible]
... ایک شخص ... [illegible]
... ایک شخص ... [illegible]
... گناہ ... کافر ... [illegible]
... کافر ہوا ایک شخص ... ابی حنیفہ ... کافر ہوا ایک شخص نے کہا ... [illegible]
... ایک شخص نے کہا ... کافر ہوا [illegible]
... کافر ہو ... [illegible]
... شریعت ... کافر ہوا ... [illegible]
... کافر ہو ... [illegible]
شخص نے کہا ... کافر ہوا ... ایک شخص [illegible]
... کافر ہو ... اسی طرح ... [illegible]
... کافر ہوا ایک شخص نے ... طلاق ... [illegible]

اور طلاق یا عتق کا لیا جاوے اور یہ جو کہ کہا ہے کہ مسئلہ حرام کفر ہو اگر صورت آیا ایک محضر جنس یا دین مع صورت دو مرتبہ سے کہ فتویٰ لے کر اس پر کہ ایسا شخص کافر ہے کیونکہ
دیا اس نے اور ایسا نہیں کہ اس کو کفر ہو یا ہر نوع میں یہ موجبات کفر کے • وہ ہیں کہ متعلق ہیں ساتھ حلال و حرام کے اور کلام مسنون عقائد ہیں جو تعلق رکھتے
اعتقاد یا حرام کو حلال کہا یا کسی دائر کو کفر بتلایا یا بکلمہ حرام کو حلال اعتقاد کیا • عقیدہ ہمارا ہے کہ یہی کافر ہے سبب یہ کہ جو حرام ہو اور وہ اعتقاد کرتا
ہو اسکو حلال جان لیوے یہ کافر ہے جبکہ حرام لعینہ ہو جیسے اس چیز کی حرمت ثابت ہو مع دلیل قطعی کے جیسے کہ حرمت ثابت ساتھ دلیل قطعی کے ہو جیسے حرمت
اخبار آحاد کے ثبوت سے ہو تو کافر نہ ہوگا ایک شخص نے کہا کہ حلال ہے تو بے شک وہ شخص ہو یا جو شے حرام ہو اسکو حلال کہا اور اسیطرح جیسے کہ امام محمد
حلال ہے جو حلال ہو اور اگر کہا کہ جب تک حرام کھانا تب حلال ہے یہ تو اس پر کفر ہو اگر ضرورت سے مجبوری مال حرام میں سے کہ مسیحی کو بسم اللہ کہے تو کافر ہو جاوے اگر جان بوجھ کر
پیوے شراب کو اور کہ یہ ہے حلال تو کافر ہوا ایک شخص سے کہا کہ حلال سے پس کہا اس شخص نے کہ حرام ہے بہتر ہے میرے نزدیک کافر ہو اور اگر کہا اسکے جواب میں کہ کل
حلال ہوں کہ حلال ہو اور اسکو حرام کہا اور بیچ کافر ہوگا کسی شخص نے کہا حلال کہا اس کا حرام جانتے کافر ہوا ایک فاسق کے کہ شراب پیتا ہے اسکے اقارب نے
اور عزیز کہا بسم اللہ ہو گیا کافر ہو جاوے وہ اور اگر پڑھا کہ یہ حکم ہے اور اسکو عیب مبارک ہو تو بھی کافر ہو اگر حرمت شراب کی نص سے ثابت ہوئی قرآن سے کافر ہوا ایک
شخص نے کہا ثابت ہوئی ہے حرمت اور باوجود اسکے ترک کیا شراب کو بیچ کر کیونکہ کہنے سے اور شبہ میں کافر ہوا اسلئے کہ یہ استعمال ہوا اسی میں وہ دو بیان
شراب ہے وہ کیا حرام ہے اگر حلال جانے صحبت کرنی اپنی بیوی سے حالت حیض میں کافر ہوا اور اسیطرح اگر حلال جانا اغلام کو اپنی بیوی سے اور اولاد میں ہو ایسا امام محمد رحمہ
کہ یہ کافر ہو اور دونوں صورتوں میں ہو صحیح ایک شخص نے اپنی شراب بیچی اور کہا کہ شادی کی ہے اور کہ شادی کی بھی ہے کہ شراب اور کم کہ اسکو اسکے ساتھ شادی کیا جاری ہے کہ شادی
نہیں کیا یہ کافر ہو جیسے کہ شروع کیا فساد میں کہا اچھا کیا بیاہ سے یا اسکے کہ خوش کیا کافر ہو اور اسیطرح اگر مشغول ہوا ساتھ بیچ شراب کے اور کہا مسلمانی
اسکا اور کیا ہوں میں اور کہا مسلمانی کا انکار ہوا یہ کافر ہو جاوے ایک شخص نے کہا ہے کہ اگر ایسا ہو میں تھوڑی سی گر پڑے جبرئیل علیہ السلام ساتھ اسکے
اسکا کافر ہو یا کہا کہ اسکو جس کو حکم کرتا ہے حلال ہو کہا مذہب جو آؤ اللہ کا حق کہا خوب ہے یا ہوں میں کافر ہوا کہا واسطے گناہ ہوں میں کہ یہی ایک وہ مذہب کا
یہ کافر ہو یا اس کو کہا گیا اور علم کا کہنا ہے ایسا حق ہے تو صحیح تر یہ ہے کہ اسی کا کافر ہو یا ہے وہ ایک شخص نے کہ ایک جماعت کہ نیکی ہو کہا اسکو کہ اللہ سے ڈر تو کہ میں نے کیا ہی تو یہ
کہ اس کہا کافر ہوا جس نے کہا بالعلم جاوے اور کہا وقت کہ اسکے بسم اللہ کہا یا امام صدر شہید نے کہ وہ کافر ہو گا اور اگر کہا وقت ذبح کے بسم اللہ کہا بعض
مشائخ نے کہا یہ کافر ہو گا اور اتفاق ہوا اسپر کہ اگر قدح لیوے بسم اللہ کہے اور پیوے سے کافر ہو گا اور ایسے ہی وقت مباشرت زنا کے یا وقت قمار کے بسم اللہ
اور کہے بسم اللہ کافر ہو اگر شخص مکر ہو کہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ پڑھ کر لاحول بجا نہیں کہا لاحول کیا کرو میں یا کہا لاحول سے کچھ حاجت کی نہیں ہو کہ یا کہا
لاحول کا ایسا منہ ہے تو کافر ہو یا لاحول پڑھنا سود دار کا تو یا اسی سے مسئلہ میں اسیطرح جس وقت کہے وقت تسبیح و تہلیل کے اور اسیطرح جس وقت کہ
کہے سبحان اللہ ہے جیسے دوسرا سبحان اللہ تو کافر ہوگا یا کہا بہت یاد کر دی جیسے یہ کفر ہے جس وقت کہا کسی نے لا الہ الا اللہ کہنے سے کیا ہے بعض مشائخ نے
کہا کفر ہے بعض نے کہا اگر یاد کر کے ساتھ کے یہ کہیں نہ کہا تو یہ کفر ہے اور کہا بعض نے کہ کافر ہو جاوے گا اور اگر کہا کہ میں تو بیچ پڑھ کر ہوں یا کافر
کہ یہ کافر ہو گا ایک شخص نے اپنا کہا واسطے اسکے کسی نے کہا تو جنت میں کسی شخص نے کہا اللہ کے سامنے یا کہ نہ کہ بادشاہ کے لیے اسیطرح کافر ہوتا ہے کہ
اور بعضے موجبات کفر وہ ہیں کہ متعلق ہیں ساتھ روز قیامت کے اور اس چیز کے کہ اسمیں ہے جیسے انکار کیا قیامت کا یا جنت کا یا دوزخ کا یا
میزان کا یا صراط کا یا نامۂ اعمال کا کافر ہوتا ہے اور اگر انکار کیا بعث کا پس اسیطرح ایک شخص نے کہا کہ میں نہیں جانتا کہ کیا ہو اور مرنے کے بعد اٹھائے جاوینگے قیامت کو یا
عذاب ہے جلو نیکی ساتھ آنے کے کافر ہو تا ہے اور کافر ہوتا ہے ساتھ انکار رویت اللہ تعالیٰ کے بعد دخول جنت کے اور ساتھ انکار عذاب قبر کے اور ساتھ انکار حشر و نشر
کے تعظیم کا اور ساتھ کہنے اسکے کہ ثواب و عذاب ہے جو کچھ ہے فقط ایک شخص نے کسی کو کہا کہ تم مسلمان کیا ہو پس کہا اسنے کہ انکار کہنے کے ساتھ خیر ہے کافر ہوا

ایک شخص کا نفقہ مجھ پر کسی روپیہ ہے اگر وہ مجھ کو قیامت کے دن کھینچے گا تو قیامت ہی مانا بالکل ... ایک شخص نے ظلم کیا کسی پر پس کہا مظلوم نے کہ قیامت
میں بدلہ لوں گا ظالم نے کہا فلاں چیز کے واسطے کافر ہوتا ہے ایک شخص نے کہا اپنے فرزند وغیرہ سے کہ ... اسیلئے کہ نہیں ہے ہم میں قیامت کے دن
ملک و سلطنت کا یعنی ... یا دید ... کافر ہو جاتا ہے اگر کہا کہ ... تو کافر ہوتا ہے کہا اپنے فرزند سے ... وہ کا ہیں
حق ہے ... اس کے کفر میں اختلاف کیا ہے ... ابو اللیث رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ کافر ہو گا اگر کہا
عالم ... پس جو کچھ ہو سو ہو کافر ہو جاتا ہے ... ایک شخص سے ... کہا میں ... کافر ہوا
کہا ہو ... شیخ الامام ابو بکر محمد بن الفضل رحمہ اللہ نے کہا ... آخرت ... نہیں ہے
کہنے والے کا اگر کہا ساتھ ... لیکن ... کا کافر ہو گا ... روز قیامت کا
کافر ہوا ایک شخص ... اسیواسطے ... ایک شخص نے کسی سے کہا ... کفر
میں ... اس شخص نے کہا ... ہے یا ... کیا ... عاقبت اعتقاد ... کلام
ہر چیز سب الفاظ کفر ... اگر کہا واسطے ... ہے ... زیادہ ... ہے ... کلام
اور اسیطرح اگر کہا فلاں ... اگر کہا ... ایک شخص ... ایک شخص نے فلاں
... ایک شخص ... اسکی ... اگر ... تو ... مسلمان ... تو
... اسیطرح ... ایک شخص ... کی ... یہ کہا ... اور لیا تو نے
... اسی ... اور بعضے موجبات کفر کے وہ جو
متعلق ہیں ساتھ تلقین کفر کے اور حکم کرنے کے ساتھ ... کرنے کے ساتھ کفر ... اقرار کرنے کے ... ہے
سکھایا ایک شخص نے ایک شخص کو کلمہ کفر ... وہ کافر ... اسیطرح ... ایک شخص ... ہے
... اور اسیطرح روایت کیا گیا ہے ... امام ابی حنیفہ رحمہ اللہ سے ... ایک شخص ... کافر ہونے کا ... حکم ... کافر
ہو جاتا ہے ... ابو اللیث ... ایک شخص ... کافر ہوا ... حکم کیا ... ساتھ ... کے ...
اسیطرح ... اسکا ... کافر ... ساتھ ... کا ...
... ایمان ... اسکے دل میں ...
... کفر ... ساتھ ... دوسری طرح ... کے ...
... کافر ... کلام ... ساتھ کفر ... کے ...
... دل ... کفر ... سے ...
... کافر ... ساتھ ...
... حکم ... عورت ...
... حکم ... کافر ... واسطے ...
نہیں ... اور ... ہے ...

[illegible] سجدہ [illegible] بادشاہ [illegible] سجدہ کرے [illegible] کفر کا قصد [illegible]

[illegible] اعتقاد کفر [illegible] کافر [illegible] کفر [illegible]

[illegible] بسبب [illegible] کفر [illegible]

[illegible] اعتقاد [illegible] ایسا لفظ [illegible]

[illegible] زبان [illegible] بسبب [illegible]

[illegible] کافر ہوتا اور کافر ہو [illegible] مسلمان [illegible]

[illegible] کفر [illegible]

[illegible] بسبب [illegible] کافر [illegible]

[illegible] بسبب [illegible]

[illegible] تعظیم [illegible]

[illegible] کافر [illegible] علما [illegible]

[illegible] کسی شخص [illegible] جانور ذبح کیا [illegible]

[illegible] علما [illegible] جانور [illegible]

[illegible] مولانا [illegible]

[illegible] ذبح [illegible] بسم اللہ [illegible]

[illegible] ذبح [illegible]

[illegible] علما [illegible] ذبح [illegible]

[illegible] مسلمان [illegible] ذبح [illegible]

[illegible] تفسیر عزیزی [illegible] شاہ عبدالعزیز [illegible]

[illegible] تفسیر عزیزی [illegible]

[illegible] عورت [illegible]

[illegible] ابوالقاسم صفار [illegible]

[illegible] مسلمان [illegible]

[illegible] مسلمان [illegible] عورت [illegible] اسلام کے راوی

پہنچا ہو تو سنکر خوش ہو [illegible] بعض نے کہا کہ کافر ہو جائیگا [illegible] ایک شخص نے کہا اپنی بیوی سے یا کافرہ یا یہودیہ یا مجوسیہ [illegible]
ہو جائیگا [illegible] ساتھ صحبت [illegible] اگر ایسی ہوتی تو تیرے ساتھ صحبت [illegible] بیوی [illegible]
مت رکھو بعض کا فر ہو جانیکا [illegible] اپنے خاوند سے یا کافر یا یہودی یا مجوسی [illegible] تو کافر ہو جاویگا
کافر یا سوا [illegible] کافر ہو جاویگا اور اگر کہا اجنبی کو یا کافر یا یہودی [illegible] ایسا ہی ہے جیسے ساتھ صحبت
[illegible] ایک شخص نے [illegible] ایک کلام کفر [illegible]
سے [illegible] خاوند نے [illegible] بعض کا فر ہو جاویگا اور اگر کہا اپنی بیوی کو یا کافرہ [illegible] عورت نے [illegible]
نے اپنے خاوند کو یا کافر [illegible] درمیان [illegible] اگر کہا مسلمان اجنبی کو یا کافر یا اجنبی عورت کو کہا [illegible]
اپنی عورت سے یا کافرہ اور [illegible] عورت نے [illegible] اپنے خاوند کو یا کافر [illegible] کافر ہو جاتا ہے [illegible]
سو [illegible] علماء [illegible] کافر ہو جاتا اور [illegible] فتوی [illegible] اس طرح کا کلمہ [illegible] اعتقاد [illegible] اسکو
کافر نہیں [illegible] اعتقاد [illegible] اسکو کافر [illegible] اعتقاد اپنے [illegible] کافر ہو جاتا ہے ایک عورت نے کہا اپنے بچے کو
اے بچہ یا کافر [illegible] یہودی بچہ کہا [illegible] علماء نے [illegible] بعض نے کہا کہ کفر ہو اور اگر [illegible] اپنے بچے کو اختلاف کیا ہے علماء نے
[illegible] کافر ہو جاتا [illegible] ارادہ کرے ساتھ اسکے کفر [illegible] اپنے جانور کو [illegible] کافر ہو بالاتفاق [illegible]
[illegible] یا کافر یا یہودی یا مجوسی [illegible] کافر ہو جاتا ہے اس طرح [illegible] کافر ہو جاتا ہے اور اگر کہا تو [illegible]
کہا [illegible] سکوت کیا [illegible] کافر ہو جاتا [illegible] کافر ہو جاتا [illegible]
کافر ہوا ایک شخص نے کہا [illegible] کافر ہوا [illegible]
[illegible] ایک مسلمان [illegible] ایک شخص نے [illegible] جواب دیا [illegible] مسلمان نے [illegible]
[illegible] کافر [illegible]
[illegible] ایک شخص [illegible]
[illegible] کافر ہو [illegible] طلاق [illegible] کافر ہو جاتا ہے اور [illegible]
بیوی [illegible] ایک شخص نے کہا [illegible] کافر ہو جاتا ہے ایک شخص نے نصیحت کی ایک فاسق کو [illegible]
[illegible] کافر ہو جاتا ہے کہا ایک عورت نے اپنے خاوند سے کہ کافر ہونا بہتر ہے تیرے ساتھ [illegible] کافر ہوئی عورت ایک
عورت [illegible] شیخ امام ابو [illegible] الفضل [illegible] کہ کافر ہوئی وہ عورت اور جدی ہوئی اپنے خاوند سے فی الحال
اور کہا [illegible] امام [illegible] السغدی [illegible] اگر کہا ایک عورت نے اپنے خاوند سے [illegible]
[illegible] کافر ہو جاتی [illegible] فی الحال ایک شخص [illegible] مسلمان ہو گیا [illegible] اعتقاد کیا [illegible]
[illegible] ایک [illegible] سجدہ [illegible] اگر کہا ایک [illegible] مسلمانی [illegible]
اور کہا [illegible] کافر ہو [illegible] ایک شخص [illegible] مسلمان [illegible]
کافر ہو جاتا ہے اور اسی طرح اگر کہا کافر [illegible] کافر ایک کافر مسلمان ہوا [illegible] لوگوں نے [illegible] ایک مسلمان

سے نہ کہے کہ وہ شخص کافر ہو جاتا مسلمان ہے اور لوگ اسکو کچھ سمجھتے یا نہ سمجھتے اسکی اول شق کافر ہو جائیگا ایک شخص نے آئینہ کو دیکھ کر کہا [illegible] نہیں کافر ہوگا
اور شرمندگی بلکہ مجرم کر کہا اللہ تعالیٰ کو اوسنے اور بعض لوگوں نے کہا کہ کافر ہو گیا جیسے کہ کسی دوست [illegible] بعض حلال نہیں ہیں سب سورتیں [illegible]
کہ بعضوں نے کہا [illegible] سورت [illegible] کہ وہ مولا ہے [illegible] مذکور سے زندقی بیشک درمیان ہلال اور [illegible]
کافر ہو ہے جیسے کہ [illegible] اسکو حلال جیسے کہ وہ حلال ہے [illegible] حلال ایک نہیں [illegible] اور اونکی بیکہ
[illegible] خیر و شر [illegible] کہا ایک [illegible] کہا ایک شخص نے [illegible] نصرانی کا نکاح کرنا اس سے کافر ہو جائیگا ایک شخص نے کہا کسی سے
کہ [illegible] کہ تا [illegible] میں [illegible] کافر ہو جائیگا [illegible] اسکو کافر نہیں
اسلیے کہ [illegible] کیا جاتا ہے [illegible] کی کافر ہو جائیگا [illegible]
کہا بعض [illegible] کہا بعض مشائخ نے کہا ہے کہ کافر ہوتا ہے اور بعضوں نے کہا کہ کافر نہ ہوگا [illegible]
[illegible] علم [illegible] کہ کافر ہوتا ہے کہا کسی نے کہ تیری بیوی [illegible]
[illegible] کافر ہو جائیگا [illegible] اختلاف کیا ہے مشائخ نے اسکے کفر
میں [illegible] کافر ہو جاتا ہے ایک شخص
[illegible] کافر ہو جائیگا [illegible] خوف ہے کہ کافر ہو جائیگا [illegible]
[illegible] کہا بعضوں نے کہ [illegible]
ہو ایک شخص نے [illegible] وہ کافر ہو جاتا ہے اگر کہا [illegible] سب کفر ہے کافر ہوا ایک شخص نے کہا کہ میں
مسلمان [illegible] کافر ہو جاتا ہے منقول ہے کہ [illegible] مامون خلیفہ کے پوچھا گیا ایک فقیہ [illegible]
[illegible] مامون نے [illegible] اور کہا کہ [illegible] احکام
[illegible] کافر ہو [illegible] کہا سلطان [illegible] کافر ہو [illegible]
[illegible] کہا کہ نہیں کافر ہوتا اگر کہا ایک ظالم کو [illegible] کافر ہوتا ہے [illegible]
نہیں کافر ہوتا [illegible] کہ خطبہ پڑھنے میں [illegible] سلاطین [illegible] شہنشاہ اعظم
مالک [illegible] سلطان [illegible] کفر ہیں اور بعضے
معصیت اور کذب [illegible] شہنشاہ [illegible]
محض ہے اور سلطان [illegible] کہا امام ابو منصور [illegible] اگر کوئی [illegible]
[illegible] کافر نہیں [illegible] تعظیم [illegible] عبادت [illegible] سجدہ کرے [illegible]
کافر ہو جاتا ہے [illegible] عبادت کے کافر ہو جاتا ہے اور اگر [illegible]
تحیت کا نہ کافر ہوا اور حرام [illegible] کافر ہو جاتا ہے [illegible] سجدہ [illegible]
[illegible] کافر ہو جاتا ہے [illegible] سلطان ہو [illegible]
سے کافر ہو جاتا ہے [illegible] کافر ہو جائیگا [illegible] مرتد ہو گی

[illegible] مسلمان [illegible] جس وقت [illegible] ایک صورت [illegible] اسکو [illegible]

[illegible] اعتقاد [illegible] ساتھ اس [illegible] اعتقاد [illegible] کہ اس

[illegible]

[illegible] بطریق [illegible] جو لوگ [illegible]

[illegible] اسکو نام [illegible] اسکو [illegible] کہتے ہیں

[illegible] اپنے خاوند سے جدا ہوتی ہیں اگر [illegible] نہ کرے [illegible]

[illegible] خیانت کرتا ہو [illegible]

[illegible] رسول اللہ سے [illegible]

[illegible] تو تجھ کو [illegible]

[illegible] اسکو [illegible] ایمان [illegible] جس وقت [illegible]

[illegible] ایمان [illegible] مومن عند اللہ [illegible]

[illegible] نکاح [illegible] احتیاط [illegible]

[illegible] نکاح [illegible] جس وقت [illegible]

[illegible] ساتھ [illegible]

[illegible] مسلمان [illegible]

[illegible] نکاح [illegible] مسلمان [illegible]

[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] الخلاصہ [illegible]

[illegible] **الفصل الاول** عن عكرمة قال أتي علي بزنادقة فأحرقهم فبلغ ذلك ابن عباس

فقال لو كنت أنا لم أحرقهم لنهي رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تعذبوا بعذاب الله ولقتلتهم لقول رسول الله صلى الله عليه

وسلم من بدل دينه فاقتلوه رواه البخاري [illegible] حضرت علی [illegible]

[illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] عذاب [illegible]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] بخاری [illegible]

[illegible]

[illegible] اسلام [illegible] حضرت علی [illegible]

[illegible] حضرت علی [illegible]

[illegible] حضرت علی [illegible]

[illegible] وعن عبد الله بن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن الله لا [illegible]

اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق آگ نہیں عذاب کرتا ساتھ اسکے مگر اللہ تعالیٰ یعنی نہ چاہیے عذاب کرنا ساتھ آگ کے کسی کو سوا اللہ تعالیٰ کے نقل کی یہ بخاری نے **وعن** علي قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول سيخرج قوم في آخر الزمان حداث الاسنان سفهاء الاحلام يقولون من خير قول البرية لا يجاوز ايمانهم حناجرهم يمرقون من الدين كما يمرق السهم من الرمية فاينما لقيتموهم فاقتلوهم فان في قتلهم اجرا لمن قتلهم يوم القيامة متفق عليه اور روایت ہے علی سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے نکلے گی ایک قوم آخر زمانہ میں جوان ہونگے کم عقل ہونگے کہینگے بہترین قول خلق کے سے نہ تجاوز کریگا ایمان انکا انکے حلقوں سے یعنی فقط زبان پر ہوگا نکل جاوینگے دین سے یعنی اطاعت امام سے جیسے نکلجاتا ہے تیر شکار سے پس جہاں پاؤ تم انکو پس قتل کرو انکو پس تحقیق انکے قتل میں ثواب ہے دن قیامت کے واسطے اس شخص کے کہ قتل کرے انکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف بہترین قول خلق کے سے یعنی نقل کرینگے بہترین خلق کا کلام کہ نبی ہیں یا مراد اسکے خلائق مراد اس سے قرآن عظیم ہے اور جاننا چاہیے کہ مشکوٰۃ کے نسخوں میں یہیں سے خیر قول البریہ ہے ساتھ تقدیم لفظ خیر کے لفظ القول پر اور بعض نسخوں کے ذکر کیا گیا ہے اور مصابیح میں من قول خیر البریہ ہے یعنی نقل کرینگے قول بہترین خلق کا کہ مراد اس سے حدیث رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے اور اول مناسب تر ہے بسبب اسکے کہ واقع ہوا ہے احادیث میں بیچ شان خوارج کے کہ قرآن پڑھینگے اور سمجھ کر پڑھینگے ساتھ اسکے اعتقاد باطل کرینگے اور جیسا نکلجاتا ہے تیر جیسے کہ تیر شکار میں سے نکل جاتا ہے اور آلودہ نہیں ہوتا خون میں سبب جلدی کی ویسے ہی نکلجاوینگے اسیطرح وہ اطاعت امام سے نکل جاوینگے اور طیبی نے کہا کہ مراد یہ ہے کہ داخل ہونا انکا دین میں اور نکلجانا انکا اس سے اور نہ ٹھہرنا دین کی کسی بات پر مانند اس تیر کے ہے کہ داخل ہوا شکار میں پھر نکل گیا اس سے اور نہ لگا اسکو شکار میں سے کچھ اور یہ بیان ہے ان خوارج کا کہ نہیں جماعت کے تھے امام کی اور فتنہ میں ساتھ لوگوں کے قتل سے اور اول ظہور انکا حضرت علی کے عہد میں تھا ایمان انکے نکل گیا انہوں نے بہتوں کو انہیں سے کہا خطابی نے کہ اجماع ہے علماء مسلمین کا اسپر کہ خوارج باوجود گمراہی کے مسلمانوں کی ہر قوم ہیں اور ان سے نکاح کرنا اور کھانا جانوروں کا ذبح کیے ہوئے انکے کا اور قبول کرنا گواہی انکی کا اور حضرت علی سے لوگوں نے پوچھا کہ آیا وہ کافر ہیں حضرت نے فرمایا کفر سے بھاگے ہیں پس کہا کہ منافق ہیں فرمایا کہ منافق نہیں یاد کرتے اللہ کو مگر تھوڑا اور خوارج یاد کرتے ہیں اللہ کو صبح و شام پس کہا گیا کون ہیں فرمایا کہ قوم ہیں کہ پہنچا انکو فتنہ پس اندھے اور بہرے ہو گئے انتہی اور مذہب خوارج کا یہ ہے کہ بندہ بسبب گناہ کبیرہ کے کافر ہو جاتا ہے **وعن** ابي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تكون امتي فرقتين فتخرج من بينهما مارقة يلي قتلهم اولاهم بالحق رواه مسلم اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہوگی امت میری دو فرقے پس نکلیگی درمیان انکے سے ایک جماعت نکلنے والی پس متولی ہوگا قتل انکا وہ جو بہت نزدیک ہوگا ساتھ حق کے نقل کی یہ مسلم نے ف مراد دو فرقوں سے ایک فرقہ حضرت علی کا اور ایک فرقہ معاویہ کا اور ایک فرقہ نکلنے والی دونوں کے درمیان سے انکو خوارج کہتے تھے انکے مارنے اور دفع کرنے کی طرف متوجہ ہوئے حضرت علی کہ بہت نزدیک تھے ساتھ حق کے موافق شرح کے **وعن** جرير قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم في حجة الوداع لا ترجعن بعدي كفارا يضرب بعضكم رقاب بعض متفق عليه اور روایت ہے جریر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں نہ پھر جاؤ پیچھے میرے کافر ہو کر مارے بعض تمہارا گردن بعض کی نقل کی یہ بخاری و مسلم نے ف مارے بعض تمہارا الخ یہ استیناف ہے واسطے بیان کے یعنی ایسا نہ ہو کہ کافروں کی طرح آپس میں لڑو اور مارے بعض تمہارا گردن بعض کی اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد اس سے کفر حقیقی ہے یعنی حلال جان کر اور بعضے کہتے ہیں کفر نعمت مراد ہے اور دنیا کی طرف نظر کرنے سے **وعن** ابي بكرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا التقى المسلمان حمل احدهما على اخيه السلاح فهما على جرف جهنم فاذا قتل احدهما صاحبه دخلاها جميعا وفي رواية عنه قال اذا التقى المسلمان بسيفيهما فالقاتل والمقتول في النار قلت هذا القاتل فما بال المقتول قال انه كان حريصا على قتل صاحبه

اور روایت ہے ابو بکرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جس وقت کہ ملیں دو مسلمان اس حال میں کہ اٹھاوے ایک ان میں سے اپنے بھائی پر ہتھیار تو دونوں کنارہ دوزخ کے ہیں پس جس وقت کہ قتل کرے ایک ان دونوں میں سے اپنے یار کو داخل ہوں گے دونوں دوزخ میں اکٹھے اور ایک روایت ابو بکرہ سے یوں ہے کہ فرمایا حضرت نے جس وقت کہ ملیں دو مسلمان ساتھ تلواروں اپنی کے پس قاتل اور مقتول دونوں آگ میں ہیں کہا میں نے یہ قاتل کا حال ظاہر ہے یعنی اس لیے کہ وہ ظالم ہے پس کیا حال ہے مقتول کا یعنی وہ مظلوم ہے کیونکر داخل ہوگا دوزخ میں فرمایا وہ تو حریص تھا اوپر قتل کرنے صاحب اپنے کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ۔ داخل ہو گئے دوزخ میں لکھے کہا ہے علماء نے کہ یہ اس صورت میں ہے کہ ایک بھی ان دونوں میں سے حق پر نہ ہو اور اگر ایک حق پر ہوگا تو وہ داخل دوزخ میں نہ ہوگا بلکہ اجر پاوے گا اور یہ بھی اس صورت میں ہے کہ ... اور ... تاویل سے ... لڑنے والا ... جیسے کہ جنگ جمل ... اور قصد دونوں کا تھا قتل کرنے کا ... تو داخل ہوں گے دوزخ میں وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَرٌ مِنْ عُكْلٍ فَأَسْلَمُوا فَاجْتَوَوُا الْمَدِينَةَ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَأْتُوا إِبِلَ الصَّدَقَةِ فَيَشْرَبُوا مِنْ أَبْوَالِهَا وَأَلْبَانِهَا فَفَعَلُوا فَصَحُّوا فَارْتَدُّوا وَقَتَلُوا رُعَاتَهَا وَاسْتَاقُوا الْإِبِلَ فَبَعَثَ فِي آثَارِهِمْ فَأُتِيَ بِهِمْ فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَلَ أَعْيُنَهُمْ ثُمَّ لَمْ يَحْسِمْهُمْ حَتَّى مَاتُوا وَفِي رِوَايَةٍ فَسَمَّرُوا أَعْيُنَهُمْ وَفِي رِوَايَةٍ أَمَرَ بِمَسَامِيرَ فَأُحْمِيَتْ فَكَحَلَهُمْ بِهَا وَطَرَحَهُمْ بِالْحَرَّةِ يَسْتَسْقُونَ فَمَا يُسْقَوْنَ حَتَّى مَاتُوا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے انس سے کہا آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کتنے ایک شخص قبیلہ عکل سے پس مسلمان ہوئے پس ناموافق پڑی انہوں کو ہوا مدینے کی یعنی ان کی ہوا موافق نہ آئی بیمار ہو گئے پیٹ ان کے پھول گئے اور زرد ہو گئے رنگ پس حکم فرمایا حضرت نے ان کو کہ جاویں زکوٰۃ کے اونٹوں میں کہ باہر رہتے تھے شہر سے پس پئیں پیشاب ان کا اور دودھ ان کا پس کیا انہوں نے یہی جو کہ ارشاد کیا گیا پس تندرست ہو گئے پھر مرتد ہو گئے اور قتل کیا انہوں نے اونٹوں کے چرانے والوں کو اور ہانک لے گئے اونٹ پس بھیجا حضرت نے ان کے پیچھے یعنی کتنے ایک سوار پس لائے گئے وہ پس کاٹے ہاتھ ان کے اور پاؤں ان کے یعنی حکم فرمایا ان کے کاٹنے کا اور پھوڑیں آنکھیں ان کی پھر نہ داغ دیے ان کے ہاتھ پاؤں یعنی جیسے کہ بعد کاٹنے اعضا کے تیل داغ دیتے ہیں خون بند کرنے کے لیے یہاں تک کہ مر گئے وہ اور ایک روایت میں یوں ہے کہ گرم کر کے سلائیاں آنکھوں میں دیں اور ایک روایت میں ہے کہ حکم فرمایا حضرت نے ساتھ گرم کرنے میخوں کے پس گرم کی گئیں پھر سرمہ کھینچا ان کی آنکھوں میں اور ڈال دیا ان کو سنگستان میں ... پانی مانگتے تھے پس پانی نہ دیے جاتے تھے یہاں تک کہ مر گئے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ۔ پینے پیشاب ان کے سے علاج کیا ... اس حدیث سے ... کہ پیشاب ان جانوروں کا کہ کھائے جاتے ہیں پاک ہے اور یہی قول امام مالک اور احمد کا ہے اور نزدیک امام ابو حنیفہ اور شافعی کے ... نجس ہے ... اور یہ جو آنحضرت نے ... معلوم کی شفا ان کی اس کے ساتھ وحی کے ... امام ابو حنیفہ کے ... حلال ہے ... واسطے ... اور نزدیک امام ابو یوسف کے حلال ہے واسطے دوا کے ... اور یہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ... سبب یہ تھا کہ انہوں نے بھی چرواہوں کے ساتھ ایسا ہی معاملہ کیا تھا اس لیے کیا ... کہ بدلہ ... اور ... ایسے معاملہ میں ... اور ... اختلاف کیا ہے علماء نے اس حدیث کے معنوں میں بعضوں نے کہا کہ یہ تھا پہلے نازل ہونے آیت حدود کے اور آیت محاربہ کے ساتھ قرآن کے اور پہلے منع کرنے مثلہ سے پس یہ منسوخ ہے اور بعضوں نے کہا کہ یہ منسوخ نہیں ہے ... اور ... قصاص ... اور پانی جو نہ دیا ... اگر وہ پانی مانگے تو منع نہ کرنا چاہیے ...

الفصل الثانی

فصل دوسری عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحُثُّنَا عَلَى الصَّدَقَةِ وَيَنْهَانَا عَنِ الْمُثْلَةِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنْ أَنَسٍ روایت ہے عمران بن حصین سے کہا کہ

[illegible] ... لائے ... پرورش کرے جیکو شہادت نقل کی ہے ابوداؤد اور نسائی نے انس سے ف مثلہ کرنا [illegible] یعنی ہاتھ پاؤں اور ناک کان کاٹنا اور آنکھیں پھوڑنا ... مکروہ تحریمی ہے ... ان کے لیے ... اسکی ... حضرت ... کو شفا کیا ... مثلہ۔ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَانْطَلَقَ لِحَاجَتِهٖ فَرَاَيْنَا حُمَّرَةً مَعَهَا فَرْخَانِ فَاَخَذْنَا فَرْخَيْهَا فَجَاءَتِ الْحُمَّرَةُ فَجَعَلَتْ تَفْرُشُ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ فَجَعَ هٰذِهٖ بِوَلَدِهَا رُدُّوْا وَلَدَهَا اِلَيْهَا وَرَاٰى قَرْيَةَ نَمْلٍ قَدْ حَرَّقْنَاهَا فَقَالَ مَنْ حَرَّقَ هٰذِهٖ فَقُلْنَا نَحْنُ قَالَ اِنَّهٗ لَا يَنْبَغِيْ اَنْ يُّعَذِّبَ بِالنَّارِ اِلَّا رَبُّ النَّارِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ

اور روایت ہے عبدالرحمن بیٹے عبداللہ کے سے نقل کی انہوں نے اپنے باپ سے کہا تھے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک سفر میں پس تشریف لے گئے آنحضرت قضائے حاجت کے لیے پس دیکھی ہم نے ایک چڑیا اسکے ساتھ دو بچے تھے پس پکڑ لیے ہم نے بچے اسکے پس آئی چڑیا اور بچھانے لگی پر اپنے پس تشریف لائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس فرمایا کس شخص نے بیقرار کیا اسکو سبب پکڑ لینے بچوں اسکے کے پھیر دو تم بچے اسکے کو طرف اسکے اور دیکھا آنحضرت نے ایک گھر چیونٹیوں کا کہ تحقیق جلا دیا تھا ہم نے چیونٹیوں کو فرمایا کس شخص نے جلایا ہے اسکو پس عرض کیا ہم نے ہم نے جلایا ہے پس فرمایا تحقیق نہیں لائق ہے کہ عذاب کرے ساتھ آگ کے مگر پروردگار آگ کا نقل کیا ہے اسکو ابوداؤد نے

ف ... ساتھ ... اور تشدید میم ... ایک جانور ہے ... سرخ اور چھوٹا ہوتا ہے ... الخ یعنی جلانا ... کو ... جائز نہیں ... لیکن اگر کوئی چیونٹی ... سے ... تو ... الا ... اور علماء نے ... گھر چیونٹیوں کا ... جلانے ... کا ... نہ ... اسکے ساتھ ... وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَيَكُوْنُ فِيْ اُمَّتِيْ اخْتِلَافٌ وَّفُرْقَةٌ قَوْمٌ يُّحْسِنُوْنَ الْقِيْلَ وَيُسِيْئُوْنَ الْفِعْلَ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ مُرُوْقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ لَا يَرْجِعُوْنَ حَتّٰى يَرْتَدَّ عَلٰى فُوْقِهٖ هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيْقَةِ طُوْبٰى لِمَنْ قَتَلَهُمْ وَقَتَلُوْهُ يَدْعُوْنَ اِلٰى كِتَابِ اللّٰهِ وَلَيْسُوْا مِنْهُ فِيْ شَيْءٍ مَنْ قَاتَلَهُمْ كَانَ اَوْلٰى بِاللّٰهِ مِنْهُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا سِيْمَاهُمْ قَالَ التَّحْلِيْقُ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ

اور روایت ہے ابو سعید خدری اور انس بن مالک سے نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا قریب ہے کہ ہو گا بیچ میری امت میں اختلاف اور تفرقہ ایک گروہ اچھا کہیں گے اور برا کرینگے پڑھیں گے قرآن نہیں تجاوز کرے گا حلقوں انکے سے یعنی ... نکل جائینگے دین سے جیسے نکل جاتا ہے تیر شکار سے ... نہ پھرینگے ... یہاں تک کہ پھرے تیر ... وہ بدترین خلق ہیں ... خوشحالی ہو واسطے اس شخص کے کہ قتل کرے انکو اور قتل کریں وہ اسکو ... بلائینگے ... طرف کتاب اللہ کے ... اور نہیں ہیں وہ ... کتاب اللہ کی ... سنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ... جو شخص ... کرے ... وہ بہت نزدیک ساتھ اللہ کے ... صحابہ نے یا رسول اللہ کیا ہے علامت انکی فرمایا سر منڈانا نقل کیا ہے ابوداؤد نے ف ... میری امت میں اختلاف ... ہو گا ... اور ... تفرقہ ... [illegible] ... باتیں اچھی کہینگے ... اور ... اعمال ... کرینگے ... ان ... استنباط یعنی ... تفرقہ ... ہونگے دو فرقہ

ایک فرقہ ... ہوگا اور ایک باطل ... کا قول صلی اللہ علیہ وسلم کا ... پس ... پڑھینگے قرآن ... کہ ... قرآن ... نہیں ... حلقوں سے ... نہیں پہنچیگا طرف ... اور ... ان چیزوں کا ... قرآن ... نہیں ... کرینگے اللہ تعالیٰ

[illegible] حدیث [illegible] بسبب جہالت اور [illegible] عرب میں [illegible] کیا کرتے [illegible] اور خصلت [illegible] وعن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يحل دم امرئ مسلم يشهد أن لا إله إلا الله وأن محمدا رسول الله إلا بإحدى ثلاث زنا بعد إحصان فإنه يرجم ورجل خرج محاربا لله ورسوله فإنه يقتل أو يصلب أو ينفى من الأرض أو يقتل نفسا فيقتل بها رواه أبو داود اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں حلال ہے خون کسی مسلمان کا [illegible] کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق محمد رسول اللہ کے ہیں مگر بسبب ایک خصلت کے تین خصلتوں میں سے ایک زنا بعد محصن ہونے کے پس تحقیق وہ سنگسار کیا جاوے گا اور دوسرے وہ شخص کہ نکلے [illegible] مسلمانوں پر [illegible] اللہ اور رسول اس کے سے یعنی قزاقی کرنے والا یا باغی پس تحقیق وہ قتل کیا جاوے یا سولی دیا جاوے یا قید کیا جاوے اور تیسرے قتل کرے کسی جان کو پس قتل کیا جاوے بدلے اس کے نقل کی یہ ابوداؤد نے [illegible]

[illegible]

وعن ابن أبي ليلى قال حدثنا أصحاب محمد صلى الله عليه وسلم أنهم كانوا يسيرون مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فنام رجل منهم فانطلق بعضهم إلى حبل معه فأخذه ففزع فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يحل لمسلم أن يروع مسلما رواه أبو داود [illegible]

[illegible] مسلمان کو نقل کی یہ ابوداؤد نے وعن أبي الدرداء عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من أخذ أرضا بجزيتها فقد استقال هجرته ومن نزع صغار كافر من عنقه فجعله في عنقه فقد ولى الإسلام ظهره رواه أبو داود [illegible]

[illegible]

اپنے دین سے پھرنے ... جو کوئی نکالے اپنے دین سے ... یعنی جو کوئی جزیہ کافر کا اپنے ذمے لے ... بدل کیا اُس نے اسلام کو ساتھ کفر کے اسلیے کہ اُس نے
بدل کیا عزت اسلام کو ساتھ ذلت کفر کے اور کہا خطابی نے کہ یعنی جزیہ کے بیچ ان شرائط کے ہیں یعنی مسلمان جب خرید کرے زمین خراجی کافر سے تو خراج
نہیں ساقط ہوتا اسکا اور یہی مذہب ہے ابو حنیفہ کا **وَعَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً إِلَى خَثْعَمٍ**
فَاعْتَصَمَ نَاسٌ مِنْهُمْ بِالسُّجُودِ فَأَسْرَعَ فِيهِمُ الْقَتْلَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ لَهُمْ بِنِصْفِ الْعَقْلِ وَقَالَ أَنَا بَرِيءٌ مِنْ كُلِّ مُسْلِمٍ مُقِيمٍ بَيْنَ
أَظْهُرِ الْمُشْرِكِينَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ لِمَ قَالَ لَا تَتَرَاءَى نَارَاهُمَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے جریر بن عبداللہ سے کہا بھیجا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر طرف قبیلہ خثعم کے پس پناہ پکڑی ایک گروہ نے انمیں ساتھ نماز پڑھنے کے یعنی تھے وہ مسلمان جب لشکر کو دیکھا تو
سجدے میں گر پڑے بسبب ظاہر علامت اسلام کے پس جلدی کی گئی انمیں قتل یعنی مار ڈالا انکو لشکر نے اور اعتبار نہ کیا انکے سجدہ کا پس پہنچی یہ خبر رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کو پس حکم کیا واسطے انکے ساتھ آدھی دیت کے اور فرمایا میں بیزار ہوں اس مسلمان سے کہ بنا اقامت کرے درمیان مشرکوں کے عرض کیا اصحاب نے کس واسطے
کس واسطے آپ بیزار ہیں فرمایا چاہیے کہ نہ دیکھیں آپس میں آگ دونوں کی نقل کیا یہ ابو داؤد نے **ف** حضرت نے پوری دیت کا انکے لیے حکم نہ کیا اور آدھی دیت کا اسلیے
حکم کیا کہ ساتھ اسلام انکے کے اسلیے کہ انہوں نے مدد کی اور قتل نفس اپنی کے ساتھ رہنے کے کفار میں جیسے کہ اشارہ کیا اسپر ساتھ اس قول کے کہ میں بیزار ہوں
اور نہ دیکھیں آپس میں آگ دونوں کی یعنی مسلمان اور کافر ایک دوسرے سے اتنی دور رہیں کہ اگر آگ جلائی جاوے تو ایک کافروں کی مسلمانوں کو نظر نہ آوے
اور آگ مسلمانوں کی کافروں کو نظر نہ آوے اور اسمیں علت ہے حضرت کی بیزاری کی ان مسلمانوں سے کہ مقیم ہوں درمیان کافروں کے **وَعَنْ**
أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْإِيمَانُ قَيَّدَ الْفَتْكَ لَا يَفْتِكُ مُؤْمِنٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے
کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا ایمان منع کرتا ہے قتل کرنے ناگہاں کو نہ قتل کرے ناگہاں مومن نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** یعنی منع کرتا ہے صاحب ایمان کو
قتل کرنے سے کسی کے ناگہاں حاصل یہ کہ مومن کو نہ چاہیے کہ قتل کرے کسی کو بے تحقیق حال اسکی کے کہ مومن ہے یا کافر اور کافر ذمی بھی ہو اسلئے کہ
میں ہے ... اگر مفسد اور موذی ہو کر دے ایذا مسلمانوں کے اور فتنہ انگیزی کیا کرے جیسے کہ کعب بن اشرف یہودی تو ناگہاں بلا اور علاوہ
اسکے فعل آنحضرت کا وحی تھا اسپر قیاس نہ کرنا چاہیے اور علما نے کہا ہے کہ اسکا دیا ہوا امان سکے کا قتل کرنا پہلے نہی کے تھا قتل ناگہاں کے منع ہونے **وَعَنْ**
جَرِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَبَقَ الْعَبْدُ إِلَى الشِّرْكِ فَقَدْ حَلَّ دَمُهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے جریر سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سے فرمایا جس وقت کہ بھاگے غلام طرف شرک کے پس حلال ہے ... ناحق اسکا نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** طرف شرک کے یعنی دار الحرب کے اور حلال
ہوا خون اسکا یعنی اسکے قاتل پر کچھ نہیں آتا بسبب مخالفت مشرکوں اور نزدیک کرنے دار الاسلام کے اور اگر مرتد ہو جاوے تو باوجود اسکے بطریق اولیٰ
حلال ہوگا خون اسکا **وَعَنْ عَلِيٍّ أَنَّ يَهُودِيَّةً كَانَتْ تَشْتِمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقَعُ فِيهِ فَخَنَقَهَا رَجُلٌ حَتَّى مَاتَتْ فَأَبْطَلَ**
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَمَهَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے علی سے کہ ایک عورت یہودیہ تھی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دیتی اور عیب اور طعن کرتی تھی
حضرت میں پس گلا گھونٹا اسکا ایک شخص نے یہانتک کہ مر گئی پس معاف فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خون اسکا نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** اسمیں دلیل ہے اسپر
کہ ذمی جب برا کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تو توڑ دیتا ہے عہد ذمہ کو پس مباح ہو جاتا ہے لہو اسکا جیسا کہ مذہب شافعی کا ہے اور نزدیک حنفیہ کے نہیں
ٹوٹتا ہے بسبب اسکے عہد اسکا چنانچہ یہ مسئلہ نقل کتابوں میں ہے اور تحقیق اسکی کتب الجہاد میں مذکور ہے **وَعَنْ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
حَدُّ السَّاحِرِ ضَرْبَةٌ بِالسَّيْفِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے جندب سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حد جادوگر کی قتل کرنا ہے ساتھ تلوار کے
نقل کی یہ ترمذی نے **ف** جادوگر ... اسکے کہ جادوگر کا اسلام ... اور بہت اختلاف کیا ہے علما نے بیچ مسئلہ جادو کے کہا امام شافعی نے

کہ قتل کیا جاوے ساحر اگرچہ جادو سے توبہ کرے اور امام مالک بھی یہی فرماتے ہیں اور بعض علماء نے کہا کہ ساحر کافر ہے اور سحر کفر ہے اور سیکھنا اور سکھانا اسکا بھی کفر ہے اور ساحر قتل کیا جاوے اور طلب توبہ کی نہ کیجاوے اور برابر ہے کہ سحر کیا مسلمان پر یا ذمی پر اور کہا حنفیہ نے اگر ثابت ہو کہ تابع کیا شیطان کو تابع بنا کر یہی بنا ہے سحر کا تو وہ کافر ہے اور اگر اعتقاد کیا کہ سحر خیال ہے نہیں کافر ہے تا کہ فاسق ہے اور سیکھنا اسکا حرام ہے اور شیطان کی رسانی میں نہ ہو اور مستحق قتل و عذاب ہو اور بعض کہتے ہیں سیکھنا سحر کا واسطے رد ساحروں کے جائز ہے اور حرام ہے جب سیکھے کہ سحر کا نام اور فرق ڈالے میاں بیوی میں تو حرام ہے اور اگر سیکھے تا کہ محبت ہو میاں بیوی میں تو جائز ہے کہا بعض فقہاء نے تو یہ اختلاف کیا ہے بعضوں نے اسکے قتل میں اور تحقیق میں اسکی کفارہ سے نقل کیا ہے کہ قبول کیجاوے توبہ ساحر کی کافر ہے اور سحر قتل کیا جاوے سحر کرنے سے مسلمان کا اور سیکھنا اور سکھانا کہا اور حرام ہے اور حلال ہے ابھی اور بعض نے کہا حرام ہے

الفصل الثالث

عن اسامة بن شريك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ايما رجل خرج يفرق بين امتي فاضربوا عنقه رواه النسائي روایت ہے اسامہ بن شریک سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص خروج کرے امام پر اسلام کے تفرقہ ڈالنے کے درمیان امت میری کے یعنی ان کی جماعت میں ایک گروہ نیا پیدا کرے اور امام پر خروج کرے اول اسکو منع کرنا چاہیے اور اگر نہ مانے اور لڑے اور شر کرے تو مار ڈالے جیسے حضرت علی رض نے خارجیوں سے لڑائی کی ❊ وعن شريك بن شهاب قال كنت اتمنى ان القى رجلا من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم اسأله عن الخوارج فلقيت ابا برزة في يوم عيد في نفر من اصحابه فقلت له هل سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يذكر الخوارج فقال نعم سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم باذني ورأيته بعيني اتي رسول الله صلى الله عليه وسلم بمال فقسمه فاعطى من عن يمينه ومن عن شماله ولم يعط من وراءه شيئا فقام رجل من ورائه فقال يا محمد ما عدلت في القسمة رجل اسود مطموم الشعر عليه ثوبان ابيضان فغضب رسول الله صلى الله عليه وسلم غضبا شديدا وقال والله لا تجدون بعدي رجلا هو اعدل مني ثم قال يخرج في آخر الزمان قوم كأن هذا منهم يقرؤون القرآن لا يجاوز تراقيهم يمرقون من الاسلام كما يمرق السهم من الرمية سيماهم التحليق لا يزالون يخرجون حتى يخرج آخرهم مع المسيح الدجال فاذا لقيتموهم هم شر الخلق والخليقة رواه النسائي

اور روایت ہے شریک بن شہاب سے کہا تھا میں آرزو رکھتا کہ ملاقات کروں میں کسی شخص سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحابوں میں سے کہ پوچھوں اُس سے حال خارجیوں کا یعنی اسوقت خارجی پیدا ہوئے تھے آیا خبر دی تھی حضرت نے انکے احوال سے پس ملا میں ابو برزہ سے بیچ دن عید کے بیچ جماعت یاروں اُن کے سے پس کہا میں نے واسطے اُنکے کیا سنا ہے تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ذکر کرتے خارجیوں کا کہا ہاں سنا ہے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے کانوں سے اور دیکھا میں نے حضرت کو اپنی آنکھوں سے کہ لائے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مال پس بانٹا اسکو اور دیا اُن شخصوں کو کہ تھے داہنی طرف حضرت کے اور جو بائیں طرف تھے اور نہ دیا کسی کو جو پیچھے تھے حضرت کے کچھ پس کھڑا ہوا ایک شخص پیچھے حضرت کی سے اور کہا اے محمد نہ انصاف کیا تو نے بانٹنے میں وہ شخص تھا کالا اسکے سر کے بال کٹے تھے اور دو کپڑے سفید پہنے غصہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غصہ سخت اور فرمایا قسم ہے اللہ کی نہ پاؤ گے بعد میرے کسی شخص کو کہ وہ بہت انصاف کرنیوالا ہو مجھ سے پھر فرمایا نکلیں گی آخر زمانہ میں ایک قوم گویا یہ شخص انہیں میں سے ہے پڑھیں گے قرآن نہ گزرے گا انکے حلقوں سے نکل جاویں گے اسلام سے یعنی کمال اسلام سے سبب نکل جانیکے اطاعت امام سے جیسے نکل جاتا ہے تیر شکار سے علامت انکی سر منڈانا ہے ہمیشہ نکلتے رہیں گے یہاں تک کہ نکلے گا آخر انکا مسیح دجال کے ساتھ پس وقت کہ ملاقات کرو انکو وہ بدتر ہیں مخلوق میں روایت کی یہ نسائی نے

وعن أبي غالب قال رأى أبو أمامة رؤوسا منصوبة على درج دمشق فقال أبو أمامة كلاب النار شر قتلى تحت أديم السماء خير قتلى من قتلوه ثم قرأ يوم تبيض وجوه وتسود وجوه الآية قيل لأبي أمامة أنت سمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لو لم أسمعه إلا مرة أو مرتين أو ثلاثا حتى عد سبعا ما حدثتكموه رواه الترمذي وابن ماجه وقال الترمذي هذا حديث حسن۔ اور روایت ہے ابی غالب سے کہ دیکھے ابو امامہ نے سر یعنی خارجیوں کے نصب کیے گئے یعنی پڑے ہوئے یا سولی دیے گئے اوپر پاٹ دمشق کے پس کہا ابو امامہ نے یہ کتے ہیں دوزخ کے بدتر مقتولوں کے نیچے روئے آسمان کے بہتر مقتولوں کا وہ ہے جسکو انہوں نے قتل کیا پھر پڑھی یہ آیت یعنی جس دن کہ سفید ہو جاویں گے کتنے منہ اور سیاہ ہو جاویں گے کتنے منہ آخر آیت تک کہا ابو غالب نے ابو امامہ کو کہ تم نے سنا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنی یہ کلام کہا ابو امامہ نے اگر نہ سنا ہوتا میں نے اسکو مگر ایک بار یا دو بار یا تین بار یہاں تک کہ گنا سات بار نہ حدیث کرتا میں تمہارے ساتھ روایت نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن ہے ف قولہ آخر آیت تک یعنی فاما الذین اسودت وجوہہم اکفرتم بعد ایمانکم فذوقوا العذاب بما کنتم تکفرون اور کہا ہے علماء نے کہ وہ مرتد تھے اور بعضوں نے کہا اہل بدعت تھے اور ابو امامہ سے جو کہا کہ نہ سنا ہوتا میں نے اگر ایک بار یا دو بار الخ یعنی اگر سنتا میں اسکو مکرر بہ کثرت نہ حدیث کرتا

[illegible]

كتاب الحدود

یہ بیان حدود کا ف حد اصل میں بمعنی منع کے ہے اور بمعنی حائل کے درمیان دو چیزوں کے بھی آئی ہے حدود شرعیہ کو اسلیے کہتے ہیں کہ منع کرتے ہیں آدمی کو واقع ہونے سے گناہوں میں اور حدود اللہ بمعنی محارم کے بھی آئے ہیں جیسے کہ اللہ تعالی کے قول میں تلک حدود اللہ فلا تقربوہا اور بمعنی مقدارات شرعی کے بھی آئے ہیں جیسے طلاقوں کا مقرر ہونا اور عدت اسکے کے جیسے کہ فرمایا تلک حدود اللہ فلا تعتدوہا اور محارم اور مقدارات میں بھی منع ہے نزدیک ہونے کا ان سے اور تجاوز کرنا ان سے اور ہدایہ میں لکھا ہے کہ حد شریعت میں عقوبت ہے مقدر کی گئی واسطے حق خدا کے تا اگر قصاص کو حد نہیں کہتے ہیں اسلیے کہ حق بندہ کا ہے اور تعزیر کو بھی بسبب عدم تقدیر تعین کے حد نہیں کہتے ہیں

الفصل الأول عن أبي هريرة وزيد بن خالد أن رجلين اختصما إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال أحدهما اقض بيننا بكتاب الله وقال الآخر أجل يا رسول الله فاقض بيننا بكتاب الله وأذن لي أن أتكلم قال تكلم قال إن ابني كان عسيفا على هذا فزنى بامرأته فأخبروني أن على ابني الرجم فافتديت منه بمائة شاة وبجارية لي ثم إني سألت أهل العلم فأخبروني أن على ابني جلد مائة وتغريب عام وإنما الرجم على امرأته فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أما والذي نفسي بيده لأقضين بينكما بكتاب الله أما غنمك وجاريتك فرد عليك وأما ابنك فعليه جلد مائة وتغريب عام وأما أنت يا أنيس فاغد إلى امرأة هذا فإن اعترفت فارجمها فاعترفت فرجمها متفق عليه۔ روایت ہے ابی ہریرہ اور زید بن خالد سے کہ تحقیق دو شخص جھگڑتے آئے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا ایک نے ان میں سے حکم کرو درمیان ہمارے ساتھ کتاب اللہ کے اور کہا دوسرے نے کہ ہاں یا رسول اللہ پس حکم کرو درمیان ہمارے ساتھ کتاب اللہ کے اور پروانگی دیجئے مجھکو کلام کرنے میں یعنی صورت قضیہ کی بیان کروں فرمایا کہ کلام کر کہا اس شخص نے کہ تحقیق بیٹا میرا مزدور تھا اس شخص کے ان میں نے زنا کیا اس کی عورت سے پس خبر دی مجھکو لوگوں نے کہ اوپر بیٹے میرے کے سنگسار ہونا ہے پس چھڑایا میں نے اسکو اس سے ساتھ سو بکریوں اور ایک لونڈی اپنی کے یعنی اسکے سنگسار ہونے کے بدلے دیں پھر تحقیق پوچھا میں نے عالموں سے پس خبر دی مجھکو انہوں نے کہ اوپر بیٹے میرے کے سو درے ہیں اور ایک برس تک جلا وطنی یعنی بسبب محصن نہ ہونے اسکے کے اور سوا اسکے نہیں کہ سنگساری اس کی عورت پر ہے یعنی اسلیے کہ وہ محصنہ تھی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خبردار ہو قسم ہے اس ذات کی کہ جان میری اسکے ہاتھ میں ہے یعنی قبضہ قدرت اس کی میں البتہ حکم کرونگا میں درمیان تمہارے ساتھ کتاب اللہ کے لیکن بکریاں تیری اور لونڈی تیری پس پھیر دی جاویں گی تیرے پاس اور بیٹے تیرے پر سو درے ہیں اور ایک برس کا جلا وطن

ہونا

[illegible]

یعنی بر تقدیر ثابت ہونے زنا کے اُسکے اقرار سے یا چار گواہیوں سے اور خطاب کیا حضرت نے انیس کو کہ جا اے انیس پیدا اُسکی عورت پاس اگر
اقرار کرے تو زنا کا پس سنگسار کر اُسکو پس اقرار کیا اُس عورت نے پس سنگسار کیا انیس نے اُس عورت کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ساتھ
کتاب اللہ کے یعنی کتاب خدا سے حکم خدا اور اسلیے کہ قرآن میں رجم تصریحاً نہیں ہے اور احتمال ہے کہ مراد ساتھ اُسکے قرآن ہو جو پہلے منسوخ ہونے آیہ
رجم کے لفظاً اور پڑھت اور نکال دینا نہ ... ایک امر شافعی ... حاصل کرتے ہیں اسکو مصلحت پر اور کہتے ہیں کہ
نہیں ہو ... نکال دینا بطریق مصلحت ... سیاست کے لیے ... اور بعضوں نے کہا کہ یہ حکم ابتدا
اسلام میں تھا پھر منسوخ ہوا ساتھ قول اللہ تعالیٰ کے الزانية والزاني فاجلدوا كل واحد منهما مائة جلدة اور اقرار کیا ... ظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ
ایک اقرار ثابت کرتا ہے حد زنا میں جیسا کہ مذہب شافعی ہے اور حنفیہ کہتے ہیں کہ چاہیے یہ کہ اقرار کرے چار بار چار مجلسوں میں پس ...
وہ اقرار سے ... سبب ... احادیث سے صراحۃً ... ثابت ہوا ... چار بار اقرار کا ... **وعن**
زيد بن خالد قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يأمر فيمن زنى ولم يحصن جلد مائة وتغريب عام رواه البخاري اور روایت ہے
زید بن خالد سے کہا سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے حق اُس شخص کے کہ زنا کیا ہو اور نہ محصن ہو سو درے مارنے کا اور برس
دن کے نکالنے کا نقل کی یہ بخاری نے **ف** محصن وہ ہے کہ جو عاقل اور بالغ مسلمان ہو کہ وطی کی ہو ساتھ نکاح صحیح کے اور وہی ...
نہ ... **وعن** عمر قال ان الله بعث محمدا بالحق وانزل عليه الكتاب فكان مما انزل الله تعالى آية الرجم رجم رسول الله صلى الله
عليه وسلم ورجمنا بعده والرجم في كتاب الله حق على من زنى اذا احصن من الرجال والنساء اذا قامت البينة او كان الحبل او الاعتراف متفق
عليه اور روایت ہے عمر سے کہ کہا تحقیق اللہ تعالیٰ نے بھیجا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ حق کے اور نازل کی اُنپر کتاب
پس تھی ... نازل کی اللہ نے آیت رجم کی رجم کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور رجم کیا ہم نے بعد اُنکے اور رجم کتاب اللہ میں
ثابت ہے اُس شخص پر کہ زنا کرے جس وقت کہ محصن ہو مردوں سے یا عورتوں سے جس وقت کہ ثابت ہوں گواہ یا ہووے حمل یا ہو اقرار
نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** رجم کے معنی ہیں سنگسار کرنا اور آیہ رجم کی اول قرآن میں تھی بعد ازاں تلاوت اُسکی منسوخ ہوئی اور حکم باقی رہا
وہ آیہ یہ ہے الشيخ والشيخة اذا زنيا فارجموهما البتة نكالا من الله والله عزيز حكيم ... حدیث کے ... معلوم ہوتا ہے ...
ثابت ... عورت کو اور اقرار ... گواہوں کا ... ثابت ہوا ... **وعن** عبادة بن الصامت ان النبي صلى الله عليه
وسلم قال خذوا عني خذوا عني قد جعل الله لهن سبيلا البكر بالبكر جلد مائة وتغريب عام والثيب بالثيب جلد مائة
والرجم رواه مسلم اور روایت ہے عبادہ بن صامت سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لو مجھ سے لو مجھ سے یعنی یہ حکم ... تحقیق مقرر کی
اللہ نے واسطے عورتوں کے راہ غیر محصن مرد کہ زنا کرے ساتھ عورت غیر محصن کے سو درے مارنے چاہییں اور نکالنا ... وطن سے برس دن تک
اور محصن مرد کہ زنا کرے محصن عورت سے سو کوڑے مارنے چاہییں اور سنگسار کرنا نقل کی یہ مسلم نے **ف** مقرر کی اللہ نے راہ یعنی حکم
اور غیر محصن ... اس آیہ کا ہے واللاتي يأتين الفاحشة ... او يجعل الله لهن سبيلا ... نے کہ فرمایا حضرت نے اُسوقت کہ
مشروع ہوئی حد زانی اور زانیہ کے ... مراد بیان حد ہے ... اُسوقت نہیں تھی مشروع اور ...
کتاب اللہ ... واللاتي يأتين الفاحشة من نسائكم فاستشهدوا عليهن اربعة منكم فان شهدوا فامسكوهن في البيوت حتى يتوفاهن الموت او يجعل الله لهن سبيلا
... فرمایا ... جو عورتیں ... گواہوں کے گھروں میں قید ... یہانتک کہ ... راہ اُنکے لیے ...

تو فرمایا میں نے ثابت کیا اس حدیث میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے پیدا کی ان کے لیے راہ اور فرمائی جو کہ بیان کی اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ محصن کو بھی مارے اور سنگسار بھی کرے اور بعض صحابہ اور تابعین نے اور جمہور اس پر ہیں کہ مارنا منسوخ ہے اس سے کہ آپ نے سنگسار کیا اس لیے کہ حضرت نے ماعز کو سنگسار کیا اور درے نہ لگائے اسی طرح حدیث عورت غامدیہ کی کہ نہیں لگائے درے اور یہ حدیث منسوخ ہے

وعن عبد الله بن عمر ان اليهود جاءوا الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكروا له ان رجلا منهم وامرأة زنيا فقال لهم رسول الله صلى الله عليه وسلم ما تجدون في التوراة في شان الرجم فقالوا نفضحهم ويجلدون قال عبد الله بن سلام كذبتم ان فيها الرجم فأتوا بالتوراة فنشروها فوضع احدهم يده على آية الرجم فقرأ ما قبلها وما بعدها فقال عبد الله بن سلام ارفع يدك فرفع فاذا فيها آية الرجم فقالوا صدق يا محمد فيها آية الرجم فأمر بهما النبي صلى الله عليه وسلم فرجما وفي رواية قال ارفع يدك فرفع فاذا فيه آية الرجم تلوح فقال يا محمد ان فيها آية الرجم ولكنا نتكاتمه بيننا فأمر بهما فرجما متفق عليه

روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہ یہودی یعنی ایک جماعت انہیں سے آئی طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ذکر کیا انہوں نے حضرت سے کہ ایک مرد نے انہیں سے اور ایک عورت نے زنا کیا یعنی اور تھے وہ دونوں محصن پس فرمایا انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا پاتے ہو تم توریت میں بیچ مقدمہ رجم کے کہا یہودیوں نے فضیحت کرتے ہیں ہم زنا کرنے والوں کو اور کوڑے مارے جاتے ہیں وہ کہا عبداللہ بن سلام نے جھوٹ بولتے ہو تم تحقیق توریت میں بھی رجم ہے پس لائے توریت لیں کھولا اسکو اور رکھدیا ایک نے انہیں سے ہاتھ اپنا رجم کی آیت پر یعنی چھپا لیا ہاتھ کے نیچے اور پڑھا اسکے اگلا اور پچھلا پس کہا عبداللہ بن سلام نے اٹھا ہاتھ اپنا پس اٹھایا ہاتھ اپنا پس ناگہاں اسمیں تھی آیت رجم کی پس کہا یہودیوں نے سچ کہا عبداللہ نے اے محمد اسمیں آیت رجم کی ہے پس حکم فرمایا ان دونوں کے سنگسار کرنے کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس سنگسار کیے گئے دونوں اور ایک روایت میں یوں ہے کہ کہا عبداللہ نے اٹھا اپنا ہاتھ پس اٹھایا ہاتھ پس ناگہاں آیت رجم کی ظاہر تھی پس کہا اے محمد تحقیق توریت میں آیت رجم کی ہے لیکن ہم چھپاتے تھے اسکو آپس میں پس حکم فرمایا حضرت نے ان دونوں کے سنگسار کرنے کا پس سنگسار کیے گئے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف فضیحت کرتے ہیں ہم یعنی ہم زنا کرنے والوں کو رسوا کرتے ہیں اور منہ کالا کر کے تعزیر کرتے ہیں اور عبداللہ بن سلام علماء یہود سے تھے مسلمان ہو گئے تھے اور ایک روایت میں ہے کہ ہاتھ رکھنے والا آیت رجم پر عبداللہ بن صوریا یہودی تھا اور اگر کوئی کہے کہ شرط احصان کی اسلام ہے پس آنحضرت نے یہود کو کہ مسلمان نہ تھے کیوں حکم رجم کا کیا جواب اسکا یہ ہے کہ یہ رجم یہود کا ساتھ حکم توریت کے تھا اور محصن ہونا ان کے دین میں شرط نہ تھا اور آنحضرت عمل کرتے تھے توریت پر پہلے اترنے حکم قرآن کے اور جب نازل ہوا اسکو قرآن کا منسوخ ہو گیا کہا امام شافعی نے اور ایک روایت میں ابو یوسف نے بھی اسی پر عمل کیا اور مذہب ہمارا یہ ہے کہ اسلام شرط ہے احصان کی اور گزشتہ یہودی کو سنگسار کیا آنحضرت نے یہود سے اسلیے کہ ... نکاح ... اقرار کیا ہو زنا کا یا گواہی دی ہو اہل اسلام نے

وعن ابي هريرة قال اتى النبي صلى الله عليه وسلم رجل وهو في المسجد فناداه يا رسول الله اني زنيت فاعرض عنه النبي صلى الله عليه وسلم فتنحى لشق وجهه الذي اعرض قبله فقال اني زنيت فاعرض عنه فلما شهد اربع شهادات دعاه النبي صلى الله عليه وسلم فقال ابك جنون قال لا فقال احصنت قال نعم يا رسول الله فقال اذهبوا به فارجموه قال ابن شهاب فاخبرني من سمع جابر بن عبد الله يقول فرجمناه بالمدينة فلما اذلقته الحجارة هرب حتى ادركناه بالحرة فرجمناه حتى مات متفق عليه وفي رواية للبخاري عن جابر بعد قوله قال نعم فامر به فرجم بالمصلى فلما اذلقته الحجارة فر فادرك فرجم

حتی مات فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم خیرا وصلی علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص اہل اسلام سے اور وہ تھے مسجد میں پس پکارا حضرت کو یا رسول اللہ تحقیق میں نے زنا کیا پس منہ پھیر لیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس آیا وہ طرف اس جانب منہ آنحضرت کے کہ منہ پھیرا تھا جانب یعنی پھر حضرت نے منہ پھیرا تھا اور عرض کیا سامنے چہرہ مبارک حضرت کے اور کہا تحقیق میں نے زنا کیا پھر منہ پھیر لیا حضرت نے اس سے یہاں تک کہ اقرار کیا اپنے پر چار بار بلایا اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کیا تجھکو سودا ہے کہا نہیں پھر فرمایا کیا تو بیاہا گیا ہے کہا ہاں یا رسول اللہ فرمایا لیجاؤ اسکو اور سنگسار کرو اسکو کہا ابن شہاب نے پس خبر دی مجھکو شخص نے کہ سنا تھا جابر بن عبداللہ سے کہتے تھے پس سنگسار کیا ہم نے اسکو مدینہ میں پس جب کہ پہونچا اسکو پتھر بھاگا یہاں تک کہ پایا ہم نے اسکو حرہ میں پس سنگسار کیا ہم نے اسکو یہاں تک کہ مر گیا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ ایک روایت بخاری کے جابر سے بعد قول اسکے کہ کہا ہاں یوں آیا ہے پس حکم کیا حضرت نے اسکے واسطے پس سنگسار کیا گیا بیچ عیدگاہ کے پس جب پہونچا اسکو پتھر بھاگا پس پایا گیا اور سنگسار کیا گیا یہاں تک کہ مر گیا پس فرمائی واسطے اسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھلائی یعنی ثنا کی اسپر اور نماز پڑھی اوپر اسکے **ف** اقرار کیا چار بار یعنی چار مجلسوں میں [illegible] نزدیک ابو حنیفہ کے ساتھ آنے اسکے کے چاروں طرف سے اسکو منہ پھیر لیا تھا [illegible] کہا تجھکو [illegible] اور لائق ہے کہ توبہ کرے اور کہا نووی نے کہ حضرت نے فرمایا واسطے تحقیق کرنے حال اسکے کے [illegible] ہلاکت کی [illegible] گناہ کے ساتھ [illegible] اشارہ [illegible] اقرار مجنون کا باطل ہے اور حد [illegible] کہا نووی نے [illegible] کہ امام [illegible] شروط [illegible] سے زنا کے جب کہ [illegible] رجوع [illegible] کہا ابن ہمام نے [illegible] اسکو سنگسار کرنے [illegible] اور [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] اسکو سنگسار [illegible] اقرار کرنے والا [illegible] اور چھوڑ دیا جاوے [illegible] رجوع [illegible] کہا نووی نے [illegible] اور روایت ہے [illegible] بخاری [illegible] تو سنگسار کرنا [illegible] اجماع ہے فقہاء کا [illegible] حدیث کے [illegible] علیہ السلام قال [illegible]

وعن ابن عباس قال لما اتی ماعز بن مالک النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لہ لعلک قبلت او غمزت او نظرت قال لا یا رسول اللہ قال انکتھا لا یکنی قال نعم فعند ذلک امر برجمہ رواہ البخاری اور روایت ہے ابن عباس سے کہا جب آیا ماعز بن مالک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس [illegible] اور کہا [illegible] نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے اسکے شاید کہ تو نے بوسہ لیا ہو [illegible] یا دیکھا ہو [illegible] پس جب [illegible] اسکو [illegible] پوچھا [illegible] اس سے [illegible]

[illegible]

کر دیکھا پوچھا حضرت نے کہ جماع کیا تو نے اس نے کہا نہیں کیا کہا ماعز نے کہ ہاں جماع کیا میں نے پس اس وقت حضرت نے حکم فرمایا اسکے سنگسار کرنے کا نقل کی بخاری نے ۞ وعن بريدة قال جاء ماعز بن مالك إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله طهرني فقال ويحك ارجع فاستغفر الله وتب إليه قال فرجع غير بعيد ثم جاء فقال يا رسول الله طهرني فقال النبي صلى الله عليه وسلم مثل ذلك حتى إذا كانت الرابعة قال له رسول الله صلى الله عليه وسلم فيم أطهرك فقال من الزنا فسأل رسول الله صلى الله عليه وسلم أبه جنون فأخبر أنه ليس بمجنون فقال أشرب خمرا فقام رجل فاستنكهه فلم يجد منه ريح خمر فقال أزنيت فقال نعم فأمر به فرجم فلبثوا يومين أو ثلاثة ثم جاء رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال استغفروا لماعز بن مالك لقد تاب توبة لو قسمت بين أمة لوسعتهم ثم جاءته امرأة من غامد من الأزد فقالت يا رسول الله طهرني فقال ويحك ارجعي فاستغفري الله وتوبي إليه فقالت تريد أن ترددني كما رددت ماعز بن مالك إنها حبلى من الزنى فقال أنت قالت نعم قال لها حتى تضعي ما في بطنك قال فكفلها رجل من الأنصار حتى وضعت فأتى النبي صلى الله عليه وسلم فقال قد وضعت الغامدية فقال إذا لا نرجمها وندع ولدها صغيرا ليس له من يرضعه فقام رجل من الأنصار فقال إلي رضاعه يا نبي الله قال فرجمها وفي رواية أنه قال لها اذهبي حتى تلدي فلما ولدت قال اذهبي فأرضعيه حتى تفطميه فلما فطمته أتته بالصبي في يده كسرة خبز فقالت هذا يا نبي الله قد فطمته وقد أكل الطعام فدفع الصبي إلى رجل من المسلمين ثم أمر بها فحفر لها إلى صدرها وأمر الناس فرجموها فيقبل خالد بن الوليد بحجر فرمى رأسها فتنضح الدم على وجه خالد فسبها فسمع نبي الله صلى الله عليه وسلم سبه إياها فقال مهلا يا خالد فوالذي نفسي بيده لقد تابت توبة لو تابها صاحب مكس لغفر له ثم أمر بها فصلى عليها ودفنت رواه مسلم ۞ روایت ہے بریدہ سے کہا آیا ماعز بیٹا مالک کا پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا یا رسول اللہ پاک کر مجھکو یعنی حد جاری کر [illegible] کرنے میرے کے گناہ سے [illegible] پس فرمایا واسطے اسکے [illegible] یعنی اس [illegible] بالکل [illegible] بالکل [illegible] ساتھ اس کے [illegible] بہت دور [illegible] اور کہا یا رسول اللہ [illegible] ماعز [illegible] جب چوتھی بار [illegible] اور کہا [illegible] پاک کرو [illegible] [illegible] سبب [illegible] پاک کروں میں تجھکو [illegible] [illegible] گناہ سے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] دیوانہ [illegible] [illegible] [illegible] حضرت نے اسکے سنگسار کرنے کا پس [illegible] لوگ [illegible] [illegible] [illegible] رسول خدا صلی اللہ علیہ [illegible] استغفار [illegible] ماعز [illegible] واسطے [illegible] [illegible] کی تحقیق [illegible] توبہ کہ اگر تقسیم کی جاوے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ایک عورت قبیلہ غامد سے [illegible] یا رسول اللہ پاک کر مجھکو [illegible] فرمایا [illegible] مجھکو [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] سبب [illegible] کے [illegible]

کہ تو یہیں تو حاملہ ہو زنا سے یہ ایک طرح کا اظہار کرنا تھا انس کا اور پھر ظاہر اسکا یہ ہے اقرار ہے کہ ماں تھا اس عورت نے واسطے اسکے یہاں تک یعنی صبر کر
یہاں تک کہ جنے تو اس چیز کو کہ تیرے پیٹ میں ہو کہا راوی نے پس مہلت دی اسکو خبر گیری کی ایک شخص نے انصار میں سے یعنی اسکے خرچ کا یہاں تک کہ جنی بچہ
وہ شخص یعنی بعد ایک مدت کے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا جنی ہے غامدیہ یعنی وہ عورت کہ قوم بنو غامد سے ہے پس فرمایا حضرت نے ابھی
نہیں سنگسار کریں گے ہم اسکو اور چھوڑ دیں اسکے بچے کو چھوٹا کہ نہیں واسطے اسکے کوئی شخص کہ دودھ پلاوے اسکو [illegible]
پس کھڑا ہوا ایک شخص انصار میں سے اور کہا [illegible] میری طرف ہے [illegible]
کہا راوی نے پس سنگسار کیا حضرت نے اسکو [illegible] ایک روایت میں [illegible]
جاتو یہاں تک کہ جنے تو [illegible] دودھ پلا اسکو یہاں تک [illegible] حضرت کے پاس
[illegible] اور کہا [illegible] اللہ کے [illegible]
[illegible] مسلمانوں میں سے [illegible] واسطے اسکے [illegible] واسطے اسکے
[illegible] سنگسار کیا [illegible] خالد [illegible]
[illegible] خالد نے اسکو [illegible] فرمایا [illegible]
اسکو [illegible] تحقیق توبہ کی اس عورت نے [illegible]
[illegible] نماز پڑھنے کا [illegible]
[illegible]
[illegible] معلوم ہوا [illegible]
[illegible] معلوم ہوا [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] حصول [illegible]
[illegible] نزدیک [illegible] اور [illegible] روایت [illegible]
[illegible] نزدیک [illegible] روایت [illegible] ابی داود [illegible]
[illegible] اور حضرت نے [illegible]
اور وہی سبب اختلاف کیا [illegible] نماز پڑھنے [illegible] سنگسار کیا گیا [illegible] امام [illegible]

اور اہل فضل و علماء امام ابو حنیفہ اور امام شافعی نے یہ کہا ہے کہ جن کی نماز پڑھنی چاہئے ہر ایک پر کہ اہل لا الہ الا اللہ میں اور اہل قبلہ سے ہو اور فاسق اور محدود بھی ہو اور ایک روایت میں امام احمد سے بھی اسی طرح آیا ہے اور کہا قاضی عیاض نے کہ نقل نہیں ہے کہ علماء اور اسلام کے نزدیک تمام راویوں صحیح مسلم کے اور نزدیک طبری کے ساتھ مثل یہی ہوا کے اور اسی طرح ابن ابی شیبہ ابی داؤد نے روایت کیا ہے اور اسی طرح نقل کیا ہے نووی نے پہلی کتاب میں یہ کہ اشعار آیا ہے اور لفظ فصلے کے ساتھ صیغہ معروف کے اصل اور بعض راویوں کے ساتھ قول اسکے کہ تمام صحابہ کو حکم کیا ساتھ تجہیز اسکی کے یعنی نہلانے اور حاضر کرنے اسکے کے اور موید ہوا اسکے یہ عبارت کہ ہے کہ روایت میں امر بہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فرجمت ثم صلی علیہا فقال لہ عمر تصلی علیہا یا نبی اللہ وقد زنت اور روایت میں یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اسپر اور دوسری روایت میں ہے کہ امرہم ان یصلوا علیہا اور یہ روایت مخالف ہے پہلی روایت کی پس حمل کی جاوے اور جمع کی درمیان ان کے کہا قاضی عیاض نے کہ نہ ذکر کیا مسلم نے نماز پڑھنا آنحضرت کا اور بخاری نے ذکر کیا ہے اسکو اور شیخ نے کہا ثبات مقدم ہے نفی پر اور تعجب ہے شراح سے کہ جب کہا روایات مختلف ہیں آئیں کہ حضرت نے نماز پڑھی اس عورت پر یا نہیں پہلی اختیار کیا ضبط کرنا لفظ فصلے کا ساتھ صیغہ مجہول کے اور حق دونوں احتمالوں کو لیکن جس میں دو وصوبہ ہیں اول جو ثابت ہوئی اور موافقت نقل شدہ کی اور اس حدیث میں دلیل ہے اسپر کہ مدود کرتی ہے کہ اسکو جیسے کہ حد لگتی ہے

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا زَنَتْ أَمَةُ أَحَدِكُمْ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا يُثَرِّبْ عَلَيْهَا ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا يُثَرِّبْ ثُمَّ إِنْ زَنَتِ الثَّالِثَةَ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِنْ شَعَرٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جس وقت کہ زنا کرے لونڈی ایک تمہاری کی اور ظاہر ہو زنا اسکا پس چاہئے کہ اسکو حد مارے اور نہ عار دلاوے اسپر پھر اگر زنا کرے پس چاہئے کہ اسکو حد مارے اور نہ عار دلاوے پھر اگر زنا کرے تیسری بار اور ظاہر ہو زنا اسکا پس چاہئے کہ بیچ ڈالے اسکو اگرچہ بالوں کی رسی کے بدلے یعنی بعوض چیز حقیر کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** مارے اسکو حد یعنی پچاس درے کہ لونڈی غلام کی حد آدھی ہے بہ نسبت آزاد کے اور لونڈی غلام پر سنگساری نہیں ہے اور دلیل پکڑی ہے امام شافعی نے ساتھ اس حدیث کے اسپر کہ مالک کو پہنچتا ہے کہ حد قائم کرے اپنے مملوک پر اور بعضے علما کے نزدیک یہ جائز نہیں انہوں نے حمل کیا ہے اسکے سبب پر یعنی مالک جب سبب ہوا سکی حد کا کہ حاکم کے پاس لیجاوے تاکہ وہ حد مارے اور عار دلاوے اسکو اسلئے کہ عار دلانے سے گناہ کی معافی نہیں ہوتی پس کیوں عار دلاوے اور یہ حکم خاص ہے زنا ہی کے لئے نہیں بلکہ سب گناہوں میں ہے لیکن چونکہ لونڈی یہاں محل توبیخ و سرزنش کی ہیں خاص اسکو ذکر کیا اور بیچ ڈالے اسکو یعنی بعد قائم کرنے حد کے یا پہلے اسکے اور یہ ظاہر ہوا اور کہا نووی نے اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ ترک کرنی صحبت فساق کی اور اہل معاصی کی اور بیچ ڈالنا اس طرح کی لونڈی کا مستحب ہے اور کہا اہل ظاہر نے کہ واجب ہے بیچنا

وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَقِيمُوا عَلَى أَرِقَّائِكُمُ الْحَدَّ مَنْ أَحْصَنَ مِنْهُمْ وَمَنْ لَمْ يُحْصِنْ فَإِنَّ أَمَةً لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَنَتْ فَأَمَرَنِي أَنْ أَجْلِدَهَا فَإِذَا هِيَ حَدِيثُ عَهْدٍ بِنِفَاسٍ فَخَشِيتُ إِنْ أَنَا جَلَدْتُهَا أَنْ أَقْتُلَهَا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحْسَنْتَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ قَالَ دَعْهَا حَتَّى يَنْقَطِعَ دَمُهَا ثُمَّ أَقِمْ عَلَيْهَا الْحَدَّ وَأَقِيمُوا الْحُدُودَ عَلَى مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ

اور روایت ہے علی رضی اللہ عنہ سے کہا اے لوگو حدود جاری کرو اپنے غلام لونڈیوں پر یعنی اگر زنا کریں تو پچاس کوڑے مارو جو محصن ہیں یعنی بیاہا ہوا اور جو کہ محصن نہ ہو پس تحقیق ایک لونڈی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نے زنا کیا تھا پس فرمایا مجھکو کہ مار دوں میں اسکو پس ناگہاں وہ تھی نئی ہوئی تھی یعنی نفاس میں پس ڈرا میں کہ اگر ماروں اسکو پچاس کوڑے تو مر جاوے پس ذکر کیا میں نے واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس فرمایا کہ اچھا کیا تو نے نقل کی یہ مسلم نے اور بیچ روایت ابی داؤد کے یہ ہے کہ فرمایا چھوڑ دے اسکو یہاں تک کہ موقوف ہو خون اسکا پھر جاری کر اسپر حد اور جاری کیا کرو حدیں اپنے بردوں پر **ف** اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ حد مار دوں کا تاخیر کیا جاوے نفاس والی عورت کے

[illegible] بھاگنا [illegible] کہ نکلے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] **الفصل الثانی** عن ابی ہریرۃ قال جاء ماعز الاسلمی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انہ قد زنی فاعرض عنہ ثم جاء من شقہ الاخر فقال انہ قد زنی فاعرض عنہ ثم جاء من شقہ الاخر فقال یا رسول اللہ انہ قد زنی فامر بہ فی الرابعۃ فاخرج الی الحرۃ فرجم بالحجارۃ فلما وجد مس الحجارۃ فر یشتد حتی مر برجل معہ لحی جمل فضربہ بہ وضربہ الناس حتی مات فذکروا ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ فر حین وجد مس الحجارۃ ومس الموت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھلا ترکتموہ رواہ الترمذی وابن ماجۃ وفی روایۃ ھلا ترکتموہ لعلہ ان یتوب فیتوب اللہ علیہ

روایت ہے ابوہریرہ سے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

وعن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لماعز بن مالک احق ما بلغنی عنک قال وما بلغک عنی قال بلغنی انک قد وقعت بجاریۃ آل فلان قال نعم فشہد اربع شہادات فامر بہ فرجم رواہ مسلم

اور روایت ہے ابن عباس سے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

وعن یزید بن نعیم عن ابیہ ان ماعزا اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاقر عندہ اربع مرات فامر برجمہ وقال لہزال لو سترتہ بثوبک کان خیرا لک قال ابن المنکدر ان ہزالا امر ماعزا ان یاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیخبرہ رواہ ابو داؤد

اور روایت ہے یزید بن نعیم سے انہوں نے نقل کی اپنے باپ سے کہ ماعز نے آ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چار بار اقرار کیا پس حضرت نے حکم فرمایا ان کے سنگسار کرنے کا اور ہزال سے فرمایا کہ اگر تو اس کو اپنے کپڑے سے چھپا لیتا تو تیرے لیے بہتر ہوتا [illegible] ۔ (روایت کیا اس کو ابوداؤد نے)

ف ہزال کا ایک لونڈی تھی فاطمہ نام کہ ماعز اس سے زنا کیا کرتا تھا پس ہزال نے ماعز کو اشارہ کیا کہ حضرت کے پاس جا کر اقرار کرے [illegible] ۔

وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعَافُوا الْحُدُودَ فِيمَا بَيْنَكُمْ فَمَا بَلَغَنِي مِنْ حَدٍّ فَقَدْ وَجَبَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ

اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے انہوں نے نقل کی اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا عبداللہ بن عمرو بن عاص سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ معاف کر دیا کرو حدود کو آپس میں پس جو حد مجھ تک پہنچے گی پس تحقیق واجب ہو گئی [illegible] ۔ (روایت کیا اس کو ابوداؤد اور نسائی نے)

ف [illegible] ۔

وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَقِيلُوا ذَوِي الْهَيْئَاتِ عَثَرَاتِهِمْ إِلَّا الْحُدُودَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

اور روایت ہے عائشہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا معاف کرو خطائیں صاحب وجاہت لوگوں کی مگر حدود کو نہیں معاف کرو۔

ف یعنی [illegible] ۔

وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْرَءُوا الْحُدُودَ عَنِ الْمُسْلِمِينَ مَا اسْتَطَعْتُمْ فَإِنْ كَانَ لَهُ مَخْرَجٌ فَخَلُّوا سَبِيلَهُ فَإِنَّ الْإِمَامَ أَنْ يُخْطِئَ فِي الْعَفْوِ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يُخْطِئَ فِي الْعُقُوبَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ قَدْ رُوِيَ عَنْهَا وَلَمْ يُرْفَعْ وَهُوَ أَصَحُّ

اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دفع کرو حدود کو مسلمانوں سے جب تک کہ ہو سکے پس اگر ہو واسطے اس کے نکلنے کی جگہ پس چھوڑ دو راہ اس کی پس تحقیق امام خطا کرے معاف کرنے میں بہتر ہے اس سے کہ خطا کرے سزا دینے میں۔ (روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا کہ روایت کی گئی ہے یہ حدیث عائشہ سے موقوف اور یہی زیادہ صحیح ہے)

ف یعنی یہ حدیث موقوف ہے عائشہ پر [illegible] اور جب تک ہو سکے حدود کو دفع کریں مسلمانوں سے [illegible] ۔

وَعَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ اسْتُكْرِهَتِ امْرَأَةٌ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَرَأَ عَنْهَا الْحَدَّ وَأَقَامَهُ عَلَى الَّذِي أَصَابَهَا وَلَمْ يَذْكُرْ أَنَّهُ جَعَلَ لَهَا مَهْرًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

اور روایت ہے وائل بن حجر سے کہ کہا زبردستی کی گئی ایک عورت سے یعنی زنا کیا گیا زمانے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس دفع کی اس سے حد اور جاری کیا اس کو اس پر کہ زنا کیا تھا اس سے اور نہ ذکر کیا راوی نے کہ مقرر کیا ہو اس عورت کے لیے مہر۔ (روایت کیا اس کو ترمذی نے)

ف راوی کے ذکر نہ کرنے سے [illegible] اور احادیث سے اور علماء سے بیان مقرر [illegible]

اور بعض کہتے ہیں کہ یہ صحبت حرام اور صحبت اشبہ کو اور وہ ایک مقدار ہو کہ اگر وہ بیچ میں صحبت حرام پر جائز ہو تو استعمال واجب ہوتی ہے اور چند ہی روایت
شرح وہ عالمگیری میں بھی عجب کہ یہ لکھے ہیں کہ عذر کرتے ہیں مرسل کو وَعَنْهُ أَنَّ امْرَأَةً خَرَجَتْ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تُرِيدُ الصَّلَاةَ فَتَلَقَّاهَا رَجُلٌ فَتَجَلَّلَهَا فَقَضَى حَاجَتَهُ مِنْهَا فَصَاحَتْ وَانْطَلَقَ وَمَرَّتْ عِصَابَةٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ فَقَالَتْ إِنَّ ذَلِكَ
الرَّجُلَ فَعَلَ بِي كَذَا وَكَذَا فَأَخَذُوا الرَّجُلَ فَأَتَوْا بِهِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا اذْهَبِي فَقَدْ غَفَرَ اللَّهُ لَكِ وَقَالَ لِلرَّجُلِ الَّذِي
وَقَعَ عَلَيْهَا ارْجُمُوهُ وَقَالَ لَقَدْ تَابَ تَوْبَةً لَوْ تَابَهَا أَهْلُ الْمَدِينَةِ لَقُبِلَ مِنْهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ روایت ہے وائل سے کہ تحقیق ایک عورت
نکلی زمانے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ارادہ نماز کے پس ملا اسے ایک شخص پس ڈھانکا اسکو یعنی اپنے کپڑے سے اور پوری کی حاجت اپنی یعنی صحبت کی
اس سے پس چلائی وہ عورت اور چلا گیا وہ شخص اور گذری ایک جماعت مہاجرین کی پس کہا عورت نے کہ تحقیق اس شخص نے کیا ساتھ میرے ایسا اور ایسا یعنی زنا کیا اور
صحبت کی پس پکڑا لوگوں نے اس شخص کو اور لائے اسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس فرمایا واسطے اس عورت کے جا پس تحقیق بخشا اللہ نے
تجھکو یعنی بسبب کراہت اور رضا نہ ہونے تیری کے اور فرمایا واسطے اس شخص کے کہ زنا کیا تھا اس سے سنگسار کرو اسکو یعنی اُسنے اقرار کیا تھا پس حکم کیا اسکے سنگسار
کرنے کا پس سنگسار کیا گیا اور اسکو سبب بعضے نے اسکے کہ اور فرمایا کہ تحقیق توبہ کی یعنی بسبب اسکے ایسی توبہ کہ اگر کرتے اسکو یعنی مثل توبہ اسکی کے اہل
مدینہ قبول کیجاتی اُنسے نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نے ف یعنی اگر تقسیم کیجاتی وہ توبہ اہل مدینہ پر قبول کیجاتی اُنسے اور کفایت کرتی اُنکو یعنی اگرچہ اول میں چھپائی گئی اور
بالاکام کیا باوجود اسکے پاک ہوا اور بخشا گیا لیکن وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَجُلًا زَنَى بِامْرَأَةٍ فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجُلِدَ الْحَدَّ ثُمَّ أُخْبِرَ
أَنَّهُ مُحْصَنٌ فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ روایت ہے جابر سے کہ ایک شخص نے زنا کیا ایک عورت سے پس حکم فرمایا اسکے لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مارنے کا پس مارے
اسے گئے اسکو حد میں پھر خبر دئیے گئے حضرت کہ وہ محصن ہے پس حکم فرمایا اسکے لیے سنگسار کرنیکا پس سنگسار کیا گیا نقل کی یہ ابو داؤد نے ف حضرت نے اول
درے مارنے کا حکم کیا تو احتمال ہے کہ حضرت نے جانا کہ وہ غیر محصن ہے اور احتمال ہے یہ بھی کہ مگر سبب جلدی کے نہ کیا سبب اسکا کیا اور شاید یہ حکم
اور ہی ہے [illegible] ایک چیز کے پھر معلوم ہو کہ واجب ہوا اسکا [illegible] اور رجوع کرے طرف واجب
شرعی کے وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ كَانَ فِي الْحَيِّ مُخْدَجٍ
سَقِيمٍ فَوُجِدَ عَلَى أَمَةٍ مِنْ إِمَائِهِمْ يَخْبُثُ بِهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوا لَهُ عِثْكَالًا فِيهِ مِائَةُ شِمْرَاخٍ فَاضْرِبُوهُ بِهِ ضَرْبَةً رَوَاهُ
فِي شَرْحِ السُّنَّةِ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ مَاجَهْ نَحْوَهُ [illegible] ناقص الخلقت
[illegible] نبی صلی اللہ علیہ وسلم
[illegible]
[illegible]
[illegible]
اسکا [illegible] وَعَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَجَدْتُمُوهُ يَعْمَلُ عَمَلَ قَوْمِ لُوطٍ فَاقْتُلُوا
الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُولَ بِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ روایت ہے عکرمہ سے ابن عباس سے [illegible] جس شخص کو پاؤ تم
کہ عمل کرتا ہو قوم لوط کا یعنی اغلام [illegible] پس قتل کرو فاعل و مفعول کو نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف [illegible] علماء نے بیچ حد
اغلام کے پس ظاہر تر دو قولوں شافعی کا [illegible] ہے کہ حد فاعل کی مثل زانی کی [illegible]

اور رسالے ہے تک کہ قتل کیا جاوے مرد ہو یا عورت اور کہتی ہے ایک تو موافق اُسکے کہ اغلامی سنگسار کیا جاوے اور تعزیر یا غیر محصن ہو یا محصن اور یہی کہا امام مالک و احمد نے اور دوسرا قول شافعی کا یہ کہ قتل کیے جاویں فاعل و مفعول جیسے کہ ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے اور کہا بعضوں نے کیفیت قتل کی یہ ہے کہ ان دونوں پر گرا دیا جاوے مکان اُن دونوں پر اور بعضوں نے کہا پھینکا جاوے اُنکو پہاڑ سے جیسے کہ کیا گیا ساتھ قوم لوط کے اور نزدیک ابو حنیفہ کے حد نہیں ہے لواطت میں لیکن تعزیر جسطرح اور جسقدر کہ امام مصلحت دیکھے سو کیا جاوے اور قتل کیا جاوے گا اگر بادشاہ نے مصلحت دیکھی اگر چاہے تو قتل کرے اسکو اگر عادت کر گیا ہو فاعل نے اسکی اور اگر چاہے مار ڈالے اسکو اور چاہے قید کرے اسکو [illegible] وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَتَى بَهِيمَةً فَاقْتُلُوهُ وَاقْتُلُوهَا مَعَهُ قِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا شَأْنُ الْبَهِيمَةِ قَالَ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ شَيْئًا وَلٰكِنْ أَرَاهُ كَرِهَ أَنْ يُؤْكَلَ لَحْمُهَا أَوْ يُنْتَفَعَ بِهَا وَقَدْ فُعِلَ بِهَا ذٰلِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی فعل بد کرے جانور سے پس قتل کرو اس شخص کو اور اس جانور کو ساتھ اُسکے کہا گیا واسطے ابن عباس کے کہ کیا حال ہے اس جانور کا یعنی وہ عقل نہیں رکھتا ہے اور نہ تکلیف ہے پس وہ کیوں قتل کیا جاوے کہا ابن عباس نے نہیں سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اس میں کچھ بات و حکمت لیکن گمان کرتا ہوں حضرت کو کہ وہ برا جانتے تھے یہ کہ کھایا جاوے گوشت اسکا یا نفع لیا جاوے ساتھ اُسکے یعنی ساتھ دودھ اور پشم وغیرہ کے حالانکہ کیا گیا ہو ساتھ جانور کے فعل بد یعنی اس جانور سے کہ فعل بد کیا گیا نفع لینا مکروہ ہے اور بد آیا یہ قتل کیا جاوے سبب فعل کی روایت کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے ف قتل کرو اس شخص کو یعنی مار ڈالو اسکو یہ سخت اور اس جانور کو ساتھ اسکے کہا بعضوں نے کہ حکمت جانور کی مار ڈالنے میں یہ ہے کہ تا نہ پیدا ہووے اس سے حیوان بصورت انسان کے یا اطلاق ہووے صاحب کو رسوائی دنیا میں سبب باقی رہنے اسکے اور شرح سنہ میں ہے کہ چاروں امام متفق ہیں اس پر کہ جو کوئی فعل بد کرے جانور سے تعزیر دیا جاوے اور قتل نہ کیا جاوے اور حدیث محمول ہے زجر اور تشدید پر یا اوپر بعضوں نے [illegible] کیا جاوے اور قتل کیا جاوے اور اگر کھایا [illegible] قتل سبب [illegible] کے اور [illegible] واسطے [illegible] کے نہ کرنے حیوانات [illegible] واسطے رسوائی کے ہیں وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَخَافُ عَلٰى أُمَّتِي عَمَلُ قَوْمِ لُوطٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ روایت ہے جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بہت خوف کی چیز کہ ڈرتا ہوں میں اپنی امت پر عمل کرنا قوم لوط کا نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف یعنی ڈرتا ہوں میں [illegible] بعض نہایت [illegible] اور عورت [illegible] وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي بَكْرِ بْنِ لَيْثٍ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقَرَّ أَنَّهُ زَنٰى بِامْرَأَةٍ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَجَلَدَهُ مِائَةً وَكَانَ بِكْرًا ثُمَّ سَأَلَهُ الْبَيِّنَةَ عَلَى الْمَرْأَةِ فَقَالَتْ كَذَبَ وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَجَلَدَهُ حَدَّ الْفِرْيَةِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ روایت ہے ابن عباس سے کہ تحقیق ایک شخص بنی بکر بن لیث سے آیا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور اقرار کیا کہ اسنے زنا کیا ہے ساتھ ایک عورت کے چار بار یعنی چار مجلسوں میں پس مارے اسکو سو درے اور تھا وہ شخص غیر محصن یعنی کنوارا پھر طلب کیے حضرت نے اس سے گواہ اوپر زنا کے ساتھ عورت کے پس کہا عورت نے کہ جھوٹ بولتا ہے یہ قسم ہے اللہ کی یا رسول اللہ پس مارا حضرت نے حد تہمت کی نقل کی یہ ابو داؤد نے ف [illegible] اسکے اقرار سے حد ماری اور یہ شخص تہمت دیتا تھا اس عورت کو طلب کیا اس پر گواہ عورت پر کہ اسنے زنا کیا ہے جب وہ عاجز ہوا [illegible] عورت [illegible] نسبت زنا کی کرتا [illegible] اسی درے ہیں وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَ عُذْرِي قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَذَكَرَ ذٰلِكَ فَلَمَّا نَزَلَ مِنَ الْمِنْبَرِ أَمَرَ بِالرَّجُلَيْنِ وَالْمَرْأَةِ فَضُرِبُوا حَدَّهُمْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے عائشہ سے کہا جب کہ اتری [illegible]

فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر پس ذکر کیا اسکا پس جب اترے منبر سے تو حکم کیا واسطے دو مردوں کے اور ایک عورت کے پس مارے گئے حد اپنی نقل کی یہ ابو داؤد نے

ف حضرت عائشہ پر بعضے لوگوں نے بہتان زنا کا لگایا تھا معاذ اللہ اور حضرت کے بھی دل میں کچھ شک انکی طرف پڑ گیا تھا تب آیتیں انکی پاکی کی بابت

نازل ہوئیں جنکی پہر دس سورہ نور میں ہیں تب حضرت منبر پر کھڑے ہو کر بیان انکا کیا اور بعد ازاں منبر سے اتر کر حد قذف کی کہ اتنی کوڑے ہیں مارنے کا حکم کیا دو مردوں کے

کہ وہ مسطح اور حسان بن ثابت تھے اور ایک عورت کے لیے کہ اسکا نام حمنہ بنت جحش تھا یعنی بہت تہمت پر ... تھے انکو سزا دی

الفصل الثالث عن نافع ان صفية بنت ابي عبيد اخبرته ان عبدا من رقيق الامارة وقع على وليدة من الخمس فاستكرهها حتى اقتضها فجلده عمر ولم يجلدها من اجل انه استكرهها رواه البخاري اور روایت ہے نافع سے کہ صفیہ بیٹی ابی عبید کی نے

خبر دی انکو کہ ایک غلام نے غلاموں امارت اور خلافت کے سے قصد جماع کا کیا ایک لونڈی سے کہ خمس غنیمت کے تھی یعنی پس زبردستی جماع کیا یہاں تک

کہ ازالہ بکارت اسکی کا کیا یعنی پس مارا اس غلام کو یعنی پچاس ضربت حضرت عمر نے اور نہ مارا اس لونڈی کو سبب اسکے کہ زبردستی صحبت کی تھی غلام نے

اس لونڈی سے نقل کی یہ بخاری نے وعن يزيد بن نعيم بن هزال عن ابيه قال كان ماعز بن مالك يتيما في حجر ابي فاصاب جارية

من الحي فقال له ابي ائت رسول الله صلى الله عليه وسلم فاخبره بما صنعت لعله يستغفر لك وانما يريد بذلك رجاء ان

يكون له مخرجا فاتاه فقال يا رسول الله اني زنيت فاقم علي كتاب الله فاعرض عنه فعاد فقال يا رسول الله اني زنيت فاقم علي كتاب الله حتى

قالها اربع مرار فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم انك قد قلتها اربع مرات فبمن قال بفلانة قال هل ضاجعتها قال نعم قال

هل باشرتها قال نعم قال هل جامعتها قال نعم قال فامر به ان يرجم فاخرج به الى الحرة فلما رجم فوجد مس الحجارة جزع فخرج يشتد فلقيه عبد الله

بن انيس وقد عجز اصحابه فنزع له بوظيف بعير فرماه به فقتله ثم اتى النبي صلى الله عليه وسلم فذكر ذلك له فقال هلا تركتموه لعله ان يتوب

فيتوب الله عليه رواه ابو داود اور روایت ہے یزید بیٹے نعیم بن ہزال سے نقل کی انہوں نے اپنے باپ سے کہ تھا ماعز بیٹا مالک کا یتیم بیچ پرورش میرے باپ کے پس جماع کیا

ساتھ ایک لونڈی کے قبیلہ میں سے پس کہا اسکو میرے باپ نے جا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور خبر دے انکو ساتھ اس چیز کے کہ تو نے کیا ہے شاید کہ حضرت استغفار

کریں تیرے لیے اور کہا تھا باپ میرے نے ماعز کو یہ واسطے امید اسکے کہ ہو واسطے اسکے سبب خلاصی کا اس سے یعنی غرض اسکی یہ تھی کہ وہ حضرت کے پاس

جاوے اور حضرت حکم اسکے سنگسار کرنیکا نہ کریں بلکہ توبہ کرا دیں پس آیا ماعز حضرت کے پاس کہا یا رسول اللہ تحقیق میں نے زنا کیا ہے جاری کر مجھ پر حکم

پس منہ پھیر لیا حضرت نے اس سے پھر آیا وہ یعنی سامنے آپ کے اور کہا یا رسول اللہ تحقیق میں نے زنا کیا ہے جاری کر مجھ پر حکم اللہ کا یہاں تک کہ کہا اسنے یہ چار بار

یعنی چار مجلسوں میں پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق کہ تو نے یہ بات چار بار کہی ہے اقرار کرنے کے بابت پس کس کے ساتھ کیا

تو نے کہا ساتھ فلانی عورت کے فرمایا کیا لیٹا تو ساتھ اسکے یعنی ساتھ کپڑے کے کہا ہاں فرمایا کیا بدن ملایا تو نے ساتھ اسکے کہا ہاں فرمایا کیا جماع

کیا تو نے کہا ہاں کہا راوی نے حکم کیا اسکو سنگسار کرنے کا پس نکالا گیا اسکو طرف سنگستان کے پس جبکہ سنگسار کیا گیا پائی اسنے ایذا پتھروں کے لگنے کی پس

گھبرایا یعنی بے صبر ہوا پس نکلا دوڑتا ہوا یعنی بھاگا ... پس ملا عبد اللہ بن انیس سے اور تحقیق تھک گئے تھے یار اسکے یعنی

جو سنگسار کرتے تھے پس کھینچا عبد اللہ نے واسطے اسکے ہڈی اونٹ کے پاؤں کی پس مارا ماعز کو ساتھ اسکے پس مار ڈالا اسکو پھر آئے حضرت صلی اللہ

علیہ وسلم کے پاس پس ذکر کیا اسکا حضرت کے پاس فرمایا کیوں نہ چھوڑ دیا تم نے اسکو شاید کہ توبہ کرتا پس قبول کرتا اللہ تعالیٰ توبہ اسکی نقل کی

یہ ابو داؤد نے ف کہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اقرار سے رجوع کرے تو حد ساقط ہو جاتی ہے چونکہ ماعز نے بھاگ کر گویا رجوع کیا تھا پس اسکو نہ مارنا

چاہیے تھا ... اور ماعز کا یہ حکم ہے ... اسکا ... سے پہلے ... کا ... پر ...

سا ہے کہ ترمذی میں حدیث آئی ہے جو کلہ ہوگیا اسکو تعبی باہرین پھر نکالا گیا طرف سنگستان کی اور سنگسار کیا گیا ساتھ پتھروں کے اسکی تعریف ہوکا سنگسار کیا گیا
جس وقت پہنچا پتھر نکلا گیا طرف سنگستان کی والا یہ غلط ہے اسلیے کہ صحاح اور حسان کے بیچ میں ہے اور ہو گیا یہاں تک کہ درمیان سنگستان کی کھینچ لیا یہ طرف
سنگستان تنہا تنہا کبھی یہ یا تو جیسا کہ ہو طرف سنگستان کہیں کسی راوی نے ذکر کیا سنگستان اور کسی راوی نے اصلی نصیحت کا اور پر تطبیق
دونوں حدیثوں کی بیچ میں ہے **وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُولُ مَا مِنْ قَوْمٍ یَظْہَرُ فِیْہِمُ**
الرِّبَا اِلَّا اُخِذُوا بِالسَّنَۃِ وَمَا مِنْ قَوْمٍ یَظْہَرُ فِیْہِمُ الرُّشَا اِلَّا اُخِذُوا بِالرُّعْبِ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہے عمرو بن العاص سے کہا سنا میں نے رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہیں کوئی قوم کہ ظاہر ہو انہیں زنا مگر کہ پکڑے جاتے ہیں ساتھ قحط کے اور نہیں کوئی قوم کہ ظاہر ہو انہیں رشوت
مگر کہ پکڑے جاتے ہیں ساتھ رعب کے نقل کی یہ احمد نے **ف** رشوت بولا کرتے ہیں کہ دیا جاوے واسطے باطل کرنے حق کے یا واسطے ثابت کرنے
باطل کے اور لگانا ہے اس حکم میں یا یہ سنت شہوا کاہے ساتھ حرف میں اجرت لیتی ہیں اسیسے ایک بات بادشاہ کے آگے کہدینا یا بیچ میں کرنا اور اگر
بغیر شرط کے ہو تو بھی رشوت نہیں اور رشوت سے خوف ہیبت ہوتا ہے کہ حاکم جاری کرتا ہے حکم اپنا اوپر ان کے اور واسطے جب کہ پاک ہوتا ہے رشوت کا دینے کا اور لینے کا
رشوت میں خوف رہتا ہے **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِیْ ہُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَلْعُونٌ مَنْ عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ**
لُوطٍ رَوَاہُ رَزِیْنٌ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَہٗ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ عَلِیًّا اَحْرَقَہُمَا وَاَبَا بَکْرٍ ہَدَمَ عَلَیْہِمَا حَائِطًا روایت ہے ابن عباس اور ابی ہریرہ سے کہ رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ملعون ہے وہ شخص کہ کرے کام قوم لوط کا یعنی اغلام نقل کی یہ رزین نے اور ایک روایت رزین کی میں ہے ابن عباس سے یہ کہ حضرت
علی نے جلا دیا فاعل و مفعول کو یعنی حکم کیا انکو جلا دینے کا اور حضرت ابوبکر نے گرا دی اوپر ان کے دیوار یعنی حکم کیا دیوار گرا دینے کا **ف** اور رزین کی روایت
میں ہے کہ ملعون ہے وہ شخص کہ برا کہے اپنے باپ کو اور ملعون ہے وہ شخص کہ برا کہے اپنی ماں کو اور ملعون ہے وہ شخص کہ ذبح کرے جانور کو واسطے غیر اللہ کے اور ملعون
وہ شخص کہ تغیر کرے سرحد زمین کو اور ملعون ہے وہ شخص کہ بدفعلی کرے جانور سے اور ملعون ہے وہ شخص کہ کرے عمل قوم لوط کا نقل کی یہ آخر تک ابن عباس سے
وَعَنْہُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَنْظُرُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ اِلٰی رَجُلٍ اَتٰی رَجُلًا اَوِ امْرَاَۃً فِیْ دُبُرِہَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ
وَقَالَ ہٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نظر رحمت نہیں کرتا اللہ عزوجل طرف
اس شخص کی کہ بدفعلی کرے کسی مرد یا عورت سے اسکی مقعد میں نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے **وَعَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ مَنْ اَتٰی**
بَہِیْمَۃً فَلَا حَدَّ عَلَیْہِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ عَنْ سُفْیَانَ الثَّوْرِیِّ اَنَّہٗ قَالَ وَہٰذَا اَصَحُّ مِنَ الْحَدِیْثِ الْاَوَّلِ وَہُوَ مَنْ اَتٰی
بَہِیْمَۃً فَاقْتُلُوْہُ وَاقْتُلُوْہَا مَعَہٗ وَالْعَمَلُ عَلٰی ہٰذَا عِنْدَ اَہْلِ الْعِلْمِ اور روایت ہے ابن عباس سے یہ کہ انہوں نے کہا جو شخص بدفعلی کرے چارپائی سے پس نہیں حد اسپر یعنی
و لیکن تعزیر ہے نقل کی یہ ترمذی نے اور ابوداؤد نے اور کہا ترمذی نے سفیان ثوری سے کہ تحقیق انہوں نے کہا اور یہ حدیث صحیح تر ہے
پہلی حدیث سے یعنی جو کہ ابن عباس سے دوسری فصل میں گذری اور وہ پہلی حدیث یہ ہے کہ جو شخص بدفعلی کرے چارپائی سے پس مار ڈالو اسکو اور مار ڈالو
اسکو بھی ساتھ اسکے اور عمل اوپر اسکے نزدیک اہل علم کے یعنی اسپر حد نہیں **ف** انہوں نے کہا یعنی بطریق مرفوع کے والا انہوں کہہ یعنی قول ثوری کے وہذا اصح الخ
وَعَنْ عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَقِیْمُوْا حُدُوْدَ اللّٰہِ فِی الْقَرِیْبِ وَالْبَعِیْدِ
وَلَا تَاْخُذْکُمْ فِی اللّٰہِ لَوْمَۃُ لَائِمٍ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے عبادہ بن صامت سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
جاری کیا کرو حدیں اللہ کی نزدیک اور دور والوں پر اور نہ پکڑے تم کو بیچ دین اللہ کے یعنی جاری کرنے حکم اسکے ملامت ملامت کرنے والے کی نقل کی یہ ابن
ماجہ نے **ف** نزدیک اور دور یعنی نزدیک کے ناتے والے یا دور کے ناتے والے یا نزدیک سے مراد ہے ضعیف کہ نزدیک ہو پہنچانا اسکا

اور آسمان سے کم کرنا اسپر مرتب ہو مراد ہر توبی کہ وہ ہر جسے پہنچا ہے کی حدود شرعیہ قائم کرنا حد کا اسپر ہو دوسرے معنی نسب ہونا اسلئے علاوہ یہ ہے کہ قائم کرنا حد
اثر کی ہر ایک ہے ۲ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِقَامَةُ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنْ مَطَرِ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً
فِيْ بِلَادِ اللّٰهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ روایت ہے ابن عمر سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جاری کرنا
ایک حد کا حدود اللہ کی سے بہتر ہے برسنے مینہ چالیس راتوں کے سے بیچ تمام شہروں خدا کے نقل کی یہ ابن ماجہ نے اور نقل کی نسائی نے ابی
ہریرہ سے ف یہ اسلئے ہے کہ بیچ قائم کرنے حدود کے منع کرنا ہے خلق کو معاصی سے اور سبب ہے واسطے کھلنے دروازوں آسمان کے یعنی سبب ہے
نزول برکات کا اور بیچ موقوف کرنے حدود کے اور سستی کرنے کے اسمیں گرفتاری ہے لوگوں کی بیچ معاصی کے اور یہ سبب ہے لوگوں کے گرفتار ہونے کا قحط
میں اور سبب ہلاک کرنے خلق کا جیسے کہ وارد ہوا ہے کہ حباری مر جاتا ہے آشیانہ میں بسبب گناہ بنی آدم کے یعنی قحط اسمیں پیدا ہوتا ہے بسبب گناہوں کے
اور حباری نام ایک جانور کا ہے اور خاص اسکا اسلئے ذکر کیا کہ وہ دور دور سے اپنا قوت لے آتا ہے باب قطع السرقة یہ باب ہے بیچ بیان
ہاتھ کاٹنے چور کے ف کہا طیبی نے لفظ قطع السرقة میں اضافت طرف مفعول کی ہے بحذف مضاف کے ہے اور قطع بالسرقة اور سرقہ ساتھ فتح سین کے اور
کسر راء کے شرع میں اسکو کہتے ہیں کہ لیوے مکلف چھپا کر مال غیر کا کہ نصاب کو پہنچے اسمیں شبہ ملک نہ ہو اور مراد محفوظ سے یہ ہے کہ ایسی جگہ ہو کہ کوئی
اسکو نہ لے سکے خواہ مکان محفوظ ہو یا خواہ اسکے پاس کوئی نگہبان ہو جاگتا یا سوتا ہو اور مراد شبہ ملک سے مال ذمی کا ہے تو جو کوئی مال ذمی کا چرا
لیوے کا تو اسکو چوری نہیں کہتے ہیں اور اسمیں ہاتھ کاٹنا نہیں آتا اور نصاب سرقہ کی ہمارے نزدیک دس درہم ہیں کہ اس سے کم میں ہاتھ کاٹنا نہیں آتا
اور نزدیک شافعی کے چوتھائی دینار سونے کے اور تین درہم چاندی کے یا قیمت میں ان کے برابر ہو کوئی چیز اور دلیل انکی وہ حدیثیں ہیں کہ واقع ہوا ہے انمیں کہ کاٹا
ہاتھ کا چوتھائی دینار کے چرانے میں یا چوتھائی دینار سونے میں تین درہم کا تھا اور دینار بارہ درہم کا اور ہدایہ میں لکھا ہے کہ دلیل ہماری یہ ہے کہ عمل کرنا
اکثر پر اولیٰ ہے اور یہ سبب حیلہ کرنے کے حدود میں اسلئے کہ اول میں شبہ عدم جنایت کا ہے اور روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لا قطع الا
فی دینار او عشرة دراہم اور دلیل پہلے باب میں ہے کہ کاٹا ہاتھ کا بیچ زمانہ آنحضرت کے سپر کی قیمت میں تھا پس شافعیہ تو کہتے ہیں کہ قیمت سپر کی تین درہم تھی
اور حنفی کہتے ہیں کہ قیمت سپر کی اس زمانہ میں دس درہم تھی روایت کی یہ ابن ابی شیبہ نے عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے اور کافی میں نقل ہے کہ قیمت سپر کی
کہ ہاتھ کاٹا گیا اسکے چرانے پر حضرت کے زمانہ میں دس درہم کی تھی واللہ اعلم الْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل اول عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ اِلَّا بِرُبْعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے عائشہ سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
فرمایا نہ کاٹا جاوے ہاتھ چور کا مگر بسبب چرانے چوتھائی دینار کے یا زیادہ کے نقل کی بخاری اور مسلم نے ف اس حدیث پر عمل کیا ہے امام شافعی نے کہ
جو چوتھائی دینار سے کم میں ہاتھ نہ کاٹا جاوے اور ملا علی قاری نے بیان مذہب تفصیل سے لکھے ہیں اقوال علماء کے اور دلیلیں اپنے مذہب کی وَعَنِ
ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَطَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَ سَارِقٍ فِيْ مِجَنٍّ ثَمَنُهٗ ثَلٰثَةُ دَرَاهِمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے ابن عمر سے کہا کاٹا حضرت
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ چور کا یعنی داہنا ہاتھ بند دست سے بیچ چرانے ایک سپر کے کہ قیمت اسکی تین درہم تھی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
ف کہا شمنی نے کہ یہ معارض ہے اس روایت کا کہ نقل کی ابن ابی شیبہ نے عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے کہا قیمت سپر کی دس درہم تھی اور یہی منقول ہے
ابن عباس سے اور عمرو بن شعیب سے بھی منقول ہے اور شیخ ابن الہمام نے بھی ایسا ہی لکھا ہے ابن عباس سے ایسا ہی نقل کیا کہ قیمت ڈھال کی دس درہم تھی اور
اسی طرح سے عینی نے بیچ حاشیہ ہدایہ کے لکھا ہے اسی لیے حنفیہ نے دس درہم پر ہاتھ کاٹنا لکھا ہے اور اس حدیث کا وہ جواب دیتے ہیں ابن عمر
نہیں والے اور احتیاط ہے کہ اس مسئلہ میں کلام حضرت شیخ عبد الحق اور ملا علی قاری کا ذکر کیا گیا ہے بیچ شرح مشکوٰۃ کے جو انکی شرح ہے

وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللّٰہُ السَّارِقَ یَسْرِقُ الْبَیْضَةَ فَتُقْطَعُ یَدُہٗ وَیَسْرِقُ الْحَبْلَ فَتُقْطَعُ یَدُہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا لعنت کرے اللہ چور کو کہ چراتا ہے بیضہ پس کاٹا جاتا ہے ہاتھ اسکا اور چراتا ہے رسی پس کاٹا جاتا ہے ہاتھ اسکا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کہا نووی نے کہ اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہے لعنت کرنی گنہگاروں کو بغیر تعیین اور لعن ایسا ہی کلام اللہ سے معلوم ہوتا ہے لعنة اللہ علی الظالمین یا شخص معین کو لعنت کرنی نہیں ہے جائز اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے اوپر کٹنے ہاتھ کے کچھ کم سے چوتھائی دینار سے یا نہیں ہے پس مشکل پڑی سب ائمہ پر پس جواب دیتے ہیں کہ مراد بیضہ سے یہاں بیضہ آہنی ہے جو خود کو کہتے ہیں کہ غازی سر پر پہنتے ہیں اور مراد رسی سے رسی کشتی کی ہے کہ بڑی قیمتی ہوتی ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ اول شئے اور رسی کے چرانے میں ہاتھ کٹنا ابتدائے اسلام میں تھا پھر منسوخ ہوا اور بعضوں نے کہا کہ مراد یہ ہے کہ چوری کی عادت ہو جاتی ہے اسی طرح بعض چھوٹی چیزیں چراتے چراتے بڑی چیزیں چرانے لگتا ہے اور ہاتھ کٹتا ہے اور بعضوں نے کہا کہ حضرت نے اشارہ کیا طرف عادت امراء و سلاطین کے وہ اس طرح کیا کرتے تھے بطریق سیاست کے نہ بطریق حد شرعی کے واللہ اعلم

الفصل الثانی

فصل دوسری عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا قَطْعَ فِیْ ثَمَرٍ وَلَا کَثَرٍ رَوَاہُ مَالِکٌ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ روایت ہے رافع بن خدیج سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا حضرت نے نہیں ہاتھ کاٹنا آتا بیچ میوے کے درخت پر لگا ہو اور نہ بیچ گابھہ کے کہ سفید گودا ہے کھجور کے نقل کی یہ مالک اور ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور دارمی اور ابن ماجہ نے

ف امام ابوحنیفہ نے اس حدیث پر عمل کیا ہے کہتے ہیں کہ نہیں ہے ہاتھ کاٹنا آتا بیچ چرانے کسی میوے تر و تازہ کے برابر ہے کہ درخت پر ہو یا ٹوٹا ہوا اسی طرح میوہ خشک کا درخت پر ہو اور زراعت کا زمین میں کاٹا نہیں گیا ہو اور اسی طرح گوشت اور دودھ اور ایسی چیزوں کو کہ جلدی بگڑ جاتی ہیں اور اور وں نے واجب کیا ہے ہاتھ کاٹنے کو ان سب چیزوں میں اگر ہوں محرز اور یہی قول ہے مالک اور شافعی کا اور جو چیزیں تھوڑی قیمت کی ہیں ابتدائے اسلام میں ہاتھ کٹنے کو ان میں مثل لکڑی اور گھاس کے [illegible] وغیرہ کے نزدیک امام اعظم کے سبب تھوڑی مالیت کے ہاتھ کاٹنا نہیں آتا ہے وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ سُئِلَ عَنِ الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ قَالَ مَنْ سَرَقَ مِنْہُ شَیْئًا بَعْدَ اَنْ یُّؤْوِیَہُ الْجَرِیْنُ فَبَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَعَلَیْہِ الْقَطْعُ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے نقل کی انہوں نے اپنے باپ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے دادا عبداللہ بن عمرو بن عاص سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ حضرت پوچھے گئے میوے لٹکتے ہوئے درخت سے فرمایا جو شخص کہ چرا وے اس میں سے کچھ پیچھے اس کے کہ جگہ دی اس کو کھلیان نے پس پہونچے قیمت اس کی ڈھال کی قیمت کو پس لازم ہے اس کے ذمہ پر ہاتھ کا کاٹنا نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے

ف مقصود یہ ہے کہ ہاتھ کاٹنا نہیں آتا بیچ میوے لگے ہوئے کے جب درخت پر لٹکے کیونکہ نہیں ہے محرز اور جب کاٹا گیا درخت سے اور کھلیان میں ڈالا گیا تو اب اس کے لئے ہاتھ کاٹنا ہے سبب محرز ہونے کے یہ حدیث دلیل ہے جمہور کی وہ کہتے ہیں کہ جب کھلیان میں ہو اس وقت ہاتھ کٹے گا اور بیچ میوہ تر کے ہاتھ کاٹنا نہیں آتا نزدیک امام اعظم کے اور یہ قید ساتھ ایواء الجرین کے کہ اتفاقی ہے خشک ہونے کے واسطے نہیں ہے اور واقع ہوئی ہے بسبب عادت کے جیسے ان شہروں میں خطع نہیں ہے [illegible] اور یہ مسئلہ نزدیک امام ابوحنیفہ کا ہے جواب دیتے ہیں کہ یہ حدیث وارد ہوئی ہے اس وقت میں کہ مطلق ہاتھ کاٹنا نہ تھا تو مراد اس سے یہی ہے [illegible] ہاتھ کاٹنا اسلام میں بعد اس کے لئے مقرر ہوئے اور جو کہ [illegible] اور اس پر ہاتھ کاٹنا آتا ہے اتفاق [illegible] سے مطابقت [illegible]

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ حُسَیْنِ الْمَکِّیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا قَطْعَ فِیْ ثَمَرٍ مُعَلَّقٍ وَلَا فِیْ حَرِیْسَةِ جَبَلٍ فَاِذَا اٰوَاہُ الْمُرَاحُ اَوِ الْجَرِیْنُ فَالْقَطْعُ فِیْمَا بَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ رَوَاہُ مَالِکٌ اور روایت ہے عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابی حسین سے بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں ہے ہاتھ کاٹنا بیچ میوے کے لٹکے ہوئے درخت سے اور نہ بیچ جانور چرنے والے پہاڑ کے پس جب کہ جگہ دی اس کو باڑہ نے یا کھلیان نے

[illegible] ہاتھ کاٹنا [illegible] تعالیٰ [illegible]

[illegible] کوئی حفاظت [illegible] ہاتھ کاٹنا [illegible]

[illegible] وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ عَلَى الْمُنْتَهِبِ قَطْعٌ وَمَنِ انْتَهَبَ نُهْبَةً مَشْهُورَةً

فَلَيْسَ مِنَّا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ۔ روایت ہے جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہے لوٹنے والے پر کاٹنا ہاتھ کا اور جو لوٹے لوٹ مشہور

یعنی اتنی کہ لوگ دیکھتے ہوں پس نہیں ہے وہ ہمارے طریقہ پر نقل کی یہ ابوداؤد نے ف لوٹنے والا اُسے کہتے ہیں کہ لوٹ لے کسی کا مال

سامنے زبردستی [illegible] سے لیکن اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جاتا بسبب اطلاق [illegible] کے اس پر [illegible]

وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ عَلَى خَائِنٍ وَلَا مُنْتَهِبٍ وَلَا مُخْتَلِسٍ قَطْعٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ

وَالدَّارِمِيُّ وَرُوِيَ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ أُمَيَّةَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَنَامَ فِي الْمَسْجِدِ وَتَوَسَّدَ رِدَاءَهُ فَجَاءَ سَارِقٌ وَأَخَذَ رِدَاءَهُ فَأَخَذَهُ

صَفْوَانُ فَجَاءَ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ أَنْ تُقْطَعَ يَدُهُ فَقَالَ صَفْوَانُ إِنِّي لَمْ أُرِدْ هٰذَا هُوَ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ فَقَالَ

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَلَّا قَبْلَ أَنْ تَأْتِيَنِي بِهِ وَرَوَى نَحْوَهُ ابْنُ مَاجَهْ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَفْوَانَ عَنْ أَبِيهِ وَالدَّارِمِيُّ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ۔ روایت ہے جابر سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہیں ہے خیانت والے پر اور نہ لوٹنے والے پر اور نہ اُچکے پر ہاتھ کاٹنا

نقل کی یہ ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور روایت کی صاحب مصابیح نے شرح السنہ میں کہ صفوان بیٹے امیہ کے مدینہ میں آئے

پس سو گئے بیچ مسجد کے اور تکیہ کیا اپنی چادر کا پس آیا ایک چور اور لے لی اُسکی چادر پس پکڑ لیا اُسکو صفوان نے پس لائے اُسکو پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس حکم فرمایا آنحضرت نے

ہاتھ کاٹنے کا [illegible] پس کہا صفوان نے کہ تحقیق میں نے نہیں ارادہ کیا تھا اس کا

[illegible] یہ چادر اس پر صدقہ ہے پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible]

[illegible] اسکو میرے پاس اور روایت کی مانند اسکے ابن ماجہ نے عبد اللہ بیٹے صفوان سے نقل کی انہوں نے باپ سے اور دارمی نے

ابن عباس سے ف خائن اُسکو کہتے ہیں کہ کوئی چیز بطریق عاریت یا امانت کے اسکو دی جاوے [illegible] اور دعوی کرے اُسکے ضائع ہونے کا یا انکار

[illegible] ان کا ہاتھ کاٹنا نہیں آتا [illegible] حفاظت [illegible] بیان اسکا مفصل [illegible]

[illegible] ہاتھ [illegible] ابن ہمام [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] معاف [illegible]

[illegible] ابن ہمام [illegible] ہاتھ کاٹنے [illegible]

[illegible] شافعی [illegible]

[illegible] صفوان [illegible]

[illegible] وَعَنْ بُسْرِ بْنِ أَرْطَاةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تُقْطَعُ الْأَيْدِي فِي الْغَزْوِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ إِلَّا أَنَّهُمَا قَالَا فِي السَّفَرِ بَدَلَ الْغَزْوِ

اس روایت [illegible] ہاتھ کاٹا گیا [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرشتے [illegible] ترمذی [illegible] ابوداؤد اور
نسائی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ [illegible] رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِی السَّارِقِ اِنْ سَرَقَ فَاقْطَعُوْا یَدَهٗ ثُمَّ اِنْ سَرَقَ فَاقْطَعُوْا رِجْلَهٗ ثُمَّ اِنْ سَرَقَ فَاقْطَعُوْا یَدَهٗ ثُمَّ اِنْ سَرَقَ فَاقْطَعُوْا رِجْلَهٗ
رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ [illegible] پاؤں کاٹ ڈالو [illegible]
[illegible] شرح السنہ میں ف
[illegible] امام شافعی
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] قَالَ اقْطَعُوْهُ فَقُطِعَ ثُمَّ
جِیْءَ بِهِ الثَّانِیَةَ فَقَالَ اقْتُلُوْهُ [illegible] فَقَالَ اقْطَعُوْهُ فَقُطِعَ فَاُتِیَ بِهِ الْخَامِسَةَ فَقَالَ
اقْتُلُوْهُ فَانْطَلَقْنَا بِهِ فَقَتَلْنَاهُ [illegible] رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَرُوِیَ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ فِیْ قَطْعِ
السَّارِقِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اقْطَعُوْهُ ثُمَّ احْسِمُوْهُ [illegible] نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] وَعَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَیْدٍ قَالَ اُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِسَارِقٍ فَقُطِعَتْ یَدُهٗ ثُمَّ اَمَرَ بِهَا
فَعُلِّقَتْ فِیْ عُنُقِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَهْ [illegible] رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم [illegible]

یعنی ہاتھ کاٹنا سنت ہے تاکہ اور لوگ نصیحت پکڑیں روایت کیا اس کو ترمذی ابوداؤد نسائی اور ابن ماجہ نے ف کہا مظہر نے کہ عمل کیا ہے امام شافعی اور احمد نے اس پر کہ سنت ہے لٹکانا ہاتھ چور کا
چور کے گلے میں اور جائے نزدیک ہے حنفیہ اور امام کی رائے پر ہے لٹکانا سنت نہیں ہے اور یہ حدیث ثابت ہوا ہے حضرت سے لٹکانا ہاتھ کا گلے
میں لیکن ہمیشہ نہیں **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَرَقَ الْمَمْلُوكُ فَبِعْهُ وَلَوْ بِنَشٍّ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ**
وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب چوری کرے غلام بیچ ڈال اسکو اگرچہ بیچے نش کے بدلے
روایت کیا ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے ف نش ساتھ زیر نون اور تشدید شین کے نصف اوقیہ ہے یعنی بیس درہم کہتے ہیں اور مراد بیچنا بڑی قلیل قیمت کو ہے
اور سبب اسکا یہ ہے کہ جو غلام چوری کرے تو عیب ہے کہ اگر غلام چوری کرے تو ہاتھ اسکا کاٹا جائے تو عیب ہو یا بغیر کاٹے تو عیب اور حنفیہ کے نزدیک
اگر مالک اپنے غلام کا مال چرائے تو ہاتھ نہیں کٹتا اگر غلام مالک کا مال چرائے تو اسکا ہاتھ نہیں کاٹا جاتا ہاتھ اسکا واسطے اون کے
داخل ہونے کے گھر میں بلا اجازت کے **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
بِسَارِقٍ فَقَطَعَهُ فَقَالُوا مَا كُنَّا نَرَاكَ تَبْلُغُ بِهِ هٰذَا قَالَ لَوْ كَانَتْ فَاطِمَةُ لَقَطَعْتُهَا رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہے عائشہ سے کہا لایا گیا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک چور پس حکم کیا ہاتھ کاٹنے کا پس بعض صحابہ نے کہا ہم گمان کرتے تھے کہ آپ یہ حکم فرمائیں گے یعنی ہاتھ کاٹنے کا
گمان کرتے تھے ہم کہ پہنچے گا یہ ہاتھ کاٹنے تک فرمایا اگر ہوتی فاطمہ بیٹی میری تو کاٹتا میں ہاتھ اسکا روایت کی یہ نسائی نے
ف مراد آنحضرت کے جواب کا یہ ہے کہ حق اللہ میں سفارش کسی کی قبول نہیں کی جاتی اور نہیں ہے کچھ فرق اگرچہ بیٹی میری ہو تو ہاتھ اسکا
بھی کاٹا جاتا **وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عُمَرَ بِغُلَامٍ لَهُ فَقَالَ اقْطَعْ يَدَهُ فَإِنَّهُ سَرَقَ مِرْآةً لِامْرَأَتِي فَقَالَ عُمَرُ لَا قَطْعَ عَلَيْهِ**
وَهُوَ خَادِمُكُمْ أَخَذَ مَتَاعَكُمْ رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت ہے ابن عمر سے کہا لایا ایک شخص پاس حضرت عمر کے غلام اپنا اور کہا کاٹو تم ہاتھ اسکا
اسلیے کہ اسنے چرایا ہے آئینہ میری بیوی کا پس کہا عمر نے نہیں ہے ہاتھ کاٹنا اوپر اسکے وہ خادم تمہارا لیا چیز تمہاری نقل کی یہ مالک نے ف یعنی جب
اشارہ ہے ساتھ اسکے کہ بات خلاف نہیں ہے کہ وہ خادم تھا اور آنا جانا اسکا ہمیشہ تھا اس سے اجازت تھی اور یہی مذہب ہے ہمارا اور اکثر علما کا مکان اور اہل کے حق میں
وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَرٍّ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ كَيْفَ أَنْتَ
إِذَا أَصَابَ النَّاسَ مَوْتٌ يَكُونُ الْبَيْتُ فِيهِ بِالْوَصِيفِ يَعْنِي الْقَبْرَ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ عَلَيْكَ بِالصَّبْرِ قَالَ حَمَّادُ بْنُ
أَبِي سُلَيْمَانَ تُقْطَعُ يَدُ النَّبَّاشِ لِأَنَّهُ دَخَلَ عَلَى الْمَيِّتِ بَيْتَهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے ابی ذر سے کہا فرمایا مجھکو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے ابوذر کہا میں نے حاضر ہوں یا رسول اللہ اور فرمان بردار ہوں فرمائیے کیا فرماتے ہیں آپ فرمایا کیا کرے گا تو اسوقت کہ
پہونچے گی لوگوں کو موت یعنی وبائی ہو جائے گی تو موت سے یہاں تک ہوگا گھر یعنی قبر اسوقت میں بدلے غلام کے یعنی اتنی کثرت سے موت ہوگی
اسوقت کہ جگہ قبر کی نہ رہیگی ساتھ قیمت غلام کے کہا میں نے اللہ اور رسول اسکا زیادہ جانتے ہیں یعنی میں نہیں جانتا کہ حال میرا کیا ہوگا اسوقت میں
صبر کرونگا یا بھاگ جاؤنگا فرمایا لازم پکڑ تو صبر کو کہا حماد بن ابی سلیمان نے کاٹا جائے ہاتھ کفن چور کا اسواسطے کہ داخل ہوا میت کے گھر میں
نقل کی یہ ابوداؤد نے ف یعنی آنحضرت نے قبر کو بیت یعنی گھر فرمایا ہے پس گھر ہوا اگرچہ گھر سے چرائے تو ہاتھ کاٹا جاتا اور یہاں بھی
کفن کے چور کے ہاتھ کاٹا جائے یہی ہے دلیل اوپر امام شافعی کے اور جواب یہ ہے کہ یہ حدیث نہیں ہے بلکہ اطلاق بیت کا اوپر قبر بطور مجاز کے ہے
اور اگر کوئی قبر کو گھر کہے تو بیت سے کفن چرانے سے ہاتھ کاٹا جائے اور یہ بات خلاف ہے کہ نہیں ہاتھ کاٹا جاتا کفن چور کا
نزدیک ابی حنیفہ اور محمد کے اور کہا ابو یوسف نے اور تینوں اماموں نے کہ کاٹا جاتا ہے باقی تحقیق اس مقام کے مرقاۃ میں دیکھنے چاہیئے

بَابُ الشَّفَاعَةِ فِي الْحُدُوْدِ باب بیچ بیان سفارش کرنے کے بیچ حدود کے یعنی حاکم سے معافی کی درخواست کرنے کے بیان میں

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ قُرَيْشًا اَهَمَّهُمْ شَاْنُ الْمَرْاَةِ الْمَخْزُوْمِيَّةِ الَّتِيْ سَرَقَتْ فَقَالُوْا مَنْ يُكَلِّمُ فِيْهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا وَمَنْ يَجْتَرِئُ عَلَيْهِ اِلَّا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حِبُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَهُ اُسَامَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَشْفَعُ فِيْ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ ثُمَّ قَامَ فَاخْتَطَبَ ثُمَّ قَالَ اِنَّمَا اَهْلَكَ الَّذِيْنَ قَبْلَكُمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا اِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الشَّرِيْفُ تَرَكُوْهُ وَاِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الضَّعِيْفُ اَقَامُوْا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَاَيْمُ اللّٰهِ لَوْ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَتْ كَانَتِ امْرَاَةٌ مَخْزُوْمِيَّةٌ تَسْتَعِيْرُ الْمَتَاعَ وَتَجْحَدُهُ فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَطْعِ يَدِهَا فَاَتٰى اَهْلُهَا اُسَامَةَ فَكَلَّمُوْهُ فَكَلَّمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهَا ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِ مَا تَقَدَّمَ روایت ہے عائشہؓ سے یہ کہ قریش کو یعنی صحابہ کو جو قریش سے تھے فکر میں ڈالا حال عورت مخزومیہ نے کہ چوری کی تھی یعنی اور وہ اسباب عاریت لیتی تھی پھر مکر جاتی تھی اور حضرت نے اسکے ہاتھ کاٹنے کا حکم کیا تھا پس کہا آپس میں کون کلام یعنی سفارش کرے اسکے قطع سے یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پس کہا نہیں جرات کرتا کوئی حضرت سے مگر اسامہ بن زید کہ پیارے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کلام کیا انہوں نے اسامہ سے پھر کلام کیا آنحضرت سے اسامہ نے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سفارش کرتا ہے تو بیچ حد کے اللہ کی حدوں سے پھر کھڑے ہوئے حضرت اور خطبہ پڑھا پھر فرمایا یعنی اثنائے خطبہ میں سوا اسکے نہیں ہلاک کیا ان لوگوں کو کہ تھے پہلے تمہارے اس بات نے کہ وہ تھے جب چوری کرتا ان میں کوئی شریف چھوڑ دیتے اسکو یعنی حد کا حکم نہ کرتے اور جب چوری کرتا ان میں کوئی غریب جاری کرتے اسپر حد قسم ہے اللہ کی اگر تحقیق فاطمہ بیٹی محمد کی چوری کرے البتہ کاٹوں میں ہاتھ اسکا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی میں یوں آیا ہے کہا حضرت عائشہ نے کہ تھی ایک عورت مخزومیہ عاریت لیتی اسباب لوگوں سے اور مکر جاتی تھی پس حکم فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ کاٹنے ہاتھ اسکے کے پس آئے لوگ رشتہ کے اسامہ کے پاس اور کلام کیا اسامہ سے پھر کلام کیا اسامہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ مقدمہ اس عورت کے پھر ذکر کی مسلم نے یا راوی نے باقی حدیث مانند اس کے کہ گزری ف مخزومیہ وہ ہے جو بنی مخزوم کے گروہ سے تھی اور مکر جانا اس کا سبب ہاتھ کاٹنے کا نہیں آیا ہے جواب اسکا یہ ذکر انکار کا واسطے تعریف کے اس عورت کے ہے یہ حال رکھتی تھی اور کاٹنا ہاتھ کا سبب چوری کے تھا جیسے حدیث متفق علیہ میں ہے اسی طرح تفسیر ہے اور ثابت کیا ہے امام احمد اور اسحق نے کہ واجب ہے ہاتھ کاٹنا اسمیں بھی اور اجماع ہے علما کا اسپر کہ حرام ہے سفارش کرنی حدوں میں جب کہ پہنچے مقدمہ حاکم کے پاس اور حرام ہے سفارش کروانی اسمیں اور جب نہ پہنچے قاضی کے پاس اکثر علما نے اجازت دی ہے سفارش کی اگر جس کی سفارش کی جاتی ہے اسکی صاحب شر اور ایذا دینے والا لوگوں کا اور گناہ گار واجب ہے اسمیں سفارش کرنی اور سفارش کروانی نہیں برا جانا جائے یہ سفارش آسان ہے بلکہ مستحب ہے اگر نہ ہو وہ جسکی سفارش کی جائے ایذا دینے والا

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ حَالَتْ شَفَاعَتُهُ دُوْنَ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ فَقَدْ ضَادَّ اللّٰهَ وَمَنْ خَاصَمَ فِيْ بَاطِلٍ وَهُوَ يَعْلَمُهُ لَمْ يَزَلْ فِيْ سَخَطِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْزِعَ وَمَنْ قَالَ فِيْ مُؤْمِنٍ مَا لَيْسَ فِيْهِ اَسْكَنَهُ اللّٰهُ رَدْغَةَ الْخَبَالِ حَتّٰى يَخْرُجَ مِمَّا قَالَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلْبَيْهَقِيِّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ مَنْ اَعَانَ عَلٰى خُصُوْمَةٍ لَا يَدْرِيْ اَحَقٌّ اَمْ بَاطِلٌ فَهُوَ فِيْ سَخَطِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْزِعَ روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے جو شخص کہ حائل

سفارش

سفارش اسکی تو ایک حد کے معاف کرانے سے منع کرنے کا سبب سفارش ہی کے حد کو پس پشت ڈالنا ہے اللہ تعالیٰ کی مخالفت کرنا اور اس کے حکم کے سلسلہ
اسکا قائم کرنا جو حدود میں کا ہے اور جو شخص جھگڑا کرے کسی سے جان کے یعنی ناحق مال کے باطل پر ہمیشہ جانتا ہو کہ وہ ناحق ہے تو ہمیشہ رہے گا اور
جس شخص نے کسی مسلمان پر تہمت لگائی ایسی بات کی کہ جو اس میں نہیں ہے تو اس کو اللہ تعالیٰ ردغۃ الخبال میں رکھے گا یعنی دوزخیوں کے پیپ اور خون میں یہاں تک کہ نکلے اس چیز سے کہ کہا ہے یعنی
گناہ سے ساتھ توبہ کے یا پاک ہو جائے اور تہمت سے ساتھ پورا ہونے عذاب کے کہ وہ مستحق ہے [illegible] روایت کیا اسکو احمد اور ابوداؤد نے اور بیہقی نے
شعب الایمان میں اور ایک روایت میں بیہقی کی [illegible] ہمیشہ رہے گا غضب الٰہی میں یہاں تک کہ نکلے اس سے وَعَنْ اَبِیْ اُمَیَّۃَ
الْمَخْزُوْمِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُتِیَ بِلِصٍّ قَدِ اعْتَرَفَ اعْتِرَافًا وَلَمْ یُوْجَدْ مَعَہٗ مَتَاعٌ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ مَا اِخَالُکَ سَرَقْتَ قَالَ بَلٰی فَاَعَادَ عَلَیْہِ مَرَّتَیْنِ اَوْ ثَلٰثًا کُلُّ ذٰلِکَ یَعْتَرِفُ فَاَمَرَ بِہٖ فَقُطِعَ وَجِیْءَ بِہٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اسْتَغْفِرِ اللّٰہَ
وَتُبْ اِلَیْہِ فَقَالَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اللّٰھُمَّ تُبْ عَلَیْہِ ثَلٰثًا رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ
وَالدَّارِمِیُّ ھٰکَذَا وَجَدْتُّ فِی الْاُصُوْلِ الْاَرْبَعَۃِ وَجَامِعِ الْاُصُوْلِ وَشُعَبِ الْاِیْمَانِ وَمَعَالِمِ السُّنَنِ عَنْ اَبِیْ اُمَیَّۃَ فَقَطْ وَفِیْ نُسَخِ الْمَصَابِیْحِ عَنْ
اَبِیْ رِمْثَۃَ بِالرَّاءِ وَالثَّاءِ الْمُثَلَّثَۃِ بَدَلَ الْھَمْزَۃِ وَالْیَاءِ اور روایت ہے ابی امیہ مخزومی سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک چور
لایا گیا کہ اقرار کیا چوری کا اور نہ پائی گئی اسکے ساتھ کوئی چیز یعنی چوری کے مال میں سے پس فرمایا اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں گمان
کرتا میں تجھکو کہ تو نے چوری کی ہو کہا ہاں پھر فرمایا آنحضرت نے یہ لفظ دو بار یا تین بار ہر بار [illegible] اقرار کرتا تھا
پس حکم کیا آنحضرت نے ساتھ کاٹنے ہاتھ کے پس کاٹا گیا ہاتھ اسکا اور لایا گیا بعد ہاتھ کاٹنے کے آنحضرت کے پاس پس فرمایا اسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
بخشش طلب کر اللہ سے یعنی ساتھ زبان کے اور توبہ کر طرف اسکی یعنی ساتھ دل کے پس کہا اسنے کہ بخشش مانگتا ہوں اللہ سے اور توبہ کرتا ہوں طرف اسکی پس فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یا اللہ قبول کر توبہ اسکی تین بار کہا روایت کیا اسکو ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے اسی طرح پایا میں نے یعنی صاحب مشکوٰۃ نے اس عبارت
حدیث کو اصول اربعہ اور جامع الاصول اور شعب الایمان اور معالم السنن میں ابی امیہ سے فقط اور مصابیح کے نسخوں میں [illegible]
کہ ابی رمثہ سے ساتھ راء کے اور ثاء تین نقطہ والی کے بدلے ہمزہ اور یاء کے ف
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] **باب حد الخمر** [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

الفصل الاول پہلی فصل عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ضرب فی الخمر بالجرید والنعال وجلد ابوبکر اربعین متفق علیہ وفی روایۃ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یضرب فی الخمر بالنعال والجرید اربعین روایت ہے انس سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مارا شرابی کو یعنی مارا واسطے حد شراب پینے کے ساتھ ٹہنیوں کھجور کے اور ساتھ جوتیوں کے اور مارے ابوبکر نے چالیس کوڑے نقل کیا اسکو بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت میں انس سے یوں ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم تھے مارتے حد شراب میں ساتھ جوتیوں اور ٹہنیوں کھجور کے چالیس **ف** پہلی روایت میں عدد تعیین نہ کے آئی پس وہ مجمل ہے یہ بیان ہے اسکی روایت دوسری کہ عدد اسکے چالیس تھے اس حدیث پر عمل کیا ہے امام شافعی نے اور امام ابوحنیفہ کی دلیل اور حدیثیں ہیں زمانہ میں اسی کے آئے ہیں جو آگے روایتیں مرقاۃ میں مذکور ہیں **وعن السائب بن یزید قال کان یؤتی بالشارب علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وامرۃ ابی بکر وصدرا من خلافۃ عمر فنقوم الیہ بایدینا ونعالنا واردیتنا حتی کان آخر امرۃ عمر فجلد اربعین حتی اذا عتوا وفسقوا جلد ثمانین رواہ البخاری** اور روایت ہے سائب بن یزید سے کہا تھا لایا جاتا شراب پینے والا شرابی کا بیچ زمانہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اور بیچ خلافت ابی بکر کے اور ابتدائے خلافت عمر کے پس کھڑے ہوتے تھے ہم اسکی طرف ساتھ ہاتھوں اپنے کے اور جوتیوں اپنے کے اور چادروں اپنی کے یہاں تک کہ ہوئی آخر خلافت حضرت عمر کی پس مارے تھے چالیس کوڑے یہاں تک کہ جب سے گذرے شراب پینے والے اور نکل گئے حد اعتدال سے مارے حضرت عمر نے اسی کوڑے نقل کیا اسکو بخاری نے **ف** اور چادروں اپنی کو بل کر کوڑے کے طور پر مارنا اور [illegible] مراد راوی کی یہ ہے کہ شروع میں حد معین نہ تھی اور ظاہر یہ ہے کہ مراد یہی ہے کہ عدد کم تھی چالیس کوڑوں سے جب تبدیل اسکے کے یہاں تک کہ ہوئی آخر خلافت انکی اور اسی کوڑے حضرت عمر نے واسطے سیاست کے لگائے اور احادیث ہوا اصحاب کا اسپر [illegible] اور منقول ہے حضرت علی سے کہا مارے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اور ابوبکر نے چالیس کوڑے اور کامل کیا اسکو عمر نے اسی اور سب سنت ہیں ایسا ہی ہے

الفصل الثانی دوسری فصل عن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من شرب الخمر فاجلدوہ فان عاد فی الرابعۃ فاقتلوہ قال ثم اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد ذلک برجل قد شرب فی الرابعۃ فضربہ ولم یقتلہ رواہ الترمذی ورواہ ابوداود عن قبیصۃ بن ذؤیب وفی اخری لہما وللنسائی والدارمی عن نفر من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منہم ابن عمر ومعاویۃ وابوہریرۃ والشرید الی قولہ فاقتلوہ اور روایت ہے جابر سے نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص پیوے شراب پس مارو اسکو کوڑے پس اگر عود کرے اور پیوے چوتھی بار پس قتل کرو اسکو کہا جابر نے پھر لایا گیا پاس حضرت کے بعد اسکے ایک شخص کہ تحقیق پی تھی شراب چوتھی بار پس مارا اسکو اور نہ قتل کیا اسکو نقل کی یہ حدیث ترمذی نے اور نقل کی ابوداود نے قبیصہ بن ذؤیب سے اور بیچ روایت ترمذی اور ابوداود کے اور روایت نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی کے ایک جماعت اصحاب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سے ہے ان میں ابن عمر اور معاویہ اور ابوہریرہ اور شرید ہیں قول انکے فاقتلوہ تک یعنی انکی روایت میں ہے اتنی ہی **ف** یہ قتل کرنا مراد ہے یا واسطے زجر کے تھا اور سیاست کے [illegible] اسلام میں [illegible] منسوخ ہوا [illegible] اسی سے [illegible] ہم نہ کہ سیاست کے طور پر [illegible] کی ترمذی نے کہ نہیں جاننا میں کوئی حدیث کہ اجماع کیا ہو امت نے [illegible] مگر یہ حدیث قتل کرنے شراب پینے والے کی

چوتھی بار مارنے کو **وعن عبد الرحمن بن الازہر قال کانی انظر الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ اتی برجل قد شرب الخمر فقال للناس اضربوہ فمنہم من ضربہ بالنعال ومنہم من ضربہ بالعصا ومنہم من ضربہ بالمیتخۃ قال ابن وہب یعنی الجریدۃ الرطبۃ ثم اخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترابا من الارض فرمی بہ فی وجہہ رواہ ابوداود**

اور روایت ہے عبدالرحمن بن ازہر سے کہا گویا میں دیکھتا ہوں طرف پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اس وقت کہ لایا گیا ایک شخص جو دفعتاً کہ پی تھی شراب فرمایا آدمیوں کو کہ مارو اسکو پس بعضوں نے مارا اسکو ساتھ جوتیوں کے اور بعضوں نے مارا لکڑی سے اور بعضوں نے مارا ساتھ شیشیوں کھجور کے کہا ابن وہب نے راوی حدیث کا یعنی مراد رکھتے تھے عبدالرحمن ساتھ میتخہ کے شیشی ہری کھجور کی پھر لی حضرت نے مٹی زمین سے پس پھینکا اسکو اسکے منہ پر نقل کیا ابوداود نے

ف مٹی پھینکی اسکے منہ پر شاید کہ یہ سبب غصہ شدید کا ہوا ۔ وعن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم أتي برجل قد شرب فقال اضربوه فمنا الضارب بيده والضارب بثوبه والضارب بنعله ثم قال بكتوه فأقبلوا عليه يقولون ما اتقيت الله ما خشيت الله وما استحييت من رسول الله فقال بعض القوم أخزاك الله قال لا تقولوا هكذا لا تعينوا عليه الشيطان ولكن قولوا اللهم اغفر له اللهم ارحمه رواه أبو داود روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق لایا گیا نزدیک رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک شخص کہ پی تھی شراب پس فرمایا حضرت نے کہ مارو اسکو پس بعضے ہم میں سے مارنے والے تھے اسکو اپنے ہاتھ سے اور بعضے ساتھ کپڑے اپنے کے یعنی بل دیکر اور بعضے ساتھ پاپوش اپنی کے پھر فرمایا تنبیہ کرو اور عار دلاؤ اسکو زبان سے پس متوجہ ہوئے لوگ اسپر کہنے لگے نہ ڈرا تو اللہ سے اور نہ خوف کیا تو نے اللہ کی مخالفت سے اور نہ ڈرا تو عذاب سے نہ شرم کی تو نے رسول اللہ سے یعنی ترک متابعت کی یا سامنے آنے سے انکے پس کہا بعضے لوگوں نے کہ رسوا کرے تجھکو اللہ یعنی ذلیل کرے فرمایا نہ کہو اسطرح مت مدد دو اوپر اسکے شیطان کو ولیکن کہو الٰہی بخش تو اسکو یعنی مٹا دے گناہ اسکے دنیا میں اور رحم کر آخرت میں نقل کیا یہ ابوداود نے

ف نہ بات ہے کہ تنبیہ کرنے کا حضرت نے فرمایا تو ظاہر یہ چاہا واسطے استحقاق کے لیے جو کلام ولیکن وہ ایجاب کے لیے ہوا اور بددعا سے منع فرمایا اسطرح کی دعا کرنا اسلیے کہ جب رسوا کریگا اسکو حق تعالیٰ تو غالب ہوگا اسپر شیطان یا اسلیے کہ جب سنے گا وہ یہ تو ناامید ہوگا اللہ کی رحمت سے اور بیباک ہوگا گناہوں میں یا باعث ہوگا اسکو غضب اور ہٹ پر پس چاہیے کی دعا سب ... اسکی برکات میں ... دالی ہے اور جو ... طلب کرے ...

دلالت ہے اوپر رد وعید یا سب جو ساتھ قول انکے کے اللھم اصغرلہ ۔ وعن ابن عباس قال شرب رجل فسكر فلقي يميل في الفج فانطلق به إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما حاذى بدار العباس انفلت فدخل على العباس فالتزمه فذكر ذلك للنبي صلى الله عليه وسلم فضحك وقال أفعلها ولم يأمر فيه بشيء رواه أبو داود روایت ہے ابن عباس سے کہا کہ پی ایک شخص نے شراب پس مست ہوا پس ملاقات کیا گیا اس حال میں کہ جھومتا چلتا تھا راہ میں یعنی جیسے کہ عادت ہے شراب خواروں کی ہوتی ہے پس لے چلا اسکو طرف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پس جب پہنچا برابر گھر کے عباس کے چھوٹ گیا پس گیا حضرت عباس کے پاس اور چمٹ گیا انسے یعنی انسے سفارش چاہی پناہ چاہی پس ذکر کیا گیا یہ بات حضرت کے پس ہنسے اور فرمایا کیا اس شخص نے یہ اور نہ حکم فرمایا حضرت نے اسکے حق میں کچھ نقل کیا یہ ابوداود نے

ف یعنی حد مارنے کا حکم فرمایا اسواسطے کہ پینا شراب کا اسکے اقرار سے اور گواہی عادلوں کی سے ثابت نہ ہوا اور راہ میں جھومتے چلنے سے شراب پینا ثابت نہ ہوا کہ باعث حد ہو لازم میں آتا ہو ۔

الفصل الثالث

عن عمير بن سعيد النخعي قال سمعت علي بن أبي طالب يقول ما كنت لأقيم على أحد حدا فيموت فأجد في نفسي منه شيئا إلا صاحب الخمر فإنه لو مات وديته وذلك أن رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يسنه متفق عليه روایت ہے عمیر بن سعید نخعی سے کہا سنا میں نے علی بن ابی طالب سے کہتے تھے کہ نہیں تھا میں کہ قائم کروں کسی پر حد پس مر جاوے وہ پس پاؤں میں اپنے دل میں سبب اسکے کچھ یعنی رنج اور افسوس مگر جو شراب پینے والا ہو کہ اگر مر جاوے وہ دیت دوں اسکی اسواسطے کہ تحقیق نہیں مقرر کی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یعنی چالیس یا اسی مقرر نہیں فرمائی اور اسی کوڑے مارنے کی سنت نہیں قائم کی بلکہ صحابہ نے مقرر کی اور چالیس کو ہاتھ اور جوتیاں ... بیان کی گئی نقل کیا اسکو بخاری اور مسلم نے

ف یعنی معین نہیں کردی حد شراب کی کہ اتنے مارے ... بلکہ ... اور وہ چالیس تک تھیں

پس چونکہ میں اسے ماروں اور وہ مر جائے تو دیتا ہوں کہ شاید یادتی یہ سبب شک ثابت ہو میں اس جہت سے دیت دوں گا اور اصل یہ ہے علما کا اسکے
کہ جب حد ثابت ہو واجب ہو اور مر گیا وہ مر جائے تو دیت اسکی دینی نہیں آتی اور حضرت علیؓ سے یہ بات باب احتیاط کے تھی مگر ضعیف یا وقت مشورہ کے
حضرت عمرؓ سے کا اسّی کرنے ... ۸ وعن ثور بن زيد الديلي قال إن عمر استشار في حد الخمر فقال له
علي أرى أن تجلده ثمانين جلدة فإنه إذا شرب سكر وإذا سكر هذى وإذا هذى افترى فجلد عمر في حد الخمر
ثمانين رواه مالك ۔ روایت ہے ثور بن زید دیلی سے کہ کہا تحقیق حضرت عمرؓ نے مشورہ کیا یعنی صحابہ سے بیچ تعین حد شراب کے پس کہا واسطے انکے
حضرت علیؓ نے کہ رائے میری یہ ہے کہ مارو اسکو اسّی درّے واسطے کہ تحقیق جسوقت پیتا ہے شراب مست ہو جاتا ہے اور جسوقت مست ہوا بکتا ہے ہذیان اور
جسوقت ہذیان بکتا ہے بہتان باندھتا ہے پس حکم کیا حضرت عمرؓ نے بیچ مارنے حد شراب کے اسّی درّے نقل کی یہ مالک نے ف بہتان باندھتا ہے یعنی افترا کرتا ہے مسلمان پر
ساتھ زنا کے پس یہ باعث حد قذف کا ہوتا ہے اور حد قذف کی اسّی درّے ہیں اور اگرچہ باعتبار اول کے ہے پس حضرت عمرؓ نے اسّی درّے مارے حد شراب میں جمع حضرت
علیؓ کے کہنے سے اور اجماع کیا صحابہ نے اسپر ۔ باب ما لا يدعى على المحدود باب ہے اس چیز کا کہ دعا بد نہ کیجاوے نسبت
کہ حد مارا جاوے ف جیسے لعنت کرنا شخص حد زدہ کے یا منہ شراب پینے والے کو کہنا اخزاك الله یعنی رسوا کرے تجکو اللہ جناب حضرت نے منع فرمایا کہ یوں کہو اور مغفرت و
رحمت چاہو ہوگے الفصل الأول فصل پہلی عن عمر بن الخطاب أن رجلا اسمه عبد الله يلقب حمارا كان يضحك
النبي صلى الله عليه وسلم وكان النبي صلى الله عليه وسلم قد جلده في الشراب فأتي به يوما فأمر به فجلد فقال رجل من
القوم اللهم العنه ما أكثر ما يؤتى به فقال النبي صلى الله عليه وسلم لا تلعنوه فوالله ما علمت إنه يحب الله ورسوله رواه
البخاري روایت ہے حضرت عمرؓ سے کہ ایک شخص نام اسکا تھا عبداللہ لقب کیا جاتا تھا حمار یعنی گدھا بسبب بیوقوفی کے ہنساتا تھا حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو اور تھے حضرت کہ مارا تھا اسکو یعنی حد لگائی تھی بسبب پینے شراب کے پس لایا گیا وہ ایک دن پس حکم کیا واسطے اسکے مارنے کا
پس مارے گئے درّے پس کہا ایک شخص نے قوم میں سے یا اللہ لعنت کر اسکو کیا بہت لایا جاتا ہے اسکو یعنی بسبب پینے شراب کے پس فرمایا حضرت نے مت لعنت
کرو اسکو قسم ہے اللہ کی وہ چیز کہ جانتا ہوں میں یہ ہے کہ وہ دوست رکھتا ہے اللہ اور رسول اسکے کو نقل کی یہ بخاری نے ف اس حدیث سے معلوم
ہوا کہ نہیں جائز لعنت کرنی کسی گنہگار کو بالخصوص اور یہ بھی معلوم ہوا کہ محبت اللہ اور رسول کی سبب ہے قرب الہی کے پس نہیں جائز ہے لعنت
کرنی محب اللہ اور رسول کو واسطے کہ لعنت کے معنی ہیں دور کرنا رحمت الہی سے ۔ ۲ وعن أبي هريرة قال أتي النبي صلى الله عليه وسلم
برجل قد شرب فقال اضربوه فمنا الضارب بيده والضارب بنعله والضارب بثوبه فلما انصرف قال بعض القوم أخزاك الله
قال لا تقولوا هكذا لا تعينوا عليه الشيطان رواه البخاري ۔ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ لایا گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس ایک شخص کہ پی تھی شراب پس فرمایا مارو اسکو پس بعضے ہم میں سے مارنے والے تھے ساتھ ہاتھ اپنے کے اور بعضے ہم میں سے مارنے
والے تھے ساتھ پاپوشوں اپنی کے اور بعضے مارنے والے تھے ساتھ کپڑے اپنے کے پس جب پھرا وہ شخص کہا بعض قوم نے رسوا کرے
تجکو اللہ فرمایا نہ کہو اس طرح سے نہ مدد دو اوپر اسکے شیطان کو نقل کی یہ بخاری نے الفصل الثاني فصل دوسری عن أبي هريرة قال
جاء الأسلمي إلى نبي الله صلى الله عليه وسلم فشهد على نفسه أنه أصاب امرأة حراما أربع مرات كل ذلك يعرض
عنه فأقبل في الخامسة فقال أنكتها قال نعم قال حتى غاب ذلك منك في ذلك منها قال نعم قال كما يغيب
المرود في المكحلة والرشاء في البئر قال نعم قال فهل تدري ما الزنا قال نعم أتيت منها حراما ما يأتي الرجل من امرأته حلالا

... فأمر به فرجم فسمع نبي الله صلى الله عليه وسلم رجلين من أصحابه يقول
أحدهما لصاحبه انظر إلى هذا الذي ستر الله عليه فلم تدعه نفسه حتى رجم رجم الكلب فسكت عنهما ثم سار ساعة حتى
مر بجيفة حمار شائل برجله فقال أين فلان وفلان فقالا نحن ذان يا رسول الله فقال انزلا فكلا من جيفة هذا الحمار فقالا
يا نبي الله من يأكل من هذا قال فما نلتما من عرض أخيكما آنفا أشد من أكل منه والذي نفسي بيده إنه الآن لفي
أنهار الجنة ينغمس فيها رواه أبو داود. اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ آیا ماعز اسلمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس گواہی دی اپنے اوپر کہ پایا اس نے ایک عورت کو
یعنی جماع کیا ایک عورت سے بطریق زنا کے چار بار یعنی چار مجلسوں میں ہر بار منہ پھیرتے تھے حضرت اس سے یعنی واسطے احتمال رجوع کے پس بعد پانچویں
فرمایا کیا صحبت کی تو نے اس سے کہا ہاں فرمایا یہاں تک کہ غائب ہوا ذکر تیرا فرج اس کے میں یعنی عضو مخصوص تیرا اس کے عضو مخصوص میں جیسے کہ غائب
کہا ہاں فرمایا جیسے غائب ہو جاتی ہے سلائی سرمہ دانی میں اور رسی کنویں میں کہا ہاں فرمایا کیا جانتا ہے تو کہ کیا ہے زنا کہا ہاں آیا میں اس سے حرام جیسے
آتا ہے مرد اپنی بیوی سے حلال فرمایا کیا ارادہ رکھتا ہے تو اس کہنے سے کہا ارادہ رکھتا ہوں میں یہ کہ پاک کرے تو مجھ کو گناہ سے پس
حکم فرمایا حضرت نے پس سنگسار کیا گیا پھر سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو شخصوں کو اپنے یاروں میں سے کہ کہتا تھا ایک ان میں سے
واسطے یار اپنے کے کہ دیکھ طرف اس شخص کی کہ پردہ پوشی کی تھی اللہ نے اس پر پس نہ چھوڑا نفس اس کے نے یہاں تک کہ سنگسار کیا گیا مانند سنگسار کرنے کتے
کے پس چپ رہے حضرت ان دونوں کی طرف سے اور کچھ نہ فرمایا پھر چلے ایک ساعت یہاں تک کہ گذرے ساتھ ایک مردے گدھے کے کہ اٹھا ہوا تھا پاؤں اس کا
یعنی بسبب پھول جانے کے پس فرمایا حضرت نے کہاں ہیں فلانا اور فلانا یعنی پوچھا ان شخصوں کو کہ غیبت ماعز کی کرتے تھے
پس کہا ان دونوں شخصوں نے کہ ہم یہ ہیں دونوں یا رسول اللہ پس فرمایا اترو پس کھاؤ گوشت مردار گدھے سے پس عرض کیا ان دونوں نے اے نبی اللہ
کون کھاتا ہے اس سے یعنی مردار کھانا کیسے جائز ہے فرمایا پس جو کچھ کہ کھایا تم نے آبرو بھائی اپنے کی ابھی سخت تر ہے
اس کے کھانے سے قسم ہے اس ذات کی کہ جان میری اس کے ہاتھ میں ہے تحقیق وہ اب بیچ نہروں بہشت کے غوطے مارتا ہے نقل کی یہ ابوداؤد نے

وعن خزيمة بن ثابت قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من أصاب ذنبا أقيم عليه حد ذلك الذنب فهو كفارته رواه في شرح السنة. اور روایت ہے خزیمہ بن ثابت سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پہنچے گناہ کو یعنی کرے گناہ اور قائم کی جاوے اس پر حد اس گناہ کی پس وہ حد کفارہ ہے اس گناہ کا نقل کی یہ شرح السنہ میں

وعن علي عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من أصاب حدا فعجل عقوبته في الدنيا فالله أعدل من أن يثني على عبده العقوبة في الآخرة ومن أصاب حدا فستره الله عليه وعفا عنه فالله أكرم من أن يعود في شيء قد عفا عنه رواه الترمذي وابن ماجة وقال الترمذي هذا حديث غريب. اور روایت ہے علی سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا جو شخص کہ پہنچے گناہ کو یعنی کرے گناہ کہ اس میں حد ہے پس جلدی کی گئی سزا اس کی دنیا میں یعنی حد یا تعزیر دی گئی پس اللہ تعالی عادل تر ہے اس سے کہ دوبارہ دے سزا اپنے بندے کو آخرت میں اور جو شخص کہ پہنچے حد کو پس پردہ پوشی کی اللہ تعالی نے اس پر اور معاف کیا اس کو پس اللہ تعالی کریم تر ہے اس سے کہ دوبارہ کرے مواخذہ بیچ ایک چیز کے کہ معاف کیا ہو اس کو نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہے

باب التعزير

[illegible] اسکی [illegible] سزا [illegible] اسلئے کہ تعزیر کے لغوی معنی ہیں کسی فعل کے کرنے سے کو جسے تعزیر دی گیا اسلئے یہ نام اسکا رکھا گیا ہے۔

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ بْنِ نِیَارٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یُجْلَدُ فَوْقَ عَشْرِ جَلَدَاتٍ اِلَّا فِیْ حَدٍّ مِنْ حُدُوْدِ اللّٰہِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔ روایت ہے ابو بردہ بن نیار سے کہ نقل کی انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا نہ مارے جاویں کوڑے زیادہ دس سے مگر بیچ حد کے حدوں اللہ تعالیٰ سے نقل کی بخاری اور مسلم نے **ف** ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ تعزیر میں زیادہ دس کوڑوں سے نہ مارے اور علماء نے لکھا ہے کہ یہ حدیث منسوخ ہے [illegible] علماء نے اس باب میں اختلاف کیا ہے امام ابو حنیفہ [illegible] کہتے ہیں کہ [illegible] سے کم [illegible] اور امام ابو یوسف کہتے ہیں [illegible] اور اتفاق ہے اسپر کہ تعزیر حدوں کو نہ پہنچے [illegible]

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا ضَرَبَ اَحَدُکُمْ فَلْیَتَّقِ الْوَجْہَ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوُدَ روایت ہے ابو ہریرہ سے [illegible] نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جب مارے ایک تمہارا پس چاہیے کہ بچائے منہ کو [illegible] **ف** [illegible] **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ** عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ یَا یَہُوْدِیُّ فَاضْرِبُوْہُ عِشْرِیْنَ وَاِذَا قَالَ یَا مُخَنَّثُ فَاضْرِبُوْہُ عِشْرِیْنَ وَمَنْ وَقَعَ عَلٰی ذَاتِ مَحْرَمٍ فَاقْتُلُوْہُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ہٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] اور [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] علماء نے [illegible] اس کو مستحق [illegible] کافر [illegible] مسلمان کو [illegible] اس لئے کہ اس نے [illegible] کافر [illegible] اور جو شخص [illegible] کے ساتھ اور بولے ساتھ اسکے [illegible] اور مخنث وہ ہے جو اپنی [illegible] صورت [illegible] [illegible] اور [illegible] ساتھ ان الفاظ کے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] اور [illegible] [illegible] اور اسی طرح [illegible] علماء نے تعزیر اسکی [illegible] [illegible] اپنی بیوی کو سبب ترک کرنے زینت کے اور سبب نہ کہنا ماننے [illegible] [illegible] اور سبب ترک کرنے نماز کے اور ترک کرنے غسل جنابت کے اور سبب نکل جانے کے اس کے گھر سے اور جو شخص [illegible] [illegible] ظاہر حدیث کے [illegible] [illegible] [illegible] بعضوں نے کہا کہ [illegible] حلال [illegible] اور [illegible] [illegible] اسکا اور [illegible] [illegible] **وَعَنْ عُمَرَ** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا وَجَدْتُّمُ الرَّجُلَ قَدْ غَلَّ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَاَحْرِقُوْا مَتَاعَہٗ وَاضْرِبُوْہُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ہٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ۔ روایت ہے عمر سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت پاؤ تم ایک شخص کو کہ خیانت کی اس نے بیچ راہ خدا کے یعنی غنیمت کے مال میں پہلے تقسیم ہونے کے پس جلا دو اسباب اسکا اور مارو اسکو نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے **ف** جلانے اسباب میں علماء نے اختلاف کیا ہے بعضوں نے منع کیا ہے جلانے اسباب کے [illegible] ابتدائے اسلام میں تھا پھر منسوخ ہو گیا [illegible] امام احمد [illegible] [illegible] اسباب سوائے مصحف [illegible] حیوان کے [illegible] [illegible]

اور پہلے سوہ میں جو پکایا ہوا ہو ... نہیں ہے **باب بیان الخمر ووعید شاربہا** یعنی بیان خمر کے
اور وعید پینے والے اُسکے کے بیان میں ... حقیقت خمر کا اور کس چیز کا نام ہے اور بیان ... پینے والے کا
قاموس میں لکھا ہو کہ خمر اُس چیز کو کہتے ہیں کہ مستی لاوے اور ہو وہ شیرہ انگور کا یا عام ہے کہ شیرہ انگور کا ہو یا سوا اُسکے اور کہا کہ ... صحیح
اسلئے کہ خمر جس وقت حرام ہوئی اور مدینہ میں خمر انگور کی تھی نہیں بلکہ کھجور کی تھی اور ... ڈھانک لے اور خلط کرے
اور خمر ڈھانپ دیتی ہے عقل کو اور خلط و خبط کر دیتی ہے اسکو یہ مضمون قاموس میں ہے اور جاننا چاہیے کہ جو چیزیں نشہ لانے والی ہیں وہ چار قسم ہیں ایک قسم شیرہ
کی ہے کہ شیرہ انگور کا ہو جس وقت جوش پایا اور گاڑھا ہو اور کف لاوے ... بنا بر مذہب حنفی کے اسکو خمر کہتے ہیں عربی میں دوسری
قسم کہ شیرہ انگور کا آگ سے پکایا جائے نام اُسکا باذق ہے اور فارسی میں اُسکو بادہ کہتے ہیں اور جو دو تہائی سے کم پکایا گیا ہو اُسکو طلا کہتے ہیں
تیسری قسم نقیع التمر اُسکو سکر بھی کہتے ہیں یعنی شربت خرما کا جب گاڑھا ہو جائے اور کف لائے چوتھی قسم شراب کی نقیع الزبیب یعنی شربت
منقی یا کشمش کا جو ... جس وقت جوش مارے اور جھاگ لائے ... اور یہ چاروں قسمیں حرام ہیں اور ... ہوں تو حرام ہیں
باتفاق ... یعنی ... اور جو صفت مذکور نہ پائی جائے تو حرام نہیں جیسے شربت ... وغیرہ ...
... اور شیرہ ... درست ہے اور ... چیزیں ... اور ... نہ پائی جاوے ... نشہ ... لائیں
اور جب ... میں تو یہ بھی قسمیں حرام ہیں ... بنانے کے ... اور گف ... تو بھی پینا ... حرام ہوا ... نبیذ ...
شربت نبیذ خرما کا کہ تھوڑا سا پکایا جائے اگرچہ کچھ گاڑھا ہو جائے تو اُسکا پینا جائز ہے دوسری قسم خلیطین یعنی ... اور ... کہ تھوڑا سا جوش
شربت ... تیسری قسم نبیذ شہد اور گیہوں اور جو اور ... وغیرہ کہ ... چوتھی قسم ... انگور کا پکایا جائے یہاں تک کہ دو حصے
خشک ہو جائے اور ایک حصہ باقی رہے یہ چاروں قسمیں آخر کی بنا بر تقویت پانے کے عبادت پر ... واسطے لہو و شہوت کے نزدیک امام اعظم کے
حلال ہیں اور نزدیک امام محمد کے واسطے قوت عبادت کی بھی پینا انکا حرام ہے اور بارادہ لہو و شہوت کے باتفاق حرام ہے مگر فتوی اہل تحقیق کا اوپر
قول امام محمد کے ہے جیسے کہ ترجمہ عبارت نہایہ شرح ہدایہ کا ... حدیث شریف کو نقل کیا جاتا ہے کہا امام محمد اور امام مالک اور شافعی اور احمد نے کہ جو چیز
بہت نشہ لاوے اور ... پس تھوڑا اُسکا بھی وہ حرام ہے کسی طرح کا نشہ ہو بموجب فرمانے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ جو چیز نشہ کرے بہت اُسکا
اور ساری چیزیں نشہ کی حرام ہیں نقل کیا اسکو ابن ماجہ اور دارقطنی نے اور صحیح کیا اس حدیث کو اور فتوی امام محمد کے قول پر ہے اور جس چیز نشہ لاوے
وہ شراب ہے اور حرام ہے خواہ انگور سے بنے خواہ کھجور سے یا منقے یا شہد خواہ گیہوں جو یا جوار یا باجرا یا عرق درخت کا جیسے تاڑی وغیرہ یا کوئی
قسم گھانس کی ہو جیسے بھنگ وغیرہ تھوڑی ہو یا بہت حرام ہے اور حالت نشہ میں جو طلاق کسی نے دی اپنی جورو کو تو طلاق واقع ہو جاتی ہے خواہ وہ کسی
شراب ہو یا نبیذ وغیرہ لیکن یہ مذہب حنفی کا ہے اور مذہب امام محمد اور مالک اور شافعی اور احمد بن حنبل اور محدثین کا یہ ہے کہ ہر چیز نشہ کی حرام ہے
تھوڑی ہو یا بہت مگر امام اعظم کے نزدیک خمر جس کا نام وہ شراب ہے کہ جو جوش مارے اور گاڑھی ہو کر جھاگ لاوے باقی اور چیزیں جب تک اُسکے پینے
نشہ لانے کے حرام نہیں لیکن محتاط اور مفتی کے نزدیک امام محمد کے قول پر فتوی ہے جیسے کہ نہایہ اور عینی اور زیلعی اور درمختار اور ...
اور فتاوی عالمگیری اور فتاوی حمادیہ شرح ہدایہ ... میں مذکور ہے اور شرح ... امام اعظم سے بھی موافق قول امام محمد کے
روایت نقل کی ہے پس اس حالت میں سب مجتہدوں کا اتفاق ہے اور چنانچہ مولانا عبد الحی لکھنوی نے ... اور ... پر جو ... رسالہ میں
اس مطلب کو خوب صاف بیان کیا ہے اور صحیح ... حنفی اور شافعی سے ... جو ... نہیں ... بھنگ اور جو گھانس کہ نشہ لاوے

اور کھانا افیون کا حرام ہے اسواسطے کہ عقل کو تباہ کرتی ہے اور ... کہتی ہیں کہ بنگ کیا شے اور نجاست اور بعض علماء نے کہا کہ جو کوئی بھنگ کو حلال جانے زندیق
بدعتی ہے اور فقیہ نجم الدین زاہدی نے اسکو کافر کہا اور قتل کرنا اسکا مباح جانا ہے اور اسی طرح استعمال زعفران کا حرام ہے جیسے کہ درمختار میں لکھا ہے اور
مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی قدس اللہ سرہ نے تحفہ ... کہ وہ تحریمی ہے اور یہ قول صحیح کے کہا جا سکے ... رسالہ میں لکھا اور ظاہر یہ ہے کہ
حقہ پینے والے کے منہ سے بدبو مانند بوی لہسن و پیاز کے آتی ہے اور اس واسطے مشابہت ... کہ دھواں انکے منہ سے نکلتا ہے اور طبیب کہتے ہیں
اسکو مکروہ جانتے ہیں اور اسواسطے کہ اسکے پینے سے بدن میں کمال سستی آتی ہے اور بعضوں کو بیہوشی آتی ہے یہ مفتر میں داخل ہے اور جو مفتر یعنی
سستی لانیوالے ہے وہ حرام ہے جیسے امام احمد وغیرہ نے اس حدیث کو نقل کیا ہے اور صاحب مجمع البحار وصحاح نے معنی مفتر کے سستی لانیوالا لکھا ہے
اور امام ابو القاسم حسین بن محمد بن مفضل راغب نے بیچ کتاب مفردات القرآن کے بیچ معنی مفتر اور فتور کے یوں لکھا ہے کہ سکون بعد حدت کے اور نرمی بعد
شدت کے اور ضعف بعد قوت کے پس ... پینے والے ... میں ظاہر ہے ... اہل انصاف ... جانتے ہیں ... بدن کا
گرم ہو جانا بھی شرط ... معنی مفتر میں خلاف ... اہل لغت کے پاس ... یہ ... حق ہے ... اسواسطے کہ ...
سنت مسواک ... مسواک ... دہن کی بو ... پاک کرتی ہے اور حقہ خلاف اسکے ہے اور حدیث مسواک کی ... ہے السواک مطهرة للفم
ومرضاة للرب سنت ... اسی مضمون میں ... نے دو رسالہ ... لکھے ہیں

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ النَّخْلَةِ وَالْعِنَبَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے ابی ہریرہ سے
کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا شراب بنتی ہے ان دو درختوں سے کھجور اور انگور سے نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی اکثر شراب ان
درختوں سے ہوتی ہے نہ یہ کہ حصر ہے کہ اسمیں ... سے جو خمر کہ ... فرمایا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کل مسکر خمر اور یہ عام ہے
وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ خَطَبَ عُمَرُ عَلَى مِنْبَرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ وَهِيَ مِنْ خَمْسَةِ أَشْيَاءَ
الْعِنَبِ وَالتَّمْرِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالْعَسَلِ وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابن عمر سے
کہ کہا خطبہ فرمایا حضرت عمر نے اوپر منبر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا تحقیق نازل ہوئی تحریم خمر کی اور خمر ہوتی ہے پانچ چیزوں سے
انگور کھجور گیہوں جو شہد سے اور شراب وہ ہے کہ ڈھانک لے عقل کو نقل کی یہ بخاری نے ف کہا علماء نے کہ بیان تھا یہ واسطے کہ شراب
انکے زمان ان پانچ چیزوں میں ... سے بھی ہوتی ... ڈھانکنے والی ہو عقل کی ... وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ لَقَدْ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ حِينَ
حُرِّمَتْ وَمَا نَجِدُ خَمْرَ الْأَعْنَابِ إِلَّا قَلِيلًا وَعَامَّةُ خَمْرِنَا الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے انس سے کہا تحقیق حرام کی گئی شراب
اس وقت کہ حرام کی گئی اور نہیں پاتے تھے ہم شراب انگوروں کی مگر کم اور اکثر شراب ہماری کچی کھجور کی اور کھجور خشک کی تھی نقل کی یہ بخاری نے ف اس
حدیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ ... بسر ... بلح ... زہو ... رطب ... تمر ... وَعَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِتْعِ وَهُوَ نَبِيذُ الْعَسَلِ فَقَالَ كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہے عائشہ سے کہا سوال کیے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تبع سے اور وہ نبیذ شہد کی ہے فرمایا جو پینے کی چیز نشہ کرے پس وہ
حرام ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف تبع ساتھ ... کے اور ... ساتھ ... اور نبیذ شہد کی یہ کہ شہد کو ایک
باسن میں ڈال رکھے تا تیزی پیدا کرے ... حضرت ... اگر نبیذ شہد بھی نشہ کرے حرام ہے ...
... وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ

وَمَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا فَمَاتَ وَهُوَ يُدْمِنُهَا لَمْ يَتُبْ لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْآخِرَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو چیز نشہ کرنے والی ہو شراب ہے اور جو چیز نشہ کرنے والی ہو حرام ہے یعنی تھوڑی ہو یا بہت اور جو پیوے گا شراب دنیا میں پھر مرے گا اس حال میں کہ ہمیشہ پیتا تھا اور توبہ نہ کی اس سے نہ پیوے گا شراب آخرت میں نقل کی یہ مسلم نے ف نہ پیوے گا الخ یعنی اگر حلال جانتا اسکو یا مداومت اسکے اوپر وعید شدید ہو یا مراد یہ ہو کہ نصیب نہ ہووے گا اسکو آخرت میں ساتھ اوروں کے کہ نجات پائیں اول سے اور داخل ہووے جنت میں واللہ اعلم

وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَجُلًا قَدِمَ مِنَ الْيَمَنِ فَسَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَرَابٍ يَشْرَبُونَهُ بِأَرْضِهِمْ مِنَ الذُّرَةِ يُقَالُ لَهُ الْمِزْرُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَ مُسْكِرٌ هُوَ قَالَ نَعَمْ قَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ إِنَّ عَلَى اللَّهِ عَهْدًا لِمَنْ يَشْرَبُ الْمُسْكِرَ أَنْ يَسْقِيَهُ مِنْ طِينَةِ الْخَبَالِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا طِينَةُ الْخَبَالِ قَالَ عَرَقُ أَهْلِ النَّارِ أَوْ عُصَارَةُ أَهْلِ النَّارِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے کہ ایک شخص آیا یمن سے اور پوچھا حضرت سے احوال شراب کا کہ پیتے تھے یمن کی زمین میں مکئی کی کہا جاتا تھا اسکو مزر پس فرمایا آنحضرت نے کیا نشہ لانے والی ہے وہ کہا اس نے ہاں فرمایا حضرت نے ہر چیز نشہ لانے والی حرام ہے تحقیق اللہ پر عہد ہے واسطے اس شخص کے کہ پیوے نشہ کی چیز کہ پلاوے گا اسکو طینۃ الخبال عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ کیا ہے طینۃ الخبال فرمایا خبال پسینہ ہے دوزخیوں کا یا فرمایا خبال پیپ ہے کہ بہتا ہے دوزخیوں کے زخموں سے نقل کی یہ مسلم نے ف خبال کے معنی یہ ذکر کیے گئے روایت کے معنی ہیں بحث کا انہیں ترجمہ شیخ دہلوی

وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ خَلِيطِ التَّمْرِ وَالْبُسْرِ وَعَنْ خَلِيطِ الزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ وَعَنْ خَلِيطِ الزَّهْوِ وَالرُّطَبِ وَقَالَ انْتَبِذُوا كُلَّ وَاحِدٍ عَلَى حِدَةٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی قتادہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ملانے خشک کھجور اور کچے کھجور کے یعنی خشک اور کچے کھجور کو ملا کر نبیذ کرنے سے اور منع فرمایا ملانے انگور خشک اور کھجور خشک کے سے اور ملانے کچے کھجور اور تر کھجور کے سے اور فرمایا نبیذ کرو ہر ایک کو جدا جدا نقل کی یہ مسلم نے ف ان دونوں کو ملا کر بھگونے سے جو منع فرمایا اور جدا جدا کے بھگونے کو جائز کہا حکمت اسمیں یہ ہے کہ اکثر شتابی کرتی ہے تغیر طبیعت یا جنس کے دونوں جنسوں میں سے اور فاسد کر دیتی ہے وہ دوسرے کو اور ظاہر اور تغیر نہیں ہوتی پس پینا اسکا حرام ہو اور نزدیک امام مالک اور امام احمد کے پینا نبیذ کا کہ اسمیں دو چیزیں ہوں حرام ہے اگرچہ نشہ کرنے والے نہ ہوں عمل کیا انہوں نے ظاہر اس حدیث پر اور نزدیک جمہور کے جب حرام ہے کہ نشہ کرنے والی ہو

وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْخَمْرِ تُتَّخَذُ خَلًّا فَقَالَ لَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پوچھے گئے شراب سے کہ بنائی جاوے سرکہ یعنی ساتھ ڈالنے نمک یا پیاز وغیرہ کے کیا وہ سرکہ حلال ہے فرمایا نہیں نقل کی یہ مسلم نے ف جانے نزدیک اگر شراب سرکہ ہو جاوے تو حلال ہے بخلاف سبب ڈالنے کسی چیز کے اسمیں یا بسبب پھرانے کے یا بسبب دھوپ میں رکھنے کے یا بعض کے اور امام شافعی کے نزدیک یہ ہے کہ اگر کوئی چیز ڈال کر اسمیں سرکہ بنائی جاوے تو نہیں پاک ہوتی ہے کسی طور اور اگر آفتاب میں رکھنے سے شراب سرکہ ہو جاوے تو دو قول ہیں صحیح تر ان دونوں میں یہ ہے کہ پاک ہو جاتی ہے اور دلیل ہماری مطلق فرمانا حضرت کا نعم الادام الخل اور بسبب [illegible] وصف مفسد کے اور ثابت ہونے صفت صلاح کے مباح ہوا اور یہ نہی حضرت نے اسلئے کی تھی کہ ابتدا میں لوگ عادت رکھتے تھے شراب پینے کی اور جس چیز کی عادت ہوتی ہے اسکی طرف میلان طبع ہوتی ہے پس خوف کیا حضرت نے امت سے شیطان کی راہ سے کہ مبادا اسکو وسیلہ کریں شراب پینے کا اور بسبب گندہ ہونے برتن کے [illegible] سے پس حرام ہوا اور صاحب ہدایہ نے ایک روایت نقل کی ہے خیر خلکم خل خمرکم واللہ اعلم اور بیہقی نے بھی [illegible] جابر سے مرفوع اس حدیث کو نقل کیا ہے [illegible]

وَعَنْ وَائِلٍ الْحَضْرَمِيِّ أَنَّ طَارِقَ بْنَ سُوَيْدٍ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَمْرِ فَنَهَاهُ فَقَالَ إِنَّمَا أَصْنَعُهَا لِلدَّوَاءِ فَقَالَ إِنَّهُ لَيْسَ بِدَوَاءٍ وَلَكِنَّهُ دَاءٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے وائل حضرمی سے

کہ طارق بن سوید نے پوچھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پینے شراب کے سے پس منع فرمایا حضرت نے اسکو پس کہا طارق نے کہ سوائے اسکے نہیں ہے کہ استعمال کرتے ہیں ہم شراب کو واسطے دوا کے پس فرمایا حضرت نے نہیں ہے وہ دوا و لیکن وہ بیماری ہے نقل کیا اسکو مسلم نے ف اکثر علماء نے منع کیا ہے دوا کرنے کو ساتھ خمر کے اور بعضوں نے کہا کہ اگر نہیں ہے علاج کرنا ساتھ اسکے بحکم طبیب حاذق کے تو مباح ہے اور اگر لقمہ حلق میں اٹک جاوے اور خوف ہو ہلاک کا اور پانی نہ ملے واسطے گلے کے اس لقمہ حلق سے اتارنے کے پس نہیں تو مباح ہے پی لینا اسکا بقدر اتارنے لقمہ کے بالاتفاق اور بعض علماء نے بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے ومنافع للناس لکھا ہے کہ نہیں ہے مراد ساتھ نفع کے شفا اور صحت بدن بلکہ مراد نشاط طبع ہے اور بدن کو ضرر ہے انجام میں اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ اللہ تعالی نے نہیں رکھی ہے شفا حرام میں

الفصل الثانی

عن عبد اللہ بن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من شرب الخمر لم یقبل اللہ له صلوۃ اربعین صباحا فان تاب تاب اللہ علیه فان عاد لم یقبل اللہ له صلوۃ اربعین صباحا فان تاب تاب اللہ علیه فان عاد لم یقبل اللہ له الصلوۃ اربعین صباحا فان تاب تاب اللہ علیه فان عاد الرابعة لم یقبل اللہ له صلوۃ اربعین صباحا فان تاب لم یتب اللہ علیه وسقاه من نهر الخبال رواه الترمذی ورواه النسائی وابن ماجة والدارمی عن عبد اللہ بن عمرو روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پیتا ہے شراب پیتا اور توبہ نہیں کرتا نہیں قبول کرتا اللہ تعالی اسکی نماز چالیس دن پس اگر توبہ کرے قبول کرتا ہے اللہ توبہ اسکی پس اگر پھر پی شراب نہیں قبول کرتا اللہ اسکی نماز چالیس دن پھر اگر توبہ کی قبول کرتا ہے اللہ تعالی اسکی توبہ پھر اگر پی شراب نہیں قبول کرتا اللہ تعالی نماز اسکی چالیس دن پھر اگر توبہ کرتا ہے تو قبول کرتا ہے اللہ تعالی اسکی توبہ اگر پھر پیتا ہے چوتھی بار نہیں قبول کرتا ہے اللہ تعالی نماز اسکی چالیس دن پھر اگر توبہ کرتا ہے نہیں قبول کرتا اللہ تعالی توبہ اسکی اور پلاوے گا اسکو نہر سے پیپ لہو دوزخیوں کی سے نقل کیا ترمذی نے اور روایت کیا اسکو نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے عبد اللہ بن عمرو سے ف نہیں قبول کرتا اللہ نماز اسکی یعنی ثواب نہیں ملتا اس نماز کا اگرچہ ساقط ہو جاتا ہے مطالبہ فرض وقت کا اور خاص نماز کو اسلئے ذکر کیا کہ جب نماز باوجود ہونے افضل عبادات بدنیہ کے قبول نہ ہوئی تو اور عبادتیں بطریق اولی مقبول نہ ہونگی اور تعین چالیس دن کی شاید اسلئے لگائی کہ باقی رہتا ہے اثر شراب کا اسکے بطن میں مقدار اس مدت کی اور جاننا چاہیے کہ حکم ساتھ نہ قبول ہونے توبہ کے چوتھی بار میں بسبب زجر و تشدید کے ہے والا وارد ہوا ہے کہ نہ اصرار کیا اسنے جو استغفار کیا اگرچہ پھر کرے دن میں ستر بار یا مراد یہ ہے کہ بسبب شومی ارتکاب اس امر خبیث کے توفیق توبہ حقیقی کی نہیں پاتا ہے اور اصرار کرکے اس پر مرتا ہے

وعن جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما اسکر کثیره فقلیله حرام رواه الترمذی وابو داود وابن ماجة اور روایت ہے جابر سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو چیز نشہ لاوے بہت اسکا تھوڑا اسکا بھی حرام ہے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ف اسلئے کہ عادت اور طبیعت بشری یہ جاری ہوئی ہے کہ تھوڑا اسکا پہنچاتا ہے بہت کو پس واجب ہوا پرہیز کرنا اس سے

وعن عائشة عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما اسکر منه الفرق فملء الکف منه حرام رواه احمد والترمذی وابو داود اور روایت ہے عائشہ سے نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو چیز نشہ لاتی ہے بقدر فرق کے یعنی سولہ سیر کے پس بھرا ہوا چلو اس میں سے حرام ہے نقل کی یہ احمد ترمذی اور ابوداؤد نے ف یعنی جس کا بہت حرام ہے اسکا تھوڑا بھی حرام ہے جیسے کہ اوپر کی حدیث میں مذکور ہوا

وعن النعمان بن بشیر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من الحنطة خمرا ومن الشعیر خمرا ومن التمر خمرا ومن الزبیب خمرا ومن العسل خمرا رواه الترمذی وابو داود وابن ماجة وقال

الترمذی هذا حدیث غریب اور روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق گیہوں کے بھی شراب ہوتی ہے اور جَو سے بھی شراب ہوتی ہے اور کھجور سے بھی شراب ہوتی ہے اور انگور سے بھی شراب ہوتی ہے اور شہد سے بھی شراب ہوتی ہے نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے **ف** کہا ہے علماء نے کہ مقصود حصر نہیں ہے کہ انہیں چیزوں سے شراب بنتی ہے لیکن خاص ان چیزوں کو اسلئے ذکر کیا کہ اکثر شراب ان چیزوں کی بنتی ہے اور یہ دلیل ہے اوپر رد ان لوگوں کے جو خاص کرتے ہیں خمر کے ساتھ پانی انگور کے اور ابن ہمام نے کہا کہ انگور کے سوا کو خمر کہنا مجاز ہے بسبب نازل کرنے اسکے کے فعل کو ۔ **وعن ابی سعید الخدری قال كان عندنا خمر ليتيم فلما نزلت المائدة سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم عنه وقلت انه ليتيم فقال اهريقوه رواه الترمذی** اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا تھی ہمارے پاس شراب ایک یتیم کی یعنی ایک یتیم ہمارے گھر میں رہتا تھا ہم پرورش کرتے تھے اسکی اور وہ مال رکھتا تھا انجملہ شراب بھی تھی اور اس زمانے میں شراب مباح تھی پس جب اتری سورہ مائدہ یعنی آیت تحریم خمر کی کہ یہ ہے یا ایہا الذین آمنوا انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان آخر آیت تک پوچھا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے حال شراب یتیم کا اور کہا میں نے کہ وہ یتیم کی ہے یعنی اور مال یتیم کا ضائع کرنا نہیں چاہیے پس کیا حکم فرمایا پھینک دو اسکو نقل کی یہ ترمذی نے **ف** یعنی یہ مال یتیم کا متقوم ہے حلال نہیں نفع لینا اس سے اور حکم ہے پھینکنے اسکی اہانت کا ۔ **وعن انس عن ابی طلحة انه قال يا نبی الله انی اشتريت خمرا لايتام فی حجری قال اهرق الخمر واكسر الدنان رواه الترمذی وضعفه وفی رواية ابی داود انه سأل النبی صلى الله عليه وسلم عن ايتام ورثوا خمرا قال اهرقها قال افلا اجعلها خلا قال لا** اور روایت ہے انس سے کہ نقل کی ابو طلحہ سے کہ کہا انہوں نے یا نبی اللہ تحقیق میں نے خرید کی تھی شراب واسطے یتیموں کے کہ بیچ پرورش میری کی ہیں فرمایا پھینک دو شراب اور توڑ ڈال باسن شراب کے نقل کی یہ ترمذی نے اور ضعیف کیا اس حدیث کو اور بیچ روایت ابو داؤد کے یہ ہے کہ ابو طلحہ نے پوچھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے حال یتیموں کا کہ وارث ہوئے تھے شراب کے فرمایا پھینک دے اسکو کہا کیا نہ بناؤں میں اسکو سرکہ فرمایا نہیں **ف** یہ خریدنا شراب کا پہلے حرام ہونے اسکے کے ہوا اور پوچھنا اسکے حکم کا بعد حرام ہونے کے تھا یا شاید دونوں یا پھینکدوں اور شراب کے باسن توڑنے کا اسلئے حکم فرمایا کہ نجاست نے بیچ ساخت کے گھر کی تھی اور پاک کرنا اسکا ممکن نہ تھا یا واسطے مبالغہ منع کرنے کے کا حکم فرمایا اور سرکہ بنانے کو بھی منع فرمایا از راہ زجر و تنبیہ کی یا نفی تنزیہی ہے ۔

الفصل الثالث

عن ام سلمة قالت نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن كل مسكر ومفتر رواه ابو داود اور روایت ہے ام سلمہ سے کہ کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نشہ کرنے والی چیز سے اور مفتر سے نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** نہایہ میں لکھا ہے کہ مفتر اس چیز کو کہتے ہیں کہ جب پیئے اسکو تو گرم ہو جاوے بدن یعنی گرمی قلب اور دماغ میں سرایت کر جاوے اور باعث ہو سستی فتور یعنی ضعف و نقصان اندر بدن کے یا مراد ہے کہ اس وقت ضعیف ہو جاوے بدن لیکن اسکی اور نشہ ہو جاوے اور نجس ہونا اسکے کا اور دلیل لکھی ہے جو ساتھ اسکے اوپر حرمت بھنگ اور چرس وغیرہ مفتروں کے ۔ **وعن دیلم الحمیری قال قلت يا رسول الله انا بارض باردة نعالج فيها عملا شديدا وانا نتخذ شرابا من هذا القمح نتقوى به على اعمالنا وعلى برد بلادنا قال هل يسكر قلت نعم قال فاجتنبوه قلت ان الناس غير تاركيه قال ان لم يتركوه فقاتلوهم رواه ابو داود** اور روایت ہے دیلم حمیری سے کہ کہا میں نے یا رسول اللہ تحقیق ہم بیچ زمین سرد کے ہیں اور ساتھ زور و قوت کے کرتے ہیں ہم اس میں کام سخت کہ بدون قوت جسم کی اسکو نہیں کر سکتے اور ہم بناتے ہیں شراب گیہوں سے تو قوت حاصل کرتے ہیں ہم ساتھ اسکے اوپر کاموں اپنے کے اور واسطے دفع سردی

غالب نے یمن اور مصری شہد بن نبیذ کے فرمایا کیا نشہ لاتی ہے وہ شراب کہا میں نے کہ ہاں فرمایا پس مت پیو اسکو کہا ہم نے کہ تحقیق لوگ نہیں صبر کرنے والے اسکے فرمایا اگر چھوڑیں نا اسکو یعنی اور حلال جانیں اسکے پینے کو تو مارو انسے نقل کیا ابوداؤد نے وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَہٰی عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَیْسِرِ وَالْکُوْبَةِ وَالْغُبَیْرَاءِ وَقَالَ کُلُّ مُسْکِرٍ حَرَامٌ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا پینے شراب کی سے اور کھیلنے جوے کے سے اور کوبہ سے اور غبیرا سے اور فرمایا ہر چیز کہ نشہ لائے حرام ہے نقل کیا ابوداؤد نے ف قاموس میں لکھا ہے کہ کوبہ کہتے ہیں نرد اور شطرنج اور چھوٹا طبل یعنی نقارہ اور بربط کو اور یہ سب ممنوع ہیں جو چیزیں ان میں سے یہاں مراد لیں صحیح ہے اور غبیرا ایک قسم شراب کی ہے کہ چینی سے بنتی ہے حبشی بنایا کرتے ہیں ۔ وَعَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَاقٌّ وَلَا قَمَّارٌ وَلَا مَنَّانٌ وَلَا مُدْمِنُ خَمْرٍ رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ وَفِیْ رِوَایَةٍ لَہٗ وَلَا وَلَدُ زِنْیَةٍ بَدَلَ قَمَّارٍ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہ داخل ہوگا بہشت میں یعنی ساتھ نجات پائی ہوؤں کی کہ پہلے داخل ہوں گے نافرمانی کرنیوالا ماں باپ کی یعنی بلا وجہ شرعی اور نہ جواری اور نہ احسان رکھنے والا فقرا پر صدقہ دیکر اور نہ ہمیشہ پینے والا شراب کا نقل کی یہ دارمی نے اور ایک روایت دارمی کی میں یوں آیا ہے کہ نہ داخل ہوگا بہشت میں ولد الزنا بجائے جواری کے ف جوا یہ ہے زمانے ہمارے کے وہ کھیل ہے کہ شرط کیجائے اسمیں مال یہ کہ لیوے جیتنے والا ہارنے والے سے کچھ مانند نرد اور شطرنج اور مانند انکے اور کہا طیبی نے کہ منان وہ ہے کہ نہ دیوے کچھ مگر احسان رکھنے کیلئے اور احتمال ہے کہ منان مشتق ہو منّ سے یعنی قطع کے یعنی کاٹنے والا ناتے کا اور نہ داخل ہوگا بہشت میں ولد الزنا لا یدخل الجنة صحیح ہے اور نہ موضوع بلکہ ضعیف ہے اور احتمال ہے حدیث کی تاویل کی گئی ہے اس طرح کہ اکثر اولاد زنا کی بُری ہوتی ہے باعث عرق کے اور سبب بدبختی ماں کے خراب ہوتی ہے اور تربیت ظاہر و باطن کی پاتے نہیں پس بسبب اعمال بد اپنے کے گرفتار عذاب میں ہوتی ہے اور بسبب واقع ہونے نطفے کے محل حرام میں ساتھ وجہ حرام کے البتہ خبیث ہو ویں داخل ہوتا ہے جیسے کہ مال حرام اور ربوا میں لاحق ہوتا ہے یا مراد تشدید و تعریض ہے زانی پر کہ سبب پیدائش اسکے کا ہے اور بعضوں نے تاویل کی ہے کہ مراد ولد الزنا سے وہ شخص ہے کہ مواظبت کرتا ہے زنا پر جیسے کہ شجاعوں کو بنو الحرب کہتے ہیں اور راہ رو مسلمانوں کو بنو الاسلام اور ولد الزنا کوئی گناہ نہیں رکھتا کہ عذاب دیا جائے اسیر جس کی مولانا رفیع الدین ہے وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی بَعَثَنِیْ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ وَہُدًی لِّلْعَالَمِیْنَ وَاَمَرَنِیْ رَبِّیْ عَزَّوَجَلَّ بِمَحْقِ الْمَعَازِفِ وَالْمَزَامِیْرِ وَالْاَوْثَانِ وَالصُّلُبِ وَاَمْرِ الْجَاہِلِیَّةِ وَحَلَفَ رَبِّیْ عَزَّوَجَلَّ بِعِزَّتِیْ لَا یَشْرَبُ عَبْدٌ مِّنْ عَبِیْدِیْ جُرْعَةً مِّنْ خَمْرٍ اِلَّا سَقَیْتُہٗ مِنَ الصَّدِیْدِ مِثْلَہَا وَلَا یَتْرُکُہَا مِنْ مَّخَافَتِیْ اِلَّا سَقَیْتُہٗ مِنْ حِیَاضِ الْقُدُسِ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالی نے بھیجا مجھکو سبب رحمت واسطے تمام عالم کے اور سبب ہدایت کے واسطے عالم کے اور حکم کیا مجھکو میرے رب عزت والے اور بزرگی والے نے ساتھ مٹانے باجوں اور مزامیر کے اور بتوں اور صلیبوں کے اور تمام رسومات و عادات جاہلیت کے یعنی حالت کفر کے اور قسم کھائی میرے رب عزت والے اور بزرگی والے نے ساتھ عزت اپنی کے کہ نہ پیوے گا کوئی بندہ میرے بندوں میں سے ایک گھونٹ شراب کا مگر کہ پلاؤں گا میں اسکو پیپ دوزخیوں کی سے مقدار اسکے اور نہ چھوڑے گا اسکو بسبب ڈر میرے کے مگر کہ پلاؤں گا میں اسکو یعنی شراب طہور حوضوں پاک سے یعنی بہشت کے حوضوں سے نقل کی یہ احمد نے ف ساتھ مٹانے باجوں کے یعنی ڈھول اور ڈھولکی اور نقارہ اور تاشا اور طبلہ اور طنبورہ اور سارنگی اور ستار و دیگر

اور مزامیر کی یعنی ستار اور سارنگی اور بانسری اور مانند ان کے کی اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے اوپر حرام ہونے باجوں کے اور مزامیر کی اس لئے کہ یہ
چیزیں قدیم سے رسوم و عادات اہل فسق و بطالت کی ہیں اور فقہاء نے تصریح کی ہے کہ راگ ساتھ باجوں اور مزامیر کے حرام ہے اور ساتھ [illegible] کے
مکروہ ہے اور بعض کہتے ہیں [illegible] سے ساخت حرام ہے [illegible] کی شکل صلیبی [illegible] ایک خط دوسرے کو قطع کرے [illegible] اور [illegible]
کسوٹی پر کھینچا تھا اسکو نصاریٰ نے اور نصاریٰ اس شکل کی صورت [illegible] حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بزعم ان کے [illegible]
واسطے یادداشت فخر اور حسرت کے [illegible] حضرت عیسیٰ [illegible] اور تمام رسوم جاہلیت کے [illegible]
فخر کرنے کے ساتھ حسب کی اور طعن کرنے کے نسب میں وغیرہ [illegible] وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ ثَلٰثَةٌ قَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ الْجَنَّةَ مُدْمِنُ الْخَمْرِ وَالْعَاقُّ وَالدَّيُّوْثُ الَّذِيْ يُقِرُّ فِيْ اَهْلِهِ الْخَبَثَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ
اور روایت ہے ابن عمر سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین شخص ہیں کہ حرام کی ہے اللہ نے ان پر بہشت یعنی نجات پانی [illegible]
ساتھ اول ہونا بہشت [illegible] ہمیشہ پینے والا شراب کا اور دوسرا نافرمانی کرنے والا ماں باپ کی اور تیسرا دیوث وہ کہ [illegible] اپنے
اہل و عیال میں ناپاکی کو نقل کیا یہ احمد اور نسائی نے فی اہلہ یعنی اپنی بیوی یا لونڈی یا قرابتی کے حق میں [illegible] ناپاکی کو یعنی زنا
یا مقدمات زنا کو مانند بوس و کنار وغیرہ کے اور صحیح [illegible] تمام گناہ مانند پینے شراب کے اور ترک کرنے غسل جنابت کے اور مانند ان کے
یعنی اگر دیکھا بیوی کو شراب پیتے یا دیکھے ترک کرتے غسل جنابت کو اور منع نہ کرے تو وہ بھی دیوث ہے کہا طیبی نے کہ دیوث وہ ہے کہ دیکھے
اپنے اہل میں چیز بری اور نہ غیرت کرے اوپر اس کے اور نہ منع کرے ان کو [illegible] وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ ثَلٰثَةٌ لَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ مُدْمِنُ الْخَمْرِ وَقَاطِعُ الرَّحِمِ وَمُصَدِّقٌ بِالسِّحْرِ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے ابی موسیٰ اشعری سے کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا تین شخص نہیں داخل ہوں گے بہشت میں ہمیشہ شراب پینے والا اور توڑنے والا ناتے کا اور یقین کرنے والا [illegible]
[illegible]
[illegible] وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُدْمِنُ
الْخَمْرِ اِنْ مَاتَ لَقِيَ اللّٰهَ تَعَالٰى كَعَابِدِ وَثَنٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ [illegible] وَعَنْ
[illegible] عَنْ اَبِيْهِ وَذَكَرَ الْبُخَارِيُّ فِي التَّارِيْخِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ [illegible]
[illegible] رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ پینے والا شراب کا اگر مرجائے [illegible] ملے اللہ سے مانند [illegible]
اور نقل کی ابن ماجہ نے ابوہریرہ سے اور بیہقی نے بیچ کتاب شعب الایمان کے محمد بن عبید اللہ سے انہوں نے اپنے باپ سے اور ذکر کیا
بخاری نے بیچ تاریخ کے محمد بن عبد اللہ سے کہ نقل کی اپنے باپ سے وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ مَا اُبَالِيْ
شَرِبْتُ الْخَمْرَ اَوْ عَبَدْتُ هٰذِهِ السَّارِيَةَ دُوْنَ اللّٰهِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہے ابی موسیٰ اشعری سے کہ وہ تھے کہتے کہ نہیں
پرواہ کرتا میں کہ پیوں میں شراب یا پوجوں اس ستون کو سوائے اللہ کے نقل کی یہ نسائی نے اس ستون کو [illegible]
اور مقصود [illegible] شراب کا [illegible] كِتَابُ الْاِمَارَةِ وَالْقَضَاءِ کتاب بیچ بیان
سرداری اور قضا کے اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَطَاعَنِيْ
فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ عَصَانِيْ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَمَنْ يُّطِعِ الْاَمِيْرَ فَقَدْ اَطَاعَنِيْ وَمَنْ يَّعْصِ الْاَمِيْرَ فَقَدْ عَصَانِيْ وَاِنَّمَا الْاِمَامُ

يُقَاتَلُ مِنْ وَّرَائِهٖ وَيُتَّقٰى بِهٖ فَاِنْ اَمَرَ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَعَدَلَ فَاِنَّ لَهٗ بِذٰلِكَ اَجْرًا وَّاِنْ قَالَ بِغَيْرِهٖ فَاِنَّ عَلَيْهِ مِنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ فرمانبرداری کرے میری پس تحقیق فرمانبرداری کی اس نے اللہ کی اور جس نے نافرمانی کی میری پس نافرمانی کی اس نے اللہ کی اور جس نے کہ اطاعت کی امیر کی پس اطاعت کی میری اور جس نے نافرمانی کی امیر کی پس تحقیق نافرمانی کی میری اور سوائے اسکے نہیں کہ امام یعنی خلیفہ یا امیر اسکا سپر ہے کہ جو قتال کیا جاتا ہے پیچھے اسکے سے اور بچاؤ کیا جاتا ہے سبب اسکے یعنی آفات و بلیات سے پس اگر حکم کرے ساتھ تقوی اللہ کے اور انصاف کرے پس تحقیق واسطے اس کے ہے سبب اسکے ثواب بڑا اور اگر حکم کرے ساتھ غیر اسکے کے پس اس پر ہے سبب اس کام کے گناہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ اُمِّ الْحُصَيْنِ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ اُمِّرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ مُّجَدَّعٌ يَّقُوْدُكُمْ بِكِتَابِ اللّٰهِ فَاسْمَعُوْا لَهٗ وَاَطِيْعُوْا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ام حصین سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر امیر کیا جاوے تم پر غلام نکٹا کن کٹا حکم کرے تمکو موافق حکم اللہ کے پس سنو کلام اسکا اور فرمانبرداری کرو اسکی نقل کی یہ مسلم نے ف۔ غلام کا سردار ہونا مبالغہ کے لیے ہے اور قول آنحضرت کا کہ جو کوئی امام ہو سب ائمہ نسل قریش سے ہو جو ہرگز غلام نسل قریش سے نہیں ہوتا لیکن تعمیم مبالغہ ہے یا مراد نائب سلطان یا خلیفہ اکبر ہو ولاۃ امراء ہوں اور امام نہیں ہوتا اور اسی طرح تمام احادیث میں اور بکثرت ہیں آئیگی بیچ اسکے یعنی غلام وغیرہ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا وَاِنِ اسْتُعْمِلَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ كَاَنَّ رَاْسَهٗ زَبِيْبَةٌ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے انس سے یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سنو کلام امیر کا اور اطاعت کرو اسکی اگرچہ حاکم کیا جاوے تم پر غلام حبشی گویا کہ سر اسکا منقی ہے یعنی چھوٹا سر ہو یہ بطور مبالغہ کے ہے نقل کی یہ بخاری نے وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فِيْمَا اَحَبَّ وَكَرِهَ مَا لَمْ يُؤْمَرْ بِمَعْصِيَةٍ فَاِذَا اُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سننا اور ماننا ضروری ہے اوپر مرد مسلمان کے بیچ اس چیز کے کہ دوست رکھے اسکو اور برا جانے جب تک کہ حکم کیا جاوے ساتھ گناہ کے پس جب کہ حکم کیا جاوے ساتھ گناہ کے تو نہیں ہے سننا اور نہ فرمانبرداری کرنی نقل کی یہ بخاری و مسلم نے ف۔ یعنی سننا کلام حاکم کا اور فرمانبرداری کرنی اسکی واجب ہے ہر مسلمان پر جب تک کہ حکم کرے ساتھ اس چیز کے کہ موافق شرع کے ہو خواہ وہ بات نفس کو خوش آوے یا بری لگے اور اگر حکم کرے ساتھ گناہ کے تو نہیں لازم ہے فرمانبرداری اسکی لیکن نہیں جائز ہے بسبب اسکے خروج امام سے وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا طَاعَةَ فِيْ مَعْصِيَةٍ اِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوْفِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے علی سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہے فرمانبرداری کرنی یعنی کسی کی خواہ امام ہو یا ماں باپ وغیرہ بیچ گناہ میں سوا اسکے نہیں کہ فرمانبرداری کرنی بیچ امر نیک کے ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ وَالْمَنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ وَعَلٰى اَثَرَةٍ عَلَيْنَا وَعَلٰى اَنْ لَّا نُنَازِعَ الْاَمْرَ اَهْلَهٗ وَعَلٰى اَنْ نَّقُوْلَ بِالْحَقِّ اَيْنَمَا كُنَّا لَا نَخَافُ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ وَعَلٰى اَنْ لَّا نُنَازِعَ الْاَمْرَ اَهْلَهٗ اِلَّا اَنْ تَرَوْا كُفْرًا بَوَاحًا عِنْدَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ فِيْهِ بُرْهَانٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عبادہ بن صامت سے کہا بیعت کی ہم نے یعنی عہد کیا ہم نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اوپر سننے اور فرمانبرداری کرنے کے بیچ تنگی اور آسانی کے اور وقت خوشی اور ناخوشی کے اور اوپر ترجیح دینے غیر کو اوپر ہمارے اور اوپر اسکے کہ نہ جھگڑیں ہم امر کو اہل اسکے سے اور اوپر اسکے کہ کہیں ہم حق جہاں ہوں نہ خوف کریں بیچ

اللہ کے یعنی امر دین میں اور کلام حق میں ملامت ملامت کرنیوالے کی اور ایک روایت میں یوں ہے کہ عہد کیا ہم نے اس پر کہ نہ نکالیں ہم امر کو اہل اسکی سے یعنی نہ [illegible] یا آنحضرت نے کہ نہ نکالو امر کو اہل اسکی سے مگر یہ کہ دیکھو تم کفر صریح کہ نزدیک تمہارے اللہ کی طرف سے کھلی برہان دلیل ہو یعنی آیۃ قرآن اور سنت رسول سے کہ احتمال تاویل کی نہ رکھتی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف تحقیق دلیل ہیں ہم یعنی عہد کیا ہم نے اوپر رکھنے ہمارے اس پر کہ ترجیح دیجاوے سوا ہمارے یعنی جماعت انصار پر جیسے کہ اور روایت میں آیا ہے کہ آنحضرت نے انصار سے فرمایا تھا کہ بعد میرے اثرۃ دیکھو پس صبر کرنا تم [illegible] یعنی [illegible] تفضیل [illegible] بیچ [illegible] اور حکومت میں چنانچہ یہ حال واقع ہوا [illegible] کے بعد خلفائے راشدین کے پس صبر کیا انصار نے اور اس پر کہ نہ نکالیں ہم [illegible] یعنی نہ طلب کریں [illegible] اور [illegible] معزول کریں [illegible] اور [illegible] سے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] اور اصل مسئلہ [illegible] فاسق [illegible] امام ابو حنیفہ [illegible] واسطے باپ فاسق کے نکاح کر دینا [illegible] وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا اِذَا بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ يَقُوْلُ لَنَا فِيْمَا اسْتَطَعْتُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے ابن عمر سے کہا تھے ہم جب بیعت کرتے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اوپر سننے اور فرمانبرداری کے [illegible] واسطے ہمارے [illegible] کہ طاقت رکھو تم نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی یہ رخصت ہے حضرت کی طرف سے [illegible] [illegible] یعنی جتنی فرمانبرداری کر سکو تصور نہ کرو [illegible] وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَاٰى مِنْ اَمِيْرِهٖ شَيْئًا يَّكْرَهُهٗ فَلْيَصْبِرْ فَاِنَّهٗ لَيْسَ اَحَدٌ يُّفَارِقُ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَيَمُوْتُ اِلَّا مَاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص دیکھے اپنے سردار سے [illegible] کہ برا جانے اسکو تو چاہیئے کہ صبر کرے یعنی اور خروج نہ کرے اسپر تحقیق نہیں کوئی کہ جدا ہو جماعت سے ایک بالشت پھر مرے یعنی اسی حال پر مگر مرے گا مرنا جاہلیت کا یعنی [illegible] اہل جاہلیت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی جیسے کوئی بن گیا طاعت امام سے اور جدا ہوا جماعت مسلمین سے [illegible] کی اجماع کی اور مرا اس حال پر تو مرا اس بیت پر کہ مرتے ہیں اہل جاہلیت کہ دین سے خبر نہیں رکھتے تھے اسلئے کہ وہ اطاعت امیر کی نہیں کرتے تھے اور نہ پیروی کرتے تھے [illegible] امر کی بلکہ وہ [illegible] تھے اس سے اور نہیں اجماع کرتے تھے کسی چیز پر اور نہیں اتفاق کرتے تھے ایک [illegible] وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ خَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ وَفَارَقَ الْجَمَاعَةَ فَمَاتَ مَاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً وَّمَنْ قَاتَلَ تَحْتَ رَايَةٍ عُمِّيَّةٍ يَّغْضَبُ لِعَصَبِيَّةٍ اَوْ يَدْعُوْ اِلٰى عَصَبِيَّةٍ اَوْ يَنْصُرُ عَصَبِيَّةً فَقُتِلَ فَقِتْلَةٌ جَاهِلِيَّةٌ وَّمَنْ خَرَجَ عَلٰى اُمَّتِيْ بِسَيْفِهٖ يَضْرِبُ بَرَّهَا وَفَاجِرَهَا وَلَا يَتَحَاشٰى مِنْ مُّؤْمِنِهَا وَلَا يَفِيْ لِذِيْ عَهْدٍ عَهْدَهٗ فَلَيْسَ مِنِّيْ وَلَسْتُ مِنْهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو شخص کہ نکلے امام کی اطاعت سے اور جدا ہو جماعت اہل اسلام سے پھر مرے تو مرا مرنا جاہلیت کا اور جو شخص لڑے نیچے نشان اندھا دھند کے یعنی نیچے نشان ایک امر کے کہ نہ ظاہر ہو حق و باطل جدا جدا اسکا اس حال میں کہ غصہ ہوتا ہو واسطے تعصب کے یعنی واسطے مدد کرنے قوم کے ظلم پر نہ واسطے اعلاء کلمۃ اللہ کے اور اظہار دین اُسکے کے

یا ابھارے یعنی لوگوں کو واسطے تعصب کے یعنی نہ واسطے خدا کے یا مدد کرتا ہو کسی کے واسطے تعصب کی پس مارا گیا یعنی اس حال میں پس مرنا اسکا بطور مرنے جاہلیت کے ہے اور جو کوئی نکلا امت میری پر یعنی امت اجابت پر ساتھ تلوار اپنی کے کہ مارتا ہو نیک کو امت میری سے اور بد کو اور نہیں پرواہ کرتا مسلمان امت میری کی یعنی نہیں پرواہ کرتا ساتھ اُس چیز کے کہ کرتا ہو اُس سے اور نہیں ڈرتا عذاب اور وبال اُسکے سے اور نہیں پورا کرتا عہد والے سے عہد اُسکا پس نہیں وہ میری امت میں سے یا میرے طریقے پر اور نہیں میں اُس سے نقل کی یہ مسلم نے

وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خِيَارُ أَئِمَّتِكُمُ الَّذِيْنَ تُحِبُّوْنَهُمْ وَيُحِبُّوْنَكُمْ وَتُصَلُّوْنَ عَلَيْهِمْ وَيُصَلُّوْنَ عَلَيْكُمْ وَشِرَارُ أَئِمَّتِكُمُ الَّذِيْنَ تُبْغِضُوْنَهُمْ وَيُبْغِضُوْنَكُمْ وَتَلْعَنُوْنَهُمْ وَيَلْعَنُوْنَكُمْ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَفَلَا نُنَابِذُهُمْ عِنْدَ ذٰلِكَ قَالَ لَا مَا أَقَامُوْا فِيْكُمُ الصَّلٰوةَ لَا مَا أَقَامُوْا فِيْكُمُ الصَّلٰوةَ أَلَا مَنْ وُلِّيَ عَلَيْهِ وَالٍ فَرَآهُ يَأْتِيْ شَيْئًا مِنْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ فَلْيَكْرَهْ مَا يَأْتِيْ مِنْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ وَلَا يَنْزِعَنَّ يَدًا مِنْ طَاعَةٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عوف بن مالک اشجعی سے کہ نقل کی انہوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا بہترین حاکموں تمہارے سے وے ہیں کہ دوست رکھو تم اُنکو اور دوست رکھیں وے تمکو یعنی عدل کریں پس اس سبب سے محبت ہو رکھیں یا دعا کرو تم اُنکے واسطے اور دعا کریں وے تمہارے لئے اور بدترین حاکموں تمہارے سے وے ہیں کہ بغض رکھو تم اُنسے اور بغض رکھیں وے تم سے اور لعنت کرو تم اُنکو اور لعنت کریں وے تمکو کہا عوف نے کہا ہم نے یعنی صحابہ نے یہ سوال کیا کہ کیا پھینک دیں ہم عہد اُنکا یعنی کیا معزول کر دیں ہم اُنکو اور نہ توڑ ڈالیں عہد اُنسے اور نہ لڑیں اُنسے نزدیک اس حال کے فرمایا نہیں جب تک کہ قائم کریں تم میں نماز نہیں جب تک کہ قائم کریں تم میں نماز خبردار ہو جو شخص کہ حاکم کیا جاوے اُس پر کوئی حاکم پس دیکھے اُسکو کرتا ہے ایک چیز گناہ خدا کی سے پس چاہیئے کہ مکروہ رکھے اُس چیز کو کہ کرتا ہے گناہ خدا کی سے اور نہ کھینچے ہاتھ فرمانبرداری سے نقل کی یہ مسلم نے

ف جب تک کہ الخ اس سے سمجھا جاتا ہے کہ [illegible] ترک کرنے اطاعت کا [illegible] اسلئے کہ نماز ستون دین کا ہے اور فرق کرنے والے درمیان ایمان اور کفر کے [illegible] ترک کرنے نماز کے ہیں

وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُوْنُ عَلَيْكُمْ أُمَرَاءُ تَعْرِفُوْنَ وَتُنْكِرُوْنَ فَمَنْ أَنْكَرَ فَقَدْ بَرِئَ وَمَنْ كَرِهَ فَقَدْ سَلِمَ وَلٰكِنْ مَنْ رَضِيَ وَتَابَعَ قَالُوْا أَفَلَا نُقَاتِلُهُمْ قَالَ لَا مَا صَلَّوْا لَا مَا صَلَّوْا أَيْ مَنْ كَرِهَ بِقَلْبِهِ وَأَنْكَرَ بِقَلْبِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے اُم سلمہ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہوں گے تم پر حاکم پہچانو گے بعض افعال اُنکے اچھے اور [illegible] برے پس جسنے انکار کیا یعنی جو کوئی قادر ہوا [illegible] پس تحقیق پاک ہوا یعنی نفاق سے اور مداہنت سے اور جسنے مکروہ جانا یعنی جو کوئی نہ قادر ہوا زبان سے کہنے پر لیکن مکروہ جانا دل سے پس تحقیق سالم رہا یعنی شراکت سے گناہ اور وبال میں ولیکن جو کوئی راضی ہوا یعنی ساتھ فعل اُنکے کے دل سے اور پیروی کی یعنی ساتھ کرنے برائیوں میں پس [illegible] ہوا ساتھ اُنکے گناہ اور وبال میں کہا صحابہ نے کیا پس نہ لڑیں ہم اُنسے بیچ اُس وقت فرمایا نہیں جب تک کہ نماز پڑھیں نہیں جب تک کہ نماز پڑھیں یعنی جس شخص نے مکروہ جانا ساتھ دل اپنے کے اور انکار کیا ساتھ دل اپنے کے نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی جس شخص نے الخ یہ تفسیر کی راوی نے اس قول کی ومن کرہ فقد سلم کہ ذکر کیا شیخ نے [illegible] ہیں دونوں جملے حدیث میں

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِيْ أَثَرَةً وَأُمُوْرًا تُنْكِرُوْنَهَا قَالُوْا فَمَا تَأْمُرُنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ أَدُّوْا إِلَيْهِمْ حَقَّهُمْ وَسَلُوا اللّٰهَ حَقَّكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا ہمکو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق تم دیکھو گے پیچھے میرے ترجیح دینے کو اور کتنی چیزیں کہ بری جانو گے تم عرض کیا اصحاب نے کیا فرماتے ہو تم ہمکو یا رسول اللہ یعنی اسوقت فرمایا ادا کرو تم طرف انکے حق انکا اور مانگو اللہ سے حق اپنا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی تم اپنے طرف سے حق ادا کرو ان کے اور کرو یعنی اطاعت انکی کرو اور مددگار رہو اور اگر وہ تمہارے حق میں قصور کریں صبر کرو اور جناب حق میں التجا کرو کہ حق انکو دے مع وَعَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ سَأَلَ سَلَمَةُ بْنُ يَزِيْدَ الْجُعْفِيُّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللهِ أَرَأَيْتَ إِنْ قَامَتْ عَلَيْنَا أُمَرَاءُ يَسْأَلُوْنَا حَقَّهُمْ وَيَمْنَعُوْنَا حَقَّنَا فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ اسْمَعُوْا وَأَطِيْعُوْا فَإِنَّمَا عَلَيْهِمْ مَا حُمِّلُوْا وَعَلَيْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے وائل بن حجر سے کہ کہا پوچھا سلمہ بن یزید جعفی نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے پس کہا اے نبی اللہ کے خبر دیجیے ہمکو کہ کیا فرماتے ہیں آپ ہمکو اگر مسلط ہوں ہم پر امرا مانگیں ہم سے حق اپنا یعنی اطاعت و خدمت اور نہ دیں ہمکو حق ہمارا یعنی نہ عدل کریں اور نہ غنیمت دیں فرمایا سنو یعنی کلام انکا ظاہر میں اور فرمانبرداری کرو یعنی باطن میں یا سنو بات انکی اور اطاعت کرو فعل میں پس سوائے اسکے نہیں کہ اوپر انکے ہے وہ چیز کہ اٹھوائی گئی یعنی تکلیف دی گئی تھی عدل اور دینے حق رعیت سے اور تم پر وہ چیز کہ اٹھوائی گئی یعنی اطاعت کرنی اور صبر کرنا بلاؤں پر نقل کی یہ مسلم نے ف حاصل یہ کہ واجب ہے ہر ایک پر وہ چیز کہ تکلیف دیا گیا پس نہ بچے ماننے سے مع وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ خَلَعَ يَدًا مِنْ طَاعَةٍ لَقِيَ اللهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا حُجَّةَ لَهُ وَمَنْ مَاتَ وَلَيْسَ فِيْ عُنُقِهِ بَيْعَةٌ مَاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہ کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے جو شخص کہ نکالے ہاتھ اپنا تابعداری سے ملاقات کرے گا اللہ تعالی سے دن قیامت اس حالت میں کہ نہیں ہوگی دلیل واسطے اسکے یعنی بیچ باغی ہونیکے اور جو کوئی مرے اس حال میں کہ نہیں اسکی گردن میں بیعت امام کی یعنی اطاعت امام برحق کے دین میں مرے گا مرنا جاہلیت کا ساتھ نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَتْ بَنُوْ إِسْرَائِيْلَ تَسُوْسُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ وَإِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ وَسَيَكُوْنُ خُلَفَاءُ فَيَكْثُرُوْنَ قَالُوْا فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ فُوْا بِبَيْعَةِ الْأَوَّلِ فَالْأَوَّلِ أَعْطُوْهُمْ حَقَّهُمْ فَإِنَّ اللهَ سَائِلُهُمْ عَمَّا اسْتَرْعَاهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے نقل کی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تھے بنی اسرائیل کہ ادب سکھلاتے تھے انکو انبیاء جب کہ مرتے ایک نبی جانشین ہوتے انکے اور نبی اور تحقیق حال یہ ہے کہ نہیں آتا ہو کوئی نبی پیچھے میرے اور ہوں گے بعد میرے امیر اور بہت ہوں گے وہ عرض کیا اصحاب نے پس کیا حکم فرماتے ہو ہمکو یعنی جب کہ بہت ہوں گے امیر بعد آپ کے اور واقع ہوگا انہیں تنازع آپس میں پس کیا فرماتے ہو ہمکو کرنے کو اسوقت فرمایا پوری کرو بیعت پہلے کی پھر پیچھے کی اتباع سے پہلے خلیفہ کا کیجیے گو یعنی ہو وہ دوسرا اتباع نہ کیجیے اور دو انکو حق انکا پس تحقیق اللہ تعالی پوچھے گا انسے اس چیز سے کہ طلب چرانیکی کی انسے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف پوری کرو اتباع یعنی وفا کرو بیعت خلیفہ اول کی پھر بیعت اس خلیفہ کی کہ بعد اسکے ہو اور وفا اول نسبت اسکے ہے کہ بعد اسکے ہو یعنی خلیفہ بعد خلیفہ کے ہوں گے تم بھی بیعت ہر ایک سے اسی ترتیب سے کرو اور وفا کرنا مقصود ہے کہ بیعت اول کی پیچھے جیسے کہ حدیث آیندہ میں آتا ہے اور قول اعطوھم حقھم تنبیہ ہے کہ ہر جانب بیعت اول سے اور قول فان اللہ سائلھم تعلیل ہے واسطے امر کے ساتھ حق دینے انکے کے اور یہ بھی انتصار ہے بیچ انکو حق دینے کا اگرچہ نہ دیں وہ تمکو حق تمہارا اور اس چیز سے الخ یعنی پوچھے گا حق رعایا سے پس حق تمہارا بھی انسے لیگا تم مع وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بُوْيِعَ لِخَلِيْفَتَيْنِ فَاقْتُلُوا الْآخَرَ مِنْهُمَا روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ بیعت کیجائے واسطے دو خلیفوں کے پس قتل کرو اسکو کہ پیچھے

قتل کیا یہ مسلم نے ف یعنی جو ساتھ ہو اسکے تا پھر آوے طرف امر خدا کے یا مارا جاوے واسطے کہ وہ باغی ہے اور بعضوں نے کہا مراد قتل سے باز رکھنا بیعت سے ہے اور یہ سست تر ہے۔ وَعَنْ عَرْفَجَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّهُ سَيَكُونُ هَنَاتٌ وَهَنَاتٌ فَمَنْ أَرَادَ أَنْ يُفَرِّقَ أَمْرَ هٰذِهِ الْأُمَّةِ وَهِيَ جَمِيعٌ فَاضْرِبُوهُ بِالسَّيْفِ كَائِنًا مَنْ كَانَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عرفجہ سے کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے قریب ہے کہ ہوں گے شر و فساد پس جو شخص کہ ارادہ کرے جدائی ڈالنے کا درمیان امت میں اس حال میں کہ امت ہو اکٹھی پس مارو اسکو ساتھ تلوار کے کسی باشد نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی انواع انواع کے فتنے و فساد ہوں گے و بعضے طلب امارت کے جو بیعت سے امام اول کے جسکے لیے اول منعقد ہوئی ہو بیعت اور کسے باشد یعنی اگرچہ بڑا اشراف اور بڑا عالم ہو اور سزاوار جانو اسکو ساتھ امامت کے لیکن چونکہ باعث شر و فساد اور تفریق امت کا ہے قتل کرو بشرطیکہ اول لائق امامت کے ہو۔ وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَتَاكُمْ وَأَمْرُكُمْ جَمِيعٌ عَلٰى رَجُلٍ وَاحِدٍ يُرِيدُ أَنْ يَشُقَّ عَصَاكُمْ أَوْ يُفَرِّقَ جَمَاعَتَكُمْ فَاقْتُلُوهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عرفجہ سے کہا سنا میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو شخص آوے تمہارے پاس یعنی واسطے دعوی خروج کے خلیفہ وقت پر اس حال میں کہ امر تمہارا اکٹھا ہو ایک شخص پر اور ایک خلیفہ پر در حالیکہ ارادہ کرے یہ کہ چیرے لاٹھی تمہاری کو یا جدائی ڈالے جماعت تمہاری میں پس مار ڈالو اسکو نقل کی یہ مسلم نے ف چیرے لاٹھی تمہاری کو کنایہ ہے جدائی ڈالنے سے لوگوں میں گویا لوگوں کے جمع ہونے کو ایک امر پر تشبیہ دی لاٹھی کے رکھا اور جدائی ڈالنے کو مانند پھاڑنے اسکے کے اور یا جدائی ڈالے الخ ظاہر یہ شک راوی کا ہے اور احتمال ہے کہ اول کو حمل کریں اوپر جدائی ڈالنے کے امر دنیا میں اور دوسرے کو احکام دین میں ہے۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَايَعَ إِمَامًا فَأَعْطَاهُ صَفْقَةَ يَدِهِ وَثَمَرَةَ قَلْبِهِ فَلْيُطِعْهُ إِنِ اسْتَطَاعَ فَإِنْ جَاءَ آخَرُ يُنَازِعُهُ فَاضْرِبُوا عُنُقَ الْآخَرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے بیعت کی امام سے پس دیا اسکو صفقہ ہاتھ اپنے کا اور عقیدہ و میوہ دل اپنے کا یعنی ظاہر میں اور خلوص دل سے اتباع اس کا قبول کیا پس چاہیے کہ اطاعت اسکی کرے اگر ہو سکے یعنی جسقدر ہو سکے پس اگر آوے دوسرا کہ دعوی امامت کا کرے اور خروج کرے امام اول پر پس مارو گردن دوسرے کی نقل کی یہ مسلم نے۔ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ فَإِنَّكَ إِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وُكِلْتَ إِلَيْهَا وَإِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عبد الرحمن بن سمرہ سے کہا فرمایا مجھ سے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ مانگ سرداری کو پس تحقیق تو اگر دیا گیا سرداری بسبب مانگنے کے تو سونپا جاوے گا طرف اسکے اور اگر دیا گیا تو سرداری بغیر سوال کے مدد دیا جاوے گا تو واسطے اس سرداری کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف سونپا جاوے گا طرف اسکے تمہاری مدد نہ ہوگی طرف سے امارت کا اور امامت امر دشوار ہے کہ سرانجام نہیں کر سکتا اسکو کوئی بغیر مدد حق کے اور اگر بغیر مانگے ملے گی تو اللہ تعالیٰ مددگار ہوگا اور توفیق بخشے گا صلاحیت و اہتمام اسکے میں۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّكُمْ سَتَحْرِصُونَ عَلَى الْإِمَارَةِ وَسَتَكُونُ نَدَامَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَنِعْمَ الْمُرْضِعَةُ وَبِئْسَتِ الْفَاطِمَةُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا تحقیق تم حرص کرو گے اوپر سرداری کے اور ہوگی وہ ندامت یعنی حسرت کا باعث دن قیامت کے پس اچھی ہے وہ دودھ پلانے والی سرداری یعنی ابتدا میں اور بری ہے دودھ چھڑانے والی سرداری یعنی انتہا میں نقل کی یہ بخاری نے ف تشبیہ دی سرداری کو

سرداری کو ساتھ دودھ پلانیوالی عورت کے اور انقطاع سرداری کو ساتھ دودھ چھڑانیوالی کے یعنی سرداری جسوقت آتی ہے بہت اچھی لگتی ہے مانند دودھ پلانے والی کے اور جسوقت جاتی ہے یعنی بسبب مرنے اُس شخص کے یا تغیر ہونے اُس شخص کے بُری لگتی ہے مانند دودھ چھڑانیوالی کے پس نہیں لائق ہے واسطے عاقل کے پسند کرے ایسی لذتوں کو کہ پیچھے آویں اُنکے حسرتیں ۔ع وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلَا تَسْتَعْمِلُنِیْ قَالَ فَضَرَبَ بِیَدِہٖ عَلٰی مَنْکِبِیْ ثُمَّ قَالَ یَا اَبَا ذَرٍّ اِنَّکَ ضَعِیْفٌ وَاِنَّھَا اَمَانَۃٌ وَاِنَّھَا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ خِزْیٌ وَّنَدَامَۃٌ اِلَّا مَنْ اَخَذَھَا بِحَقِّھَا وَاَدَّی الَّذِیْ عَلَیْہِ فِیْھَا وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ لَہٗ یَا اَبَا ذَرٍّ اِنِّیْ اَرَاکَ ضَعِیْفًا وَاِنِّیْ اُحِبُّ لَکَ مَا اُحِبُّ لِنَفْسِیْ لَا تَأَمَّرَنَّ عَلَی اثْنَیْنِ وَلَا تَوَلَّیَنَّ مَالَ یَتِیْمٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ ۔ اور روایت ہے ابی ذر سے کہ کہا میں نے یا رسول اللہ کیا نہیں عامل کرتے مجھکو کہا ابوذر نے کہ مارا حضرت نے اپنا ہاتھ میرے مونڈھے پر یعنی ازراہ لطف و شفقت کے پھر فرمایا اے ابوذر تو ضعیف ہے اور یہ سرداری امانت ہے یعنی خدا کی طرف سے کہ حق بندوں کا ساتھ اُسکے متعلق ہے پس خیانت نکرنی چاہیے اُسمیں اور تحقیق وہ سرداری ہوگی دن قیامت کی سبب رسوائی اور پشیمانی کے لیکن جس شخص نے لیا اُسکو ساتھ حق اُسکے کے اور ادا کیا اُس حق کو کہ اُس پر ہے اُس سرداری میں یعنی جسنے عدل اور احسان کیا اُسکے لیے سرداری باعث رسوائی اور وبال کے نہیں ہوگی اُسپر اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا حضرت نے ابوذر کو اے ابوذر تحقیق میں دیکھتا ہوں تجھکو ضعیف کہ بوجھ اُسکا نہیں اُٹھا سکے گا تو اور تحقیق دوست رکھتا ہوں میں واسطے تیرے اُس چیز کو کہ دوست رکھتا ہوں میں واسطے نفس اپنے کے نہ امیر ہو تو دو شخصوں پر بھی اور نہ سرانجام کار ہو مال یتیم کا نقل کی یہ مسلم نے ف دوست رکھتا ہوں میں الخ یعنی اگر ہوتا میں ضعیف مانند تیرے نہ ہوتا میں پاس بوجھ مالی کو لیکن اللہ تعالیٰ نے قوت دی مجھکو جو تحمل دیا مجھکو اور تحمل زیادہ مجھکو نہ تھا میں پاس اس بوجھ کو اور کہا نووی نے کہ یہ حدیث اصل عظیم ہے بیچ پرہیز کرنے کے سرداری سے خصوصاً جو کہ ضعیف ہووے حقوق اسکے سے ۔ع وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ دَخَلْتُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا وَرَجُلَانِ مِنْ بَنِیْ عَمِّیْ فَقَالَ اَحَدُھُمَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَمِّرْنَا عَلٰی بَعْضِ مَا وَلَّاکَ اللّٰہُ وَقَالَ الْاٰخَرُ مِثْلَ ذٰلِکَ فَقَالَ اِنَّا وَاللّٰہِ لَا نُوَلِّیْ عَلٰی ھٰذَا الْعَمَلِ اَحَدًا سَاَلَہٗ وَلَا اَحَدًا حَرَصَ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ لَا نَسْتَعْمِلُ عَلٰی عَمَلِنَا مَنْ اَرَادَہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ ۔ اور روایت ہے ابی موسیٰ سے کہ کہا داخل ہوا میں حضرت کے پاس اور دو شخص بیٹے چچا میرے کی پس کہا ایک نے اُنمیں سے یا رسول اللہ امیر کرو ہمکو اوپر بعضے کاموں اور ملکوں کے کہ حاکم کیا ہے تمکو اللہ نے اور کہا دوسرے نے بھی مانند اسی کے پس فرمایا حضرت نے تحقیق ہم قسم ہے خدا کی نہیں والی کرتے اوپر اس کام کے یعنی کار دین اور شریعت کے اُس کسی کو کہ مانگے حکومت و ولایت کو اور نہ اُس کسی کو کہ حرص کرے اُسپر اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا حضرت نے نہیں عامل کرتے ہم اوپر کام اپنے کے اُسکو کہ ارادہ رکھے اُسکا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف عادت شریف حضرت کی تھی کہ جو کوئی خدمت طلب کرتا اور درخواست رکھتا اُسکی اُسکو وہ کام نہ دیتے اسلیے کہ یہ بات دلالت کرتی ہے محبت جاہ پر کہ باعث خرابی اُسکے ہو تحسین ۔ع وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَجِدُوْنَ مِنْ خَیْرِ النَّاسِ اَشَدَّھُمْ کَرَاھِیَۃً لِھٰذَا الْاَمْرِ حَتّٰی یَقَعَ فِیْہِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ ۔ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پاؤ گے تم بہتر آدمیوں میں سخت تر از روے کراہت کے واسطے اس امر کے یہانتک کہ پڑے اُسمیں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی جو کوئی بہت مکروہ رکھتا امانت کو اُسکو بہتر ہیں لوگوں کا جانو یہانتک کہ پڑے اُسمیں یعنی ہو گی بعد اُسکے امانت جیسے کہ ابو بکر رضی اور روایت میں اور طیبی نے کہا پاؤ گے ایسے شخص کو بہتر ہیں لوگوں کا یہانتک کہ پڑے اُسمیں پس اُسوقت نہیں ہوگا بہتر ہیں لوگوں کا بلکہ بدتر ہیں اُنکا ۔ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ

عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الا كلكم راع وكلكم مسئول عن رعيته فالامام الذي على الناس
راع وهو مسئول عن رعيته والرجل راع على اهل بيته وهو مسئول عن رعيته والمرأة راعية على بيت زوجها
وولده وهي مسئولة عنهم وعبد الرجل راع على مال سيده وهو مسئول عنه الا فكلكم راع وكلكم مسئول
عن رعيته متفق عليه ۔ اور روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے خبردار ہو
سب تمہارے نگہبان رعیت کے ہیں اور تم سب سوال کیے جاؤ گے اپنی رعیت سے پس امام جو حاکم ہو لوگوں پر نگہبان ہے اور وہ
پوچھا جاوے گا احوال رعیت اپنی سے اور مرد نگہبان ہے اوپر گھر والوں اپنے کے اور عورت نگہبان ہے اوپر خاوند اپنے اور فرزندوں اسکے
اور وہ سوال کی جاوے گی حق انکے سے اور غلام مرد کا نگہبان ہے اوپر مال مالک اپنے کے اور وہ سوال کیا جاوے گا اس سے خبردار ہو پس تم سب
سوال کیے جاؤ گے رعیت اپنی سے نقل کی بخاری اور مسلم نے ف لکھا ہے علماء نے کہ ہر شخص نگہبان ہے اوپر اعضاء اور حواس اپنے کے بھی
اور وہ پوچھا جاوے گا احوال انکے سے کہ کہاں استعمال کیا تم نے انکو اور کس طرح استعمال کیا اور حدیث میں اسکو نہ ذکر کیا اس لیے کہ ظاہر ہے

وعن معقل بن يسار قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما من وال يلي رعية من المسلمين
فيموت وهو غاش لهم الا حرم الله عليه الجنة متفق عليه ۔ اور روایت ہے معقل بن یسار سے کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ
وسلم سے کہ فرماتے تھے نہیں کوئی سرداری لینے والا کہ سرداری کرے رعیت پر پھر مرے اس حال میں کہ خائن ہو یا ظالم ہو مگر کہ حرام کرے گا
اللہ اوپر اسکے بہشت کو نقل کی بخاری اور مسلم نے ف یعنی حرام کرے گا دخول بہشت کا ساتھ نجات پانیوالوں کے یہ محمول ہے اس شخص پر جو حلال جانے
خیانت ظلم کو اسکے یہ ہے بطور زجر کے فرمایا ہے وعنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما من عبد يسترعيه
الله رعية فلم يحطها بنصيحة الا لم يجد رائحة الجنة متفق عليه ۔ اور روایت ہے معقل بن یسار سے کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ
وسلم کو فرماتے تھے نہیں کوئی بندہ کہ نگہبانی کروائے اللہ اسے رعیت کی یعنی امام و نگہبان کرے اسکو پس نہ نگہبانی کی اسنے رعیت کی ساتھ خیر خواہی
کے مگر نہ پاوے گا بو بہشت کی نقل کی بخاری اور مسلم نے ف یعنی نہیں پاوے گا ساتھ پہلے پانیوالوں کی قیامت میں حالانکہ بو اسکی پائی جاتی ہے
مسافت پانسو برس کی راہ سے یا نہیں بو پاوے گا ساتھ نجات پانیوالوں کے یا نہیں پاویگا بو مطلق اگر کفر ہو یعنی ظلم کو حلال جانتا ہو [illegible]

وعن عائذ بن عمرو قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان شر الرعاء الحطمة رواه مسلم ۔ اور روایت ہے
عائذ بن عمرو سے کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے بدترین سرداروں کا ظالم ہے نقل کی یہ مسلم نے وعن عائشة قالت
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اللهم من ولي من امر امتي شيئا فشق عليهم فاشقق عليه ومن ولي من امر امتي شيئا
فرفق بهم فارفق به رواه مسلم ۔ اور روایت ہے عائشہ سے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یا الہی جو شخص کہ والی اور متصرف کیا گیا
کاموں امت میری سے کسی چیز کا پھر مشقت ڈالی انپر پس مشقت ڈال تو اسپر اور جو شخص والی کیا گیا کاموں امت میری سے کسی چیز کا پھر نرمی کی ساتھ
انکے پس نرمی کر تو ساتھ اسکے نقل کی یہ مسلم نے وعن عبد الله بن عمرو بن العاص قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان
المقسطين عند الله على منابر من نور عن يمين الرحمن وكلتا يديه يمين الذين يعدلون في
حكمهم واهليهم وما ولوا رواه مسلم ۔ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو بن العاص سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
تحقیق عدل والے نزدیک خدا کے اوپر منبروں نور کے ہونگے طرف داہنی رحمن کے اور دونوں ہاتھ اسکے داہنے ہیں وہ لوگ کہ انصاف کرتے ہیں

پیچ حکام اپنے کام اہل بیت کے اور اس چیز کے کہ وہ اہل ہیں اس کی یہ مسلم نے ف حضرت داؤد علیہ السلام اپنے کنبہ پر بڑی شدومد سے ہوتے تھے
اُنکے سے نزدیک اللہ تعالیٰ کے اسلئے کہ جب کوئی عظیم القدر ہوتا ہے تو اس کی طرف سے خطرہ ہوتا ہے اور خشیت ہوتی ہے دونوں ہاتھ اسکے داہنے ہیں تو رفع
توجہ کے لئے فرمایا اسکو کوئی یہ نہ سمجھے کہ واسطے مقابل کے جیسے ہوتے ہیں دونوں ہاتھ ہمارے ایک میں نقصان ہوتا ہے اللہ تعالیٰ پاک ہے اس سے ہاں البتہ
ہاتھ کا اللہ تعالیٰ پر متشابہات سے ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے کہ مراد اس سے کیا ہے اور مراد قوت و غضب ہے جو چاہے حکام اپنے کے یعنی جو کہ متعلق ہو ساتھ
خلافت و امارۃ کے اور اہل بیت کے یعنی انصاف کرتے ہیں اپنے اہل کے حقوق میں کہ واجب ہیں اور اس چیز کے کہ وہ اہل ہیں یعنی انصاف کرتے ہیں
اس چیز میں کہ انکو ولایت ہو اس میں جیسے پرورش یتیم کی یا مال وقف کی خبرگیری کرنی وغیرہ لکھا ہے کہ اہل حق ہوتے ہیں آدمی کو چاہیے کہ عدل کرے
اپنے نفس پر بھی کہ نہ ضائع کرے وقت کو بیچ اس چیز کے کہ نہ حکم کیا ہو اللہ تعالیٰ نے ساتھ اسکے بلکہ فرمان برداری کرے اوامر کی اور بچے
نواہی اسکے سے حال ان کا جیسے کہ طریقہ ہے اولیاء کرام مقربین کا یا غالب جیسے کہ عادۃ ہے مومنین صالحین کی ۔ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَعَثَ اللّٰهُ مِنْ نَبِيٍّ وَلَا اسْتَخْلَفَ مِنْ خَلِيفَةٍ إِلَّا كَانَتْ لَهُ بِطَانَتَانِ بِطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالْمَعْرُوفِ وَتَحُضُّهُ
عَلَيْهِ وَبِطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالشَّرِّ وَتَحُضُّهُ عَلَيْهِ وَالْمَعْصُومُ مَنْ عَصَمَهُ اللّٰهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابو سعید سے کہا فرمایا
پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں بھیجا اللہ نے کوئی نبی اور نہیں خلیفہ کیا کوئی خلیفہ مگر کہ ہوتے ہیں اسکے لئے دو رفیق جیسے کہ جو راز کے رفیق
چھپا ہوا حکم کرتا ہے اسکو ساتھ نیکی کے اور رغبت دلاتا ہے اسکو اوپر اس نیکی کے اور ایک رفیق حکم کرتا ہے اسکو ساتھ برائی کے اور رغبت دلاتا ہے اسکو اوپر
برائی کے اور بچایا گیا گناہ سے وہ کہ بچایا ہو اسکو اللہ نے نقل کی یہ بخاری نے ف مراد دوست چھپے ہوئے سے فرشتہ اور شیطان ہے
کہ وہ تو آدمی کے باطن میں ہے ہیں کہ اول حکم ساتھ نیکی کے کرتا ہے اور دوسرا ساتھ برائی کے اور بچایا گیا گناہ سے انبیا اشارہ ہے ساتھ حال انبیاء
صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین اور بعضے خلفا کے کہ بھی محفوظ رکھتا ہے انکو اللہ تعالیٰ شر شیطان سے یا مراد دوست سے وزیر و مشیر
اشارہ بطانہ یعنی ساتھ کہ نہیں جدا ہوتی صحبت اسکی سے اور یہ شبہ نہ ڈالے کوئی نبی اور خلیفہ صاحب بیت ہو شخصوں نیک و بد سے مراد تو اس حضرت
کے اس کے مخالف ہوتے ہیں بلاد میں جیسا کہ دیکھا جاتا ہے ہمنشینوں بادشاہوں اور امراء کے اور اللہ جسکو چاہتا ہے انمیں سے بچاتا ہے
کہ اسکے کام میں خلل نہ کرتا ہے ۔ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْزِلَةِ صَاحِبِ
الشُّرَطِ مِنَ الْأَمِيرِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے انس سے کہا تھے قیس بن سعد نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے بمنزلہ کوتوال کے نسبت حاکم کے
نقل کی یہ بخاری نے ف یعنی حضرت کے ساتھ حاضر رہتے تھے واسطے جاری کرنے احکام کے جیسے کہ کوتوال ہوتے ہیں ان اس لئے پر
مقرر ہیں ۔ وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ لَمَّا بَلَغَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَهْلَ فَارِسَ قَدْ مَلَّكُوا عَلَيْهِمْ بِنْتَ كِسْرَى
قَالَ لَنْ يُفْلِحَ قَوْمٌ وَلَّوْا أَمْرَهُمْ امْرَأَةً رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابی بکرہ سے کہا جب پہونچی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو
یہ خبر کہ فارس والوں نے اوپر اپنے حاکم کیا ہے بیٹی کسریٰ کو فرمایا ہرگز فلاح نہ پاوے گی وہ قوم کہ والی بنایا اپنے کام کا یعنی اپنے ملک کا
عورت کو نقل کی یہ بخاری نے ف اس سے معلوم ہوا کہ عورت قابل ولایت سرداری کے نہیں ہے ۔ **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسری
وَعَنِ الْحَارِثِ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آمُرُكُمْ بِخَمْسٍ بِالْجَمَاعَةِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَالْهِجْرَةِ وَالْجِهَادِ
فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَإِنَّهُ مَنْ خَرَجَ مِنَ الْجَمَاعَةِ قِيدَ شِبْرٍ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْإِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهِ إِلَّا أَنْ يُرَاجِعَ وَمَنْ دَعَا بِدَعْوَى
الْجَاهِلِيَّةِ فَهُوَ مِنْ جُثَى جَهَنَّمَ وَإِنْ صَامَ وَصَلَّى وَزَعَمَ أَنَّهُ مُسْلِمٌ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ

روایت ہے حارث اشعری سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم کرتا ہوں میں تمکو ساتھ پانچ چیزوں کے کہ اللہ نے مجھکو انکا حکم کیا ساتھ جماعت مسلمین یعنی قول اور عمل میں اور عقیدہ میں اور سننے اور حکم بجا لانے امام اور حاکم کے یعنی جو حکم کہ موافق شرع کے ہو اور ہجرت کرنے کے اور جہاد کرنے کے اللہ کی راہ میں اور تحقیق جو شخص نکلا سب مسلمانوں کی جماعت سے بقدر ایک بالشت کے تحقیق نکالا اس نے رسی اسلام کی گردن اپنی سے مگر یہ کہ پھر آوے اور جس شخص نے پکارا پکارنا جاہلیت کا سو وہ شخص جماعت دوزخیوں سے ہے اگرچہ روزہ رکھا اور نماز پڑھے اور گمان کرے کہ میں مسلمان ہوں نقل کیا اسکو احمد اور ترمذی نے ف ہجرت کرنے کی مراد ہجرت سے یا جانا دارالکفر سے طرف دارالاسلام کے اور دارالبدعت سے طرف دار السنۃ کے اور معصیت سے طرف توبہ کے جیسا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے المہاجر من ہجر ما نہی اللہ عنہ اور جہاد یعنی ساتھ کافروں کے واسطے بلند کرنے دین اسلام کے اور ساتھ نفس کے ساتھ بازرکھنے اسکے گناہ اور شہوتوں سے کہ وہ دشمن ہے نفس کی ساتھ قوی کرنے کے اور یہ جہاد بہت بڑا ہے اور جو شیطان ہے دشمن کافروں کے ساتھ اسکے اور جو شخص نکلا یعنی جو شخص جدا ہوا اس چیز سے کہ اسپر جماعت ہے ساتھ ترک کرنے سنت کے اور اتباع بدعت کے اور نہ کرنے اطاعت کے اگرچہ تھوڑی سی ہو پس تحقیق نکالی رسی اسلام کی یعنی توڑا عہد اسلام کا اور ذمہ اسکا مگر یہ کہ رجوع کرے اس فعل سے اور جس شخص نے پکارا یعنی جس بات سے پکارا اہل جاہلیت نے اور یہ بھی جاہلوں کی عادات اور طریق جاہلیت کے اور بعضوں نے کہا مراد پکارنا ہے یعنی رسم تھا ایام جاہلیت میں کہ جب کوئی شخص کسی پر غالب آتا تھا تو پکارتا تھا اپنی قوم کو یاآل فلان کہکر تاکہ لوگ اسکی مدد کریں اگرچہ ظالم ہوتا اور ہوتا مظلوم ع وَعَنْ زِيَادِ بْنِ كُسَيْبٍ الْعَدَوِيِّ قَالَ كُنْتُ مَعَ أَبِي بَكْرَةَ تَحْتَ مِنْبَرِ ابْنِ عَامِرٍ وَهُوَ يَخْطُبُ وَعَلَيْهِ ثِيَابٌ رِقَاقٌ فَقَالَ أَبُو بِلَالٍ انْظُرُوا إِلَى أَمِيرِنَا يَلْبَسُ ثِيَابَ الْفُسَّاقِ فَقَالَ أَبُو بَكْرَةَ اسْكُتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَهَانَ سُلْطَانَ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ أَهَانَهُ اللَّهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ روایت ہے زیاد بن کسیب عدوی سے کہا تھا میں ساتھ ابو بکرہ کے نیچے منبر ابن عامر کے اس حال میں کہ وہ خطبہ کہتے تھے اور تھے اوپر انکے کپڑے باریک پس کہا ابو بلال نے دیکھو تم طرف امیر ہمارے کے پہنتا ہے کپڑے فاسقوں کے سے کہا ابوبکرہ نے چپ رہ سنا میں نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو شخص اہانت کرے بادشاہ کی کہ اللہ کی طرف سے ہے زمین پر ذلیل کرے گا اسکو اللہ نقل کیا یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے ف پہنتا ہے کپڑے فاسقوں کے اغلب احتمال ہے کہ وہ کپڑے حرام ہوں گے ریشم کے اور ابو بلال کو یہ حسن ظن تھا کہ وہ ریشم ہے پس مرد کو ریشم کا پہننا حرام ہے اور احتمال ہے کہ ریشمی نہ ہوں لیکن چونکہ پہننا باریک کپڑوں کا واسطے دکھانے کے سبب غرور اور تکبر کے ہوتا ہے اور بعض کا بدن ان میں سے ظاہر ہوتا ہے اسلئے فاسقوں کا لباس کہا وَعَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوقٍ فِي مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ روایت ہے نواس بن سمعان سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمانبرداری کسی مخلوق کی بیچ گناہ خالق کے نقل کی یہ شرح السنۃ میں ف یعنی نہ ماننا حکم کسی کا جو گناہ ہو اگرچہ بادشاہ ہو یا والدین ہوں اور گناہ کا کام کرنا چاہئے اور اگر اپنی جان جانے کا خوف ہو تو ایسی صورت میں گناہ نہیں وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ أَمِيرِ عَشَرَةٍ إِلَّا يُؤْتَى بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَغْلُولًا حَتَّى يَفُكَّ عَنْهُ الْعَدْلُ أَوْ يُوبِقَهُ الْجَوْرُ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی امیر دس شخصوں کا بھی مگر لایا جاوے گا دن قیامت کے طوق پہنا ہوا یہاں تک کہ چھڑاوے گا اسکو عدل یا ہلاک کرے اسکو ظلم نقل کی یہ دارمی نے ف یعنی حاکم ایک بار بندھا ہوا آوے گا اور سامنے پیش ہووے گا خواہ عادل ہو یا ظالم اور تحقیق کے بعد اگر عادل ہوگا تو چھوٹ جاوے گا اور اگر ظالم ہوگا تو ہلاک ہوگا وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلٌ لِلْأُمَرَاءِ وَيْلٌ لِلْعُرَفَاءِ وَيْلٌ لِلْأُمَنَاءِ لَيَتَمَنَّيَنَّ أَقْوَامٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

اَنَّ نَوَاصِیَهُمْ مُعَلَّقَةٌ بِالثُّرَيَّا يَتَجَلْجَلُوْنَ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَاَنَّهُمْ لَمْ يَلُوْا عَمَلًا رَوَاهُ فِىْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَ
رَوَاهُ اَحْمَدُ وَفِىْ رِوَايَةٍ اَنَّ ذَوَائِبَهُمْ كَانَتْ مُعَلَّقَةً بِالثُّرَيَّا يَتَذَبْذَبُوْنَ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَلَمْ يَكُوْنُوْا عَمِلُوْا عَلٰى شَىْءٍ

اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ویل ہے یعنی مصیبت ہے واسطے سرداروں کے یعنی بسبب بڑے ظلم کے حکومت
اور مصیبت ہے واسطے چودھریوں کے اور مصیبت ہے واسطے امینوں کے البتہ آرزو کرینگے کئی قومیں دن قیامت کے کہ کاش ان کی پیشانیوں کے بال لٹکائے جاتے یعنی باندھے جاتے ثریا میں
اس حال میں کہ ہلتے رہتے درمیان آسمان وزمین کے اور آرزو کرینگے کہ نہ والی ہوتے کسی عمل کے نقل کی یہ شرح السنہ میں اور روایت کی احمد نے
اور ایک روایت میں یوں ہے کہ آرزو کرینگے کاش کہ چوٹیاں انکی لٹکائی گئی ہوتیں ثریا بلند سے درمیان آسمان وزمین کے اور نہ کئے گئے ہوتے عامل کسی
چیز پر فائدہ ... یعنی بسبب عذاب کے ... ایک ... دوزخ میں ... ہے
دوزخ میں گرتا چلا جائے ... اور ... تک نہ پہونچیگا اور امینوں کی یعنی جنکو امین کیا ہے مال صدقات یا
اور خراج وغیرہ ... اور ... ہے واسطے حاکم کے کسی شئے کا ... امانت دار کیا ہے اور ... تا دوں
... اور ... کی ... واسطے ... خواہی ... جب ... خواری اور ... اور
... ریاست ... میں ... اور ریاست ...
... تمام لوگ ... کی ذلت اور خواری ...
اور عزت و ریاست ... ریاست ہو تو عدل کرے اور انصاف کہ حاکم عادل کیلیے بہت ثواب ہے اور ظلم اور حق تلفی نہ کرے
... اور ... حدیث میں ... افسوس کی ... یہ ... واسطے ...
... اور ... توفیق ... وَعَنْ غَالِبِ الْقَطَّانِ عَنْ
رَجُلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعِرَافَةَ حَقٌّ وَلَا بُدَّ لِلنَّاسِ مِنْ عُرَفَاءَ وَلٰكِنَّ الْعُرَفَاءَ فِى
النَّارِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہے غالب قطان سے کہ نقل کی انہوں نے ایک شخص سے نقل کیا اپنے باپ سے انہوں نے نقل کی اپنے دادا سے
کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق چودھراہٹ حق ہے اور ضروری واسطے لوگوں کے چودھریوں سے لیکن چودھری بیچ دوزخ کے
... ہے ... یعنی ... لیکن چودھری یعنی اکثر چودھری ... دوزخ میں ... سبب
... ہیں ... بسبب ... عذاب کے ... سبب ...
... وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ قَالَ لِىْ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُعِيْذُكَ بِاللّٰهِ مِنْ اِمَارَةِ السُّفَهَاءِ قَالَ وَمَا ذَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اُمَرَاءُ سَيَكُوْنُوْنَ
مِنْ بَعْدِىْ مَنْ دَخَلَ عَلَيْهِمْ فَصَدَّقَهُمْ بِكِذْبِهِمْ وَاَعَانَهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ فَلَيْسُوْا مِنِّىْ وَلَسْتُ مِنْهُمْ وَلَنْ يَرِدُوْا عَلَىَّ الْحَوْضَ وَمَنْ لَمْ
يَدْخُلْ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُصَدِّقْهُمْ بِكِذْبِهِمْ وَلَمْ يُعِنْهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ فَاُولٰٓئِكَ مِنِّىْ وَاَنَا مِنْهُمْ وَسَيَرِدُوْنَ عَلَىَّ
الْحَوْضَ رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ وَالنَّسَائِىُّ اور روایت ہے کعب بن عجرہ سے کہا فرمایا مجھ کو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پناہ میں دیتا ہوں ... سرداری
احمقوں کی سے یعنی عمل انکے سے بچانے سے پاس انکے کہا کعب نے کیا ہے یہ یا رسول اللہ یعنی یہ سرداری کب ہوگی ... فرمایا کہ
فرمایا امرا ہونگے پیچھے میرے یعنی امیر احمق اور بیوقوف اور ظالم ہونگے پیچھے میرے جو شخص کہ جائیگا انکے پاس اور سچا کریگا انکے جھوٹ کو اور مدد کریگا انکی

ساتھ ان کے جھوٹ کے اور ظلم پر ان کی مدد کرے پس نہیں وہ مجھ سے اور نہیں میں اس سے یعنی خوش نہیں ہوں میں اس سے بلکہ بیزار ہوں اور نہ آئیگا میرے پاس حوض پر اور جو شخص کہ
نہ گیا ان کے پاس یعنی ان سے پرہیز کیا اور سچا نہ جانا جھوٹ انکے کو اور نہ مدد کی انکی ظلم پر پس وہ لوگ مجھ سے ہیں اور میں ان سے خوش ہوں اور وہ لوگ آئینگے میرے
حوض پر نقل کی یہ ترمذی اور نسائی نے ف۔ آئینگے میرے پاس حوض پر یعنی حوض کوثر پر یا جنت میں اور آئیں یہ حدیث جو ساتھ ترمذی کے
صحیح ہے **وعن** ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من سكن البادية جفا ومن اتبع الصيد غفل ومن
أتى السلطان افتتن رواه أحمد والترمذي والنسائي وفي رواية أبي داود من لزم السلطان افتتن وما ازداد عبد
من السلطان دنوا إلا ازداد من الله بعدا روایت ہے ابن عباس سے کہا نقل کی گئی ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جو شخص کہ رہا
جنگل میں جاہل ہوتا ہے اور جو شخص پیچھے پڑا رہتا ہے شکار کے غافل ہوتا ہے اور جو شخص آتا ہے بادشاہ کے پاس فتنہ میں پڑتا ہے نقل کی یہ احمد اور ترمذی
اور نسائی نے اور بیچ روایت ابوداؤد کے یوں ہے کہ جو شخص ملازم رہتا ہے بادشاہ کا یعنی بہت اسکی خدمت میں رہتا ہے فتنہ میں پڑتا ہے اور نہیں
زیادہ کرتا کوئی بادشاہ سے قرب مگر کہ زیادہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ سے دوری ف۔ گانوں میں رہنے سے سخت دل اور جاہل ہوتا ہے بسبب نہ پہنچنے صحبت
علماء اور صلحاء کے اور جو کوئی ہمیشہ شکار کے پیچھے رہتا ہے لہو و لعب اور خوشی کے غافل رہتا ہے طاعت اور عبادت سے اور لزوم جماعت اور جمعہ سے اور بعید ہوتا ہے
نرمی اور شفقت سے بسبب ہونے کے سخت دل اور غرق ہونے اسکے لہو میں اور خبر ہے کہ نہیں حلال کھانا بغیر ضرورت کے
اور حلال بھی نہیں ہے اسکے شبہ ہے اور جو شخص کہ آتا ہے واسطے نفع اپنے کے سلطان کے پاس یا اور کسی کے پاس اور نہیں ہے بادشاہ
بادشاہ کے دروازہ سے بغیر ضرورت حاجت کے وہ فتنہ میں پڑا اسلئے کہ اگر موافقت کرے گا اسکی اس چیز میں کہ وہ کرتا ہے خلاف شرع تو خطرہ ہے
اسکے دین پر اور اگر مخالفت کرے گا تو اسکی خطر دنیا پر ہے اور کہا مظہر نے جو کوئی گیا سلطان پاس اور مداہنت کی اس نے پڑا فتنہ میں اور جسنے بات
کی اور نصیحت کی اسکو اور امر بالمعروف کیا اور منع کیا اسکو بری باتوں سے جانا اسکا پاس اسکے افضل جہاد سے اور روایت کی اسکو بیہقی نے شعب میں
حضرت علی سے ساتھ مرفوع کے ... **وعن** المقدام بن معدیكرب
أن رسول الله صلى الله عليه وسلم ضرب على منكبيه ثم قال أفلحت يا قديم إن مت ولم تكن أميرا ولا كاتبا
ولا عريفا رواه أبو داود روایت ہے مقدام بن معدیکرب سے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مارا یعنی ہاتھ اپنا اوپر دونوں شانوں اسکے پھر
فرمایا فلاح پائی تو نے اے قدیم اگر مرے تو اور نہ ہووے تو امیر اور نہ منشی اور نہ چودھری نقل کی یہ ابوداؤد نے ف۔ ...
... **وعن** عقبة بن عامر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يدخل الجنة صاحب مكس
يعني الذي يعشر الناس رواه أحمد وأبو داود والدارمي روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
نہیں داخل ہوگا بہشت میں صاحب مکس کا اور کہتے ہیں صاحب مکس اسے جو شخص کہ لیتا ہے محصول لوگوں سے خلاف شرع نقل کی یہ احمد اور ابوداؤد
اور دارمی نے **وعن** أبي سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن أحب الناس إلى الله يوم القيامة وأقربهم
منه مجلسا إمام عادل وإن أبغض الناس إلى الله يوم القيامة وأشدهم عذابا وفي رواية وأبعدهم منه مجلسا إمام
جائر رواه الترمذي وقال هذا حديث حسن غريب روایت ہے ابی سعید سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے تحقیق محبوب تر لوگوں کا طرف اللہ کے دن قیامت کے اور بہت نزدیک بلحاظ اس سے از روئے مجلس یعنی مرتبہ کے امام عادل ہے
اور تحقیق بہت دشمن رکھا گیا لوگوں میں طرف اللہ کے دن قیامت کے اور سخت تر ان کا از روئے عذاب کے اور ایک روایت میں

بہتر ہیں اُنکا اللہ سے امام ظالم ہو نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم افضل الجہاد من قال کلمۃ حق عند سلطان جائر رواہ الترمذی وابوداود وابن ماجۃ
ورواہ احمد والنسائی عن طارق بن شہاب اور روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بہتر
جہاد اسکا ہے کہ کہے بات حق نزدیک بادشاہ ظالم کے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے اور نقل کی یہ احمد اور نسائی نے طارق
بن شہاب سے **ف** یہ بہتر ہیں جہاد اسلیے ہے کہ جو جہاد کرتا ہے دشمن سے ہوتا ہے وہ متردد درمیان خوف و رجا کے نہیں جانتا کہ میں غالب
ہونگا یا وہ اور شخص خوف اختیار میں ہے بادشاہ کے پس جب کہیگا حق اور امر بالمعروف کریگا اسکو پس قریب ہے ہلاکت کے پس حق کہنا افضل انواع
جہاد کا بسبب غلبہ خوف کے ہے اور اسلیے افضل ہے کہ ظلم سلطان کا سرایت کرتا ہے تمام اُن لوگوں میں کہ تحت سیاست اُسکی کے ہیں اور وہ جم غفیر ہیں پس جب
منع کریگا اسکو ظلم سے پہونچا وے گا نفع طرف خلق کثیر کے بخلاف قتل کافر کے اور کہا شیخ ابو حامد نے احیا میں کہ امر بالمعروف سلطان کا جب کہ جانے
اُسکو اور معلوم کرے یہ کہ منع کرنا ساتھ قہر کے نہیں پہونچتا ہے کسی کو سوا وعظ و نصیحت سے اسلیے کہ یہ باعث فتنہ کا ہوگا یا کلام درشت کا مانند کہنے ظالم
پاس یہ کہ اے نہ ڈرنے والے اللہ سے اور مانند اسکے کہ یہ اگر باعث اسکا ہو کہ پہونچیگا شر اسکا طرف غیر کے تو نہیں جائز اور اگر نہیں خوف رکھتا ہو مگر اپنی ذات پر
تو جائز ہے بلکہ مستحب اسلیے کہ عادت تھی سلف کی انکار کرنے کی بغیر خوف ہلاکت کے اسلیے کہ وہ جانتے تھے کہ یہ جہاد شہادت کا ہے **وعن**
عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد اللہ بالامیر خیرا جعل لہ وزیر صدق ان نسی ذکرہ وان ذکر اعانہ
واذا اراد بہ غیر ذلک جعل لہ وزیر سوء ان نسی لم یذکرہ وان ذکر لم یعنہ رواہ ابوداود والنسائی
اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جس وقت ارادہ کرتا ہے اللہ ساتھ امیر کے بھلائی کا یعنی نیکی ہو وہ امیر دنیا
اور عقبے میں کر دیتا ہے واسطے اسکے وزیر سچا اگر بھول جاتا ہے امیر حکم اللہ کا یاد دلاتا ہے وزیر اسکو اور اگر یاد رکھتا ہے مدد کرتا ہے اسکی اور جب اللہ
ارادہ کرتا ہے ساتھ اسکے غیر بھلائی کا یعنی برائی کا کر دیتا ہے واسطے اسکے وزیر برا اگر بھول جاتا ہے امیر تو نہیں یاد دلاتا اسکو اور اگر یاد رکھتا ہے تو نہیں
مدد کرتا اسکی نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے **وعن** ابی امامۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الامیر اذا ابتغی الریبۃ
فی الناس افسدہم رواہ ابوداود اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا تحقیق امیر جس وقت
ڈھونڈھتا ہے شک کی بات درمیان لوگوں کے بگاڑ دیتا ہے انکو نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** یعنی اگر امیر تہمت شک کی تہمت کرے اور بدگمانی لیجاوے
اور انکو منسوب کرے سے تو موجب خرابی احوال انکے کا اور باعث فساد انتظام کا ہوتا ہے مقصود ہر ایک کا طلب کرنے عیب اور تجسس احوال لوگوں کے سے
اور امیر کو ساتھ مدارات کے عیوب پوشیدہ ہوں انکے **وعن** معاویۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول
انک اذا اتبعت عورات الناس افسدتہم رواہ البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہے معاویہ سے کہ کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلے اللہ
علیہ وسلم سے فرماتے تحقیق تو جس وقت پیچھا کرے لوگوں کے عیب کا یعنی چھپے ہوئے عیبوں کا خراب کریگا انکو نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں
وعن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف انتم وائمۃ من بعدی یستاثرون بہذا الفیء قلت اما والذی بعثک بالحق
اضع سیفی علی عاتقی ثم اضرب بہ حتی القاک قال اولا ادلک علی خیر من ذلک تصبر حتی تلقانی
رواہ ابوداود اور روایت ہے ابی ذر سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کس طرح ہوگے تم اور سرداران کے پیچھے میرے یعنی بادشاہ ہونگے
پاس مال کو اس حالت میں اختیار کرینگے وہ اس فی کو کہا میں نے خبردار ہو قسم ہے اس ذات کی کہ بھیجا ہے تمکو ساتھ حق کے رکھونگا میں تلوار

اور کہتے ہیں کہ یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ حاکم اپنے پاس آنے والے شخص سے ملاقات کرنے میں تکلف نہ کرے اور جب وہ آئے تو اسے خوش آمدید کہے اور اس کی بات سنے اور اس کی حاجت پوری کرے

[illegible]

فرمایا ہے۔ ان کا مقصد بھی یہی ہے کہ جو شخص اپنے حقوق ادا نہ کرے اسے ان کے حقوق سے محروم نہ کیا جائے، جو لوگ مستحقین کو نہیں دیتے اور اپنے لیے رکھ لیتے ہیں وہ ظالم ہیں

بیت المال میں جو چیز ہے وہ سب مسلمانوں کا حق ہے۔ **الفصل الثالث** عن عائشة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال أتدرون من السابقون إلى ظل الله عز وجل يوم القيامة قالوا الله ورسوله أعلم قال الذين إذا أعطوا الحق قبلوه وإذا سئلوه بذلوه وحكموا للناس كحكمهم لأنفسهم۔ روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ کیا جانتے ہو کہ کون سبقت کرنے والے ہیں طرف سایہ اللہ عزوجل کے دن قیامت کے یعنی عرش کے سایہ کی طرف، صحابہ نے کہا اللہ اور رسول اس کا زیادہ جاننے والا ہے، فرمایا سبقت کرنے والے وہ لوگ ہیں کہ جب ان کو حق دیا جاتا ہے قبول کرتے ہیں اور جب ان سے حق مانگا جاتا ہے تو دیتے ہیں اور لوگوں کے واسطے حکم کرتے ہیں جیسا کہ اپنے واسطے حکم کرتے ہیں یعنی جو کچھ اپنے لیے چاہتے ہیں وہی لوگوں کے لیے چاہتے ہیں۔

وعن جابر بن سمرة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ثلاث أخاف على أمتي الاستسقاء بالأنواء وحيف السلطان وتكذيب بالقدر۔ اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے تین چیزیں ہیں کہ ڈرتا ہوں میں اپنی امت پر: ایک بارش مانگنا ستاروں سے یعنی منازل چاند کے، دوسرا ظلم کرنا بادشاہ کا، اور تیسرا تقدیر کا جھٹلانا۔ **ف** انواء جمع نوء کی ہے بالفتح، اور اصل میں معنی اس کے گرنے کے ہیں اور مراد اس سے منازل چاند کی ہیں جن میں چاند ہر رات ایک منزل میں رہتا ہے، اور عرب لوگ بارش کی نسبت ان منازل کی طرف کرتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم پر بارش برسائی گئی فلاں منزل کے سبب سے، اور یہ شرک ہے اگر حقیقت میں ان کو سبب جانیں، اور تقدیر کا جھٹلانا یہ ہے کہ بندہ اپنے فعل کا خالق آپ کو جانے۔

وعن أبي ذر قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم ستة أيام اعقل يا أبا ذر ما يقال لك بعد فلما كان اليوم السابع قال أوصيك بتقوى الله في سر أمرك وعلانيته وإذا أسأت فأحسن ولا تسألن أحدا شيئا وإن سقط سوطك ولا تقبض أمانة ولا تقض بين اثنين۔ اور روایت ہے ابو ذر سے کہا کہ فرمایا مجھ سے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چھ دن تک سمجھ اے ابو ذر اس چیز کو کہ کہی جائے واسطے تیرے پیچھے اس کے یعنی چھ دن تک آنحضرت نے تنبیہ کی کہ میں ایک بات کہوں گا اس کو خوب سمجھنا اور یاد رکھنا اور عمل کرنا، پس جب ہوا ساتواں دن فرمایا وصیت کرتا ہوں میں تجھ کو ساتھ پرہیزگاری اللہ کے بیچ باطن اور ظاہر کام اپنے کے، اور جب برائی کرے تو کسی کے ساتھ نیکی کر یعنی اسلیے کہ نیکی مٹاتی ہے برائی کو، اور نہ مانگ کسی سے کوئی چیز اگرچہ گر پڑے کوڑا تیرا، اور مت لے امانت کسی کی، اور حکم کر درمیان دو شخصوں کے۔ **ف** امانت لینے سے منع فرمایا اس لیے کہ اس کا ادا کرنا مشکل ہے اور حکم کرنے سے اس لیے منع فرمایا کہ ابو ذر ضعیف تھے اس کے لائق نہ تھے۔

وعن أبي أمامة عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال ما من رجل يلي أمر عشرة

فَمَا فَوْقَ ذٰلِكَ اِلَّا اَتَاهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَغْلُوْلًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَدُهٗ اِلٰى عُنُقِهٖ فَكَّهٗ بِرُّهٗ اَوْ اَوْبَقَهٗ اِثْمُهٗ اَوَّلُهَا مَلَامَةٌ وَاَوْسَطُهَا نَدَامَةٌ وَاٰخِرُهَا خِزْيٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔ اور روایت ہے ابوامامہ سے کہا نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں کوئی شخص کہ سردار ہو کام دس شخصوں کا یا اس سے بھی زیادہ کا مگر کہ لاوے گا اسکو اللہ عزوجل طوق پڑا ہوا دن قیامت کے ہاتھ اسکا بندھا ہوا ہوگا طرف گردن اسکی کے چھڑا دے گا اسکو نیکی اسکی یعنی عمل واحسان اسکا یا ہلاک کرے گا اسکو گناہ اسکا یعنی ظلم وغیرہ اول سرداری کی ملامت ہے اور بیچ میں اسکے پشیمانی ہے اور آخر اسکے رسوائی ہے دن قیامت کے ف ملامت ہے کہ ہر طرف سے نشانہ ملامت کا ہوتا ہے لوگ طعن کرتے ہیں کہ ایسا کیا اور ویسا کیا اور درمیان میں اسکے پشیمانی ہے کہ کیوں قبول کیا میں نے اور بلا اور محنت میں پڑا ہے اور رسوائی ہے دنیا میں ساتھ خواری اور شرمساری معزولی کے اور آخرت میں ساتھ گرفتاری عذاب کے اور خاص قیامت کا اسلیے ذکر کیا کہ وہ اشد ہے۔ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مُعَاوِيَةُ اِنْ وُلِّيْتَ اَمْرًا فَاتَّقِ اللّٰهَ وَاعْدِلْ قَالَ فَمَا زِلْتُ اَظُنُّ اَنِّيْ مُبْتَلًى بِعَمَلٍ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى ابْتُلِيْتُ۔ اور روایت ہے معاویہ سے کہا کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے معاویہ اگر سردار کیا جاوے تو کسی کام کا پس ڈر تو اللہ سے اور انصاف کر تو کہا معاویہ نے پس ہمیشہ میں گمان کرتا رہا ہوں کہ گرفتار کیا جاؤں گا ساتھ کسی کام کے بسبب فرمانے حضرت کے یہاں تک کہ گرفتار کیا گیا میں یعنی سرداری میری قسمت میں ہوئی۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ رَاْسِ السَّبْعِيْنَ وَاِمَارَةِ الصِّبْيَانِ رَوَى الْاَحَادِيْثَ السِّتَّةَ اَحْمَدُ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ حَدِيْثَ مُعَاوِيَةَ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ۔ اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ پکڑو ساتھ اللہ کے ابتدا برس سترویں کی سے اور سرداری لڑکوں کی سے نقل کیں یہ چھوں حدیثیں احمد نے اور نقل کی بیہقی نے حدیث معاویہ کی دلائل النبوۃ میں ف ظاہر یہ ہے کہ مراد ستر برس اول سال ہجرت سے ہو اور شامل ہو امارت یزید بن معاویہ کی کہ ساٹھ میں سال کے ہوا یعنی بعد وفات حضرت کے اور مراد لڑکوں سے اولاد مروان کی ہے۔ وَعَنْ يَحْيَى بْنِ هَاشِمٍ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا تَكُوْنُوْنَ كَذٰلِكَ يُؤَمَّرُ عَلَيْكُمْ۔ اور روایت ہے یحییٰ بن ہاشم سے نقل کی یونس بن ابی اسحق سے نقل کی اسنے اپنے باپ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جیسے کہ ہو گے تم ویسے ہی سردار کیے جاؤ گے تم پر ف یعنی جیسے تمہارے عمل ویسے ہی تم پر حاکم ہونگے اگر عمل اچھے کرو گے اچھے حاکم ہونگے اور برے عمل کرو گے برے حاکم ہونگے۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ السُّلْطَانَ ظِلُّ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ يَاْوِيْ اِلَيْهِ كُلُّ مَظْلُوْمٍ مِّنْ عِبَادِهٖ فَاِذَا عَدَلَ كَانَ لَهُ الْاَجْرُ وَعَلَى الرَّعِيَّةِ الشُّكْرُ وَاِذَا جَارَ كَانَ عَلَيْهِ الْاِصْرُ وَعَلَى الرَّعِيَّةِ الصَّبْرُ۔ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بادشاہ سایہ خدا کا ہے زمین میں پھر آتا ہے طرف اسکے ہر مظلوم بندوں اسکے سے پس جس وقت کہ عدل کرتا ہے واسطے اسکے ثواب ہے اور واجب ہوتا ہے رعیت پر شکر اور جب ظلم کرتا ہے ہوتا ہے اوپر اسکے گناہ اور لازم ہے رعیت پر صبر کرنا ف کہا ہے بادشاہ سایہ اسلیے کہ دفع کرتا ہے ایذا کو لوگوں سے جیسا کہ دفع کرتا ہے سایہ ایذا آفتاب کی گرمی کی اور نسبت کیا جاتا ہے ساتھ خدا کے واسطے شرافت کے کذا فی النہایہ اور کہا طیبی نے کہ مثل ہے ساتھ تشبیہ کے اور جملہ یاوی الیہ کل مظلوم بیان اسکا ہے یعنی جیسے کہ آدمی پناہ لیتا ہے بیچ شدت گرمی آفتاب کے سایہ کی طرف اسی طرح پناہ لیتے ہیں بیچ عدل اسکے کے بیچ گرمی ظلم کے اور اضافت ظل کی طرف اللہ کے بزرگی کے لیے ہے جیسا بیت اللہ اور اشارہ ہے طرف اسکے کہ وہ سایہ ہے اور سایوں کی طرح نہیں بلکہ وہ ذی شان اور خصوصیت رکھتا ہے ساتھ اسکے کہ کردیا ہے اسکو خلیفۃ اللہ بیچ زمین کے اور پھیلایا ہے اسکے عدل و احسان کو اسکے بندوں میں۔ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَفْضَلَ عِبَادِ اللّٰهِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِمَامٌ عَادِلٌ رَفِيْقٌ وَاِنَّ شَرَّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً

یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اِمَامٌ جَائِرٌ خَرِقٌ اور روایت ہے حضرت عمر بن خطاب سے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بہترین بندگان خدا کے نزدیک اللہ کے باعتبار مرتبے کے دن قیامت کے امام عادل ہے نرمی کرنے والا اور تحقیق بدترین لوگوں کا نزدیک اللہ کے باعتبار مرتبے کے دن قیامت کے امام ظالم سختی کرنیوالا ہے **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ نَظَرَ اِلٰی اَخِیْہِ نَظْرَۃً یُخِیْفُہٗ اَخَافَہُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ رَوَی الْاَحَادِیْثَ الْاَرْبَعَۃَ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَقَالَ فِیْ حَدِیْثِ یَحْیٰی ہٰذَا مُنْقَطِعٌ وَرَاوِیْہِ ضَعِیْفٌ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ دیکھے طرف مسلمان بھائی اپنے کے دیکھنا ڈرانے والا اسکو ڈراوے گا اسکو اللہ دن قیامت کے۔ روایت کیں یہ چاروں حدیثیں بیہقی نے شعب الایمان میں اور کہا بیچ حدیث یحیی کے یعنی اسکے حق میں کہ یہ منقطع ہے اور راوی اسکی ضعیف ہے **ف** اس حدیث کا اس باب میں اشارہ ہے طرف اسکے کہ ڈرانے والے مستحق عذاب کا ہونا دن قیامت کے جیسا ہے ظالم امام **وَعَنْ** اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَقُوْلُ اَنَا اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنَا مَالِکُ الْمُلُوْکِ وَمَلِکُ الْمُلُوْکِ قُلُوْبُ الْمُلُوْکِ فِیْ یَدِیْ وَاِنَّ الْعِبَادَ اِذَا اَطَاعُوْنِیْ حَوَّلْتُ قُلُوْبَ مُلُوْکِہِمْ عَلَیْہِمْ بِالرَّحْمَۃِ وَالرَّاْفَۃِ وَاِنَّ الْعِبَادَ اِذَا عَصَوْنِیْ حَوَّلْتُ قُلُوْبَہُمْ بِالسَّخْطَۃِ وَالنِّقْمَۃِ فَسَامُوْہُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ فَلَا تُشْغِلُوْا اَنْفُسَکُمْ بِالدُّعَآءِ عَلَی الْمُلُوْکِ وَلٰکِنِ اشْغَلُوْا اَنْفُسَکُمْ بِالذِّکْرِ وَالتَّضَرُّعِ کَیْ اَکْفِیَکُمْ مُلُوْکَکُمْ رَوَاہُ اَبُوْ نُعَیْمٍ فِی الْحِلْیَۃِ اور روایت ہے ابی الدرداء سے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالی فرماتا ہے یعنی حدیث قدسی میں کہ میں اللہ ہوں نہیں کوئی معبود مگر میں مالک ہوں بادشاہوں کا اور بادشاہ ہوں بادشاہوں کا دل بادشاہوں کے بیچ ہاتھ میرے ہیں اور تحقیق بندے یعنی اکثر بندے جس وقت کہ فرمانبرداری کریں میری پھیرتا ہوں میں دل بادشاہوں انکے کو یعنی ظالموں کے دل انکے اوپر ساتھ رحمت و شفقت کے اور تحقیق بندے جس وقت کہ نافرمانی کریں میری پھیر دیتا ہوں میں بادشاہوں کے دلوں کو یعنی عادلوں کو بادشاہوں کے لوگوں کو ساتھ غصہ اور عذاب کے پس پہنچاویں گے یعنی بادشاہ انکو برے عذاب پس مت مشغول کرو تم اپنے نفسوں کو ساتھ بددعا کرنے کے بادشاہوں پر لیکن مشغول کرو اپنے نفسوں کو ساتھ ذکر کے یعنی ذکر ربّ کے اور زاری اور خواری کی تاکہ کفایت کروں میں تمہارے بادشاہوں تمہارے کو اور بچاؤں تم کو انکے ستم سے نقل کی یہ ابو نعیم نے کتاب حلیۃ الاولیاء میں

بَابُ مَا عَلَی الْوُلَاۃِ مِنَ التَّیْسِیْرِ

باب بیچ بیان اس چیز کے کہ حاکموں پر آسانی کرنی ہے یعنی ایک باب میں ذکر تھا انکا بدستور ... کا اور اس باب میں بیان ہے انکا حاکموں کو جس ... کہ جو بیچ ...

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل **عَنْ** اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا بَعَثَ اَحَدًا مِّنْ اَصْحَابِہٖ فِیْ بَعْضِ اَمْرِہٖ قَالَ بَشِّرُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا وَیَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی موسی سے کہا تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جس وقت بھیجتے کسی کو اپنے اصحاب میں سے بیچ بعض کام اپنے کے یعنی حکومت کے فرماتے بشارت دیو یعنی لوگوں کو ساتھ امید ثواب کے اور مت نفرت دلاؤ ان کو یعنی لوگوں کو بسبب ڈرانے عذاب کے اور آسانی کرو اور مت سختی کرو یعنی لوگوں پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا وَسَکِّنُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے انس سے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے آسانی کرو اور مشکل کرو اور تسکین دو یعنی ساتھ بشارت دینے کے اور نفرت دلاؤ یعنی ساتھ سختی کرنے کے یا ساتھ تکلیف دینے کے اس چیز کو کہ دشوار ہو جب بوجھ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ** اَبِیْ بُرْدَۃَ قَالَ بَعَثَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَدَّہٗ اَبَا مُوْسٰی وَمُعَاذًا اِلَی الْیَمَنِ

فقال يسّرا ولا تعسّرا وبشّرا ولا تنفّرا وتطاوعا ولا تختلفا متفق عليه ۔ اور روایت ہے ابو بردہ سے کہا بھیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
دادا اس کے کو یعنی ابو موسیٰ اشعری کو اور معاذ کو طرف یمن کے فرمایا آسانی کرنا اور سختی نہ کرنا اور خوشخبری دینا اور نفرت نہ دلانا اور آپس میں اتفاق رکھنا
اور مخالفت نہ کرنا نقل کی بخاری اور مسلم نے ... اور حضرت ابو موسیٰ ...
اشعری ... روایت کرتے ہیں ... صحابہ ...
صحیح بخاری میں ... اپنے باپ ... ابو موسیٰ اشعری ...
معاذ کو طرف یمن کے وعن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان الغادر ينصب له لواء يوم القيامة
فيقال هذه غدرة فلان بن فلان متفق عليه ۔ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق عہد توڑنے والے کو
کیا جائے گا واسطے اس کے یعنی واسطے فضیحت کرنے اس کے کی نشان دن قیامت کے اور کہا جائے گا کہ یہ نشان علامت عہد شکنی فلاں بیٹے فلاں کی ہے
نقل کی بخاری اور مسلم نے وعن انس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لكل غادر لواء يوم القيامة يعرف به متفق عليه
اور روایت ہے انس سے نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واسطے ہر عہد توڑنے والے کے نشان ہوگا دن قیامت کے پہچانا جائے گا سبب
اس کے نقل کی بخاری اور مسلم نے وعن ابي سعيد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لكل غادر لواء عند استه
يوم القيامة وفي رواية لكل غادر لواء يوم القيامة يرفع له بقدر غدره الا ولا غادر اعظم غدرا من امير عامة رواه مسلم
اور روایت ہے ابو سعید سے نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واسطے ہر عہد توڑنے والے کے نشان ہوگا نزدیک مقعد اس کے
دن قیامت کے ... اور ایک روایت میں ہے واسطے ہر عہد توڑنے والے کے نشان ہوگا دن قیامت کے بلند کیا جائے گا
واسطے اس کے بقدر عہد شکنی اس کے ... نہیں کوئی عہد توڑنے والا بڑا ازروئے عہد شکنی کے ...
... نقل کی مسلم نے الفصل الثاني عن عمرو بن مرة انه قال لمعاوية سمعت
رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من ولاه الله شيئا من امر المسلمين فاحتجب دون حاجتهم وخلتهم وفقرهم
احتجب الله دون حاجته وخلته وفقره فجعل معاوية رجلا على حوائج الناس رواه ابو داود والترمذي وفي رواية
له ولاحمد اغلق الله ابواب السماء دون خلته وحاجته ومسكنته ۔ اور روایت ہے عمرو بن مرہ سے کہا انہوں نے معاویہ سے کہ
سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جس شخص کو سردار کیا اللہ نے کسی چیز پر کام مسلمانوں کے سے پس پردہ کیا ... حاجت
اور مطلب ... ان کی ... پردہ میں ہوگا اللہ نزدیک حاجت و مطلب ... اس کی کے ...
... قبول کرے گا ... پس مقرر کیا معاویہ نے ایک شخص کو اوپر حوائج لوگوں کی نقل کی ابو داود اور ترمذی نے اور بیچ
ایک روایت ترمذی اور احمد کی بند کرے گا اللہ دروازے آسمان کے نزدیک حاجت ... اس کی کے

الفصل الثالث

فصل تیسری عن ابي الشماخ الازدي عن ابن عم له من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم انه اتى معاوية فدخل
عليه فقال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من ولي من امر الناس شيئا ثم اغلق بابه دون المسلمين او
المظلوم او ذي الحاجة اغلق الله دونه ابواب رحمته عند حاجته وفقره افقر ما يكون اليه ۔ روایت ہے ابو شماخ ازدی سے وہ روایت
کرتے ہیں اپنے چچا کے بیٹے سے کہ تھا اصحاب حضرت کا ایک وہ آیا معاویہ کے پاس پس داخل ہوا اور کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے

جو شخص والی کیا گیا امر لوگوں کی سے کسی چیز پر پھر بند کیا دروازہ اپنا اوپر مسلمانوں کے یا مظلوم کے یا صاحب حاجت کے یعنی اپنے پاس آنے نہ دیا
اسکو وقت احتیاج کے یا حاجت روائی نہ کی تو بند کرے گا اللہ دروازے اپنی رحمت کے نزدیک حاجت اور محتاجگی اسکی کے یعنی طرف
اللہ کے امر دنیا میں یا آخرت میں یا طرف نہ توجہ کرے دنیا میں یعنی اسوقت کہ بہت محتاج ہوگا طرف اسکے ۔ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ كَانَ
إِذَا بَعَثَ عُمَّالَهُ شَرَطَ عَلَيْهِمْ أَنْ لَا تَرْكَبُوا بِرْذَوْنًا وَلَا تَأْكُلُوا نَقِيًّا وَلَا تَلْبَسُوا رَقِيقًا وَلَا تُغْلِقُوا أَبْوَابَكُمْ دُونَ حَوَائِجِ النَّاسِ فَإِنْ فَعَلْتُمْ
شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ فَقَدْ حَلَّتْ بِكُمُ الْعُقُوبَةُ ثُمَّ يُشَيِّعُهُمْ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہے حضرت
عمر بن خطاب سے یہ تحقیق وہ تھے جس وقت کہ بھیجتے اپنے عاملوں کو شرط کرتے اوپر انکے یہ کہ نہ سوار ہو تاتاری گھوڑے پر اور نہ کھاؤ میدہ اور نہ پہنو کپڑا
باریک اور نہ بند کرو دروازے اپنے وقت حاجتوں لوگوں کے پس اگر کروگے تم کچھ ان میں سے پس تحقیق اترآوے گی تم پر سزا [illegible]
پہنچانے جاتے تھے ساتھ انکے نقل کیں یہ دونوں حدیثیں بیہقی نے شعب الایمان میں ف برذون [illegible] سوار ہونے گھوڑے ترکی کے [illegible]
[illegible] سوار ہونے گھوڑے ترکی سے [illegible] تکبر [illegible]
[illegible] باب العمل فی القضاء
والخوف منه [illegible] کتاب و سنت [illegible]

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَقْضِيَنَّ
حَكَمٌ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے ابی بکرہ سے کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے نہ حکم کرے کوئی حاکم
درمیان دو شخصوں کے حالت میں غصہ میں ہو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کہا علماء نے اسلیے کہ غصہ میں [illegible] اجتہاد [illegible]
[illegible] اور بہت سردی اور بھوک اور پیاس میں اور بیماری میں [illegible] اگر حکم کرے [illegible]
وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ وَأَصَابَ فَلَهُ
أَجْرَانِ وَإِذَا حَكَمَ فَاجْتَهَدَ فَأَخْطَأَ فَلَهُ أَجْرٌ وَاحِدٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے اور ابوہریرہ سے کہا دونوں نے فرمایا پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ حکم کرے حاکم پس اجتہاد کرے اور صواب کرے یعنی واقع ہو حکم اسکا موافق حکم خدا کے پس واسطے اسکے دو
ثواب ہیں ثواب اجتہاد کا اور ثواب [illegible] جس وقت حکم کیا [illegible] خطا کی پس واسطے اسکے ہے ایک ثواب نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
ف یہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ مجتہد کبھی خطا کرتا ہے اور کبھی صواب [illegible] ثواب پاتا ہے کہا شیخ [illegible] مذہب ابوحنیفہ کا
[illegible] کتاب اور سنت [illegible] قبلہ کے
[illegible]

الْفَصْلُ الثَّانِي عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جُعِلَ
قَاضِيًا بَيْنَ النَّاسِ فَقَدْ ذُبِحَ بِغَيْرِ سِكِّينٍ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَهْ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کیا گیا قاضی درمیان لوگوں کے پس تحقیق ذبح کیا گیا بغیر چھری کے نقل کی احمد اور ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے
ف [illegible]
[illegible] قیامت تک [illegible] وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنِ ابْتَغَى الْقَضَاءَ وَسَأَلَ وُكِلَ إِلَى نَفْسِهِ وَمَنْ أُكْرِهَ عَلَيْهِ أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ مَلَكًا يُسَدِّدُهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَهْ

اور روایت ہے انس سے کہا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص طلب کرے یعنی اپنے دل میں منصب قضا کا اور سوال کرے یعنی بادشاہ سے قاضی ہونیکا اور سفارش چاہے سونپا جاتا ہے وہ طرف نفس اسکے کے یعنی توفیق اور مدد اللہ کی اسکے ساتھ نہیں ہوتی اور جو شخص کہ زبردستی کیا گیا قضا پر اتارتا ہے اللہ اوپر اسکے فرشتہ کو سیدھا رکھتا ہے وہ فرشتہ اسکو یعنی [illegible] روایت کی یہ ترمذی نے اور ابوداؤد نے اور ابن ماجہ نے **وَعَنْ** بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُضَاةُ ثَلَاثَةٌ وَاحِدٌ فِي الْجَنَّةِ وَاثْنَانِ فِي النَّارِ فَأَمَّا الَّذِي فِي الْجَنَّةِ فَرَجُلٌ عَرَفَ الْحَقَّ فَقَضَى بِهِ وَرَجُلٌ عَرَفَ الْحَقَّ فَجَارَ فِي الْحُكْمِ فَهُوَ فِي النَّارِ وَرَجُلٌ قَضَى لِلنَّاسِ عَلَى جَهْلٍ فَهُوَ فِي النَّارِ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ [illegible] اور بہشت میں اور ایک شخص کہ [illegible] جو شخص کہ پہچانے حق کو اور ظلم کیا حکم میں یعنی بعد معرفت حق کے [illegible] بسبب تقصیر کے بیچ دریافت کرنے حق کے [illegible] **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ طَلَبَ قَضَاءَ الْمُسْلِمِيْنَ حَتَّى يَنَالَهُ ثُمَّ غَلَبَ عَدْلُهُ جَوْرَهُ فَلَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ غَلَبَ جَوْرُهُ عَدْلَهُ فَلَهُ النَّارُ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص طلب کرے قضا کو مسلمانوں کی یہانتک کہ پہونچے اسکو یعنی پاوے اسکو پھر غالب آیا عدل اسکا اوپر ظلم اسکے کے پس واسطے اسکے بہشت ہے اور جو شخص کہ غالب آیا ظلم اسکا اوپر عدل اسکے پس واسطے اسکے دوزخ ہے [illegible] کیا اور جو غالب ہوئے ظلم اسکا اوپر عدل کے پس واسطے اسکے دوزخ ہے مگر یہ کہ ایسا ہو کہ برابر ہوں عدل اور ظلم اسکا تو حکم اسکا بیچ نظر ہے [illegible] اللہ تعالیٰ ہی **وَعَنْ** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ قَالَ كَيْفَ تَقْضِي إِذَا عَرَضَ لَكَ قَضَاءٌ قَالَ أَقْضِي بِكِتَابِ اللّٰهِ قَالَ فَإِنْ لَمْ تَجِدْ فِي كِتَابِ اللّٰهِ قَالَ فَبِسُنَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ قَالَ فَإِنْ لَمْ تَجِدْ فِي سُنَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ قَالَ أَجْتَهِدُ بِرَأْيِي وَلَا آلُو قَالَ فَضَرَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى صَدْرِهِ وَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي وَفَّقَ رَسُولَ رَسُولِ اللّٰهِ لِمَا يَرْضَى بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے معاذ بن جبل سے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب بھیجا معاذ کو طرف یمن کی یعنی قاضی اور حاکم کرکر فرمایا یعنی امتحان کے لئے کس طرح حکم کریگا تو جس وقت کہ پیش آویگا واسطے تیرے کوئی قضیہ کہا حکم کرونگا میں بموجب کتاب اللہ کے فرمایا اگر نہ پاوے تو یعنی صراحۃً کتاب اللہ میں کہا حکم کرونگا میں بموجب سنت رسول خدا کے فرمایا اگر نہ پاوے تو بیچ سنت رسول خدا کے کہا اجتہاد کرونگا میں اپنی عقل سے اور تقصیر کرونگا میں یعنی بیچ اجتہاد میں اور طلب صواب میں کہا معاذ نے کہ اس روایت کو سن کر ضرب کی معاذ کے سینہ پر پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ اور سینہ معاذ کے یعنی ثابت رہنے کے لیے اور واسطے حاصل ہونے نیا ہونے کے اور فرمایا تعریف ہے واسطے اس خدا کے کہ توفیق دی رسول رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اس چیز کی کہ راضی ہوتا ہے ساتھ اسکے رسول اللہ کا نقل کی ترمذی نے اور ابوداؤد اور دارمی نے مؤلف اجتہاد کرونگا میں یعنی طلب کرونگا حکم اس واقعہ کا ساتھ قیاس کے اور مسائل پر کہ آئی ہو انہیں نص اور حکم کرونگا میں مانند اس مسئلہ کے کہ آئی ہے انمیں نص بسبب مشابہت دونوں کے کہ ساتھ علت کے یعنی جسجگہ پاؤنگا میں مشابہت درمیان ایک مسئلہ کے کہ نہیں وارد ہوئی ہے نص کتاب سے یا سنت سے حکم اسکا اور وہ مسئلہ کہ جسمیں نص ہے تو حکم کرونگا میں بموجب حکم اسکے کے اور وہ نص ہے جس پر کہ [illegible] قیاس کیا شافعی نے یا ثابت ہوا ہے وہ درمیان دونوں کے علت کی

اور قیاس کیا امام ابوحنیفہ نے چونے اور گیہوں پر اس لئے کہ پائی دونوں میں علت کیل ہونے کی اور اس حدیث میں دلیل ہے اوپر ثبوت حجت قیاس کے برخلاف اصحاب ظواہر کے کہ منکر قیاس کے ہیں انتہیٰ وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ بَعَثَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَی الْیَمَنِ قَاضِیًا فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ تُرْسِلُنِیْ وَاَنَا حَدِیْثُ السِّنِّ وَلَا عِلْمَ لِیْ بِالْقَضَاءِ فَقَالَ اِنَّ اللّٰہَ سَیَہْدِیْ قَلْبَکَ وَیُثَبِّتُ لِسَانَکَ اِذَا تَقَاضٰی اِلَیْکَ رَجُلَانِ فَلَا تَقْضِ لِلْاَوَّلِ حَتّٰی تَسْمَعَ کَلَامَ الْاٰخَرِ فَاِنَّہٗ اَحْرٰی اَنْ یَّتَبَیَّنَ لَکَ الْقَضَاءُ قَالَ فَمَا شَکَکْتُ فِیْ قَضَاءٍ بَعْدُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے حضرت علی سے کہا بھیجا مجھ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف یمن کے قاضی کر کے پس کہا میں نے بھیجتے ہو تم مجھ کو اور حال یہ ہے کہ میں نوجوان ہوں یعنی کم تجربہ کار ہوں اور نہیں علم مجھ کو ساتھ کیفیت قضا کے پس فرمایا تحقیق اللہ تعالیٰ ہدایت کرے گا دل تیرے کو یعنی ساتھ سمجھ کے اور ثابت رکھیگا زبان تیری کو یعنی ساتھ حکم حق کے اور سچ کہنے کے یعنی مضبوط رکھیگا ساتھ کہنے حق کے جس وقت قضا کی صورت لاویں تیرے پاس تو جب دو شخص پس نہ حکم کر تو واسطے پہلے کے یہاں تک کہ سنے تو کلام دوسرے کا پس تحقیق یہ لائق تر ہے ساتھ اسکے کہ ظاہر ہووے واسطے تیرے حکم کہا حضرت علی نے پس نہ شک کیا میں بیچ کسی حکم کے بعد اسکے یعنی ساتھ برکت دعا اور تعلیم حضرت کے نقل کی یہ ترمذی ابوداؤد اور ابن ماجہ نے۔ وَسَنَذْکُرُ حَدِیْثَ اُمِّ سَلَمَۃَ اِنَّمَا اَقْضِیْ بَیْنَکُمْ بِرَأْیِیْ فِیْ بَابِ الْاَقْضِیَۃِ وَالشَّہَادَاتِ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی اور قریب ہے ہم ذکر کرینگے حدیث ام سلمہ کی کہ سوا اسکے نہیں کہ حکم کرتا ہوں میں درمیان تمہارے ساتھ رائے اپنی بیچ باب اقضیہ و شہادات کے اگر چاہے گا اللہ تعالیٰ

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ حَاکِمٍ یَّحْکُمُ بَیْنَ النَّاسِ اِلَّا جَاءَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَمَلَکٌ اٰخِذٌ بِقَفَاہُ ثُمَّ یَرْفَعُ رَأْسَہٗ اِلَی السَّمَاءِ فَاِنْ قَالَ اَلْقِہٖ اَلْقَاہُ فِیْ مَہْوَاۃٍ اَرْبَعِیْنَ خَرِیْفًا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی حاکم کہ حکم کرتا ہو درمیان لوگوں کے مگر آوے گا دن قیامت کے یعنی مقام حساب میں اس حال میں کہ فرشتہ پکڑے ہوگا گدی اسکی پھر اٹھاوے گا فرشتہ سر اپنا طرف آسمان کے پس اگر کہیگا خدا تعالیٰ ڈال اسکو یعنی بیچ دوزخ کے ڈال دے گا اسکو بیچ گڑھے چالیس برس کی راہ کے نقل کی یہ احمد اور ابن ماجہ اور بیہقی نے شعب الایمان میں ف اور اٹھانا فرشتہ کا سر اپنا منتظر ہوگا حکم اللہ تعالیٰ کا کہ کیا حکم کرے جیسے کہ عادت ہے تابعداروں بادشاہ کے کہ کھڑا کرتے ہیں گنہگار کو آگے بادشاہ کے اور نگاہ کرتے ہیں جانب بادشاہ کے اور بادشاہ کے سامنے حال میں ہوتا ہے اور انتظار کرتے ہیں کہ کیا حکم ہووے اور مراد چالیس برس مبالغہ ہے گہرائی گڑھے کے ہے ایسا ہی ترجمہ ہے ساتھ اس مدت کے اور حاکم ظالم کا ہوگا اور حاکم عادل کے لئے حکم ہوگا اور لیجاوے اسکو طرف بہشت کے جیسے کہ حدیث اول باب کے گذرا ہے وتفصیل گذرا ہے

وَعَنْ عَائِشَۃَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیَأْتِیَنَّ عَلَی الْقَاضِی الْعَدْلِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ سَاعَۃٌ یَّتَمَنّٰی اَنَّہٗ لَمْ یَقْضِ بَیْنَ اثْنَیْنِ فِیْ تَمْرَۃٍ قَطُّ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہے عائشہ سے نقل کرتی ہیں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا البتہ آویگا اوپر قاضی منصف کے دن قیامت کے ایک گھڑی کہ آرزو کریگا وہ یہ کہ کاش کہ نہ حکم کیا ہوتا درمیان دو شخصوں کے بیچ ایک کھجور کے ہرگز یعنی سختی حساب دیکھ کر یہ آرزو کریگا جب یہ حال ہووے قاضی عادل کا تو پھر کیا حال ہوگا قاضی ظالم کا نقل کی یہ احمد نے وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الْقَاضِیْ مَا لَمْ یَجُرْ فَاِذَا جَارَ تَخَلّٰی عَنْہُ وَلَزِمَہُ الشَّیْطَانُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ فَاِذَا جَارَ وَکَلَہٗ اِلٰی نَفْسِہٖ اور روایت ہے عبداللہ بن ابی اوفیٰ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالیٰ ساتھ قاضی کے ہے یعنی توفیق دیتا ہے اسکو ساتھ حق کے جب تک کہ نہیں ظلم کرتا پس جس وقت کہ ظلم کرتا ہے الگ ہوجاتا ہے اس سے اللہ تعالیٰ اور ہمیشہ رہتا ہے ساتھ اسکے شیطان نقل کی یہ ترمذی

اور ابن ماجہ نے اور بیہقی نے روایت کی [illegible] اس کی طرف نظر لگ سکے ۔ وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ
مُسْلِمًا وَيَهُودِيًّا اخْتَصَمَا إِلَى عُمَرَ فَرَأَى الْحَقَّ لِلْيَهُودِيِّ فَقَضَى لَهُ عُمَرُ بِهِ فَقَالَ لَهُ الْيَهُودِيُّ وَاللّٰهِ لَقَدْ قَضَيْتَ بِالْحَقِّ فَضَرَبَهُ
عُمَرُ بِالدِّرَّةِ وَقَالَ وَمَا يُدْرِيكَ فَقَالَ الْيَهُودِيُّ وَاللّٰهِ إِنَّا نَجِدُ فِي التَّوْرٰةِ أَنَّهُ لَيْسَ قَاضٍ يَقْضِي بِالْحَقِّ إِلَّا كَانَ عَنْ يَمِينِهِ
مَلَكٌ وَعَنْ شِمَالِهِ مَلَكٌ يُسَدِّدَانِهِ وَيُوَفِّقَانِهِ لِلْحَقِّ مَا دَامَ مَعَ الْحَقِّ فَإِذَا تَرَكَ الْحَقَّ عَرَجَا وَتَرَكَاهُ
رَوَاهُ مَالِكٌ ۔ اور روایت ہے سعید بن مسیب سے کہ ایک مسلمان اور ایک یہودی نے [illegible] پس دیکھا حضرت عمر نے حق واسطے
یہودی کے پس حکم کیا واسطے اس کے حضرت عمر نے ساتھ اس حق کے پس کہا واسطے ان کے یہودی نے قسم ہے اللہ کی تحقیق حکم کیا تم نے ساتھ حق کے
پس مارا اس کو حضرت عمر نے ایک درہ اور فرمایا کیا چیز نے معلوم کرایا تجھ کو [illegible] پس کہا یہودی نے قسم ہے خدا کی
تحقیق ہم پاتے ہیں بیچ توریت کے یہ کہ نہیں ہے کوئی قاضی کہ حکم کرے ساتھ حق کے مگر ہوتا ہے داہنی طرف اس کے فرشتہ اور بائیں طرف اس کے فرشتہ
سیدھا رکھتے ہیں اس کو اور توفیق دیتے ہیں اس کو واسطے حق کے جب تک کہ ہوتا ہے وہ ساتھ حق کے پس جس وقت چھوڑتا ہے حق کو چڑھ جاتے ہیں اور چھوڑ دیتے ہیں اس کو
نقل کی یہ مالک نے [illegible] کہ کیوں مارا حضرت عمر نے اس کو حالانکہ [illegible] تصدیق کی تھی [illegible]
یہودی کا واسطے [illegible] ساتھ قول حضرت عمر کے [illegible] طریق [illegible] خوش طبعی کے تھا [illegible]
جواب کے یہ کہ حضرت عمر [illegible] ساتھ حق کے حکم کرنے واسطے مسلمان کے یہودی پر [illegible]
مسلمان [illegible] معلوم ہوئی [illegible] حق [illegible] ہے ۔ وَعَنِ ابْنِ مَوْهَبٍ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ قَالَ لِابْنِ عُمَرَ اذْهَبْ فَاقْضِ
بَيْنَ النَّاسِ قَالَ أَوَتُعَافِينِي يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ وَمَا تَكْرَهُ مِنْ ذٰلِكَ وَقَدْ كَانَ أَبُوكَ يَقْضِي قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ كَانَ قَاضِيًا فَقَضَى بِالْعَدْلِ فَبِالْحَرِيِّ أَنْ يَنْقَلِبَ مِنْهُ كَفَافًا فَمَا
أَرْجُو بَعْدَ ذٰلِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِي رِوَايَةِ رَزِينٍ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ لِعُثْمَانَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَا أَقْضِي
بَيْنَ رَجُلَيْنِ قَالَ فَإِنَّ أَبَاكَ كَانَ يَقْضِي فَقَالَ إِنَّ أَبِي لَوْ أَشْكَلَ عَلَيْهِ شَيْءٌ سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ أَشْكَلَ
عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ سَأَلَ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَإِنِّي لَا أَجِدُ مَنْ أَسْأَلُهُ وَسَمِعْتُ [illegible]
يَقُولُ مَنْ عَاذَ بِاللّٰهِ فَقَدْ عَاذَ بِعَظِيمٍ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ مَنْ عَاذَ بِاللّٰهِ فَأَعِيذُوهُ وَإِنِّي أَعُوذُ بِاللّٰهِ [illegible]
[illegible] روایت ہے [illegible] کہ عثمان بن عفان نے [illegible]
[illegible] امیر المومنین [illegible] عثمان نے [illegible]
[illegible] تحقیق [illegible] صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے [illegible]
[illegible] اس سے [illegible] سوائے اس کے [illegible]
نقل کی یہ ترمذی نے اور بیچ روایت رزین کے نافع سے یہ کہ ابن عمر نے کہا واسطے عثمان کے اے امیر المومنین [illegible]
بیچ دو آدمیوں کے [illegible] حضرت عثمان نے تحقیق باپ تمہارے تھے حکم کرتے کہا ابن عمر نے تحقیق [illegible]
پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اور اگر مشکل ہوتی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر کوئی چیز [illegible] جبریل [illegible]
[illegible] پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے [illegible] ساتھ اللہ کے پس تحقیق پناہ [illegible]

[illegible] سے [illegible] ساتھ اللہ کے [illegible] میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ اللہ کے اس سے کہ مقرر کروں تجھکو قاضی پس معاف کیا حضرت
عثمان نے ان سے [illegible] اور کہا کہ [illegible] قضا کی قبول کرے [illegible] قبول نہ کر یا [illegible] کا معاملہ ہے باب رزق
الولاۃ وھدایاھم باب بیچ بیان روزی والیوں کے اور [illegible] انکے [illegible] میں [illegible] مسلمانوں کے لئے کیا
[illegible] اسکا [illegible] بطریق تحفہ کے [illegible] پہلا [illegible] اسکا الفصل الاول عن ابی
[illegible] ما اعطیکم ولا امنعکم [illegible] قاسم اضع حیث امرت رواہ البخاری
[illegible] میں تم کو [illegible] ہوں [illegible] والا [illegible]
[illegible] صحابہ کے لوگوں میں [illegible]
[illegible] کے سبب [illegible] کی طرف [illegible] سے منع کرتا ہوں اسکے سبب
[illegible] بسبب امر اللہ تعالیٰ کے [illegible] معنی اس قول کے ہیں انما انا قاسم یعنی میں بانٹنے والا ہوں
[illegible] ہوں جہاں حکم کیا گیا ہوں وعن خولۃ الانصاریۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ان رجالا یتخوضون فی مال اللہ بغیر حق فلھم النار یوم القیامۃ رواہ البخاری اور روایت ہے خولہ انصاریہ سے کہا
[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق کتنے آدمی کہ تصرف کرتے ہیں مال خدا میں ناحق یعنی تصرف کرتے ہیں بیت المال میں اور زکوٰۃ و غنیمت میں
[illegible] اجرت [illegible] سے پس واسطے انکے آگ ہے دن قیامت کی نقل کی بخاری نے وعن عائشۃ قالت لما
استخلف ابو بکر [illegible] قد علم قومی ان حرفتی لم تکن تعجز عن مؤنۃ اھلی وشغلت بامر المسلمین فسیأکل آل ابی بکر
[illegible] رواہ البخاری اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہا جب خلیفہ کیے گئے ابو بکر صدیق کہا تحقیق جانتی ہے
[illegible] سب یعنی [illegible] سے یعنی میرا کسب کرنا عاجز نہ تھا کفایت کرنا قوت عیال میرے کا اور میں مشغول
کیا گیا [illegible] پس کھائیں گے اہل و عیال ابو بکر کے اس مال سے یعنی بیت المال سے اور کام و پیشہ کرے گا ابو بکر واسطے مسلمانوں
[illegible] مصالح و منافع مسلمانوں کے نقل کی یہ بخاری نے یعنی
[illegible] تو جو [illegible] مسلمانوں کے کاموں میں [illegible] اپنے کے
[illegible] تجارت کرتے تھے [illegible]
[illegible] تجارت [illegible] تجارت کرتے تھے [illegible]
[illegible] الفصل الثانی عن بریدۃ عن النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال من استعملناہ علی عمل فرزقناہ رزقا فما اخذ بعد ذلک فھو غلول رواہ ابو داود روایت ہے بریدہ سے نقل کی
[illegible] کہا جس شخص کو کہ عامل کیا ہم نے کسی کام پر اور دیا ہم نے اسکو رزق یعنی اجرت اس عمل کی پس جو چیز کہ لیگا
بعد اسکے یعنی زیادہ اپنی اجرت سے پس وہ خیانت ہے غنیمت میں نقل کی یہ ابو داؤد نے وعن عمر قال عملت علی عہد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فعملنی رواہ ابو داود اور روایت ہے حضرت عمر سے کہا کام کیا میں نے بیچ زمانہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس دی مجکو
[illegible] نقل کی یہ ابو داؤد نے وعن معاذ قال بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الیمن فلما سرت ارسل فی اثری

أَرْسَلَ فِي أَثَرِي فَرُدِدْتُ فَقَالَ أَتَدْرِي لِمَ بَعَثْتُ إِلَيْكَ لَا تُصِيبَنَّ شَيْئًا بِغَيْرِ إِذْنِي فَإِنَّهُ غُلُولٌ وَمَنْ يَغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِهٰذَا دَعَوْتُكَ فَامْضِ لِعَمَلِكَ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔ روایت ہے حضرت معاذ سے کہا بھیجا مجھ کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف یمن کے جب چلا میں بھیجا آدمی میرے پیچھے پس لوٹایا گیا میں، فرمایا کیا جانتا ہے تو کس واسطے بھیجا میں نے تیری طرف، نہ لے تو کوئی چیز بغیر اجازت میری کے، پس تحقیق وہ خیانت ہے اور جو خیانت کرے گا لائے گا اس چیز کو جو خیانت کی دن قیامت کے، واسطے اسی کے بلایا میں نے تجھ کو پس چلا جا اپنے کام پر۔ روایت کی یہ ترمذی نے۔ وَعَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ كَانَ لَنَا عَامِلًا فَلْيَكْتَسِبْ زَوْجَةً فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ خَادِمٌ فَلْيَكْتَسِبْ خَادِمًا فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَسْكَنٌ فَلْيَكْتَسِبْ مَسْكَنًا وَفِي رِوَايَةٍ مَنِ اتَّخَذَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَهُوَ غَالٌّ أَوْ سَارِقٌ۔ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ۔ اور روایت ہے مستورد بن شداد سے کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو ہو ہمارا عامل پس چاہیے کہ حاصل کرے ایک بیوی یعنی نکاح کرے یعنی اگر بیوی نہ ہو، پس اگر نہ ہو واسطے اس کے خادم یعنی غلام لونڈی پس چاہیے کہ حاصل کرے خادم، اور اگر نہ ہو واسطے اس کے گھر پس چاہیے کہ حاصل کرے ایک مکان، اور ایک روایت میں ہے جو شخص کہ لیوے سوا اس کے پس وہ خیانت کرنے والا ہے یا چور ہے۔ روایت کی یہ ابو داؤد نے۔ ف: یعنی حلال ہے عامل کو کہ لیوے بیت المال میں سے کہ اس کے تصرف میں ہے بقدر مہر بیوی کے اور لباس اس کے کے بقدر حاجت بغیر اسراف کے اور بقدر قیمت خادم اور مکان کے بقدر ضرورت کے، پس اگر لیوے زیادہ اس سے تو وہ حرام ہے۔ [illegible] اور زیادہ ہے اس کے لیے اجرت کہ گنجائش رکھتا ہو بیت المال۔ واللہ اعلم۔

وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ عَمِيرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ عُمِّلَ مِنْكُمْ لَنَا عَلَى عَمَلٍ فَكَتَمَنَا مِنْهُ مِخْيَطًا فَمَا فَوْقَهُ فَهُوَ غَالٌّ يَأْتِي بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اقْبَلْ عَنِّي عَمَلَكَ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَ سَمِعْتُكَ تَقُولُ كَذَا وَكَذَا قَالَ وَأَنَا أَقُولُ ذٰلِكَ مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ عَلَى عَمَلٍ فَلْيَأْتِ بِقَلِيلِهِ وَكَثِيرِهِ فَمَا أُوتِيَ مِنْهُ أَخَذَهُ وَمَا نُهِيَ عَنْهُ انْتَهَى۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَاللَّفْظُ لَهُ۔ اور روایت ہے عدی بن عمیرہ سے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے لوگو جو شخص کہ عامل کیا جاوے تم میں سے واسطے ہمارے اوپر کسی عمل کے، پس چھپاوے ہم سے ایک سوئی یا زیادہ اس سے یعنی تھوڑی چیز یا بہت، پس وہ خائن ہے، لاوے گا اس کو دن قیامت کے، پس کھڑا ہوا ایک شخص انصار میں سے اور کہا یا رسول اللہ قبول کیجئے مجھ سے اپنا عمل یعنی میں کام چھوڑتا ہوں، فرمایا کیا ہے یہ، کہا سنا میں نے آپ کو فرماتے تھے ایسا اور ایسا یعنی جو ابھی فرمایا، فرمایا اور میں کہتا ہوں اس بات کو اب بھی، جس کو ہم عامل کریں کسی کام پر پس چاہیے کہ لاوے تھوڑا اور بہت اس کا، پس جو کچھ دیا جاوے اس میں سے لیوے، اور جو کچھ منع کیا جاوے اس سے باز رہے۔ نقل کی یہ مسلم اور ابو داؤد نے اور لفظ ابو داؤد کے ہیں۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّاشِيَ وَالْمُرْتَشِيَ۔ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَهْ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ عَنْهُ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ عَنْ ثَوْبَانَ وَزَادَ وَالرَّائِشَ يَعْنِي الَّذِي يَمْشِي بَيْنَهُمَا۔ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہا لعنت کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رشوت دینے والے کو اور رشوت لینے والے کو۔ نقل کی یہ ابو داؤد اور ابن ماجہ نے، اور نقل کی یہ ترمذی نے عبد اللہ بن عمرو سے اور ابی ہریرہ سے، اور نقل کی یہ احمد اور بیہقی نے شعب الایمان میں ثوبان سے اور زیادہ کیا ہے ثوبان نے یہ کہ لعنت کی آنحضرت نے رائش کو یعنی جو کہ واسطہ ہو درمیان رشوت لینے والے اور رشوت دینے والے کے۔ ف: رشوت سے مراد وہ ہے کہ [illegible]

... دیا جاوے واسطے باطل کرنے حق کے اور ثابت کرنے باطل کے اور واسطے ثابت کرنے حق کے اور دفع کرنے ظلم کے نفس اپنے سے دیوے تو کچھ مضائقہ نہیں ہے ۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ أَرْسَلَ إِلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِ اجْمَعْ عَلَيْكَ سِلَاحَكَ وَثِيَابَكَ ثُمَّ ائْتِنِي قَالَ فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ فَقَالَ يَا عَمْرُو إِنِّي أَرْسَلْتُ إِلَيْكَ لِأَبْعَثَكَ فِي وَجْهٍ يُسَلِّمُكَ اللّٰهُ وَيُغْنِمُكَ وَأَزْعَبُ لَكَ زَعْبَةً مِنَ الْمَالِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا كَانَتْ هِجْرَتِي لِلْمَالِ وَمَا كَانَتْ إِلَّا لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ قَالَ نِعِمَّا بِالْمَالِ الصَّالِحِ لِلرَّجُلِ الصَّالِحِ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ وَرَوَى أَحْمَدُ نَحْوَهُ وَفِي رِوَايَتِهِ قَالَ نِعْمَ الْمَالُ الصَّالِحُ لِلرَّجُلِ الصَّالِحِ اور روایت ہے عمرو بن عاص سے کہا بھیجا کسی کو میری طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جمع کر لے اوپر اپنے ہتھیار اپنے اور کپڑے اپنے یعنی تیاری سفر کی کر پھر آ تو میرے پاس کہا عمرو نے پس آیا میں آنحضرت کے پاس یعنی تیار ہو کر اس حالت میں کہ آنحضرت وضو کرتے تھے فرمایا اے عمرو تحقیق بھیجا میں نے طرف تیری اور بلایا تجھ کو تاکہ بھیجوں میں تجھ کو ایک طرف میں کہ سلامت رکھے تجھ کو اللہ اور غنیمت دیوے تجھ کو اور دوں میں تجھ کو تھوڑا مال سے یعنی کچھ مال پس کہا میں نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ تھی ہجرت میری یعنی ہجرت اور چھوڑنا وطن کا واسطے مال کے نہ تھی ہجرت میری مگر واسطے اللہ کے اور رسول اس کے فرمایا اچھی چیز ہے مال اچھا واسطے مرد نیک کے روایت کی یہ شرح السنہ میں اور روایت کی احمد نے مانند اس کے اور بیچ روایت احمد کے یوں ہے کہ فرمایا اچھا ہے مال نیک واسطے مرد نیک کے ف یعنی ہجرت میری واسطے ایمان اور اطاعت کے تھا اور ہجرت عمرو بن العاص کی حبشہ سے تھی مدینہ کو ہجرت کے ساتویں سال ہجری میں اور مال اچھا وہ ہے کہ جو حلال سے پایا جاوے اور خرچ کیا جاوے بیچ بھلائیوں میں اور مرد نیک وہ ہے کہ حفاظت کرے حقوق خدا تعالیٰ کے اور حقوق بندوں کے ۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَفَعَ لِأَحَدٍ شَفَاعَةً فَأَهْدَى لَهُ هَدِيَّةً عَلَيْهَا فَقَبِلَهَا فَقَدْ أَتَى بَابًا عَظِيمًا مِنْ أَبْوَابِ الرِّبَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ۔ اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ سفارش کرے کسی کی سفارش کہ ایسی بات ہو یا اسباب خیر ہو پس بھیجے واسطے اس کے تحفہ عوض اس سفارش کے اور قبول کرے وہ اس تحفہ کو پس تحقیق آیا وہ ایک دروازہ بڑے میں دروازوں سود کے روایت کی یہ ابو داؤد نے ف [illegible] اسکے حال [illegible] ہے ۔

بَابُ الْأَقْضِيَةِ وَالشَّهَادَاتِ

بیچ بیان حکموں [illegible] اس [illegible] گواہی [illegible] ہے ۔

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ يُعْطَى النَّاسُ بِدَعْوَاهُمْ لَادَّعَى نَاسٌ دِمَاءَ رِجَالٍ وَأَمْوَالَهُمْ وَلٰكِنَّ الْيَمِينَ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي شَرْحِهِ لِلنَّوَوِيِّ أَنَّهُ قَالَ وَجَاءَ فِي رِوَايَةِ الْبَيْهَقِيِّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ أَوْ صَحِيحٍ زِيَادَةٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَرْفُوعًا لٰكِنَّ الْبَيِّنَةَ عَلَى الْمُدَّعِي وَالْيَمِينَ عَلَى مَنْ أَنْكَرَ ۔ اور روایت ہے ابن عباس سے [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر دیا جاوے آدمیوں کو [illegible] اپنا [illegible] معاملے [illegible] آدمیوں کے خون اور مال [illegible] البتہ [illegible] اگلی [illegible] روایت [illegible] ساتھ [illegible] اور [illegible] انکار [illegible] اور [illegible] ہے [illegible]

آئیہ رو ع س وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلٰی یَمِیْنِ صَبْرٍ وَّھُوَ فِیْھَا فَاجِرٌ یَّقْتَطِعُ بِھَا مَالَ امْرِیٍٔ مُّسْلِمٍ لَقِیَ اللّٰہَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَھُوَ عَلَیْہِ غَضْبَانُ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی تَصْدِیْقَ ذٰلِکَ اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَھْدِ اللّٰہِ وَاَیْمَانِھِمْ ثَمَنًا قَلِیْلًا اِلٰی اٰخِرِ الْاٰیَۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابن مسعود سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ قسم کھاوے کسی چیز پر جو کہ بیچ مجلس حاکم کے بیچ محبوس ہو کر اور وہ جو قسم کھانے میں جھوٹا کہ لیوے سبب قسم کے مال ایک شخص مسلمان کا ملاقات کرے گا اللہ تعالیٰ سے دن قیامت کے اور وہ اوپر اس کے غصے ہوگا پس نازل کی اللہ تعالیٰ نے واسطے سچ کرنے اس حکم کے یہ آیہ تحقیق لوگ کہ خریدتے ہیں ساتھ عہد اللہ کے اور قسموں اپنی کے مول تھوڑا آخر آیہ تک نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف صبر انکے معنی ہیں حبس اور لزوم اور مراد ہیں جس سے یہ ہے کہ حبس کرے سلطان ایک شخص کو یہاں تک کہ قسم کھاوے ساتھ اسکے کہ وہ لازم ہو واسطے صاحب اپنے کے جہت حکم حاکم کے اور حاصل یہ معنی ہیں کہ ہو اور مراد محلوف علیہ ہو واسطے یمین صبر یہ ہوا کہ حکم ہو قسم کا وہ جو محبوس ہو واسطے اور بعضوں نے کہا یمین صبر وہ ہے کہ قسم کھانیوالا اسکا یہ عمدًا جھوٹ کہتا ہو اور قطع کرنے مال مسلمان کا کرتا ہو اسی جہت سے فرمایا اور وہ فیہا فاجر الخ ع س وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَطَعَ حَقَّ امْرِیٍٔ مُّسْلِمٍ بِیَمِیْنِہٖ فَقَدْ اَوْجَبَ اللّٰہُ لَہُ النَّارَ وَحَرَّمَ عَلَیْہِ الْجَنَّۃَ فَقَالَ لَہٗ رَجُلٌ وَّاِنْ کَانَ شَیْئًا یَّسِیْرًا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ وَاِنْ کَانَ قَضِیْبًا مِّنْ اَرَاکٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی امامہ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ لیوے حق شخص مسلمان کا ساتھ قسم اپنی کے تحقیق واجب کی اللہ نے واسطے اسکے آگ اور حرام کی اوپر اسکے بہشت پس کہا واسطے انکے ایک شخص نے اور اگرچہ ہووے چیز تھوڑی یا رسول اللہ فرمایا اگرچہ ہو ایک لکڑی درخت پیلو سے یعنی مسواک نقل کی یہ مسلم نے ف واجب کی اللہ نے الخ اس کی تاویل دو طرح کی گئی ہے ایک تو یہ کہ محمول ہے اسکے حلال جاننے والے پر جب کہ مرجاوے اسی پر اور دوسرے یہ کہ وہ مستحق آگ کا ہے اور جائز ہے کہ معاف کیا جاوے اس سے اور حرام ہو اوپر اسکے داخل ہونا جنت کا اول وہلے میں ساتھ نجات پانیوالوں کے اور ذمی بھی مسلمان کے حکم میں داخل ہو ع

وَعَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ وَّاِنَّکُمْ تَخْتَصِمُوْنَ اِلَیَّ وَلَعَلَّ بَعْضَکُمْ اَنْ یَّکُوْنَ اَلْحَنَ بِحُجَّتِہٖ مِنْ بَعْضٍ فَاَقْضِیَ لَہٗ عَلٰی نَحْوِ مَا اَسْمَعُ مِنْہُ فَمَنْ قَضَیْتُ لَہٗ بِشَیْءٍ مِّنْ حَقِّ اَخِیْہِ فَلَا یَاْخُذَنَّہٗ فَاِنَّمَا اَقْطَعُ لَہٗ قِطْعَۃً مِّنَ النَّارِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ام سلمہ سے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واسطے اسکے نہیں کہ میں آدمی ہوں اور تحقیق تم جھگڑتے آتے ہو طرف میرے اور شاید کہ بعض تمہارا ہووے زیادہ زبان آور حجت بیان کرنے میں بعض سے پس حکم کرتا ہوں میں واسطے اسکے بموجب اس چیز کے کہ سنتا ہوں میں اس سے پس جو شخص کہ حکم کروں میں واسطے اسکے ساتھ کسی چیز کے حق بھائی اسکے سے پس نہ لیوے اس کو تحقیق اسکے نہیں کہ حکم کرتا ہوں میں واسطے اسکے ایک ٹکڑے کا آگ سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف میں آدمی ہوں یہ اشارہ ہے اوپر اسکے کہ سہو اور نسیان بیچ جنس آدمی کے ہے اور وضع بشری مقتضی ہے اسکی کہ نہ ادراک کرے امور کو سوائے ظاہر انکے کے یعنی میں آدمی ہوں عارض ہوتے ہیں مجھ پر احکام وعوارض بشری اور باقی چھوڑے گئے ہیں احکام جبلت کے سوائے اس چیز کے کہ تائید کیا [illegible] ہوں ساتھ وحی کے اور تعلیم کیا جاتا ہوں جانب حق سبحانہ سے حاصل یہ کہ میں بسبب ظاہر کے حکم کرتا ہوں جب تقریر کی کسی نے اسکا [illegible] اور [illegible] بیان حق میں سمجھا حق اسی کا ہے اور اسکو دلوا دیا تو وہ اسکو فی الحقیقت میں حلال نہ جانے بلکہ جانے کہ گویا آگ کا ٹکڑا ہے جو میں نے دیا پرہیز کرے اس سے ع ن

وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَبْغَضَ الرِّجَالِ اِلَی اللّٰہِ الْاَلَدُّ الْخَصِمُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے عائشہ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق سب مردوں میں بہت دشمن اللہ کے بہت سخت جھگڑنے والا ہے نقل کی یہ بخاری

اور مسلم نے ۔ وعن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضی بیمین وشاھد رواہ مسلم اور روایت ہے ابن عباس سے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا ساتھ قسم کے اور ایک شاہد کے نقل کیا یہ مسلم نے ف یعنی مدعی کے پاس ایک شاہد ہو تو مدعی سے بجائے ایک شاہد کے قسم لے لیجیے اور یہی مذہب ہے تینوں اماموں کا اور امام ابوحنیفہ کہتے ہیں کہ جائز نہیں حکم کرنا ساتھ شاہد اور قسم کے کیونکہ یہ زیادہ ہوگا جیسے کہ قرآن مجید سے ثابت ہوتا ہے اور زیادہ ہونا نسخ کتاب کا ساتھ خبر واحد کے احتمال ہے کہ یہ اس تخصیص ہے کہ آنحضرت نے حکم کیا ساتھ قسم کھانے مدعا علیہ کے بعد قائم کرنے مدعی کے ایک شاہد کو اور یہ جائز ہونے لگے کہ تمام حدیث سے یعنی یا نصب یا وجود ایک شاہد کا اور طلبی سے بخلاف حال میں ہوا اگر مدعی نے دو گواہ میں ہو تو قبول کیا جائے شاہد ساتھ بالاتفاق ۔ وعن علقمۃ بن وائل عن ابیہ قال جاء رجل من حضرموت ورجل من کندۃ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال الحضرمی یا رسول اللہ ان ھذا غلبنی علی ارض لی فقال الکندی ھی ارضی فی یدی لیس لہ فیھا حق فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم للحضرمی الک بینۃ قال لا قال فلک یمینہ قال یا رسول اللہ ان الرجل فاجر لا یبالی علی ما حلف علیہ ولیس یتورع من شیء قال لیس لک منہ الا ذلک فانطلق لیحلف فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما ادبر لئن حلف علی مالہ لیاکلہ ظلما لیلقین اللہ وھو عنہ معرض رواہ مسلم اور روایت ہے علقمہ بن وائل سے نقل کی اپنے باپ سے کہا آیا ایک شخص حضرموت کا اور ایک شخص کندہ قبیلہ میں سے طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی جھگڑتے ہوئے اور کہا حضرمی نے یا رسول اللہ تحقیق اس نے غلبہ کیا ہے مجھ پر زمین میں میری یعنی غصب کر لیا ہے اس کو پس کہا کندی نے وہ زمین میری ہے اور بیچ ہاتھ میرے ہے نہیں واسطے اس کے بیچ اس کے حق فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے حضرمی کے کیا تیرے پاس بینہ ہے کہا نہیں فرمایا پس واسطے تیرے ہے قسم اس کی یعنی مدعی علیہ کی کہا حضرمی نے یا رسول اللہ تحقیق شخص فاجر ہے نہیں پروا کرتا اوپر اس چیز کے کہ قسم کھاتا ہے سچ ہو یا جھوٹ اور نہیں پرہیز کرتا کسی چیز سے فرمایا نہیں واسطے تیرے اس سے مگر یہی یعنی قسم پس چلا یعنی کندی تاکہ قسم کھاوے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب پیٹھ پھیری اس نے اگر قسم کھاوے گا اوپر مال اس کے تاکہ کھاوے مال اس کا ازراہ ظلم کے البتہ ملاقات کرے گا اللہ تعالی سے اس حال میں کہ وہ اس سے منہ پھیرے ہوگا نقل کیا یہ مسلم نے ف پس چاہیے حاکم کو کہ تغلیظ کرے جیسے شافعیہ کے ہاں وضو کرنا قسم کھانے والا اور وقت خاص میں قسم کھانا جیسے بعد عصر روز جمعہ کے اور اتفاق ہے اس پر اور کہا نووی نے کہ اس میں کئی مسئلہ ہیں ایک تو یہ کہ قبضہ والا اولی ہے اجنبی سے کہ دعوی کرے اس پر دوسرا یہ کہ مدعی علیہ پر قسم لازم ہے جب کہ نہ اقرار کرے اور تیسرا یہ کہ قسم مرد فاجر کی قبول کی جاتی ہے مثل قسم عادل کے اور ساقط ہو جاتا ہے اس سے مطالبہ سبب قسم کے ۔ وعن ابی ذر انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من ادعی ما لیس لہ فلیس منا ولیتبوا مقعدہ من النار رواہ مسلم اور روایت ہے ابی ذر سے کہ انہوں نے سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو شخص دعوی کرے اس چیز کا کہ نہیں ہے اس کے لیے پس نہیں ہم میں سے یعنی ہمارے طریق پر نہیں اور چاہیے کہ طلب کرے ٹھکانا اپنا آگ میں نقل کیا یہ مسلم نے ف کہا بعضوں نے کہ یہ بطور زجر کے ہے ۔ وعن زید بن خالد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا اخبرکم بخیر الشھداء الذی یاتی بشھادتہ قبل ان یسالھا رواہ مسلم اور روایت ہے زید بن خالد سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ خبر دوں میں تم کو ساتھ بہتر گواہوں کے بہتر گواہوں میں وہ ہے کہ دیوے گواہی اپنی پہلے سوال کیے جانے کے گواہی سے نقل کیا یہ مسلم نے ف یعنی گواہی دے اور اظہار حق کرے پہلے اس کے کہ اس سے پوچھیں کہ تو گواہ ہے یا نہیں اور حدیث عمران میں جو آئی ہے مذمت اس قوم کے گواہی دیں بغیر طلب کے سو یہ واسطے ہے نزدیک بعض کے گواہی دینے کے گو بعد طلب کے گواہی کے

اُس سے اور بعد طلب کرنے گواہی کے دینا گواہی کا واجب ہے جیسا کہ گواہی کا مدعی نے نقل ہوا وہ ذکر کی پہلی حدیث خیر الشہداء کی تو تاویل اس کی یہ کہ محمول ہے اس پر کہ گواہی کسی کے حق کا اور حق صاحب حق نہیں جانتا کہ گواہ کون ہے پس خبر کر دے تاکہ ضائع نہ ہو حق اور دوسری تاویل یہ کہ بیچ حقوق خدا تعالیٰ کے ہے مانند زکوٰۃ و کفارات اور چاند دیکھنے اور وقف اور وصیتوں کے اور مانند ان کے پس جب اُن کا ذکر کیا حاکم کو ان چیزوں کا اور کبھی یہ تاویل کرتے ہیں کہ محمول ہے اوپر مبالغہ اور جلدی کرنے کے ادا شہادت میں بعد طلب کرنے کے اور مذمت گواہی دینے کے پہلے طلب کرنے گواہی کے محمول ہے غیر اس کے پر ت وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ يَجِيْءُ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ أَحَدِهِمْ يَمِيْنَهُ وَيَمِيْنُهُ شَهَادَتَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بہتر ہیں لوگوں کے قرن میرا یعنی صحابہ پھر وہ لوگ کہ متصل ہیں ان کے یعنی تابعین پھر وہ لوگ کہ متصل ہیں ان کے یعنی تبع تابعین پھر آوے گی ایک قوم کہ سبقت کرے گی گواہی ایک کی ان کے قسم اس کی سے اور قسم اس کی گواہی اس کی سے نقل کی بخاری اور مسلم نے **ف** یہ کنایہ ہے حرص کرنے سے اوپر گواہی اور قسم کے پس کبھی مقدم کرتا ہے اسکو اور کبھی اسکو اور یا تفسیر ہے واسطے سرعت شہادت اور قسم کے تا یہ کہ نہیں جانتا کہ ساتھ کس کے ان دونوں میں سے ابتدا کرے بسبب قلت پرواہ کرنے اس کے ساتھ دین کے اور بعضوں نے کہا یہ عبارت ہے جھوٹی شہادت سے اور قسم کا جھوٹ سے یا معنی یہ ہیں کہ … دیتا ہے اپنی گواہی کو ساتھ قسم کے کہتا ہے واللہ میں گواہ سچا ہوں اور کبھی قسم کو … آگے کرتا ہے اور گواہی کے بعد لاتا ہے وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَضَ عَلَى قَوْمٍ الْيَمِيْنَ فَأَسْرَعُوْا فَأَمَرَ أَنْ يُسْهَمَ بَيْنَهُمْ فِي الْيَمِيْنِ أَيُّهُمْ يَحْلِفُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے پیش کیا ایک قوم پر قسم کو … پس جلدی کی اُس قوم نے یعنی قسم کھانے میں پس حکم فرمایا یہ کہ قرعہ ڈالا جاوے درمیان ان کے بیچ کھانے قسم کے کہ کون سا ان میں سے قسم کھاوے نقل کی بخاری نے **ف** ظاہر عبارت سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ ایک شخص نے دعوی کیا ایک جماعت پر پس منکر ہوئی وہ جماعت پس حضرت نے اس جماعت کو حکم قسم کھانے کا فرمایا پس جلدی کی اس جماعت نے … پس قسم کھانے کی حضرت نے جماعت کو حکم فرمایا قرعہ ڈالیں اور قسم کھاوے وہ کہ جس کے نام قرعہ نکلے ولیکن شراح حدیث نے اس مسئلہ کی یہ صورت لکھی ہے کہ دو آدمیوں نے دعوی کیا ایک چیز کا تیسرے شخص پاس ہے اور نہیں ہیں ان دونوں کے پاس گواہ یا دونوں گواہ رکھتے ہیں اور وہ تیسرا شخص کہتا ہے کہ میں نہیں جانتا کہ کس کی ہے یہ چیز پس اس صورت میں حکم ان دونوں مدعیوں کا یہ ہے کہ قرعہ ڈالا جاوے ان میں پس جس کے نام پر قرعہ نکلے اُن دونوں میں سے وہ قسم کھا جاوے اور حکم کیا جاوے واسطے اُسکے ساتھ اس چیز کے اور یہ قسم یعنی شاید کہ اس جہت سے ہو کہ ہر ایک ان میں سے منکر ہے حق دوسرے کا اور حضرت علی سے ایک ایسی حدیث ہے اور شافعی کہتے ہیں کہ چیز کو بانٹ دیا جاوے اسی طرح یعنی تحقیق یہی ہے مذہب امام ابو حنیفہ کا کہ تقسیم کیا جاوے اُن دونوں مدعیوں میں آدھوں آدھ اور بعضوں نے کہا کہ امام احمد نے اور شافعی نے یہ ایک قول ہے دو قولوں میں سے مانند قول حضرت علی کے اور دوسرا قول اُن کا مانند قول ابو حنیفہ کے ہے اور حدیث علم مسئلہ کی آئی ہے اور موافق ہے مذہب ابو حنیفہ اور تابعین اُن کے واللہ اعلم

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ دوسری فصل

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيِّنَةُ عَلَى الْمُدَّعِيْ وَالْيَمِيْنُ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عمرو بن شعیب کی نقل کی اس نے باپ سے اپنے نقل کی اس نے دادا سے اپنے سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شاہد مدعی پر ہے اور قسم مدعی علیہ پر یعنی اگر منکر ہو وے اور طلب کرے مدعی قسم دینے اس کو نقل کی یہ ترمذی نے وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا إِلَيْهِ فِيْ مَوَارِيْثَ

لم تكن لهما بينة الا دعواهما فقال من قضيت له بشيء من حق اخيه فانما اقطع له قطعة من النار فقال الرجلان كل واحد منهما يا رسول الله حقي هذا لصاحبي فقال لا ولكن اذهبا فاقتسما وتوخيا الحق ثم استهما ثم ليحلل كل واحد منكما صاحبه وفي رواية قال انما اقضي بينكما برأيي فيما لم ينزل علي فيه رواه ابو داود اور روایت ہے ام سلمہ سے کہ نقل کی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بیچ مقدمہ دو شخصوں کے کہ جھگڑتے تھے آپ کے پاس حضرت کے بیچ مقدمہ میراث کے یعنی ہر ایک نے دعوی کیا ایک چیز کا کہ یہ میری ہے کہ میراث میں پہونچی ہے مجھکو اور دوسرے نے بھی ایسا ہی کہا ایسے تھے وہ دونوں کہ نہ تھے انکے لیے گواہ مگر دعویٰ انکا یعنی نرا دعویٰ ہی تھا بغیر گواہوں کے پس فرمایا جس شخص کے واسطے حکم کروں میں ساتھ کسی چیز کے حق بھائی اسکے سے یعنی حق اسکا نہو اور گواہ جھوٹے گذرانے یا قسم جھوٹی کھائے اور میں حکم ساتھ اسکے کروں پس سوائے اسکے نہیں کہ جدا کرتا ہوں میں واسطے اسکے ایک ٹکڑا آگ سے پس کہا دونوں شخصوں نے ہر ایک نے انمیں سے یا رسول اللہ حق میرا واسطے یار میرے کے ہے یعنی چھوڑا میں نے دعویٰ کرنا اسکا فرمایا کہ نہیں یعنی نہیں مقصود ہے یا چاہیے کہ نہیں یعنی ہر یہ کہ ہوا ایک چیز دو شخصوں کی بلا استقلال ولیکن جاؤ تم بانٹ لو یعنی آدھوں آدھ اور طلب کرو حق کو یعنی عدل کرو بانٹنے میں اور کرو تنازع غیر کا آدھوں آدھ پھر قرعہ ڈالو یعنی واسطے تعیین دونوں حصوں کے اگر واقع ہو تنازع تم دونوں میں تاکہ ظاہر ہو کہ کونسا دونوں حصوں کا واقع ہو بیچ حصہ ہر ایک کے تم دونوں میں سے اور لیوے ہر ایک تم میں سے اس چیز کو کہ نکلے قرعہ اسکو پس چاہیے کہ حلال کرے ہر ایک تم میں سے یار اپنے کو یعنی بخش کر حلال کرے حق اپنے کو کہ دوسرے کی طرف گیا ہو اور ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ فرمایا حضرت نے کہ حکم نہیں کرتا ہوں میں درمیان تم دونوں کے مگر ساتھ عقل و اجتہاد اپنے کے بیچ اس چیز کے کہ نہیں نازل کی گئی ہو وحی بیچ اسکے نقل کیا ابو داود نے وعن جابر بن عبد الله ان رجلين تداعيا دابة فاقام كل واحد منهما البينة انها دابته نتجها فقضى بها رسول الله صلى الله عليه وسلم للذي في يده رواه في شرح السنة اور روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہ دو شخصوں نے دعویٰ کیا ایک جانور کا پس قائم کیے ہر ایک نے انمیں سے شاہد اس پر کہ یہ جانور اسکا یعنی میرا ہے کہ جنایا ہے اسکو یعنی اسکی ماں میرے گھر جنا ہے اسکو اور تربیت کیا ہے اسکو پس حکم فرمایا ساتھ جانور کے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے واسطے اس شخص کے کہ بیچ ہاتھ اسکے تھا نقل کیا شرح السنہ میں ف کہا بعضوں نے کہ دلالت کرتی ہے یہ حدیث اوپر کہ گواہ قبضہ والے کے مقدم ہیں اوپر گواہوں غیر قابض کے مطلقا اور ظاہر یہ ہے کہ یہ صورت جسکے بیچ شرح السنہ میں لکھا ہے کہا علماء نے جب دعویٰ کیا دو شخصوں نے ایک جانور کا یا کسی چیز کا اور ہو بیچ قبضہ ایک کے ان دونوں میں سے پس اگر واسطے قابض کے گواہ نہ ہوں قسم دیا جائے وہ اور اگر کوئی گواہ قائم کرے دوسرا تو حکم کیا جائے واسطے اسکے ساتھ حق پس قائم کیے ہر ایک نے ان دونوں میں سے گواہ تو ترجیح دے جاویگی گواہ قابض کو اور کہا ہے حنفیہ نے کہ گواہ قابض کے نہ سنے جاویں اور وہ چیز واسطے خارج یعنی غیر قابض کے ہوگی مگر بیچ دعویٰ نتاج کے جب کہ دعویٰ کرے ہر ایک کہ یہ جانور مالک اسکے کے گھر جنا ہے اسکو اور قائم کرے گواہ اوپر دعوے اپنے کے تو حکم کیا جاوے ساتھ اسکے واسطے قابض کے اور اگر چیز دونوں کے قبضہ میں ہو اور دعویٰ کریں دونوں تو قسم دیے جاویں دونوں اور باقی چھوڑی جائے وہ چیز درمیان دونوں کے بحکم قبضہ کے اور اسی طرح اگر قائم کرے ہر ایک گواہ وعن ابي موسى الاشعري ان رجلين ادعيا بعيرا على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فبعث كل واحد منهما شاهدين فقسمه النبي صلى الله عليه وسلم بينهما نصفين رواه ابو داود وفي رواية له وللنسائي وابن ماجة ان رجلين ادعيا بعيرا ليست لواحد منهما بينة فجعله النبي صلى الله عليه وسلم بينهما اور روایت ہے ابی موسیٰ اشعری سے کہ دو شخصوں نے دعویٰ کیا

ایک اونٹ کا جھگڑا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے پس ایک شخص نے اُن دونوں میں سے دو دو گواہ بھی ساتھ اپنے لایا پس بانٹ دیا اسکو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے درمیان اُن دونوں کے آدھوں آدھ روایت کی ابو داؤد نے اور بیچ ایک روایت ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ کے یہ ہے کہ دو شخصوں نے دعویٰ کیا اونٹ کا نہ تھے اُنہیں سے کسی کے پاس شاہد پس کر دیا اسکو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے درمیان اُن دونوں کے

ف آدھوں آدھ کہا خطابی نے کہ شاید اونٹ دونوں کے قبضہ میں ہوگا کہتے ہوں ابن ہمام کہتے ہیں کیا تیسرے کے قبضہ میں ہو کہ وہ جھگڑا درمیان دونوں کے اور نہ تھے کسی کے پاس گواہ یہ کہ یہ قضیہ بیشتر دو معاملہ یہ کہ بیچ کہ گواہ ہیں دو گواہ جیسے متعارض گواہ ہیں دونوں کے اور دونوں استحقاق کے شبہ ہیں واسطے اُن کے پس معنی یہ ہیں کہ نہیں واسطے ایک کے اُن دونوں میں سے گواہ کہ ترجیح دینے والا اُس کا پس حکم کیا درمیان اُن دونوں کے آدھا آدھا اور ملک نے کہا یہ دلالت کرتی ہے اس پر کہ اگر دعویٰ کریں دو شخص ایک چیز کا نہ گواہ ہوں نہ کسی کے پاس واسطے ایک کے نہیں سے گواہ ہوں اور وہ چیز دونوں کے قبضہ میں یا نہ بیچ قبضہ ایک کے اُن دونوں میں سے آدھوں آدھ کیا جاوے درمیان اُن دونوں کے

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا فِي دَابَّةٍ وَلَيْسَ لَهُمَا بَيِّنَةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَهِمَا عَلَى الْيَمِينِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ دو شخص جھگڑتے بیچ ایک جانور کے اور نہ تھے اُن دونوں پاس شاہد پس فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے قرعہ ڈالو اوپر قسم کھانے کے نقل کی ابو داؤد اور ابن ماجہ نے **ف** یعنی جس کا قرعہ نکلے وہ قسم کھا لے اور وہ چیز لے لے

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ حَلَّفَهُ احْلِفْ بِاللّٰهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ مَا لَهُ عِنْدَكَ شَيْءٌ يَعْنِي لِلْمُدَّعِي رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واسطے ایک شخص کے کہ قسم دی اسکو یعنی ارادہ کیا قسم دینے کا قسم کھا تو ساتھ اللہ کے کہ نہیں کوئی معبود مگر وہ کہ نہیں واسطے اُس کے یعنی واسطے مدعی کے نزدیک تیرے کچھ نقل کی ابو داؤد نے

وَعَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ مِنَ الْيَهُوْدِ أَرْضٌ فَجَحَدَنِي فَقَدَّمْتُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلَكَ بَيِّنَةٌ قُلْتُ لَا قَالَ لِلْيَهُوْدِيِّ احْلِفْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِذًا يَحْلِفُ فَيَذْهَبُ بِمَالِي فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى إِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا الْآيَةَ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے اشعث بن قیس سے کہا تھی درمیان میرے اور درمیان ایک شخص یہودیوں میں سے ایک زمین مشترک پس انکار کیا اُس یہودی نے مجھ سے لیگیا میں اسکو پاس پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا حضرت نے کیا ہے واسطے تیرے شاہد کہا میں نے نہیں فرمایا واسطے یہودی کے قسم کھا تو کہا میں نے یا رسول اللہ اسوقت قسم کھا لیگا اور لیجائیگا مال میرا پس اُتاری اللہ تعالےٰ نے یہ آیت یعنی جو شخص اس طرح جیسے گذری حدیث ابن مسعود کی میں تحقیق وہ لوگ کہ خریدتے ہیں بیچ بدلے عہد اللہ کے اور قسموں اپنی کے مول تھوڑا آخر آیت تک نقل کی ابو داؤد اور ابن ماجہ نے **ف** باقی آیت یہ ہے

اولٰئک لا خلاق لہم فی الآخرۃ ولا یکلمہم اللہ ولا ینظر الیہم یوم القیامۃ ولا یزکیہم ولہم عذاب الیم اور مراد حضرت کی یہ ہے کہ اگرچہ میں حکم کرتا ہوں بموجب قسم ہی کے لیکن جو کوئی جھوٹی قسم کھا وے گا وبال اسکا اُس کی گردن پر پڑیگا اور درست نہیں ہوگا اسکے لیے آخرت میں جیسے کہ متعلق کلام سابق کا ہے

وَعَنْهُ أَنَّ رَجُلًا مِنْ كِنْدَةَ وَرَجُلًا مِنْ حَضْرَمَوْتَ اخْتَصَمَا إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَرْضٍ مِنَ الْيَمَنِ فَقَالَ الْحَضْرَمِيُّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ أَرْضِي اغْتَصَبَنِيْهَا أَبُوْ هٰذَا وَهِيَ فِي يَدِهِ قَالَ هَلْ لَكَ بَيِّنَةٌ قَالَ لَا وَلٰكِنْ أُحَلِّفُهُ وَاللّٰهِ مَا يَعْلَمُ أَنَّهَا أَرْضِي اغْتَصَبَنِيْهَا أَبُوْهُ فَتَهَيَّأَ الْكِنْدِيُّ لِلْيَمِيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْتَطِعُ أَحَدٌ مَالًا بِيَمِيْنٍ إِلَّا لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ أَجْذَمُ فَقَالَ الْكِنْدِيُّ هِيَ أَرْضُهُ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہے

اشعث سے کہ ایک شخص قوم کندہ سے اور ایک شخص حضرموت سے جھگڑتے ہوئے آئے حضرت کے پاس بیچ مقدمہ ایک زمین کے
یمن کی پس کہا حضرمی نے یا رسول اللہ تحقیق زمین میری چھین لی ہے مجھ سے اسکے باپ نے اور وہ زمین بیچ ہاتھ اسکے ہے یعنی اب فرمایا حضرت نے
حضرمی کو کیا تیرے پاس گواہ ہیں … کہا نہیں … لیکن قسم دلاتا ہوں اسکو … قسم کھائے کہ نہیں جانتا وہ کہ زمین میری ہے جو چھین لیا تھا اسکو
باپ اسکے نے پس … جو آمادہ ہوا واسطے کھانے کے فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے … نہیں کوئی مال … قسم کے مگر ملاقات کرے گا اللہ سے
اس حالت میں کہ … ہوگا یا … برکت ہوگا پس کہا کندی نے کہ وہ زمین اسکی ہے نقل کی یہ ابوداود نے وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ
اُنَیْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَکْبَرِ الْکَبَائِرِ الشِّرْکُ بِاللّٰہِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَیْنِ وَالْیَمِیْنُ الْغَمُوْسُ
وَمَا حَلَفَ حَالِفٌ بِاللّٰہِ یَمِیْنَ صَبْرٍ فَاَدْخَلَ فِیْہَا مِثْلَ جَنَاحِ بَعُوْضَۃٍ اِلَّا جُعِلَتْ نُکْتَۃً فِیْ قَلْبِہٖ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ
وَقَالَ ہٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے عبداللہ بن انیس سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بہت بڑا گناہوں میں
شرک کرنا ہے ساتھ اللہ کے اور نافرمانی ماں باپ کی اور قسم جھوٹی کھانی اور نہیں قسم کھاتا کوئی قسم کھانے والا ساتھ اللہ کے قسم صبر کی پس
اس قسم میں بات برابر پر مچھر کے یعنی تھوڑا سا جھوٹ اور خیانت مگر کیا جاتا ہے ایک نکتہ بیچ دل اسکے کے قیامت تک یعنی اور دل اسکا
اس … میں ظاہر ہو … نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے ف یمین غموس کہتے ہیں … جھوٹی قسم کھانے کو ایک گذشتہ
امر پر … مذہب میں کفارہ نہیں ہے بجز توبہ و استغفار کے اور … وعید واقع ہوا ہے ساتھ آگ کے چنانچہ اسی سبب سے اسکو غموس کہتے ہیں
کہ غوطہ دیتی ہے قسم کھانے والے کو آگ دوزخ میں غمس کہتے ہیں غوطہ دینے کو اور قسم صبر کہ … واقع ہوتی ہے اور ساتھ اسکے مال لوگوں کا لیتے ہیں
اسی قبیل سے ہے اور قسم صبر کی تفسیر پہلی فصل میں گذر چکی ہے اور … مثل اسکا ساتھ … غموس کے … ہوتا ہے اور قیامت تک یعنی … تک کا قید
میں سے ہے باقی رہتا ہے قیامت تک پھر مرتب ہوگا … اسکا اور عذاب … پس کیا حال ہے جب کہ ہو جھوٹ … اور ذکر کیں حضرت نے
تین چیزیں اور خاص کیا اخیر کو انمیں سے ساتھ وعید کے تاکہ جانا جائے کہ یہ بھی انھیں میں سے ہے اور داخل ہے اکبر کبائر میں … فرمایا بجز اسکے
کہ … حقیر جانیں اسکو … یہ … قول حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے یہ حدیث
خریم بن فاتک کے عدلت شہادۃ الزور بالاشراک باللہ ۴ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَحْلِفُ
اَحَدٌ عِنْدَ مِنْبَرِیْ ہٰذَا عَلٰی یَمِیْنٍ اٰثِمَۃٍ وَلَوْ عَلٰی سِوَاکٍ اَخْضَرَ اِلَّا تَبَوَّاَ مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّارِ اَوْ وَجَبَتْ لَہُ النَّارُ رَوَاہُ مَالِکٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ
وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے جابر سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں قسم کھاتا کوئی نزدیک منبر میرے کے کہ یہ ہے اور قسم جھوٹی
اگرچہ کھائے اوپر مسواک سبز … مگر … ٹھکانہ اپنے کی آگ میں یا فرمایا کہ واجب ہوتی ہے اسکے لیے آگ نقل کی یہ مالک نے اور ابوداود
اور ابن ماجہ نے ف … منبر … قید لگائی اسلیئے کہ وہ جگہ بزرگ ہے وہاں جھوٹی قسم کھانی بہت بڑا گناہ ہے … جھوٹی قسم کھانی
سو … اسلیے کہ وہ بہت حقیر چیز … شک ہونے کے … قیمت … ہے ۴ وَعَنْ خُرَیْمِ بْنِ
فَاتِکٍ قَالَ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃَ الصُّبْحِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَامَ قَائِمًا فَقَالَ عُدِلَتْ شَہَادَۃُ الزُّوْرِ بِالْاِشْرَاکِ بِاللّٰہِ
ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَرَاَ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ حُنَفَآءَ لِلّٰہِ غَیْرَ مُشْرِکِیْنَ بِہٖ رَوَاہُ
اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَرَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ عَنْ اَیْمَنَ بْنِ خُرَیْمٍ اِلَّا اَنَّ ابْنَ مَاجَۃَ لَمْ یَذْکُرِ الْقِرَاءَۃَ
اور روایت ہے خریم بن فاتک سے کہا نماز پڑھی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے صبح کی پس جب فارغ ہوئے کھڑے ہوئے … فرمایا کہ برابر کی گئی جھوٹی

گواہی ساتھ شرک کرنے کے ساتھ اللہ کے پھر پڑھی یہ آیت یعنی واسطے سند کے اس حکم کے بیان ہو سکے کہ بیشک ان کی برابری کا حکم جھوٹ سے اشتمال بہ جھوٹی گواہی کو دو حالتیں بچو عز نزول سے ہو [illegible] اس میں زیادہ ہے اس بات سے نہیں کیا بعض آیتیں کو وکوف ہے کہ گئے لائق شرک کے اور جھوٹ گواہی [illegible] کہ شرک جھوٹ بولنا اللہ پر ہے اور جھوٹی گواہی جھوٹ بولنا بندہ پر ہے ساتھ اس کے نہیں جانتا [illegible] اور جو کچھ نہ پائی جا سکتی [illegible] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تجوز شھادۃ خائن ولا خائنۃ ولا مجلود حدا ولا ذی غمر علی اخیہ ولا ظنین فی ولاء ولا قرابۃ ولا القانع مع اھل البیت رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب ویزید بن زیاد الدمشقی الراوی منکر الحدیث [illegible] روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہیں جائز گواہی [illegible] اور نہ گواہی اس شخص کی [illegible] تہمت کی اور نہ گواہی [illegible] یعنی [illegible] اور نہ [illegible] روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے اور یزید بن زیاد دمشقی راوی اس کا منکر الحدیث ہے [illegible] خیانت سے خیانت مراد ہے لوگوں کے مالوں میں جو کہ مشہور ہو ساتھ خیانت کے [illegible] اللہ تعالیٰ نے کہ بعض کہتے ہیں کہ مراد ساتھ خیانت کے یہاں فسق ہے مطلقاً خیانت ہو احکام شرع میں کہ امانت ہے خدا اور رسول کی [illegible] حد کی [illegible] سے مستثنیٰ کی [illegible] قبول شہادت سے [illegible] کی کیا ہو فسق [illegible] کبیرہ کا اور [illegible] بہتان زنا کا [illegible] گواہی کسی میں [illegible] اگرچہ وہ توبہ کرے اور یہی مذہب ہے امام ابوحنیفہ کا [illegible] دشمن کی اس میں [illegible] کہا جائے گواہی دشمن کی دشمن پر برابر ہے کہ بھائی اس کا نسبی ہو یا دینی اور [illegible] ایک شخص [illegible] طرف غیر آزاد کرنے والے اپنے کے [illegible] کہتے ہیں جھوٹ [illegible] ساتھ جھوٹ کے اور [illegible] مقبول نہیں اسلئے [illegible] جھوٹ [illegible] سبب [illegible] آزاد کرنے والے [illegible] اسطرح کہ دعویٰ کرے ساتھ جھوٹ کے کہ میں بیٹا فلانے کا یا بھائی فلانے کا ہوں [illegible] اسلئے کہ یہی فرق ہے [illegible] ساتھ [illegible] بیان کیا [illegible] وہ شخص [illegible] گواہی [illegible] اسلئے [illegible] طرف [illegible] گواہی دینے [illegible] اسلئے [illegible] گواہی باپ کی بیٹے کے واسطے [illegible] گواہی [illegible] فائدہ [illegible] گواہی [illegible] مقبول نہیں [illegible] یعنی [illegible] حدیث [illegible] وعن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تجوز شھادۃ خائن ولا خائنۃ ولا زان ولا زانیۃ

فائدہ [illegible] ملاحظہ [illegible] گواہی [illegible]

وَلَا ذِیْ غِمْرٍ عَلٰی اَخِیْہِ وَرَدَّ شَہَادَۃَ الْقَانِعِ لِاَھْلِ الْبَیْتِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی انہوں نے اپنے باپ سے اور انکے باپ نے انکے دادا سے اور انہوں نے نقل کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہیں جائز گواہی خیانت کرنیوالے مرد اور خیانت کرنے والی عورت کی اور نہیں جائز گواہی مرد زناکار کی اور عورت زناکار کی اور نہ دشمن کی دشمن پر اور رد کی حضرت نے گواہی خیانت کرنیوالوں کی سے تھا ایک گھروالوں کے واسطے انکے نقل کی ابوداؤد نے ف شرح اس حدیث کی بیچ فائدہ اوپر کی حدیث کے ذکر ہو چکی وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَجُوْزُ شَہَادَۃُ بَدَوِیٍّ عَلٰی صَاحِبِ قَرْیَۃٍ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہیں جائز گواہی جنگلی کی اوپر بستی والے بستی کے نقل کی ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ف جنگلی کی گواہی اسلیے نہیں جائز ہے کہ وہ نہیں جانتا ہے احکام شریعت کے اور کیفیت ادائے شہادت کی اور غالب ہوتا ہے نسیان اسپر پس اگر جانتا ہو کیفیت تحمل شہادت کی اور کیفیت ادا کی بغیر زیادہ و نقصان کے اور ہو وہ عادل ثابت عدالت سے تو جائز ہے شہادت اسکی اور امام مالک نے عمل کیا ہے ساتھ ظاہر اس حدیث کے یعنی جب تب بھی جائز نہیں کہتے ہیں گواہی جنگلی کی شہری پر اور اکثر علما کے نزدیک جائز ہے شہادت جنگلی عادل کی اوپر شہری کے اور حدیث کو حمل کرتے ہیں اس پر کہ جب نہ ہو مقید ساتھ پابندی صفات مذکورہ کے کہتے ہیں ۳ ع ح وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَضٰی بَیْنَ رَجُلَیْنِ فَقَالَ الْمَقْضِیُّ عَلَیْہِ لَمَّا اَدْبَرَ حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَلُوْمُ عَلَی الْعَجْزِ وَلٰکِنْ عَلَیْکَ بِالْکَیْسِ فَاِذَا غَلَبَکَ اَمْرٌ فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہے عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا درمیان دو شخصوں کے پس کہا اس شخص نے کہ حکم کیا گیا تھا اسپر جب پھیری اسنے پیٹھ یعنی چلا مجلس سے کفایت کرتا ہے مجھکو اللہ اور اچھا ہے کارساز پس فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ ملامت کرتا ہے نادانی پر ولیکن لازم ہے تجھ پر ہوشیاری پس جس وقت غلبہ کرے تجھ پر کوئی چیز پس کہہ کفایت ہے مجھکو اللہ اور اچھا ہے کارساز نقل کی ابوداؤد نے ف ملامت کرتا ہے مجھکو الخ اشارہ کی اسنے ساتھ اسکے کہ مدعی نے ناحق مال لیا مجھسے پس کہا اسنے حسرت کے یہ کلمہ اور ملامت کرتا ہے نادانی پر یعنی تقصیر و غفلت کرنی کار و بار میں پس لازم ہے تجھ پر یعنی لازم ہے احتیاط و ہوشیاری اسباب میں حاصل یہ کہ اللہ تعالیٰ نہیں راضی ہوتا ساتھ عجز کے لیکن باعث خبرداری و ہوشیاری کی ہے پس جو عاجز ہو اور کہے حسبی اللہ بلکہ ہونا خبردار و ہوشیار اور شاید کہ جس شخص پر حکم کیا حضرت نے تھا اسنے بیچ اسکے پس غصہ کیا اسپر نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے واسطے تقصیر کے اور کہا کہ تیرے تئیں کہنا حسبی اللہ نہیں لائق تھا تجھکو یہ کہ ہوشیاری کرتا اپنے معاملہ میں اور نقصان نہ کرتا اسمیں یعنی گواہ تیرے ہوں اور مانند اسکے کے اور سبب جب حاضر ہونے کے حکم کیلئے تو تیار ہوتا لیکن جب کہ عاجز ہوا تو اسوقت کہتا حسبی اللہ اور کہا جاتا ہے جبکہ میسر ہو طلب حصول امر کا اور اسباب کی احتیاط میں اور جبکہ نہ میسر ہو اسکا واسطے حصول امر کے تو ہوتا ہے معذور اسمیں پس کہے اسوقت حسبی اللہ ونعم الوکیل ۳ ع ح وَعَنْ بَہْزِ بْنِ حَکِیْمٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَبَسَ رَجُلًا فِیْ تُھْمَۃٍ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَزَادَ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ ثُمَّ خَلّٰی عَنْہُ اور روایت ہے بہز بن حکیم سے کہ نقل کی انہوں نے اپنے باپ سے اور انہوں نے نقل کی انکے دادا سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے قید کیا ایک شخص کو تہمت میں نقل کی ابوداؤد نے اور زیادہ کیا ترمذی اور نسائی نے کہ پھر چھوڑ دیا حضرت نے اسکو ف تہمت میں یعنی دعویٰ کیا تھا کسی نے اوپر اسکے پس قید کیا اسکو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے تاکہ معلوم ہو صدق دعوی مدعی کا ساتھ گواہوں کے پھر جب نہ ثابت ہوا الزام چھوڑ دیا حضرت نے اسکو اسلئے معلوم ہوا کہ قید کرنا احکام شرع سے ہے ۳ ع ح

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الزُّبَیْرِ قَالَ قَضٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْخَصْمَیْنِ یَقْعُدَانِ

بَيْنَ يَدَيِ الْحَاكِمِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤُدَ روایت ہے عبداللہ بن زبیر سے کہا حکم فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ دونوں مدعی اور مدعیٰ علیہ بیٹھیں برو برو حاکم کے نقل کیا اسکو احمد اور ابوداؤد نے ف کہا طیبی نے کہ نہیں ہے قاضی پر کوئی امر دشوار تر اور ترسناک تر اور جابری کرنے سے درمیان

خصموں کے مگر حق تعالیٰ مدد کرے اور محفوظ رکھے ۔ کِتَابُ الْجِهَادِ کتاب ہے بیچ بیان جہاد کے ف جہاد لغت میں کہتے ہیں مشقت کو اور شرع میں جہاد کہتے ہیں خرچ

کرنے طاقت کو بیچ لڑائی کفار کے ساتھ جان کے یا مدد کرنے کے ساتھ مال کے یا عقل کے یا بڑھانے بھیڑ کے یا سوا اسکے کے اور جہاد کرنا کافروں سے فرض

کفایہ ہے اگر نفیر عام نہ ہو اور اگر نفیر عام ہو اس طرح کہ ہجوم کریں کفار ایک شہر پر مسلمانوں کے شہروں سے تو ہوتا ہے جہاد کرنا فرض عین برابر ہے کہ ہو

نفیر کرنیوالا عادل یا فاسق پس واجب ہوتا ہے اوپر تمام اُس شہر والوں کے نفیر اور ایسی ہی اُن پر کہ قریب ہیں اُسکے اگر نہ کفایت کریں نکلنے والے

اُس شہر کے پاس کے ہر ایک گنہگار ہوں اسی طرح واجب ہوتا ہے اوپر تمام اہل اسلام کے مشرق و مغرب تک مانند تجہیز و تکفین میت کے اور نماز

جنازہ کے کہ واجب ہے اول میت کے اہل محلہ پر پس اگر عاجز ہوں وہ اُسکے کرنے سے تو واجب اُسکے شہر والوں پر ہے اور جہاد دنیا کا افضل ہے جہاد

جہاد کے بیچ اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ

اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَصَامَ رَمَضَانَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ جَاهَدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ جَلَسَ

فِيْ اَرْضِهِ الَّتِيْ وُلِدَ فِيْهَا قَالُوْا اَفَلَا نُبَشِّرُ النَّاسَ قَالَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ اَعَدَّهَا اللّٰهُ لِلْمُجَاهِدِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَا

بَيْنَ الدَّرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ فَاِذَا سَاَلْتُمُ اللّٰهَ فَاسْاَلُوْهُ الْفِرْدَوْسَ فَاِنَّهٗ اَوْسَطُ الْجَنَّةِ وَاَعْلَى الْجَنَّةِ وَفَوْقَهٗ

عَرْشُ الرَّحْمٰنِ وَمِنْهُ تَفَجَّرُ اَنْهَارُ الْجَنَّةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص ایمان

لایا ساتھ اللہ کے اور رسول اسکے کے یعنی ساتھ اُس چیز کے کہ لائی اللہ اور رسول کے پاس سے یعنی شریعت اور برپا کی نماز اور روزے رکھے رمضان کے

ہی لازم ہے اللہ پر یعنی از راہ فضل کے بسبب وعدے کے کہ داخل کرے اُسے بہشت میں یعنی پہلے ہی ساتھ نجات پانے کے چونکہ لا الہ الا ایمان کافی ہے واسطے

دخول کے لیے جہاد کرے بیچ راہ اللہ کے یا بیٹھا رہے بیچ وطن اپنے کے کہ پیدا کیا گیا اُس میں یعنی نہ جہاد کرے اور نہ ہجرت کرے کہا صحابہ نے

کیا نہ خوش خبری دیں ہم لوگوں کو فرمایا تحقیق بہشت میں سو درجے ہیں تیار کیا اُن کو اللہ نے واسطے جہاد کرنیوالوں کے بیچ راہ اللہ کے

درمیان دو درجوں کے ایسا فرق ہے جیسا درمیان آسمان و زمین کے پس جس وقت کہ مانگو تم اللہ سے یعنی جہاد پر یا کسی عمل پر پس مانگو اللہ سے فردوس

پس تحقیق فردوس وسط بہشت ہے یعنی افضل و فراخ تر بہشتوں کی ہے اور بلند تر بہشتوں کی ہے اور اوپر اُسکے عرش رحمان ہے یعنی چھت

بہشت کی ہے اور فردوس سے یعنی بیچ میں نکلتی ہیں اصول چار نہریں بہشت کی پانی اور دودھ اور شراب اور شہد کی نقل کی یہ بخاری نے ف اس میں نماز

اور روزہ کا لیا اور حج زکوٰۃ کا نہ کیا اس میں تنبیہ ہے اور عظیم شان اُنکے کے اور سبب اسکے کہ سب مسلمانوں پر بخلاف حج و زکوٰۃ کے سب

واجب نہیں مگر اُس پر کہ صاحب مال ہو اور استطاعت رکھتا ہو اور بیٹھا رہنا بیچ وطن کے دلالت کرتا ہے اُس پر کہ یہ حدیث فرمائی حضرت نے بعد فتح مکہ کے

اسلیے کہ ہجرت پہلے اسکے فرض تھی ہر مومن کے لیے ہے وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِيْ

سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ الْقَانِتِ بِاٰيَاتِ اللّٰهِ لَا يَفْتُرُ مِنْ صِيَامٍ وَّلَا صَلٰوةٍ حَتّٰى يَرْجِعَ الْمُجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مثل مجاہد بیچ راہ اللہ کے مانند مثل روزہ دار قیام کرنیوالے کے یعنی ساتھ نماز

طاعت عبادت کے پڑھنے والے کے خدا کی آیتوں کو نہیں تھکتا روزے سے اور نہ نماز سے یعنی نہیں تھکتا عبادت سے یہانتک کہ پھرے جہاد کرنیوالا

بیچ راہ اللہ کے طرف گھر کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اگرچہ مجاہد کو سستی ہوتی بعض اوقات میں بسبب سونے اور کھانے اور مانند اسکے کے

لیکن اسکے حکم میں ہے پس سستی نہیں کرتا ہے عبادت سے اسواسطے کہا جاتا ہے ثواب اسکو ہمیشہ جو غیر قائم رہے ہو وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انتدب اللہ لمن خرج فی سبیلہ لا یخرجہ الا ایمان بی وتصدیق برسلی ان ارجعہ بما نال من اجر او غنیمۃ او ادخلہ الجنۃ متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ضامن ہوا اللہ واسطے اس شخص کے کہ نکلا بیچ راہ اللہ کے یعنی جہاد کے لیے نہیں نکالا اسکو مگر ایمان لانے نے ساتھ میرے اور تصدیق کرنے نے میرے رسولوں کی یعنی واسطے رضا اور طلب رضا کے کہ نہ واسطے طلب دنیا اور دکھانے اور سنانے کے یہ کہ پھیر لاؤں اسکو ساتھ اس چیز کے کہ پایا ہے ثواب آخرت سے فقط یعنی بغیر غنیمت کے یا غنیمت سے یعنی ساتھ ثواب کے یا داخل کرونگا اسکو بہشت میں ساتھ سابقوں کے بغیر حساب و عذاب کے یا داخل کرونگا بعد موت کے پہلے روز قیامت کے یعنی جیسے کہ فرمایا ہے احیاء عند ربہم نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ لولا ان رجالا من المؤمنین لا تطیب انفسہم ان یتخلفوا عنی ولا اجد ما احملہم علیہ ما تخلفت عن سریۃ تغزو فی سبیل اللہ والذی نفسی بیدہ لوددت ان اقتل فی سبیل اللہ ثم احیی ثم اقتل ثم احیی ثم اقتل ثم احیی ثم اقتل متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے خدا کی کہ جسکے قبضے میں میری جان ہے اگر نہ ہوتے لوگ ایمان والے یعنی قبول نہیں کرتے خوش نہیں ہوتے نفس ان کے کہ پیچھے رہ جائیں مجھ سے اور نہیں پاتا ہوں میں سواری کہ سوار کروں میں انکو تو نہ پیچھے رہتا میں کسی لشکر کے جو لڑتا بیچ راہ اللہ کے قسم ہے اسکی البتہ دوست رکھتا ہوں میں یہ کہ مارا جاؤں میں بیچ راہ اللہ کے پھر زندہ کیا جاؤں میں پھر مارا جاؤں میں پھر زندہ کیا جاؤں میں پھر مارا جاؤں میں پھر زندہ کیا جاؤں میں پھر مارا جاؤں میں یعنی دوست رکھتا ہوں کہ پھر بار بار زندہ کیا جاؤں اور مارا جاؤں میں ہر بار ثواب جدید پاؤں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی میں ہمراہ ہر لشکر و فوج کے جنگ کافروں میں نہیں جاتا سو حسب سے کہ اگر ہمراہ ہر فوج کے جنگ کو جاتا تو البتہ بعضے مسلمان پیچھے رہ جاتے اور رہ جانا تو مجھ سے سبب بے سواری و بے سامانی کے اور میں قدر سواریاں رکھتا نہیں کہ انکو سوار کر کے ہمراہ لیجاؤں اور مسلمان بسبب پیچھے رہ جانے کے اور رہ جانے کے مجھ سے خوش نہیں ہوتے ہیں اور حسرت کھاتے ہیں اور دل شکستہ ہوتے ہیں کہ جن کے ساتھ محبت بہت ہے حالانکہ اسقدر پیارا دوست رکھتا ہوں میں کہ مارا جاؤں اور جیوں ہو وعن سہل بن سعد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رباط یوم فی سبیل اللہ خیر من الدنیا وما علیہا متفق علیہ اور روایت ہے سہل بن سعد سے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نگہبانی کرنی ایک دن کی بیچ راہ اللہ کے بہتر ہے دنیا سے اور اس چیز سے کہ دنیا پر ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ایک نسخہ میں بجائے علیہا کے فیہا ہے یعنی جو کچھ بیچ دنیا کے ہے مذکور ہے جو سرحد سے کافروں کی نگہبانی کرے بیچ راہ اللہ کے یا جہاد کی بہتر ہے دنیا سے اور اس چیز سے کہ دنیا میں ہے ؏ وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لغدوۃ فی سبیل اللہ او روحۃ خیر من الدنیا وما فیہا متفق علیہ اور روایت ہے انس سے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک صبح کو جانا بیچ راہ اللہ کے یا ایک شام کو جانا بہتر ہے دنیا سے اور اس چیز سے کہ دنیا میں ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی اسکی فضیلت و ثواب بہتر ہے تمام نعمتوں دنیا کے سے اسلیے کہ نعمتیں دنیا کی فانی ہیں اور نعمتیں آخرت کی باقی ؏ وعن سلمان قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول رباط یوم ولیلۃ فی سبیل اللہ خیر من صیام شہر وقیامہ وان مات جری علیہ عملہ الذی کان یعملہ واجری علیہ رزقہ وامن الفتان رواہ مسلم اور روایت ہے سلمان فارسی سے کہ سنا میں نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے کہ نگہبانی کرنی ایک دن اور رات کی جہاد میں بہتر ہے ایک مہینے کے روزے اور شب بیداری سے اور اگر مر جاوے تو جو کیا جاری ہوتا ہے ثواب اس عمل کا یعنی ہمیشہ پہنچتا رہتا ہے ثواب اسکے عمل کا کہ کرتا تھا زندگی میں اور جاری

کیا جاتا ہے یعنی رزق اُسکا یعنی طعام و شراب بہشت کے ہے اور اس میں یہ بات ہے کہ شہید فتنہ قبر سے محفوظ رہتے ہیں کہ فرشتہ عذاب کا ہو یا جال شیطان
نقل کیا ہے مسلم نے ۔ وَعَنْ اَبِیْ عَبْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اغْبَرَّتْ قَدَمَا عَبْدٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ
فَتَمَسَّہُ النَّارُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے ابی عبس سے کہا کہ فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں گرد آلودہ ہوئے دونوں قدم کسی بندے کے بیچ راہ اللہ کے
یعنی جہاد میں پھر پہونچے اسکو آگ نقل کیا ہے بخاری نے ف یہ کنایہ ہے اس سے کہ جہاد میں یعنی اس کے کہ جب گرد آلودہ ہونا قدموں کا
راہ جہاد میں کرنیوالا آگ دوزخ کا ہوا تو نفس جہاد کا کیا کچھ ثواب ہوگا وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَا یَجْتَمِعُ کَافِرٌ وَّقَاتِلُہٗ فِی النَّارِ اَبَدًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں جمع ہوتا کافر اور قاتل
اُسکا آگ میں کبھی نقل کیا ہے مسلم نے ف اس حدیث میں بشارت عظیم ہے اس کے لیے جو جہاد میں کسی کافر کو مارے وہ ہرگز دوزخ میں نہ جاوے گا اور
حقیقت میں یہ بیان فضیلت جہاد کا ہے اسلیے کہ جو کوئی جہاد کریگا غالب ہے کہ کسی کافر کو ماریگا اور جو کوئی جہاد کرے اور کسی کو نہ مار سکے اور قتل
نکیا اُسکی جزا بھی بہشت ہے وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ خَیْرِ مَعَاشِ النَّاسِ
لَھُمْ رَجُلٌ مُّمْسِکٌ عِنَانَ فَرَسِہٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ یَطِیْرُ عَلٰی مَتْنِہٖ کُلَّمَا سَمِعَ ھَیْعَۃً اَوْ فَزْعَۃً طَارَ عَلَیْہِ یَبْتَغِی الْقَتْلَ وَالْمَوْتَ
مَظَانَّہٗ اَوْ رَجُلٌ فِیْ غُنَیْمَۃٍ فِیْ رَاْسِ شَعَفَۃٍ مِّنْ ھٰذِہِ الشَّعَفِ اَوْ بَطْنِ وَادٍ مِّنْ ھٰذِہِ الْاَوْدِیَۃِ یُقِیْمُ الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتِی
الزَّکٰوۃَ وَیَعْبُدُ رَبَّہٗ حَتّٰی یَاْتِیَہُ الْیَقِیْنُ لَیْسَ مِنَ النَّاسِ اِلَّا فِیْ خَیْرٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے اُنہیں سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ
وسلم نے بہترین زندگانی لوگوں کی واسطے اُنکی زندگانی اُس شخص کی ہے کہ پکڑنے والا ہو باگ گھوڑے اپنے کی بیچ راہ خدا کے جلدی چلتا ہو اوپر پشت
گھوڑے کی جبکہ سنتا ہے آواز ڈر کی یا فریاد رسی چاہنے والے کی سوار ہوتا ہے گھوڑے پر یعنی طرف اُس آواز و فریاد رسی کی ڈھونڈتا پھرتا ہو مارے جانا
اور مرنا جگہ گمان موت کے یعنی ڈرتا نہیں ہے مرنے سے اور بھاگتا نہیں ہے بلکہ ڈھونڈتا پھرتا ہے اُسکو یا زندگانی اُس شخص کی کہ تھوڑی بکریوں میں
رہتا ہو بیچ چوٹی پہاڑ کے ان پہاڑوں میں سے یا رہتا ہو بیچ پیٹ کسی نالے کے ان نالوں میں سے قائم رکھتا ہو نماز کو اور دیتا ہو زکوٰۃ کو یعنی اگر وہ بکریاں حد نصاب کو
پہونچتی ہوں اور بندگی کرتا ہو پروردگار اپنے کی یہاں تک کہ آوے اسکو موت نہیں ہے لوگوں سے مگر بیچ بھلائی کے نقل کیا ہے مسلم نے ف مگر بیچ بھلائی کے
کہ نگاہ رکھتا ہے اُنکو اپنے شر سے اور نگاہ رکھتا ہے اپنے تئیں اُنکے شر سے اور ساتھ اُنکے خیر میں شریک ہے اور حاصل یعنی اس حدیث کے یہ رغبت دلانا ہے جہاد
کرنے دشمنان دین کے اور مجاہدہ نفس و شیطان کے اور اعراض و ترک لذات و شہوات کے اور تنبیہ ہے اسپر کہ اگر مخالطت رکھے لوگوں سے بیچ فائدہ دین اور تقویت
شریعت کے تو بہتر ہے اور الا گوشہ نشینی بہتر ہے اور کہا نووی نے کہ اس حدیث میں دلیل ہے واسطے اُنکے جو فضیلت دیتے ہیں گوشہ نشینی کو مخالطت پر اور اس میں
خلاف مشہور ہے کہ شافعی اور اکثر علما کہتے ہیں کہ اختلاط افضل ہے بشرطیکہ امید ہو سلامتی کی فتنوں سے اور مذہب ایک جماعت زہاد کا یہ ہے کہ گوشہ نشینی
افضل ہے اور دلیل پکڑی ہے انہوں نے ساتھ اس حدیث کے اور جواب دیا ہے جمہور نے کہ یہ محمول ہے اوپر زمانہ فتنوں کے یا اُس شخص کے حق میں ہے کہ نہ
سلامت رہیں لوگ اُس سے اور نہ صبر کرے وہ لوگوں کی ایذا پر اور تھے انبیا صلوات اللہ علیہم اور اکثر صحابہ اور تابعین اور علما اور زہاد مخلوط
رکھنے والے اور حاصل کرتے تھے منافع اختلاط کے مثل نماز جمعہ و جماعت و نماز جنازہ اور عیادت مریض اور سوا اُنکے کے ۔ وَعَنْ
زَیْدِ بْنِ خَالِدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَھَّزَ غَازِیًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَ غَازِیًا فِیْ اَھْلِہٖ فَقَدْ
غَزَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے زید بن خالد سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کہ سامان درست کر دیا جہاد کرنیوالے کا بیچ راہ اللہ کے پس تحقیق
جہاد کیا اُس نے یعنی حکم جہاد کرنیوالے کا رکھتا ہے اور شریک ہے بیچ ثواب جہاد کے اور جو کوئی خلیفہ ہو غازی کا بیچ اہل اُسکے کے یعنی خدمت کرے اُنکی تا آنے اُسکا

پس تحقیق جہاد کیا اسے نقل کیا بخاری اور مسلم نے وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُرْمَةُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ كَحُرْمَةِ أُمَّهَاتِهِمْ وَمَا مِنْ رَجُلٍ مِنَ الْقَاعِدِينَ يَخْلُفُ رَجُلًا مِنَ الْمُجَاهِدِينَ فِي أَهْلِهِ فَيَخُونُهُ فِيهِمْ إِلَّا وُقِفَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَأْخُذُ مِنْ عَمَلِهِ مَا شَاءَ فَمَا ظَنُّكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے بریدہ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حرمت عورتوں مجاہدوں کی اوپر بیٹھنے والوں کے یعنی جو کہ گھروں میں بیٹھے رہیں جہاد کے لیے نہیں نکلیں مانند حرمت ماؤں انکی کے ہے یعنی چاہیے کہ انکی عورتوں میں خیانت نہ کریں اور نظر بد سے نہ دیکھیں ایسا حرام جانیں انکو گویا مائیں انکی ہیں اور نہیں کوئی شخص بیٹھنے والوں میں سے کہ نیابت کرے ایک شخص کی مجاہدوں میں سے بیچ اہل اسکی کے یعنی اسکی بیوی یا لونڈی یا قرابتیوں کی پس خیانت کرے اسکی بیچ ان کے مگر کھڑا کیا جاوے گا وہ شخص واسطے مجاہد کے دن قیامت کے پس لیوے گا مجاہد اس کے عمل سے جو چاہے گا پس کیا ہے گمان تمہارا نقل کیا مسلم نے ف یعنی کیا گمان کرتے ہو بیچ رغبت کرنے مجاہد کے اسکی نیکیوں کے لینے میں اس مقام میں یعنی نہیں باقی چھوڑیگا اسکی نیکیوں میں سے کچھ [illegible] سے [illegible] نیکیاں [illegible] وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ بِنَاقَةٍ مَخْطُومَةٍ فَقَالَ هٰذِهِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ سَبْعُمِائَةِ نَاقَةٍ كُلُّهَا مَخْطُومَةٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی مسعود انصاری سے کہا آیا ایک شخص اونٹنی مہار کی ہوئی لے کر پس کہا یہ راہ خدا میں ہے یعنی جہاد کے لیے پس فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے واسطے تیرے بدلے اسکی کے دن قیامت کے سات سو اونٹنیاں ہونگی سب مہار کی ہوئی نقل کیا مسلم نے وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا إِلَى بَنِي لِحْيَانَ مِنْ هُذَيْلٍ فَقَالَ لِيَنْبَعِثْ مِنْ كُلِّ رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا وَالْأَجْرُ بَيْنَهُمَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی سعید سے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے روانہ کیا ایک لشکر کو طرف بنی لحیان کے کہ ایک بطن تھا قبیلہ ہذیل سے پس فرمایا چاہیے کہ اٹھے دو شخصوں میں سے ایک شخص یعنی ہر قبیلہ میں سے آدھے جاویں اور ثواب جہاد کا شریک ہوگا درمیان دونوں کے نقل کیا مسلم نے ف یعنی جو گھر میں بیٹھے گا انکے گھروں کے انکو بھی ثواب مجاہدوں کا سا ہوگا وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يَبْرَحَ هٰذَا الدِّينُ قَائِمًا يُقَاتِلُ عَلَيْهِ عِصَابَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ حَتّٰى تَقُومَ السَّاعَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہیگا یہ دین قائم ترقی میں رہیگا اس دین پر ایک جماعت مسلمانوں کی یعنی خالی نہیں رہیگی روی زمین جہاد سے کبھی یہاں تک کہ قائم ہو قیامت نقل کیا مسلم نے ف یعنی قریب ہو قائم ہونیکے کہا طیبی نے کہ جملہ یقاتل کا مستانفہ ہے بیان واسطے جملہ پہلے کے یعنی یہ دین ہمیشہ قائم رہیگا بسبب مقاتلہ اس جماعت کے اور غالب یہ ہے کہ اس زمانے میں وہ لوگ روم کے ہیں نصرہم اللہ وخذل اعدائہم وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُكْلَمُ أَحَدٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَنْ يُكْلَمُ فِي سَبِيلِهِ إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَجُرْحُهُ يَثْعَبُ دَمًا اللَّوْنُ لَوْنُ الدَّمِ وَالرِّيحُ رِيحُ الْمِسْكِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں زخمی کیا جاتا کوئی شخص بیچ راہ خدا کے اور اللہ خوب جانتا ہے اسکو کہ زخمی کیا جاتا ہے اسکی راہ میں مگر آوے گا وہ دن قیامت کے اس حال میں کہ اسکے زخم سے بہتا ہوگا خون رنگ خون کا ہوگا اور بو مشک کی نقل کیا بخاری اور مسلم نے وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ أَحَدٍ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ يُحِبُّ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا وَلَهُ مَا فِي الْأَرْضِ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا الشَّهِيدُ يَتَمَنّٰى أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا فَيُقْتَلَ عَشْرَ مَرَّاتٍ لِمَا يَرٰى مِنَ الْكَرَامَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی شخص کہ داخل ہو بہشت میں دوست رکھے پھر آنا طرف دنیا کے اور ہو واسطے اسکے جو چیز کہ زمین میں ہے مگر شہید آرزو کرتا ہے

پھر آنے کے دنیا میں دوبارہ جانے سے راضی نہیں ہے بسبب اس چیز کے کہ دیکھتا ہے بزرگی اور ثواب شہادت کا نقل کیا اس کو بخاری اور مسلم نے وعن مسروق قال سألنا عبد الله بن مسعود عن هذه الآية ولا تحسبن الذين قتلوا في سبيل الله أمواتا بل أحياء عند ربهم يرزقون الآية قال إنا قد سألنا عن ذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال أرواحهم في أجواف طير خضر لها قناديل معلقة بالعرش تسرح من الجنة حيث شاءت ثم تأوي إلى تلك القناديل فاطلع إليهم ربهم اطلاعة فقال هل تشتهون شيئا قالوا أي شيء نشتهي ونحن نسرح من الجنة حيث شئنا ففعل ذلك بهم ثلاث مرات فلما رأوا أنهم لن يتركوا من أن يسألوا قالوا يا رب نريد أن ترد أرواحنا في أجسادنا حتى نقتل في سبيلك مرة أخرى فلما رأى أن ليس لهم حاجة تركوا رواه مسلم روایت ہے مسروق سے کہا پوچھا ہم نے عبد اللہ بن مسعود سے معنی اس آیت کے نہ گمان کرو تم ان لوگوں کو جو مارے گئے بیچ راہ اللہ کے مردے بلکہ زندہ ہیں نزدیک پروردگار اپنے کے روزی دیے جاتے ہیں آخر آیت تک کہا تحقیق پوچھا ہم نے اس کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پس فرمایا ارواح ان کی بیچ شکم جانوروں پرندوں سبز رنگ کے ہیں واسطے ان کے قندیلیں ہیں لٹکائی ہوئی نیچے عرش کے کہ پھرتی ہیں بیچ بہشت میں سے جہاں چاہتے ہیں پھر ٹھکانا پکڑتے ہیں طرف ان قندیلوں کے پس جھانکتا ہے طرف ان کے پروردگار ان کا جھانکنا پس فرماتا ہے کیا چاہتے ہو تم کسی چیز کو عرض کرتے ہیں کس چیز کو چاہیں ہم حالانکہ ہم میوے کھاتے ہیں بہشت میں سے جہاں سے چاہتے ہیں پس کرتا ہے اللہ تعالیٰ یہ ساتھ ان کے یعنی پوچھتا ہے تین بار پس جب دیکھتے ہیں کہ نہیں چھوڑے جائیں گے پوچھنے سے یعنی جب جانتے ہیں کہ مراد اللہ تعالیٰ کی یہ ہے کہ کچھ چاہیں عرض کرتے ہیں اے پروردگار ہمارے چاہتے ہیں ہم کہ پھیری جاویں ہماری روحیں بیچ بدنوں ہمارے کے یعنی اور دنیا میں بھیجے جاویں تاکہ مارے جاویں ہم بیچ راہ تیری کے ایک بار اور پس جب دیکھتا ہے اللہ تعالیٰ کہ نہیں ان کو کچھ حاجت یعنی حاجت … چھوڑ دیے جاتے ہیں نقل کیا اس کو مسلم نے ف نہیں ان کو کچھ حاجت بسبب حاصل ہونے ثواب عظیم کے پہلی بار میں اور دوبارہ ہونا قتل کا ممکن نہ ہوگا اور اس کی حاجت نہیں ہے کہ ثواب شہید کا … چھوڑ دیے جاتے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ پوچھنا چھوڑ دیتا ہے … دوسرے بار بھی قتل چاہتے ہیں ثواب کے … سوال کرنا … بدنوں میں … جاویں راہ خدا میں دوبارہ … کلام سے قائم ہو … ساتھ واجب شکر کے بیچ مقابلہ نعمت کے کہ انعام کیا اللہ تعالیٰ نے ان کو حقیقت سوال … یا شاید کہ ان کے خیال میں آیا ہو کہ دوسرے بار بہتر و کامل تر افضل ہے پہلی بار سے بسبب قوت استعداد مناسب کے لیکن حق تعالیٰ نے جانا … کہ قتل ان سے ہو گی … حاجت نہیں ہے اس کی پس چھوڑ دیا پوچھنا ان سے تنبیہ … ارواح شہدا کی بیچ بدنوں جانوروں کے مانند … کے بیچ صندوقوں میں بسبب … کے اور یہ مقصد داخل کرنے ان کے بہشت میں ساتھ اس صورت کے ہے تعلق ساتھ ان کی … بیچ بدنوں جانوروں کے جگہ بیچ بہشت میں … اور لذت پاتی ہیں … ساتھ اس کے … بیچ قرب حضرت عزت کے اور جوار ملائکہ مقربین کے اور یہی مراد ہے اللہ تعالیٰ کے اس قول سے … یرزقون فرحین بما آتاھم اللہ من فضلہ اور اس سے ثابت نہیں ہوتا تناسخ … کہ تناسخ کے قائل ہیں ان کے نزدیک تناسخ اس کو کہتے ہیں کہ رجوع کرے ارواح بیچ اسی عالم کے بیچ بدنوں کے … کے دنیا … اس حدیث سے بھی … مذہب اہل سنت کا ہے ع وعن أبي قتادة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قام فيهم فذكر لهم أن الجهاد في سبيل الله والإيمان بالله أفضل الأعمال

فقام رجل فقال یا رسول اللہ أرأیت إن قتلت فی سبیل اللہ یکفر عنی خطایای فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نعم إن قتلت فی سبیل اللہ وأنت صابر محتسب مقبل غیر مدبر ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کیف قلت فقال أرأیت إن قتلت فی سبیل اللہ أیکفر عنی خطایای فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعم وأنت
صابر محتسب مقبل غیر مدبر إلا الدین فإن جبریل قال لی ذلک رواہ مسلم اور روایت ہے ابی قتادہ سے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے خطبہ فرمایا بیچ صحابہ کے پس ذکر کیا واسطے لوگوں کے یہ کہ جہاد فی سبیل اللہ اور ایمان ساتھ اللہ کے بہترین اعمال ہیں پس کھڑا ہوا ایک شخص
کہا یا رسول اللہ خبر دو تم مجھکو کہ اگر مارا جاؤں میں بیچ راہ اللہ کے کیا مٹائے جاوینگے مجھ سے گناہ میرے پس فرمایا اسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاں
اگر مارا جائے تو بیچ راہ اللہ کے اس حال میں کہ ہو تو صبر کرنیوالا اور طالب ثواب کا سامنے ہونے والا نہ پیٹھ پھیرنے والا پھر فرمایا کس طرح کہا تو نے کہا اس نے
کہ خبر دو تم مجھکو اگر مارا جاؤں میں بیچ راہ اللہ کے کیا مٹائے جاوینگے مجھ سے گناہ میرے پس فرمایا اسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاں اگر مارا
جائے تو اس حال میں کہ ہو تو صبر کرنیوالا طالب ثواب کا سامنے ہونے والا نہ پیٹھ پھیرنے والا مگر دین یعنی وہ دین نہیں بخشا جائیگا اسکی ادا کرنے کی صورت میں پس تحقیق
جبرئیل نے کہا واسطے میرے یعنی تمام کلام یہ کہا یا مگر دین نقل کی یہ مسلم نے ف بہترین اعمال ہونا ایمان کا تو ظاہر ہے اور جہاد افضل ہے باعتبار اعلاء کلمۃ اللہ کے
اور بیچ کوشش واسطے دین کے اور دینے جان کے اور اٹھانی مشقت کے اور نماز افضل ہے باعتبار عادت کے اور مشتمل ہونے کے عبادات کثیرہ کو اور مگر
دین کہا توربشتی نے کہ مراد دین سے یہاں حقوق مسلمانوں کے ہیں پس حاصل یہ کہ جہاد سے سب گناہ جھڑتے ہیں سوا حقوق العباد کے ع
وعن عبد اللہ بن عمرو بن العاص أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال القتل فی سبیل اللہ یکفر کل شیء إلا الدین
رواہ مسلم اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مارا جانا بیچ راہ خدا کے مٹا دیتا ہے ہر گناہ کو سوائے
دین کے نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی سوائے حقوق آدمیوں کے اور سیوطی نے لکھا ہے کہ شمار کیا گیا ہے دین میں بھی جیسا کہ علماء نے ہیں ع
وعن أبی ہریرۃ أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یضحک اللہ تعالی إلی رجلین یقتل أحدہما الآخر یدخلان
الجنۃ یقاتل ہذا فی سبیل اللہ فیقتل ثم یتوب اللہ علی القاتل فیستشہد متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے
کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہنستا ہے اللہ تعالی یعنی راضی ہوتا ہے اور متوجہ ہوتا ہے رحمت کے ساتھ دو شخصوں کے کہ قتل کرے ایک ان کا
دوسرے کو داخل ہوں دونوں بہشت میں لڑتا ہے یہ بیچ راہ خدا کے پس مارا جاتا ہے پس داخل ہوتا ہے بہشت میں پھر توبہ دیتا ہے اللہ قاتل کو یعنی کافر تھا
اور ایمان لایا پھر شہید کیا جاتا ہے یعنی پس داخل ہوتا ہے بہشت میں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وعن سہل بن حنیف قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم من سأل اللہ الشہادۃ بصدق بلغہ اللہ منازل الشہداء وإن مات علی فراشہ
رواہ مسلم اور روایت ہے سہل بن حنیف سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مانگتا ہے اللہ تعالی سے شہادت صدق سے
پہنچاتا ہے اللہ اسکو ساتھ مرتبہ شہداء کے اگرچہ مرے اپنے بچھونے پر یعنی بسبب صدق نیت کے ثواب شہیدوں کا پاتا ہے نقل کی یہ مسلم نے
وعن أنس أن الربیع بنت البراء وہی أم حارثۃ بن سراقۃ أتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا نبی اللہ ألا تحدثنی
عن حارثۃ وکان قتل یوم بدر أصابہ سہم غرب فإن کان فی الجنۃ صبرت وإن کان غیر ذلک اجتہدت
علیہ فی البکاء فقال یا أم حارثۃ إنہا جنان فی الجنۃ وإن ابنک أصاب الفردوس الأعلی رواہ البخاری
اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق ربیع بیٹی براء کی اور وہ ماں حارثہ کی تھی سراقہ کی آئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس پس کہا اے نبی اللہ کے کیا نہیں خبر

فرمایا تب پھول جانے کے سے اور تمام اسکی شہید ہو جانے پر دن بدر کے کما اسکا تیر بدن میں پہنچے گا کہ اسکا معلوم ہوا کہ بہشت میں جا کر ان میں اور گویا وہ جگہ خوش کہاں میں داخل ہوئے نہیں یعنی خوب داخل ہیں جیسے کہ سادات مومنوں کو فرمایا اور اعمال تحقیق قصہ پر کہنے میں بلند یعنی وہ جگہ بہشت میں اعلی تحقیق شہیدوں کے ساتھ درجہ اس کی اصل جو بروایت کی ہے بخاری نے **وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ انْطَلَقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ حَتَّى سَبَقُوا الْمُشْرِكِينَ إِلَى بَدْرٍ وَجَاءَ الْمُشْرِكُونَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُومُوا إِلَى جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوَاتُ وَالْأَرْضُ قَالَ عُمَيْرُ بْنُ الْحُمَامِ بَخٍ بَخٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَحْمِلُكَ عَلَى قَوْلِكَ بَخٍ بَخٍ قَالَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِلَّا رَجَاءَ أَنْ أَكُونَ مِنْ أَهْلِهَا قَالَ فَإِنَّكَ مِنْ أَهْلِهَا قَالَ فَأَخْرَجَ تَمَرَاتٍ مِنْ قَرَنِهِ فَجَعَلَ يَأْكُلُ مِنْهُنَّ ثُمَّ قَالَ لَئِنْ أَنَا حَيِيتُ حَتَّى آكُلَ تَمَرَاتِي هٰذِهِ إِنَّهَا لَحَيَاةٌ طَوِيلَةٌ قَالَ فَرَمَى بِمَا كَانَ مَعَهُ مِنَ التَّمْرِ ثُمَّ قَاتَلَهُمْ حَتَّى قُتِلَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہے انس سے کہا چلے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابی حضرت کے یعنی مدینہ سے غزوہ بدر کے لیے یہاں تک کہ سبقت کی مشرکوں پر طرف بدر کے یعنی پہونچے بدر میں پہلے کفار کے اور آئے مشرک یعنی بعد مسلمانوں کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو تم طرف بہشت کے کہ چوڑائی اسکا مانند چوڑائی آسمان و زمین کے کہا عمیر بن حمام انصاری نے خوب خوب پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا باعث ہوا تجھکو اوپر کہنے تیرے کے خوب خوب کہا عمیر نے قسم ہے اللہ کی یا رسول نہیں کہا میں نے مگر امید سے کہ ہوؤں میں اہل بہشت سے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پس تحقیق تو ہے اہل بہشت سے پس کہا راوی نے نکالیں عمیر نے کتنی ایک کھجوریں ترکش اپنی سے اور شروع کیا کھانا انمیں سے پھر کہا اگر زندہ رہا میں یہانتک کہ کھاؤں میں اپنی کھجوریں یعنی سب تو تحقیق یہ زندگی دراز ہے پھر پھینکیں کھجوریں کہ تھیں ساتھ اسکے پھر قتال کیا کافروں سے یہانتک کہ شہید ہوا نقل کی یہ مسلم نے **ف** کھڑے ہو طرف بہشت کے یعنی طرف عمل کے کہ سبب داخل ہونے بہشت کا ہے کہ جہاد ہے اور چوڑائی سے مراد بیان کرنا فراخی جنت کا ہے مشابہت دی ایسی چیز کے ساتھ کہ نہیں خلق کے کوئی چیز وسیع زیادہ اس سے نہیں تخصیص چوڑائی کی نسبت طول کے تا کہ معلوم ہو کہ جب چوڑائی ایسا ہوا تو طول کا کیا حال ہوگا کیا باعث ہوا تجھکو یعنی خیال کیا حضرت نے کہ یہ کلام صادر ہوا عمیر سے بغیر نیت اور فکر تامل کے مشابہ ساتھ قول کے کہ کہتے ہیں بطریق مزاح کے چنانچہ یا بخوف قتل کے کہا ہیں نے یعنی کیا عمیر نے اسکو اپنے سے کہ کہا قسم ہے اللہ کی الخ اور زندگی دراز ہے یعنی اگر سب کھجوریں کھاؤں تو دیر ہوگی انکا کھانا کرو ان اور جب تک جیتا رہوں تو شہید نہ ہونگا سو اس میں کہ بسبب شوق حصول شہادت کے زندگانی کو اور تاخیر قتال کو دراز جانا **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَعُدُّونَ الشَّهِيدَ فِيكُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَنْ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِيدٌ قَالَ إِنَّ شُهَدَاءَ أُمَّتِي إِذًا لَقَلِيلٌ مَنْ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ مَاتَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ مَاتَ فِي الطَّاعُونِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ مَاتَ فِي الْبَطْنِ فَهُوَ شَهِيدٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کس کو گنتے ہو تم شہید اپنے میں عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ جو شخص کہ مارا جاوے اللہ کی راہ میں پس وہ شہید ہے فرمایا تحقیق شہدا میری امت کے اس وقت البتہ کم ہونگے جو شخص مارا جاوے بیچ راہ اللہ کے پس وہ شہید ہے یعنی حقیقی اور جو شخص مرے راہ خدا میں یعنی نکلے جانے کے اپنی موت سے مرے پس وہ بھی شہید ہے اور جو شخص کہ مرے وبا میں پس وہ بھی شہید ہے اور جو شخص کہ مرے مرض پیٹ سے یعنی استسقا یا اسہال سے پس وہ بھی شہید ہے یعنی یہ بھی ثواب میں اور درجات میں شریک ہیں شہدائے حقیقی کے نہ بیچ احکام میں نقل کی یہ مسلم نے **وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ غَازِيَةٍ أَوْ سَرِيَّةٍ تَغْزُو فَتَغْنَمُ وَتَسْلَمُ إِلَّا كَانُوا قَدْ**

تعجلوا ثلثي أجرهم ويبقى لهم الثلث وإن لم يصيبوا غنيمة تم لهم أجرهم رواه مسلم اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی جماعت جہاد کرنے والی یا لشکر جہاد کرنے والا کہ جہاد کرے پس غنیمت لوٹ لاوے اور صحیح سالم آوے مگر تحقیق جلدی سے لے دو تہائی مزدوری اپنے کی اور نہیں کوئی جماعت جہاد کرنے والی یا لشکر جہاد کرنے والا کہ غنیمت نہ لاوے اور زخمی کیا جاوے یا مارا جاوے مگر پورا ہوتا ہے ثواب انکا نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی دو تہائی مزدوری اپنی کی غنیمت سے اور سلامت ہو اور باقی رہا ایک تہائی ثواب جہاد کا بروز قیامت کے دن پاویگا اور اس حساب سے جو کوئی سلامت آیا اور غنیمت نہ لایا ایک تہائی پایا اور دو تہائی باقی رہا اور جو کہ یعنی وہ کہ جس نے جہاد کیا پس قتل کیا گیا یا زخمی کیا گیا اور غنیمت ہاتھ نہ لگی تو ثواب سب کا پورا باقی رہا کہ آخرت میں پاویگا ع وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَغْزُ وَلَمْ يُحَدِّثْ بِهِ نَفْسَهُ مَاتَ عَلَى شُعْبَةٍ مِنْ نِفَاقٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مر جاوے اور جہاد نہ کیا اور نہ گذرا دل میں اسکے کہ جہاد کا ارادہ اپنے جی میں مرا اوپر ایک خصلت کے نفاق سے نقل کی یہ مسلم نے ف اور نہ گذرا یعنی قصد جہاد کا نہ کیا اور نہ کہا کاش کہ ہوتا میں جہاد کرنے والا پس تشبیہ ہے ساتھ منافقوں کے جو نہ رہ جاتے ہیں تشبیہ قوم منافقین کے ساتھ جو نہیں رکھتے نیت جہاد کی اور کہا نووی نے شرح مسلم میں کہ اس حدیث سے یہ مفہوم ہوا کہ جو کوئی نیت کرے کسی نیک عبادت کی پھر مر جاوے پہلے کرنے اسکے کے تو نہیں متوجہ ہوتی اس پر برائی اسقدر کہ متوجہ ہوتی ہے اس پر کہ مر جاوے بغیر نیت کرنے اسکے کے اور اختلاف کیا ہے علماء نے اس شخص کے حق میں کہ ادا ہو نماز اول وقت میں پھر تاخیر کرے اس کو بنیت ادا کرنے اسکے کے اور مر جاوے یا تاخیر کرے حج کو اسی طرح پس کہا بعضوں نے گنہگار ہوتا ہے دونوں صورتوں میں اور بعضوں نے کہا کہ نہیں گنہگار ہوتا دونوں صورتوں میں اور بعضوں نے کہا گنہگار ہوتا ہے حج میں نہ نماز میں انتہی اور اخیر قول موافق مذہب ہمارے کے ہے ع وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلْمَغْنَمِ وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلذِّكْرِ وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيُرَى مَكَانُهُ فَمَنْ فِي سَبِيلِ اللهِ قَالَ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی موسیٰ سے کہ آیا ایک شخص پاس حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اور عرض کیا کہ ایک شخص لڑتا ہے واسطے غنیمت ہاتھ لگنے کے اور ایک شخص لڑتا ہے واسطے ذکر کے یعنی تاکہ یاد کریں لوگ اور بہادر کہیں اور ایک شخص لڑتا ہے کہ دیکھا جاوے مرتبہ اسکا یعنی اپنی شجاعت دکھانے کے لیے لوگوں کو جو اسکو دیکھتے ہیں پس کون ہے بیچ راہ خدا کے یعنی مجاہد اللہ کی راہ کا کون ہے فرمایا جو شخص کہ لڑے تاکہ دین اللہ کا بلند ہو وہ بیچ راہ اللہ کے ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ع وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَعَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ فَدَنَا مِنَ الْمَدِينَةِ فَقَالَ إِنَّ بِالْمَدِينَةِ أَقْوَامًا مَا سِرْتُمْ مَسِيرًا وَلَا قَطَعْتُمْ وَادِيًا إِلَّا كَانُوا مَعَكُمْ وَفِي رِوَايَةٍ إِلَّا شَرِكُوكُمْ فِي الْأَجْرِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ وَهُمْ بِالْمَدِينَةِ قَالَ وَهُمْ بِالْمَدِينَةِ حَبَسَهُمُ الْعُذْرُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ جَابِرٍ اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک سے پس نزدیک ہوئے مدینہ سے پس فرمایا تحقیق مدینہ میں کتنے ایک لوگ ایسے ہیں کہ نہیں چلے تم کسی جگہ اور نہیں قطع کیا تم نے کوئی جنگل مگر کہ تھے وہ ساتھ تمہارے یعنی ساتھ دل اور محبت کے اگرچہ بظاہر تمہارے ساتھ نہ تھے اور ایک روایت میں آیا ہے یعنی بجائے اسکے کہ تھے ساتھ تمہارے بلکہ شریک ہیں تمہارے ثواب میں عرض کیا اصحاب نے یا رسول اللہ اور وہ مدینہ میں ہیں یعنی باوجودیکہ مدینہ میں ہیں اور نہیں نکلے پس کیونکر ہمارے ساتھ ثواب میں شریک ہیں فرمایا ہاں مدینہ میں ہیں یعنی باوجود اسکے شریک ہیں ثواب میں اسلیے کہ روکا انکو عذر نے یعنی سبب عذر کے کہ تمہارے ساتھ جہاد میں نہیں آئے نقل کی یہ بخاری نے اور نقل کی یہ مسلم نے جابر سے ف مدینہ میں بیٹھنے والے

بسبب عذر کے شریک تھے جہاد کرنے والوں کے ثواب میں اس لیے کہ واسطے ان کے بلا جہاد کرنے کے فضل ہے بسبب قول اللہ تعالیٰ کے وَفَضَّلَ اللّٰہُ الْمُجَاهِدِينَ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقَاعِدِينَ دَرَجَةً ﴿ع﴾ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَهُ فِي الْجِهَادِ فَقَالَ أَحَيٌّ وَالِدَاكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَفِيهِمَا فَجَاهِدْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ فَارْجِعْ إِلَى وَالِدَيْكَ فَأَحْسِنْ صُحْبَتَهُمَا اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہا آیا ایک شخص پاس پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اور پروانگی مانگی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے جہاد کرنے کی پس فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا زندہ ہیں ماں باپ تیرے کہا ہاں فرمایا پس بیچ انہیں کے جہاد کر یعنی انکی خدمت میں کوشش کر کہ حکم جہاد کا رکھتا ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور روایت مسلم کی میں یوں ہے کہ پس پھر جا طرف اپنے ماں باپ کے اور اچھی کر صحبت انکی یعنی خدمت گزاری اور ادائے حقوق انکے اچھی طرح کر ف شرح سنہ میں لکھا ہے کہ جب جہاد نفل ہو نہ نکلے اسکے لیے مگر باذن والدین کے جبکہ ہوں وہ مسلمان اور اگر جہاد فرض ہو تو نہیں حاجت انکے اذن کی اور اگر منع کریں وہ اسکو تو گنہگار ہونگے اور نکلے اور اگر ہوں کافر تو نکلے بغیر انکے اذن کے خواہ جہاد فرض ہو یا نفل اور اسی طرح نہ نکلے کسی عبادت نفل کے لیے مانند حج اور عمرہ وغیرہ کے اور نفل تو رکھے جب تک کہ ہوں ماں باپ مسلمان یا ایک ان کا بغیر اذن انکے ﴿ع﴾ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَلَكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عباس سے نقل کی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا دن فتح مکہ کے کہ نہیں ہجرت بعد فتح مکہ کے ولیکن جہاد اور نیت ہے اور جس وقت کہ بلائے جاؤ تم یعنی جہاد کے لیے پس نکلو یعنی تم سب نکلو باہر اور فرض ہونے کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف نہیں ہجرت الخ یعنی پہلے فتح مکہ کے فرض تھی ہجرت کرنی مکہ سے طرف مدینہ کے بلکہ دار الکفر سے اس پر کہ مسلمان ہو اسلیے کہ اہل دین تھے کم اور ضعیف تھے پس فرض کی گئی ہجرت تاکہ استعانت کریں اور زائل ہو دشمنی کا ڈر اور جب کہ فتح ہوا تو زائل ہوئی وہ علت اور فضیلت ہجرت کی وہاں سے موقوف ہوئی لیکن باقی ہے استحباب ہجرت کا واسطے جہاد کے یا طلب علم کے یا بھاگنے کے دار الکفر سے یا فتنہ سے [illegible] چھوڑنا وطن [illegible] ملک ولیکن جہاد اور نیت یعنی قصد جہاد کا یا اخلاص عمل حاصل ہے کہ ہجرت یعنی چھوڑنا وطن کا اور جانا مدینہ کو لازم تھا تحقیق منقطع ہوا مگر چھوڑنا وطن کا بسبب جہاد کے یا بسبب نیت صالح کے مانند بھاگنے کے دار کفار سے یا بدعت یا جہل سے یا فتنوں سے یا طلب علم کے لیے باقی ہے غیر منسوخ ﴿ع﴾

اَلْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ عَلَى مَنْ نَاوَأَهُمْ حَتَّى يُقَاتِلَ آخِرُهُمُ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ روایت ہے عمران بن حصین سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ ایک جماعت میری امت سے لڑتی رہیگی اظہار حق پر غالب اس شخص پر کہ دشمنی کرے انسے یہاں تک کہ قتال کرے گی آخر امت کی مسیح دجال سے نقل کی یہ ابوداود نے ف ایک جماعت الخ یعنی اہل روم [illegible] زمانے میں ہوگی [illegible] انکی قیامت تک آخر امت یعنی حضرت امام مہدی اور حضرت عیسیٰ اور تابع انکے دجال سے قتال کرینگے اسکو حضرت عیسیٰ اور بعد قتل اسکے کے جہاد نہیں ہونیکا اسلیے کہ یاجوج ماجوج تو بسبب [illegible] قتال انسے نہیں ہونیکا اور جب اللہ تعالیٰ ہلاک کرے گا انکو نہیں باقی رہیگا روی زمین پر کوئی کافر جب تک کہ حضرت عیسیٰ زندہ رہینگے زمین پر اور بعد وفات انکے [illegible] بعض [illegible] حضرت عیسیٰ کے مرجاوینگے سب مسلمان ساتھ ایک ہوا خوش کے اور باقی رہینگے کافر [illegible] کہ جب قیامت قائم ہوگی [illegible]

[illegible]

کے خروج دجال کا علامات ساعت سے ہے (ع) وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَّمْ یَغْزُ وَلَمْ یُجَہِّزْ غَازِیًا اَوْ یَخْلُفْ غَازِیًا فِیْ اَھْلِہٖ بِخَیْرٍ اَصَابَہُ اللّٰہُ بِقَارِعَۃٍ قَبْلَ یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے کہ نہ جہاد کیا اور نہ سامان درست کر دیا کسی جہاد کرنے والے کا یا نائب نہ ہوا کسی غازی کی پیچھے اس کے گھر والوں کے ساتھ خیر کے پہونچاویگا اللہ اسکو کوئی مصیبت سخت پہلے روز قیامت کے نقل کی یہ ابوداود نے (ع) وَعَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ جَاھِدُوا الْمُشْرِکِیْنَ بِاَمْوَالِکُمْ وَاَنْفُسِکُمْ وَاَلْسِنَتِکُمْ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے انس سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہاد کرو تم مشرکین سے ساتھ مالوں اپنے کے اور جانوں اپنی کے اور زبانوں اپنی کے نقل کی یہ ابوداود اور نسائی اور دارمی نے (ف) جہاد کرنا ساتھ مال اور جان کے یہ ہے کہ خرچ کرے مال جہاد میں اور فدا کرے جان اپنی یا سپاہی زخمی ہو اور زبان کا جہاد یہ ہے کہ مذمت کرے انکے دین کی اور دین باطل کی اور بد دعا کرے انپر کہ وہ ذلیل ہوں اور شکست پاویں اور ڈراوے انکو ساتھ قتل و قید کرنے کے اور مانند اسکے کے اور دعا کرے مسلمانوں کے فتح کی اور غنیمت ہاتھ لگنے کے اور رغبت دلاوے لوگوں کو جہاد کی (ع) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَفْشُوا السَّلَامَ وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَاضْرِبُوا الْھَامَ تُوْرَثُوا الْجِنَانَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ کہا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے افشا کرو سلام یعنی سلام کرو آشنا و ناآشنا پر اور کھلاؤ کھانا اور مارو کھوپڑی کفار کی یعنی جہاد کرو وارث کیے جاؤگے بہشتوں کے یعنی بہشتیں ملیں گی نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے (ع) وَعَنْ فَضَالَۃَ بْنِ عُبَیْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کُلُّ مَیِّتٍ یُخْتَمُ عَلٰی عَمَلِہٖ اِلَّا الَّذِیْ مَاتَ مُرَابِطًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَاِنَّہٗ یُنْمٰی لَہٗ عَمَلُہٗ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ وَیَاْمَنُ فِتْنَۃَ الْقَبْرِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤدَ وَرَوَاہُ الدَّارِمِیُّ عَنْ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ اور روایت ہے فضالہ بن عبید سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر میت ختم کیا جاتا ہے اوپر عمل اپنے کے یعنی کل اسکا تمام ہو گیا ہے بعد مرنے کے عمل نہیں بڑھتا یعنی نہ اسکے لیے ثواب جدید نہیں لکھا جاتا مگر وہ شخص کہ مرا وہ حالت چوکیداری کے بیچ راہ اللہ کے پس تحقیق شان یہ ہے کہ بڑھایا جاتا ہے واسطے اسکے عمل اسکا قیامت تک اور امن میں رہتا ہے فتنہ قبر سے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود نے اور نقل کیا اسکو دارمی نے عقبہ بن عامر سے (ف) بڑھایا جاتا ہے عمل اسکا یعنی پہونچتا رہتا ہے اسکو ہر لحظہ ثواب جدید اسلئے کہ اُسنے فدا کی جان اپنی بیچ اس چیز کے کہ عود کرتا ہے نفع اسکا طرف مسلمین کے وہ احیاء دین کا ہے ساتھ منع کرنے دشمنوں کے کہ وہ کفار ہیں (ع) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ قَاتَلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فُوَاقَ نَاقَۃٍ فَقَدْ وَجَبَتْ لَہُ الْجَنَّۃُ وَمَنْ جُرِحَ جُرْحًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَوْ نُکِبَ نَکْبَۃً فَاِنَّھَا تَجِیْءُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ کَاَغْزَرِ مَا کَانَتْ لَوْنُھَا الزَّعْفَرَانُ وَرِیْحُھَا الْمِسْکُ وَمَنْ خَرَجَ بِہٖ خُرَاجٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَاِنَّ عَلَیْہِ طَابَعَ الشُّھَدَاءِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہے معاذ بن جبل سے کہ انہوں نے سنا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو شخص کہ لڑا بیچ راہ اللہ کے بقدر فواق ناقہ کے پس تحقیق واجب ہوا واسطے اسکے بہشت یعنی ابتداء اور جو شخص کہ زخمی کیا گیا زخمی ہونا یا پہونچا ساتھ ہتیار دشمن کے بیچ راہ اللہ کے یا مصیبت پہونچی اسکو بیماری یا غیر دشمن سے مصیبت پہونچا ہو پس تحقیق وہ زخم آوے گا دن قیامت کے مانند بہت ہونے اس چیز کے کہ پایا جاتا تھا دنیا میں یعنی جیسے کہ وہ زخم بہت تر تھا دنیا میں ہوگا رنگ اسکا زعفران کا ہوگا اور بو اسکی مشک کی اور وہ شخص کہ نکلا اسکے پھوڑا بیچ راہ اللہ کے پس تحقیق اوپر پھوڑے پر مہر ہے شہیدوں کی یعنی علامت شہیدوں کی ہوگی تا کہ پہچانا جاوے کہ اسنے سعی کی تھی بیچ حق دین کے پس پاویگا جزا مجاہدین کی نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی نے (ف) فواق کہتے ہیں درمیان دو دوہنے اونٹنی کے فرق ہوتا ہے یعنی ایک بار

دیوے واسطے دشمن کا اور دعا یہ ہے کہ آنکو تھوڑی سی دیر بھی پھر دو بار دوہنے کے درمیان جو وقت ہے اُس قدر بھی اور یہ بیان واسطے فضیلت کم مدت کے ہے اور مراد اس سے قلیل ہے وقت

وَعَنْ خُرَيْمِ بْنِ فَاتِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَنْفَقَ نَفَقَةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كُتِبَ لَهٗ بِسَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے خریم بن فاتک سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ خرچ کرے کچھ خرچ بیچ راہ خدا کے یعنی جہاد میں لکھا جاتا ہے واسطے اسکے ثواب سات سو چند نقل کی یہ ترمذی اور نسائی نے ف یہ اوفیٰ درجہ ہے اور اللہ جسکو چاہتا ہے زیادہ بھی اس سے ثواب دیتا ہے

وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الصَّدَقَاتِ ظِلُّ فُسْطَاطٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمَنِيْحَةُ خَادِمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ طَرُوْقَةُ فَحْلٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابو امامہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین صدقوں کا سایہ خیمہ کا ہے کہ دیا جاوے بیچ راہ اللہ کے یعنی مجاہد کو دے یا عاریۃً کے طور دینا خادم کا بیچ راہ خدا کے یعنی ہبہ کر دے یا عاریۃً دے یا بیچ راہ اللہ کے دینا اونٹنی کا کہ جست کرے اسپر نر یعنی ایسی اونٹنی کہ اس سن کو پہونچے ہو کہ نر جست کرتا ہو اسپر یعنی افضل ہے کہ ایسی اونٹنی راہ خدا میں دیوے اسکے سواری کے لیے نقل کی یہ ترمذی نے

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَلِجُ النَّارَ مَنْ بَكٰى مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ حَتّٰى يَعُوْدَ اللَّبَنُ فِي الضَّرْعِ وَلَا يَجْتَمِعُ عَلٰى عَبْدٍ غُبَارٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَزَادَ النَّسَائِيُّ فِيْ اُخْرٰى فِيْ مَنْخِرَيْ مُسْلِمٍ اَبَدًا وَفِيْ اُخْرٰى لَهٗ فِيْ جَوْفِ عَبْدٍ اَبَدًا وَلَا يَجْتَمِعُ الشُّحُّ وَالْاِيْمَانُ فِيْ قَلْبِ عَبْدٍ اَبَدًا اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں داخل ہوگا آگ میں وہ شخص کہ رویا خوف خدا سے یہانتک کہ عود کرے دودھ تھنوں میں یعنی جیسے یہ محال ہے ویسا ہی وہ اور نہ جمع ہوگا اوپر بندے کے غبار بیچ راہ اللہ کے اور دھواں دوزخ کا یعنی جو کوئی غبار آلودہ جہاد و خدا میں ہو دھواں دوزخ کا اسکو نہیں پہونچتا یعنی مجاہد دوزخ میں نہ جاوے گا نقل کی یہ ترمذی نے اور زیادہ کیا نسائی نے اور روایت میں بیچ دونوں نتھنوں مسلمان کے کبھی یعنی غبار اور دھواں دوزخ کا مسلمان کی ناک میں جمع نہ ہوگا اور ایک اور روایت نسائی کی میں بیچ پیٹ بندے کے کبھی یعنی غبار اور دھواں جمع نہ ہوگا اور نہیں جمع ہوتا بخل اور ایمان کامل بیچ دل بندے کے کبھی ف یہانتک کہ عود کرے الخ اسکو تعلیق بالمحال کہتے ہیں یعنی جیسے کہ دودھ کا پھر تھن میں جانا محال ہے ویسا ہی اسکا دوزخ میں جانا محال ہے

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَيْنَانِ لَا تَمَسُّهُمَا النَّارُ عَيْنٌ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ وَعَيْنٌ بَاتَتْ تَحْرُسُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو آنکھیں ہیں کہ نہیں لگیگی انکو آگ ایک وہ آنکھ کہ روئی خوف خدا سے اور دوسری وہ آنکھ کہ رات گذاری نگہبانی کرتی ہوئی بیچ راہ خدا کے یعنی رات کو مجاہدوں کی نگہبانی کرتی رہی کفار سے نقل کی یہ ترمذی نے

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِعْبٍ فِيْهِ عُيَيْنَةٌ مِنْ مَاءٍ عَذْبَةٌ فَاَعْجَبَتْهُ فَقَالَ لَوِ اعْتَزَلْتُ النَّاسَ فَاَقَمْتُ فِيْ هٰذَا الشِّعْبِ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَفْعَلْ فَاِنَّ مُقَامَ اَحَدِكُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهٖ فِيْ بَيْتِهٖ سَبْعِيْنَ عَامًا اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ وَيُدْخِلَكُمُ الْجَنَّةَ اُغْزُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ قَاتَلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فُوَاقَ نَاقَةٍ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا گذرا ایک شخص صحابیوں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ ایک درہ کے کہ اسمیں تھا ایک چشمہ پانی شیرین کا پس خوش آیا وہ اسکو اور کہا کاش کہ الگ ہوجاؤں میں لوگوں سے اور رہوں اس درے میں پھر ذکر کی یہ بات پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس فرمایا نکر تو ایسا کیونکہ تحقیق کھڑا ہونا ایک تمہارا بیچ راہ اللہ کے بہتر ہے نماز اسکی سے گھر میں ستر برس تک

دوست رکھتا ہو ترک کیے تلف شانہ کے اسباب سے یعنی ... اور قتل سے گناہ بہشت میں بغیر ... جہاد ... حدیث کہ ... اسکی ...
اللہ کے بندے ... گوشہ نشینی ... واسطے ان کے بہشت نقل کی یہ ترمذی نے ف شرح میں مذکور ہے
کہ ... میں مثال ہے اس روایت کی فرمایا حضرت نے مقام ... فی سبیل اللہ افضل عند اللہ من عبادۃ ستین سنۃ
اور ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ سبب گوشہ گزینی کے لوگوں سے اور سبب عبادت کے کوہستان میں ... ہوتی
اعتقاد ... ہیں اگر جہاد فرض ... میں واجب تھا اور ترک کرنا واجب کا ساتھ نفل کے ... ہو ... کیا جاوے
اور پہنچنا کمال اور قتل ہونے بہشت کے ... پہلے داخل ہوں گے اور یہ حدیث دلیل ہے ... فضیلت ... گوشہ گزینی خصوصا
بیچ زمانہ سعادت نشان آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ... گوشہ گزینی افضل ہوتی ہے بعد زمانہ آنحضرت کے وقت فتنہ کے ع
وَعَنْ عُثْمَانَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ رِبَاطُ یَوْمٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ خَیْرٌ مِّنْ أَلْفِ یَوْمٍ فِیْمَا سِوَاہُ مِنَ
الْمَنَازِلِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہے حضرت عثمان سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا ایک چوکیداری کرنی سرحد کفر کی
دن کی بیچ راہ اللہ کے بہتر ہے ہزار روزے غیر اس چوکیداری کے مراتب سے نقل کی یہ ترمذی اور نسائی نے ف مراتب سے
خاص کیا گیا ... جہاد ... ہو سکے اور ظاہر یہ حدیث ... کے حق میں ہے کہ واجب ہو ... چوکیداری ... مشغول ہونا اسکا غیر ...
سے بہتر ہے ... بھی ہو کہ اسکو بھی رباط کہتے ہیں ع وَعَنْ أَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عُرِضَ
عَلَیَّ أَوَّلُ ثَلَاثَۃٍ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ شَہِیْدٌ وَعَفِیْفٌ مُتَعَفِّفٌ وَعَبْدٌ أَحْسَنَ عِبَادَۃَ اللّٰہِ وَنَصَحَ لِمَوَالِیْہِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرمایا روبرو لائے گئے میرے اول تین شخص کہ داخل ہوں گے بہشت میں ایک تو شہید
دوسرے بچنے والا حرام سے سوال کرنے والا یعنی بچنے والا فسق و فجور سے اور سوال کرنے سے اور تیسرے غلام کہ اچھی کی بندگی اللہ کی اور
خیر خواہی کی اپنے مالکوں کی نقل کی یہ ترمذی نے ف اول تین شخص کہ یعنی یہی تین شخص جنت میں داخل ہوں گے اپنے ہمجنسوں میں پہلے داخل ہوں گے
لیکن بعد انبیاء کے اور ہو سکے کہ وہ سب برابر مقدم ہوں گے اور سوا ان تین شخصوں کے تین اور جماعتیں ہیں ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ حُبْشِیٍّ الْخَثْعَمِیِّ أَنَّ النَّبِیَّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُئِلَ أَیُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ طُوْلُ الْقِیَامِ قِیْلَ فَأَیُّ الصَّدَقَۃِ أَفْضَلُ قَالَ جُہْدُ الْمُقِلِّ قِیْلَ فَأَیُّ
الْہِجْرَۃِ أَفْضَلُ قَالَ مَنْ ہَجَرَ مَا حَرَّمَ اللّٰہُ عَلَیْہِ قِیْلَ فَأَیُّ الْجِہَادِ أَفْضَلُ قَالَ مَنْ جَاہَدَ الْمُشْرِکِیْنَ بِمَالِہٖ وَنَفْسِہٖ قِیْلَ
فَأَیُّ الْقَتْلِ أَشْرَفُ قَالَ مَنْ أُہْرِیْقَ دَمُہٗ وَعُقِرَ جَوَادُہٗ رَوَاہُ أَبُوْ دَاؤُدَ وَفِیْ رِوَایَۃِ النَّسَائِیِّ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
سُئِلَ أَیُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ إِیْمَانٌ لَا شَکَّ فِیْہِ وَجِہَادٌ لَا غُلُوْلَ فِیْہِ وَحَجَّۃٌ مَبْرُوْرَۃٌ قِیْلَ فَأَیُّ الصَّلٰوۃِ أَفْضَلُ قَالَ طُوْلُ
الْقُنُوْتِ ثُمَّ اتَّفَقَا فِی الْبَاقِیْ اور روایت ہے عبداللہ حبشی سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم پوچھے گئے کہ کونسا عمل عملوں میں سے
افضل ہے فرمایا دراز قیام کرنا کہا گیا کونسا صدقہ افضل ہے فرمایا کوشش کرنا فقیر کا یعنی صدقہ کرنا فقیر کا ساتھ کوشش و مشقت کے دیوے باوجود
تنگدستی اور احتیاج کے کہا گیا کونسی ہجرت بہتر ہے فرمایا ہجرت اس شخص کی کہ چھوڑ دے یعنی چھوڑ دے اس چیز کو کہ حرام کیا اللہ نے اس پر یعنی ہجرت جیسی
نکلنے کے دار الکفر سے طرف دار الایمان کے ہے ولیکن چھوڑنا حرام چیزوں کا افضل ہے کہا گیا پھر کونسا جہاد بہتر ہے فرمایا جہاد اس شخص کا جہاد
کیا مشرکوں سے ساتھ مال اپنے کے اور جان اپنے کے کہا گیا پس کونسا مارا جانا یعنی جہاد میں بزرگ تر ہے فرمایا مارا جانا اس شخص کا کہ گرایا جاوے
خون اسکا اور کونچیں کاٹی جاویں گھوڑے اسکے کے یعنی آپ بھی مارا جاوے اور گھوڑا بھی نقل کی یہ ابوداؤد نے اور نسائی کی ایک روایت میں

یہ ہے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھے گئے کہ کونسا عمل افضل ہے پس کہا ایمان ہے کہا پھر کونسا کہا جہاد کہا پھر کونسا کہا حج مبرور
یعنی کہ حاصل ہو جاوے اس میں حج مقبول الحاصل یہ کہ کسی چیز کو بہتر اور افضل فرمایا ہے کسی مقام کی نسبت اور کسی کو کسی مقام پر اور باقی حدیث میں ف
سات عمل ہیں کہ ہر ایک کے افضل ہونے کا بیان اس حدیث میں ہے اور جہاد میں صرف کرے اور زخمی ہو جاوے یا مارا جاوے اس طرح بیان ہیں
بیان فرمایا افضل اعمال کا ساتھ اعمال مختلف کے آیا ہو وے ساتھ اس کی ہر ایک کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مقام میں ساتھ
اُس چیز کے کہ مناسب حال سائل کے دیکھا جواب دیا پس جس میں نشان شجاعت کا دیکھا جواب دیا کہ افضل اعمال تواضع اور نرم بولنا ہے اور اشاعت
سلام اور نرم کرنا کلام کا اور گزشتہ نشان بخیل دیکھا کھانا کھلانا اور سخاوت ہر ایک عمل افضل ہے یا فرمایا کہ افضل اعمال نماز کا اول وقت ادا کرنا
یا افضل نماز تہجد کی ہے پس مراد افضل اعمال سے بیچ حق سائل کے ہر ایک ہے اور یہ کہ جب افضل اعمال آیا ہو وے اس کلام کا ہر جگہ بہتر ہے ع

وَعَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلشَّهِيْدِ عِنْدَ اللّٰهِ سِتُّ خِصَالٍ يُغْفَرُ لَهُ فِيْ اَوَّلِ دَفْعَةٍ
وَيُرٰى مَقْعَدَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ وَيُجَارُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَيَاْمَنُ مِنَ الْفَزَعِ الْاَكْبَرِ وَيُوْضَعُ عَلٰى رَاْسِهٖ تَاجُ الْوَقَارِ الْيَاقُوْتَةُ مِنْهَا
خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَيُزَوَّجُ اثْنَتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ زَوْجَةً مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ وَيُشَفَّعُ فِيْ سَبْعِيْنَ مِنْ اَقَارِبِهٖ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے مقدام بن معدیکرب سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے واسطے شہید کے نزدیک خدا کے
چھ خصلتیں ہیں بخشش کیجاتی ہے واسطے اسکے بیچ اول دفع کے یعنی بیچ اول قطرہ خون کے کہ گرتا ہے اور دکھلایا جاتا ہے ٹھکانا اسکا بہشت
میں یعنی جان نکلنے کے وقت اور محفوظ رہتا ہے عذاب قبر سے اور امن میں رہیگا گھبراہٹ بڑی سے یعنی عذاب آگ سے اور رکھا جاوے گا
اُسکے سر پر تاج وقار کا کہ یاقوت اسمیں کا بہتر ہوگا دنیا سے اور اُس چیز سے کہ دنیا میں ہے اور نکاح میں دیجائیگی بہتر بیبیاں حور عین سے اور
شفاعت قبول کیجاویگی بیچ ستر آدمیوں کے قرابتیوں اُسکے سے نقل کی یہ ترمذی نے وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَقِيَ اللّٰهَ بِغَيْرِ اَثَرٍ مِنْ جِهَادٍ لَقِيَ اللّٰهَ وَفِيْهِ ثُلْمَةٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے
کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ملاقات کرے اللہ تعالیٰ سے بغیر اثر کے جہاد سے ملاقات کرے گا اللہ تعالیٰ سے اس حال
میں کہ اسکے دین میں نقصان ہوگا نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف بغیر اثر کے مراد اثر سے علامت ہے یعنی کوئی نشانی علامات سے جہاد کے
کہ زخم ہو یا غبار راہ یا رنج بدن یا خرچ کرنا مال کا یا تیار کر دینا اسباب مجاہدوں کا وہ مرکا اس حال میں کہ اسکے دین میں رخنہ ہوگا اور ہو سکتا ہے
کہ یہ حدیث محمول ہو اوپر اُس شخص کے کہ فرض ہوا جہاد اُسپر اور ترک کیا ارادہ وتیاری اسباب اُسکے کا اور کہا طیبی نے کہ جہاد شامل ہے جہاد کفار کو
اور جہاد نفس وشیطان کو اور یہ موید ہے اس کی حدیث الٰہی ما اسکو ع وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلشَّهِيْدُ لَا يَجِدُ اَلَمَ الْقَتْلِ اِلَّا كَمَا يَجِدُ اَحَدُكُمْ اَلَمَ الْقَرْصَةِ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ
حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ شہید نہیں پاتا درد قتل کا مگر جیسے کہ پاتا ہے ایک
تمہارا درد کاٹنے چیونٹی کا نقل کی یہ ترمذی اور نسائی اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے کہ حدیث حسن غریب ہے ف کہا طیبی نے کہ
وہ شہید کہ لذت پاتا ہے ساتھ دینے جان کے واسطے اللہ کی خوشی کے ساتھ اسکے آسانی ہوا احتمال ہے کہ مراد دیوے بیچ قتل الشہید
بہشت لذت کا پاتا ہے شہید خدا کا نہیں پاتا مگر درد کاٹنے چیونٹی کا جیسے ساتھ اسکے خوش ہوتا ہے ع وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ

یعنی بخاری الحصین بیان ۱۲

عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس شیء احب الی اللہ من قطرتین واثرین قطرۃ دموع من خشیۃ اللہ وقطرۃ
دم تہراق فی سبیل اللہ واما الاثران فاثر فی سبیل اللہ واثر فی فریضۃ من فرائض اللہ تعالی رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث
حسن غریب اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا نہیں کوئی چیز بہت پیاری طرف اللہ کے دو قطروں سے
اور دو نشانوں سے ایک قطرہ آنسوؤں کا بسبب خوف خدا کے اور دوسرا لہو کا کہ گرایا جاوے اللہ کی راہ میں اور دو نشان ایک
نشان بیچ راہ اللہ کے اور دوسرا نشان بیچ فرض کے فرائض خدا سے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے ف ایک نشان اثر مانند
قدم گھسنے کے یا غبار یا زخم کے جہاد میں یا سیاہی دوات کی طلب علم میں اور نشان بیچ فرض کے مانند ہاتھ پھٹ جانے اور تھک جانے پاؤں کے بسبب وضو کے
جاڑے میں اور گٹھا پیشانی کے بسبب سجدوں کے اور جلنے پیشانی کے گرمی میں اور روزہ دار کے منہ کی بو کا اور غبار آلودہ ہونے قدموں کے
بیچ حج کے ع وعن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ترکب البحر الا حاجا او معتمرا او غازیا فی
سبیل اللہ فان تحت البحر نارا وتحت النار بحرا رواہ ابو داود اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
کہ نہ سوار ہو تو دریا میں مگر بارادہ حج یا عمرہ یا جہاد کے بیچ راہ خدا کے اس واسطے کہ نیچے دریا کے آگ ہے اور نیچے آگ کے دریا ہے نقل کی یہ ابو داود نے
ف نہ سوار ہو دریا میں اس میں اشارہ ہے کہ مسلمان کو چاہیے کہ نہ ڈالے اپنے تئیں ہلاکت اور خوف کے جگہوں میں مگر واسطے امر دینی کے کہ تقرب حاصل کرے
ساتھ اسکے جناب حق جل جلالہ اور اس حدیث میں اشارہ ہے اس طرف کہ جائز ہے دریا میں سوار ہونا واسطے حج کے اور سوائے اسکے قول ابو اللیث سمرقندی کا ہے کہ جب
غالب سلامت ہو تو فرض ساقط ہے حج اور ولا تلقوا بایدیکم الی التہلکۃ منسوب ہو اس پر جب نہ ہو اس جگہ غرض شرعی اور امر دینی اور
اسی لیے کہا بیضاوی نے اسکی تفسیر میں یعنی ساتھ اسراف کے اور ضائع کرنے وجہ معاش کے یا ساتھ باز رہنے کے جہاد سے اور مال خرچ کرنے سے
پس باز رہنا قوت دیتا ہے دشمن کو اور مسلط کرتا ہے انکو اوپر ہلاک کرنے انکے کے اور نیچے دریا کے آگ ہے الخ مقصود اس سے ڈرانا ہے دریا سے اور بیان کرنا اسکا ہے
کہ اسکے بیچ خطر عظیم ہے اس واسطے کہ جو سوار ہووے دریا کا پس بہت سی آفات وہلاک کی جگہ میں ہے اور شاید کہ پیدا ہوتی ہے انہیں بلکہ
کہ یہ حال ظاہر ہے اس لیے کہ اللہ تعالی قادر ہے ہر چیز پر ع وعن ام حرام عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال المائد فی البحر الذی
یصیبہ القیء لہ اجر شہید والغرق لہ اجر شہیدین رواہ ابو داود اور روایت ہے ام حرام سے کہ نقل کی نبی صلے
اللہ علیہ وسلم سے فرمایا سر پھرنے والا دریا میں کہ پہنچے اسکو قے واسطے اسکے ہے ثواب شہید کا اور ڈوبنے والا دریا میں اسکے لیے ثواب دو شہید کا
نقل کی یہ ابو داود نے ف ان دونوں شخصوں کو ثواب شہید کا اس صورت میں ہے کہ کشتی میں بیٹھا ہو واسطے جہاد کے یا طلب علم کے یا حج یا تجارت کے
اور تجارت کو واسطے حاصل کرنے قوت نفس اور عیال کے ہو اور بیٹھنے کشتی کے حاصل ہوئی حکم رکھتے ہیں ع وعن ابی مالک الاشعری
قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من فصل فی سبیل اللہ فمات او قتل او وقصتہ فرسہ او بعیرہ او
لدغتہ ہامۃ او مات علی فراشہ بای حتف شاء اللہ فانہ شہید وان لہ الجنۃ رواہ ابو داود اور روایت ہے
ابی مالک اشعری سے کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو شخص نکلا بیچ راہ اللہ کے یعنی جہاد کے لیے اور مر گیا یا مارا گیا
یعنی بسبب زخمی ہونے کے یا مارا گیا یا گرا دیا اسکو گھوڑے اسکے نے یا اونٹ اسکے نے یا کاٹا اسکو زہریلے جانور نے یعنی سانپ بچھو نے یا مر گیا اپنے
بچھونے پر ساتھ کسی موت کے کہ چاہا اللہ نے پس تحقیق وہ شہید ہے اور تحقیق واسطے اسکے بہشت ہے یعنی اول ہی داخل ہو گا ساتھ شہدا
کے نقل کی یہ ابو داود نے ع وعن عبد اللہ بن عمرو عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قفلۃ کغزوۃ رواہ ابو داود

اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر جانا بعد جہاد کرنے کے بیچ ثواب کی مانند جہاد کے ہے روایت کی یہ ابو داؤد نے ف یعنی جہاد کر کر
جب پھر آتا ہے اپنے گھر کو اسکو بھی ثواب ویسا ہی ہوتا ہے جیسا کہ جہاد کرنیوالے کو ہے ع وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لِلْغَازِيْ اَجْرُهٗ وَلِلْجَاعِلِ اَجْرُهٗ وَاَجْرُ الْغَازِيْ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہا فرمایا پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے جہاد کرنیوالے کے اجر اسکا ہے یعنی ثواب اسکے عمل کا جو کام کہ کیا ہے ساتھ اسکے اور واسطے دینے والے مال کے اجر اسکا بھی
اور جہاد کرنیوالے کا بھی نقل کی یہ ابو داؤد نے ف یعنی جو کوئی مال دیتا ہے واسطے غازی کی تا وہ جہاد کرے تو اسکو دو ثواب ملتا ہے
ایک ثواب خرچ کرنے مال کا راہ خدا میں دوسرا ثواب جو ہوا اسکے کا سبب جہاد اس غازی کا یعنی اس واسطے کہ جس کا اسباب تیار کر دینا غازی کا ہے اور
جائز ہونا اسکا اور فضیلت اسکی متفق علیہ علماء کے ہے اور کہا ابن ملک نے کہ مراد جاعل سے وہ شخص ہے کہ دیوے جعل یعنی اجرت کسی کو تا کہ جہاد کرے
وہ اور یہ جائز ہے نزدیک صحیح ہے یعنی ہے کا ثواب غازی کو واسطے کرنے اسکے کا اور جاعل کو یعنی اجرت دینے والے کو دو ثواب ایک ثواب دینے مال کا اور
دوسرا ثواب ہونے اسکے کا سبب جہاد اس غازی کا اور منع کیا ہے اسکو امام شافعی نے اور کہا کہ واجب ہے پھیرنا اس اجرت کا اگر لیا ہو وہ ع
وَعَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ سَتُفْتَحُ عَلَيْكُمُ الْاَمْصَارُ وَسَتَكُوْنُ جُنُوْدٌ مُجَنَّدَةٌ يُقْطَعُ
عَلَيْكُمْ فِيْهَا بُعُوْثٌ فَيَكْرَهُ الرَّجُلُ الْبَعْثَ فَيَتَخَلَّصُ مِنْ قَوْمِهٖ ثُمَّ يَتَصَفَّحُ الْقَبَائِلَ يَعْرِضُ نَفْسَهٗ عَلَيْهِمْ مَنْ اَكْفِيْهِ بَعْثَ كَذَا اَلَا
وَذٰلِكَ الْاَجِيْرُ اِلٰى اٰخِرِ قَطْرَةٍ مِّنْ دَمِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہے ابی ایوب سے کہ سنا انہوں نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے
فتح کیے جاوینگے تم پر شہر یعنی بڑے بڑے شہر پس ہو جاوینگے تمہارے ہاتھ اور واقع ہونگے لشکر جمع کیے گئے یعنی جمع کیے جاوینگے لشکر شہروں
فوجیں پس ناخوش رکھیگا ایک شخص بھیجنے امام کے تو اسکو یعنی بھیجنا فوج کا جہاد کیلئے بغیر اجرت کے پس نکلیگا اور بھاگیگا اپنی قوم میں سے
یعنی ناخوشی سے پھر تلاش کرے گا قبیلوں کو دوڑا کرے گا بیچ قبیلوں کے پیش کریگا اپنے تئیں کہتا ہوا کون ہے کہ کفایت کروں میں اسکو لشکر فلانے سے
یعنی کون مجھکو نوکر رکھے تاکہ میں اسکی جگہ [illegible] جہاد کیلئے حضرت نے اسکی بیان
کرتے ہیں [illegible] جو شخص [illegible] قطرہ خون تک [illegible] نقل کی یہ ابو داؤد نے ف
معلوم ہوا [illegible] امام [illegible] اسلام ہر جانب میں [illegible] ہو گا
امام [illegible] کفار مسلمانوں پر [illegible] جانب میں
میں ہو ع وَعَنْ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ اٰذَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْغَزْوِ وَاَنَا شَيْخٌ كَبِيْرٌ لَيْسَ لِيْ خَادِمٌ
فَالْتَمَسْتُ اَجِيْرًا يَكْفِيْنِيْ فَوَجَدْتُ رَجُلًا سَمَّيْتُ لَهٗ ثَلٰثَةَ دَنَانِيْرَ فَلَمَّا حَضَرَتْ غَنِيْمَةٌ اَرَدْتُ اَنْ اُجْرِيَ لَهٗ سَهْمَهٗ فَجِئْتُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ لَهٗ فَقَالَ مَا اَجِدُ لَهٗ فِيْ غَزْوَتِهٖ هٰذِهٖ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِلَّا دَنَانِيْرَهُ الَّتِيْ تَسَمّٰى رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ
اور روایت ہے یعلی بن امیہ سے کہا خبردار کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو ساتھ نکلنے کے جہاد کے لیے اور میں تھا بوڑھا بڑا نہ تھا واسطے
میرے کوئی خادم کہ خدمت کرے میری پس تلاش کیا میں نے کوئی مزدور کہ کفایت کرے مجھکو پس پایا میں نے ایک شخص کو معین کیے میں نے واسطے
اسکے تین دینار پس جب حاضر ہوئی غنیمت ارادہ کیا میں نے یہ کہ جاری کروں میں اسکے لیے حصہ اسکا بیچ غنیمت میں پس آیا میں حضرت کے پاس
اور ذکر کیا میں نے واسطے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی یہ قصہ پس فرمایا حضرت نے نہیں پاتا میں یعنی حکم شریعت میں واسطے اسکے بیچ اس جہاد
اسکے کے دنیا اور آخرت میں مگر دینار اسکے وہ جو معین کیے گئے نقل کی یہ ابو داؤد نے ف مقصود یہ کہ اسکو غنیمت سے حصہ [illegible]

ہو اُنکا ہر عمل اسکا لیکن اجیر جس حق میں ہو کہ خدمت کے لیے ہو اور جہاد بھی جہاد کے لیے ہو اسکے لیے حصہ نہیں ہے اگرچہ ثواب ہو نزدیک بعضے علماء کے
اور شرح سنہ میں لکھا ہے کہ اختلاف کیا ہے علماء نے بیچ اس اجیر کے کہ کام کے لیے مقرر کیا ہو جہاں خدمت کرنے کو اور حق کے لیے اور حاضر ہو جنگ
میں آیا اسکے لیے حصہ ہے یا نہیں پس کہا بعضوں نے کہ نہیں حصہ اسکے لیے قتال کرے یا نہ قتال کرے سو عطا اسکی اجرۃ کل ہی کی ہے اور یہ قول اوزاعی
اور اسحاق کا ہے اور ایک قول شافعی کا ہے دو قولوں میں سے اور کہا مالک نے اور احمد نے کہ اسکے لیے حصہ دیا جائے اگرچہ قتال نہ کرے جبکہ ہو ساتھ لوگوں کے
وقت قتال کے اتنی یا اور سو جہاد مجاہد کا یہ قول ہے جب وہ قتال کرے اور یہ شبہ لیا جائے کہ بیچ ہاں اسکے کہ قتال جمع کیا جائے درمیان اجرۃ اور
حصہ کے اور علما نزد مذہب متقدمین رہا ہے کہ ظاہر آیا جہاد اور اجرۃ دونوں جمع ہوتی ہیں ع وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ یَا
رَسُوْلَ اللّٰهِ رَجُلٌ يُّرِيْدُ الْجِهَادَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَهُوَ يَبْتَغِيْ عَرَضًا مِّنْ عَرَضِ الدُّنْيَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اَجْرَ لَهٗ رَوَاهُ
اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ ایک شخص ہے وہ کہ چاہتا ہے جہاد کو راہ اللہ کی اور چاہتا ہے مال اسباب
مال و اسباب دنیا سے ہیں فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ثواب ہے واسطے اسکے یعنی ثواب ہوا اور نیت رہے کہ اسنے جہاد اللہ کے لیے نہ کیا بلکہ
مقصود مال و متاع دنیا بھی کا تھا اور اگر جہاد اللہ کے لیے کرے اور مقصود اصلی اسکا غنیمت کا بھی ہو تو وہ ثواب پاتا ہے لیکن کم اس سے
کہ محض اللہ ہی کے لیے جہاد کرے اور مقصود اسکو غنیمت نہ ہو ع وَعَنْ مُعَاذٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَزْوُ
غَزْوَانِ فَاَمَّا مَنِ ابْتَغٰى وَجْهَ اللّٰهِ وَاَطَاعَ الْاِمَامَ وَاَنْفَقَ الْكَرِيْمَةَ وَيَاسَرَ الشَّرِيْكَ وَاجْتَنَبَ الْفَسَادَ فَاِنَّ نَوْمَهٗ وَنُبْهَهٗ
اَجْرٌ كُلُّهٗ وَاَمَّا مَنْ غَزَا فَخْرًا وَّرِيَاءً وَّسُمْعَةً وَّعَصَى الْاِمَامَ وَاَفْسَدَ فِي الْاَرْضِ فَاِنَّهٗ لَمْ يَرْجِعْ بِالْكَفَافِ رَوَاهُ
مَالِكٌ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے معاذ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد دو قسم کا ہے جس نے طلب کی رضا
مولیٰ کی اور اطاعت کی امام کی اور خرچ کیا مال اپنا اچھا اور رعایت کی شریک سے اور پرہیز کیا فساد کرنے سے یعنی تباہ و ضائع کیا اور سخت
پیچ مارنے اور لوٹنے اور ویران کرنے اور خیانت کرنے سے پس تحقیق سونا اسکا اور جاگنا اسکا سبب اجر و ثواب کا ہے تمام اور جسنے جہاد کیا واسطے
فخر اور دکھلانے اور سنانے کے یعنی نام کے لیے اور نافرمانی کی امام کی اور فساد کیا زمین میں پس تحقیق نہ پھرا ساتھ برابر کے یعنی اسکے گناہ
اصلی سے کہ جہاد سے نہیں بخشے جاوینگے اور نہ ثواب ملے گا بلکہ یہی ہے روایت کیا ابو داؤد اور نسائی نے ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّهٗ قَالَ يَا
رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِيْ عَنِ الْجِهَادِ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو اِنْ قَاتَلْتَ صَابِرًا مُحْتَسِبًا بَعَثَكَ اللّٰهُ صَابِرًا مُحْتَسِبًا وَاِنْ قَاتَلْتَ
مُرَائِيًا مُكَاثِرًا بَعَثَكَ اللّٰهُ مُرَائِيًا مُكَاثِرًا يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو عَلٰى اَيِّ حَالٍ قَاتَلْتَ اَوْ قُتِلْتَ بَعَثَكَ اللّٰهُ عَلٰى تِلْكَ الْحَالِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ
اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے کہ انہوں نے کہا یا رسول اللہ خبر دیجئے مجھ کو جہاد سے یعنی کس طرح کا جہاد موجب ثواب کا ہے فرمایا
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اے عبد اللہ بن عمرو اگر لڑے گا تو صبر کرنے والا اور ثواب چاہنے والا اٹھاوے گا تجھ کو اللہ صبر کرنے والا

اور ثواب چاہنے والا یعنی اسی حال پر ساتھ امتحان و صفوں کے واسطے اس چیز کے کہ روایت کیا گیا ہے کہ اٹھائے جاوینگے شہید ساتھ زخموں کے اور تازگی سے خون
اور اگر ریاکار اور ثواب نہ چاہنے والا اور اگر لڑے گا تو واسطے دکھلانے اور بہتات کرنے کے یعنی فخر کرینگے لوگوں میں کہ میں نے بہت جہاد کیا ہے یعنی اپنے مال اور لشکر
اور اتباع میں اٹھاوے گا تجھ کو اللہ دکھلانے والا اور بہتات کرنے والا یعنی کہا جاوے گا یہ ہے وہ کہ دنیا میں ریا کرتا تھا واسطے دکھلانے کے
اور فخر کرنے اور حاصل کرنے مال و منال بہت کا اے عبد اللہ جس حال پر لڑے گا یا مارا جاوے گا اٹھاوے گا تجھ کو اللہ اسی حال کے
نقل کیا ابو داؤد نے ع وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَعَجَزْتُمْ اِذَا بَعَثْتُ رَجُلًا فَلَمْ يَمْضِ لِاَمْرِيْ اَنْ

مَكَانَهٗ مَنْ يَمْضِيْ لِأَمْرِيْ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے عقبہ بن مالک سے نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا عاجز
ہو تم جس وقت بھیجوں میں ایک شخص کو یعنی کروں میں اسکو امیر پس نہ پورا کرے حکم میرا یعنی مخالفت کرے امر میں تو کیا یہ کہ مقرر کرو جگہ اسکی اس شخص کو کہ
کام پر تعیین کیا ہوا ہو اور پورا کرے حکم میرا یعنی جب حاکم کروں میں کسی کو کسی پیادہ کے واسطے یا کام پر پس جو وہ حکم بجا نہ لا سکے یا یہ کہ پہنچ سکے اس کو جس کام پر اسکو مقرر
کروں جگہ اسکی اور اسی طرح ہے اور اسی قیاس پر جب ظلم کرے رعیت پر اور نہ ادا کرے حقوق انکے جائز ہے انکو یہ کہ معزول کریں اسکو اور قائم کریں غیر اسکے کو جگہ
اسکی ع وَذَكَرَ حَدِيْثَ فَضَالَةَ وَالْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهٗ فِيْ كِتَابِ الْإِيْمَانِ اور ذکر کی گئی حدیث فضالہ کی کہ اسکا ترجمہ یہ ہے کہ مجاہد وہ ہے جو
نفس سے جہاد کرے کتاب الایمان میں **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** تیسری فصل عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَرِيَّةٍ
فَمَرَّ رَجُلٌ بِغَارٍ فِيْهِ شَيْءٌ مِّنْ مَّاءٍ وَّبَقْلٍ فَحَدَّثَ نَفْسَهٗ بِاَنْ يُّقِيْمَ فِيْهِ وَيَتَخَلّٰى مِنَ الدُّنْيَا فَاسْتَاْذَنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَمْ اُبْعَثْ بِالْيَهُوْدِيَّةِ وَلَا بِالنَّصْرَانِيَّةِ وَلٰكِنِّيْ بُعِثْتُ بِالْحَنِيْفِيَّةِ
السَّمْحَةِ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَغَدْوَةٌ اَوْ رَوْحَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَلَمُقَامُ
اَحَدِكُمْ فِي الصَّفِّ خَيْرٌ مِّنْ صَلٰوتِهٖ سِتِّيْنَ سَنَةً رَوَاهُ اَحْمَدُ روایت ہے ابی امامہ سے کہا نکلے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ ایک
لشکر کے پس گذرا ایک شخص ایک غار پر کہ بیچ اسکے تھا کچھ پانی اور ترکاری پس اس نے کہا اپنے دل میں کہ ٹھیرے بیچ اسکے اور الگ ہو دنیا سے پس اذن
مانگا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اس میں پس فرمایا تحقیق میں نہیں بھیجا گیا ساتھ دین یہودیت کے اور نصرانیت کے یعنی جنگل میں رہنا اور ریاضت
و مشقت کرنی اور ترک کرنی اختلاط و الفت کو مطلقاً و لیکن بھیجا گیا ہوں میں ساتھ دین حنیفیت کے آسان پر اپنے دین میں نہیں ہے تنگی اور مشقت اور قسم ہے
اس ذات کی کہ جان محمد کی اسکے ہاتھ میں ہے البتہ جانا اول دن یا آخر دن بیچ راہ خدا کے بہتر ہے دنیا سے اور اس چیز سے کہ دنیا میں ہے اور
البتہ کھڑا ہونا ایک تمہارے کا بیچ صف کے یعنی صف قتال میں یا صف جماعت میں بہتر ہے ساٹھ برس نماز اسکی سے یعنی تنہا نماز سے
نقل کیا اسے احمد نے عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ غَزَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَمْ يَنْوِ اِلَّا عِقَالًا
فَلَهٗ مَا نَوٰى رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہے عبادہ بن صامت سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے جہاد کیا بیچ راہ خدا
اور نیت کی مگر ایک رسی کے پس واسطے اس کے ہے وہ چیز کہ نیت کی نقل کی نسائی نے ف یعنی اگر جہاد کیا بہ نیت ایک حقیر چیز ملنے کے تو اسکو بھی
ثواب نہ ملے گا اور نہیں مراد اس سے اکثر یہی ہے کہ مقصود سے نفع غنیمت سے اور یہ دلالت ہے اخلاص نیت پر اور یہ حدیث محمول ہے اس پر کہ
بعد کمال کی ہو ورنہ پہلے گذر چکا ہے کہ جائز ہے ساتھ قصد کے جہاد کے قصد کرنا حصول غنیمت کا بھی ع وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَضِيَ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا وَّجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ فَعَجِبَ لَهَا اَبُوْ سَعِيْدٍ
فَقَالَ اَعِدْهَا عَلَيَّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَعَادَهَا عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ وَاُخْرٰى يَرْفَعُ اللّٰهُ بِهَا الْعَبْدَ مِائَةَ دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ مَا بَيْنَ
كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ قَالَ وَمَا هِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی سعید سے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص راضی ہو ساتھ خدا کے از روئے پروردگار ہونے کے اور ساتھ اسلام کے از روئے دین
ہونے کے اور ساتھ محمد کے رسول ہونے پر واجب ہو واسطے اسکے بہشت پس تعجب کیا واسطے ان کلمات کے ابو سعید نے اور کہا پھر کہو ان کلمات کو مجھ پر یا رسول اللہ پس کہا
پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کلمات کو اس پر پھر فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چیز اور ہے کہ بلند کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس سبب سے بندے کے
سو درجے بہشت میں بیچ ہر دو درجوں کی مسافت جیسے درمیان آسمان و زمین کے کہا ابو سعید نے کیا ہے وہ چیز یا رسول اللہ فرمایا وہ جہاد ہے

یعنی راہ خدا کے جہاد میں یہ دونوں کے بھی بوریں راہ خدا کے نقل کی یہ مسلم نے ❀ وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَبْوَابَ الْجَنَّۃِ تَحْتَ ظِلَالِ السُّیُوْفِ فَقَامَ رَجُلٌ رَثُّ الْھَیْئَۃِ فَقَالَ یَا اَبَا مُوْسٰی اَنْتَ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ ھٰذَا قَالَ نَعَمْ فَرَجَعَ اِلٰی اَصْحَابِہٖ فَقَالَ اَقْرَأُ عَلَیْکُمُ السَّلَامَ ثُمَّ کَسَرَ جَفْنَ سَیْفِہٖ فَاَلْقَاہُ ثُمَّ مَشٰی بِسَیْفِہٖ اِلَی الْعَدُوِّ فَضَرَبَ بِہٖ حَتّٰی قُتِلَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی موسیٰ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق دروازے بہشت کے نیچے سایہ تلواروں کے ہیں پس کھڑا ہوا ایک شخص خستہ حال و کہا اے ابو موسیٰ تم نے سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہیں سنا تھا اس حدیث کو کہا ہاں یعنی بیشک میں نے سنا تھا پس پھرا وہ شخص طرف یاروں اپنے کے اور کہا پڑھتا ہوں میں تم پر سلام یعنی سلام رخصت کا پھر توڑا میان تلوار اپنی کا پس پھینک دیا اسکو یعنی میان کو اور اسکے بعد پھر گیا ساتھ تلوار اپنی کے طرف دشمن کے پس مارا ساتھ اسکے یہاں تک کہ مارا گیا نقل کی یہ مسلم نے **ف** دروازے بہشت کے نیچے ہونا سایہ تلواروں کے کنایہ ہے اس سے کہ جہاد کا اول میں اس طرح کا ہو اسکے تلواروں کا سایہ کی مانند ہو نزدیکی ان سبب سے داخل ہونے بہشت کا سایہ تلواروں کا گویا دروازے بہشت کے موجود ہیں ساتھ اسکے ❀ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا اُصِیْبَ اِخْوَانُکُمْ یَوْمَ اُحُدٍ جَعَلَ اللّٰہُ اَرْوَاحَھُمْ فِیْ جَوْفِ طَیْرٍ خُضْرٍ تَرِدُ اَنْھَارَ الْجَنَّۃِ تَاْکُلُ مِنْ ثِمَارِھَا وَتَاْوِیْ اِلٰی قَنَادِیْلَ مِنْ ذَھَبٍ مُعَلَّقَۃٍ فِیْ ظِلِّ الْعَرْشِ فَلَمَّا وَجَدُوْا طِیْبَ مَاْکَلِھِمْ وَمَشْرَبِھِمْ وَمَقِیْلِھِمْ قَالُوْا مَنْ یُّبَلِّغُ اِخْوَانَنَا عَنَّا اَنَّا اَحْیَاءٌ فِی الْجَنَّۃِ نُرْزَقُ لِئَلَّا یَزْھَدُوْا فِی الْجَنَّۃِ وَلَا یَنْکُلُوْا عِنْدَ الْحَرْبِ فَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَنَا اُبَلِّغُھُمْ عَنْکُمْ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتًا اِلٰی اٰخِرِ الْاٰیٰتِ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واسطے یاروں اپنے کے جب کہ شہید کیے گئے بھائی تمہارے دن احد کے کر دیا اللہ نے روحیں انکی بیچ پوٹوں جانوروں سبز رنگ کے آتے ہیں بہشت کی نہروں پر کھاتے ہیں میوے اسکے میں سے اور ٹھکانا پکڑتے ہیں طرف قندیلوں سونے کی کے لٹکے ہوئے ہیں بیچ سایہ عرش کے پس جب پایا انہوں نے خوشی کھانے پینے اپنے کی اور خواب گاہ اپنی کے کہا کون ہے پہونچائے بھائیوں ہمارے کو جانب ہماری طرف سے یہ کہ ہم زندہ ہیں بیچ بہشت کے روزی دیے جاتے ہیں تاکہ بے رغبتی نہ کریں بیچ حاصل کرنے بہشت کے یعنی بلکہ رغبت کریں بیچ حاصل کرنے اسکے اور نہ جان چرائیں وقت لڑائی کے فرمایا اللہ تعالیٰ نے میں پہونچاؤں گا خبر تمہاری طرف سے پس نازل کی اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اور نہ گمان کر ان لوگوں کو کہ مارے گئے ہیں بیچ راہ اللہ کے مردے بلکہ زندہ ہیں آخر آیت تک

ف آگے باقی آیت یوں ہے عند ربہم یرزقون فرحین بما آتیہم اللہ من فضلہ ویستبشرون بالذین لم یلحقوا بہم من خلفہم الا خوف علیہم ولا ہم یحزنون ❀ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُوْنَ فِی الدُّنْیَا عَلٰی ثَلٰثَۃِ اَجْزَاءٍ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ ثُمَّ لَمْ یَرْتَابُوْا وَجَاھَدُوْا بِاَمْوَالِھِمْ وَاَنْفُسِھِمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَالَّذِیْ یَاْمَنُہُ النَّاسُ عَلٰی اَمْوَالِھِمْ وَاَنْفُسِھِمْ ثُمَّ الَّذِیْ اِذَا اَشْرَفَ عَلٰی طَمَعٍ تَرَکَہٗ لِلّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن بیچ دنیا کے تین طرح کے ہیں ایک وہ لوگ کہ ایمان لائے ساتھ اللہ کے اور رسول اسکے کے پھر شک میں نہ پڑے اور جہاد کیا ساتھ مالوں اپنے کے اور جانوں اپنی کے راہ خدا میں یعنی جماعت نے یاد جود ایمان کامل کے تہذیب نفس کی تفصیل ہو پہونچایا اور تعلق کیا اور پاک کیا انکو اور یہ شرف اعلیٰ ہیں مرتبہ میں اور دوسرا وہ شخص کہ امن میں ہیں اس سے لوگ دم مالوں اپنے کے اور نفسوں اپنے کے یعنی اگرچہ اپنے نفع نہ پہونچایا لوگوں کو لیکن ضرر بھی نہ پہونچایا اور نہ ایذا بھی دی اور استقامت کیا اور طمع میں نہ پڑا پھر وہ شخص کہ جس وقت جھانکتا ہے اوپر طمع کی چھوڑ دیتا ہے اسکو واسطے اللہ عز وجل کے نقل کی یہ احمد نے **ف**

بہج

یعنی جب تک کہ اس مدت تک پڑھ لیجیے چھوڑ دینا بہتر ہے واسطے حفاظت کے اور طلب رضا اسکی کے اور اس حکایت سے اگرچہ اختلاف کیا ساتھ لوگوں نے اور بعض نے کہا صحیح
لیکن کیا اسکو اللہ تعالیٰ نے اور یہ قسم اول ہے دو قسموں پہلی سے اور جہاد کے واقف ہونے کی تیس برس ہے ساتھ اسکے ❊ وَعَنْ
عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ عَمِیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ نَفْسٍ مُسْلِمَةٍ یَقْبِضُھَا رَبُّھَا تُحِبُّ اَنْ
تَرْجِعَ اِلَیْکُمْ وَاَنَّ لَھَا الدُّنْیَا وَمَا فِیْھَا غَیْرَ الشَّھِیْدِ قَالَ ابْنُ اَبِیْ عَمِیْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَاَنْ اُقْتَلَ
فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ یَّکُوْنَ لِیْ اَھْلُ الْوَبَرِ وَالْمَدَرِ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ ❊ روایت ہے عبد الرحمن بن ابی عمیرہ سے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا نہیں کوئی شخص مسلمان کہ قبض روح کرے اسکی پروردگار اسکا دوست رکھے یہ کہ پھر آوے طرف تمہارے اور ہووے واسطے اسکے دنیا
اور جو کچھ دنیا میں ہے سوائے شہید کے نہیں دوست رکھتا ہے کہ پھر آوے دنیا میں پھر مارا جاوے راہ خدا میں بسبب دیکھنے اسکے کے درجات عظیم اور ثواب کے
کہا ابن ابی عمیرہ نے فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قسم خدا کی مارا جاؤں میں راہ خدا میں یہ دوست رکھا گیا ہے طرف میری اس سے کہ ہوں
مالک میرے حکم میں خیمے والے اور ڈھیلے میں رہنے والے نقل کیا نسائی نے ❊ مراد خیمے والوں سے گنوار جنگل کے ہیں کہ خیموں میں رہتے ہیں اور مراد
ڈھیلوں کے رہنے والوں سے رہنے والے شہروں اور گاؤں کے ہیں اور مراد تمام دنیا اور رہنے والے دنیا کے ہیں ❊ وَعَنْ حَسْنَاءَ بِنْتِ مُعَاوِیَةَ
قَالَتْ حَدَّثَنَا عَمِّیْ قَالَ قُلْتُ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ فِی الْجَنَّةِ قَالَ النَّبِیُّ فِی الْجَنَّةِ وَالشَّھِیْدُ فِی الْجَنَّةِ وَالْمَوْلُوْدُ
فِی الْجَنَّةِ وَالْوَئِیْدُ فِی الْجَنَّةِ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ ❊ روایت ہے حسنا بیٹی معاویہ سے کہ کہا حدیث کی مجھکو چچا میرے نے کہا چچا نے کہا میں نے
واسطے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے کون ہوگا بہشت میں فرمایا آنحضرت نے نبی ہوگا بہشت میں اور شہید ہوں گے بہشت میں اور لڑکے جو کہ ہوں گے
بہشت میں اور جیتے گاڑے گئے بہشت میں ہوں گے نقل کیا ابو داؤد نے ❊ ملا علیہ شیہ سے موسن ہو جب قول اللہ تعالیٰ کے والذین آمنوا باللہ
ورسولہ اولٰئک ہم الصدیقون والشہداء عند ربہم سے مراد شہید عام ہے کہ جو حقیقۃً یا حکماً اور مولود یا کافر کا ذکر نہیں ہو کا بہشت
میں اور لڑکے میں کہا ہے کہ ہوگا بھی اور جیتے گاڑے گئے اور جیسے کہ عادت کافروں کی تھی کہ جیتی لڑکیوں کو گاڑ دیتے تھے اور بیٹے بیٹیوں کو بھی
گاڑ دیتے تھے وقت تکلیف تنگی کے اور شاید کہ تخصیص کی ساتھ ان چار کے باعتبار فضل و شرف کے ہو اور یہ واسطے ورسبب جہل دینے
بنی کے ہے اور وغیرہ کے ❊ وَعَنْ عَلِیٍّ وَاَبِی الدَّرْدَاءِ وَاَبِیْ ھُرَیْرَةَ وَاَبِیْ اُمَامَةَ وَعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ وَعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ وَ
عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ اَجْمَعِیْنَ کُلُّھُمْ یُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ مَنْ اَرْسَلَ نَفَقَةً
فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَاَقَامَ فِیْ بَیْتِہٖ فَلَہٗ بِکُلِّ دِرْھَمٍ سَبْعُمِائَةِ دِرْھَمٍ وَمَنْ غَزَا بِنَفْسِہٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَاَنْفَقَ فِیْ وَجْھِہٖ ذٰلِکَ
فَلَہٗ بِکُلِّ دِرْھَمٍ سَبْعُمِائَةِ اَلْفِ دِرْھَمٍ ثُمَّ تَلَا ھٰذِہِ الْاٰیَةَ وَاللّٰہُ یُضَاعِفُ لِمَنْ یَّشَاءُ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَةَ
اور روایت ہے علی اور ابی درداء اور ابی ہریرہ اور ابی امامہ اور عبد اللہ بن عمر اور عبد اللہ بن عمرو اور جابر بن عبد اللہ اور عمران بن حصین سے راضی ہو اللہ
ان سب سے حدیث کرتے ہیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہ بھیجے خرچ راہ خدا کے اور آپ بیٹھا رہے اپنے گھر میں پس واسطے اسکے
بدلے ہر درہم کے سات سو درہم ہیں اور جو شخص جہاد کرے بذات اپنے کے راہ خدا میں اور خرچ کیا بیچ جہاد کے پس واسطے اسکے بدلے ہر درہم کے سات لاکھ درہم
ہیں یعنی بسبب مشقت نفس اور خرچ کے مال کے پھر پڑھی حضرت نے یہ آیت اور اللہ زیادہ کرتا ہے ثواب کو جس کسی کے لیے چاہتا ہے نقل کیا یہ
ابن ماجہ نے ❊ وَعَنْ فُضَالَةَ بْنِ عُبَیْدٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ
اَلشُّھَدَاءُ اَرْبَعَةٌ رَجُلٌ مُؤْمِنٌ جَیِّدُ الْاِیْمَانِ لَقِیَ الْعَدُوَّ فَصَدَقَ اللّٰہَ حَتّٰی قُتِلَ فَذٰلِکَ الَّذِیْ ...

ترجمہ ... [illegible]

الْقِيٰمَةِ هٰكَذَا وَرَفَعَ رَأْسَهٗ حَتّٰى سَقَطَتْ قَلَنْسُوَتُهٗ فَمَا أَدْرِيْ أَقَلَنْسُوَةَ عُمَرَ أَرَادَ أَمْ قَلَنْسُوَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَرَجُلٌ مُؤْمِنٌ جَيِّدُ الْإِيْمَانِ لَقِيَ الْعَدُوَّ فَكَأَنَّمَا ضُرِبَ جِلْدُهٗ بِشَوْكِ طَلْحٍ مِنَ الْجُبْنِ أَتَاهُ سَهْمٌ غَرْبٌ
فَقَتَلَهٗ فَهُوَ فِي الدَّرَجَةِ الثَّانِيَةِ وَرَجُلٌ مُؤْمِنٌ خَلَطَ عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا لَقِيَ الْعَدُوَّ فَصَدَقَ اللّٰهَ حَتّٰى قُتِلَ فَذٰلِكَ
فِي الدَّرَجَةِ الثَّالِثَةِ وَرَجُلٌ مُؤْمِنٌ أَسْرَفَ عَلٰى نَفْسِهٖ لَقِيَ الْعَدُوَّ فَصَدَقَ اللّٰهَ حَتّٰى قُتِلَ فَذٰلِكَ فِي الدَّرَجَةِ الرَّابِعَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ

حَسَنٌ غَرِيْبٌ روایت ہے فضالہ ابن عبید سے کہ سنا میں نے عمر بن خطاب سے کہتے تھے سنا میں نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے شہید چار طرح کے ہوتے ہیں ایک شخص مسلمان جو کامل الایمان ملاقات کی دشمن سے پس سچ کر دکھایا اللہ کو یہاں تک کہ مارا گیا یہ شخص ہے کہ اٹھاویں گے لوگ طرف اسکے آنکھیں اپنی دن قیامت کے اس طرح یہ بات فرما کے سر اپنا اس طرح اٹھایا یہاں تک کہ گر پڑی ٹوپی انکی کہا فضالہ نے جو کہ راوی ہے نہیں معلوم ہوتا مجھ کو یہ کہ ٹوپی حضرت عمر کی مراد ہے فضالہ نے یا ٹوپی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی یعنی سبب عالی مرتبہ ہونے شہید کے اس طرح دیکھیں گے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور دوسرا شخص مسلمان جید الایمان کہ ملاقات کی دشمن سے بایں صفت گویا چبھتے گئے ہیں اسکی جلد میں کانٹے درخت طلح کے بسبب نامردی کے یعنی بزدلی کے کھڑے ہو جانے بالوں کے سے بسبب ڈر نامردی کے بدن کے آیا اسکو تیر پھینکا ہوا کہ اسکا معلوم نہیں ہے مارا اسکو پس یہ شخص بیچ درجے دوسرے کے ہے یعنی نسبت پہلے کے اور تیسرا شخص وہ مومن کہ عمل کیے کچھ اچھے اور کچھ برے ملاقات کی دشمن سے پس سچ کر دکھایا اللہ تعالیٰ کو یہاں تک کہ مارا گیا پس یہ بیچ درجے تیسرے کے ہے اور چوتھا شخص وہ مسلمان کہ اسراف کیا اپنی جان پر یعنی بہت کیا گناہ ملاقات کی دشمن سے پس سچ کر دکھایا اللہ کو یہاں تک کہ مارا گیا پس یہ شخص بیچ درجے چوتھے کے ہے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے

ف سچ کر دکھایا اللہ کو لفظ صدق ساتھ تخفیف صاد کے پڑھئے تو یہ معنی کیا بسبب شجاعت اپنی کے۔ جیسا کہ وعدہ کیا تھا اللہ نے اور ایک نسخہ میں ساتھ تشدید صاد کے پڑھئے راست گو کیا اللہ کو اس شخص نے بسبب عمل اور شجاعت اپنی کی پس جہاد کیا اور جو امید رکھے ثواب حق تعالیٰ کے اسلیے کہ اللہ تعالیٰ نے تعریف کی مجاہدوں کی ساتھ صبر و طلب ثواب کے جب یہ شخص ہوا اور صبر کیا طلب ثواب کے لیے پس گویا تصدیق کی بات اللہ کی ساتھ عمل نیک کی اور حاصل اس تقسیم کا یہ ہے کہ شہید یا متقی شجاع ہوگا قسم اول ہے یا متقی غیر شجاع ہوگا قسم دوسری ہے یا شجاع غیر متقی ہوگا اور یہ دو قسم ہیں ایک وہ کہ انکے عملوں میں ساتھ نیک کے بد اور فسق صرف زیادہ نہ ہو یہ قسم تیسری ہے یا فاسق مسرف ہو یہ سب اقسام میں حاصل ہوتی ہے ترتیب مدارج سے دوسری قسم کا وہ تفریق معلوم ہوا کہ مراد تصدیق حق سے جہاد کا ثابت رہنا اور صبر و طلب ثواب کے ہے کیونکہ وعدہ کیا ہے اللہ تعالیٰ نے مجاہدوں ساتھ انکے اور خبر دی اس سے تصدیق بیچ وعدہ اجر و ثواب کے کہ وہ قسم ثانی سے بھی حاصل ہو اور باوجود اسکے نہیں کہا اسمیں فصدق اللہ فافہم

وَعَنْ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدٍ السُّلَمِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَتْلٰى ثَلٰثَةٌ مُؤْمِنٌ جَاهَدَ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
فَإِذَا لَقِيَ الْعَدُوَّ قَاتَلَ حَتّٰى يُقْتَلَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ فَذٰلِكَ الشَّهِيْدُ الْمُمْتَحَنُ فِيْ خَيْمَةِ اللّٰهِ تَحْتَ عَرْشِهٖ
لَا يَفْضُلُهُ النَّبِيُّوْنَ إِلَّا بِدَرَجَةِ النُّبُوَّةِ وَمُؤْمِنٌ خَلَطَ عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا جَاهَدَ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
إِذَا لَقِيَ الْعَدُوَّ قَاتَلَ حَتّٰى يُقْتَلَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ مُمَصْمِصَةٌ مَحَتْ ذُنُوْبَهٗ وَخَطَايَاهُ إِنَّ السَّيْفَ
مَحَّاءٌ لِلْخَطَايَا وَأُدْخِلَ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَ وَمُنَافِقٌ جَاهَدَ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ فَإِذَا لَقِيَ الْعَدُوَّ قَاتَلَ حَتّٰى يُقْتَلَ فَذٰلِكَ
فِي النَّارِ إِنَّ السَّيْفَ لَا يَمْحُو النِّفَاقَ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ روایت ہے عتبہ بن عبد سلمی سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مارے گئے ہیں جہاد میں تین طرح کے ایک وہ مومن کہ جہاد کیا ساتھ جان اپنی کے اور مال اپنے کے بیچ راہ اللہ کے پس جس وقت کہ ملا دشمن سے لڑا یہاں تک کہ مارا گیا فرمایا نبی صلے اللہ علیہ

وسلم نے سچ فرمایا شخص کے شہید ہونے کی بشارت دے دی ہے اس لئے کہ جہاد کے شوق میں جو شخص اپنے سوا کسی چیز کی فکر نہ کرے ان کے نیچے مصروف اور مشغول قریب آ سکے کے
شہید ہو جائے گا ... ساتھ ہی کہا کہ ... یہ شخص اپنی ہی کے جلے کو ... ساتھ جان اپنی کہا ... مال
اپنے کسی کے ... کے ساتھ ... ان کے ساتھ ... یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ... اس شخص کی شہادت یا شہادت پانے کے ...
کی شاں ... ہوگا ... کے متعلق ... اور داخل کیا ... جنت سے چلے
اور ... شخص منافق ... ساتھ جان ... جس وقت ... کہ ماراگیا اس شخص ... جو دوزخ ...
کرنا ... نفاق کو ... وَعَنِ ابْنِ عَائِذٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ جِنَازَۃِ رَجُلٍ فَلَمَّا وُضِعَ
قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لَا تُصَلِّ عَلَیْہِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَاِنَّہٗ رَجُلٌ فَاجِرٌ فَالْتَفَتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَی النَّاسِ فَقَالَ
ھَلْ رَاٰہُ اَحَدٌ مِّنْکُمْ عَلٰی عَمَلِ الْاِسْلَامِ فَقَالَ رَجُلٌ نَعَمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ حَرَسَ لَیْلَۃً فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَصَلّٰی عَلَیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَحَثٰی عَلَیْہِ التُّرَابَ وَقَالَ اَصْحَابُکَ یَظُنُّوْنَ اَنَّکَ مِنْ اَھْلِ النَّارِ وَاَنَا اَشْھَدُ اَنَّکَ مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ
وَقَالَ یَا عُمَرُ اِنَّکَ لَا تُسْأَلُ عَنْ اَعْمَالِ النَّاسِ وَلٰکِنْ تُسْأَلُ عَنِ الْفِطْرَۃِ رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہے
ابن عائذ سے کہا تشریف لے چلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیچ جنازہ ایک شخص کے پس جب رکھا گیا جنازہ کہا عمر بن الخطاب نے
نماز نہ پڑھئے یا رسول اللہ اس کے لئے کیونکہ یہ شخص فاجر ہے پس التفات کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف لوگوں کی اور فرمایا کیا دیکھا تھا اس کو
کسی نے تم میں سے اوپر کام اسلام کے کہا ایک شخص نے ہاں یا رسول اللہ پہرا دیا تھا اس نے ایک
رات بیچ راہ خدا کے پس نماز پڑھی اس پر حضرت نے اور ڈالی اس پر مٹی اور فرمایا تیرے یار اس پر گمان کرتے ہیں کہ تو دوزخیوں میں سے ہے اور میں
گواہی دیتا ہوں کہ تحقیق تو بہشتیوں میں سے ہے اور فرمایا اے عمر تحقیق تو نہ سوال کیا جائے گا لوگوں کے عملوں سے لیکن پوچھا جائے گا دین اسلام سے
نقل کی بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** دین اسلام سے یعنی حقیقت ایمان کی ہے اسلام پر شعار دین اور علامات یقین سے مقصود یہ ہے کہ
کسی کی برائی کی جستجو نہ کرے ... باعتبار ساتھ فطرت کے ... اعتقاد ... کسی کی تقریر کا ... چاہئے
اور ... ایسی جگہ ... اچھی ... کسی کے ... فرمایا اذکروا موتاکم بالخیر اور مقصود ... کو برائی ...
کو ... کی ... فسق کی ... باعتبار فطرت کے یعنی اسلام اور اعتقاد پر ... اعمال اسلام سے بھی کیا کرتا
کرتا ہو ... **باب اعداد آلۃ الجہاد** باب بیچ تیاری اسباب جہاد کے **الفصل الاول** پہلی فصل عن
عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ عَلَی الْمِنْبَرِ یَقُوْلُ وَاَعِدُّوْا لَھُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّۃٍ اَلَا
اِنَّ الْقُوَّۃَ الرَّمْیُ اَلَا اِنَّ الْقُوَّۃَ الرَّمْیُ اَلَا اِنَّ الْقُوَّۃَ الرَّمْیُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہا سنا میں نے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حال میں کہ وہ منبر پر تھے فرماتے تھے اور تیار کرو واسطے ان کافروں کے جو کچھ کہ سکو تم قوت سے خبردار تحقیق قوت تیر اندازی ہے
خبردار تحقیق قوت تیر اندازی ہے خبردار تحقیق قوت تیر اندازی ہے نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنی کلام اللہ میں جو آیا ہے واعدوا لھم ما استطعتم من قوۃ مراد
قوت سے تیر اندازی ہے ... وغیرہ ... قوت کے اسباب ... کو تیر اندازی
شاید اس لئے کہ ... اور اصل ... ہے **وَعَنْہُ** قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ سَتُفْتَحُ
عَلَیْکُمُ الرُّوْمُ وَیَکْفِیْکُمُ اللّٰہُ فَلَا یَعْجِزُ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّلْھُوَ بِاَسْھُمِہٖ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عقبہ سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ

وساطت نہیں ہے کیونکہ تیر بنانے والا بھی جب خالص اللہ کی رضا کے واسطے بنائے تو وہ اسکا مستحق ہے کہ بہشت میں جاوے اپنے بیٹے کے ساتھ تیروں کے
نقل کی اسکو مسلم نے ف یعنی اللہ تعالیٰ کی راہ میں ساتھ تیر اندازی کی ہو یا نیزہ بازی کی ساتھ تیر اندازی یا نیزہ بازی کے اور سیکھو سکھاؤ اور جہاد و جنگ کے
اوزار جیسے گھوڑے اور سپاہی لڑائی کے سے یاد رہے کہ تیر اندازی کی عادت رکھو اسپ دوڑانے کی بھی یاد رکھو اور سفر و حضر دونوں ساتھ آسکے کہ دوم
فتح ہوا اب تیار ان اسی سے بہتر ہے کہ مشاق رہو تیر اندازی کی جیسے ہی کہ ہو جیسے قتل و جنگ کے حاجت ہوتی ہے اسی سبب سے حاصل ہونے فتح کا واسطے تیر اندازی کی کیا
باعتبار ہو وقت کا اور واسطے رغبت دینے کے اپنے بیٹے کو اور اسکے جنات میں وعنہ قال سمعت رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یقول من علم الرمی ثم ترکہ فلیس منا او قد عصی رواہ مسلم اور روایت ہے عقبہ سے کہا سنا میں نے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے جس نے سیکھی تیر اندازی پھر چھوڑ دیا اسکو پس نہیں وہ ہم میں سے یعنی ہمارے طریقہ پر نہیں یا تحقیق نافرمانی کی اسنے نقل کی مسلم نے
ف نہیں ہم میں سے یعنی ہمیں قریب ہے شمار کیا گیا اور ہمارے سیکھ کر چھوڑ دینا سبب سیکھنے کا وہ اہل حق
انکے ہیں گوارا نقصان کیا اور وعن سلمۃ بن
الاکوع قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی قوم من اسلم یتناضلون بالسوق فقال ارموا بنی اسمعیل فان اباکم
کان رامیا وانا مع بنی فلان لاحد الفریقین فامسکوا بایدیھم فقال ما لکم قالوا وکیف نرمی وانت مع بنی فلان قال
ارموا وانا معکم کلکم رواہ البخاری اور روایت ہے سلمہ بن اکوع سے کہا نکلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک قوم پر بنی اسلم
اس حال میں کہ تیر اندازی کرتے تھے آپس میں بازار میں پس فرمایا تیر اندازی کرو اے اولاد اسمعیل کی پس تحقیق باپ تمہارے اسمعیل تھے تیر انداز اور میں ساتھ
بنی فلاں کے ہوں واسطے ایک کے دو فریقوں میں سے یعنی دو فریق تیر اندازی کرتے تھے ایک فریق کا نام لیکر فرمایا کہ میں انکے ساتھ ہوں
بند کیے ہاتھ اپنے فریق ثانی نے یعنی جنکے ساتھ حضرت نہیں تھے مقابلہ سے تیر اندازی سے پس فرمایا حضرت نے کیا ہوا تم کو
موقوف کی تیر اندازی سو کہا انہوں نے کس طرح سے تیر اندازی کریں ہم اس حال میں کہ آپ ساتھ فلاں قوم کے ہیں فرمایا تیر اندازی کرو اور میں تم سب کے
ساتھ ہوں نقل کی بخاری نے وعن انس قال کان ابو طلحۃ یتترس مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم بترس واحد و
کان ابو طلحۃ حسن الرمی فکان اذا رمی تشرف النبی صلی اللہ علیہ وسلم فینظر الی موضع نبلہ رواہ البخاری اور روایت ہے
انس سے کہا تھا ابو طلحہ بچاؤ کرتے تھے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سپر کے اور تھا ابو طلحہ خوب تیر انداز پس تھے ابو طلحہ جب تیر پھینکتے جھانکتے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس دیکھتے طرف جگہ پہنچنے تیر انکے کے نقل کی بخاری نے وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم البرکۃ فی نواصی الخیل متفق علیہ اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے برکت بیچ پیشانیوں گھوڑوں کے ہے
نقل کی بخاری اور مسلم نے ف مراد پیشانی سے ذات ہے یعنی گھوڑوں میں برکت ہے اسلئے کہ سبب انکے حاصل ہوتا ہے جہاد کہ اسمیں خیر دنیا و
آخرت کی ہے وعن جریر بن عبداللہ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یلوی ناصیۃ فرس باصبعہ و
ھو یقول الخیل معقود بنواصیھا الخیر الی یوم القیمۃ الاجر والغنیمۃ رواہ مسلم اور روایت ہے جریر بن عبداللہ بجلی سے کہا
دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو بٹتے تھے بال پیشانی ایک گھوڑے کے ساتھ انگلی اپنی کے اس حال میں کہ فرماتے تھے گھوڑے بندھی ہے بیچ
پیشانیوں انکی کے بھلائی روز قیامت تک یعنی بھلائی حاصل ہوتی ہے انکے سبب جہاد کہ اسمیں خیر دنیا و آخرت کی ہے پس بیان کیا ثواب آخرت کا اور
غنیمت دنیا کے نقل کی مسلم نے وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احتبس فرسا فی سبیل اللہ [illegible]

بِاللّٰہِ وَتَصْدِیْقًا بِوَعْدِہٖ فَاِنَّ شِبَعَہٗ وَرِیَّہٗ وَرَوْثَہٗ وَبَوْلَہٗ فِیْ مِیْزَانِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ (رواہ البخاری) اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی باندھے گھوڑا بیچ راہ خدا کے سبب ایمان لانے کے ساتھ خدا کے یقین لانے اور واسطے سچا جاننے وعدے اسکے کا وہ سبب بیچ جاننے وعدے اسکے کے یعنی ساتھ ثواب عظیم کے پس تحقیق سیری اور سیرابی اسکی اور لید اسکی اور پیشاب اسکا تولیا جاوے گا میزان اعمال اسکے میں دن قیامت کے نقل کی بخاری نے **ف** مراد سیری اور سیرابی سے یہ ہے کہ جو چیزیں پیٹ بھر کر کھاوے گا اور پیوے ہو یا پینے کھانس دانہ پانی وغیرہ یہ چیزیں بھی داخل اسکے اعمال میں ہو جاویں گے ثواب ملے میں اور ثواب انکا بھی اسکے میزان اعمال میں تولا جاویگا ح

وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُ الشِّكَالَ فِي الْخَيْلِ وَالشِّكَالُ اَنْ يَّكُوْنَ الْفَرَسُ فِيْ رِجْلِهِ الْيُمْنٰى بَيَاضٌ وَفِيْ يَدِهِ الْيُسْرٰى اَوْ فِيْ يَدِهِ الْيُمْنٰى وَرِجْلِهِ الْيُسْرٰى (رواہ مسلم) اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مکروہ رکھتے شکال کو بیچ گھوڑوں کے اور شکال یہ ہے کہ ہو گھوڑا اسطرح کا کہ بیچ داہنے پاؤں اسکے کے اور بیچ بائیں ہاتھ اسکے کے سفیدی ہو یا بیچ داہنے ہاتھ اور بائیں پاؤں اسکے کے نقل کی مسلم نے **ف** راوی نے تو تفسیر شکال کی اسطرح کی اور شکال نزدیک صاحب قاموس اور تمام اہل لغت کے گھوڑے میں یہ ہے کہ تین پاؤں گھوڑے کے سفید ہوں اور ایک ہم رنگ تمام بدن کا یا برعکس یعنی ایک پاؤں سفید ہو اور باقی ہم رنگ بدن اور شکال اصل میں رسی کو کہتے ہیں جس سے پاؤں چار پائے کے باندھتے ہیں پس یہ سفیدی [illegible] کے تشبیہ دی ساتھ اسکے اور اسطرح کے گھوڑے کو مکروہ کہا اور فال کے طور پر بصورت شکل کے اور ذکر کیا ہے کہ تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ جس گھوڑے میں یہ ہو [illegible] اگر باوجود اسکے سفیدی پیشانی پر ہو تو دور ہو جاتی ہے کراہیت ح

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِيْ اُضْمِرَتْ مِنَ الْحَفْيَاءِ وَاَمَدُهَا ثَنِيَّةُ الْوَدَاعِ وَبَيْنَهُمَا سِتَّةُ اَمْيَالٍ وَسَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِيْ لَمْ تُضْمَرْ مِنَ الثَّنِيَّةِ اِلٰى مَسْجِدِ بَنِيْ زُرَيْقٍ وَبَيْنَهُمَا مِيْلٌ (متفق علیہ) اور روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مسابقت کی درمیان ان گھوڑوں کے کہ تضمیر کیے گئے تھے حفیا سے اور انتہا اس مسابقت کی ثنیۃ الوداع تھا اور درمیان حفیا اور ثنیۃ الوداع کے چھ میل کا فاصلہ ہے اور مسابقت کی درمیان ان گھوڑوں کے کہ نہیں تضمیر کیے گئے تھے ثنیۃ الوداع سے مسجد بنی زریق تک اور درمیان ان دونوں کے فاصلہ ایک میل کا تھا نقل کی بخاری اور مسلم نے **ف** مسابقت کہتے ہیں شرط کر کے گھوڑے دوڑانے کو کہ دیکھیں کون آگے نکل جاتا ہے اور تضمیر اسکو کہتے ہیں کہ گھوڑے کو خوب کھلاتے پلاتے ہیں تاکہ فربہ ہو جاوے پھر کم کرتے جاتے ہیں کھانس کو اور اسکو خوراک پر لاتے ہیں ایک مکان میں بند کر کے اور جل ڈالتے ہیں تاکہ وہ گرم ہو کر پسینہ آوے [illegible] سبک ہو جاتا ہے گوشت اسکا اور قوی ہوتا ہے اور چلنے میں تیز حفیا نام ایک جگہ کا ہے [illegible] مدینہ سے اور ثنیۃ الوداع نام ایک جگہ کا ہے [illegible] مسافروں کو وہاں تک پہنچانے کو جاتے تھے ح

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَتْ نَاقَةٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُسَمَّى الْعَضْبَاءَ وَكَانَتْ لَا تُسْبَقُ فَجَاءَ اَعْرَابِيٌّ عَلٰى قَعُوْدٍ لَهٗ فَسَبَقَهَا فَاشْتَدَّ ذٰلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ لَّا يَرْتَفِعَ شَيْءٌ مِّنَ الدُّنْيَا اِلَّا وَضَعَهٗ (رواہ البخاری) اور روایت ہے انسؓ سے کہا تھی اونٹنی واسطے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ نام رکھا تھا عضبا اور نہیں پیچھے چھوڑ سکتے تھے اسکو یعنی جب دوڑ میں مقابلہ ہوتا تو وہ سب سے آگے رہتی پس آیا ایک اعرابی اونٹ پر سو آگے بڑھ گیا اسکا اونٹ اور یہ بات بہت ناگوار ہوئی مسلمانوں پر پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق ثابت ہے اللہ پر یہ کہ نہیں بلند ہوتی کوئی چیز دنیا سے مگر پست کر دیتا ہے اللہ تعالیٰ اسکو نقل کی بخاری نے **ف** عضبا کہتے ہیں اس اونٹنی کو کہ کان اسکے کٹے ہوئے ہوں [illegible] کی اسکو عضبا بھی کہتے تھے ایک قول ہے کہ کان اسکے [illegible]

بھاگ کھڑے ہونگے یعنی جہاد کی ہیبت سے اور سواری کیلئے گھوڑا پالنا اور اسکی تیاری میں تمہیں اسکی مدد حاصل ہوگی۔ ع ح

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يُدْخِلُ بِالسَّهْمِ الْوَاحِدِ ثَلٰثَةَ نَفَرٍ الْجَنَّةَ صَانِعَهُ يَحْتَسِبُ فِيْ صَنْعَتِهِ الْخَيْرَ وَالرَّامِيَ بِهِ وَمُنَبِّلَهُ فَارْمُوْا وَارْكَبُوْا وَاَنْ تَرْمُوْا اَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ اَنْ تَرْكَبُوْا كُلُّ شَيْءٍ يَلْهُوْ بِهِ الرَّجُلُ بَاطِلٌ إِلَّا رَمْيَهُ بِقَوْسِهِ وَتَأْدِيْبَهُ فَرَسَهُ وَمُلَاعَبَتَهُ امْرَأَتَهُ فَإِنَّهُنَّ مِنَ الْحَقِّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَزَادَ اَبُوْ دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ وَمَنْ تَرَكَ الرَّمْيَ بَعْدَ مَا عَلِمَهُ رَغْبَةً عَنْهُ فَإِنَّهَا نِعْمَةٌ تَرَكَهَا اَوْ قَالَ كَفَرَهَا

روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے تحقیق اللہ تعالیٰ داخل کرتا ہے سبب ایک تیر کے یعنی تیر پھینکنے کے تین شخصوں کو بہشت میں ایک بنانے والا اسکے کو امید رکھے بیچ بنانے کے ثواب کی یعنی بنائے تیر واسطے جہاد میں کام آنے کے اور دوسرے تیر پھینکنے والے کو یعنی جہاد میں اور تیسرے تیر دینے والے کو یعنی ہاتھ میں تیر دینے والے کو خواہ اسکا خود ہو خواہ پرایا ہو پس تیر اندازی کرو اور سواری کرو گھوڑوں پر یعنی سیکھو اور البتہ تیر اندازی تمہاری بہت پیاری ہے مجھکو سوار ہونے سے ہر چیز کہ کھیلے ساتھ اسکے آدمی باطل اور ناروا ہے مگر تیر اندازی اپنی کمان سے اور ادب سکھانا اپنے گھوڑے کو اور کھیلنا اپنی بیوی سے پس تحقیق یہ چیزیں حق میں نقل کیا یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور زیادہ کیا ابو داؤد اور دارمی نے یہ اور جو شخص چھوڑ دے تیر اندازی بعد سیکھنے اسکے کے سبب بیزار ہونے کے اس سے پس تحقیق وہ تیر اندازی ایک نعمت ہے کہ چھوڑ دیا اسکو یا فرمایا کفران کیا اس نعمت کا۔ ف یعنی تیر اندازی کی نعمت کو چھوڑنا گویا کفران نعمت ہے اور جو تیر اندازی سیکھے قوت پانے کے واسطے جہاد کے مثل گھوڑوں کو ادب دینے کے بیچ جہاد کے یا جائز کھیل ہے اور عورت سے مباحات کے مانند ہے ثواب کا سبب ہے۔

وَعَنْ اَبِيْ نَجِيْحٍ السُّلَمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ بَلَغَ بِسَهْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ لَهُ دَرَجَةٌ فِي الْجَنَّةِ وَمَنْ رَمٰى بِسَهْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ لَهُ عَدْلُ مُحَرَّرٍ وَمَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي الْإِسْلَامِ كَانَتْ لَهُ نُوْرًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ وَرَوٰى اَبُوْ دَاوُدَ الْفَصْلَ الْاَوَّلَ وَالنَّسَائِيُّ الْاَوَّلَ وَالثَّانِيَ وَالتِّرْمِذِيُّ الثَّانِيَ وَالثَّالِثَ وَفِيْ رِوَايَتِهِمَا مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بَدَلَ فِي الْإِسْلَامِ

اور روایت ہے ابی نجیح سلمی سے کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو شخص کہ پہنچائے تیر کو یعنی دشمن تک اللہ کی راہ میں واسطے اسکے ایک درجہ ہے بہشت میں اور جو شخص کہ پھینکے تیر کو اللہ کی راہ میں پس واسطے اسکے برابر ثواب آزاد کرنے ایک بردہ کے ہے اور جو شخص کہ بوڑھا ہو یعنی بوڑھا ہوا اسلام میں یعنی مسلمان ہو کر پس واسطے اسکے نور ہوگا دن قیامت کے نقل کیا بیہقی نے شعب الایمان میں اور روایت کیا ابو داؤد نے پہلا جملہ یعنی بہشت میں درجہ والا اور نسائی نے پہلا اور دوسرا اور ترمذی نے دوسرا اور تیسرا اور بیچ روایت بیہقی و ترمذی کے ہے جو شخص کہ بوڑھا ہو بیچ راہ اللہ کے بدلے فی الاسلام کے۔ ف بوڑھا ہو اللہ کی راہ میں یعنی غازی ہو کر یا سفید بال نکلے جہاد میں۔ کہا طیبی نے تعریف بوڑھا ہونے کی یعنی اسلام میں اور جہاد میں اور بوڑھا ہونے میں ہے اور مراد شیب سے سفید بال ہیں اور بیان کیا ہے اس حدیث میں ایک اشکال اور وہ یہ کہ صاحب مشکوٰۃ نے کہا کہ نسائی اور ترمذی نے اسکو صحیح میں روایت کیا ہے دوسرے طریق سے اور تمام کی روایت بیہقی کی ہے جیسے کہ اوپر مذکور ہوا نہ ان الاسلام اور جواب اسکا یہ ہے کہ جو بیچ روایت بیہقی اور ترمذی کے ہے وہ فی سبیل اللہ ہے اور روایت بیہقی اور ترمذی میں ہے۔

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا سَبَقَ إِلَّا فِيْ نَصْلٍ اَوْ خُفٍّ اَوْ حَافِرٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ

اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں حلال ہے جیتنا مال ساتھ مسابقت کے مگر بیچ تیر پھینکنے کے یا اونٹ دوڑانے کے یا گھوڑے دوڑانے میں نقل کیا یہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی نے۔ ف سبق جو کہتے ہیں گھوڑ دوڑ وغیرہ میں شرط لگانا اسکا بیان آگے آتا ہے۔

یہ معلوم ہوتا ہے کہ درست نہیں لینا مال کا ساتھ مسابقت کے مگر ان تین چیزوں میں اور بعضے فقہا نے لاحق کیا ہے ساتھ ان کے ان چیزوں کو کہ اسباب جہاد سے ہیں جیسے کہ گدہا اور خچر بیچ حکم گھوڑے کے ہیں اور فیل بیچ حکم اونٹ کے ہے اور ہر چیز کہ اسباب جہاد سے ہے اسکی سابقت میں شرط کرنا مال کا واسطے رغبت دلانے کے جہاد میں بخلاف ان چیزوں کے کہ اسباب جہاد سے نہیں مانند کبوتر بازی وغیرہ کی سو نہیں جائز سابقت اور لینا مال کا اس میں جائز نہیں لیکن بعضوں نے پیادہ پا کے مسابقت کو اور بعضوں نے مسابقت کو ساتھ تیر پھینکنے کے بھی لاحق کیا ہے بسبب ہونے کے بیچ معنے تیر کے اور جاننا چاہیے کہ بیچ شرط کرنے مال کے مسابقت میں معنی قمار کے ہیں اس لیے کہ اس میں خطر ہے بیچ ملک کے وہ تردد ہے بیچ فائدہ اور نقصان کے اور یہی معنے ہیں قمار کے مگر یہ کہ مال شرط کیا جاوے امام کی طرف سے یا اور کسی شخص کی طرف سے کہ وہ کہے جو کوئی بڑھ جاوے تو واسطے اس کے اسقدر مال ہے یا مال ایک جانب سے ہو دونوں میں جیسے کہ کہے اگر تو بڑھ جاوے تو تجھ کو میری طرف سے اسقدر ہے اور اگر میں بڑھ جاؤں میرے لیے کچھ نہیں ہے تجھ پر اور اگر دونوں طرف سے ہو جیسے کہ کہے اگر تو بڑھ جاوے میں تجھ سے تو اسقدر ہے اور اگر میں بڑھ جاؤں تو مجھ کو تیری طرف سے اسقدر ہے یہ جائز نہیں اس لیے کہ حقیقت قمار کی یہی ہے مگر بسبب داخل ہونے محلل کے جیسے کہ حدیث آئندہ میں آتی ہے ہم ع ح

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَدْخَلَ فَرَسًا بَيْنَ فَرَسَيْنِ فَإِنْ كَانَ يُؤْمَنُ أَنْ يُسْبَقَ فَلَا خَيْرَ فِيهِ وَإِنْ كَانَ لَا يُؤْمَنُ أَنْ يُسْبَقَ فَلَا بَأْسَ بِهِ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ قَالَ مَنْ أَدْخَلَ فَرَسًا بَيْنَ فَرَسَيْنِ يَعْنِي وَهُوَ لَا يَأْمَنُ أَنْ يُسْبَقَ فَلَيْسَ بِقِمَارٍ وَمَنْ أَدْخَلَ فَرَسًا بَيْنَ فَرَسَيْنِ وَقَدْ أَمِنَ أَنْ يُسْبَقَ فَهُوَ قِمَارٌ

اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ داخل کرے ایک گھوڑا درمیان دو گھوڑوں کے اگر وہ تیز گھوڑا علم کا کہ اس میں کیا جاتا ہے اس سے کہ سبقت کیا جاوے یعنی یہ کہ معلوم ہو کہ آگے بھی بڑھ جاوے گا بسبب ہونے کے تیز رو پس بیچ اس کے بھلائی نہیں اور اگر نہیں کیا جاتا ہے اس سے کہ سبقت کیا جاوے پس نہیں بیچ اس کے مضائقہ ساتھ ان کے چلنے کی شرح اسکی نہیں ہے روایت ابی داؤد کی جو شخص کہ داخل کرے گھوڑا درمیان دو گھوڑوں کے یعنی ایسا گھوڑا ہو کہ اس میں ہو اس کے سبقت نہ ہو جانے کا پس نہیں ہے قمار اور جو شخص کہ داخل کرے گھوڑا درمیان دو گھوڑوں کے اور تحقیق اس میں ہو اس سے کہ سبقت کیا جاوے پس ہے قمار **ف** جس شخص نے داخل کرے الخ بصورت قمار کی ہے اور محلل اس کو کہلاتے گھوڑے کو درمیان ان دو گھوڑوں کے دو نہ لگانا ہے بنے کے لیے اور شرط جائز کی ہے اور عقد قمار ہوں بیچ ان کے گھوڑا بالشرط اسکے کہ اگر گھوڑا محلل بڑھ جاوے دونوں سے اور آگے بڑھ گیا اس میں اس پر کچھ اور یہ محلل بسبب ہونے کے ہوا اسباب اسکے مقصد قمار سے خلاصی کی کیونکہ یا یک جانب بس اگر بڑھ جاوے محلل ان دونوں سے لیوے مال شرط والا اُنسے اور اگر دونوں بڑھ جاویں اس سے اور دونوں میں جو آگے بڑھ جاویگا اسکو لینا جائز ہوگا دوسرے سے اور کہا اسکے محلل کو چاہیے کہ ایسے گھوڑے پر سوار ہو کہ مانند گھوڑوں ان دونوں کے ہو یا قریب اُن کے اور نہیں پس اگر ہوگا گھوڑا محلل کا تیز رو اس طرح کا کہ جانتا ہے کہ ان دونوں گھوڑوں سے پیچھے نہ رہ سکے تو نہیں جائز بلکہ ہونا شروط کا برابر ہے اور اگر نہیں جانتا ہو یقینا کہ یہ گھوڑا بڑھ جاوے گا ان دونوں گھوڑوں سے یا نہیں جانتا ہے کہ یہ گھوڑا پیچھے رہ جاوے گا تو جائز ہے حاصل یہ کہ اگر محلل کا گھوڑا ایسا ہے کہ احتمال بڑھ جانے اور نہ بڑھ جانے کا رکھتا ہے تو جائز ہے ورنہ نہیں جائز ہے ع ح

وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ زَادَ يَحْيَى فِي حَدِيثِهِ فِي الرِّهَانِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مَعَ زِيَادَةٍ فِي بَابِ الْغَصْبِ

اور روایت ہے عمران بن حصین سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں جلب اور نہ جنب اور زیادہ کیا یحییٰ نے بیچ حدیث اپنی کے لفظ فی الرہان کو یعنی کہ لا جلب ولا جنب فی الرہان اور مراد رہان سے

بھی مسابقت دوڑ اور طرح کی ہو گھوڑ دوڑ میں نقل کی ابوداؤد اور نسائی نے اور نقل کی ترمذی نے ساتھ زیادتی بعض الفاظ اور معانی کے بیچ باب غصب کے ف جلب کے معنی ہیں یہ کہ زکوٰۃ لینے والا اترے زکوٰۃ دینے والوں سے دور اور حکم کرے ان کو مواشی یہاں کھینچ لاؤ اور جنب یہ کہ مال والے اپنی جگہ سے دور چلے جاویں تا کہ زکوٰۃ لینے والے کو مشقت پڑے یعنی تا وہ وہیں جاوے سو دونوں مکروہ و منع ہیں اور جلب گھوڑ دوڑ میں یہ کہ ایک شخص کو پیچھے اپنے گھوڑے کے لگا دیوے کہ گھوڑے کو ڈانٹتا رہے تا وہ آگے بڑھ جاوے اور جنب یہ کہ ایک گھوڑا اپنے پہلو گھوڑے کے اپنے کے رکھا اور جب گھوڑا سواری کا تھک جاوے اس گھوڑے پر سوار ہو یہ بھی منع ہے ع ح وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ الْخَيْلِ الْأَدْهَمُ الْأَقْرَحُ الْأَرْثَمُ ثُمَّ الْأَقْرَحُ الْمُحَجَّلُ طَلْقُ الْيَمِينِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ أَدْهَمَ فَكُمَيْتٌ عَلَى هٰذِهِ الشِّيَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے ابی قتادہ سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا بہتر ہیں گھوڑوں کا گھوڑا سیاہ کہ بیچ پیشانی اُسکی کے تھوڑی سی سفیدی ہو اور ناک کی طرف سفیدی ہو پھر وہ گھوڑا بہتر ہے کہ جسکی پیشانی پر تھوڑی سی سفیدی ہو اور ہاتھ پاؤں سفید ہوں لیکن داہنا ہاتھ سفید نہ ہو اور اگر سیاہ نہ ہو پس کمیت ہو اسی علامت کا نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے ف کمیت اس گھوڑے کو کہتے ہیں کہ ایال اُسکی سیاہ ہو اور باقی سرخ اور اوپر اسی علامت کے یعنی کہ سیاہ گھوڑے میں ذکر کی گئی سفیدی پیشانی وغیرہ کی ع ح وَعَنْ أَبِي وَهْبٍ الْجُشَمِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِكُلِّ كُمَيْتٍ أَغَرَّ مُحَجَّلٍ أَوْ أَشْقَرَ أَغَرَّ مُحَجَّلٍ أَوْ أَدْهَمَ أَغَرَّ مُحَجَّلٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے ابی وہب جشمی سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لازم ہے تم کو گھوڑا کمیت سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پاؤں کا یا اشقر سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پاؤں کا یا سیاہ سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پاؤں کا نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے ف اشقر کہتے ہیں گھوڑے سرخ رنگ کو اور فرق کمیت و اشقر میں یہ ہے کہ کمیت کی دُم اور ایال سیاہ ہوتی ہے اور اشقر کی سرخ ع ح وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُمْنُ الْخَيْلِ فِي الشُّقْرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے برکت گھوڑوں کی بیچ گھوڑوں سرخ رنگ کے ہے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے وَعَنْ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدٍ السُّلَمِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَقُصُّوا نَوَاصِيَ الْخَيْلِ وَلَا مَعَارِفَهَا وَلَا أَذْنَابَهَا فَإِنَّ أَذْنَابَهَا مَذَابُّهَا وَمَعَارِفَهَا دِفَاؤُهَا وَنَوَاصِيَهَا مَعْقُودٌ فِيهَا الْخَيْرُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے عتبہ بن عبد سلمی سے کہ اُنہوں نے سنا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ مت کترو بال گھوڑوں کے پیشانیوں کے اور نہ ایالیں اُنکی اور نہ دُمیں اُنکی اسلیے کہ دُمیں اُنکی مورچھل ہیں اُنکی اور ایالیں اُنکی سبب گرم ہونے اُنکی کے ہیں اور اُنکی پیشانیوں کے بالوں میں خیر بندھی ہے نقل کی یہ ابوداؤد نے وَعَنْ أَبِي وَهْبٍ الْجُشَمِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْتَبِطُوا الْخَيْلَ وَامْسَحُوا بِنَوَاصِيهَا وَأَعْجَازِهَا أَوْ قَالَ أَكْفَالِهَا وَقَلِّدُوهَا وَلَا تُقَلِّدُوهَا الْأَوْتَارَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے ابی وہب جشمی سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے باندھو گھوڑے اور ہاتھ پھیر کرو اُنکے پیشانیوں پر اور اُنکی پشتوں پر یا فرمایا پٹھے پر اور ہار ڈالو اُنکے گلے میں اور مت ڈالو ہار تانت کے کہ یعنی گنڈے باندھو گھوڑوں میں اور مت باندھو اُنکے گردنوں میں چلے کمان کے نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے ف باندھو یعنی یہ کہ تیار رکھو اُنکو واسطے جہاد کے اور ہاتھ پھیرنے سے مقصود صاف کرنا اُنکا ہے گرد و غبار سے اور یہ جاننا حال فربہی اُنکی کا ہے اور اس سے اُنس و راحت بھی حاصل ہوتی ہے اُنکو اور عادت جاہلیت کی تھی چلے کمان کے گھوڑوں کی گردنوں میں باندھتے تھے تاکہ نظر نہ لگے اس سے منع فرمایا واسطے تنبیہ کرنے کے اس پر کہ یہ دفع تقدیر نہیں کرتا یا اسلیے کہ گلا نہ گھٹ جائے اسکا ع ح وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدًا مَأْمُورًا

ما اختصنا دون الناس بشيء إلا بثلاث أمرنا أن نسبغ الوضوء وأن لا نأكل الصدقة وأن لا ننزي حمارا على
فرس رواه الترمذي والنسائي اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم بندے امر کیے گئے نہیں خاص کیا ہمکو
سوائے لوگوں کے ساتھ کسی چیز کے مگر ساتھ تین چیزوں کے حکم کیا ہمکو یہ کہ پورا کریں ہم وضو کو اور یہ کہ نہ کھاویں ہم صدقہ اور یہ کہ نہ جفت
کرواویں ہم گدھوں کو گھوڑیوں پر نقل کی یہ ترمذی اور نسائی نے ف امر کیے گئے کہ کرتے تھے جو کچھ حکم کیے جاتے تھے خدائے تعالے
کی طرف سے اور حکم نہیں کرتے تھے ساتھ کسی چیز کے اپنے طرف سے اور اپنی خواہش نفس سے اور مخصوص نہیں کرتے تھے کسی کو ساتھ
کسی چیز کے احکام سے کہ چاہتے حتی کہ اہل بیت کو کہ خصوصًا اقرب تھے جیسے کہ نہیں خاص کیا ہمکو الخ اور نہ جفت کرواویں ہم الخ تاکید اور اس
بچاؤ سے منع اسلیے کیا کہ لازم آتا ہے قطع نسل کا اور طلب کرنا ادنی چیز کا بدلے اچھی چیز کا اسلیے کہ خچر نہیں کام آتا جہاد وغیرہ میں بہت کر وہ ہو
اور اگر کہا جاوے کہ خاص ہونا انکا ساتھ نہی کے کھانے صدقہ سے تو ظاہر ہے لیکن حکم کرنا ساتھ پورا کرنے وضو کے اور نہی جفت کروانی گدھے کے
گھوڑی پر شامل ہے سب امت کو خاص ہونا انکو کیا معنے جواب یہ کہ یہ ضرور تھا اور واجب تاکید انکے حق میں یا تاکید و مبالغہ منظور ہوا انکے
حق میں اور اس حدیث میں بلیغ رد ہے شیعہ پر کہ وہ کہتے ہیں خاص کیا حضرتؐ نے اہل بیت کو ساتھ علوم مخصوصہ کے اور مثل اسکے وہ حدیث ہے کہ
حضرت علیؓ سے جبکہ پوچھے گئے هل عندكم شيء ليس في القرآن فقال والذي فلق الحبة وبرأ النسمة ما عندنا إلا ما في القرآن إلا فهما يعطى الرجل في
كتابه وما في الصحيفة الحديث ح ع وعن علي قال أهديت لرسول الله صلى الله عليه وسلم بغلة فركبها فقال علي
لو حملنا الحمير على الخيل فكانت لنا مثل هذه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إنما يفعل ذلك الذين لا
يعلمون رواه أبو داود والنسائي اور روایت ہے حضرت علیؓ سے کہا ہدیہ بھیجا گیا واسطے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک خچر پس چڑھے
اسپر پس کہا حضرت علیؓ نے اگر جفت کرواویں ہم گدھوں کو گھوڑیوں پر پس ہوں واسطے ہمارے مانند اس خچر کی پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
کہ کرتے ہیں یہ وہ شخص کہ نہیں جانتے ہیں نقل کی یہ ابو داود و نسائی نے ف نہیں جانتے یعنے جاہل ہیں اسلیے کہ گھوڑی پر بہت ثواب ہے واسطے اس چیز کے
کہ لیے گئے منافع سے یا نہیں جانتے احکام شریعت کے اور نہیں جانتے طرف شرع کے کہ اول ہو اپنے لیے اور نہیں جانتے ہیں جفت کروانی
گدھے کے سے گھوڑی پر اور یہ نہی کراہت کے ہے ح ع وعن أنس قال كانت قبيعة سيف رسول الله صلى الله عليه
وسلم من فضة رواه الترمذي وأبو داود والنسائي والدارمي اور روایت ہے انسؓ سے کہا تھی ٹوپی تلوار رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم کی چاندی سے نقل کی یہ ترمذی و ابو داود و نسائی اور دارمی نے ف شرح سنہ میں لکھا ہے کہ مباح ہے چاندی کا تلوار کا ساتھ
تھوڑی سی چاندی کے اور اسی طرح کمربند اور سوائے اسکے نہیں جائز کسی چیز میں بھی وعن هود بن عبد الله بن سعد عن جده مزيدة
قال دخل رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم الفتح وعلى سيفه ذهب وفضة رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب
اور روایت ہے ہود بن عبداللہ بن سعد سے نقل کی دادا اپنے سے کہ مزیدہ ہیں کہا آئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم دن فتح مکہ کے اس حال میں کہ تلوار پر
تھا سونا اور چاندی نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے ف یہ حدیث قابل دلیل پکڑنے کے نہیں ہے جائز ہونے استعمال سونے کے اسلیے
اسلیے کہ سند اسکی ضعیف ہے ح ع وعن السائب بن يزيد أن النبي صلى الله عليه وسلم كان عليه يوم أحد درعان قد ظاهر
بينهما رواه الترمذي وابن ماجه اور روایت ہے سائب بن یزید سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم تھیں آپ پر دن احد کے دو زرہیں ایک کے اوپر دوسری پہنا تھا
کی یہ ابو داود اور ابن ماجہ نے ف اس میں یہ ہے کہ جائز ہے اختیار کرنا اسباب کا اور توکل کے منافی نہیں ح ع وعن ابن عباس

قَالَ كَانَتْ رَايَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوْدَاءَ وَلِوَاؤُهُ اَبْيَضَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ تھا جھنڈا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا سیاہ اور چھوٹا نشان آپ کا سفید نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے وَعَنْ مُوْسَى بْنِ عُبَيْدَةَ مَوْلٰى مُحَمَّدِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ بَعَثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ اِلَى الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ يَسْأَلُهُ عَنْ رَايَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَتْ سَوْدَاءَ مُرَبَّعَةً مِّنْ نَّمِرَةٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاؤُدَ اور روایت ہے موسیٰ بیٹے عبیدہ مولیٰ محمد بن قاسم سے کہ کہا بھیجا مجھ کو محمد بن قاسم نے طرف براء بن عازب کے دریافت کرتا تھا یعنی پوچھتا تھا محمد بن قاسم براء سے نشان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا تو انہوں نے کہا تھا نشان سیاہ رنگ کا کپڑا اسکا چوکور تھا قسم نمرہ سے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابو داؤد نے **ف** نمرہ سیاہ و سفید دھاری دار کپڑے کو کہتے ہیں غالب رنگ اسکا سیاہ تھا دور سے سیاہ معلوم ہوتا تھا سیاہ اور سفید خطوط ایسے کہ مانند پلنگ و شیر کے لوگ کہتے ہیں کپڑا سیاہ اور سفید تھا میں مشابہت دی اسکو ساتھ نمر یعنی چیتے کے **ع** وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ وَلِوَاؤُهُ اَبْيَضُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے جابر سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے مکہ میں دن فتح مکہ کے اس حال میں کہ نشان آپکا سفید تھا نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمْ يَكُنْ شَيْءٌ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ النِّسَاءِ مِنَ الْخَيْلِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ روایت ہے انس سے کہا نہیں تھی کوئی چیز محبوب طرف رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد عورتوں کے گھوڑوں سے یعنی جہاد کے لیے نقل کی یہ نسائی نے وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَتْ بِيَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْسٌ عَرَبِيَّةٌ فَرَاٰى رَجُلًا بِيَدِهٖ قَوْسٌ فَارِسِيَّةٌ فَقَالَ مَا هٰذِهٖ اَلْقِهَا وَعَلَيْكُمْ بِهٰذِهٖ وَاَشْبَاهِهَا وَرِمَاحِ الْقَنَا فَاِنَّمَا يُؤَيِّدُ اللّٰهُ لَكُمْ بِهِمَا فِي الدِّيْنِ وَيُمَكِّنُ لَكُمْ فِي الْبِلَادِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے علی سے کہا تھی بیچ ہاتھ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے کمان عربی پس دیکھا ایک شخص کو کہ اسکے ہاتھ میں تھی کمان فارسی فرمایا کیا ہے یہ ڈالدے اسکو اور لازم پکڑو اس طرح کی کمان کو یعنی عربی اور مانند اسکے یعنی جو اسکی مانند ہو اور لازم پکڑو نیزوں کو کامل اس تحقیق کہ سوا اسکے نہیں کہ مدد کریگا اللہ تعالیٰ تمہاری بسبب انکے بیچ دین کے اور جما دیگا تم کو شہروں میں نقل کی یہ ابن ماجہ نے **ف** گویا آنحضرت نے دیکھا کمان فارسی کو قوی تر اور سخت تر پس اختیار کیا اسکو کمان عربی پر پھر گمان کیا کہ وہ بہتر ہے اور ہر ایک میں تم کو نہیں یہ منع کیا آنحضرت نے اسکے بیچ میں جیسے اسکو خیال کرتا ہے بلکہ فتح دیتا ہے اللہ تعالیٰ ہے جسکو چاہتا ہے اور نصرت اسکی طرف سے ہے نہ قوت سے اور نہ کثرت سے [illegible]

بَابُ اٰدَابِ السَّفَرِ

باب بیچ بیان آداب سفر کے ... پانچواں باب اسکے علاوہ آداب سفر کے بہت ہیں بعض ان میں سے اس طرح کہ مثلاً رعایت اول پہلے سفر سے کرلی جائے اور بعض درمیان سفر کے اور بعض بعد ختم کے جیسا کہ بیان ہوگا احادیث میں تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ الْخَمِيْسِ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ وَكَانَ يُحِبُّ اَنْ يَّخْرُجَ يَوْمَ الْخَمِيْسِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے کعب بن مالک سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نکلے جمعرات کے دن بیچ غزوہ تبوک کے اور آنحضرت دوست رکھتے تھے یہ کہ نکلیں دن جمعرات کے یعنی سفر جہاد کے لیے نقل کی یہ بخاری نے **ف** تبوک نام ایک موضع کا ہے شام میں ایک مہینے کی راہ پر مدینہ سے اور غزوہ تبوک سنہ نو ہجری میں ہوا اور یہ آخری غزوہ حضرت کا ہے اور جماعت اہل سیر نے بیان کیا ہے کہ آنحضرت کا یہ اکثر نکلنا ہوتا تھا دن پنجشنبہ کے اور نہ یہ کہ حضرت سفر کے لیے مگر روز پنجشنبہ کے جیسے کہ باہر لیے جاتے اور پنجشنبہ کے نکلنے میں کئی احتمال ہیں ایک یہ کہ یہ دن مبارک ہے اور جیسا کہ اس میں اعمال بندوں کے طرف

اللہ تعالیٰ کی بیچ جہاد حضرت ﷺ سے پوچھا گیا ہے آج عمل جہاد کہ افضل اعمال ہے اور دوسرے یہ کہ خیر بہتے لشکر کے ہیں بیس اسمیں تفاول ہے سواد لشکر کے
کثرت کا اور بیگانگی سے کہ وسیلہ جانے ہیں انشاء اللہ علوم ہو کہ مطابق سنت نبوی کے ہو وہ لوگ دار اور پہ استخارہ اور تفویض توکل ہے اور سلف سے
منقول نہیں کہ اتباع احکام نجوم اور اعتبار ساعات بحکم نجوم کرتے ہوں بلکہ پیر لوگ میں حضرت علیؓ سے منقول ہو کہ کسی نے اونکے پاس سے کہا کہ فلاں روز جا
اور فلانے روز نجا فرمایا اگر تیرے ساتھ میں ہوتی تو مارتا میں گردن تیری ہم رہتے تھے ہم بیچ خدمت ابوالقاسم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اور نہ سنا ہم نے نزدیک آنکے کہ ذکر کیا جاتا کہ فلانے روز سفر نہ کرنا چاہیے اور فلانے روز نکلنا چاہیے اور یہ جو کہ عوام کہتے ہیں کہ عقرب در برج کی حضرت علیؓ
سے روایت کرتے ہیں صحت کو نہیں پہونچا ہی ہے وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ
مَا فِي الْوَحْدَةِ مَا أَعْلَمُ مَا سَارَ رَاكِبٌ بِلَيْلٍ وَحْدَهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے اگر جانیں آدمی اوس چیز کو کہ تنہا سفر کرنے میں ہے جو مقدار کہ جانتا ہوں میں نہ چلے سوار رات کو تنہا نقل کی یہ بخاری نے ف اوس چیز کو یعنی
ضرر دینی اور دنیوی کو ضرر دینی یہ ہے کہ بسبب تنہائی کے جماعت نہیں میسر ہوتی اور ضرر دنیوی یہ ہے کہ کوئی غمخوار اور مددگار نہیں ہوتا اور قید سوار
کی اور رات کی اسلیے لگائی کہ سوار کو نسبت پیادہ کے خطر زیادہ ہوتا ہے خصوصاً رات کو وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةُ رُفْقَةً فِيهَا كَلْبٌ وَلَا جَرَسٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے نہیں ساتھ ہوتے فرشتے اوس قافلہ کے کہ اوسمیں کتا ہو یا گھنٹال نقل کی یہ مسلم نے ف مراد فرشتوں سے فرشتے رحمت کے ہیں کتا اور جنکا
اور مراد کتے سے وہ کتا ہے کہ نگہبانی کے لیے نہو پس کتا رکھنا پاسبانی کے لیے اور حفاظت مواشی کے لیے مباح ہے اور جرس اسکو کہتے ہیں کہ جانور
وغیرہ کے گلے میں باندھا جاتا ہے اور آواز کرتا ہے یعنی گھنٹا اور گھنگرو اور سبب اسکے منع ہونے کا یہ ہے کہ مشابہ ساتھ ناقوس کے ہے یا اسلیے کہ ان
مشابے کی چیزوں میں سے ہے کہ منع ہوئی لٹکانا اونکا بسبب کراہت آواز اونکی کے اور موید ہے اسکا قول حضرت کا کہ آگے آتا ہے مزامیر الشیطان اور
شرح السنہ میں روایت کیا گیا ہے کہ ایک لڑکی حضرت عائشہؓ پاس آئی اوس حال میں کہ اوسکے پاؤں میں گھنگرو باجتے تھے کہا حضرت عائشہؓ نے
کہ نکالو اسکو میرے پاس سے تاکہ نہ دور کرے والے ملائکہ کو اور فرمایا حضرت ﷺ کہ ساتھ ہر جرس کے شیطان ہے وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ الْجَرَسُ مَزَامِيرُ الشَّيْطَانِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گھنٹال مزامیر شیطان کے
نقل کی یہ مسلم نے ف مزامیر جمع مزمار کی ہے مزمار کہتے ہیں اوسکو کہ بجائی جاتی ہے اور مزمار تعبیر کرتے ہیں گلے کو ساتھ نیکلی اور مزامیر تعبیر اسلیے
فرمایا کہ آواز اوسکی منقطع نہیں ہوتی گویا ہر جز اوسکا مزمار ہے اور مزامیر شیطان اسکو اسلیے فرمایا کہ وہ باز رکھتا ہے ذکر و فکر سے وَعَنْ
أَبِي بَشِيرٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُولًا لَا تَبْقَيَنَّ فِي رَقَبَةِ بَعِيرٍ قِلَادَةٌ مِنْ وَتَرٍ أَوْ قِلَادَةٌ إِلَّا قُطِعَتْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی بشیر انصاریؓ سے یہ کہ وہ تھے
ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ بعضے سفروں اونکی کے پس بھیجا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کو کہ ندا کرے اہل سفر میں یہ حکم کہ نہ باقی
چھوڑا جاوے بیچ گردن کسی اونٹ کے قلادہ وتر کمان کا یا فرمایا نہ باقی رہے قلادہ مگر کاٹا جاوے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف شک کا
ہے حضرتؐ نے قلادہ وتر فرمایا یا مطلق قلادہ فرمایا اور اونکے کاٹنے کا اسلیے فرمایا کہ اونمیں گھنٹا بھی باندھتے تھے اور وہ مزامیر شیطان ہیں جیسا کہ
گذرا یا اسلیے فرمایا کہ اونمیں تعویذ وغیرہ ڈال کر جانوروں کے گلے میں باندھتے تھے گمان اسکا کہ بسبب اسکے محفوظ رہینگے آفات سے پس منع فرمایا حضرت نے
اور سمجھ کہ بلا اللہ کی تقدیر سے نہیں پھر سکتی وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْخِصْبِ

فَاَعْطُوا الْاِبِلَ حَظَّهَا مِنَ الْاَرْضِ وَاِذَا سَافَرْتُمْ فِي السَّنَةِ فَاَسْرِعُوْا عَلَيْهَا السَّيْرَ وَاِذَا عَرَّسْتُمْ بِاللَّيْلِ فَاجْتَنِبُوا الطَّرِيْقَ فَاِنَّهَا طُرُقُ الدَّوَابِّ وَمَأْوَى الْهَوَامِّ بِاللَّيْلِ وَفِيْ رِوَايَةٍ اِذَا سَافَرْتُمْ فِي السَّنَةِ فَبَادِرُوْا بِهَا نِقْيَهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ سفر کرو تم ارزانی میں پس دو اونٹوں کو حق انکا زمین سے یعنی گھاس نئے چرنے دو ایک گھڑی ساعت ساعت تاچریں اور تیز چلیں اور جب سفر کرو تم قحط سالی میں پس جلدی چلاؤ ان پر یعنی تاخیر نکرو راہ میں تا پہنچاؤ دیں منزل مقصود کو پہلے اسکے کہ ضعیف ہوں اور جس وقت کہ اترو تم رات کو پس بچو راہ سے یعنی رستے پر مت اترو واسطے کہ رستے راہیں ہیں چارپایوں کی اور ٹھکانے ہیں موذی جانوروں کے جیسے سانپ بچھو وغیرہ کے اور ایک روایت میں یوں ہے کہ جس وقت سفر کرو تم قحط سالی میں پس پیش دستی کرو چلنے میں حالانکہ باقی ہو اونٹوں میں گودا اور چربی یعنی موٹے تازے ہوں نقل کیا اسکو مسلم نے وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ فِيْ سَفَرٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ عَلٰى رَاحِلَةٍ فَجَعَلَ يَضْرِبُ يَمِيْنًا وَشِمَالًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مَعَهُ فَضْلُ ظَهْرٍ فَلْيَعُدْ بِهِ عَلٰى مَنْ لَا ظَهْرَ لَهُ وَمَنْ كَانَ لَهُ فَضْلُ زَادٍ فَلْيَعُدْ بِهِ عَلٰى مَنْ لَا زَادَ لَهُ قَالَ فَذَكَرَ مِنْ اَصْنَافِ الْمَالِ حَتّٰى رَاَيْنَا اَنَّهُ لَا حَقَّ لِاَحَدٍ مِنَّا فِيْ فَضْلٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی سعید خدریؓ سے کہ کہا اس وقت کہ ایک سفر میں ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ناگہان آیا حضرتؐ کے پاس ایک شخص اونٹ پر پس شروع کیا کہ پھیرتا تھا اونٹ کو داہنے اور بائیں پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ہو ساتھ اوسکے زیادہ سواری پس چاہیے کہ دیوے وہ سواری اوس شخص کو کہ نہیں سواری واسطے اوسکے اور جو شخص کہ ہو واسطے اوسکے زیادہ توشہ پس چاہیے کہ دے اوس شخص کو کہ نہیں توشہ واسطے اوسکے کہا راوی نے پس ذکر کیا حضرتؐ نے اقسام مال کا یعنی فرمایا کہ جسکے پاس ہو فلانا مال اور فلانا مال زیادہ چاہیے کہ دیوے اوسکو جو محتاج ہے اوسکا یہاں تک کہ ہم نے جانا کہ نہیں حق واسطے کسی کے ہم میں سے بیچ زیادتی مال کے نقل کیا اسکو مسلم نے ف پھیرتا تھا اونٹ کو داہنے اور بائیں سبب تھک جانے اوسکے کے یا اسلئے کہ پھیرتا تھا آنکھیں اپنی اور دیکھتا تھا داہنے اور بائیں واسطے طلب اوس چیز کے کہ روا کرے حاجت اپنی ساتھ اوسکے حاصل یہ کہ وہ محتاج تھا اور اسلئے حضرتؐ نے رغبت دلائی لوگوں کو کہ درماندہ کی خبرگیری کریں۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ يَمْنَعُ اَحَدَكُمْ نَوْمَهُ وَطَعَامَهُ وَشَرَابَهُ فَاِذَا قَضٰى نَهْمَتَهُ مِنْ وَجْهِهِ فَلْيُعَجِّلْ اِلٰى اَهْلِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر ایک ٹکڑا ہے عذاب کا باز رکھتا ہے ایک تمھارے کو نیند اوسکی سے اور کھانے اوسکی سے اور پینے اوسکی سے پس جس وقت کہ پورا کر چکے ایک تمہارا حاجت اپنے سفر اپنے سے پس چاہیے کہ جلدی کرے طرف اہل اپنے کے نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ف ایک ٹکڑا ہے سفر کیونکہ ہر انواع عذاب جہنم سے ہے بموجب قول اللہ تعالیٰ کے سارھقہ صعودا اور سفر کھانے پینے وغیرہ سے باز رکھتا ہے بسبب عادت جیسے کہ یہ چیزیں نہیں میسر ہوتیں اور تخصیص ان چیزوں کی بطور مثال کے فرمائی والا سفر میں فوت ہوتے ہیں بہت امور دینی اور دنیوی مانند جمعہ اور جماعت اور حقوق اہل اور قرابتوں کے اور مشقت گرمی اور سردی وغیرہ کے پیش آتی ہے۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ تُلُقِّيَ بِصِبْيَانِ اَهْلِ بَيْتِهِ وَاِنَّهُ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَسُبِقَ بِيْ اِلَيْهِ فَحَمَلَنِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ جِيْءَ بِاَحَدِ ابْنَيْ فَاطِمَةَ فَاَرْدَفَهُ خَلْفَهُ قَالَ فَاُدْخِلْنَا الْمَدِيْنَةَ ثَلَاثَةً عَلٰى دَابَّةٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عبداللہ بن جعفرؓ سے کہ کہا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ آتے سفر سے استقبال کیے جاتے ساتھ لڑکوں اہل بیت کے یعنی لڑکے اہل بیت کے حضرتؐ کے پاس لیجاتے اور تحقیق حضرتؐ آئے ایک سفر سے پس پیش کیا گیا میں طرف حضرتؐ کے پس اوٹھا لیا اور سوار کیا

بچہ آگے اپنے بٹھائے تھے ایک اونٹنی پر پیچھے فاطمہ کے ایک بیٹے حضرت امام حسن یا امام حسینؓ پس بٹھالیا اوسکو پیچھے اپنے پھر داخل کیے گئے ہم مدینہ میں تین آدمی ایک جانور پر نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّهٗ اَقْبَلَ هُوَ وَاَبُوْ طَلْحَةَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفِيَّةُ مُرْدِفُهَا عَلٰى رَاحِلَتِهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق انس آئے وہ اور ابوطلحہ یعنی سفر سے مدینہ میں ہمراہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حال میں کہ ساتھ حضرت کے تھیں صفیہ کہ پیچھے بٹھایا تھا اوسکو اپنی سواری پر نقل کی یہ بخاری نے ف یعنی پیچھے بیٹھنے کے وقت کا ہے کہ صفیہ مال غنیمت خیبر کے سے تھیں کہ پہلے دحیہ کلبی کے ہاتھ لگی تھیں اور اونسے حضرت نے لیا اور آزاد کر کے نکاح کیا اور اپنے ساتھ بٹھا کر سواری پر لائے تھے وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَطْرُقُ اَهْلَهٗ وَكَانَ لَا يَدْخُلُ اِلَّا غُدْوَةً اَوْ عَشِيَّةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انس سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہیں آتے تھے اہل اپنے کے پاس رات کو یعنی سفر سے اور نہیں داخل ہوتے تھے یعنی گھر میں مگر اول روز یا آخر روز نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَطَالَ اَحَدُكُمُ الْغَيْبَةَ فَلَا يَطْرُقْ اَهْلَهٗ لَيْلًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت دراز ہووے غائب ہونا ایک تمہارے کو غائب ہونا یعنی سفر میں بہت دن لگیں پس نہ آوے اپنے گھر میں رات کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف شرح السنہ میں روایت ہے ابن عباس سے کہا آنحضرت نے کہ رات کو آنا گھر میں وہ شخص بعد منع کرنے حضرت کے پس پایا مرد کو اپنی بیوی کے ساتھ دونوں کو وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دَخَلْتَ لَيْلًا فَلَا تَدْخُلْ عَلٰى اَهْلِكَ حَتّٰى تَسْتَحِدَّ الْمُغِيْبَةُ وَتَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے جابر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ داخل ہو تو رات کو یعنی شہر میں پس نہ داخل ہو اپنی اہل کے پاس یہاں تک کہ بال زیر ناف کے لے عورت اور کنگھی کرے وہ بیوی کہ پراگندہ ہوں بال اوسکے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف حاصل یہ کہ صبر کرے تا خوب بنی کو آراستہ اور مستعد صحبت کا ہوجاوے اور نہ ہی کہ یہ سبب مکروہ ہے واسطے اوسکے کہ وہ وارد ہوا ہے سفر اوسکا اور جسکا سفر قریب ہو کہ توقع ہو لوگوں کے آنیکی رات کو تو نہیں مضائقہ ہے موجب قول حضرت اِذَا اَطَالَ الرَّجُلُ الْغَيْبَةَ اور ایسے ہی جبکہ ہو بڑے لشکر میں اور مشہور ہوا آنا لشکر کا اور جانے بیوی اور گھر والے اوسکے کہ وہ آتا ہے تو نہیں مضائقہ ہے رات کے آنے کا اسلیے کہ مراد مستعد ہونا اوسکا ہے سو حاصل ہو گیا ہوگا لیکن ضرور ہے کہ کھٹکھٹاوے دروازے کا اور انتظار کرے جواب کا وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ نَحَرَ جَزُوْرًا اَوْ بَقَرَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے جابر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب تشریف لائے مدینہ میں تو ذبح کیا اونٹ یا گائے ف دلالت کیا اس حدیث نے اسپر کہ ضیافت کرے بعد آنے کے سفر سے سنت ہے وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْدَمُ مِنْ سَفَرٍ اِلَّا نَهَارًا فِي الضُّحٰى فَاِذَا قَدِمَ بَدَاَ بِالْمَسْجِدِ فَصَلّٰى فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ فِيْهِ لِلنَّاسِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے کعب بن مالک سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہ آتے سفر سے مگر دن کو وقت چاشت کے پس جسوقت کہ آتے پہلے جاتے مسجد میں اور پڑھتے اوس میں پہلے بیٹھنے سے دو رکعتیں یعنی تحیۃ المسجد یا صلوٰۃ چاشت پھر بیٹھتے اوس میں واسطے ملاقات لوگوں کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف وقت چاشت کہ یہ باعتبار اکثر کے ہے ورنہ اسلیے گذری ہے کہ نہیں آتے تھے مگر اول روز میں یا آخر روز میں وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ قَالَ لِيْ اُدْخُلِ الْمَسْجِدَ فَصَلِّ فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا تھا میں ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سفر میں پس جب آئے ہم مدینہ میں فرمایا مجھکو داخل ہو مسجد میں اور پڑھ اوس میں دو رکعتیں نقل کی یہ بخاری نے ف ثابت ہوا داخل ہونا مسجد میں آنے کے ساتھ حدیث حضرت کی فعلاً اور قولاً اور اسمیں اشارہ ہے طرف تسلیم سنت الشیخ کا اور اشارہ ہے طرف اسکے کہ مسجد بمنزلہ گھر کے ہے کہ گھروں میں [illegible] سے اور جائے [illegible]

اسناد سے جانے میں ف **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری عَنْ صَخْرِ بْنِ وَدَاعَةَ الْغَامِدِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِاُمَّتِیْ فِیْ بُكُوْرِهَا وَكَانَ اِذَا بَعَثَ سَرِيَّةً اَوْ جَيْشًا بَعَثَهُمْ مِنْ اَوَّلِ النَّهَارِ وَكَانَ صَخْرٌ تَاجِرًا فَكَانَ يَبْعَثُ تِجَارَتَهُ مِنْ
اَوَّلِ النَّهَارِ فَاَثْرٰى وَكَثُرَ مَالُهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاؤُدَ وَالدَّارِمِیُّ روایت ہے صخر بن وداعہ غامدی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے یا الٰہی برکت دے واسطے میری امت کے بیچ اول وقت کے یعنی اول روز میں طلب علم کریں یا کسب یا سفر وغیرہ تاکہ ان کے
برکت حاصل ہو اور تھے حضرت جس وقت بھیجتے لشکر چھوٹا یا بڑا بھیجتے تھے اسکو اول روز اور تھا صخر سوداگر پس بھیجتا تھا مال تجارت اپنا
اول روز میں پس مالدار ہوا اور بہت ہوا مال اسکا نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور دارمی نے ع وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَيْكُمْ بِالدُّلْجَةِ فَاِنَّ الْاَرْضَ تُطْوٰى بِاللَّيْلِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لازم پکڑو
تم اپنے پر رات کو چلنا اسلیے کہ تحقیق زمین لپیٹی جاتی ہے رات کو نقل کی یہ ابو داؤد نے ف یعنی قناعت کرو دن کے چلنے پر بلکہ رات کو بھی چلا کرو اسلیے
کہ آسان ہوتا ہے چلنا اور خیال کرتا ہے راہ چلنے والا کہ تھوڑا چلا ہوں حالانکہ چلا ہوتا ہے بہت اور یہ ہوتا ہے بسبب نہ مشغول کے چلنے سے اور نہ دیکھنے
علامات و نشان کے کہ یہ چیزیں بھاری کر دیتی ہیں چلنے کو بیچ نظر چلنے والے کے اور مراد نہیں ہے کہ دن کو چلو ہی نہیں جیسا کہ اور حدیثوں میں آیا ہے کہ
چلا کرو اول روز اور آخر روز میں اور کچھ رات کو ع وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ الرَّاكِبُ شَيْطَانٌ وَالرَّاكِبَانِ شَيْطَانَانِ وَالثَّلٰثَةُ رَكْبٌ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہے
عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اور اسنے نقل کی اپنے دادا سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک سوار ایک شیطان ہے اور دو سوار دو
شیطان ہیں اور تین سوار ہیں نقل کی یہ مالک نے اور ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی نے ف یعنی تین سوار مستحق ہیں کہ انکو سوار کہیں سبب کہنے
دونکے کے معنی شیطان کے اور منع کیا ایک سوار اور دو سوار کو سفر کرنے سے اسلیے کہ ایک ہونے میں تو جماعت فوت ہوتی ہے اور عند الحاجت
کوئی مددگار نہیں ہوتا اور سفر میں درماندہ ہوتا ہے اور اگر دو ہوں تو ممکن ہے کہ ایک بیمار ہو یا مر جاوے تو مضطر ہوتا ہے دوسرا اور خوش ہوتا ہے
شیطان یا مراد یہ ہے کہ ساتھ انکے شیطان ہے کہ حکم کرتا ہے ساتھ شر کے اور مبالغۃً انکو نفس شیطان فرمایا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سفر میں جاوے کم
تین آدمی ہوں تا جماعت سے نماز پڑھیں اور اگر ایک کچھ کام کو جاوے تو باقی رہیں دو اور آپس میں انس پکڑیں اور آنے اوسکے میں تاخیر ہو تو ایک
اور ان دونوں میں کا واسطے خبر اور تحقیق حال کے جاوے اور ایک اسباب کے پاس بیٹھا رہے ع وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَانَ ثَلٰثَةٌ فِیْ سَفَرٍ فَلْيُؤَمِّرُوْا اَحَدَهُمْ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے یہ کہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت کہ ہوویں تین شخص یعنی مثلاً سفر میں پس چاہیے کہ امیر کریں ایک کو اونمیں سے یعنی سردار اور افضل کو
اونمیں سے نقل کی یہ ابو داؤد نے ف یعنی تین شخص یعنے جماعت ہو کہ اقل اوسکے تین ہیں اور ایسی ہی جبکہ دو ہوں اور اکتفا تین پر اسلیے کیا کہ پہلے
گذر چکا ہے کہ دو سوار شیطان سے ہیں اور امیر کرنے کو حکم اسلیے کیا کہ اگر نزاع کسی امر میں واقع ہو تو اوسکی طرف رجوع کریں اور امیر کو چاہیے کہ
خیر خواہ اور مہربان اور خادم ہو ان کا جیسا کہ وارد ہوا ہے کہ سید القوم خادمہم ش ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ خَيْرُ الصَّحَابَةِ اَرْبَعَةٌ وَخَيْرُ السَّرَايَا اَرْبَعُمِائَةٍ وَخَيْرُ الْجُيُوْشِ اَرْبَعَةُ اٰلَافٍ وَلَنْ يُغْلَبَ اثْنَا عَشَرَ اَلْفًا مِنْ قِلَّةٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ
وَاَبُوْ دَاؤُدَ وَالدَّارِمِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا بہتر ساتھی اور رفیق
چار ہیں اور بہتر چھوٹے لشکروں کے چار سو ہیں اور بہتر بڑے لشکروں کے چار ہزار ہیں اور ہرگز نہیں مغلوب ہونگے بارہ ہزار بسبب کمی کے

یہ ترمذی اور ابوداود اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے ف چار اسلیے بہتر ہیں کہ اگر ایک بیمار ہو اور چاہے کہ وصیت کرے کسی رفیق کو تو دو گواہ ہو جاویں اور کہا بعض علماء نے کہ پانچ بہتر چار سے ہیں اور جسقدر زیادہ ہونگے بہتر ہونگے اور لشکر بارہ ہزار تک ہوتا ہے نہ دیکھا کیا ہے اور ہرگز نہیں مغلوب ہوتے تھے الخ یعنے بارہ ہزار مغلوب نہیں ہوتے اور اگر مغلوب بھی ہونگے تو سبب کمی کے نہ ہونگے بلکہ بسبب اور امر کے مغلوب ہونگے یعنے عجب اور غرور وغیرہ ذالک سے ف وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَلَّفُ فِي الْمَسِيرِ فَيُزْجِي الضَّعِيفَ وَيُرْدِفُ وَيَدْعُو لَهُمْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پیچھے رہتے چلنے میں یعنے واسطے تواضع اور مدد کرنے کے پس ہانکتے ضعیف کو یعنے اسکی سواری کو تاکہ مل جاوے ساتھ ہمراہیوں کے اور پیچھے سوار کر لیتے اوس ضعیف کو کہ پیادہ ہوتا اور دعا کرتے اونکے لیے نقل کی یہ ابوداود نے وَعَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ قَالَ كَانَ النَّاسُ إِذَا نَزَلُوا مَنْزِلًا تَفَرَّقُوا فِي الشِّعَابِ وَالْأَوْدِيَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ تَفَرُّقَكُمْ فِي هٰذِهِ الشِّعَابِ وَالْأَوْدِيَةِ إِنَّمَا ذٰلِكُمْ مِنَ الشَّيْطَانِ فَلَمْ يَنْزِلُوا بَعْدَ ذٰلِكَ مَنْزِلًا إِلَّا انْضَمَّ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ حَتّٰى يُقَالَ لَوْ بُسِطَ عَلَيْهِمْ ثَوْبٌ لَعَمَّهُمْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے ابی ثعلبہ خشنی سے کہ کہا تھے لوگ یعنے صحابہ جب اترتے منزل میں اترتے متفرق ہو کر بیچ دروں اور نالوں کے پس فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق تفرقہ تمہارا بیچ ان دروں اور نالوں کے نہیں ہے مگر شیطان کی طرف سے تاکہ ایک سے جدا کرے پس دشمن قدرت پاویں اور آزار پہنچاویں تمکو پس اوترتے لوگ بعد اسکے کسی منزل میں مگر ملے ہوئے بعض اونکے طرف بعض کے یہانتک کہ کہا جاتا تھا اگر پھیلایا جاوے اونپر ایک کپڑا البتہ ڈھانک لے سبکو نقل کی یہ ابوداود نے وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كُنَّا يَوْمَ بَدْرٍ كُلُّ ثَلَاثَةٍ عَلَى بَعِيرٍ فَكَانَ أَبُو لُبَابَةَ وَعَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ زَمِيلَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَكَانَتْ إِذَا جَاءَتْ عُقْبَةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَا نَحْنُ نَمْشِي عَنْكَ قَالَ مَا أَنْتُمَا بِأَقْوَى مِنِّي وَمَا أَنَا بِأَغْنَى عَنِ الْأَجْرِ مِنْكُمَا رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہا تھے ہم دن جنگ بدر کے ہر تین آدمی ایک اونٹ پر یعنے تین تین آدمیوں میں ایک ایک اونٹ تھا کہ باری باری سے سوار ہوتے تھے اور تھے ابولبابہ اور حضرت علی شریک حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہا عبداللہ نے پس تھا قصہ اسطرح سے جب ہوتی تھی نوبت اوترنے کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہتے ابولبابہ اور حضرت علی ہم پیادہ چلینگے بدلے آپکے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہو تم دونوں قوی تر مجھ سے یعنے پیادہ چلنے میں اور نہیں ہوں میں بے پروا زیادہ ثواب سے تم سے نقل کی یہ شرح السنہ میں ف اس سے معلوم ہوئی نہایت تواضع حضرت کی اور مہربانی رفیقوں پر اور رغبت طرف اللہ تعالے کے ف وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَتَّخِذُوا ظُهُورَ دَوَابِّكُمْ مَنَابِرَ فَإِنَّ اللّٰهَ إِنَّمَا سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُبَلِّغَكُمْ إِلَى بَلَدٍ لَمْ تَكُونُوا بَالِغِيهِ إِلَّا بِشِقِّ الْأَنْفُسِ وَجَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ فَعَلَيْهَا فَاقْضُوا حَاجَاتِكُمْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا نہ پکڑو پشتوں جانوروں اپنے کو منبر اسلیے کہ تحقیق اللہ تعالے نے سوائے اسکے نہیں کہ مسخر کیا ہے جانوروں کو واسطے تمہارے تاکہ پہنچاویں تمکو طرف اس شہر کے کہ نہ تھے تم پہنچنے والے اسکو مگر ساتھ مشقت جانوں اپنے کے یعنے مقصود اون سے سواری اور باآسانی پہنچنا ہے مقصد کو پس نہ ایسا کہ پہنچاوا اونکو اور پیدا کیا اسلیے تمہارے زمین کو پس اوسپر کرو اپنے کام اور حاجتیں نقل کی یہ ابوداود نے ف یعنے جانوروں کی پشت پر سوار ہوکر کھڑے رہو باتیں کرنے کے لیے بلکہ اوتر کر حاجت روائی اپنی کرو اور پھر سوار ہو اور یہ اوس صورت میں ہے کہ حاجت جانور کو

کوئی زمین میں ساتھ اوسکے متعلق ہو اسلیے کہ ثابت ہوا ہے کہ حضرت غلبہ پڑھتے تھے نوافل میں اپنی اونٹنی پر اور مشقت جانورون کی یعنی قصد سفر کا
یہ ہے کہ سوار ہو کر باسانی مقصد کو پہونچے اور زیادہ تکلیف اونکو نہ پہونچا دے اور حاجتیں یعنی بیٹھنا اور کھڑا ہونا اور سونا انکے واسطے
زمین پر پورا کرو نہ جانور پر اور جانور پر سواری کے لیے کہ جگہ پہونچے کرو۔ **وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنَّا إِذَا نَزَلْنَا مَنْزِلًا لَا نُسَبِّحُ حَتَّى**
نَحُلَّ الرِّحَالَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے انس سے کہا تھے ہم جب اترتے تھے منزل میں نہ پڑھتے نماز نفل یہانتک کہ کھولے جاتے
اسباب جانورون کے نقل کی یہ ابوداود نے ف تسبیح کا اطلاق اکثر نماز نفل پر آتا ہے اور بعضون نے کہا مراد نماز چاشت ہے کہ اترنے
کے وقت اسکا ہوتا ہے حاصل یہ کہ باوجود یکہ صحابہ کو اہتمام نماز کا بہت تھا لیکن رعایت حال جانورون کی مقدم جانتے تھے ع
وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ مَعَهُ حِمَارٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ارْكَبْ
وَتَأَخَّرَ الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَنْتَ أَحَقُّ بِصَدْرِ دَابَّتِكَ إِلَّا أَنْ تَجْعَلَهُ لِي قَالَ جَعَلْتُهُ لَكَ فَرَكِبَ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے بریدہ سے کہا اوس وقت کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم چلتے تھے ناگہان آیا اونکے پاس ایک شخص
ساتھ اوسکے تھا گدہا یعنی سوار تھا گدہے پر پس کہا اوس شخص نے یا رسول اللہ سوار ہو اور پیچھے سرکا وہ شخص یعنی تاکہ حضرت آگے بیٹھیں فرمایا
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں سوار ہوتا میں آگے تو لائق تر ہے اپنے جانور کے اگلی جانب کا مگر یہ کہ کر دالے تو اسکو واسطے میرے یعنی
صریح کہے تو والا پیچھے سرکنا اسکا تو اسلیے تھا کہا اسنے کہ کر دیا میں نے اسکو واسطے آپکے پس سوار ہوے حضرت یعنی آگے نقل کی
یہ ترمذی اور ابوداود نے ف اسمین نہایت انصاف اور تواضع ہے حضرت کی کہ راضی ہوے پیچھے بیٹھنے پر اس شخص کی۔ **وَعَنْ**
سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكُونُ إِبِلٌ لِلشَّيَاطِينِ وَبُيُوتٌ لِلشَّيَاطِينِ
فَأَمَّا إِبِلُ الشَّيَاطِينِ فَقَدْ رَأَيْتُهَا يَخْرُجُ أَحَدُكُمْ بِنَجِيبَاتٍ مَعَهُ قَدْ أَسْمَنَهَا فَلَا يَعْلُو بَعِيرًا مِنْهَا وَيَمُرُّ بِأَخِيهِ
قَدِ انْقَطَعَ بِهِ فَلَا يَحْمِلُهُ وَأَمَّا بُيُوتُ الشَّيَاطِينِ فَلَمْ أَرَهَا كَانَ سَعِيدٌ يَقُولُ لَا أُرَاهَا إِلَّا هٰذِهِ الْأَقْفَاصَ
الَّتِي يَسْتُرُ النَّاسُ بِالدِّيبَاجِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے سعید بن ابی ہند سے نقل کی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے ہوتے ہیں اونٹ واسطے شیطانون کے اور گھر ہوتے ہیں گھر شیطانون کے لیے پس لیکن اونٹ شیطانون کے پس تحقیق دیکھا میں نے انکو نکلتا ہے
ایک تمہارا ساتھ اچھی اونٹنیون کے کہ تحقیق فربہ کیا ہے انکو پس نہیں چڑھتا کسی اونٹ پر یعنی انمین سے اور گذرتا ہے بہائی پر یعنی
یعنی سفر میں ساتھ مسلمان بھائی اپنے کے اس حالت میں کہ تحقیق تھک گیا ہو وہ چلنے سے یعنی بسبب ضعف و عجز کے پس نہیں سوار کرتا اوسکو اور لیکن گھر
شیطانون کے پس نہیں دیکھا میں نے انکو تھے سعید کہ راوی حدیث کے ہیں کہتے نہیں گمان کرتا میں اون گہرون کو مگر یہ محافے کہ ڈہانکتے ہیں لوگ
ساتھ ریشمی کپڑے کے نقل کی یہ ابوداود نے ف یعنی اونٹ واسطے شیطانون کے اسکے حاصل کرے اونٹ واسطے تفاخر اور نام آوری کے گویا
چلتے ہیں واسطے رفع احتیاج اپنی کے اور مسلمانون کی یعنی جو کہ جانور پیدا کیے گئے ہیں واسطے نفع اوٹھانے کے ساتھ سوار ہونے کے اور سوار
کرنے کے پس جبکہ نہ اپنی کام میں آیا اور نہ سوار کیا کسی تھکے ہوے کو اوپر پس اطاعت کی شیطان کی اور شیطان خوش ہوا اوس سے
پس گویا کہ وہ شیطانون کے لیے ہیں پس اس سے معلوم ہوا کہ کوتل گھوڑے کہ یہان امرا آگے رکھتے ہیں منع ہے اور شیطانون کے لیے ہوتے
ہیں اور بعضون نے کہا ہے کہ قول فاما ابل الشیاطین الخ قول راوی حدیث کا ہے یعنی ابو ہریرہ کا اور حدیث رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
کی وہی مجمل سابق ہے یعنی تکون ابل للشیاطین وبیوت للشیاطین اور بعضون نے کہا حدیث کا قول فلم ارہا ہے اور مراد گہرون سے یا تو بنا دیا

اور ہو سکتا ہے کہ اونکو ریشمی کپڑے پر تعجب کر کے بناتے ہیں یا وہ اِسکو کہ جنکو دیوار کہہ دیا گریبان ریشمی کپڑے کی بنا کر لٹکاتے ہیں لیکن ظاہر یہ ہے کہ یہ تستا اور تشبیہ نہیں ہے بلکہ بسبب پوشش کرنے اونکی کے ساتھ حریر کے اور منع کرنے مال کے اور تفاخر اور ریا اور اسراف کے نہی ہے **وعن** سهل بن معاذ عن أبيه قال غزونا مع النبي صلى الله عليه وسلم فضيق الناس المنازل وقطعوا الطريق فبعث نبي الله صلى الله عليه وسلم مناديا ينادي في الناس أن من ضيق منزلا أو قطع طريقا فلا جهاد له رواه أبو داود اور روایت ہے سہل بن معاذ سے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہ کہا جہاد کیا ہم نے ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس تنگ کیا لوگوں نے منزلوں کو یعنے بعضوں نے بلا حاجت یا زیادہ حاجت سے مکان روک لیے بسبب اسکے تنگی کی جگہ اور روپڑ اور قطع کیا اونہوں نے راہ کو یعنے بسبب تنگ کرنے مواضع کے گذرنے والوں پر پس بھیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پکارنے والے کو کہ آواز کرے لوگوں میں یہ کہ جو شخص کہ تنگ کرے منزل کو یا قطع کرے راہ کو پس نہیں ثواب جہاد اوسکے لیے یعنے بسبب ضرر پہونچانے کے لوگوں کو نقل کی یہ ابوداؤد نے **وعن** جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إن أحسن ما دخل الرجل أهله إذا قدم من سفر أول الليل رواه أبو داود اور روایت ہے جابر سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر اوقات داخل ہونے مرد کے اپنی گھر والوں پاس جبکہ آوے سفر سے اول شب ہے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** یہ اس صورت میں ہے کہ سفر قریب ہو اور پہلے جو گذرا کہ رات کو نہ آوے وہ سفر دور دراز میں ہے اور نووی نے کہا اگر سفر دور کا بھی ہو اور خبر گھر میں آنے کی دن سے پہونچ جائے تو مضائقہ نہیں رات کے آنیکا اور بعضوں نے کہا مراد داخل ہونے سے گھر والوں پاس جماع ہے اسلیے کہ مسافر کو شہوت بہت ہوتی ہے پس اول شب میں صحبت کریگا تو آرام سے سوئیگا اور حق بیوی کا بھی جلدی ادا ہوگا **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** أبي قتادة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا كان في سفر فعرس بليل اضطجع على يمينه وإذا عرس قبيل الصبح نصب ذراعه ووضع رأسه على كفه رواه مسلم روایت ہے ابی قتادہ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ ہوتے سفر میں پس اوترتے آخر رات کو یعنے پچھلی پہر کے لیٹتے داہنی کروٹ پر اور جس وقت کہ اوترتے پچھلی صبح سے تو کھڑا رکھتے ہاتھ اپنا یعنے کہنی اوپر رکھتے سر اپنا اپنی ہتھیلی پر یعنے تاکہ غالب نہ ہو نیند نقل کی یہ مسلم نے **وعن** ابن عباس قال بعث النبي صلى الله عليه وسلم عبد الله بن رواحة في سرية فوافق ذلك يوم الجمعة فغدا أصحابه وقال أتخلف وأصلي مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم ألحقهم فلما صلى مع رسول الله صلى الله عليه وسلم رآه فقال ما منعك أن تغدو مع أصحابك فقال أردت أن أصلي معك ثم ألحقهم فقال لو أنفقت ما في الأرض جميعا ما أدركت فضل غدوتهم رواه الترمذي اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا بھیجا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن رواحہ کو بیچ ایک چھوٹے لشکر کے پس موافق ہوا یہ دن جمعہ کے یعنے اتفاقاً روز جمعہ کے حکم کیا تھا جہاد کے جانے کا پس صبح کو گئے یار اوسکے یعنے لشکر کے لوگ کہ ہمراہ اونکے گئے تھے اور کہا عبد اللہ نے یعنے اپنے دل میں یا کسی یار سے کہ پیچھے رہونگا میں اور نماز پڑھونگا جمعہ کی ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر جا ملونگا میں ساتھ اون کے یعنی جب نماز پڑھ چکے عبد اللہ ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دیکھا حضرت نے اونکو پس فرمایا کس چیز نے منع کیا تجھکو جانے سے ساتھ یاروں اپنے کے پس کہا ارادہ کیا تھا میں نے یہ کہ نماز پڑھوں میں ساتھ تمہارے پھر جا ملوں میں اون سے فرمایا اگر خرچ کرے تو جو چیز کہ زمین میں ہے سب پاویگا تو ثواب صبح کو جانے اونکا نقل کی یہ ترمذی نے **ف** اسمیں نہایت تاکید اور مبالغہ ہے بیچ ثواب جہاد کے اور نماز جمعہ پہلے آنے وقت سے فرض نہیں ہوتی ہے اور نکلنا روز جمعہ کے بعد داخل ہونے وقت کے حرام ہے اور پہلے جمعہ

اوسپر بنا بر مذہب نزدیک جمہور علما کے اور نزدیک امام ابوحنیفہ کے روا ہے بسبب ضرورت کے سفر کرنے میں ساتھ فوت ہونے رفقت کے اور وقت اوسکے ہاتھ آنے کے لیکن مکروہ ہے کہ باعث لعن اور ترک فعل کا ہے طاعت سے اور نزدیک شافعی کے سفر روز جمعہ کے اگرچہ پہلے زوال سے اور وقت صبح کے ہو حرام ہے کذا فی سفر السعادة وترجمہ وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَصْحَبُ الْمَلٰٓئِکَۃُ رُفْقَۃً فِیْہَا جِلْدُ نَمِرٍ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ساتھ ہوتے فرشتے اوس قافلہ کے کہ اوسمیں ہو چمڑا چیتے کا نقل کی یہ ابوداؤد نے ف چیتے کے چمڑے پر سوار ہونے اور استعمال میں لانے اوسکے سے منع فرمایا ہے واسطے کہ شان تکبر کی ہے اور لباس عجم کا ہے شرح وَعَنْ سَہْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَیِّدُ الْقَوْمِ فِی السَّفَرِ خَادِمُہُمْ فَمَنْ سَبَقَہُمْ بِخِدْمَۃٍ لَمْ یَسْبِقُوْہُ بِعَمَلٍ اِلَّا الشَّہَادَۃَ رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہے سہل بن سعد سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سردار قوم کا سفر میں خادم اونکا ہے پس جو شخص پیشدستی لیگیا اونکے ساتھ خدمت کرنے کے نہیں پیشدستی لیجا دینگے اوس سے ساتھ عمل کے مگر شہادت کی نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں ف یعنے سردار کو چاہیے کہ خدمت کرے قوم کی اور قائم ہو ساتھ مصالح اونکے کے اور رعایت احوال اونکے کا ہو بالکل اور بعضوں نے کہا مراد یہ ہے کہ جو کوئی خدمت کرے اگرچہ ظاہر میں ادنی اونکا ہو سردار اونکا ہے حقیقت میں بسبب کثرت ثواب کے اور یعنی مناسب میں ساتھ قول خبر کے فمن سبقہم الخ یعنے کوئی عمل افضل خدمت سے نہیں ہے کہ مردان خدمت سبقت لیجائیں مگر وہ اللہ کی راہ میں جہاد کرے مارا جاوے اور فضیلت شہادت کی پاوے شرح

بَابُ الْکِتَابِ اِلَی الْکُفَّارِ وَدُعَائِہِمْ اِلَی الْاِسْلَامِ

باب ہے بیچ لکھنے نامہ کے طرف کفار کے اور بلانے اونکی کے طرف اسلام کے ف بلانا کفار کا طرف اسلام کے پہلے لڑنے کے واجب ہے اور لڑنا پہلے بلانے کے طرف اسلام کے حرام ہے اگر نہ پہنچی ہو اونکو دعوت اور مستحب ہے بلانا اگر پہنچی ہو اونکو دعوت اور اکثر بلانا ساتھ لکھنے خط کے ہوتا ہے خصوصا بادشاہوں اور امیروں کو چنانچہ حضرت نے نامے لکھے ہیں کافر بادشاہوں کو مانند قیصر اور نجاشی اور کسریٰ کے اور حضرت جب بعد صلح حدیبیہ کے تو ارادہ کیا یہ کہ لکھیں نامہ طرف قیصر کے پس عرض کیا لوگوں نے کہ وہ نہیں پڑھتے ہیں نامہ کو مگر یہ کہ ہو مہر کیا گیا پس بنوائی حضرت نے مہر چاندی کی اور کندہ کیے تین سطریں ایک سطر میں محمد اور دوسرے میں رسول اور تیسرے میں اللہ اور کی مہر نامہ پر اور وارد ہوا ہے کہ گزشتہ [illegible] الطبرانی شرح

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَتَبَ اِلٰی قَیْصَرَ یَدْعُوْہُ اِلَی الْاِسْلَامِ وَبَعَثَ بِکِتَابِہٖ اِلَیْہِ دِحْیَۃَ الْکَلْبِیَّ وَاَمَرَہٗ اَنْ یَّدْفَعَہٗ اِلٰی عَظِیْمِ بُصْرٰی لِیَدْفَعَہٗ اِلٰی قَیْصَرَ فَاِذَا فِیْہِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مِنْ مُّحَمَّدٍ عَبْدِ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ اِلٰی ہِرَقْلَ عَظِیْمِ الرُّوْمِ سَلَامٌ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْہُدٰی اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّیْ اَدْعُوْکَ بِدِعَایَۃِ الْاِسْلَامِ اَسْلِمْ تَسْلَمْ وَاَسْلِمْ یُؤْتِکَ اللّٰہُ اَجْرَکَ مَرَّتَیْنِ وَاِنْ تَوَلَّیْتَ فَعَلَیْکَ اِثْمُ الْاَرِیْسِیِّیْنَ وَیٰٓاَہْلَ الْکِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَۃٍ سَوَآءٍ بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰہَ وَلَا نُشْرِکَ بِہٖ شَیْئًا وَّلَا یَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْہَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَقَالَ اِثْمُ الْیَرِیْسِیِّیْنَ وَقَالَ بِدِعَایَۃِ الْاِسْلَامِ روایت ہے ابن عباس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا طرف قیصر کے بادشاہ روم درحالیکہ بلاتے تھے اوسکو طرف اسلام کے اور بھیجا نامہ اپنا طرف اوسکے ساتھ دحیہ کلبی صحابی کے اور حکم کیا اوسکو یہ کہ پہنچا دے اوس نامہ کو طرف حاکم بصریٰ کے تاکہ پہنچا دے حاکم بصریٰ اوس نامہ کو قیصر کے پس ناگہاں اوس نامہ میں لکھا تھا شروع کرتا ہوں ساتھ

نام

نام اللہ کے کہ بخشنے والا مہربان ہے یہ نامہ صادر ہے طرف محمد کے سے کہ بندہ خاص خدا کا اور رسول اسکا ہے طرف ہرقل کے کہ صاحب بزرگ روم
سلام ہے اوسپر کہ پیروی کرے ہدایت کی یعنی ساتھ اسلام لانے کے اور ظہور خیر کرے کہ ایسے لوگ ہمیشہ سلامت ہیں پس تحقیق میں بلاتا ہوں تجھکو ساتھ بلانے
اسلام کے کہ وہ کلمہ شہادت کا ہے مسلمان ہو سالم رہیگا تو یعنی ضرر دنیا اور عذاب آخرت کے سے اور مسلمان ہو دیگا تجکو اللہ ثواب تیرا دو ہرا یعنی
ایک ثواب بسبب ایمان لانے کے نبی اپنے پر اور ایک ثواب بسبب ایمان لانے کے مجھپر اور اگر منہ پھیریگا تو یعنی قبول اسلام سے پس تجھپر گناہ
تابعداروں اور رعیت تیرے کا یعنی تجھپر ساتھ گناہ تیرے کے گناہ تابعداروں تیرے کا بھی ہوگا بسبب اسکے کہ تابع ہونگے وہ تیرے اسلام لانے میں اے
اہل کتاب آؤ طرف کلمہ کے اور وہ کلمہ برابر اور مشترک ہے درمیان ہمارے اور درمیان تمہارے یعنی نہیں مختلف اسمیں رسول اور کتابیں اور کلمہ یہ ہے کہ
نہ بندگی کریں ہم مگر اللہ کی اور نہ شریک کریں ساتھ اوسکے کسی چیز کو اور نہ پکڑے بعض ہمارا بعض کو رب سوائے اللہ کے یعنی جیسا کہ نصاریٰ نے
حضرت عیسیٰ کو رب ٹھہرایا پس اگر منہ پھیریں یعنی اہل کتاب قبول اس بات سے پس کہو تم اے مومنو کہ گواہ رہو اسکا کہ ہم مسلمان ہیں نقل
کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ ایک روایت مسلم کے یوں ہے کہ کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے کہ رسول ہے خدا کا اور کہا اثم الیریسیین بجائے
اریسین کے اور کہا بدعایۃ الاسلام بجائے بداعیۃ الاسلام کے ف قیصر بادشاہ روم کو کہتے ہیں جیسا کہ بادشاہ فارس کو کسریٰ اور بادشاہ
حبشہ کو نجاشی اور بادشاہ ترک کو خاقان اور بادشاہ قبط کو فرعون اور بادشاہ مصر کو عزیز اور بادشاہ حمیر کو تبع ساتھ پیش تے اور تشدید
بے کے اور بادشاہ ہند کو رائے کہتے ہیں اور نام اس قیصر کا کہ جسکو حضرت نے نامہ لکھا ہرقل تھا اور دحیہ ساتھ زیر دال کے صحابی تھے حضرت
جبرئیل اکثر انہیں کی صورت میں اترتے تھے حضرت نے جب انکو ہرقل کے پاس بھیجا تو وہ ایمان لایا اور پھر انکار سے چپ ہوا اور بصریٰ
نام ایک شہر کا ہے شام میں اور بسم اللہ الرحمن الرحیم کہا ابن ملک نے کہ اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ آداب خط لکھنے سے یہ ہے کہ اول بسم اللہ لکھے
اور نام مکتوب عنہ کا بھی پہلے لکھے لکھتا ہوں میں کہ یہ بات کلام اللہ سے بھی نکلی جاتی ہے انہ من سلیمان وانہ بسم اللہ الرحمن الرحیم اسلیے کہ واو
واسطے مطلق جمع کے ہے اور سلام ہو اوسپر الخ حضرت نے اوسکو خطاب کر کے سلام علیک نہ کہا اسلیے کہ وہ کافر تھا بلکہ کہا سلام ہو اوسپر کہ پیروی کرے
ہدایت کی اور اسمیں اشارہ ہے طرف اسکے کہ جائز ہے ابتدا کرنی ساتھ سلام کے واسطے غیر اہل اسلام کے کتابت میں ع وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بِكِتَابِهِ إِلَى كِسْرَى مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ فَأَمَرَهُ أَنْ يَدْفَعَهُ إِلَى عَظِيمِ الْبَحْرَيْنِ
فَدَفَعَهُ عَظِيمُ الْبَحْرَيْنِ إِلَى كِسْرَى فَلَمَّا قَرَأَهُ مَزَّقَهُ فَقَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ فَدَعَا عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنْ يُمَزَّقُوا كُلَّ مُمَزَّقٍ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابن عباس سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا نامہ اپنا طرف کسریٰ کے
ساتھ عبد اللہ بن حذافہ سہمی کے پس حکم کیا اُنکو یہ کہ پہنچا دے نامہ طرف سردار بحرین کے کہ نام ایک جگہ کا ہے پس پہنچایا عبد اللہ نے نامہ
سردار بحرین کو پس پہنچایا سردار بحرین نے نامہ کسریٰ کو پس جب پڑھا کسریٰ نے پھاڑ ڈالا اسکو کہا ابن مسیب نے بد دعا کی اون پر یعنی کسریٰ
اور اسکے تابعداروں پر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ پارہ پارہ کیے جاویں وہ تمام پارہ پارہ ہونا نقل کی یہ بخاری نے ف
پس مارا پرویز کو اسکے بیٹے نے کہ شیرویہ نام تھا اسکا اور بعد چھ مہینے کے اسکا بیٹا بھی مر گیا اور آئی انکی بان نحوست اور بہت ابتلا
کرو ح وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلَى كِسْرَى وَإِلَى قَيْصَرَ وَإِلَى النَّجَاشِيِّ وَإِلَى كُلِّ جَبَّارٍ
يَدْعُوهُمْ إِلَى اللّٰهِ وَلَيْسَ بِالنَّجَاشِيِّ الَّذِي صَلَّى عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے انس سے
یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا نامہ طرف کسریٰ کے اور طرف قیصر کے اور طرف نجاشی کے اور طرف ہر گردن کش کے درحالیکہ بلاتے تھے انکو

طرف لشکر کے اور نہیں تھا یہ نجاشی کہ جسکو حضرت نے نامہ لکھا وہ نجاشی کہ نماز پڑھی اوسپر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نقل کی یہ مسلم نے فرمایا شیخ نے
جو اسکو کہا یہ وہ نجاشی ہو کہ جسپر حضرت نے نماز پڑھی مدینہ میں غائبانہ کہ وہ مخلص اور خادم تھا حضرت کا اور اونکے اصحاب کا اور نام اسکا
اصحمہ تھا جب اسکی خبر موت کی آئی تو حضرت نے فرمایا مر گیا مرد صالح بھائی تمہارا اصحمہ اٹھو اور نماز پڑھو اوسپر لوگ تھے یہ دونوں مسلمان اور
مقبول ہو کر گذرے ہیں لکھے حضرت نے نامے اطراف کے بادشاہوں کو اور بھیجا عمرو بن ضمیری کو پاس نجاشی کے اور جب کیا نجاشی نے نامہ حضرت
کا تو تخت سے اوتر کر زمین پر بیٹھا اور چوما نامے کو اور دونوں آنکھوں پر رکھا اور حکم کیا ساتھ پہنچنے نامے کے اور جب مطلع ہوا اسکے مضمون پر اسلام
لایا اور کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ اور کہا اگر میں جا سکتا حضرت پاس تو حاضر ہوتا حضرت کی خدمت بابرکت میں اور بھیجا اپنے
بیٹے کو تحفہ لیکر حضرت کے پاس اور بیٹا اسکا راہ میں مر گیا پھر حضرت نے دوسرا نامہ لکھا اسکو اور وہ دونوں نامے موجود ہیں اسکی اولاد میں اسکی
تعظیم کرتے ہیں اسکی اور برکت طلب کرتے ہیں ساتھ اسکے تمت بشرح وعن سليمان بن بريدة عن ابيه قال كان رسول الله
صلى الله عليه وسلم اذا امر اميرا على جيش او سرية اوصاه في خاصته بتقوى الله ومن معه من المسلمين خيرا ثم قال
اغزوا باسم الله في سبيل الله قاتلوا من كفر بالله اغزوا فلا تغلوا ولا تغدروا ولا تمثلوا ولا تقتلوا وليدا واذا لقيت
عدوك من المشركين فادعهم الى ثلث خصال او خلال فايتهن ما اجابوك فاقبل منهم وكف عنهم ثم ادعهم الى
الاسلام فان اجابوك فاقبل منهم وكف عنهم ثم ادعهم الى التحول من دارهم الى دار المهاجرين واخبرهم انهم ان فعلوا
ذلك فلهم ما للمهاجرين وعليهم ما على المهاجرين فان ابوا ان يتحولوا منها فاخبرهم انهم يكونون كاعراب المسلمين يجري
عليهم حكم الله الذي يجري على المؤمنين ولا يكون لهم في الغنيمة والفيء شيء الا ان يجاهدوا مع المسلمين فان هم ابوا
فسلهم الجزية فان هم اجابوك فاقبل منهم وكف عنهم فان هم ابوا فاستعن بالله وقاتلهم واذا حاصرت اهل حصن
فارادوك ان تجعل لهم ذمة الله وذمة نبيه فلا تجعل لهم ذمة الله وذمة نبيه ولكن اجعل لهم ذمتك
وذمة اصحابك فانكم ان تخفروا ذممكم وذمم اصحابكم اهون من ان تخفروا ذمة الله وذمة رسوله وان حاصرت
اهل حصن فارادوك ان تنزلهم على حكم الله فلا تنزلهم على حكم الله ولكن انزلهم على حكمك فانك لا تدري
اتصيب حكم الله فيهم ام لا رواه مسلم ۔ روایت ہے سلیمان بن بریدہ سے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم جب سردار کرتے کسی کو بڑے لشکر پر یا چھوٹے لشکر پر نصیحت کرتے اسکو بیچ حق اسکی کے ساتھ تقوی اللہ کے اور نصیحت کرتے تھے اسکو
بیچ حق اُن لوگوں کے کہ ساتھ اسکے ہوتے مسلمانوں سے ساتھ نیکی کے یعنی سلوک اور احسان اور نرمی کرنا ان سے پھر فرماتے حضرت جہاد کرو اور چلاؤ
ہتھیار لیے ساتھ نام اللہ کے بیچ راہ خدا کے یعنی واسطے رضامندی اسکی کے اور دین الٰہی کے لڑو اس شخص سے کہ کفر کیا اسنے
ساتھ اللہ کے جہاد کرو اور خیانت کرو غنیمت میں اور عہد توڑو اور مثلہ کرو یعنی اعضا مانند ناک کان وغیرہ کے کاٹو اور مت مارو
لڑکوں کو اور جس وقت ملاقات کرے تو اے امیر اپنے دشمنوں سے مشرکین میں سے پس بلاؤ انکو طرف تین چیزوں کے یا کہا طرف تین خلال کے پھر
جو چیز ان تین چیزوں میں سے قبول کریں تجھ سے اور اختیار کریں مشرک پس قبول کر ان سے اور باز رہ ان سے یعنی لڑائی وغیرہ تکلیف سے
پھر بلا انکو طرف اسلام کے پس اگر قبول کیا تجھ سے پس قبول کر انسے اور باز رہ ان سے پھر بلا انکو طرف نقل کرنے یعنی چلے آنے کی اپنے ملک سے
بیچ دار الہجرت کے طرف ملک مہاجرین کے یعنی دار الاسلام کے اور خبر دے انکو یہ کہ اگر کریں وہ یہ یعنی اپنے ملک سے چلے آویں دار الاسلام میں

پس واسطے انکے ہے وہ چیز کہ واسطے مہاجرین کے ہے اور اوپر انکے ہے وہ چیز کہ مہاجرین پر ہے پس اگر نہ قبول کریں اسلام لانا تو اتنا مانگ انسے پس خبر دے انکو یہ کہ وہ ہونگے مانند گنواروں مسلمانوں کے جاری کیا جاویگا اوپر انکے حکم خدا کا وہ کہ جاری کیا جاتا ہے مسلمانوں پر یعنی واجب ہے نماز اور زکوۃ وغیرہ کا اور قصاص اور دیت اور مانند انکے کا اور نہوگا واسطے انکے غنیمت لوٹ میں کچھ حصہ مگر یہ کہ جہاد کریں ساتھ مسلمانوں کے یعنی اور مہاجروں کے لیے بغیر جہاد کے بھی حصہ مقرر تھا یہ مثل انکے ہونگے پس اگر وہ قبول نکریں یہ پس سوال کر انسے جزیہ کا پس اگر انہوں نے قبول کیا تجھسے پس قبول کر انسے اور باز رہ ان سے پس اگر وہ نمانیں پس مدد چاہ اللہ سے اور لڑ ان کو اور جب گھیرے تو ایک قلعہ والوں کو اور بستی والوں کو یعنی کفار کو پس چاہیں تجھسے یہ کہ تو واسطے انکے ذمہ اللہ کا اور ذمہ نبی اسکے کا پس نکر تو انکو ذمہ اللہ کا اور ذمہ نبی اسکے کا و لیکن کر تو واسطے انکو اپنا ذمہ اور ذمہ اپنے یاروں کا اسلیے کہ تحقیق تم اگر توڑو اپنا ذمہ اور ذمہ اپنے یاروں کا سہل تر ہے اس سے کہ توڑو ذمہ اللہ کا اور ذمہ رسول اسکے کا اور اگر گھیرے تو ایک قلعہ والوں کو اور چاہیں تجھسے یہ کہ نکالے تو انکو اوپر حکم اللہ کے پس نہ نکال انکو اوپر حکم اللہ کے و لیکن نکال تو انکو اپنے حکم پر اسلیے کہ تحقیق تو نہیں جانتا ہے کہ پہونچیگا تو حکم اللہ کو انکے بارہ میں یا نہیں یعنی کیا جاتا ہے تو کہ دے حکم کر انکے نکالنے کا کیا ہے تو نے صواب ہے نزدیک خدا کے اور موافق حکم اسکے کے ہے یا نہیں شاید کہ چوک گیا ہو تو جیسے کہ حاکم مجتہد کا ہے بسبب نقل کی یہ مسلم نے ف پہلے جو لفظ ثم ادعہم کا فرمایا بیان اسکا یہ ہے کہ جب بلایا تو نے چیزوں مذکورہ کو بطریق اجمال کے پس بیان حکم کا بطریق تفصیل کے پس بلا انکو پہلے طرف اسلام کے کہا نووی نے کہ سب صحیح مسلم کے نسخوں میں ثم ادعہم ہی ہے اور کہا قاضی عیاض نے کہ صواب روایت ادعہم کی ہے بدون لفظ ثم کے چنانچہ کتاب ابی عبید اور سنن ابی داود وغیرہ میں بھی بغیر لفظ ثم کے ہے اسلیے کہ تفسیر خصال کی ہے نہ غیر انکا اور کہا مازری نے کہ ثم بیان زائدی ہوا ر دخول ہوا ہے واسطے افتتاح کلام کے اور یہ بیان پہلے چیز کا ہے تین چیزوں میں سے اور لفظ مع المسلمین تک اسی کا تتمہ ہے اور دوسری چیز مقرر کرنا جزیہ کا اور تیسرے لڑنا ہے اور حضرت نے جو ہجرت کا حکم کیا کہا بعضوں نے کہ ہجرت ارکان اسلام سے تھی پہلے فتح مکہ کے اور وہ چیز کہ واسطے مہاجروں کے ہے یعنی ثواب اور مستحق ہونا مال فی کا اور یہ استحقاق تھا حضرت کے زمانے میں اسلیے کہ مال حق منع کیا جاتا تھا مہاجرین پر وقت نکلنے کے طرف جہاد کے جسوقت کہ حکم کیا انکو امام نے برابر ہے کہ ہوں کافی لوگ مقابل دشمن کے ہیں یا نہیں بخلاف غیر مہاجرین کے کہ نہیں نکلنا واجب اوپر انکے طرف جہاد کے اگر ہوں مقابل دشمن کے وہ لوگ کہ کفایت کریں اور یہی معنے میں اس قول حضرت کے و علیہم ما علی المہاجرین یعنی جہاد اور مانند اسکے اور اعراب مسلمانوں کے کہ رہتے ہیں جنگل میں اور لفظ میں اور غنیمت اور فی کے انکی معنے ہیں کہ اس مال کو کہتے ہیں کہ کفار سے ہاتھ لگے اور بعضوں نے فرق کیا ہے کہ غنیمت وہ مال کہ جنگ و مشقت سے ہاتھ لگے اور فی وہ کہ بغیر جنگ و مشقت کے ہاتھ آوے اور ذمہ یعنی عہد و امان اور اگر توڑو اپنا ذمہ الخ معنے اسکے یہ ہیں کہ اگر توڑا انہوں نے عہد اللہ کا اور رسول اسکے کا نہیں جانے کا تو کہ کیا کرے ساتھ انکے یہانتک کہ اذن دیا جاوے تو گویا تو دھکے لوڑ مانند انکے کے انکے حق میں اور یہ متعذر ہے تجھسے بسبب دور ہونیکے تیری جگہ اترنے وحی کے سے بخلاف اسکے کہ جب توڑیں عہد تیرا تو جب ارادہ کریگا انکو کہ ساتھ انکے قتل کرنے انکے سے یا مقرر کرنے جزیہ سے یا بندی کرنے انکے سے وغیر ذلک بسبب مصلحت کے کہ دیکھے تو انکے حق میں

وعن عبد اللہ بن ابی اوفی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بعض ایامہ التی لقی فیہا العدو انتظر حتی مالت الشمس ثم قام فی الناس فقال یا ایہا الناس لا تتمنوا لقاء العدو وسلوا اللہ العافیۃ فاذا لقیتموہم فاصبروا واعلموا ان الجنۃ تحت ظلال السیوف ثم قال اللہم منزل الکتاب ومجری السحاب وہازم الاحزاب اہزمہم وانصرنا علیہم متفق علیہ

اور روایت ہے عبداللہ بن ابی اوفی سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ بعضے دنوں اپنے کے وہ دن کہ ملاقات کی انمیں دشمن سے
بیچ جہاد میں انتظار کیا یعنی نہ لڑے اُن سے یہانتک کہ ڈھلا آفتاب پھر کھڑے ہوئے لوگوں میں خطبہ فرمایا پس فرمایا اے آدمیو آرزو نہ کرو
دشمنوں کے ملنے کی یعنی نہ چاہو کہ کافروں سے قتال واقع ہو اسلیے کہ اسمیں طلب کرنا بلا کا ہے اور یہ منع ہے اور مانگو اللہ سے عافیت پس
جسوقت کہ ملو تم اپنے دشمنوں سے پس صبر کرو اور جانو کہ بہشت نیچے سایہ تلواروں کے ہے یعنی قریب ہے پھر دعا کی یا الٰہی اوتارنے والے کتاب کے
اور چلانے والے ابر کے اور شکست دینے والے جماعت کافروں کے شکست دے انکو اور مدد دے ہمکو کافروں پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
ف ڈھلنا آفتاب کا اسوقت کے انتظار میں یہ حکمت تھی کہ وہ وقت چلنے ہواؤں اور نشاط نفسوں کا ہے اور یہی وقت نماز و دعا کا اور حدیث
شریف میں آیا ہے کہ اسوقت میں کھولے جاتے ہیں دروازے آسمان کے اور اعمال اوٹھائے جاتے ہیں محل قبولیت میں پس امید ہوتی ہے
اسمیں نزول الواح فتح و نصرت کی پس چونکہ جہاد افضل اعمال ہے چاہا کہ اوسوقت میں واقع ہو وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا غَزَا بِنَا قَوْمًا لَمْ يَكُنْ يَغْزُو بِنَا حَتّٰى يُصْبِحَ وَيَنْظُرَ اِلَيْهِمْ فَاِنْ سَمِعَ اَذَانًا كَفَّ عَنْهُمْ وَاِنْ لَمْ يَسْمَعْ اَذَانًا اَغَارَ
عَلَيْهِمْ قَالَ فَخَرَجْنَا اِلٰى خَيْبَرَ فَانْتَهَيْنَا اِلَيْهِمْ لَيْلًا فَلَمَّا اَصْبَحَ وَلَمْ يَسْمَعْ اَذَانًا رَكِبَ وَرَكِبْتُ خَلْفَ اَبِي طَلْحَةَ وَاِنَّ
قَدَمِي لَتَمَسُّ قَدَمَ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَخَرَجُوا اِلَيْنَا بِمَكَاتِلِهِمْ وَمَسَاحِيهِمْ فَلَمَّا رَاَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا مُحَمَّدٌ وَاللّٰهِ مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيسُ فَلَجَاُوا اِلَى الْحِصْنِ فَلَمَّا رَآهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے
انس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جسوقت کہ جہاد کرتے ساتھ ہمارے کسی قوم سے یعنی حضرت جہاد کرتے کسی قوم سے اور ہم ساتھ ہوتے حضرت
کچھ نہیں تھے کہ جہاد کریں ساتھ ہمارے یہانتک کہ صبح کرتے اور دیکھتے طرف انکے پس اگر سنتے اذان باز رہتے اُن سے اور اگر نہ سنتے
اذان تو غارت کرتے انکو کہا انس نے پس نکلے ہم طرف خیبر کے پس پہنچے ہم طرف اُنکے رات کو پس جب صبح کی اور نہ سنی اذان سوار
ہوئے اور سوار ہوا میں پیچھے ابو طلحہ کے اور تحقیق قدم میرے البتہ لگتے تھے قدم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سے یعنی سبب پاس ہونے کے حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کی سواری پاس تھی ہمارے سواری کے کہا انس نے پس نکلے خیبر والے طرف ہمارے ساتھ تھیلوں اپنے اور بیلچوں اپنے کے یعنی ساتھ اسباب کاشت
کے زراعت کے باہر آئے تھے پس جب دیکھا انہوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا انہوں نے یہ محمد ہیں قسم ہے اللہ کی آئے محمد اور لشکر پس پناہ لی طرف
قلعہ کے پس جب دیکھا انکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی بھاگتے فرمایا یعنی ازراہ تفاول کہ سامان شکست پایا انکی کے اللہ بزرگ ہے اللہ
بزرگ ہے خراب ہوا خیبر تحقیق ہم یعنی مسلمین یا جماعت انبیا جسوقت کہ اوترتے ہیں بیچ میدان ایک قوم کے پس بری ہوتی ہے صبح انکی جو ڈرائے
گئے ہیں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اور دیکھتے طرف انکے یعنی تامل کرتے انکے حال میں اور استدلال کرتے
عقائد پر ساتھ افعال انکے کے اگرچہ معلوم ہوتا کہ یہ شہر کفار کا ہے لیکن پھر بھی تامل کرتے واسطے احتمال اسکے کہ شاید مسلمان ہوں انمیں
پس اگر اذان سنتے تو نہ لوٹتے اور اگر نہ سنتے تو لوٹتے بسبب علامت کفر کے اسلیے کہ ترک کرنا اذان کا اسوقت میں مسلمانوں سے متصور نہ تھا
کہا خطابی نے کہ اسمیں دلیل ہے اسپر کہ اذان شعار اسلام سے ہے اور نہیں جائز ہے ترک کرنا اسکا اگر ایک شہر کے لوگ متفق ہوں ترک کرنے
اذان پر تو واجب ہے امام پر قتال کرنا انسے اسیطرح فرمایا ہے حنفیہ نے کذا ہے اور تحقیق بیان کی یہ بات بیان کے واسطے سبب خرابی خیبر کا اور ڈرائے
گئے ہیں یعنی بری ہو صبح انکی بسبب نازل ہونے عذاب کے ساتھ قتل کے اور غارت کرنے کے اور یہ تفاول حضرت صلی

علیہ وسلم نے اس آیۃ سے انا اذا نزلنا بساحۃ قوم فساء صباح المنذرین کہا نووی نے کہ اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ مستحب ہے تکبیر کہنا وقت سننے کے دشمن سے اور جائز ہے استشہاد ساتھ قرآن کے بیچ مثل ایسے حال کے جیسے امور محققہ کا اور ایسی مثل ہے
جو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وقت فتح مکہ کے کہا جاء الحق وزہق الباطل کہا علماء نے کہ مکروہ ہے اسیطرح جو کہ ہو بطریق ضرب المثل کے
محاورات میں اور کلام میں واسطے تعظیم اللہ تعالیٰ کے کتابوں میں بلکہ تصریح کی ہے بعضے علماء نے ساتھ اسکے کہ کفر ہے کہنا کلام اللہ
کا جگہ کلام اپنے کے اسطرح کہ خطاب کرے ایک شخص کو کہ نام اسکا یحییٰ ہو وقت دینے کتاب کے ساتھ اس آیۃ کے یا یحییٰ خذ الکتاب
بقوۃ اور اسیطرح کہنا بسم اللہ کا جگہ کہا کے اور داخل ہوئے اور مانند اسکے اور قول صلی اللہ علیہ وسلم کا جاء الحق وزہق
الباطل نہیں ہے بیچ باب استشہاد کے بلکہ قبیل امتثال سے ہے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وقل جاء الحق وزہق الباطل اور اس
طرح کہنا سبب نزدیک علماء کا موجب قتل سبب نزول علماء کے اور مانند اسکے بجا لانا حکم الٰہی کا ہے پس یہ مستحب ہے صحیح ہے وعن
النعمان بن مقرن قال شہدت القتال مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکان اذا لم یقاتل اول النہار
انتظر حتی تہب الارواح وتحضر الصلوۃ رواہ البخاری اور روایت ہے نعمان بن مقرن سے کہ کہا حاضر ہوا میں
قتال میں ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور تھے جس وقت نہ قتال کرتے اول دن انتظار کرتے یہانتک کہ چلتیں ہوائیں اور
آتا وقت نماز کا ... ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قتال وقت نماز ظہر کے اسوقت میں تھا
کہ اول روز میں قتال واقع نہوتا غالبا احوال مختلف تھا کبھی روز میں اور کبھی دوپہر ڈھلے

الفصل الثانی

فصل دوسری عن النعمان بن مقرن قال شہدت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکان
اذا لم یقاتل اول النہار انتظر حتی تزول الشمس وتہب الریاح وینزل النصر رواہ ابو داؤد
روایت ہے نعمان بن مقرن سے کہا حاضر ہوا میں ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب
کہ نہ لڑتے اول ... انتظار کرتے یہانتک کہ ڈھلتا آفتاب اور چلتی ہوائیں اور نازل ہوتی نصرت یعنی فتح کی یا
حاصل ہوتا فتح کہ ببرکت دعائے مسلمین کے بعد نماز کے مجاہدین کے لیے نقل کی یہ ابو داؤد نے وعن قتادۃ عن النعمان
بن مقرن قال غزوت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فکان اذا طلع الفجر امسک حتی تطلع الشمس
فاذا طلعت قاتل فاذا انتصف النہار امسک حتی تزول الشمس فاذا زالت الشمس قاتل حتی العصر ثم امسک
حتی یصلی العصر ثم یقاتل قال قتادۃ کان یقال عند ذلک تہیج ریاح النصر ویدعو المؤمنون
لجیوشہم فی صلوتہم رواہ الترمذی اور روایت ہے قتادہ سے کہ نقل کی نعمان بن مقرن سے کہ کہا جہاد کیا میں نے
ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ ظاہر ہوتی فجر یعنی صبح باز رہتے شروع کرنے جہاد سے
یہانتک کہ نکلتا آفتاب یعنی اور فارغ ہوتے نماز صبح سے پھر جس وقت نکلتا آفتاب لڑتے پھر جس وقت ... ہو جاتی یعنی دوپہر
کہ وہ وقت چاشت ہے قریب دوپہر کے ٹھہرتے یہانتک کہ ڈھلتی دوپہر پس جس وقت کہ ڈھلتی دوپہر یعنی اور نماز پڑھ
لیتے عصر تک پھر ٹھہرتے یہانتک کہ نماز پڑھتے عصر کی پھر لڑتے کہا قتادہ نے کہا جاتا ہے ... کہتے تھے یعنی علماء اس فعل کے
کہ اس جہت سے تھا کہ نزدیک ان اوقات کے چلتی ہیں ہوائیں نصرت کی اور دعا کرتے ہیں مسلمان واسطے لشکروں اپنے کے بیچ نمازوں

پڑھے بعد نماز کے اور بیان نماز میں جیسے کہ بیچ پڑھنے قنوت کے حدیثیں اچھی ہیں نقل کی یہ ترمذی نے ۔ وَعَنْ عِصَامٍ الْمُزَنِيِّ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَرِيَّةٍ فَقَالَ إِذَا رَأَيْتُمْ مَسْجِدًا أَوْ سَمِعْتُمْ مُؤَذِّنًا فَلَا تَقْتُلُوا أَحَدًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے عصام مزنی سے کہا بھیجا ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ ایک چھوٹے لشکر کے اور فرمایا جب دیکھو تم مسجد یا سنو تم کسی موذن کو اذان کہتے ہوئے پس مت قتل کرو کسی کو نقل کی ترمذی اور ابو داؤد نے ف یعنی جب پاؤ تم کوئی علامت علامات شعار اسلام سے پس مت قتل کرو کسی کو یہانتک کہ تمیز کرو مسلم کافر سے ع

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ صحیح عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ كَتَبَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ إِلَى أَهْلِ فَارِسَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ مِنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ إِلَى رُسْتُمَ وَمِهْرَانَ فِي مَلَأِ فَارِسَ سَلَامٌ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَى أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّا نَدْعُوكُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ فَإِنْ أَبَيْتُمْ فَأَعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَأَنْتُمْ صَاغِرُونَ فَإِنْ أَبَيْتُمْ فَإِنَّ مَعِي قَوْمًا يُحِبُّونَ الْقَتْلَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ كَمَا يُحِبُّ فَارِسُ الْخَمْرَ وَالسَّلَامُ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَى رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے ابی وائل سے کہ لکھا خالد بن ولید نے طرف اہل فارس کے یعنی سرداروں انکے کے بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ نامہ خالد بن ولید کی طرف سے بطرف رستم اور مہران کے کہ داخل ہیں بیچ جماعت فارس کے سلام اسپر کہ پیروی کرے ہدایت کے اوپر بعد اسلام کے جانو تم کہ ہم بلاتے ہیں تمکو طرف اسلام کے یعنی مسلمان ہونے کی پس اگر نہ قبول کرو تم اسلام پس قبول کرو جزیہ اپنے ہاتھ سے ذلیل ہو کر پس اگر انکار کرو تم یعنی جزیہ سے پس ہلاک و پشیمان ہوگے اسلئے کہ تحقیق ساتھ میرے ایک قوم ہے کہ دوست رکھتے ہیں قتل کرنے کو یا مارے جانے کو راہ خدا میں جیسے کہ دوست رکھتے ہیں اہل فارس شراب کو یعنی مست و بیہوش رہتے ہیں قتال میں بیہوش تجوہیں اور لذت پاتے اسمیں اور سلام اوپر اسکے کہ پیروی کرے ہدایت کی نقل کی یہ شرح السنہ میں

بَابُ الْقِتَالِ فِي الْجِهَادِ

باب ہے لڑائی کا جہاد میں ف یعنی اسمیں وہ حدیثیں ہیں کہ رغبت دلائی ہے حضرت نے اسمیں جہاد کی اور بیان کیا ہے ثواب جہاد کا ع

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ صحیح عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فَأَيْنَ أَنَا قَالَ فِي الْجَنَّةِ فَأَلْقَى تَمَرَاتٍ فِي يَدِهِ ثُمَّ قَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے جابر سے کہ کہا ایک شخص نے واسطے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دن جنگ احد کے خبر دو تم میں مارا جاؤں یعنی شہید ہوں پس کہاں ہونگا میں بہشت میں یا دوزخ میں فرمایا بہشت میں پس پھینک دیں اسنے کھجوریں کہ تھیں اسکے ہاتھ میں یعنی واسطے جلدی حاصل ہونے شہادت کے اور داخل ہونے کے بہشت میں پھر لڑا یہانتک کہ مارا گیا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ۔ وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ غَزْوَةً إِلَّا وَرَّى بِغَيْرِهَا حَتَّى كَانَتْ تِلْكَ الْغَزْوَةُ يَعْنِي غَزْوَةَ تَبُوكَ غَزَاهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرٍّ شَدِيدٍ وَاسْتَقْبَلَ سَفَرًا بَعِيدًا وَمَفَازًا وَعَدُوًّا كَثِيرًا فَجَلَّى لِلْمُسْلِمِينَ أَمْرَهُمْ لِيَتَأَهَّبُوا أُهْبَةَ غَزْوِهِمْ فَأَخْبَرَهُمْ بِوَجْهِهِ الَّذِي يُرِيدُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے کعب بن مالک سے کہ کہا نہ تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ارادہ کرتے کسی غزوے یعنی جہاد کا مگر توریہ کرتے ساتھ غیر اسکی کے یہانتک کہ ہوا یہ غزوہ یعنی غزوہ تبوک غزوہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ گرمی سخت کے اور متوجہ ہوئے سفر بعید و دراز کو اور جنگلوں بے آب و گیاہ کو اور بہت سے دشمنوں کو پس کھول کر کہدیا حضرت نے

مسلمانوں کو احوال اس غزوہ کا تا درستی کریں سامان جہاد اپنی کی پس خبر دی حضرت نے صحابہ کو ساتھ راہ و روش اپنے کے ارادہ پر کہ جس
نقل کی یہ بخاری نے ف توریہ کے معنی چھپانا ایک خبر کا اور اظہار کرنا خبر دوسری کا یعنی اگر حضرت چاہتے کہ ایک جگہ جہاد کو جائیں تو یوں
ایسا مشہور کر دیتے کہ اور جگہ جاوینگے اور یہ اسلیے تھا کہ دشمن غافل رہیں یہ قسم خدعہ سے تھا جیسا کہ آیا ہے الحرب خدعۃ اور یہ توریہ بطریق
تعریض اور کنایہ کے تھا نہ ساتھ قول صریح کے جیسے ایک جانب جہاد کا ارادہ کرتے تو سوال اور جگہ کا کرتے تاکہ راہوں کی خبر ... حتی کہ
طرف نکلتے صریحاً کہتے تھے کہ میں فلاں جگہ جاتا ہوں ... سفر دور دراز ... جہاد تبوک ... مشہور طرف ... جہاد کیا گیا
معلوم و معروف تھا نسبت کعب بن مالک کے اور لیکن اسی جہاد میں حضرت کے ساتھ نہ گئے تھے مدینہ ہی میں رہے تھے پیچھے قصہ ان کا مشہور اور مذکور
قرآن مجید میں یعنی وہ جہاد کیونکہ بلا و محنت کے پڑ رہا تھا اسمیں اور دور دراز تھا اسیلیے کہ تبوک درمیان مدینہ اور شام کے ہے چودہ منزل
مدینہ سے اور یہ اخیر غزوہ حضرت کا غزوہ ... میں ہوا ... وہاں ... وعن جابر قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحرب خدعۃ متفق علیہ اور روایت ہے جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
لڑائی فریب ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی مکر و فریب کرنا لڑائی میں زیادہ مفید ہوتا ہے بہت لڑنے سے اور فریب اسطرح
دے کہ میدان جنگ سے ہٹ جاوے تا غنیم غافل ہو اور خیال رہے کہ جنگ سے پھر گیا پھر یکایک حملہ کرے پس اسطرح اور مانند اسکے
فریب کرے اور صریح جھوٹ نہ بولے اور لفظ خدعہ ساتھ زبر اور پیش خ اور جزم دال کے ہے اور زبر افصح ہے یعنی جنگ تمام ہوتی ہے ساتھ
ایک فریب کے اور ساتھ زیر خ کے بھی آیا ہے یعنی نوع از فریب اور ساتھ پیش خ اور زبر دال کے یعنی جنگ بہت فریب دینے والی
یعنی آدمی کے خیال میں کچھ کچھ ڈالتی ہے پھر جب جنگ کرتا ہے تو امر خلاف اسکے ظاہر ہوتا ہے جیسے ضحکہ اور لعبہ کہتے ہیں اسکو
بہت ہنستا ہو اور بہت کھیلتا ہو اور اتفاق ہے علما کا اسپر کہ جائز ہے فریب کرنا ساتھ کفار کے لڑائی میں مگر جس صورت میں کہ اس میں
نقض عہد و امان ہو تو نکرے شرع وعن انس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یغزو بام سلیم ونسوۃ
من الانصار معہ اذا غزا یسقین الماء ویداوین الجرحی رواہ مسلم اور روایت ہے انس سے
کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جہاد میں لیجاتے ام سلیم کو اور کتنی عورتوں کو انصار میں سے ساتھ اپنے جسوقت کہ جہاد کرتے
حضرت یعنی مع صحابہ کے پانی پلاتیں یہ عورتیں یعنی غازیوں کو اور دوا کرتیں زخموں کی نقل کی یہ مسلم نے ف اس حدیث سے معلوم
ہوا کہ جہاد میں لیجانا بیبیوں کا واسطے خدمت پانی پلانے کے اور دوا کرنے کے جائز ہے اور اگر واسطے مباشرت و صحبت کے
لیجاویں تو لونڈیاں بہتر ہیں آزاد سے شرع وعن ام عطیۃ قالت غزوت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبع
غزوات اخلفہم فی رحالہم فاصنع لہم الطعام واداوی الجرحی واقوم علی المرضی رواہ مسلم اور روایت ہے
ام عطیہ سے کہا کہ غزوے کیے میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سات غزوے پیچھے رہتی تھی میں انکے ڈیروں میں پس تیار کرتی تھی
میں واسطے انکے کھانا اور دوا کرتی تھی میں زخمیوں کی اور خبرگیری کرتی تھی میں بیماروں کی نقل کی یہ مسلم نے
وعن عبد اللہ بن عمر قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن قتل النساء والصبیان متفق علیہ اور روایت ہے عبداللہ
بن عمر سے کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل کرنے عورتوں کے سے اور لڑکوں کے سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
ف ہدایہ میں لکھا ہے کہ نہ قتل کیجاوے عورت اور لڑکا اور نہ اپاہج اور نہ اندھا اور نہ شیخ فانی لیکن لڑکا اور دیوانہ قتل کیجاوینگے

حالت قتال اپنے مین اور عورت بھی قتل کیجاوے اگرچہ نہ قتال کرے اور اسیطرح لڑکا بادشاہ اسلیے کہ بادشاہ کے قتل مین انکی شوکت ٹوٹتی ہے وعن الصعب بن جثامة قال سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن أهل الدار يبيتون من المشركين فيصاب من نسائهم وذراريهم قال هم منهم وفي رواية هم من آبائهم متفق عليه روایت ہے صعب بن جثامہ سے کہ کہا پوچھے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اہل دیار سے یعنے کافرون سے کہ رہتے ہین شہرون مین شبخون کیے جاوین پس ماری جاوین عورتین انکی اور اولاد انکی فرمایا کہ وہ بھی انہین مین سے ہین اور ایک روایت مین ہے کہ وہ تابع ہین اپنے باپون کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنے عورت کو اور لڑکون کو جو مارے بقصد قتل نہ کیجیے اگر شبخون کی حالت مین ماری جاوین تو کچھ مضائقہ نہین کہ یہ بھی کافر ہین مانند بڑے مردون کے حکم قتل مین بسبب نہ امتیاز ہونے انکی کے بڑے مردون لڑنے والے سے

وعن ابن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قطع نخل بني النضير وحرق ولها يقول حسان وهان على سراة بني لؤي حريق بالبويرة مستطير وفي ذلك نزلت ما قطعتم من لينة أو تركتموها قائمة على أصولها فبإذن الله متفق عليه اور روایت ہے ابن عمر سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کاٹنے درخت کھجورون بنی نضیر کے کو اور جلانے انکی کا حکم فرمایا اور انکے حق مین کہا ہے حسان نے شعر اور آسان ہوا سرداران بنی لوی پر جلانا بویرہ کا پھیلا ہوا اور اتری یہ آیت کہ جو کچھ کہ کاٹا تم نے درخت کھجور سے یا چھوڑا تم نے اسکو کھڑا ہوا اسکی جڑون پر پس یہ ہے ساتھ حکم اللہ کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف بنی نضیر نام ایک قبیلہ کا ہے قبائل یہود سے جب انہون نے توڑا عہد اور قصد کیا حضرت کے قتل کرنے کا تو نازل ہوئی وحی ساتھ اس چیز کے کہ قصد کیا انہون نے پس جلا وطن کیے گئے طرف خیبر کے اور جلائی گئین کھجورین انکی اور خراب کیے گئے گھر انکے اور حسان بن ثابت صحابی انصاری ہین شاعر حضرت کے اور لوی ساتھ پیش لام اور فتح ہمزہ اور تشدید ی کے اولاد نضر بن کنانہ سے ہے کہ حضرت کے جد اوسے ہین اور مراد بنی لوی سے اشراف قریش ہین یعنے اصحاب حضرت کے اور بویرہ نام ایک جگہ کا ہے کہ جہان کھجورین بنی نضیر کی تھین اور روایت کیا گیا ہے کہ جب حضرت نے حکم کیا بنی نضیر کی کھجورون کاٹنے کا تو انہون نے کہا یا محمد آپ منع فرماتے تھے فساد کرنے سے زمین مین پس یہ کھجورین کیون کاٹین اور جلائین پس آیہ مذکورہ اوتری تو اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہے کاٹنا اور جلانا درختون کفار کا

وعن عبد الله بن عون أن نافعا كتب إليه يخبره أن ابن عمر أخبره أن النبي صلى الله عليه وسلم أغار على بني المصطلق غارين في نعمهم بالمريسيع فقتل المقاتلة وسبى الذرية متفق عليه اور روایت ہے عبد اللہ بن عون سے یہ کہ نافع نے لکھا طرف ابن عون کے درحالیکہ خبر دیتا تھا نافع اسکو یہ کہ ابن عمر نے خبر دی اسکو یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لوٹا بنی مصطلق کو اسحال مین کہ غافل تھے وہ اپنے مواشی مین بیچ مکان مریسیع کے پس قتل کیا انکے لڑنے والے کو اور بندی پکڑا انکی عورتون لڑکون کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف بنی مصطلق یعنی ہین خزاعہ مین سے اور مریسیع نام ایک جگہ کا ہے درمیان مکہ اور مدینہ کے وہان پانی تھا بنی مصطلق کا اور لڑنے والون سے مراد ہین وہ شخص کہ لیاقت رکھتے تھے لڑائی کی یعنے مرد عاقل بالغ اور ذریت سے مراد ہین عورتین اور لڑکے اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہے قتل کرنا لڑاکا کا اور لے لینا انکے اموال کا حالت غفلت مین بیچ

وعن أبي أسيد أن النبي صلى الله عليه وسلم قال لنا يوم بدر حين صففنا لقريش وصفوا لنا

إذا أكثبوكم فعليكم بالنبل وفي رواية إذا أكثبوكم فارموهم واستبقوا نبلكم رواه البخاري
اور روایت ہے ابی اسید سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم لوگوں کو جنگ بدر کے جس وقت کہ صف باندھی ہم نے واسطے لڑنے قریش کے اور
صف باندھی قریش نے واسطے لڑنے ہمارے کے جس وقت کہ نزدیک پہنچیں وہ تمہارے یعنے ایسے کہ تیر پہونچ سکے اُن تک پس مارو اُن کو
تیر لوہیں ایک روایت بخاری کے ہے جس وقت کہ نزدیک پہونچیں وہ تمہارے پس تیر مارو انکو اور باقی رکھو تیر یعنے سب تیر خرچ
کرڈالو کچھ باقی بھی رکھو تا وہ غالب ہوں تم پر بسبب نہتے ہوتے تمہارے کے نقل کی یہ بخاری نے وحديث سعد هل
تنصرون ذكر في باب فضل الفقراء وحديث البراء بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم رهطا في باب المعجزات
إن شاء الله تعالى اور حدیث سعد کی کہ هل تنصرون ذکر کرینگے ہم بیچ باب فضل الفقراء کے اور حدیث براء کی کہ اول اسکے
بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رہطا بیچ باب المعجزات کے آرہا ہے انشاء اللہ تعالی الفصل الثاني فصل دوسری وعن عبد الرحمن
بن عوف قال عبأنا النبي صلى الله عليه وسلم ببدر ليلا رواه الترمذي روایت ہے عبد الرحمن بن عوف سے رسول الله
کہا تعبیہ کیا ہمکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر میں ایک رات نقل کی یہ ترمذی نے ف تعبیہ کیا یعنے مہیا کیا لڑائی کے لیے ساتھ
ہتیاروں کے اور برابر کیں صفیں اور قائم کیا ہر ایک کو ہم میں سے اُس جگہ کہ مناسب تھے اُسکے لیے رات کو تا دن کو اُسی طرح کھڑے
رہیں تم وعن المهلب أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إن بيتكم العدو فليكن شعاركم حم
لا ينصرون رواه الترمذي وأبو داود اور روایت ہے مہلب سے یہ کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یعنے غزوہ
خندق میں اگر شب خون کریں تم پر دشمن پس چاہیے کہ ہووے علامت تمہاری حم لا ینصرون نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود نے ف
علامت یعنے نشانی تا جاوے کہ مسلمان کون ہے اور کافر کون اور یہ قرارداد سپاہیوں کا ہے کہ رات کی لڑائی میں مقرر کر لیتے ہیں تا علامت
اور اشتباہ نہو کہ کس جانب کا ہے خصوصاً وقت شبخون کے کہ اشتباہ اسمیں اکثر ہوتا ہے حاصل یہ کہ اپنے لوگوں کو کہدیتے ہیں کہ جب ہم
پوچھیں کون تو یہ بولے بولنا اصطلاح کی کو زبان انگریزی میں پلول کہتے ہیں اور معنے اسکے یہ ہیں اے اتارنے والے حم کے مدد نہ دیے
جاوینگے کافر تم وعن سمرة بن جندب قال كان شعار المهاجرين عبد الله وشعار الأنصار
عبد الرحمن رواه أبو داود اور روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہ کہا تھی علامت مہاجرین کی عبد اللہ اور علامت انصار کی
عبد الرحمن یعنے کسی اور غزوے میں نقل کی یہ ابوداود نے وعن سلمة بن الأكوع قال غزونا مع أبي بكر زمن النبي
صلى الله عليه وسلم فبيتناهم نقتلهم وكان شعارنا تلك الليلة أمت أمت رواه أبو داود
اور روایت ہے سلمہ بن اکوع سے کہ کہا جہاد کیا ہم نے ساتھ ابوبکر صدیق کے زمانہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے میں پس شبخون کیا ہم نے
کفار پر در حالیکہ قتل کرتے تھے ہم انکو اور تھی علامت ہماری اُس رات یعنے پہچان اپنے لوگوں کی کلمہ امت امت یعنے مار
اے خدا تعالی دشمنوں نقل کی یہ ابوداود نے وعن قيس بن عباد قال كان أصحاب النبي صلى الله عليه
وسلم يكرهون الصوت عند القتال رواه أبو داود اور روایت ہے قیس بن عباد سے کہ کہا تھے صحابہ
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مکروہ رکھتے آواز کو وقت لڑنے کے یعنے سوائے ذکر حمد کے نقل کی یہ ابوداود نے ف عادت ہے لڑنے
والوں کی کہ وقت لڑائی کے آواز بلند کرتے ہیں یعنے شجاعت وغیرہ اپنی بیان کرتے ہیں تا رعب ہو کفار پر پس صحابہ اس بات کی

کچھ حقیقت نہ جانتے تھے اسلیے کہ اسمیں قرب الٰہی نہیں بلکہ بلند کرتے تھے اپنی آوازیں ساتھ ذکر اللہ کے کہ اسمیں مطلب اپنی دنیا اور شہرت کی ہو
وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اقْتُلُوا شُيُوخَ الْمُشْرِكِيْنَ وَاسْتَحْيُوا شَرْخَهُمْ اَیْ
صِبْيَانَهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مار ڈالو مشرکوں
کی بڑی عمر والے اور زندہ رکھو چھوٹی عمر والے یعنے لڑکے انکے نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود نے ف مراد بڑی عمر والوں سے یا تو جوان ہیں مقابل
لڑکوں کے یا وہ بڈھے کہ قوی اور صاحب رائے ہوں لڑنے پر اور شیخ فانی کو مارنا درست نہیں مگر جبکہ صاحب علم اور تدبیر ہو لڑائی میں ۔
وَعَنْ عُرْوَةَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اُسَامَةُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَهِدَ اِلَيْهِ قَالَ اَغِرْ عَلٰى اُبْنٰى صَبَاحًا وَحَرِّقْ
رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہے عروہ سے کہ کہا حدیث کی مجکو اسامہ نے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تاکید کی طرف انکے یعنے جبکہ لشکر کر
بھیجا اسکو فرمایا غارت کر تو ابنا پر وقت صبح کے اور جلا دے یعنے کھیتیاں اور درخت اور گھر انکے نقل کی یہ ابو داود نے ف ابنا نام ایک
جگہ کا ہے شام میں اور اس سے معلوم ہوا کہ غارت کرنا اور جلانا شہروں کفار کا جائز ہے ۔ وَعَنْ اَبِیْ اُسَیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ اِذَا اَكْثَبُوْكُمْ فَارْمُوْهُمْ وَلَا تَسُلُّوا السُّيُوْفَ حَتّٰى يَغْشَوْكُمْ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہے
ابی اسید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دن بدر کے جس وقت کہ قریب آ دین تمہارے کفار پس تیر مارو انکو اور مت سونتو تلواریں
یہانتک کہ قریب پہنچیں وہ تمہارے نقل کی یہ ابو داود نے ۔ وَعَنْ رَبَاحِ بْنِ الرَّبِيْعِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِیْ غَزْوَةٍ فَرَاَى النَّاسَ مُجْتَمِعِيْنَ عَلٰى شَیْءٍ فَبَعَثَ رَجُلًا فَقَالَ انْظُرْ عَلَامَ اجْتَمَعَ هٰؤُلَاءِ فَجَاءَ فَقَالَ عَلَى امْرَاَةٍ
قَتِيْلٍ فَقَالَ مَا كَانَتْ هٰذِهٖ لِتُقَاتِلَ وَعَلَى الْمُقَدِّمَةِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ فَبَعَثَ رَجُلًا فَقَالَ قُلْ لِخَالِدٍ لَا تَقْتُلِ امْرَاَةً
وَلَا عَسِيْفًا رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہے رباح بن ربیع سے کہ کہا تھے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک غزوے میں پس
دیکھا لوگوں کو جمع ہوئے ہیں ایک چیز پر پس بھیجا حضرت نے ایک شخص کو اور فرمایا دیکھ کس چیز پر جمع ہوئے ہیں یہ پس آیا وہ شخص اور کہا
جمع ہوئے ہیں ایک عورت پر کہ ماری گئی ہے وہ پس فرمایا نہ تھی یہ لڑتی یعنی پس کیوں مارا اسکو اور تھے آگلی فوج پر خالد بن ولید پس بھیجا حضرت نے
ایک شخص کو اور کہا کہدے واسطے خالد کے کہ نہ مار کسی عورت کو اور نہ مزدور کو نقل کی یہ ابو داود نے ف مراد مزدور سے وہ مزدور ہے
کہ لڑتا نہو بلکہ خدمت کے لیے ہمراہ ہو ۔ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ انْطَلِقُوْا بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ
وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ لَا تَقْتُلُوْا شَيْخًا فَانِيًا وَلَا طِفْلًا صَغِيْرًا وَلَا امْرَاَةً وَلَا تَغُلُّوْا وَضُمُّوْا غَنَائِمَكُمْ وَاَصْلِحُوْا
وَاَحْسِنُوْا اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہے انس سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
یعنے مجاہدوں کو وقت بھیجنے کے جہاد کے لیے روانہ ہو ساتھ نام خدا کے اور توفیق و تائید خدا کے اور اوپر دین رسول خدا کے نہ مارو
تم نہایت بوڑھے کو اور نہ چھوٹے لڑکے کو اور نہ عورت کو اور خیانت نہ کرو تم غنیمت میں اور جمع کرو تم مال غنیمت کا اور صلح
کرو تم آپس میں ساتھ ترک منازعت کے یا کفار سے اگر مصلحت دیکھو یا سنوارو امور اپنے اور نیکی کرو یعنے آپس میں اسلیے کہ خدا تعالے
دوست رکھتا ہے نیکی کرنے والوں کو نقل کی یہ ابو داود نے ف نہایت بوڑھے کو یعنے مگر جبکہ ہو لڑنے والا یا صاحب رائے و تدبیر تو
اس صورت میں اسکو بھی مارو اور ظاہر یہ ہے کہ لفظ صغیر بدل ہے یا بیان ہے لفظ طفلا کا یعنے لڑکا کہ حد بلوغ کو نہ پہونچا ہو اور استثنا
کیا گیا ہے اس سے وہ لڑکا کہ ہو بادشاہ یا لڑنے والا اور نہ عورت کو یعنے جبکہ نہو وہ لڑنے والی اور نہو ملکہ اور صاحب رائے

وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ تَقَدَّمَ عُتْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ وَتَبِعَهُ ابْنُهُ وَأَخُوهُ فَنَادَى مَنْ يُبَارِزُ فَانْتَدَبَ لَهُ شَبَابٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ مَنْ أَنْتُمْ فَأَخْبَرُوهُ فَقَالَ لَا حَاجَةَ لَنَا فِيكُمْ إِنَّمَا أَرَدْنَا بَنِي عَمِّنَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُمْ يَا حَمْزَةُ قُمْ يَا عَلِيُّ قُمْ يَا عُبَيْدَةُ بْنَ الْحَارِثِ فَأَقْبَلَ حَمْزَةُ إِلَى عُتْبَةَ وَأَقْبَلْتُ إِلَى شَيْبَةَ وَاخْتَلَفَ بَيْنَ عُبَيْدَةَ وَالْوَلِيدِ ضَرْبَتَانِ فَأَثْخَنَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ ثُمَّ مِلْنَا عَلَى الْوَلِيدِ فَقَتَلْنَاهُ وَاحْتَمَلْنَا عُبَيْدَةَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے حضرت علیؓ سے کہا جب کہ ہوا دن جنگ بدر کا آگے بڑھا یعنے لڑنے کے لیے کفار میں سے عتبہ بن ربیعہ اور پیچھے آیا اسکے بیٹا اوسکا یعنے ولید اور بھائی اسکا یعنے شیبہ بن ربیعہ پس آواز دی عتبہ نے کون ہے کہ نکلے میدان میں لڑنے کے لیے پس جواب دیا عتبہ کو کئی ایک جوانوں نے انصار میں سے یعنے نکلے میدان میں واسطے لڑنے کے ساتھ عتبہ اور ہمراہیوں اسکی کے پس کہا عتبہ نے کون ہو تم پس خبر دی اُن جوانوں نے اسکو کہ ہم انصار ہیں پس کہا عتبہ نے نہیں حاجت ہمکو بیچ تمہارے یعنے تم سے لڑنے کا ارادہ نہیں رکھتے ہیں سوائے اسکے نہیں کہ ارادہ کرتے ہیں ہم اولاد چچا اپنی کا کہ قریش اور مہاجرین ہیں پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑا ہو تو اے حمزہ کھڑا ہو تو اے علی کھڑا ہو تو اے عبیدہ بیٹے حارث کے پس متوجہ ہوئے حمزہ طرف عتبہ کے یعنے لڑنے کے لیے اور مارا اسکو اور متوجہ ہوا میں یعنے حضرت علی طرف شیبہ کے یعنے اور قتل کیا میں نے اسکو اور جاری ہوئیں درمیان عبیدہ اور ولید کی دو ضربیں یعنی پس زخمی اور سست کیا ایک نے اُن دونوں میں سے مقابل والے اپنے کو پھر حملہ کیا ہمنے ولید پر پس قتل کیا ہمنے اسکو اور اوٹھا لائے ہم عبیدہ کو یعنے معرکہ میں سے نقل کی یہ حدیث احمد اور ابو داود نے وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَرِيَّةٍ فَحَاصَ النَّاسُ حَيْصَةً فَأَتَيْنَا الْمَدِينَةَ فَاخْتَفَيْنَا بِهَا وَقُلْنَا هَلَكْنَا ثُمَّ أَتَيْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ نَحْنُ الْفَرَّارُونَ قَالَ بَلْ أَنْتُمُ الْعَكَّارُونَ وَأَنَا فِئَتُكُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ نَحْوَهُ وَقَالَ لَا بَلْ أَنْتُمُ الْعَكَّارُونَ قَالَ فَدَنَوْنَا فَقَبَّلْنَا يَدَهُ فَقَالَ أَنَا فِئَةُ الْمُسْلِمِينَ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا بھیجا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ ایک لشکر کے پس بھاگے لوگ بھاگنا پس آئے ہم مدینہ میں پس چھپ رہے اسمیں یعنے بسبب بھاگنے کے اور کہا ہمنے یعنے اپنے دل میں یا آپس میں ہلاک ہوئے ہم یعنے گنہگار ہوئے بسبب بھاگنے کے دشمنوں سے پھر آئے ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس کہا ہمنے یا رسول اللہ ہم ہیں بھاگنے والے فرمایا حضرتؐ نے یعنے واسطے رفع ندامت انکی کے بلکہ تم حملہ پر حملہ کرنیوالے ہو اور میں جماعت تمہاری ہوں نقل کی یہ ترمذی نے اور بیچ روایت ابی داود کے مانند اسکے ہے اور فرمایا نہیں بلکہ تم حملہ پر حملہ کرنے والے ہو کہا ابن عمرؓ نے پس نزدیک ہوئے ہم اور بوسہ لیا ہمنے ہاتھ آنحضرتؐ کا اور فرمایا حضرتؐ نے میں جماعت مسلمانوں کی ہوں ف حملہ پر حملہ کرنیوالے ہو عکر کے معنی ہیں پھیل کر اور پھر آنا لڑائی میں یعنے اگر بھاگے لڑائی سے بہ نیت اسکے کہ مدد لیکر پھر لڑائی میں آوینگے گناہ نہیں اور جماعت مسلمانوں کی ہوں یعنے مرکز و ناصر تمہارا ہوں ذات شریف اپنی کو تمام جماعت کے کہا بسبب عظمت و برکت کے جیسے کہ قرآن مجید میں آیا ہے ان ابراہیم کان امۃ

وَسَنَذْكُرُ حَدِيثَ أُمَيَّةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ كَانَ يَسْتَفْتِحُ وَحَدِيثَ أَبِي الدَّرْدَاءِ ابْغُونِي فِي ضُعَفَائِكُمْ فِي بَابِ فَضْلِ الْفُقَرَاءِ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى اور ذکر کرینگے ہم حدیث امیہ بن عبد اللہ کی کہ سر اسکا یہ ہے وکان یستفتح اور حدیث ابی درداء کی کہ سر اسکا ابغونی فی ضعفائکم ہے بیچ باب فضل فقراء کے اگر چاہیگا اللہ تعالیٰ

الفصل الثالث

عَنْ ثَوْبَانَ بْنِ يَزِيدَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصَبَ الْمَنْجَنِيقَ عَلَى أَهْلِ الطَّائِفِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مُرْسَلًا روایت ہے ثوبان بن یزید سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑا کیا

ہو جاوے اور اہل جاہلیت سے نقل کی یہ ترمذی نے بطریق ارسال کے یعنی ایک آدمی کو بھیجے جاتے ہیں ساتھ اسکے تجربہ ع باب حُکمِ الأُسَرَاءِ باب بیچ بیان حکم قیدیوں کے اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَجِبَ اللهُ مِنْ قَوْمٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ فِي السَّلَاسِلِ وَفِي رِوَايَةٍ يُقَادُونَ إِلَى الْجَنَّةِ بِالسَّلَاسِلِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تعجب کیا اللہ نے یعنے راضی ہوا اُس قوم سے کہ داخل ہوتے ہیں بہشت میں بیچ زنجیروں کے اور ایک روایت میں یوں ہے کھینچے جاتے ہیں طرف جنت کے ساتھ زنجیروں کے نقل کی یہ بخاری نے مراد ان سے وہ ہیں کہ زبردستی پکڑے جاتے ہیں اور زنجیروں بیڑیوں میں قید کر کر دار الاسلام میں داخل کیے جاتے ہیں اللہ تعالےٰ انکو ایمان نصیب فرماتا ہے پس داخل ہونگے جنت میں یعنے ایمان انکا سبب ہوا دخول جنت کا ع وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَيْنٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَهُوَ فِي سَفَرٍ فَجَلَسَ عِنْدَ أَصْحَابِهِ يَتَحَدَّثُ ثُمَّ انْسَلَّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اطْلُبُوهُ وَاقْتُلُوهُ فَقَتَلْتُهُ فَنَفَّلَنِي سَلَبَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے سلمہ بن اکوع سے کہ آیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک جاسوس مشرکین سے اس حال میں کہ حضرت تھے بیچ سفر کے پس بیٹھا وہ حضرت کے یاروں کے پاس باتیں کرتا تھا پھر پھرا وہ پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ڈھونڈو اسکو اور قتل کرو اسکو پس قتل کیا میں نے اسکو پس دیا حضرت نے مجکو اسباب اسکا نقل کی بخاری و مسلم نے وَعَنْهُ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَوَازِنَ فَبَيْنَا نَحْنُ نَتَضَحَّى مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ عَلَى جَمَلٍ أَحْمَرَ فَأَنَاخَهُ وَجَعَلَ يَنْظُرُ وَفِينَا ضَعْفَةٌ وَرِقَّةٌ مِنَ الظَّهْرِ وَبَعْضُنَا مُشَاةٌ إِذْ خَرَجَ يَشْتَدُّ فَأَتَى جَمَلَهُ فَأَثَارَهُ فَاشْتَدَّ بِهِ الْجَمَلُ وَخَرَجْتُ أَشْتَدُّ حَتَّى أَخَذْتُ بِخِطَامِ الْجَمَلِ فَأَنَخْتُهُ ثُمَّ اخْتَرَطْتُ سَيْفِي فَضَرَبْتُ رَأْسَ الرَّجُلِ ثُمَّ جِئْتُ بِالْجَمَلِ أَقُودُهُ عَلَيْهِ رَحْلُهُ وَسِلَاحُهُ فَاسْتَقْبَلَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ فَقَالَ مَنْ قَتَلَ الرَّجُلَ قَالُوا ابْنُ الْأَكْوَعِ قَالَ لَهُ سَلَبُهُ أَجْمَعُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے سلمہ سے کہ کہا جہاد کیا ہمنے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوازن پر کہ نام ایک قبیلہ کا ہے پس اسوقت میں کہ ہم طعام چاشت کا کھاتے تھے ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ناگاہ آیا ایک شخص سوار اوپر اونٹ سرخ کے پس بٹھایا اسکو اور شروع کیا دیکھنا اور حالانکہ ہم میں سستی یعنے بسبب لاغری اور پیادہ پائی کے اور کمی سواری کے یعنے دیکھا کہ ہم میں سواریاں کم ہیں اور بعضے ہمارے پیادہ ہیں تھے ناگہان نکلا وہ یعنے ہمارے درمیان سے دوڑتا ہوا پس آیا وہ اپنے اونٹ کے پاس پس کھڑا کیا اسکو یعنے بعد سوار ہونے کے اسپر پس دوڑایا اسکو اونٹ نے اور نکلا میں دوڑتا ہوا پیچھے اسکے یہانتک کہ پکڑی میں نے مہار اونٹ کی اور بٹھایا میں نے اسکو پھر کھینچی میں نے تلوار اپنی اور ماری اسکے سر پر پھر لایا میں اونٹ کو کھینچتا ہوا اس حال میں کہ اُسپر تھا اسباب اسکا اور ہتیار اُسکے پس سامنے آئے میرے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور لوگ پس فرمایا کس شخص نے قتل کیا اس شخص کو کہا سبھوں نے کہ سلمہ بن اکوع نے فرمایا واسطے اسکے ہے اسباب اسکا سب نقل کی بخاری و مسلم نے ع وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ بَنُو قُرَيْظَةَ عَلَى حُكْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ بَعَثَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ عَلَى حِمَارٍ فَلَمَّا دَنَا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُومُوا إِلَى سَيِّدِكُمْ فَجَاءَ فَجَلَسَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هٰؤُلَاءِ نَزَلُوا عَلَى حُكْمِكَ قَالَ فَإِنِّي أَحْكُمُ أَنْ تُقْتَلَ الْمُقَاتِلَةُ وَأَنْ تُسْبَى الذُّرِّيَّةُ قَالَ لَقَدْ حَكَمْتَ فِيهِمْ بِحُكْمِ الْمَلِكِ وَفِي رِوَايَةٍ بِحُكْمِ اللهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا جبکہ نکلے بنو قریظہ اوپر حکم سعد بن معاذ کے بھیجا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

کسی شخص کو واسطے بلانے سعد کے پس آئے سعد بن معاذ سوار ایک گدہے پر پس جب نزدیک ہوئے مسجد فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اٹھو طرف سردار اپنے کی پھر آئے سعد اور بیٹھے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق یہ لوگ یعنی بنو قریظہ نکلے ہیں اوپر حکم تمہارے کہا سعد نے تحقیق میں حکم کرتا ہوں یہ کہ مارے جاویں لڑنے والے یعنی جو کہ قابل لڑنے کے ہیں اور یہ کہ بندے کیے جاویں لڑکے اور عورتیں ان کی فرمایا تحقیق حکم کیا تو نے ساتھ حکم بادشاہ کے یعنی ایسا حکم کیا تو نے کہ اللہ تعالیٰ راضی ہو اس سبب سے اور ایک روایت میں ہے ساتھ حکم اللہ تعالیٰ کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

ف سعد بن معاذ کبار اصحاب اور سردار انصار سے ہیں اور سردار اوس کے اور بنی قریظہ ایک جماعت ہیں یہود کی مخالفت کی انہوں نے عہد امان کی بیچ جنگ خندق کے بنو قریظہ کو بعد غزوہ خندق کے سنہ پانچ میں پچیس روز تک محاصرہ کیا تو وہ ساتھ حکم سعد بن معاذ کے اترے یعنی کہا کہ جو کچھ سعد حکم کریں ہم اس پر راضی ہیں کہا انہوں نے یہ گمان کر کے کہ سعد کے ساتھ ان کے عہد امان ہیں جاہلیت میں ہماری حمایت کریں گے اور ہمارے خلاصی میں کوشش کریں گے پس جب اترے بنو قریظہ بھیجا سعد کو بلانے پس جب سعد کو لائے تو فرمایا تم اٹھو طرف سردار اپنے کے لیے اس سے معلوم ہوا کہ اہل فضل کی تعظیم و توقیر کرے اور کھڑا ہووے وقت آنے ان کے لیے اور رخصت کرے ان کو ساتھ اس کے جیسا کہ بعضوں نے کہا کہ نہیں تھا کھڑا ہونا واسطے تعظیم کے لیے بلکہ سبب یہ تھا کہ سعد بن معاذ بیمار تھے سبب زخم تیر کا انکے اترنے تھا کہ غزوہ خندق میں تیر لگا تھا اور طاقت اترنے کی سواری پر سے نہ رکھتے تھے پس فرمایا لوگوں کو کھڑا ہو اور مدد کرو اور اترنے میں فرج ح **وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَیْلًا قِبَلَ نَجْدٍ فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِنْ بَنِیْ حَنِیْفَةَ یُقَالُ لَهٗ ثُمَامَةُ بْنُ اُثَالٍ سَیِّدُ اَهْلِ الْیَمَامَةِ فَرَبَطُوْهُ بِسَارِیَةٍ مِنْ سَوَارِی الْمَسْجِدِ فَخَرَجَ اِلَیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَاذَا عِنْدَكَ یَا ثُمَامَةُ فَقَالَ عِنْدِیْ یَا مُحَمَّدُ خَیْرٌ اِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَا دَمٍ وَاِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلٰی شَاكِرٍ وَاِنْ كُنْتَ تُرِیْدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ مِنْهُ مَا شِئْتَ فَتَرَكَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی كَانَ الْغَدُ فَقَالَ مَا عِنْدَكَ یَا ثُمَامَةُ فَقَالَ عِنْدِیْ مَا قُلْتُ لَكَ اِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلٰی شَاكِرٍ وَاِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَا دَمٍ وَاِنْ كُنْتَ تُرِیْدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ مِنْهُ مَا شِئْتَ فَتَرَكَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی كَانَ بَعْدَ الْغَدِ فَقَالَ لَهٗ مَا عِنْدَكَ یَا ثُمَامَةُ فَقَالَ عِنْدِیْ مَا قُلْتُ لَكَ اِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلٰی شَاكِرٍ وَاِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَا دَمٍ وَاِنْ كُنْتَ تُرِیْدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ مِنْهُ مَا شِئْتَ** اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا بھیجا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر طرف نجد کے پس لائے لشکر کے لوگ ایک شخص کو بنی حنیفہ میں سے کہ نام ایک قبیلہ کا ہے کہا جاتا تھا اس کو ثمامہ بیٹا اثال کا سردار اہل یمامہ کا کہ نام ہے شہر کا پس باندھ دیا اس کو ایک ستون سے ستونوں مسجد نبوی کے سے پس نکلے طرف اس کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کیا ہے نزدیک تیرے اے ثمامہ یعنی کیا ہے حال تیرا بیچ بارے اس کے کیا ہے گمان تیرا بیچ کیا معاملہ کروں گا ساتھ تیرے پس کہا نزدیک میرے اے محمد خیر ہے یعنی خوبی ہے یا نزدیک میرے بہتر ہے حال ہے اگر قتل کرو گے تم یعنی مجھ کو قتل کرو گے خون والے کو یعنی اسکو کہ مستحق قتل ہے پس اسمیں اقرار ہے اپنی تقصیر کا یا یہ کہ اسکو مارو گے تو خون اسکا ساقط نہیں بلکہ قوم میری بدلے گی پس اسمیں دھمکی ہے بزرگی ریاست و شرافت کا اور اگر انعام کرو گے انعام کرو گے اوپر قدر دان کے یعنی سلوک اور احسان تمہاری طرف سے ہوگا اور اگر ہو تم چاہتے مال پس مانگو دیے جاؤ گے مال سے جسقدر چاہو پس چھوڑ دیا اسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی حال پر یہاں تک کہ ہوا اگلا دن پس فرمایا اسکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے نزدیک تیرے اے ثمامہ پس کہا نزدیک میرے وہی چیز ہے کہ کہی میں نے واسطے آپ کے اگر بخشش کرو گے بخشش کرو گے قدر دان پر اور اگر قتل کرو گے قتل کرو گے خون والے کو اور اگر چاہتے ہو مال پس مانگو دیے جاؤ گے مال سے جسقدر چاہو پس چھوڑ دیا اسکو اسی حالت پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں تک کہ ہوا اگلے سے اگلا دن یعنی تیسرا دن پس فرمایا اسکو کیا ہے نزدیک تیرے اے ثمامہ پس کہا نزدیک میرے وہی چیز ہے کہ کہی میں نے واسطے آپ کے اگر بخشش کرو گے بخشش کرو گے قدر دان پر اور اگر قتل کرو گے قتل کرو گے خون والے کو اور اگر چاہتے ہو مال پس مانگو دیے جاؤ گے مال سے جسقدر چاہو **فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ**

صلی اللہ علیہ وسلم اطلقوا ثمامۃ فانطلق الی نخل قریب من المسجد فاغتسل ثم دخل المسجد فقال اشہد ان لا الہ الا اللہ و
اشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ یا محمد واللہ ما کان علی وجہ الارض وجہ ابغض الی من وجہک فقد اصبح وجہک احب
الوجوہ کلہا الی واللہ ما کان من دین ابغض الی من دینک فاصبح دینک احب الدین الی واللہ ما کان من بلد ابغض الی
من بلدک فاصبح بلدک احب البلاد کلہا الی وان خیلک اخذتنی وانا ارید العمرۃ فماذا تری فبشرہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم وامرہ ان یعتمر فلما قدم مکۃ قال لہ قائل اصبوت فقال لا ولکنی اسلمت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا
واللہ لا یاتیکم من الیمامۃ حبۃ حنطۃ حتی یاذن فیہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ مسلم واختصرہ البخاری پس فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ چھوڑ دو ثمامہ کو پس گیا ثمامہ طرف درختوں کھجور کے کہ نزدیک تھے مسجد کے پس نہایا پھر آیا مسجد میں اور کہا گواہی دیتا ہوں میں کہ
نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے اور گواہی دیتا ہوں میں یہ کہ محمد بندہ اسکے ہیں اور رسول اسکے اے محمد قسم ہے خدا کی نہ تھا روئے زمین پر کوئی منہ لینے
ذات کہ نہایت مبغوض ہو طرف میرے منہ آپکے سے پس تحقیق ہو گیا ہے اب منہ تمہارا محبوب تر سارے مونہوں سے طرف میرے قسم ہے خدا کی نہ تھا
کوئی دین مبغوض تر طرف میرے دین آپکے سے پس ہو گیا دین آپکا محبوب تر سارے دینوں کی طرف میرے قسم ہے اللہ کی نہ تھا کوئی شہر مبغوض تر میرے طرف شہر
آپکے سے پس ہو گیا شہر آپکا محبوب تر میرے سب شہروں کی طرف میرے اور تحقیق آپکے لشکر نے پکڑ لیا مجھکو اسحال میں کہ میں ارادہ رکھتا تھا عمرہ کا پس کیا حکم فرماتے ہو
پس بشارت دی اسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی ساتھ اسکے کہ تجھکو شرافت بسبب اسلام کے حاصل ہوئی اور سارے گناہ پچھلے بخشے گئے اور
فرمایا اسکو عمرہ کرنیکو پس جب آیا ثمامہ مکہ میں کہا اسکو کہنے والے نے بیدین ہو گیا تو پس کہا ثمامہ نے نہیں ولیکن میں اسلام لایا ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
اور بیدین نہیں ہوا ہوں قسم ہے اللہ کی نہیں پہونچیگا تمکو شہر یمامہ سے ایک دانہ گیہوں کا یہانتک کہ اذن دیویں اسمیں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نقل کی مسلم نے
اور مختصر بیان کیا اسکو بخاری نے وعن جبیر بن مطعم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فی اساری بدر لو کان المطعم بن عدی حیا
ثم کلمنی فی ہؤلاء النتنی لترکتہم لہ رواہ البخاری اور روایت ہے جبیر بن مطعم سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیچ حق قیدیوں بدر کے اگر
ہوتا مطعم بن عدی زندہ پھر سفارش کرتا مجھسے بیچ حق ان قیدیوں ناپاک کے تو البتہ چھوڑ دیتا میں انکو واسطے اسکے نقل کی یہ بخاری نے
جبیر نے یہ حدیث حالت کفر میں حضرت سے سنی اور بعد اسلام لانے کے بیان کی اور اسکا باپ مطعم بیٹا عدی بن نوفل بن عبد مناف کا ہے
پس حضرت کا قرابتی ہم جدی ہوا اور اسکا ایک احسان تھا حضرت پر کہ جب حضرت طائف سے پھرے تو اسنے منع کیا اشرار کو ضرر حضرت سے اسلیے
حضرت نے کلام مذکور کو واسطے تالیف و ترغیب جبیر کے اسلام پر فرمایا ہے وعن انس ان ثمانین رجلا من اہل مکۃ ہبطوا علی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم من جبل التنعیم متسلحین یریدون غرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ فاخذہم سلما فاستحیاہم
وفی روایۃ فاعتقہم فانزل اللہ تعالی وہو الذی کف ایدیہم عنکم وایدیکم عنہم ببطن مکۃ رواہ مسلم اور روایت ہے انس سے کہ اسی
آدمی مکہ کے اترے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بیچ سال حدیبیہ میں جبل تنعیم سے ہتھیار باندھے ہوئے ارادہ کرتے تھے وہ کہ غافل پاویں اور
آزار پہونچاویں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اور حضرت کے صحابہ کو پس پکڑ لیا انکو حضرت نے صلح خواہ پس زندہ چھوڑ دیا انکو اور ایک روایت
میں ہے کہ آزاد کر دیا انکو پس نازل کی اللہ تعالی نے یہ آیت اور وہ اللہ ایسا ہے کہ بند کیا ہاتھ انکا تم سے اور تمہارا ہاتھ ان سے مکہ میں اور
نواح اسکے میں نقل کی یہ مسلم نے وعن قتادۃ قال ذکر لنا انس بن مالک عن ابی طلحۃ ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر
یوم بدر باربعۃ وعشرین رجلا من صنادید قریش فقذفوا فی طوی من اطواء بدر خبیث مخبث وکان اذا ظہر

على قوم أقام بالعرصة ثلث ليال فلما كان ببدر اليوم الثالث أمر براحلته فشد عليها رحلها ثم مشى واتبعه أصحابه حتى قام على شفة الركي فجعل يناديهم بأسمائهم وأسماء آبائهم يا فلان بن فلان ويا فلان بن فلان أيسركم أنكم أطعتم الله ورسوله فإنا قد وجدنا ما وعدنا ربنا حقا فهل وجدتم ما وعد ربكم حقا فقال عمر يا رسول الله ما تكلم من أجساد لا أرواح لها فقال النبي صلى الله عليه وسلم والذي نفس محمد بيده ما أنتم بأسمع لما أقول منهم وفي رواية ما أنتم بأسمع منهم ولكن لا يجيبون متفق عليه وزاد البخاري قال قتادة أحياهم الله حتى أسمعهم قوله توبيخا وتصغيرا ونقمة وحسرة وندما اور روایت ہے قتادہ سے کہ کہا ذکر کیا واسطے ہمارے انس بن مالک نے ابی طلحہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا دن جنگ بدر کے ساتھ چوبیس شخصوں کے سرداروں کفار قریش سے پس ڈالے گئے وہ بیچ ایک کنوئیں کے کنووں بدر کے سے کہ وہ ناپاک تھا ناپاک کرنیوالا تھا اور تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ غالب آتے کسی قوم پر تو ٹھہرتے اُس میدان یعنے میدان جنگ میں تین راتیں پس جبکہ ہوا بدر میں تیسرا دن تو حکم کیا حضرت نے ساتھ باندھنے کجاوے کے اوپر اونٹ سواری اپنی کے پس باندھا گیا اُسپر کجاوہ اسکا پھر چلے حضرت اور ساتھ ہوئے اُنکے اصحاب اُنکے یہانتک کہ کھڑے ہوئے اوپر کنارے کنوئیں کے پھر شروع کیا پکارنا اون کا ساتھ ناموں اُنکے کے اور ناموں باپوں اونکے کے اے فلانے بیٹے فلانے کے اور اے فلانے بیٹے فلانے کے آیا خوش کرتا ہے تمکو یہ کہ اطاعت کرتے تم اللہ کی اور رسول اُسکے کی پس تحقیق ہمنے پائی وہ چیز کہ وعدہ کیا تھا ہمسے پروردگار ہمارے نے حق یعنے ثابت کہ وہ غالب ہونا ہمارا ہے تمپر پس آیا پائی تمنے وہ چیز کہ وعدہ کیا تھا رب تمہارے نے حق یعنے تمہارے عذاب کا اور یہ استفہام توبیخ ہے پس کہا حضرت عمرؓ نے یا رسول اللہ کیا کلام کرتے ہو ان بدنوں سے کہ نہیں ہے روح واسطے اُنکے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اُس ذات کی کہ جان محمد کی اُسکے ہاتھ میں ہے نہیں ہو تم زیادہ سننے والے واسطے اُس چیز کے کہ کہتا ہوں میں اُنسے اور بیچ ایک روایت کے ہے کہ نہیں ہو تم زیادہ سننے والے اُنسے ولیکن وہ جواب نہیں دیتے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور زیادہ کیا بخاری نے کہ کہا قتادہ نے کہ زندہ کیا اُنکو اللہ تعالے نے یہانتک کہ سنایا اُنکو قول حضرت کا واسطے سرزنش کے اور واسطے ذلت اُنکی کے اور واسطے عذاب کے افسوس کے اور واسطے پشیمانی کے ف اس حدیث سے حضرت شیخ عبدالحق وغیرہ نے سماع اموات کے لیے ثابت کیا ہے اور اکثر علماء نے منکر اسکا انکار کیا ہے اور جواب اسکے کئی طرح پر دیے ہیں جو چاہے تحقیق کی کتابوں میں مثل فتح القدیر وغیرہ کے دیکھ لے بصواب وعن مروان والمسور بن مخرمة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قام حين جاءه وفد هوازن مسلمين فسألوه أن يرد إليهم أموالهم وسبيهم فقال فاختاروا إحدى الطائفتين إما السبي وإما المال قالوا فإنا نختار سبينا فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم فأثنى على الله بما هو أهله ثم قال أما بعد فإن إخوانكم قد جاءوا تائبين وإني قد رأيت أن أرد إليهم سبيهم فمن أحب منكم أن يطيب ذلك فليفعل ومن أحب منكم أن يكون على حظه حتى نعطيه إياه من أول ما يفيء الله علينا فليفعل فقال الناس قد طيبنا ذلك يا رسول الله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إنا لا ندري من أذن منكم ممن لم يأذن فارجعوا حتى يرفع إلينا عرفاؤكم أمركم فرجع الناس فكلمهم عرفاؤهم ثم رجعوا إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فأخبروه أنهم قد طيبوا وأذنوا رواه البخاري اور روایت ہے مروان اور مسور بن مخرمہ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے بیچ [illegible] جس وقت کہ آئے حضرت کے پاس قوم ہوازن کی مسلمان ہو کر پس سوال کیا اونہوں نے حضرت سے یہ کہ پھیر دیجیے [illegible] مال اُنکے اور بندی اُنکی پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اختیار کرو ایک دو چیزوں میں سے [illegible]

کہا ہوازن نے پس تحقیق اختیار کی ہم نے بندی اپنی پس خطبہ فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس تعریف کی اللہ سبحانہ کی اس چیز کے کہ لائق ہے اسکے
پھر فرمایا اما بعد اسکے یعنی حمد وثنا کے پس تحقیق بھائی تمہارے یعنی دینی بھائی یا نسبی کہ ہوازن ہیں آئے توبہ کر کر یعنی شرک وکفر سے ہوکے
اور تحقیق میں نے مناسب دیکھا کہ پھیر دوں طرف انکے بندی انکی پس جو شخص چاہے تم میں سے یہ کہ خوشی سے پھیر دے بندی پس چاہیے کہ کرے اور جو چاہے تم میں
یہ کہ ہووے یعنی ہمیشہ ہمارا پر حصے اپنے کے یہاں تک کہ دیں ہم اسکو عوض اسکا اول اس چیز سے کہ انعام کرے اللہ اوپر ہمارے غنیمت میں سے پس چاہیے کہ کرے
یعنی جسکو منظور ہو کہ اپنے حصے کی بندی سے بغیر عوض کے بیان کرے پس کہا لوگوں نے یعنی بعضوں نے یا سبھوں نے بغیر تمیز کے کہ تحقیق خوش ہیں ہم
ساتھ اسکے یعنی پھیر دینے بندی کے یا رسول اللہ پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق ہم نہیں جانتے ہیں کون راضی ہوا تم میں سے اور نہیں جدا
کرسکتے اسکو اس سے کہ نہیں راضی یعنی ہوا پس پھر جاؤ یہاں تک کہ لاویں طرف ہمارے سردار تمہارے امر تمہارا یعنی تفصیل پس پھر گئے لوگ پس کلام کیا انسے
سرداروں انکے نے پھر پھر کر آئے لوگ حضرت کے پاس اور خبر دی حضرت کو کہ تحقیق وہ راضی ہوئے اور اذن دیا یعنی پھیرنے بندی کا نقل کی بخاری نے
ف ہوازن نام ایک قبیلہ کا ہے آئے وہ حضرت کے پاس مسلمان ہو کر بعد اسکے کہ لوٹ لیا مال انکا اور بندی کی لی اولاد انکی اور تقسیم کی گئی صحابہ میں
اور غزوہ ہوازن کہ اسکو غزوہ حنین بھی کہتے ہیں واقع ہوا بعد فتح مکہ کے اور غنیمت اسمیں بہت ہاتھ لگی اور حضرت نے اذن چاہا صحابہ سے پھیر دینے بندی کی واسطے
کہ لوٹائے انکے اور بندی انکی جو کوئی تھی ملک مجاہدین کی پس نہیں جائز تھا پھیرنا انکی ملک کا بغیر اذن انکی کے خوشی سے وعن عمران بن حصين قال كان
ثقيف حليفا لبني عقيل فاسرت ثقيف رجلين من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم واسر اصحاب رسول الله
صلى الله عليه وسلم رجلا من بني عقيل فاوثقوه فطرحوه في الحرة فمر به رسول الله صلى الله عليه وسلم
فناداه يا محمد يا محمد فيم اخذت قال بجريرة حلفائكم ثقيف فتركه ومضى فناداه يا محمد يا محمد فرحمه رسول الله
صلى الله عليه وسلم فرجع فقال ما شانك قال اني مسلم فقال لو قلتها وانت تملك امرك افلحت كل الفلاح ففداه
رسول الله صلى الله عليه وسلم بالرجلين اللذين اسرتهما ثقيف رواه مسلم اور روایت ہے عمران بن حصین سے کہا تھے ثقیف ہم قسم بنی عقیل کے یعنی قید کیے ثقیف
نے دو شخص اصحاب حضرت کے سے اور قید کیا اصحاب حضرت نے ایک شخص کو بنی عقیل میں سے پس مضبوط باندھا صحابہ نے اسکو اور ڈالا اسکو سنگستان میں پس گذرے
اوپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس پکارا اس قیدی نے اے محمد اے محمد کس سبب پکڑا گیا ہوں میں فرمایا بسبب تقصیر ہم قسموں تیرے کے کہ ثقیف ہیں یعنی اونہوں
نے دو مسلمانوں کو قید کیا تھا تجکو انکے بدلے میں قید کیا پس چھوڑا اسکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی جگہ اور تشریف لے گئے پھر پکارا اسنے حضرت کو
اے محمد اے محمد پس رحم کیا اسپر حضرت نے اور پھرے پس فرمایا کیا حال ہے تیرا کہا اسنے تحقیق میں مسلمان ہوں پس فرمایا اگر کہتا تو اس کلمہ کو اس حال میں کہ مالک
ہوتا اپنے امر کا یعنی حالت اختیار میں بطریق رغبت کے پہلے قید ہونے کے کہتا تو چھٹکارا پاتا تو ہر طرح چھٹکارا یعنی دنیا میں چھٹکارا پاتا قید سے اور عقبی میں
دوزخ سے کمال درجے کا پھر عوض دیا اسکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بدلے ان دو شخصوں کے کہ قید کیا تھا انکو ثقیف نے نقل کی یہ مسلم نے ف ثقیف نام قبیلہ کا
ہے ہوازن میں سے اور حلیف یعنی ہم قسم تھے بنی عقیل کے کہ یہ بھی ایک قبیلہ ہے اور عرب میں قبائل آپس میں ہم قسم ہوتے تھے کہ نیک وبد میں ایک دوسرے کے
شریک ہوں گے جب زمانہ اسلام کا آیا تو جو قسمیں جاہلیت کی موافق حق کے تھیں ثابت رہیں اور جو خلاف حق کے تھیں موقوف کی گئیں اور حکم ہوا کہ
حلف اسلام کی پکا ہے اور قید کیا آنحضرت نے بعض ان صحابیوں کے کہ قید کیا تھا انکو ثقیف نے عادت یوں تھی کہ حلیف کو بسبب حلیف کے گرفتار
کرتے اور حضرت نے بھی موافق عادت انکی کے یہ فعل کیا اور ظاہر المعلوم یہ ہے کہ بنی عقیل تھی اور حرہ ساتھ زحمہ کے نام ایک جگہ کا ہے ظاہر مدینہ میں کہ اسمیں پتھر سیاہ ہیں
اور یہ مسلمان کہنا اسکا عذر دینا اسلام سابق ہے پس معلوم ہوا کہ کافر جو قید ہوا اور دعوی کرے کہ میں مسلمان ہوں تو قبول نہ کیا جاوے قول اسکا

گر ساتھ تو واہ کے اور احتمال رکھتا ہے کہ مراد یہ ہو کہ میں اب مسلمان ہو گیا اور حضرت نے اسلیے اسلام اسکا قبول کیا کیونکہ جائز روئی نفاق کے بالطریق اضطرار کے کہتا ہے اسلیے حضرت نے اسکو دار الحرب میں جانے دیا تاکہ یہ جھوٹا ہو پس یہ قصہ خاص حضرت کے ساتھ ہے ح ح ح

الفصل الثاني عن عائشة قالت لما بعث اهل مكة في فداء اسراهم بعثت زينب في فداء ابي العاص بمال وبعثت فيه بقلادة لها كانت عند خديجة ادخلتها بها على ابي العاص فلما رآها رسول الله صلى الله عليه وسلم رق لها رقة شديدة وقال ان رأيتم ان تطلقوا لها اسيرها وتردوا عليها الذي لها فقالوا نعم وكان النبي صلى الله عليه وسلم اخذ عليه ان يخلي سبيل زينب اليه وبعث رسول الله صلى الله عليه وسلم زيد بن حارثة ورجلا من الانصار فقال كونا ببطن يأجج حتى تمر بكما زينب فتصحباها حتى تأتيا بها رواه احمد وابوداود

روایت ہے عائشہؓ سے کہا جب بھیجا اہل مکہ نے بیچ بدلے قیدیوں اپنے کے یعنی جبکہ غالب ہوئے اوپر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم دن بدر کے پس قتل کیا بعضوں کو اور قید کیا بعضوں کو اور طلب کیا اُن سے بدلا تو اہل مکہ نے لوگوں کو بھیجا مال لیکر واسطے چھوڑانے قیدیوں اپنے کے پس اُسوقت بھیجا زینب نے بیچ بدلے ابی العاص کے کچھ مال اور بھیجا اُس مال میں ایک ہار اپنا تھا یعنی اول نزدیک خدیجہ کے داخل کیا تھا زینب کو ساتھ اس ہار کے ابی العاص پر یعنی انکے جہیز میں دیا تھا جب دیکھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس ہار کو رقت کی واسطے زینب کے رقت سخت یعنی دل اندر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بسبب غربت و تنہائی زینب کے اور یاد آئی مصاحبت خدیجہ کی اسلیے کہ وہ ہار انکے گلے میں رہتا تھا اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی صحابہ کو اگر مناسب جانو تم یہ کہ چھوڑ دو تم واسطے زینب کے قیدی اسکا کہ ابو العاص ہے اور پھیر دو زینب کو وہ چیز کہ واسطے اُسکے ہے یعنی مال کہ بھیجا ہے بیچ بدلے ابو العاص کے بھیجا ہے تو کرو تم پس عرض کیا صحابہ نے کہ ہاں یعنی مال پھیر دیتے ہیں ہم اور ابو العاص کو چھوڑ دیتے ہیں اور تھے حضرت کہ عہد لیا ابو العاص سے یعنی وقت چھوڑنے اُنکے یہ کہ چھوڑ دے راہ زینب کی طرف انکے یعنی حضرت کے پاس یعنی زینب کو آنے دے مانع نہو اور بھیجا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زید بن حارثہ کو اور ایک اور شخص کو انصار میں سے اور فرمایا تم رہنا بیچ بطن یاجج کے یہاں تک کہ گذرے تمہارے پاس زینب پس ساتھ رہنا تم انکے یہاں تک کہ لاؤ انکو نقل کیا احمد اور ابو داود نے **ف** حضرت زینب بیٹی حضرت کی تھیں سب سے بڑی اور ابو العاص بن ربیع بن عبد العزی بن عبد شمس بن عبد مناف بھانجے تھے حضرت خدیجہ کے اور خاوند حضرت زینب کے وہ بھی بدر میں قید ہوگئے تھے اور حضرت خدیجہ بیوی حضرت کی تھیں سب اولاد حضرت کی اُنہیں سے ہوئی سوائے حضرت ابراہیم کے کہ ماریہ سے تھے اور حضرت زینب کا ابو العاص کے نکاح میں رہنا اس سبب تھا کہ اسوقت تک منع نہ ہوا تھا مومنہ مسلمان کا مرد کافر کو جائز تھا اور حضرت نے جو دو شخصوں کو بھیجا زینب کے لانے کے لیے باوجودیکہ کہ محرم شرعی نہ تھے تو یہ خصوصیت اسی مقام میں تھا بسبب اس کے کہ صاحبزادی ہیں آنحضرت کی اور عورت کو نامحرم کے ساتھ سفر کرنا جائز نہیں اور بطن یاجج نام ایک جگہ کا ہے قریب مکے کے آٹھ کوس پر اور لفظ یاجج کو صاحب قاموس نے ساتھ یاے تحتانیہ اور زیر پیش جیم کے لکھا ہے اور ساتھ نون اور جیم اور حا مہملہ کے بھی خطا سے ضبط کیا ہے جیسا نسخہ اکثر نسخوں مشکوٰۃ اور مصابیح کے اسی طرح ہے اور حضرت زینب جب ہجرت کر مدینے کو آئیں تو ابو العاص مکہ ہی میں رہے بدین کفر پر اور بعد ازاں اتفاق پڑا انکو سفر شام کا تجارت کے لیے جب پلٹ کے مدینے پہنچے تو مسلمانوں نے چاہا کہ انکا مال چھین لیں خبر حضرت زینب کو پہنچی تو حضرت کے پاس حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا نہیں ہے عہد درمیان مسلمانوں کے ایک ادنے سب کا یعنی ایک مسلمان کافر کو امان دے تو سب کو چاہیے کہ امان دیں فرمایا حضرت نے کہ ہاں ایک ہے کہا حضرت زینب نے گواہ رہیے اور رسول خدا کہ میں نے امان دی ابو العاص کو صحابہ نے جب حال دیکھا تو ہتھیار چھوڑ کے ابو العاص کے پاس گئے اور کہا اے ابو العاص تو شریف قریش ہے اور پیغمبر کے چچا کا بیٹا ہے مسلمان ہو جا یہ سب مال تیرے ہی پاس رہیگا ابو العاص نے کہا یہ جو تم

کہتے ہو بری بات ہے جاتا ہوں میں اپنے اسلام کو ساتھ اس مال کے پلید کروں پس ابوالعاص مکہ کو گئے اور مال لوگوں کو پہنچا کے کہا کیا واسطے کسی کے اموال تمہارا سب پہنچ چکے انہوں نے کہا پہنچ چکے گواہ رہو کہ میں مسلمان ہوں اشہد ان لا الٰہ الا اللہ واشہد ان محمدا رسول اللہ بعد ازاں ہجرت کر کے مدینہ آئے حضرت زینب کو پھیر دیا انکے ساتھ نکاح جدید کے یا قدیم کے اس میں اختلاف ہے اور آنحضرت ابوالعاص سے محبت رکھتے تھے اور بہت تعریف کرتے تھے انتقال اور شہید ہوئے دن یمامہ کے حضرت ابوبکر کی خلافت میں ق ح ع وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتَلَ يَوْمَ بَدْرٍ عُقْبَةَ بْنَ اَبِيْ مُعَيْطٍ وَالنَّضْرَ بْنَ الْحَارِثِ وَمَنَّ عَلٰى اَبِيْ عَزَّةَ الْجُمَحِيِّ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ روایت ہے عائشہ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قید کیا اہل بدر کو قتل کیا عقبہ بن ابی معیط کو اور نضر بن حارث کو اور منت رکھی ابی عزہ جمحی پر نقل کی یہ شرح سنہ میں ف امام کو اختیار ہے کہ کافر قیدی اگر مسلمان نہ ہوں تو چاہے قتل کرے انکو اور چاہے غلام کر رکھے اور چاہے چھوڑ دے انکو آزاد کر کے واسطے ذمہ مسلمانوں کے اور منت رکھی یعنی چھوڑ دیا بغیر فدیہ کے یعنی ش ع وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا اَرَادَ قَتْلَ عُقْبَةَ بْنِ اَبِيْ مُعَيْطٍ قَالَ مَنْ لِلصِّبْيَةِ قَالَ النَّارُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہے ابن مسعود سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ارادہ کیا مار ڈالنے عقبہ بن ابی معیط کا کہا کون پالیگا لڑکوں کو فرمایا آگ نقل کی یہ ابوداود نے ف یہ عبارت ہے ضائع ہونے سے یعنی اگر صلاحیت رکھتی آگ انکی پرورش کی تو وہ ہوتی مددگار تو وہ ہوتی ش ع وَعَنْ عَلِيٍّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ جِبْرِيْلَ هَبَطَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ خَيِّرْهُمْ يَعْنِيْ اَصْحَابَكَ فِيْ اُسَارٰى بَدْرٍ الْقَتْلَ اَوِ الْفِدَاءَ عَلٰى اَنْ يُقْتَلَ مِنْهُمْ قَابِلًا مِثْلُهُمْ قَالُوا الْفِدَاءَ وَيُقْتَلُ مِنَّا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے علی سے کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ جبرئیل اترے حضرت پر پس کہا واسطے انکے اختیار دو انکو یعنی اپنے یاروں کو بیچ قیدیوں غزوہ بدر کے کہ قتل کریں قیدیوں کو یا بدلا یعنی مال لیکر چھوڑ دیں انکو اس شرط پر کہ مارے جاویں صحابہ بیچ آئندہ مانند انکے یعنی گنتی میں کہا صحابہ نے اختیار کیا ہمنے فدیہ لینا اور یہ کہ مارے جاویں ہم میں سے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے ف دن جنگ بدر کے ستر کافر قریش مارے گئے اور ستر قید ہو کر آئے حضرت کے پاس حضرت نے مشورہ کیا انکے مقدمہ میں ابوبکر سے کہ کیا چاہیے انکو ماریے یا فدیہ لیکر چھوڑ دیجئے ابوبکر نے کہا کہ یہ سب اپنے لوگ ہیں انکو ماریے نہیں شاید کہ خدا تعالیٰ توبہ نصیب کرے انکو اور توفیق اسلام کی دے اور لیجئے انسے فدیہ تاکہ قوت پکڑیں سبب اسکے صحابہ اور حضرت عمر نے کہا گردنیں مار دیجئے انکی کہ یہ سب پیشوا کفر کے ہیں اور خدا تعالیٰ نے تم کو بے نیاز کیا ہے مال لینے سے پس حکم آیا کہ حضرت صحابہ کو اختیار دیجئے کہ ایک چیز دو چیزوں میں سے اختیار کریں قتل یا فدا لیکن فدیہ اختیار کرینگے تو مارے جاوینگے ستر آدمی سال آئندہ تم میں سے اور سبب کافروں کی ہوگی انہوں نے یہی قبول کیا پس ایسا ہی واقع ہوا کہ سال آئندہ غزوہ احد میں ستر مسلمان شہید ہوئے حمزہ بن عبد المطلب اور مصعب بن عمیر بھی انہیں میں تھے پھر جب حضرت عمر حضرت کے پاس پہنچے دیکھا کہ آنحضرت اور حضرت ابوبکر رو رہے ہیں کہا عمر نے کیوں روتے ہیں آپ پس فرمایا حضرت نے کہ روتا ہوں تیرے یاروں پر کہ فدا اختیار کیا اور ظاہر کیا گیا مجھ پر عذاب انکا نزدیک اس درخت سے اشارہ کیا ایک درخت کی طرف کہ نزدیک تھا اور روایت کیا گیا ہے کہ فرمایا حضرت نے کہ اگر بھیجا جاتا عذاب نجات نہ پاتا اس سے مگر عمر اور سعد بن معاذ کہ وہ بھی اس مشورہ میں شریک حضرت عمر کے تھے اور صحابہ نے یہ بات اختیار کی بسبب نہایت رغبت اور حرص کے بیچ اسلام قیدیوں کے کہ شاید وہ مسلمان ہوں اور بسبب رغبت شہادت کے کہ سال آئندہ میں اور بسبب رحم کے اقربا پر اور یہاں ایک اشکال وارد ہوتا ہے کہ جب اختیار دیئے گئے اور اختیار کی ایک چیز دو چیزوں سے تو عتاب کیوں ہوا اختیار پر جواب اسکا یہ ہے کہ یہ اختیار دینا بطریق امتحان کے تھا کہ دیکھیں کیا حق اختیار کرتے ہیں یا وہ چیز کہ دل انکا چاہتا ہے پس جبکہ اپنی خواہش کی چیز اختیار کی تو عتاب کیے گئے کذا فی التیسیر اور توربشتی نے بعید جانا ہے

تغییر کو سبب تھے اسکے کہ مخالف اسیر کے کہ ظاہر قرآن ہے اور ترمذی نے بھی اسیر حکم غرابت کا کیا ہے اور طیبی نے کہا کہ حکم کرنا ساتھ غرابت کے موجب طعن نہیں اسلئے کہ غریب کبھی صحیح بھی ہوتی ہے ﴿ وَعَنْ عَطِيَّةَ الْقُرَظِيِّ قَالَ كُنْتُ فِي سَبْيِ بَنِي قُرَيْظَةَ عُرِضْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانُوا يَنْظُرُونَ فَمَنْ أَنْبَتَ الشَّعْرَ قُتِلَ وَمَنْ لَمْ يُنْبِتْ لَمْ يُقْتَلْ فَكَشَفُوا عَانَتِي فَوَجَدُوهَا لَمْ تُنْبِتْ فَجَعَلُونِي فِي السَّبْيِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَهْ وَالدَّارِمِيُّ ﴾ اور روایت ہے عطیہ قرظی سے کہ کہا تھا میں بیچ قیدی قریظہ کے روبرو لایا گیا میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پس تھے دیکھتے صحابہ یعنی زیر ناف کھول کر لوگوں کو کہ جس میں اگتے تھے پس جس کسی کے جمتے تھے بال یعنی زیر ناف کے وہ شخص مارا جاتا اسلئے کہ علامت بلوغ کی ہے پس گنا جاتا قتال کرنیوالوں سے اور جسکے نہیں جمے ہوتے نہ مارا جاتا یعنی اسلئے کہ وہ ذریت ہے پس کھولی زیر ناف میرے پس پایا انکو کہ نہیں جمے تھے بال پس ٹھہرایا مجکو قیدی میں نقل کی یہ ابو داود اور ابن ماجہ اور دارمی نے توریشتی نے کہا تو رشتی نے کہ گردانا گیا جمنا بالوں کا علامت بلوغ کی بنا بر ضرورت کے اسلئے کہ اگر پوچھے جاتے احتلام سے یا سن بلوغ سے تو سچ نہ کہتے بخوف قتل کے ﴿ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ خَرَجَ عُبْدَانٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ قَبْلَ الصُّلْحِ فَكَتَبَ إِلَيْهِ مَوَالِيهِمْ قَالُوا يَا مُحَمَّدُ وَاللّٰهِ مَا خَرَجُوا إِلَيْكَ رَغْبَةً فِي دِينِكَ وَإِنَّمَا خَرَجُوا هَرَبًا مِنَ الرِّقِّ فَقَالَ نَاسٌ صَدَقُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ رُدَّهُمْ إِلَيْهِمْ فَغَضِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ مَا أُرَاكُمْ تَنْتَهُونَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ حَتَّى يَبْعَثَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ مَنْ يَضْرِبُ رِقَابَكُمْ عَلَى هٰذَا وَأَبَى أَنْ يَرُدَّهُمْ وَقَالَ هُمْ عُتَقَاءُ اللّٰهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ﴾ اور روایت ہے حضرت علی سے کہ کہا نکلے کئی ایک غلام طرف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی دن حدیبیہ کے پہلے صلح سے پس لکھا طرف حضرت کے غلاموں کے مالکوں نے کہا اے محمد قسم ہے خدا کی نہیں نکلے طرف تمہارے رغبت کرکے بیچ دین تمہارے کے اور سوا اسکے نہیں کہ نکلے ہیں بھاگ کر غلامی سے یعنی واسطے خلاصی ہونے کے غلامی سے پس کہا کتنے لوگوں نے یعنی صحابہ میں سے کہ سچ کہا انکے مالکوں نے یا رسول اللہ پھیر دیجئے انکو طرف انکے پس غصے ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کہ نہیں دیکھتا میں تمکو کہ باز آؤ اے گروہ قریش یعنی نافرمانی اور حکم نفس سے یہانتک کہ بھیجے اللہ تعالیٰ تم پر کسی شخص کو کہ مارے گردن تمہاری پس حکم پر یعنی اوپر پھیرنے ان غلاموں کے اور لاحق کرنے انکے کو اہل حرب میں بعد لانے اسلام کے اور قبول نہ کیا پھیرنا انکا اور فرمایا یہ یں آزاد کیے ہوئے خدا تعالیٰ کے نقل کی یہ ابوداود نے تحفہ حضرت نے غصہ اسلیے کیا کہ ان لوگوں نے مقابلہ کیا حکم شرع کا انکے حق میں ساتھ گمان اپنے کے اور گواہی دی انکے مالکوں کے دعوی کی اور حکم شرع انکے حق میں یہ تھا کہ وہ ہو گئے سبب نکلنے کے دار الحرب سے آزاد بعد اسلام کے نہیں جائز تھا پھیرنا انکا پس تھی مدد کرنی انکے مالکوں کی زیادتی پر

الْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل ﴿ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ إِلَى بَنِي جَذِيمَةَ فَدَعَاهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ فَلَمْ يُحْسِنُوا أَنْ يَقُولُوا أَسْلَمْنَا فَجَعَلُوا يَقُولُونَ صَبَأْنَا صَبَأْنَا فَجَعَلَ خَالِدٌ يَقْتُلُ وَيَأْسِرُ وَدَفَعَ إِلَى كُلِّ رَجُلٍ مِنَّا أَسِيرَهُ حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمٌ أَمَرَ خَالِدٌ أَنْ يَقْتُلَ كُلُّ رَجُلٍ مِنَّا أَسِيرَهُ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَا أَقْتُلُ أَسِيرِي وَلَا يَقْتُلُ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِي أَسِيرَهُ حَتَّى قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَاهُ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ مَرَّتَيْنِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ﴾ روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا بھیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ولید کو طرف بنی جذیمہ کے کہ نام ایک قبیلہ کا ہے پس بلایا خالد نے انکو طرف اسلام کے پس نہ اچھی طرح سے کہہ سکے سبب منظر ہونے کے کہ اسلام لائے ہم یعنی نہ کہہ سکے کلمہ اسلام کا کہ اسلمنا ہے پس شروع کیا کہ کہتے تھے صبانا صبانا یعنی نکلے ہم اپنے سے طرف دین اسلام کے پس شروع کیا خالد نے قتل کرنا اپنے

بھیجو تھا اور بنی جذیمہ کو قید کرنا لینے اور دینا اور حوالہ کیا طرف ہر شخص کے ہم میں سے قیدی اسکا یعنی ہر ایک قیدی ہر ایک کا ہم میں سے اسکے ہاتھ
میں یہانتک کہ جب ہوا ایک دن حکم کیا خالد نے کہ قتل کرے ہر شخص ہم میں سے قیدی اپنے کو پس کہا میں نے یعنی ابن عمر نے
قسم اللہ کی نہیں قتل کرونگا میں قیدی اپنے کو اور نہ قتل کریگا کوئی شخص میرے رفیقوں میں سے اپنے قیدی کو یہانتک کہ آئے ہم پاس
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس ذکر کیا ہمنے یہ قصہ حضرت سے پس اٹھائے حضرت نے دونوں ہاتھ اپنے اور کہا یا الٰہی تحقیق میں ظاہر
کرتا ہوں بیزاری اور جدائی اپنی طرف تیرے اس چیز سے کہ کی خالد نے دو بار فرمایا حضرت نے یہ کلام نقل کی یہ بخاری نے ف یہانتک
کہ جب ہوا الخ یہاں یہ مضمون محذوف ہے کہ دیے ہمکو قیدی ہمارے اور حکم کیا ہمکو ساتھ محافظت انکے کے اس دن تک کہ حکم کریں ہمکو ساتھ قتل کے
انکے یہانتک کہ جب ہوا وہ دن حکم کیا ہمکو ساتھ قتل کرنے انکے کے اور یہانتک کہ آئے ہم الخ یہاں بھی یہ محذوف ہے کہ نہ قتل کریگا کوئی شخص قیدی اپنے کو
بلکہ محفوظ رکھے گا اسکو یہانتک کہ آویں ہم پاس حضرت کے پس محفوظ رکھی ہمنے یہانتک کہ آئے ہم اور کہا خطابی نے کہ حضرت نے کلام مذکور بیچ
حق میں اسلیے فرمایا کہ خالد نے تامل و احتیاط انکی نہ کی تا ظاہر ہو حقیقت مراد انکی کہ صبانا سے کیا مراد رکھتے ہیں اور یہ کلمہ احتمال اختیار کرنے دین سلام کا
بھی رکھتا ہے لیکن چونکہ صریح اسلمنا سے عدول کیا قبول نہ کیا خالد نے قول انکا اور عمل کیا ... تخریج ... کتاب الاحکام باب ... بیان
بیچ الفصل الاول فصل پہلی عَنْ اُمِّ ہَانِئٍ بِنْتِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَتْ ذَهَبْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُهٗ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ ابْنَتُهٗ تَسْتُرُهٗ بِثَوْبٍ فَسَلَّمْتُ فَقَالَ مَنْ هٰذِهٖ فَقُلْتُ اَنَا اُمُّ هَانِئٍ بِنْتُ اَبِيْ طَالِبٍ فَقَالَ مَرْحَبًا
بِاُمِّ هَانِئٍ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهٖ قَامَ فَصَلّٰى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ مُلْتَحِفًا فِيْ ثَوْبٍ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ زَعَمَ ابْنُ اُمِّيْ عَلِيٌّ
اَنَّهٗ قَاتِلٌ رَجُلًا اَجَرْتُهٗ فُلَانُ بْنُ هُبَيْرَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَجَرْنَا مَنْ اَجَرْتِ يَا اُمَّ
هَانِئٍ قَالَتْ اُمُّ هَانِئٍ وَذٰلِكَ ضُحًى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلتِّرْمِذِيِّ قَالَتْ اَجَرْتُ رَجُلَيْنِ مِنْ اَحْمَائِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَمَّنَّا مَنْ اَمَّنْتِ ۔ روایت ہے ام ہانی بیٹی ابی طالب سے کہ کہا گئی میں طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سال فتح مکہ کے
پس پایا میں نے انکو نہاتے اسحال میں کہ حضرت فاطمہ بیٹی حضرت کی پردہ کیے ہوئے تھیں حضرت کا ساتھ کپڑے کے پس سلام کیا میں نے
پس فرمایا کون ہے یہ کہا میں نے ام ہانی بیٹی ابی طالب کی پس فرمایا خوشی ہو ام ہانی کو پس جبکہ فارغ ہوئے اپنے غسل سے کھڑے
ہوئے پس نماز پڑھی آٹھ رکعت یعنی چاشت کی لپیٹے ہوئے ایک کپڑے میں پھر فارغ ہوئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے پس کہا
میں نے یا رسول اللہ کہا بیٹے ماں میری کے نے کہ علی ہیں یہ کہ وہ قتل کرنیوالے ہیں اس شخص کو کہ پناہ دی ہے میں نے اسکو کہ فلانا بیٹا ہبیرہ کا ہے پس فرمایا
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق پناہ دی ہمنے اسکو کہ پناہ دی تونے اے ام ہانی کہا ام ہانی نے اور یہ وقت تھا وقت چاشت کا نقل کی
یہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ روایت ترمذی کے یوں ہے کہ کہا ام ہانی نے پناہ دی میں نے دو شخصوں کو کہ تھے وارث میرے خاوند کے پس فرمایا پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق امان دی ہمنے اسکو کہ امان دی تونے ف ہبیرہ ام ہانی کے خاوند کا نام ہے کہ بعد از اسلام ام ہانی کے
اس سے تفریق واقع ہوئی اور یہ شخص ہبیرہ کی اولاد میں سے تھا ام ہانی نے اسکو امان دی اور حضرت علی اسکی امان کو قبول نہ کرتے تھے
اور چاہتے تھے کہ اسکو مار ڈالیں پس ام ہانی نے آنحضرت کے پاس حاضر ہو کر حقیقت حال عرض کی اور ترمذی کی حدیث سے معلوم ہوتا ہے
کہ حضرت ام ہانی کے گھر میں نہاتے تھے اور ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت اپنے مکان میں نہاتے تھے یا حضرت فاطمہ کے گھر میں پس
تطبیق انمیں یوں دیجاتی ہے کہ تقدیر یہ ہے کہ پایا میں نے انکو نہاتے اپنے گھر میں یا اصل یہ ہے کہ جاویں تعدد و تغیر پر واللہ اعلم شرح

الفصل الثانی ۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمَرْاَةَ لَتَاْخُذُ لِلْقَوْمِ یَعْنِیْ تُجِیْرُ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ ۔ روایت ہے ابی ہریرہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق عورت البتہ لیتی ہے واسطے قوم کے یعنی پناہ دیتی ہے مسلمانوں پر نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنی اگر مسلمان عورت امان دے کسی قوم کافر کو تو لازم ہے سب مسلمانوں کو کہ امان دیں اسکو اور توڑیں نہیں اسکو ۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَمِقِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ اٰمَنَ رَجُلًا عَلٰی نَفْسِهٖ فَقَتَلَهٗ اُعْطِیَ لِوَاءَ الْغَدْرِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے عمرو بن حمق سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے جو کوئی امن دے کسی شخص کو اسکی جان پر پھر مار ڈالے اسکو دیا جاویگا نشان بدعہدی کا دن قیامت کے نقل کی شرح السنہ میں ف یہ کنایہ ہے فضیحت کرنے اسکے سے روبرو خلائق کے اور حدیثوں میں آیا ہے کہ روز قیامت کے عہدشکن کو ایک نشان دیا جاویگا کہ سب جانینگے ساتھ اسکے ۔ وَعَنْ سُلَیْمِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ کَانَ بَیْنَ مُعَاوِیَةَ وَبَیْنَ الرُّوْمِ عَهْدٌ وَکَانَ یَسِیْرُ نَحْوَ بِلَادِهِمْ حَتّٰی اِذَا انْقَضَی الْعَهْدُ اَغَارَ عَلَیْهِمْ فَجَاءَ رَجُلٌ عَلٰی فَرَسٍ اَوْ بِرْذَوْنٍ وَهُوَ یَقُوْلُ اللّٰهُ اَکْبَرُ اللّٰهُ اَکْبَرُ وَفَاءٌ لَا غَدْرٌ فَنَظَرُوْا فَاِذَا هُوَ عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ فَسَاَلَهٗ مُعَاوِیَةُ عَنْ ذٰلِکَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ کَانَ بَیْنَهٗ وَبَیْنَ قَوْمٍ عَهْدٌ فَلَا یَحُلَّنَّ عَهْدًا وَلَا یَشُدَّنَّهٗ حَتّٰی یَمْضِیَ اَمَدُهٗ اَوْ یَنْبِذَ اِلَیْهِمْ عَلٰی سَوَاءٍ قَالَ فَرَجَعَ مُعَاوِیَةُ بِالنَّاسِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہے سلیم بن عامر سے کہ کہا تھا درمیان معاویہ کے اور درمیان رومیوں کے عہد صلح کا ایک وقت معلوم تک لڑیں نہیں اور تھے معاویہ سیر کرتے تھے طرف شہروں انکے کے تاکہ جسوقت پورا ہو عہد اور گذر رہے وہ وقت کہ عہد اسوقت تک کا کیا تھا غارت کریں اونپر یعنی کہ ایک دم جا پڑیں اور لوٹیں اور اگر اپنے مکان میں بیٹھے رہتے اور اسوقت جاتے تو وہ خبردار ہو جاتے پس آیا ایک شخص سوار گھوڑے عربی پر یا ترکی پر اس حال میں کہ وہ کہتا تھا اللہ اکبر اللہ اکبر وفا ہو نہ غدر یعنی چاہیے وفا عہد کرو نہ عہد شکنی یعنی تم کہ پھرتے ہو ایام صلح میں دشمنوں کے شہروں کیطرف داخل غدر کے ہے نہ وفا پس دیکھا لوگوں نے پس ناگہاں وہ تھا عمرو بن عبسہ پس پوچھا اس سے معاویہ نے اس بات کو یعنی یہ کہ پھرنا ہمارا ایسا کیوں غدر ہے پس کہا عمرو نے کہ سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے جو شخص کہ ہو درمیان اسکے اور درمیان کسی قوم کے عہد پس نہ توڑے عہد کو اور نہ باندھے اسکو یہانتک کہ گذر رہے مدت عہد کی یا توڑے عہد طرف انکے اوپر برابری کے یعنی آگاہ کرے انکو اور کہدے کہ صلح کہ ہم میں اور تم میں تھی اب نہ رہی اب ہم اور تم برابر ہیں کہا سلیم بن عامر راوی نے پس پھرے معاویہ ساتھ لوگوں کے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے ف نہ باندھے عہد یعنی متغیر نہ کرے عہد کو کسی طرح تمام اس کلام سے مراد ہے نہ تغیر کرنا عہد کا اور لاشدہ عہد کہ یعنی باندھے اور محکم کرنے کے ہے مجموعہ ہے ۔ وَعَنْ اَبِیْ رَافِعٍ قَالَ بَعَثَنِیْ قُرَیْشٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُلْقِیَ فِیْ قَلْبِیَ الْاِسْلَامُ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ وَاللّٰهِ لَا اَرْجِعُ اِلَیْهِمْ اَبَدًا قَالَ اِنِّیْ لَا اَخِیْسُ بِالْعَهْدِ وَلَا اَحْبِسُ الْبُرُدَ وَلٰکِنِ ارْجِعْ فَاِنْ کَانَ فِیْ نَفْسِکَ الَّذِیْ فِیْ نَفْسِکَ الْاٰنَ فَارْجِعْ قَالَ فَذَهَبْتُ ثُمَّ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْلَمْتُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہے ابی رافع سے کہ کہا بھیجا مجکو قریش نے طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی صلح حدیبیہ میں جبکہ دیکھا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ڈالا گیا بیچ دل میں اسلام پس کہا میں نے یا رسول اللہ تحقیق میں قسم خدا کی نہیں پھرونگا طرف انکے کبھی فرمایا تحقیق میں نہیں توڑتا عہد کو اور نہیں قید کرتا قاصدوں کو لیکن پھر جا تو پس اگر رہے تیرے

دل میں دو چیز کہ تیرے دل میں ہے اب پس پھر آیا کہا ابو رافع نے پس گیا میں پھر آیا میں حضرت کے پاس اور مسلمان ہوا میں یعنی ظاہر اسلام کیا نقل کی ابو داؤد نے **ف** حضرت نے اسکو روکا اسلیے نہیں کہ جواب موافق مدعا انکے دے آوے اور پھر آنیکی طرف ہمارے کفار کے پاس پھر اسلام لاوے یعنی ظاہر نہ کر سکیگا وہاں جا پھر وہاں سے آکر ظاہر اسلام کر آ **وَعَنْ نُعَيْمِ بْنِ مَسْعُوْدٍ** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلَيْنِ جَاءَا مِنْ عِنْدِ مُسَيْلِمَةَ اَمَا وَاللّٰہِ لَوْلَا اَنَّ الرُّسُلَ لَا تُقْتَلُ لَضَرَبْتُ اَعْنَاقَكُمَا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ روایت ہے نعیم بن مسعود سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو شخصوں کو کہ آئے تھے مسیلمہ کے پاس سے خبردار ہو قسم ہے خدا کی اگر نہ ہوتی شریعت یہ کہ ایلچی نہیں مارے جاتے ہیں البتہ مارتا میں گردنیں تمہاری نقل کی یہ احمد اور ابو داؤد نے **ف** مسیلمہ کذاب نے دعوے نبوت کا کیا تھا اور نام اون دونوں شخصوں کا عبد اللہ بن نواحہ اور ابن اثال تھا اور انہوں نے حضرت کے سامنے آکر کہا نشہد ان مسیلمہ رسول اللہ اسلیے حضرت خفا ہو کر کلام مذکور فرمایا **وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ خُطْبَتِہٖ اَوْفُوْا بِحِلْفِ الْجَاهِلِيَّةِ فَاِنَّہٗ لَا يَزِيْدُہٗ يَعْنِي الْاِسْلَامَ اِلَّا شِدَّةً وَلَا تُحْدِثُوْا حِلْفًا فِي الْاِسْلَامِ رَوَاہُ التِّرْمِذِيُّ مِنْ طَرِيْقِ حُسَيْنِ بْنِ ذَكْوَانَ عَنْ عَمْرٍو وَقَالَ حَسَنٌ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے نقل کی اپنے باپ سے اونہوں نے نقل کی اپنے دادا سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے خطبہ میں پورا کرو جاہلیت کی قسم کو پس تحقیق وہ نہیں زیادہ کرتا اسکو یعنی اسلام زیادہ نہیں کرتا اس قسم میں مگر قوت کو یعنی اسلام میں عہد و پیمان زیادہ تر حسنا ساتھ اسکے نہیں رکھتا اور نہ پیدا کرو قسم کو بیچ اسلام کے نقل کی یہ ترمذی نے طریق حسین بن ذکوان کی سے عمرو سے اور کہا حسن ہے **ف** پورا کرو جاہلیت کی قسم کو یعنی عہد و قسمیں کہ زمانہ جاہلیت میں اوپر مدد کرنے آپس کے ہوں پورا کرو موجب قبیل اللہ تعالی کے اوفوا بالعقود اور مراد وہ عہد قسمیں ہیں کہ زبان ترکیبین دین میں ہیں جیسے کہ اللہ تعالی نے فرمایا وتعاونوا علی البر والتقوی ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان حاصل یہ کہ جو قسمیں اور عہد کہ ایام جاہلیت میں فتنوں اور قتال پر واقع ہوئی ہیں منع کیا گیا ہے پورا کرنا انکا اسلام میں موجب قول آنحضرت کے لا حلف فی الاسلام اور جو کہ ہوں جاہلیت میں اوپر نصرت مظلوم اور صلہ ارحام کے اور مانند اسکے پس اسلام مقوی اور موکد انکا ہے موجب اس حدیث حضرت کے ما کان من حلف فی الجاہلیة لم یزدہ الاسلام الا شدة اور نہ پیدا کرو الخ اسلیے کہ اسلام کافی ہے بیچ واجب ہونے مدد کرنے باہم کے اور کہا طیبی نے کہ بعضے علما نے کہا ہے وجہ تطبیق یہ کہ کہ لیے بوجہ کوئی قسم نہ پیدا کرو اور دوسرے یہ کہ منع کرنے ہوکتا ہوں کہ ظاہر وجہ دوسری ہے اور موید ہے اسکو قول مظہر کا یعنے اگر قسم کھائی بیچ جاہلیت میں کہ مدد کرے بعض تمہارا بعض کی پس جب مسلمان ہو پورا کرو بشرطیکہ مدد حق پر ہو و لیکن پیدا کرو قسم اسلام میں کہ وارث ہو بعض تمہارا بعض کا بیچ اسلام **وَذُكِرَ حَدِيْثُ عَلِيٍّ اَلْمُسْلِمُوْنَ تَتَكَافَأُ دِمَاؤُهُمْ فِيْ كِتَابِ الْقِصَاصِ** اور ذکر کی گئی حدیث حضرت علی رضی کی کہ ابتدا اسکی یہ ہے المسلمون تتکافا الخ بیچ کتاب قصاص کے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری **عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ** قَالَ جَاءَ ابْنُ النَّوَّاحَةِ وَابْنُ اُثَالٍ رَسُوْلَا مُسَيْلِمَةَ اِلَی النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُمَا اَتَشْهَدَانِ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰہِ فَقَالَا نَشْهَدُ اَنَّ مُسَيْلِمَةَ رَسُوْلُ اللّٰہِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ لَوْ كُنْتُ قَاتِلًا رَسُوْلًا لَقَتَلْتُكُمَا قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ فَمَضَتِ السُّنَّةُ اَنَّ الرَّسُوْلَ لَا يُقْتَلُ رَوَاہُ اَحْمَدُ روایت ہے ابن مسعود سے کہ کہا آیا ابن نواحہ کا اور بیٹا اثال کا کہ ایلچی تھے مسیلمہ کذاب کے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا واسطے اون دونوں کے آیا گواہی دیتے ہو تم کہ تحقیق میں رسول خدا کا ہوں کہا اون دونوں نے گواہی دیتے ہیں ہم کہ مسیلمہ رسول خدا کا ہے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ایمان لایا میں ساتھ اللہ کے اور رسول اسکے کے اگر ہوتا میں قتل کرنیوالا ایلچیوں کو البتہ قتل کرتا میں تم دونوں کو کہا عبد اللہ بن مسعود نے کہ جاری ہوئی سنت

یہ کیا الحق نہ مارا جاوے یہ اگر چہ اسلام قبول کرے اور مستحق قتل ہو تو قتل کیا جاوے اس بات پر کہ انکار کیا حضرت کی رسالت کا اور یقین کیا مسیلمہ کے تابعدار ہونیکا اور یہ جو حضرت نے فرمایا است باللہ الخ تو اسمین رعایت تواضع اور طریق حلم اور بعدی کرنے سا تھ عذاب کرنیکے ہے اور اسمین رمز ہے ساتھ انکار ہونے کے بسبب رسول کی تکذیب کے اسکی ہے نوع ۔ **بَابُ قِسْمَةِ الْغَنَائِمِ وَالْغُلُولِ فِيهَا** باب ہے بیچ بیان تقسیم کرنے غنیمتوں کے اور خیانت کرنے کے مال غنیمت میں وقت غنیمت اس مال کو کہتے ہیں کہ کفار سے حاصل ہو ساتھ قتال کے اور بغیر قتال کے جو حاصل ہو اسکو فیٔ کہتے ہیں ۔ **الْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَلَمْ تَحِلَّ الْغَنَائِمُ لِأَحَدٍ مِنْ قَبْلِنَا ذٰلِكَ بِأَنَّ اللّٰهَ رَأَى ضَعْفَنَا وَعَجْزَنَا فَطَيَّبَهَا لَنَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا پس نہیں حلال تھی غنیمت واسطے کسی کے پہلے ہم سے یہ بسبب اسکے کہ اللہ تعالیٰ نے دیکھا ضعیف ہونا ہمارا اور عاجز ہونا ہمارا پس حلال کیا اس غنیمت کو واسطے ہمارے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کہا طیبی نے کہ حرف ف کا فلم تحل میں عاطفہ ہے کہ عطف کیا ہے اس کلام پر کہ پہلے اسکے ہے پس ربط ہے کلام سابق کا جیسے کہ فصل میں ابی ہریرہ کے مذکور ہے اور اگلی امتوں میں یہ معمول تھا کہ جب جہاد کرتے تو جمع کرتے غنیمت کو پس اگر اوتری آگ آسمان سے اور جلا دیتی اسکو تو جانتے کہ مقبول ہوا اور نہیں تو نہیں ۔ وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حُنَيْنٍ فَلَمَّا الْتَقَيْنَا كَانَتْ لِلْمُسْلِمِينَ جَوْلَةٌ فَرَأَيْتُ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ قَدْ عَلَا رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَضَرَبْتُهُ مِنْ وَرَائِهِ عَلَى حَبْلِ عَاتِقِهِ بِالسَّيْفِ فَقَطَعْتُ الدِّرْعَ وَأَقْبَلَ عَلَيَّ فَضَمَّنِي ضَمَّةً وَجَدْتُ مِنْهَا رِيحَ الْمَوْتِ ثُمَّ أَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَأَرْسَلَنِي فَلَحِقْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقُلْتُ مَا بَالُ النَّاسِ فَقَالَ أَمْرُ اللّٰهِ ثُمَّ رَجَعُوا وَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا لَهُ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ فَلَهُ سَلَبُهُ فَقُلْتُ مَنْ يَشْهَدُ لِي ثُمَّ جَلَسْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ فَقُلْتُ مَنْ يَشْهَدُ لِي ثُمَّ جَلَسْتُ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ فَقُمْتُ فَقَالَ مَا لَكَ يَا أَبَا قَتَادَةَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ رَجُلٌ صَدَقَ وَسَلَبُهُ عِنْدِي فَأَرْضِهِ مِنِّي فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ لَاهَا اللّٰهِ إِذًا لَا يَعْمِدُ إِلَى أَسَدٍ مِنْ أُسْدِ اللّٰهِ يُقَاتِلُ عَنِ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ فَيُعْطِيكَ سَلَبَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ فَأَعْطِهِ فَأَعْطَانِيهِ فَابْتَعْتُ بِهِ مَخْرَفًا فِي بَنِي سَلِمَةَ فَإِنَّهُ لَأَوَّلُ مَالٍ تَأَثَّلْتُهُ فِي الْإِسْلَامِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی قتادہ سے کہ کہا نکلے ہم ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سال غزوہ حنین کے یعنی کہ بعد فتح مکہ کے واقع ہوا پس جب ملے ہم یعنی جماعت مسلمانوں کے ساتھ کافروں کے لڑنے کے لیے ہوئی مسلمانوں کو صورت شکست کی پس دیکھا مین نے ایک شخص کو مشرکین میں سے کہ تحقیق غالب ہوا ایک شخص پر مسلمانوں میں سے پس مارا مین نے اسکو پیچھے اسکے سے اوپر رگ گردن اسکی کے ساتھ تلوار کے پس کاٹی میں نے زرہ اور متوجہ ہوا وہ مشرک مجھ پر پس دبوچا مجھکو ایسا کہ پائی مین نے اس سے بو موت کی یعنی قریب مرگ کے ہو گیا پھر پایا اسکو موت نے پس چھوڑ دیا مجھکو پھر ملا مین عمر بن خطاب سے پس کہا مین نے کیا حال ہے لوگوں کا کہ بھاگتے ہیں پس کہا حکم ہے اللہ کا یعنی قضا و قدر الہی سے ہوا ہے پھر پھرے مسلمان یعنی بعد شکست کے لڑنے کے لیے اور بیٹھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس فرمایا جو شخص کہ قتل کرے کسی کو یعنی کافروں میں سے واسطے اسکے ہو قتل کرنے پر شاہد یعنی گواہ پس ایک ہی ہو واسطے اسکے ہے اسباب اسکا پس کہا مین نے کون شخص ہے کہ گواہی دیگا واسطے میرے کہ میں نے اس مشرک کو مارا ہے پھر بیٹھا مین پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مانند قول پہلے کے یعنی جو شخص قتل کرے الخ پس کہا مین نے کون گواہی دیگا واسطے میرے پھر بیٹھ گیا مین پھر فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مانند اسکے پس کھڑا ہوا مین پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

وسلم نے کیا ہو واسطے تیرے ای ابو قتادہ یعنے کیونکر ابو تاہو اور بیٹھتا ہو تو مانند صاحب غرض اور طالب حاجت کے پس خبر دی مین نے حضرت
کو کہ مین نے فلانے مشرک کو مارا ہو پس کہا ایک شخص نے سچ کہتا ہو ابو قتادہ اور اسباب اس مشرک کا میرے پاس ہو پس راضی کر دو اسکو مجھ سے یعنے دیجئے
اسکو عوض اس اسباب کے تاکہ ہو یہ میرے لئے یا راضی کر دیجئے اسکو ساتھ مصالحت کے آپس میں پس کہا ابو بکر نے نہ یون چاہئے قسم خدا کی اوسوقت
نہ قصد کرینگے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم طرف شیر کے شیرون خدا کے سے کہ ابو قتادہ ہو کہ لڑتا ہو اللہ اور رسول کی خوشی کے لئے پھر دیوین تجکو
اسباب اُسکا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُس شخص کو کہ سچ کہا ابو بکر نے پس دی ابو قتادہ کو سباب اُس مشرک کا پس دیا اُس شخص نے مجکو اسباب
اُسکا پس خریدا مین نے ساتھ اسکے ایک باغ کہ تھا بیچ قبیلہ بنی سلمہ کے پس تحقیق وہ البتہ پہلا مال تھا کہ جمع کیا مین نے اُسکو اسلام مین نقل
کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اس غزوہ مین مسلمانونکو تھوڑی سی شکست ہوئی تھی اور حضرت بجگہ خود قائم تھے خچر سفید پر سوار اور عباس بن
عبد المطلب اور ابو سفیان بن الحارث باگ پکڑے خچر کو روکتے تھے حضرت کو اور حضرت ارادہ کرتے تھے حملہ کرنیکے لیئے اور فرماتے تھے انا النبی لا کذب
انا ابن عبد المطلب ترجمہ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْهَمَ لِلرَّجُلِ وَلِفَرَسِهٖ ثَلٰثَةَ اَسْهُمٍ سَهْمًا لَهٗ
وَسَهْمَيْنِ لِفَرَسِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہو ابن عمر سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حصے دیئے واسطے آدمی اور واسطے گھوڑے اسکیکے تین حصے ایک
اُسکا اور دو حصے گھوڑے اسکیکے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اسپر عمل اکثر آئمہ کا ہو اور بعضونکے نزدیک سوار کے دو حصے ہین اور مذہب امام اعظم کا
بھی یہی ہو اسلیئے کہ حضرت نے سوار کو دو حصے دیئے چنانچہ فصل دوسری مین وہ حدیث آویگی اور اسیطرح روایت کیا گیا ہو حضرت علی اور ابی موسی اشعری سے
اور یہ بیچ ابن عباس کے اور ابن عمر سے بھی روایت کیا ہو اور کہا کہ جب روایت ابن عمر سے مختلف آئی تو ترجیح دیگئی روایت غیر کو ان کی ترجمہ وَعَنْ
يَزِيْدَ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ كَتَبَ نَجْدَةُ الْحَرُوْرِيُّ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْاَلُهٗ عَنِ الْعَبْدِ وَالْمَرْاَةِ يَحْضُرَانِ الْمَغْنَمَ هَلْ يُقْسَمُ لَهُمَا فَقَالَ
لِيَزِيْدَ اُكْتُبْ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَيْسَ لَهُمَا سَهْمٌ اِلَّا اَنْ يُحْذَيَا وَفِىْ رِوَايَةٍ كَتَبَ اِلَيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ اِنَّكَ كَتَبْتَ تَسْاَلُنِىْ هَلْ كَانَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُوْ بِالنِّسَاءِ وَهَلْ كَانَ يَضْرِبُ لَهُنَّ بِسَهْمٍ فَقَدْ كَانَ يَغْزُوْ بِهِنَّ يُدَاوِيْنَ الْمَرْضٰى وَيُحْذَيْنَ
مِنَ الْغَنِيْمَةِ وَاَمَّا السَّهْمُ فَلَمْ يَضْرِبْ لَهُنَّ بِسَهْمٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہو یزید بن ہرمز سے کہ کہا لکھا نجدہ حروری نے
طرف ابن عباس کے درحالیکہ پوچھتے تھے ابن عباس سے حال غلام اور عورت کے سے کہ حاضر ہون غنیمت مین آیا تقسیم کیا جاوے واسطے
اُون دونون کے پس کہا ابن عباس نے یزید کو یہ کہ لکھ تو طرف نجدہ کے یہ کہ نہین واسطے اُون دونون کے حصہ معین مگر یہ کہ دیئے جاوین
وہ کچھ اور بیچ ایک روایت کے ہو کہ لکھا طرف اُس کے ابن عباس نے کہ تحقیق تو نے لکھا تھا درحالیکہ پوچھتا تھا مجھے کیا تھے پیغمبر
خدا صلے اللہ علیہ وسلم جہاد کرتے ساتھ عورتون کے اور کیا تھے مقرر کرتے واسطے اُون کے حصہ پس تحقیق تھے حضرت جہاد کرتے
ساتھ اُون کے کہ دوا کرتین بیمارون کی اور دی جاتین کچھ غنیمت مین سے ولیکن حصہ نہین مقرر کیا گیا واسطے اُون کے نقل
کی یہ مسلم نے ف نجدہ نام سردار خوارج کا ہو اور حروری منسوب ہو ساتھ حرورا بالمد کے اور قصر کے کہ نام ایک گانو کا ہو نزدیک کوفہ کے
کہ اول اجتماع خوارج کا وہین ہوا تھا اور اُسپر عمل ہو اکثر اہل علم کا کہ غلام اور لڑکے اور عورتین دیئے جاوین کچھ غنیمت مین سے لیکن حصہ سے
کم اور حصہ پورا نہ مقرر کیا جاوے اُون کے لیئے اور یہی مذہب ہمارا ہو اور ہدایہ مین لکھا ہو کہ غلام کو دیا جاوے اسصورت مین کہ قتال کرے اور عورت
کو اسصورت مین کہ دوا کرے بیمارون کی ترجمہ وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِظَهْرِهٖ مَعَ رَبَاحٍ غُلَامِ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا مَعَهٗ فَلَمَّا اَصْبَحْنَا اِذَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْفَزَارِيُّ قَدْ اَغَارَ عَلٰى ظَهْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَاسْتَاقَهٗ

قُمْتُ عَلٰى أَكَمَةٍ فَاسْتَقْبَلْتُ الْمَدِيْنَةَ فَنَادَيْتُ ثَلَاثًا يَا صَبَاحَاهْ ثُمَّ خَرَجْتُ فِيْ آثَارِ الْقَوْمِ أَرْمِيْهِمْ بِالنَّبْلِ وَأَرْتَجِزُ وَأَقُوْلُ
أَنَا ابْنُ الْأَكْوَعِ وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ فَمَا زِلْتُ أَرْمِيْهِمْ وَأَعْقِرُ بِهِمْ حَتّٰى مَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ بَعِيْرٍ مِنْ ظَهْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِلَّا خَلَّفْتُهُ وَرَاءَ ظَهْرِيْ ثُمَّ اتَّبَعْتُهُمْ أَرْمِيْهِمْ حَتّٰى أَلْقَوْا أَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثِيْنَ بُرْدَةً وَثَلَاثِيْنَ رُمْحًا يَسْتَخِفُّوْنَ وَلَا يَطْرَحُوْنَ
شَيْئًا إِلَّا جَعَلْتُ عَلَيْهِ آرَامًا مِنَ الْحِجَارَةِ يَعْرِفُهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ حَتّٰى
رَأَيْتُ فَوَارِسَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَحِقَ أَبُوْ قَتَادَةَ فَارِسُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ
فَقَتَلَهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ فُرْسَانِنَا الْيَوْمَ أَبُوْ قَتَادَةَ وَخَيْرُ رَجَّالَتِنَا سَلَمَةُ قَالَ ثُمَّ أَعْطَانِيْ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهْمَيْنِ سَهْمَ الْفَارِسِ وَسَهْمَ الرَّاجِلِ فَجَمَعَهُمَا لِيْ جَمِيْعًا ثُمَّ
أَرْدَفَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَاءَهُ عَلَى الْعَضْبَاءِ رَاجِعَيْنِ إِلَى الْمَدِيْنَةِ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے سلمہ بن اکوع سے کہا بھیجے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے [illegible] ساتھ رباح کے کہ غلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا اور میں تھا ساتھ رباح کے پس جبکہ صبح کی ہم نے ناگاہ عبدالرحمن فزاری نے کہ کافر تھا لوٹ لیے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹوں کو پس کھڑا ہوا میں اوپر ایک ٹیلے کے اور سامنے کیا منہ طرف مدینہ کے اور پکارا تین بار یا صباحاہ یعنی خبردار رہو دشمن آ پہنچا پھر نکلا میں پیچھے اوس قوم کے اور مارتا تھا ان کو ساتھ تیر کے اور رجز پڑھتا تھا کہتا تھا میں ہوں بیٹا اکوع کا اور آج کا دن دن ہے ہلاک ہونے کمینوں کا [illegible] پس ہمیشہ رہا میں [illegible] ان کو اور کونچیں کاٹتا تھا سواریوں ان کی یہاں تک کہ نہیں پیدا کیا اللہ نے [illegible] حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مگر ڈالا میں نے اس کو پس پشت اپنے پھر پیچھے لگا میں ان کے [illegible] یہاں تک کہ ڈال دیں [illegible] چادریں اور تیس نیزے ہلکے ہوتے تھے یعنی [illegible] اور نہیں ڈالتے تھے وہ [illegible] مگر [illegible] پہچانتے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور یاران ان کے یہاں تک کہ دیکھا میں نے [illegible] حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ملے ابو قتادہ سوار پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عبدالرحمن کے پس قتل کیا اس کو فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] ہمارے کا سلمہ ہے [illegible] حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] ایک حصہ سوار کا اور ایک حصہ پیادہ کا پس جمع کیا دونوں [illegible] پھر [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیچھے اپنے اونٹنی عضباء پر [illegible] طرف مدینہ کے ف [illegible]

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُنَفِّلُ بَعْضَ مَنْ يَبْعَثُ مِنَ السَّرَايَا لِأَنْفُسِهِمْ خَاصَّةً سِوٰى قِسْمَةِ عَامَّةِ الْجَيْشِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے [illegible] سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم تھے حصہ زائد دیتے بعض ان شخصوں کو کہ بھیجتے تھے ان کو لشکر میں سے واسطے نفل

اونکے خاص ہو اسے تقسیم کرنے عام لشکر کے یعنی حضرت بعضے غازیوں کو کچھ حصہ زائد دیتے تھے غنیمت میں سے واسطے رغبت دلانے کے قتال میں نقل کی یہ بخاری
اور مسلم نے وعنه قال نفلنا رسول الله صلى الله عليه وسلم نفلا سوى نصيبنا من الخمس فأصابني شارف والشارف
المسن الكبير متفق عليه اور روایت ہے ابن عمر سے کہا زیادہ دیا ہمکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حصہ سوائے حصہ ہمارے کے خمس میں سے
پس پہنچی مجھکو ایک اونٹنی اور شارف کہتے ہیں اونٹنی بوڑھی بڑی کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وعنه قال ذهب فرس له فأخذها
العدو فظهر عليهم المسلمون فرد عليه في زمن رسول الله صلى الله عليه وسلم وفي رواية أبق عبد له فلحق بالروم
فظهر عليهم المسلمون فرده عليه خالد بن الوليد بعد النبي صلى الله عليه وسلم رواه البخاري اور روایت ہے ابن عمر سے
کہا بھاگ گیا گھوڑا اونکا پس پکڑا اوسکو دشمنوں نے یعنی کافروں نے پھر غالب ہوئے کافروں پر مسلمان پس پھیر دیا گیا وہ گھوڑا
ابن عمر کو یعنی اونکو غنیمت میں داخل نہیں کیا گیا بیچ زمانے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ایک روایت میں ہے کہ بھاگ گیا غلام
عبد اللہ کا اور جا ملا روم سے پس غالب آئے اونپر مسلمان پس پھیر دیا عبد اللہ پر یعنی غلام کو خالد بن ولید نے اور یہ بعد زمانہ حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے تھا یعنی بعد رحلت ہوا شامل اونپر اور مسلمان نقل کی یہ بخاری نے ف کہا ابن ملک نے اس سے معلوم ہوا کہ کافر مسلمان کے غلام جو بھاگ گئے ہوں
پکڑلیں تو مالک نہیں ہوتے واجب ہے پھیر دینا اوسکا اوسکے مالک کو بیچ قسمت کے اور بعد اوسکے اور یہی قول ہے امام شافعی کا اور کہا ابن ہمام نے کہ اگر بھاگ جاوے
غلام مسلمان یا ذمی کا اور وہ غلام مسلمان ہو اور داخل ہو دار الحرب میں اور کفار پکڑلیں اوسکو تو نہیں مالک ہوتے اوسکے نزدیک ابو حنیفہ کے اور صاحبین نے
کہا کہ مالک ہو جاتے ہیں وہ اوسکے اور یہی کہا مالک اور احمد نے لیکن اگر مرتد ہوکر بھاگا اور اونہوں نے پکڑ لیا تو مالک ہوجاتے ہیں اوسکے اتفاقا اور اسیطرح اگر
اونٹ بھاگ کر چلا گیا اور اونہوں نے پکڑ لیا تو مالک ہو جاتے ہیں اوسکے ع وعن جبير بن مطعم قال مشيت أنا وعثمان بن عفان
إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقلنا أعطيت بني المطلب من خمس خيبر وتركتنا ونحن بمنزلة واحدة منك فقال إنما بنو هاشم
وبنو المطلب شيء واحد قال جبير ولم يقسم النبي صلى الله عليه وسلم لبني عبد شمس وبني نوفل شيئا رواه البخاري اور
روایت ہے جبیر بن مطعم سے کہا چلا میں اور عثمان بن عفان طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا ہم نے کہ دیا آپ نے بنی مطلب کو خمس خیبر میں سے
اور چھوڑ دیا ہمکو اور ہم ایک مرتبہ میں ہیں بہ نسبت آپکے پس فرمایا سوا اسکے نہیں کہ بنو ہاشم اور بنو مطلب ایک چیز ہیں کہا جبیر نے اور نہیں
تقسیم کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے بنی عبد شمس کے کہ عثمان وغیرہ تھے اور واسطے بنی نوفل کے کہ جبیر وغیرہ تھے کچھ نقل کی یہ بخاری نے ف
اور مطلب یہ ہے کہ عثمان اور بنی مطلب ہم ایک مرتبہ کے ہیں بہ نسبت آپکے اسلئے کہ ہم سب اولاد عبد مناف کی ہیں اور یہ یوں ہے کہ ہاشم اور
مطلب اور نوفل اور عبد شمس سب بیٹے عبد مناف کے ہیں اور عبد مناف چوتھے جد ہیں آپکے اور آپکے ہیں اسطرح کہ جبیر بیٹا مطعم بن عدی بن نوفل
بن عبد مناف اور عثمان بن عفان بن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف اور محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف
تھے اور ایک ہیں بیٹے ہاشم و مطلب کے یعنی بسبب اسکے کہ تھے موافق اور صاحب آپس میں اور مددگار [illegible] درمیان اونکے مخالفت جاہلیت میں اور نہ
اسلام میں تفصیل اسکی یہ ہے کہ بنی عبد شمس اور بنی نوفل نے بسبب مخالفت اور عداوت آپکے عہد باندھا تھا کہ ساتھ بنی ہاشم کے نہ مناکحت کریں اور نہ بیع و شرا کریں [illegible]
اور بنی مطلب [illegible] آپکے ساتھ تھے پس اس وقت میں بنی مطلب بنی ہاشم کے ساتھ تھے موافق تھے پس تقسیم کیا اونکو [illegible]
اونکے درمیان بنی ہاشم کے موافقت لیکن مخالفت ظاہر تھی پس اسلئے محروم کیا اونکو خمس سے باوجودیکہ وہ ذوی القربی سے تھے ع وعن
أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أيما قرية أتيتموها وأقمتم فيها فسهمكم فيها وأيما قرية عصت

عَصَتِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَاِنَّ خُمُسَہَا لِلّٰہِ وَلِرَسُوْلِہٖ ثُمَّ ہِیَ لَکُمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
جو بستی کہ جاؤ تم اوس میں اور ٹھہرو بیچ اوسکے پس حصہ تمھارا بیچ اوسکے ہے اور جس بستی نے کہ نافرمانی کی اللہ اور رسول اوسکے کی پس تحقیق
پانچواں حصہ اوسکا واسطے اللہ اور رسول اوسکے کے ہے پھر وہ واسطے تمھارے نقل کی یہ مسلم نے ف ٹھہرو بیچ اوسکے یعنی بغیر قتال کے فتح
کر لیا اوس بستی کو بعد والوں اوسکے نے اور صلح کی ساتھ تمھارے کہ اوسکو فئی کہتے ہیں اور حصہ تمھارا یعنی وہ خاص تمھارا ہی ہے یعنی بطریق شرکت بیچ
درمیان تمھارے سارے درمیان اونکے کہ نہیں نکالے میں تم میں سے لشکر مسلمانوں نے واسطے کہ مثل اس مال کے ہوتا ہے فئی اور فئی میں نہیں خمس ہے بلکہ واسطے
ترکے لیے اور جس بستی نے نافرمانی کی اللہ اور رسول کی اور لیا تم نے اوسکو ساتھ جنگ اور قہر و غلبہ کے اور پھر وہ یعنی بقیہ مال اوسکا واسطے تمھارے ہے کہا
ابن ملک نے یعنی یہ مال ہو گا غنیمت لیا جاویگا اوس سے پانچواں حصہ واسطے اللہ اور رسول اوسکے کے اور تقسیم کیا جاوے گا باقی درمیان اور اس سے
پہلو ہوگا کہ اول فئی میں خمس نہ نکالا جاوے اور کہا شافعی نے کہ خمس نکالا جاوے اوس میں بھی مانند مال غنیمت کے پس یہ حدیث حجت ہوگی اوپر اوسکے اور کہا بعض علما
نے بستی نامعین ہیں جسکو وہ ساتھ تم ہو کے فتح کیا اوسکو لشکر نے اس حال میں کہ حضرت اونمیں نہ تھے پس وہ لشکر کے لیے ہوا اور دوسری بستی
وہ ہے کہ آنحضرت اوس میں تھے پس لیتے تھے خمس اور باقی اونکے لیے تھا ۰ ع ح وَعَنْ خَوْلَۃَ الْاَنْصَارِیَّۃِ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ رِجَالًا یَتَخَوَّضُوْنَ فِیْ مَالِ اللّٰہِ بِغَیْرِ حَقٍّ فَلَہُمُ النَّارُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے خولہ انصاریہ سے کہ
کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے تحقیق بعضے اشخاص تصرف کرتے ہیں بیچ مال خدا کے یعنی غنیمت میں اور فئی میں اور
زکوٰۃ میں ناحق یعنی بغیر استحقاق کے پس واسطے اونکے آگ ہے دن قیامت کے نقل کی یہ بخاری نے ف آگ ہے یعنی ہمیشہ کو اگر حلال جانیں اوسکو ورنہ
جس مدت تک چاہیگا اللہ تعالیٰ ۰ ع ح وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَامَ فِیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ فَذَکَرَ الْغُلُوْلَ
فَعَظَّمَہٗ وَعَظَّمَ اَمْرَہٗ ثُمَّ قَالَ لَا اُلْفِیَنَّ اَحَدَکُمْ یَجِیْءُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ عَلٰی رَقَبَتِہٖ بَعِیْرٌ لَہٗ رُغَاءٌ یَقُوْلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَغِثْنِیْ
فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِکُ لَکَ شَیْئًا قَدْ اَبْلَغْتُکَ لَا اُلْفِیَنَّ اَحَدَکُمْ یَجِیْءُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ عَلٰی رَقَبَتِہٖ فَرَسٌ لَہٗ حَمْحَمَۃٌ فَیَقُوْلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
اَغِثْنِیْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِکُ لَکَ شَیْئًا قَدْ اَبْلَغْتُکَ لَا اُلْفِیَنَّ اَحَدَکُمْ یَجِیْءُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ عَلٰی رَقَبَتِہٖ شَاۃٌ لَہَا ثُغَاءٌ یَقُوْلُ یَا رَسُوْلَ
اللّٰہِ اَغِثْنِیْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِکُ لَکَ شَیْئًا قَدْ اَبْلَغْتُکَ لَا اُلْفِیَنَّ اَحَدَکُمْ یَجِیْءُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ عَلٰی رَقَبَتِہٖ نَفْسٌ لَہَا صِیَاحٌ فَیَقُوْلُ
یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَغِثْنِیْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِکُ لَکَ شَیْئًا قَدْ اَبْلَغْتُکَ لَا اُلْفِیَنَّ اَحَدَکُمْ یَجِیْءُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ عَلٰی رَقَبَتِہٖ رِقَاعٌ تَخْفِقُ
فَیَقُوْلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَغِثْنِیْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِکُ لَکَ شَیْئًا قَدْ اَبْلَغْتُکَ لَا اُلْفِیَنَّ اَحَدَکُمْ یَجِیْءُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ عَلٰی رَقَبَتِہٖ صَامِتٌ
فَیَقُوْلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَغِثْنِیْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِکُ لَکَ شَیْئًا قَدْ اَبْلَغْتُکَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَہٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ وَہُوَ اَتَمُّ اور روایت ہے
ابی ہریرہ سے کہا خطبہ فرمایا درمیان ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز پس ذکر کیا خیانت کرنیکا غنیمت میں پس بڑا گناہ بتلایا
اوسکا اور بڑا بیان کیا امر اوسکا پھر فرمایا کہ نہ پاؤں میں ایک تمھارا کو اس حال میں کہ آوے دن قیامت کے اس حال سے کہ ہو اوسکی گردن پر
اونٹ کہ واسطے اوسکے آواز ہو یعنی جو کوئی غنیمت میں سے اونٹ خیانت کریگا قیامت کو وہ اوسکی گردن پر سوار ہو کر بڑا ہوا آویگا وہ شخص اے رسول
خدا کے فریاد رسی کر میری یعنی شفاعت کر میری پس کہونگا میں نہیں مالک ہوں میں واسطے تیرے کسی چیز کا یعنی نہیں دفع کر سکتا میں تجھ سے
عذاب اللہ کا تحقیق پہنچا دیا میں نے تجھکو شریعت نہ پاؤں میں تم میں سے کسیکو کہ آوے دن قیامت کے اس حال سے کہ اوسکی گردن پر گھوڑا
ہو واسطے اوسکے آواز ہو پس کہیگا اے رسول خدا کے فریاد رسی کر میری پس کہونگا میں نہیں مالک ہوں میں واسطے تیرے کسی چیز کا تحقیق پہنچا دیا میں نے تجھ کو

تجکو نصیحت تبلیغ کر چکا ہون ملونگا تم میں سے کسی کو قیامت کے دن کہ اوس کی گردن پر ہوگی بکری ممیاتی ہوئی اور کہے گا یا رسول اللہ فریاد رسی کر میری
پس کہونگا نہیں مالک ہون واسطے تیرے کچھ چیز کا تحقیق پہونچا چکا ہون میں تجکو نصیحت نہ پاؤن میں ایک تمھارا قیامت کے دن آوے
اوسکی گردن پر ہوگی جان نصیحت کی ایسی ہے کہ پکارتی ہوگی پس کہے گا یا رسول اللہ فریاد رسی کر میری پس
کہونگا میں نہیں مالک ہون واسطے تیرے کچھ تحقیق پہونچا چکا ہون میں تجکو نصیحت نہ پاؤن میں ایک تمھارا قیامت کے دن آوے
گردن پر اوس کی کپڑے ہلتے ہون پس کہے یا رسول اللہ فریاد رسی کر میری پس کہونگا میں نہیں مالک ہون واسطے تیرے کچھ
سونا چاندی کے پس کہے یا رسول اللہ فریاد رسی کر میری پس کہونگا نہیں مالک ہون واسطے تیرے کچھ چیز کا تحقیق پہونچا چکا ہون میں تجکو نصیحت
تمھارا قیامت کے دن گردن پر اوس کے ہوگا یا رسول اللہ فریاد رسی کر میری پس کہونگا نہیں مالک ہون واسطے تیرے
کچھ تحقیق پہونچا چکا ہون میں تجکو نصیحت یہ لفظ مسلم کے ہیں اور بخاری کے
وعن عمر قال لما کان یوم خیبر اقبل نفر من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا فلان شہید فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کلا انی رایتہ فی النار فی بردۃ غلہا قال الناس ہنیئا لہ الجنۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلا والذی نفسی
بیدہ ان الشملۃ التی اخذہا یوم خیبر من المغانم لم تصبہا المقاسم لتشتعل علیہ نارا فلما سمع ذلک الناس جاء
رجل بشراک او شراکین الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال شراک من نار او شراکان من نار متفق علیہ
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا ہدیہ بھیجا کسی شخص نے واسطے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک غلام کہا جاتا تھا اوسکو مدعم پس ناگاہ تھا
کجاوہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اتارتا ناگاہ پہونچا اوسکو تیر کہ پھینکنے والا اوسکا معلوم نہ تھا پس قتل کیا اوس تیر نے مدعم کو پس کہا لوگون نے
مبارک ہو واسطے اوسکے بہشت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہرگز نہیں قسم اوس
ذات کی کہ جان میری اوسکے ہاتھ میں ہے تحقیق وہ چادر کہ لی تھی اوسنے دن خیبر کے غنیمت میں سے کہ نہیں پہونچی تھی اوس چادر کو تقسیم بیچ
تقسیم کے البتہ شعلہ مارتی ہے وہ چادر اوس پر آگ ہو کر پس جب سنا یہ لوگون نے یعنی اصحاب نے
غنیمت میں لوگ کیا تھا کہ تقسیم نہیں ہوئی تھی لایا ایک شخص ایک تسمہ یا دو تسمے پاس پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے
پس فرمایا ایک تسمہ آگ سے یا دو تسمے ہیں آگ سے یعنی باعث عذاب آگ دوزخ کے اگرچہ تھوڑی چیز ہو نقل کیا بخاری
اور مسلم نے فائدہ ہے بیچ اس حدیث کے تہدید اوس شخص کو کہ جو چرا لیوے اور ہر چیز میں کہ متعلق ہو ساتھ اوسکے حقوق مسلمانون کے
اور بیت المال کے اور حقوق بندون کا وعن عبد اللہ بن عمرو قال کان علی ثقل النبی صلی اللہ علیہ وسلم
رجل یقال لہ کرکرۃ فمات فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہو فی النار فذہبوا ینظرون الیہ فوجدوا عباءۃ
قد غلہا رواہ البخاری اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہا تھا اسباب حضرت کے پر ایک شخص کہا جاتا تھا
اوسکو کرکرہ پس مر گیا وہ پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ دوزخ میں ہے پس گئے لوگ دیکھنے کو پایا ایک عبا
خیانت کیا تھا اوسکو غنیمت میں سے نقل کیا بخاری نے فائدہ ... بخاری کے ... حضرت کے
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ... غنیمت ... وعن ابن عمر قال کنا نصیب فی مغازینا
العسل والعنب فنأکلہ ولا نرفعہ ...

اونہوں نے وہ مال لے لیا یعنی غنیمت کا ف یہ ضرورتاً اور بغیر اجازت ہے کہ پاس تقسیم کے لیئے آنحضرت کے رواکھتے اونکو اور اتفاق کرتے ہیں علماء اوپر اسکے کہ جائز ہے غازیونکو کھانا طعام غنیمت میں سے پہلے تقسیم کے بقدر حاجت کے جب تک کہ دار الحرب میں رہیں ۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ اَصَبْتُ جِرَابًا مِّنْ شَحْمٍ یَّوْمَ خَیْبَرَ فَالْتَزَمْتُہٗ فَقُلْتُ لَا اُعْطِیْ الْیَوْمَ اَحَدًا مِّنْ ھٰذَا شَیْئًا فَالْتَفَتُّ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَبَسَّمُ اِلَیَّ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے عبداللہ بن مغفل سے کہا پہونچا میں ایک تھیلی کو کہ جسمیں چربی تھی خیبر کے دن پس اوٹھا لیا میں نے اوسکو اور چمٹا لیا اپنے سے اور کہا میں نے نہ دونگا آج کے دن کسیکو اس میں سے کچھ پس پھر کر دیکھا میں نے پس ناگہان پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم مسکراتے تھے طرف میرے یعنی اس فعل میرے سے نقل کیا بخاری و مسلم نے وَذُکِرَ حَدِیْثُ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ مَا اُعْطِیْکُمْ فِیْ بَابِ رِزْقِ الْوُلَاۃِ اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ کی کہ اول اوسکا یہ ہے ما اعطیکم بیچ باب رزق الولاۃ کے یعنی اور حاکموں کے وظیفے کا بیان ذکر کی ہے

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

فصل دوسری عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ فَضَّلَنِیْ عَلَی الْاَنْبِیَاءِ اَوْ قَالَ فَضَّلَ اُمَّتِیْ عَلَی الْاُمَمِ وَاَحَلَّ لَنَا الْغَنَائِمَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ روایت ہے ابی امامہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا تحقیق اللہ تعالی نے بزرگی دی مجکو انبیاء پر یا فرمایا بزرگی دی امت میری کو اوپر امتوں کے اور حلال کیں واسطے ہمارے غنیمتیں نقل کی یہ ترمذی نے

ف بسبب انبیاء پر بزرگی کا یہ ہے کہ اور بزرگیاں بھی دیں اور یہ بزرگی بھی دی کہ حلال کیں غنیمتیں ۔ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَئِذٍ یَعْنِیْ یَوْمَ حُنَیْنٍ مَنْ قَتَلَ کَافِرًا فَلَہٗ سَلَبُہٗ فَقَتَلَ اَبُوْ طَلْحَۃَ یَوْمَئِذٍ عِشْرِیْنَ رَجُلًا وَاَخَذَ اَسْلَابَھُمْ رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس دن یعنی دن حنین کے جو شخص کہ مارے کسی کافر کو پس اوسکے لیے ہے اسباب اوسکا پس قتل کیا ابو طلحہ نے اوس دن بیس شخصوں کو اور لیے اسباب اونکے نقل کی یہ دارمی نے ۔ وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِکِ الْاَشْجَعِیِّ وَخَالِدِ بْنِ الْوَلِیْدِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَضٰی فِی السَّلَبِ لِلْقَاتِلِ وَلَمْ یُخَمِّسِ السَّلَبَ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے عوف اور خالد بن الولید سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا اسباب مقتول کے کو قاتل کے واسطے ہے اور خمس نہ نکالا اوس اسباب میں سے یعنی جیسے کہ غنیمت میں سے نکالتے تھے نقل کی یہ ابوداؤد نے ۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ نَفَّلَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ بَدْرٍ سَیْفَ اَبِیْ جَھْلٍ وَکَانَ قَتَلَہٗ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہا حصہ سے زیادہ دی مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دن بدر کے تلوار ابوجہل کی اور تھے ابن مسعود کہ قتل کیا تھا ابوجہل کو نقل کی یہ ابوداؤد نے ف ابوجہل کو دو انصاریوں نے مارا تھا اور ابن مسعود بھی آپہنچے اور اوسکا سر کاٹ لیا اسی سبب سے اونکو یہ تلوار دی تھی اور اسکی تفصیل پہلے گذر چکی ہے ۔ وَعَنْ عُمَیْرٍ مَوْلٰی اٰبِی اللَّحْمِ قَالَ شَھِدْتُ خَیْبَرَ مَعَ سَادَاتِیْ فَکَلَّمُوْا فِیَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَکَلَّمُوْہُ اَنِّیْ مَمْلُوْکٌ فَاَمَرَ بِیْ فَقُلِّدْتُ سَیْفًا فَاِذَا اَنَا اَجُرُّہٗ فَاَمَرَ لِیْ بِشَیْءٍ مِّنْ خُرْثِیِّ الْمَتَاعِ وَعَرَضْتُ عَلَیْہِ رُقْیَۃً کُنْتُ اَرْقِیْ بِھَا الْمَجَانِیْنَ فَاَمَرَنِیْ بِطَرْحِ بَعْضِھَا وَحَبْسِ بَعْضِھَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اِلَّا اَنَّ رِوَایَتَہٗ اِنْتَھَتْ عِنْدَ قَوْلِہِ الْمَتَاعِ اور روایت ہے عمیر سے کہ غلام آبی اللحم کا ہے کہا حاضر ہوا میں غزوہ خیبر میں ساتھ مالکوں اپنے کے پس کلام کیا مالکوں نے میرے مقدمہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کلام کیا اونہوں نے حضرت سے یعنی معلوم کروایا حضرت کو یہ کہ میں مملوک ہوں پس حکم کیا مجکو کہ اوٹھالوں ہتیار اور ہوں ساتھ مجاہدوں کے پس پہنایا گیا میں تلوار یعنی ایک تلوار میری گردن میں ڈالدی پس ناگہان میں کھینچتا تھا اوسکو یعنی زمین پر بسبب صغر سن کے یا کوتہ قدی کے پس حکم کیا

آنحضرت نے میرے لیے بیٹھنے کے وقت تقسیم کرنے غنیمت کے ساتھ تھوڑی چیز غنیمت میں سے اور بیان کیا میں نے حضرت سے وہ جو ایک منتر کہ تھا میں پڑھا
اوسکو ہوا تو نہیں حکم کیا مجھکو ساتھ موقوف کرنے بعض منتر کے اور بند دینے بعض منتر کے نقل کیا یہ ترمذی اور ابوداؤد نے مگر تحقیق روایت ابوداؤد
کی تمام ہوئی نزدیک اسکے اس قول تک کے ف کلام کیا میرے مقدمہ میں یعنی میری تعریف کی یا عرض کیا اوسکو واسطے مجھکو سے لیے یعنی بخدمت کیلئے
اور ظاہر بعض کلمات منتر کے بت ہونگے یعنی بعضے کلمے جو کہ ساتھ ترک کرنے قبیح کے اور پڑھنے اچھوں کے وعن مجمع بن جاریۃ
قال قسمت خیبر علی اہل الحدیبیۃ فقسمہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثمانیۃ عشر سہما وکان الجیش
الفا وخمس مائۃ فیہم ثلثمائۃ فارس فاعطی الفارس سہمین والراجل سہما رواہ ابوداؤد وقال حدیث ابن عمر
اصح والعمل علیہ واتی الوہم فی حدیث مجمع انہ قال ثلثمائۃ فارس وانما کانوا مائتی فارس اور روایت ہے مجمع بن جاریہ سے
کہا بانٹی گئی خیبر یعنی غنیمت اوس کی اوپر اہل حدیبیہ کے پس تقسیم فرمایا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اٹھارہ حصے اور تھا لشکر
ایک ہزار اور پانسو آدمی ان کا اونمیں تین سو سوار تھے پس دیے سوار کو دو حصے اور پیادہ کو ایک حصہ نقل کیا یہ ابوداؤد نے اور کہا حدیث ابن عمر کی
صحیح تر ہے اور عمل اکثر ائمہ کا اوسی پر ہے اور آیا ہے وہم واقع ہوا ہے بیچ حدیث مجمع کے کہ اوسنے کہا تین سو سوار اور تھے وہ گروہ دو سو سوار
ف ساتھ اس حدیث مجمع کے دلیل پکڑی ہے اونھوں نے کہ سوار کو دو حصے دیتے ہیں جیسے کہ مذہب امام ابوحنیفہ کا ہے اسلیے کہ جب تین سو
سوار تھیں ہر سو کو دو دو حصے دیے تو چھ حصے گئے اور بارہ حصے باقی رہے پس ہر سو پیادوں کو ایک ایک حصہ دیا اور جو کہتے ہیں کہ سواروں کیلیے
تین تین حصے ہیں حساب درست نہیں بیٹھتا اسلیے کہ حصے سواروں کے اس تقدیر پر نو ہوتے ہیں اور حصے پیادوں کے بارہ پس سب حصے اکیس ہوئے
ہیں اور ابن عباس اور ابن عمر سے بھی مثل حدیث مجمع کے روایت کی ہے لیکن وہ کہتے ہیں کہ حدیث ابن عمر کی کہ ذکر ہو چکا ساتھ اسکے کہ سوار کے
تین حصے ہیں قوی تر اور ثابت تر ہے واللہ اعلم اور حنفیہ جواب اس حدیث پر عمل نہیں کرتے ہیں وجہ اوس کی اوپر مذکور ہو چکی ہے اور بیچ عدد اہل حدیث
کے روایات مختلف آئی ہیں ایک روایت میں ہے دو سو سوار اور سوار وعن حبیب بن مسلمۃ الفہری قال شہدت
النبی صلی اللہ علیہ وسلم نفل الربع فی البدأۃ والثلث فی الرجعۃ رواہ ابوداؤد اور روایت ہے حبیب بن مسلمہ سے
کہا حاضر ہوا میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حصہ زیادہ دیا چوتھائی بیچ ابتدا جہاد کے اور تہائی بیچ وقت پھرنے کے جہاد سے نقل کی یہ ابوداؤد نے
ف یعنے اگر واسطے ایک جماعت لشکر میں سے بیچ ابتداء سفر غزوہ کے اور مشغول ہوتے ہیں جنگ دشمن کے پہلے پہنچنے لشکر کے دیتے حضرت اونکو
چوتھائی مال غنیمت میں سے اور شریک کرتے اونکو ساتھ تمام لشکر کے بیچ تین ربع باقی کے اور جب پھرا لشکر جہاد سے اور ایک جماعت اونمیں سے
بیچ جنگ دشمن کے مشغول ہوئی تو دیتے اونکو تہائی مال غنیمت میں سے اور باقی میں اونکو ساتھ تمام لشکر کے شریک کرتے اسلیے کہ تردد اونکا جنگ
میں اور مشقت اور خطر وقت پھرنے کے زیادہ ہے کیونکہ ابتدا میں لشکر آتا ہوا اور مدد کرتا ہے بخلاف پھرنے کے کہ سب پھرتے ہیں اور اوس وقت میں جنگ کرنی
مشکل تر و سخت تر ہے اور حصہ زیادہ دیا بسبب سختی کے جو قتال میں ہے وعنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان ینفل الربع
بعد الخمس والثلث بعد الخمس اذا قفل رواہ ابوداؤد اور روایت ہے حبیب سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حصہ زیادہ دیتے چوتھائی بعد خمس
نکالنے کے یعنے ابتدا جہاد میں اور زیادہ دیتے تہائی بعد خمس نکالنے کے جس وقت کہ پھرتے جہاد سے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف اوپر کی حدیث میں جو ذکر کیا زیادہ دینا
چوتھائی کا ابتدا جہاد میں اور تہائی کا وقت پھرنے کے تو نہ بیان کیا کہ بعد خمس نکالنے کے دیتے تھے یا پہلے اوسکے سو یہاں بیان کر دیا کہ اول خمس نکالتے بعد اوس کے
چوتھائی یا تہائی دیتے اور پھر تقسیم کرتے تھے وعن ابی الجویریۃ الجرمی قال اصبت بارض الروم جرۃ حمراء فیہا دنانیر فی امرۃ معاویۃ وعلینا

رجل من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم من بني سليم يقال له معن بن يزيد فأتيته بها فقسمها بين المسلمين
وأعطاني منها مثل ما أعطى رجلا منهم ثم قال لولا أني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا نفل إلا بعد
الخمس لأعطيتك رواه أبو داود اور روایت ہے ابی الجویریہ جرمی سے کہا پایا میں نے زمین روم میں ایک ٹھلیا سرخ کہ اوس میں دینار
تھے بیچ زمانہ خلافت معاویہ کے اور تھا ہم پر حاکم ایک شخص صحابیوں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بنی سلیم سے کہا جاتا تھا اوسکو معن
بن یزید پس لایا میں اوسکے پاس ٹھلیا پس بانٹا اوسنے اون دیناروں کو درمیان مسلمانوں کے یعنی مجاہدوں کے اور دیا مجھکو اوسمیں سے مانند اوس
چیز کے کہ دیا ایک شخص کو انمیں سے یعنی برابر سب کے دیا پھر اوسنے کہا اگر نہ سنا ہوتا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے نہیں حصہ زیادہ دینا
مگر پیچھے خمس کے البتہ دیتا میں تجھکو یعنی زیادہ روایت کیا یہ ابو داود نے ف یعنی حضرت نے فرمایا کہ نفل یعنی زیادہ حصہ دینا غنیمت میں ہوتا ہے
اوس مال میں ہوگا جو باقی رہا خمس سے یعنی خمس نکالنے کے بعد
ہاں وعن أبي موسى الأشعري قال قدمنا فوافقنا رسول الله صلى الله عليه وسلم
حين افتتح خيبر فأسهم لنا أو قال فأعطانا منها وما قسم لأحد غاب عن فتح خيبر منها شيئا إلا لمن شهد معه إلا أصحاب
سفينتنا جعفر وأصحابه أسهم لهم معهم رواه أبو داود اور روایت ہے ابو موسی اشعری سے کہا آئے ہم یعنی حبشہ سے اور پایا ہم نے
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اوس وقت کہ فتح کیا خیبر کو پس حصہ دیا واسطے ہمارے یا کہا پس دیا ہمکو غنیمت خیبر میں سے اور نہیں تقسیم کیا واسطے
کسیکے کہ غائب تھا فتح خیبر سے اوس میں سے کچھ مگر واسطے اوس شخص کے کہ حاضر تھا ساتھ اونکے مگر ہماری کشتی والوں کو جعفر کو اور یاروں اونکے کو
حصہ دیا کشتی والوں کو ساتھ اونکے کہ حاضر تھے نقل کی یہ ابو داود نے ف ابو موسی یمن سے مکہ میں تشریف لائے اور اسلام لائے پھر ہجرت کر
حبشہ کو گئے اور جعفر بن ابی طالب اور اور صحابی بھی وہاں ہجرت کر گئے تھے جب اونھوں نے خبر حضرت کی ہجرت کی سنی تو کشتی میں بیٹھ کر سب
روانہ مدینہ کو ہوئے اور حضرت کی خدمت میں پہنچے جبکہ فتح کیا خیبر کو اور بعضے کہتے ہیں کہ حصہ دینا اونکو اس سبب سے تھا کہ اونکا پہنچنا قبل تقسیم کے
تھا اگرچہ بعد از قتال کے تھا اور یہ دلیل ہے اونکی جو کہتے ہیں کہ جو کوئی حاضر ہوا اوس وقت میں شریک ہوتا ہے جیسا کہ ایک قول شافعی کا ہے
اور امام صاحب کا یہ مذہب ہے کہ کہتے ہیں کہ حصہ دینا ساتھ رضا غانمین کے تھا اور یہ قول ظاہر تر ہے وعن يزيد بن خالد أن رجلا من أصحاب
رسول الله صلى الله عليه وسلم توفي يوم خيبر فذكروا لرسول الله صلى الله عليه وسلم فقال صلوا على صاحبكم فتغيرت
وجوه الناس لذلك فقال إن صاحبكم غل في سبيل الله ففتشنا متاعه فوجدنا خرزا من خرز يهود لا يساوي درهمين
رواه مالك وأبو داود والنسائي اور روایت ہے یزید بن خالد سے کہ ایک شخص صحاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سے وفات کیا اوس نے
خیبر کے دن پس ذکر کیا صحابہ نے واسطے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی خبر مرنے اوسکے کی پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھو اپنے یار پر یعنی
میں نہیں نماز پڑھتا اوسکے جنازہ کی پس متغیر ہوئے چہرے لوگوں کے سبب اوسکے یعنی سبب نماز نہ پڑھنے حضرت کے لوگ سبب پوچھنے لگے پس
فرمایا کہ تحقیق یار تمہارے نے خیانت کی بیچ راہ اللہ کے یعنی مال غنیمت میں سے پس تلاش کیا ہمنے اسباب اوسکا پس پائے ہمنے بیچ اوسکے منکے
یہودیوں کے منکوں سے کہ نہ برابر تھے دو درہم کے یعنی قیمت اونکی دو درہم نہ ہوتی تھی نقل کی یہ مالک اور ابو داود اور نسائی نے
وعن عبد الله بن عمرو قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا أصاب غنيمة أمر بلالا فنادى في الناس
فيجيئون بغنائمهم فيخمسه ويقسمه فجاء رجل يوما بعد ذلك بزمام من شعر فقال يا رسول الله هذا فيما

كُنَّا أَصَبْنَاهُ مِنَ الْغَنِيمَةِ قَالَ أَسَمِعْتَ بِلَالًا نَادَى ثَلَاثًا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا مَنَعَكَ أَنْ تَجِيءَ بِهِ فَاعْتَذَرَ قَالَ كُنْ أَنْتَ تَجِيءُ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَلَنْ أَقْبَلَهُ عَنْكَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہا تھے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم جسوقت پہونچتے غنیمت کو [illegible] تو حکم فرماتے بلال کو پس ندا کرتے بلال لوگوں میں پس لاتے لوگ غنیمتیں اپنی پس [illegible] اوسمیں سے نکالتے اور تقسیم کرتے اوسکو یعنی مال غنیمت کو درمیان مجاہدوں کے پس لایا ایک شخص بعد اوسکے [illegible] ایک مہار بالوں کی [illegible] یا رسول اللہ [illegible] غنیمت میں سے ہم کو [illegible] فرمایا کیا سنا تھا تونے بلال کو پکارتے ہوئے تین بار کہا ہاں فرمایا پس کس چیز نے منع کیا تجھکو کہ لاتا تو اوسکو پس عذر کیا اوس شخص نے [illegible] فرمایا رہو تو [illegible] اسیطرح لاویگا تو اوسکو دن قیامت کے پس ہرگز نہ قبول کرونگا میں اوسکو تجھسے نقل کی یہ ابوداود نے ف حضرت [illegible] اوسکو اسلیے نہ قبول کیا کہ اوسمیں سب مجاہدوں کا حق تھا اور وہ متفرق ہوگئے تھے مشکل تھا ہر ایک کا حصہ پہنچانا [illegible]

وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ حَرَّقُوا مَتَاعَ الْغَالِّ وَضَرَبُوهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے نقل کی اپنے باپ سے یعنی شعیب سے اور شعیب نے نقل کی اپنے دادا سے یعنی عبداللہ بن عمرو سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر نے اور عمر نے جلا دیا اسباب خیانت کرنیوالے کا غنیمت میں سے اور مارا اوسکو نقل کی یہ ابوداود نے ف مارا اوسکو [illegible] بعض علما نے مانند امام احمد بن حنبل وغیرہ کے عمل کیا ہے اس حدیث پر [illegible] اسباب [illegible] جلایا جاوے [illegible] اور [illegible] خیانت کی [illegible] لیکن تعزیر [illegible]

وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ يَكْتُمْ غَالًّا فَإِنَّهُ مِثْلُهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہا کہ تھے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے جو شخص کہ چھپاوے خیانت خیانت کرنیوالے کی [illegible] اظہار اوسکا [illegible] خیانت کی [illegible] تحقیق وہ مانند خیانت کرنیوالے کے ہے گناہ میں نقل کی یہ ابوداود نے وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شِرَى الْمَغَانِمِ حَتَّى تُقْسَمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابی سعید سے کہا منع فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے خریدنے غنیمت [illegible] سے پہلے اوس سے کہ تقسیم کیا جاوے یعنی بسبب عدم ملکیت کے نقل کی یہ ترمذی نے وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ تُبَاعَ السِّهَامُ حَتَّى تُقْسَمَ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہے ابی امامہ سے نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ منع کیا یہ کہ بیچے جاویں حصے یہانتک کہ تقسیم کیے جاویں نقل کی یہ دارمی نے ف یعنی اگر کوئی اپنا حصہ بیچنا چاہے تقسیم سے پہلے تو جائز نہیں بسبب عدم ملک کے [illegible] قسمت میں [illegible]

وَعَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ هَذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ أَصَابَهُ بِحَقِّهِ بُورِكَ لَهُ فِيهِ وَرُبَّ مُتَخَوِّضٍ فِيمَا شَاءَتْ بِهِ نَفْسُهُ مِنْ مَالِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ لَيْسَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا النَّارُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے خولہ بنت قیس سے کہا کہ سنا میں نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تحقیق یہ مال سبز ہے شیریں یعنی [illegible] اچھا معلوم ہوتا ہے [illegible] پس جو شخص کہ پہونچا اوسکو ساتھ حق اوسکے کے یعنی بوجہ حلال برکت دیجاتی ہے واسطے اوسکے بیچ اوسکے اور بہت سے تصرف کرنیوالے ہیں [illegible] جو چاہے اوسکو نفس اوسکا مال اللہ کے سے اور رسول اوسکے سے [illegible] نہیں واسطے اوسکے دن قیامت کے مگر آگ نقل کی یہ ترمذی نے وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَفَّلَ سَيْفَهُ ذَا الْفَقَارِ يَوْمَ بَدْرٍ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَهْ وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ وَهُوَ الَّذِي رَأَى فِيهِ الرُّؤْيَا يَوْمَ أُحُدٍ

اور روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لے لی تلوار اپنی جسکا نام ذوالفقار تھا دن بدر کے نقل کی یہ روایت ابن ماجہ نے اور زیادہ کیا ترمذی نے اور وہ تلوار وہ ہے کہ دیکھا تھا حضرت نے خواب میں بیچ اسکے دن احد کے ف حضرت نے تلوار لی بطور نفل کے علاوہ اپنے حصہ غنیمت میں سے کہ یہ بات اونکو سوا حضرت کے جائز تھی اور ذوالفقار مالک تھی منبہ بن حجاج کی کہ قتل کیا گیا وہ غزوہ بدر میں پس لیا وہ حصہ سے لیا حضرت نے اونکو اور کہتے ہیں ذوالفقار نہیں رہا پاس ہی حضرت کے اور تلوار بہن حضرت کی اور قاموس میں لکھا ہے کہ وہ مالک تھی عاص بن منبہ کی کہ دن بدر کے وہ کافر مارا گیا پھر حضرت نے بخشی وہ تلوار حضرت علی کو اور ذوالفقار اوسکو اسلئے کہتے ہیں کہ فقار کہتے ہیں مہروں پشت کو اور اوس تلوار کی پشت میں مہرے تھے اوسکا اور خواب یہ تھا کہ آنحضرت نے ہلایا ذوالفقار کو پس ٹوٹ گئی وہ درمیان میں سے پھر ہلایا دوسری بار پس ہوگئی جیسا تھی پس تعبیر ہوئی اسی ساتھ شکست کے کہ واقع ہوئی اور آخر فتح ہوئی ہے وعن رویفع بن ثابت ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فلا يركب دابة من فيء المسلمين حتى اذا اعجفها ردها فيه ومن كان يؤمن بالله واليوم الآخر فلا يلبس ثوبا من فيء المسلمين حتى اذا اخلقه رده فيه رواه ابو داود اور روایت ہے رویفع بن ثابت سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ ایمان رکھتا ہو ساتھ اللہ کے اور دن آخرت کے پس نہ سوار ہو کسی جانور پر غنیمت مسلمین میں سے یعنی غنیمت تقسیم ہونے سے بغیر ضرورت کے یہانتک کہ جسوقت دبلا کرے اوسکو پھیر دے اوسکو غنیمت میں اور جو شخص کہ ایمان رکھتا ہو اللہ پر اور دن آخرت پر پس نہ پہنے کپڑا غنیمت مسلمین میں سے بغیر ضرورت یہانتک کہ جسوقت پرانا کرے اوسکو پھیر دے اوسکو غنیمت میں نقل کی یہ ابوداود نے ف اور یہی حکم ہے ہتھیار کا بغیر ضرورت سوار ہونا باعث دبلا پن کا ہو تو نہیں منع مطلقاً سوار ہونیکا لیکن یہ اوس میں ہے کہ بطریق عادت کے فرمایا کہ سوار ہونا باعث دبلاپن کا ہوا کرتا ہے وعن محمد بن ابی المجالد عن عبد اللہ بن ابی اوفی قال قلت هل كنتم تخمسون الطعام في عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اصبنا طعاما يوم خيبر وكان الرجل يجيء فيأخذ منه مقدار ما يكفيه ثم ينصرف رواه ابو داود اور روایت ہے محمد بن ابی المجالد سے نقل کی عبد اللہ بن ابی اوفی سے کہ کہا کہا میں نے کیا تھے تم پانچواں حصہ نکالتے طعام کا بیچ زمانے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا پہنچے ہم طعام کو دن خیبر کے اور تھا ایک شخص آتا پس لیتا طعام سے مقدار اوس چیز کے کہ کفایت کرتا اوسکو پھر پھرتا نقل کی یہ ابوداود نے ف پانچواں حصہ نکالتے تھے اونسے یعنی کیا تقسیم خمس ہوتے تھے یا جو کچھ کہ جنس طعام سے ہو غنائم میں ہوتا تھا یا یہ کہ جو کوئی چاہتا تھا اوس میں تصرف کرتا تھا اور جواب کا مطلب یہ ہے کہ طعام سے خمس نہ لینا چاہیے لیکن چاہیے کہ لیوے بھی قدر کفایت کے وعن ابن عمر ان جیشا غنموا فی زمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طعاما وعسلا فلم يؤخذ منهم الخمس رواه ابو داود اور روایت ہے ابن عمر سے کہ ایک لشکر نے غنیمت پائی بیچ زمانہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طعام اور شہد پس نہ لیا گیا اونسے پانچواں حصہ یعنی اوس چیز کو کھایا اور روایت نقل کی یہ ابوداود نے وعن القاسم مولى عبد الرحمن عن بعض اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم قال كنا ناكل الجزور في الغزو ولا نقسمه حتى ان كنا لنرجع الى رحالنا واخرجتنا منه مملوءة رواه ابو داود اور روایت ہے قاسم سے کہ آزاد کیا ہوا عبد الرحمن کا ہے نقل کی بعض اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ تھے ہم کھاتے اونٹ جہاد میں اور نہ تقسیم کرتے تھے اوسکو یہانتک کہ البتہ پھرتے ہم طرف ڈیروں اپنے کے اور تھیلے ہمارے بھرے ہوتے گوشت سے نقل کی یہ ابوداود نے ف [illegible]

میں سے اور نکالا دین نادرست اسلیے کہ ضرورۃ واقع ہوئی اور اباحت کرتی وہ دارالحرب میں باعتبار ضرورۃ کے تھی اور جسکے ساتھ زائد ہو طعام یا گھاس تو واجب
ہے پھیرنا اوسکا طرف غنیمت کے جبکہ تقسیم ہوئی ہو دارالحرب میں اگرچہ نفع اوٹھایا ہو ع وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ أَدُّوا الْخِيَاطَ وَالْمِخْيَطَ وَإِيَّاكُمْ وَالْغُلُولَ فَإِنَّهُ عَارٌ عَلَى أَهْلِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَرَوَاهُ
النَّسَائِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ ۔ اور روایت ہے عبادہ بن صامت سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے کہتے ادا
کرو تاگا اور سوئی یعنے مال غنیمت میں سے اسقدر بھی نہ چھپا رکھو اور بچو تم خیانت کرنے سے یعنے غنیمت میں یا مطلق اسلیے کہ تحقیق خیانت کرنا
عار ہوگا خیانت کرنیوالوں پر دن قیامت کے نقل کیا یہ دارمی نے اور نقل کیا نسائی نے عمرو بن شعیب سے اونہوں نے اپنے باپ سے اونہوں نے اپنے دادا سے
وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ دَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَعِيرٍ فَأَخَذَ وَبَرَةً مِنْ سَنَامِهِ
ثُمَّ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَيْسَ لِي مِنْ هَذَا الْفَيْءِ شَيْءٌ وَلَا هَذَا وَرَفَعَ إِصْبَعَهُ إِلَّا الْخُمُسَ وَالْخُمُسُ مَرْدُودٌ عَلَيْكُمْ فَأَدُّوا
الْخِيَاطَ وَالْمِخْيَطَ فَقَامَ رَجُلٌ فِي يَدِهِ كُبَّةٌ مِنْ شَعْرٍ فَقَالَ أَخَذْتُ هَذِهِ لِأُصْلِحَ بِهَا بَرْذَعَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَمَّا مَا كَانَ لِي وَلِبَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَهُوَ لَكَ فَقَالَ أَمَّا إِذْ بَلَغَتْ مَا أَرَى فَلَا أَرَبَ لِي فِيهَا وَنَبَذَهَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے نقل کی انہوں نے اپنے باپ سے اونہوں نے نقل کی اپنے دادا سے کہا نزدیک ہوئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک اونٹ کے
پس لی پشم اوسکی اوسکے کوہان میں سے پھر فرمایا اے لوگو تحقیق شان یہ ہے کہ نہیں واسطے میرے اس مال فئی میں سے کچھ اور نہ یعنے پشم کو اور اوٹھایا
اونگلی اپنی یعنی جس انگلی پر پشم رکھی تھی اوسکو اوٹھایا لوگونکے دکھانیکے لیے مگر خمس اور خمس بھی تمہیں پر خرچ کیا جاتا ہے یعنے تمہارے مصالح میں تقسیم
ہوتا ہے اور کہا پس ادا کرو تاگا اور سوئی کو پس کھڑا ہوا ایک شخص کہ اوسکے ہاتھ میں ایک گولا تھا بالونکا پس کہا کہ لیا تھا میں نے اوسکو
درست کروں میں ساتھ اوسکے پالان اپنے کی جھول کو پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ چیز جو کہ ہو واسطے میرے اور واسطے اولاد عبدالمطلب کے پس وہ تجھے
پہنچی یعنے جو چیز کہ ہمارے حصہ کی ہو سو معاف کیا میں نے اوسکو تیرے لیے اور جو کچھ کہ اور مجاہدوں کے حصے کا ہو تو وہ بخشوا لے ان سے پس کہا اوس شخص نے
جس وقت کہ پہنچی یہ چیز اس حد کو کہ گناہ کو دیکھتا ہوں میں پس نہیں حاجت مجھکو اوسکی اور پھینک دیا اوس رسی کو نقل کیا یہ ابوداؤد نے وَعَنْ
عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بَعِيرٍ مِنَ الْمَغْنَمِ فَلَمَّا سَلَّمَ أَخَذَ وَبَرَةً مِنْ جَنْبِ الْبَعِيرِ ثُمَّ قَالَ
وَلَا يَحِلُّ لِي مِنْ غَنَائِمِكُمْ مِثْلُ هَذَا إِلَّا الْخُمُسُ وَالْخُمُسُ مَرْدُودٌ فِيكُمْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ۔ اور روایت ہے عمرو بن عبسہ سے کہا
نماز پڑھائی ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف ایک اونٹ کے کہ تھا غنیمت میں کا یعنے اوسکو سترہ کیا پس جبکہ سلام پھیرا لی پشم
اونٹ کی پسلی سے پھر فرمایا نہیں حلال ہے واسطے میرے تمہاری غنیمتوں میں سے مانند اسکے مگر پانچواں حصہ اور پانچواں حصہ بھی خرچ کیا
جاتا ہے بیچ حاجتوں تمہاری کے نقل کیا یہ ابوداؤد نے ف پہلو سے یعنی کوہان کی ایک جانب سے پس ہوگا قصہ متعدد
وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ لَمَّا قَسَمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهْمَ ذَوِي الْقُرْبَى بَيْنَ بَنِي هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ
أَتَيْتُهُ أَنَا وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ هَؤُلَاءِ إِخْوَانُنَا مِنْ بَنِي هَاشِمٍ لَا نُنْكِرُ فَضْلَهُمْ لِمَكَانِكَ الَّذِي وَضَعَكَ اللهُ
مِنْهُمْ أَرَأَيْتَ إِخْوَانَنَا مِنْ بَنِي الْمُطَّلِبِ أَعْطَيْتَهُمْ وَتَرَكْتَنَا وَإِنَّمَا قَرَابَتُنَا وَقَرَابَتُهُمْ وَاحِدَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا بَنُو هَاشِمٍ وَبَنُو الْمُطَّلِبِ شَيْءٌ وَاحِدٌ هَكَذَا وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَفِي
رِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ وَالنَّسَائِيِّ نَحْوُهُ وَفِيهِ أَنَا وَبَنُو الْمُطَّلِبِ لَا نَفْتَرِقُ فِي جَاهِلِيَّةٍ وَلَا إِسْلَامٍ

وَإِنَّمَا قَسَمَ لَهُمْ شَيْئًا وَاحِدًا وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ۔ روایت ہے جبیر بن مطعم سے کہا جب تقسیم کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حصہ ذوی القربیٰ کا کہ قرآن مجید میں حصہ انکا خمس آیا ہے درمیان بنی ہاشم اور بنی المطلب کے حاضر ہوا میں حضرت کے پاس اور عثمان بن عفان بھی پس کہا ہم نے یا رسول اللہ یہ بھائی ہمارے بنی ہاشم میں سے نہیں انکار کرتے ہم بزرگی اونکی کا بسبب جگہ آپکے کہ پیدا کیا آپکو اللہ تعالیٰ نے بنی ہاشم میں سے پس وہ فضل رکھتے ہیں بسبب ہونے اونکے قریب تر آپ سے بہ نسبت ہمارے اسلیے کہ بیٹے ہیں اور بھائی انکے ایک ہیں کہ وہ ہاشم ہیں اگرچہ جد ہمارے اور جد اونکے بھی ایک ہیں یعنی عبد مناف خبر دیجیے ہمکو سبب اسکے کہ دیا آپ نے بھائیوں ہمارے کو یعنی بنی المطلب کو اور چھوڑا آپ نے ہمکو یعنی خمس میں جو ذوی القربیٰ کا حصہ ہے اور ہمیں سے آپ نے ہمکو محروم کیا اور سوا اسکے نہیں کہ قرابت ہماری یعنی بنی نوفل کی کہ جبیر انہیں میں سے تھے اور بنی عبد شمس کی کہ عثمان انہیں میں سے تھے اور قرابت اونکی یعنی بنی عبد المطلب کی ایک ہی ہے اسلیے کہ باپ اونکے بھائی ہاشم کے ہیں اور باپ ہمارے بھی اسی طرح پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سوا اسکے نہیں کہ بنی ہاشم اور بنو مطلب ایک ہیں مطلب ہے اور ملائی کیں انگلیاں ایک ہاتھ کی دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں نقل کی یہ شافعی نے اور بیچ روایت ابی داؤد اور نسائی کی مانند اسکے اور انہیں یوں کہا کہ ہم اور بیٹے مطلب کے نہیں جدا ہوئے جاہلیت میں اور نہ اسلام میں اور سوا اسکے نہیں کہ ہم اور وہ ایک چیز ہیں اور ملائی کیں ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ إِنِّي لَوَاقِفٌ فِي الصَّفِّ يَوْمَ بَدْرٍ فَنَظَرْتُ عَنْ يَمِينِي وَشِمَالِي فَإِذَا أَنَا بِغُلَامَيْنِ مِنَ الْأَنْصَارِ حَدِيثَةٍ أَسْنَانُهُمَا تَمَنَّيْتُ أَنْ أَكُونَ بَيْنَ أَضْلَعَ مِنْهُمَا فَغَمَزَنِي أَحَدُهُمَا فَقَالَ أَيْ عَمِّ هَلْ تَعْرِفُ أَبَا جَهْلٍ قُلْتُ نَعَمْ مَا حَاجَتُكَ إِلَيْهِ يَا ابْنَ أَخِي قَالَ أُخْبِرْتُ أَنَّهُ يَسُبُّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَئِنْ رَأَيْتُهُ لَا يُفَارِقُ سَوَادِي سَوَادَهُ حَتَّى يَمُوتَ الْأَعْجَلُ مِنَّا فَتَعَجَّبْتُ لِذٰلِكَ قَالَ وَغَمَزَنِي الْآخَرُ فَقَالَ لِي مِثْلَهَا فَلَمْ أَنْشَبْ أَنْ نَظَرْتُ إِلَى أَبِي جَهْلٍ يَجُولُ فِي النَّاسِ فَقُلْتُ أَلَا تَرَيَانِ هٰذَا صَاحِبُكُمَا الَّذِي سَأَلْتُمَانِي عَنْهُ قَالَ فَابْتَدَرَاهُ بِسَيْفَيْهِمَا فَضَرَبَاهُ حَتَّى قَتَلَاهُ ثُمَّ انْصَرَفَا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَاهُ فَقَالَ أَيُّكُمَا قَتَلَهُ فَقَالَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا أَنَا قَتَلْتُهُ فَقَالَ هَلْ مَسَحْتُمَا سَيْفَيْكُمَا فَقَالَا لَا فَنَظَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى السَّيْفَيْنِ فَقَالَ كِلَاكُمَا قَتَلَهُ وَقَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَلَبِهِ لِمُعَاذِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ وَالرَّجُلَانِ مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ وَمُعَاذُ بْنُ عَفْرَاءَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

روایت ہے عبد الرحمن بن عوف سے کہا تحقیق میں البتہ کھڑا تھا صف جنگ میں دن جنگ بدر کے پس دیکھا میں نے داہنی جانب اور بائیں جانب اپنے پس ناگہاں میں تھا درمیان دو لڑکوں انصار کے کہ نوعمر تھے پس آرزو کی میں نے یہ کہ ہوتا میں درمیان دو شخصوں قوی تر اور دلیر تر کے ان دونوں جوانوں سے یعنی حقیر جانا اونکو شجاعت میں کہ یہ نوجوان اور ناآزمودہ کار ہیں مبادا بھاگ جاویں اور مجکو بھی معیوب کریں پس چبھویا مجکو ایک نے اون دونوں میں سے اور کہا اے چچا کیا تو پہچانتا ہے ابوجہل کو کہ کون سا ہے اور کہاں ہے کہا میں نے ہاں کیا کام ہے تجکو پاس اسکے اے بھتیجے میرے کہا خبر دیا گیا ہوں میں یہ کہ تحقیق وہ برا کہتا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قسم ہے اوس ذات کی کہ جان میری بیچ ہاتھ اسکے ہے اگر دیکھوں میں اوسکو نہ جدا ہوگا بدن میرا بدن اوسکے سے یہاں تک کہ مرے جو بہت جلد ہے ہم میں سے یعنی جسکی موت پہلے آئی ہو پس وہ پہلے مرے گا میں یا وہ کہا عبد الرحمن نے تعجب کیا میں نے سبب اس گفتگو اونکے کے کہ بہت جرات و شجاعت اور محبت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رکھتے ہیں کہا عبد الرحمن نے اور چبھویا مجکو دوسرے نے اور کہا مانند اسکے پس نہ ٹھیرا میں یعنی بعد اسکے دیر نہ ہوئی یہاں تک کہ دیکھا میں نے طرف ابوجہل کے کہ پھرتا تھا لوگوں میں پس کہا میں

[illegible]

میں نے ان دونوں لڑکوں کو کیا نہیں دیکھتے تم وہ شخص کہ جو پھرتا ہے یہ وہ ہے یار تمہارا کہ پوچھتے تھے تم مجھ سے حال اوسکا پس دیکھا ابوجہل ہی ہے کہا عبد الرحمن نے
پس جلدی کی دونوں لڑکوں نے ابوجہل کی طرف ساتھ تلواروں اپنی کے پس مارا اوسکو یہانتک کہ قتل کیا اوسکو پھر پھرے دونوں طرف پیغمبر خدا صلے اللہ
علیہ وسلم کے اور خبر دی آنحضرت کو پس فرمایا کس نے تم دونوں میں سے قتل کیا اوسکو پس کہا ہر ایک نے دونوں میں سے کہ میں نے قتل کیا اوسکو پس
فرمایا کیا پونچھ ڈالیں ہیں تم نے اپنی تلواریں پس کہا انہوں نے نہیں پس دیکھا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے طرف دونوں تلواروں کے پس فرمایا تم دونوں نے قتل کیا اوسکو
اور حکم کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ اسباب ابوجہل کے واسطے معاذ بن عمرو بن جموح کے اور وہ دونوں شخص کہ قتل کیا تھا انہوں نے ابوجہل کو معاذ بن عمرو بن جموح
اور معاذ بن عفراء تھے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اور صحیح بخاری میں ہے کہ معوذ بن عفراء ساتھ واو مکسورہ مشددہ کے اور حدیث آئندہ میں آویگا کہ ابوجہل کو دو
بیٹوں عفراء کے نے ... اور یہی معلوم ہوتا ہے کہ ایک تھا بیٹا عفراء کا تو جواب اوسکا یہ ہے کہ وہ دونوں ایک ماں سے تھے کہ نام اوسکا عفراء تھا اور باپ دونوں کے مختلف یعنی
ایک بیٹے عمرو کے تھے کہ نام جموح ہے اور باپ دوسرے کا ... اور تھا پس ایک نسبت کیا گیا باپ کیطرف اور دوسرا ماں کی طرف اور قسطلانی نے لکھا ہے کہ دونوں
بیٹے ... عفراء کا ہے اور اس مقام میں دو شبہ ہیں اور وارد ہوتے ہیں ایک تو یہ کہ حضرت نے فرمایا کہ تم دونوں نے مارا ہے پھر تخصیص ایک کے ساتھ
دینے اسباب کی کیا ہے جواب یہ ہے کہ شبہ دونوں شریک ہوئے مارنے میں ولیکن بیٹے ... نے سست کیا اور چلنے پھرنے سے باز رکھا اور ایک ہوا اور دوسرا بھی
اگر زخم پہنچایا ہو تو مستحق اسباب کا وہی ہوا کہ جسنے سست کیا اور چلنے پھرنے سے باز رکھا اور فرمانا حضرت کا کہ دونوں نے قتل کیا ہے اور خوش کرنے کو
تھا اور شبہ دوسرا یہ ہے فصل دوسری کے حدیث ابن مسعود کی میں گذرا کہ حضرت نے نفل دی مجھکو شمشیر ابوجہل کی اور یہی آیا ہے کہ ابن مسعود نے مارا ابوجہل کو
پس جواب اوسکا کیا ہے جواب یہ ہے کہ ابن مسعود نے پائی ابوجہل میں رمق پس کاٹا سر اوسکا پس دی حضرت نے ایک چیز اسباب میں سے کہ وہ شمشیر تھی
اور بعضے ... مالکیہ نے نقل کیا گیا ہے کہ امام مختار ہے اسباب میں جو چاہے سو کرے اور جسکو چاہے دیوے اور اس قول پر جسکا ... دونوں نکل گئے

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ مَنْ يَنْظُرُ لَنَا مَا صَنَعَ اَبُوْ جَهْلٍ فَانْطَلَقَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ
فَوَجَدَهٗ قَدْ ضَرَبَهُ ابْنَا عَفْرَاءَ حَتّٰى بَرَدَ قَالَ فَاَخَذَ بِلِحْيَتِهٖ فَقَالَ اَنْتَ اَبُوْ جَهْلٍ فَقَالَ وَهَلْ فَوْقَ رَجُلٍ قَتَلْتُمُوْهُ وَفِیْ رِوَايَةٍ
قَالَ فَلَوْ غَيْرُ اَكَّارٍ قَتَلَنِیْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دن بدر کے کون شخص ہے کہ دیکھے واسطے
ہمارے کہ کیا کیا ابوجہل نے پس گئے ابن مسعود پس پایا ابوجہل کو کہ مارا تھا اوسکو دونوں بیٹوں عفراء کے نے
یہانتک کہ ٹھنڈا ہو گیا یعنی قریب المرگ ہوا کہا انس نے پس پکڑی ابن مسعود نے ڈاڑھی ابوجہل کی اور کہا تو ابوجہل ہے پس کہا ابوجہل نے کیا تو
زیادہ ہے اوس شخص سے کہ قتل کیا تمنے اوسکو یعنی زیادہ وہ شخص ہے کوئی نہیں کہ قتل کیا تمنے اوسکو یعنی مجھ سے زیادہ قریش میں کوئی بڑے
مرتبہ کا نہیں ہے اور ایک روایت میں ہے کہ کہا اگر غیر زمیندار مارتے مجھکو تو بہت بہتر ہوتا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی افسوس ہے
مجھے قتل کرنے تمہارے مجھکو سوائے اسکے کہ ماننے والے ہیں زراعت کرنیوالے ہیں پس اگر غیر انکے قتل کرتے مجھکو تو خوب تھا
... اشارہ کیا ابوجہل نے ساتھ اسکے طرف بیٹوں عفراء کے کہ جنہوں نے قتل کیا تھا اوسکو اور وہ دونوں انصار میں سے تھے اور انصار
صاحب کھیتیوں اور کھجوروں کے تھے ؛ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ اَعْطٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا وَاَنَا
جَالِسٌ فَتَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ رَجُلًا هُوَ اَعْجَبُهُمْ اِلَیَّ فَقُمْتُ فَقُلْتُ مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ وَاللّٰهِ
اِنِّیْ لَاَرَاهُ مُؤْمِنًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ مُسْلِمًا ذَكَرَ ذٰلِكَ سَعْدٌ ثَلٰثًا وَاَجَابَهٗ بِمِثْلِ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ
اِنِّیْ لَاُعْطِی الرَّجُلَ وَغَيْرُهٗ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْهُ خَشْيَةَ اَنْ يُكَبَّ فِی النَّارِ عَلٰى وَجْهِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِیْ رِوَايَةٍ

بِهِمَا فَقَالَ الزُّهْرِيُّ فَنُرٰى أَنَّ الْإِسْلَامَ الْكَلِمَةُ وَالْإِيمَانَ الْعَمَلُ الصَّالِحُ اور روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہ کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بخشا مال ایک جماعت کو اس حال میں کہ سعد بیٹھا ہوا تھا پس چھوڑا ان میں سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو وہ تمام لوگوں میں میرے نزدیک بہت پسند تھا پس کہا میں نے یا رسول اللہ کیا سبب ہے آپ نے فلانے کو چھوڑا قسم ہے خدا کی تحقیق میں گمان کرتا ہوں اسکو مومن یعنی صادق پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بلکہ کہو جانتا ہوں میں اسکو مسلمان کہا سعد نے اس کلام کو تین بار اور جواب دیا حضرت نے اسکو اسی طرح اس کلام اول کے پھر فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق میں دیتا ہوں ایک شخص کو اور حالانکہ غیر اس کا زیادہ پیارا ہے نزدیک میرے اس شخص سے بخوف اسکے کہ اوندھا ڈالا جائے وہ شخص دوزخ میں منہ کے بل نقل کی یہ بخاری و مسلم نے اور ایک روایت بخاری اور مسلم کی میں یوں آیا ہے کہ سعد نے بھی پس جانتا ہوں میں اور اعتقاد رکھتا ہوں کہ اسلام کلمہ ہے یعنی شہادت کا پڑھنا اور ایمان عمل صالح ہے جو کہ شامل ہے عمل قلبی کو کہ وہ تصدیق ہے صرف بلکہ کہو جانتا ہوں میں اسکو مسلمان یعنی ایمان تو مخفی ہے کہ تعلق رکھتا ہے دل اور باطن سے تصدیق سے اور اطلاع اس پر ممکن نہیں لیکن اسلام کی عبادت انقیاد و اطاعت ظاہری ہے تحقیق پس کہو میں جانتا ہوں اسکو مسلمان مقصود آنحضرت کا سوا اسکے اور اعتراض تھا سعد پر اسکے حکم میں جہت لا ہے یعنی بغیر مستحق مال کا دیا اور مستحق کو نہ دیا اور بات کی اور دعوی کیا ایمان حقیقی کا اور اس شخص کا اور خوف کے سبب اسکے دینے مال کی وجہ لازم نہیں آتی محبت تفضیل اور لازم نہیں کہ عطا بحسب فضل و رتبہ کے ہو بلکہ دیا جاتا ہے کبھی بسبب ضعف ایمان اور تالیف قلب کے تا خاتمہ اور کفر میں نہ پڑے پس بیان کیا سبب سوال کرنے کے ساتھ بیان اسکے کے سعد نے ذکر ساتھ اسکے مومن کا اہل الایمان کی تا یقین کرنا اسکا اسکے حکم نہیں اور اسلام کلمہ ہے الزہری شبہ ہوتا ہے کہ ظاہر یہ تھا کہ اسلام عمل صالح اور انقیاد و احکام ہے اور ایمان تصدیق ہے لیکن بنا اوپر کہتا ہے کہ اسلام کے اور اقرار کافی تھا یہ حکم کرنے کے ساتھ اسلام ظاہر کے اور اعمال صالحہ شریعت میں ایمان کا مدار اور ثمر ہے سبب تصدیق قلبی کے اور کمال ایمان کے کہا گیا ہے معنی اسلام کے ساتھ کلمہ کے اور تفسیر کیا ایمان کو ساتھ عمل صالح کے۔ فافہم۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ يَعْنِيْ يَوْمَ بَدْرٍ فَقَالَ إِنَّ عُثْمَانَ انْطَلَقَ فِيْ حَاجَةِ اللّٰهِ وَحَاجَةِ رَسُوْلِهِ وَإِنِّيْ أُبَايِعُ لَهُ فَضَرَبَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَهْمٍ وَلَمْ يَضْرِبْ لِأَحَدٍ غَابَ غَيْرِهِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے خطبے کے لیے یعنی دن بدر کے اور فرمایا کہ تحقیق عثمان گیا ہے بیچ کام اللہ کے اور کام رسول خدا کے اور تحقیق میں بیعت کرتا ہوں واسطے اسکے پس حصہ دیا واسطے اسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حصہ یعنی غنیمت میں سے اور نہیں حصہ دیا واسطے کسی کے کہ غائب تھا سوا حضرت عثمان کے نقل کی یہ ابو داؤد نے سبب غائب ہونے حضرت عثمان کی یہ تھی کہ حضرت رقیہ بیٹی حضرت کی بیمار تھیں حضرت عثمان کی بی بی حضرت نے حضرت عثمان کو واسطے تیمارداری حضرت رقیہ کے چھوڑا تھا اور حضرت نے حصہ غنیمت کا واسطے ان کے دیا فرمایا کہ وہ اللہ اور رسول کے کام کے لیے گیا ہے اور اپنا ہاتھ طرف اپنے اسکے طرف سے بیعت کرتا ہوں یعنی حضرت نے بائیں ہاتھ اپنا اور داہنا ہاتھ اسکے واسطے اور کہا یہ عثمان کا ہے اور حصہ اسکے لیے نکالا غنیمت میں سے

وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْعَلُ فِيْ قَسْمِ الْمَغَانِمِ عَشْرًا مِنَ الشَّاءِ بِبَعِيْرٍ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہے رافع بن خدیج سے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کرتے بیچ تقسیم کرنے غنیمت کے دس بکریوں کو برابر ایک اونٹ کے نقل کی یہ نسائی نے وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ

قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ فَقَالَ لِقَوْمِهِ لَا يَتْبَعْنِيْ رَجُلٌ مَلَكَ بُضْعَ امْرَأَةٍ وَهُوَ يُرِيْدُ أَنْ يَبْنِيَ بِهَا وَلَمَّا يَبْنِ بِهَا وَلَا أَحَدٌ بَنٰى بُيُوْتًا وَلَمْ يَرْفَعْ سُقُوْفَهَا وَلَا أَحَدٌ اشْتَرٰى غَنَمًا أَوْ خَلِفَاتٍ وَهُوَ يَنْتَظِرُ وِلَادَهَا فَغَزَا فَدَنَا مِنَ الْقَرْيَةِ صَلٰوةَ الْعَصْرِ أَوْ قَرِيْبًا مِنْ ذٰلِكَ فَقَالَ لِلشَّمْسِ إِنَّكِ مَأْمُوْرَةٌ وَأَنَا مَأْمُوْرٌ اَللّٰهُمَّ احْبِسْهَا عَلَيْنَا

فحبست حتی فتح اللہ علیہ فجمع الغنائم فجاءت یعنی النار لتأکلہا فلم تطعمہا فقال ان فیکم غلولا فلیبایعنی من کل قبیلۃ رجل فلزقت ید رجل بیدہ فقال فیکم الغلول فجاءوا برأس مثل رأس بقرۃ من الذہب فوضعہا فجاءت النار فأکلتہا زاد فی روایۃ فلم تحل الغنائم لاحد قبلنا ثم احل اللہ لنا الغنائم رأی ضعفنا وعجزنا فاحلہا لنا متفق علیہ

اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ قصد کیا جہاد کا ایک نبی نے انبیاء میں سے یعنی یوشع بن نون نے پس کہا اپنی قوم کو کہ نہ ساتھ ہو میرے وہ شخص کہ نکاح کیا ہے ایک عورت سے اور وہ چاہتا ہے کہ لاوے عورت کو اپنے گھر میں اور صحبت کرے ساتھ اوس کے اور ابھی نہیں لایا اوسکو اور نہ ساتھ ہو میرے وہ شخص کہ بنایا ہے گھر اور نہیں بنائی چھت اوسکی اور نہ ساتھ ہو میرے وہ شخص کہ خریدی ہیں بکریاں گابھن یا اونٹنیاں حمل والیاں اور وہ منتظر ہو جننے اونٹ کا پس نکلے وہ نبی جہاد کے لیے پس نزدیک پہنچا اوس بستی کے کہ ارادہ جہاد کا رکھتے تھے اوسمیں وقت نماز عصر کے یعنی آخر وقت میں یا قریب نماز عصر کے یعنی قریب اخیر وقت عصر کے پس کہا نبی نے واسطے آفتاب کے تحقیق تو حکم کیا گیا ہے یعنی ساتھ چلنے کے اور میں بھی حکم کیا گیا ہوں ساتھ فتح کرنے اس بستی کے ای اللہ ٹھہرا اوسکو ہم پر پس ٹھہرایا گیا آفتاب یہاں تک کہ فتح دی اللہ نے اوس نبی کو پس جمع کیا مال غنیمت کا پس آئی یعنی آگ تاکہ کھاوے مال غنیمت کا پس نہ کھایا اوسکو پس فرمایا نبی نے تحقیق تم میں خیانت ہے۔ تم میں ہوئی ہے خیانت مال غنیمت میں پس چاہیے کہ بیعت کرے ہر قبیلہ میں سے ایک شخص پس چپک گیا ہاتھ ایک شخص کا ساتھ ہاتھ نبی کے پس کہا کہ درمیان تمہارے ہے خیانت پس لائے وہ ایک سر مانند سر بیل کے سونے کا پس رکھ دیا اوسکو پس آئی آگ اور کھا لیا اوسکو اور زیادہ کیا راوی نے ایک روایت میں اس عبارت کو کہ پس نہ حلال تھی غنیمت واسطے کسی کے پہلے ہم سے پھر حلال کی اللہ نے واسطے ہمارے غنیمت دیکھا ضعف ہمارا اور عجز ہمارا پس حلال کی غنیمت واسطے ہمارے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اون نبی علیہ السلام نے اون لوگوں کو جو ساتھ چلنے کے لیے منع اسلیے کیا کہ دل کو جو تعلق کسی سے ہوتا ہے تو سست ہوتا ہے پس قوت ہوتی ہے حصلت اور اسمیں اشارہ ہے طرف اسکے کہ امور مہم میں فارغ ہو جانا چاہیے تعلقات سے تا خوبی سے انجام پاوے اور ٹھہرایا گیا آفتاب بیت المقدس میں آیا ہے کہ حدیث صحیح میں آیا ہے کہ نہیں ٹھہرایا گیا آفتاب کسی کے لیے سوائے یوشع بن نون کے پس یہ دلالت کرتی ہے کہ یہ خصائص حضرت یوشع علیہ السلام سے ہے حالانکہ ٹھہرایا گیا ہے حضرت کے لیے بھی پس کس طرح تطبیق دینی چاہیے اور کہ مراد حضرت کی یہ ہے کہ نہیں ٹھہرایا گیا کسی پیغمبر کے لیے پہلے مگر یوشع بن نون کے لیے تھا اور احتمال ہے کہ یہ قول پہلے ٹھہرنے آفتاب کے ہو حضرت کے لیے اور حضرت کے لیے روکا گیا ہے آفتاب دو بار ایک تو دن خندق کے جبکہ مشغول کیا کفار نے نماز عصر سے یہاں تک کہ ڈوب گیا آفتاب پس پھیرا اوسکو اللہ تعالی نے حضرت کے لیے یہاں تک کہ نماز عصر پڑھی اور دوسری بار شب معراج کے دوسرے دن چنانچہ مواہب میں ہے مفصل مذکور ہے اور ایک دفعہ بھی کہ مشہور حضرت علی کے لیے پھیرا ہے کہ حضرت اونکے زانو پر لیٹے تھے پس اوس حالت میں وحی آئی اور حضرت علی سر مبارک حضرت کا نہ اوٹھا سکے اور عصر کی نماز اونکی فوت ہو گئی پھر حضرت نے دعا کی اونکے لیے اور آفتاب پھر آیا یہ بھی مواہب میں مفصل مذکور ہے لیکن بعضے محدثین اسمیں کلام بھی کیا ہے اور آگ اتر کر کھا جاتی تو نہیں حکم تھا اونکو یوں تھا کہ غنیمت جنگل میں رکھ دیتے اور آگ آسمان سے آتی اور اوسکو جلا دیتی اور یہ علامت قبولیت کی تھی

ابن عباس قال حدثنی عمر قال لما کان یوم خیبر اقبل نفر من صحابۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا فلان شہید وفلان شہید حتی مروا علی رجل فقالوا فلان شہید فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلا انی رأیتہ فی النار فی بردۃ غلہا او عباءۃ ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ابن الخطاب اذہب فناد فی الناس انہ لا یدخل الجنۃ الا المؤمنون قال فخرجت فنادیت الا انہ لا یدخل الجنۃ الا المؤمنون رواہ مسلم اور روایت ہے ابن عباس سے کہا حدیث کی مجھ کو عمر نے کہا جب تھا دن خیبر کا آئے کئی شخص صحابیوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے

اور کہا یعنی جو مرد نے تحقیق کہ فلانا شہید ہوا فلانا شہید ہوا یعنی ان لوگوں کو کہتے تھے کہ شہید ہوئے اور مدن یہاں تک کہ ایک شخص پر گذرا ہوا پس اصحاب نے کہا کہ فلانا
شہید ہوا پس فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں نہیں یعنی شہید ہونے کی تحقیق نہیں کیونکہ میں نے دیکھا ہے اسکو دوزخ میں بسبب ایک چادر کے یا عبا کے کہ خیانت کی تھی
یا کہا بسبب کملی کے جو خیانت کی تھی پس فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اے بیٹے خطاب کے جا اور پکار دے لوگوں میں کہ نہیں داخل ہونگے جنت میں مگر ایماندار یعنی
کامل ایمان والے کہا حضرت عمر نے پس نکلا میں اور پکارا میں لوگوں میں یہ کہ نہیں داخل ہونگے جنت میں مگر مسلمان نقل کیا اسکو مسلم نے ف ۔ ایمان کہا
ہے کہ اس شخص نے خیانت کی پس گواہی دیتے ہیں کہ حضرت نے اسکو دوزخ میں دیکھا پس حضرت کی شہادت کی تصدیق کی اور یہ بات نہیں کہ جو کہا
سبب تصدیق ہوگی اور حضرت نے اسکو دوزخ میں دیکھا اور جو شہید کہا جاتا ہے اور وہ خیانت کرنے والا ہے ہوسکتا ہے کہ اسکو عذاب ہو اور دوزخ میں داخل ہو
اور یہ فرمایا کہ اسکو دوزخ میں دیکھا اور نصوص دلالت کرتے ہیں کہ دخول دوزخ میں حقیقۃ ہوگا یا یہ حضرت کے لیے روایت مثل کیا ہوگا اور یہ تمثیل ہے کہ وہ
اشارہ ہے طرف اسکے کہ وہ جاویگا ایسا جیسا کہ شہید جو حضرت نے جنت میں دیکھے بعض اونکے اور عذاب قبر حق ہے لیکن وہ اور طرح ہوگا جیسا کہ حضرت
نے دیکھا اور یہ جو کہ کلام میں ہے کہ یعنی یا مانند اسکے اور حضرت نے ایسے گناہ کو دیکھا کہ وہ عجیب ہوگا اور جیسا کہ فرمایا اللہ نے ان الابرار لفی نعیم وان الفجار لفی جحیم
باب الجزیۃ اب جزیہ کا بیان ہے جزیہ وہ مال ہے کہ لیا جاتا ہے ذمی سے کہ جو محقق ہو چکے ہیں اسکے بیچ جزیہ ان پر لازم ہو اور اس سے یہ بات کہ مسلمان کیا جاوے
کفر پر اور قتل نہ کیا جاوے جیسا کہ حضرت ان کی حمایت **الفصل الاول** عن بجالۃ قال کنت کاتبا لجزء بن معٰویۃ عم الاحنف
فاتانا کتاب عمر بن الخطاب قبل موتہ بسنۃ فرقوا بین کل ذی محرم من المجوس ولم یکن عمر اخذ الجزیۃ من المجوس حتی شہد عبد
الرحمٰن بن عوف ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخذھا من مجوس ھجر رواہ البخاری روایت ہے بجالہ سے کہا کہ تھا میں لکھنے والا جزء بن
معاویہ کا کہ چچا تھا احنف کا پس آیا ہمارے پاس خط حضرت عمر بن خطاب کا ایک برس پہلے وفات انکی سے مضمون اسکا یہ تھا کہ جدا کرو ہر محرم کو آتش پرستوں میں سے
اور نہ لیتے تھے حضرت عمر جزیہ مجوس سے یہاں تک کہ گواہی دی یعنی روایت کی عبد الرحمٰن بن عوف نے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے لیا جزیہ مجوس ہجر سے
یہ حدیث نقل کی بخاری نے ف ۔ محرم وہ کہ جس سے نکاح کرنا ہمیشہ حرام ہو جیسا کہ ماں اور بہن وغیرہ کہ آتش پرست ان سے نکاح کیا کرتے تھے پس
حضرت عمر نے فرمایا کہ ان میں تفریق کر دو یعنی نکاح سے روک دو اگرچہ ان کے دین میں جائز ہے اور یہ بات انکے دین میں درست تھی
لیکن ہوگا یہ امر مخالف شعار اسلام کا اور یہ واسطے کہ حکم فرمایا اور ہجر نام ایک شہر کا ہے بحرین میں اور بعضوں نے کہا کہ نام ایک
شہر کا ہے نزدیک مدینہ کے اور اتفاق رکھتے ہیں جمہور علماء کہ لیا جاوے جزیہ مجوس سے اور کتابیوں سے لیا جاتا ہے جزیہ بت پرستوں عرب کے سے بھی اور امام
اعظم نے بھی اسی طرف میل کیا ہے ذکر حدیث بریدۃ اذا امر امیرا علی جیش فی باب الکتاب الی الکفار اور ذکر کی گئی حدیث
بریدہ کی کہ جب امیر کرتے کسی کو لشکر پر بیچ باب الکتاب الی الکفار کے **الفصل الثانی** عن
معاذ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما وجھہ الی الیمن امرہ ان یاخذ من کل حالم
یعنی محتلم دینارا او عدلہ من المعافری ثیاب تکون بالیمن رواہ ابو داؤد روایت ہے معاذ سے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
نے جب بھیجا معاذ کو طرف یمن کے یعنی قاضی و حاکم کر کر حکم کیا اونکو یہ کہ لیویں ہر حالم یعنی بالغ سے ایک دینار یا برابر اوسکے معافری کپڑے کہ قسم ہے
ایک کپڑے کی کہ ہوتا ہے یمن میں نقل کی یہ ابو داؤد نے ف ۔ بالغ کہا ابن ہمام نے کہ نہیں ہے جزیہ عورت پر اور نہ لڑکے پر اور نہ دیوانے پر
اور نہ اندھے پر اور نہ اپاہج پر اور نہ بہت بوڑھے پر اور نہ اوس فقیر پر کہ نہیں قادر ہے کمانے پر اور نہ راہب پر اور نہ اوس محتاج پر
کہ قادر ہو کام کرنے پر اور یہ حدیث ظاہر میں دلیل ہے امام شافعی کی کہ اونکے نزدیک غنی اور فقیر برابر ہیں جزیہ میں بسبب مطلق ہونے

حدیث کی اور حنفیہ کے نزدیک غنی پر ہر سال میں اڑتالیس درہم ہیں کہ ہر مہینے میں چار درہم دے اور اوسط کے درجے والے پر چوبیس درہم ہیں کہ ہر مہینے میں دو درہم دے اور اوس فقیر پر کہ کسب کرتا ہو بارہ درہم ہیں کہ ہر مہینے میں ایک درہم دے اور ہدایہ میں لکھا ہے کہ یہ سب مقدار منقول ہے عمر اور عثمان اور علی رضی اللہ عنہم سے اور انکار نہیں کیا اوسکا کسی نے مہاجرین و انصار میں سے اور اس حدیث میں یہ ایک دینار جو لینے ہر ایک سے روایت کی گئی محمول ہے اس پر کہ بطریق صلح کے تھا اسلیے کہ یمن فتح نہیں کیا گیا تھا عنوۃ یعنی زور سے اور اہل یمن کے پس واقع ہوئی صلح اوسپر یہ کہ اہل یمن نے غنی فقیر پر ایک دینار مقرر کیا اور جو کچھ کہ مقرر تھا فقیر اوسپر رہا ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصْلُحُ قِبْلَتَانِ فِيْ اَرْضٍ وَاحِدَةٍ وَلَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ جِزْيَةٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں لائق دو قبلے ایک زمین میں اور نہیں مسلمان پر جزیہ نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابو داؤد نے ف نہیں لائق ہے یعنی دو دین ایک زمین میں بطریق مساوات کے نہ چاہیے یعنی مسلمان کو نہ چاہیے کہ اختیار کرے رہنا دار الحرب کا کہ درمیان کافروں کے اور ذلیل ہو اور نہیں اوسکا فر کو دار الاسلام میں بغیر جزیہ کے رہنے دے اور باوجود قبول جزیہ کے بھی اوسکو برابر رہنے نہ دے کہ اظہار ہو کفر کریں کہ ان دونوں صورتوں میں کفر اور دین اسلام مساوی ہوتے ہیں اور یہ چاہیے نہیں بلکہ چاہیے کہ مسلمان قوت اور عزت سے ہوں اور کافر ضعیف و ذلیل اور بعضے نے کہا کہ اس حدیث میں اشارہ ہے طرف جلا وطن کرنے یہود و نصاریٰ کے جزیرۂ عرب سے تا اوس میں دو قبلے نہوں باعتبار اسکے کہ اہل کتاب اہل قبلہ ہیں اور ہر ایک کا ایک قبلہ ہے غیر قبلہ اہل اسلام کے اور نہیں مسلمان پر جزیہ اور یہ کہ ایک ذمی جزیہ دیا کرتا تھا اور اب مسلمان ہو گیا پیچھا اوس جزیہ کے تو مطالبہ نہ کیا جاوے اوس سے اسلیے کہ وہ مسلمان ہے اور مسلمان پر جزیہ نہیں ہے ع وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ اِلٰى اُكَيْدِرِ دُوْمَةَ فَاَخَذُوْهُ فَاَتَوْا بِهٖ فَحَقَنَ لَهٗ دَمَهٗ وَصَالَحَهٗ عَلَى الْجِزْيَةِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے انس سے کہ کہا بھیجا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ولید کو طرف اکیدر دومہ کے پس پکڑا اوسکو خالد نے اور اونکے ہمراہیوں نے اور لے آئے اوسکو حضرت کے پاس پس معاف کیا واسطے اوسکے خون اوسکا اور صلح کی اوس سے جزیہ پر نقل کی یہ ابو داؤد نے ف اکیدر ساتھ پیش ہمزہ اور زبر کاف اور جزم ی اور زیر دال کے بادشاہ تھا دومہ کا اور دومہ ساتھ پیش اور زیر دال کے اور جزم واو کے نام ہے ایک شہر کا شہروں شام کے سے نزدیک تبوک کے اور اکیدر نصرانی تھا اوسکے لیے حضرت نے حکم دیا تھا کہ نامہ میرے پاس ہے تا ایسے وہ آیا تو جزیہ مقرر ہوا اوسپر بعد ازاں وہ مسلمان کامل ہوا ع وَعَنْ حَرْبِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ جَدِّهٖ اَبِيْ اُمِّهٖ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا الْعُشُوْرُ عَلَى الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى وَلَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ عُشُوْرٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے حرب بن عبید اللہ سے کہ نقل کی اپنے جد سے یعنی اپنے نانا سے اونہے نقل کی باپ اپنے سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوا اسکے نہیں کہ عشر یعنی دسواں حصہ اوپر یہود و نصاریٰ کے ہے اور نہیں مسلمانوں پر دسواں حصہ یعنی بلکہ چالیسواں حصہ ہے نقل کی یہ احمد اور ابو داؤد نے ف مراد دسواں حصہ مال تجارت کا ہے نہ دسواں حصہ صدقات کا اسلیے کہ مسلمانوں پر دسواں حصہ صدقات کا ہے بیچ حاصل زمین اونکی کے اور خطابی نے کہا کہ یہود و نصاریٰ پر جو کچھ کہ لازم ہے عشر سے وہ ہے کہ صلح کی گئی ہے اوپر اسکے اوپر وقت عقد ذمہ کے اور شرط کی گئی ہے اوسپر اور اگر صلح نہیں کی گئی ہے کسی چیز پر لازم نہیں مگر جزیہ اور یہ قول شافعی کا ہے پیچھا اور ہمارے نزدیک یہ ہے کہ اگر وہ لیتے ہوں ہم سے دسواں حصہ وقت داخل ہونے ہمارے کے شہروں اونکے میں تجارت کے لیے تو لینگے ہم بھی اونسے اوسوقت کہ آوینگے وہ شہروں ہمارے میں اور اگر وہ نہ لیتے ہونگے ہمسے

ترجمہ لیا ہمیں لینے اونٹ وعن عقبۃ بن عامر قال قلت یا رسول اللہ انا نمر بقوم فلا ھم یضیفونا ولا ھم یؤدون ما لنا علیھم من الحق ولا نحن ناخذ منھم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ابوا الا ان تاخذوا کرھا فخذوا رواہ الترمذی اور روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہا کہا میں نے یا رسول اللہ تحقیق ہم پہنچتے مسلمان گذرتے ہیں ایک قوم پر نہ وہ ضیافت کرتے ہیں ہماری اور نہ وہ دیتے ہیں وہ چیز کہ واسطے ہمارے ہے اونپر حق سے یعنی حق اسلام کہ وہ خبرگیری کرنی اور مدد کرنی ساتھ مہمانی اور مانند اوسکے اور نہ ہم لیتے ہیں اونسے یعنی زبردستی پس حاصل ہوتا ہے بسبب اسکے اضطرار و ضرر عظیم پس فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر انکار کریں وہ یعنے ضیافت کرنے اور بیچنے سے نقد یا قرض مگر یہ کہ لو تم زبردستی پس لو یعنے زبردستی ف یہ لوگ ذمی تھے اور شرط کیگئی تھی اونسے کہ جو مسلمان جہاد کے لیے جاتا ہوا گذرے اونکے یہانسے اوسکی ضیافت کریں پس مسلمان جو جہاد کے لیے نکلے اور وہاں پہنچے تو وہ ضیافت کرتے اور نہ بیچتے غلہ وغیرہ اونکے ہاتھ اور وہ لوگ اونسے تنگ ہوکر یہ حال حضرت سے عرض کیا اور یہ حضرت نے یہ حکم دیا اور جس صورت میں کہ شرط نہ ہو اونپر اور راہ چلنے والا غیر مضطر ہو تو نہیں جائز لینا اونکے مال کا بغیر اونکی خوشی کے

الفصل الثالث

عن اسلم ان عمر بن الخطاب ضرب الجزیۃ علی اھل الذھب اربعۃ دنانیر وعلی اھل الورق اربعین درھما مع ذلک ارزاق المسلمین وضیافۃ ثلثۃ ایام رواہ مالک ۔ روایت ہے اسلم سے یہ کہ عمر بن الخطاب نے معین کیا جزیہ سونے والونپر جنکے وہان سونا بہت ہو چار دینار اور چاندی والونپر چالیس درم باوجود اسکے مقرر کیا رزق مسلمانونکا اور مہمانی تین دن کی نقل کی یہ مالک نے ف اور مہمانی انکا بطلت تفسیر ہے زاد و شرح السنۃ میں لکھا ہو کہ جائز ہے کہ صلح کرے اہل ذمت اوپر زیادہ ہونے کے ایک دینار سے اور شرط کیجاوے اونپر ضیافت اونکی کہ گذریں اونپر مسلمان زیادہ اصل جزیہ سے

باب الصلح

باب بیچ بیان صلح کے ف صلح اسم ہے مصالحت کا جو ضد ہے فساد کی یعنی دو باتونکے اور آنحضرت نے صلح کی کفار مکہ سے چھٹے سال ہجرت میں اور ترک کرنے لڑائی کے دس برس تک اور جب تین سال گذرے تو کافرون نے عہد توڑ دالا بسبب مدد کرنے بنی بکر کے اور لڑائی خزاعہ کے کہ حلیف تھے حضرت کے اور قصہ اوسکا مذکور ہے بیچ کتابون سیرت کے

الفصل الاول

عن المسور بن مخرمۃ ومروان بن الحکم قالا خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم عام الحدیبیۃ فی بضع عشرۃ مائۃ من اصحابہ فلما اتی ذا الحلیفۃ قلد الھدی واشعر واحرم منھا بعمرۃ وسار حتی اذا کان بالثنیۃ التی یھبط علیھم منھا برکت بہ راحلتہ فقال الناس حل حل خلات القصواء خلات القصواء فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما خلات القصواء وما ذاک لھا بخلق ولکن حبسھا حابس الفیل ثم قال والذی نفسی بیدہ لا یسألونی خطۃ یعظمون فیھا حرمات اللہ الا اعطیتھم ایاھا ثم زجرھا فوثبت فعدل عنھم حتی نزل باقصی الحدیبیۃ علی ثمد قلیل الماء یتبرضہ الناس تبرضا فلم یلبثہ الناس حتی نزحوہ وشکی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العطش فانتزع سھما من کنانتہ ثم امرھم ان یجعلوہ فیہ فواللہ ما زال یجیش لھم بالری حتی صدروا عنہ روایت ہے مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم سے کہا دونوں نے کہ نکلے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سال حدیبیہ کے بیچ دس او کئی سو کے اصحاب آپ کے پس جب آئے ذوالحلیفہ پر کہ نام ایک جگہ کا ہے قریب مدینہ کے قلادہ باندھا ہدی کے اور اشعار کیا اور احرام باندھا ذوالحلیفہ سے عمرہ کے لیے اور چلے یہانتک کہ جب ہوئے بیچ ثنیہ کے کہ اوترا جاتا ہے جانے میں مکے والونپر اوس طرف سے بیٹھ گئی ساتھ حضرت کے اونٹنی حضرت کی پس کہا لوگوں نے حل حل کہ اونٹ کو اوٹھانے کے لیے بولتے ہیں

از بس قصواء بیٹھ گئی یعنی قصواء اڑ گئی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کا نام تھا پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں اڑی قصواء اور نہیں ہے عادت اوسکی اڑنے کی
ولیکن روکا اوسکو روکنے والے ہاتھی کے یعنی اللہ تعالیٰ نے کہ ہاتھی ابرہہ کو کعبہ کے واسطے خراب کرنے کعبہ معظمہ کے روکا تھا اسیطرح قصواء کو روکا تاکہ نہ واقع ہو لڑائی
اور خون ریزی حرم میں بیچ اوس وقت اوسکے پھر فرمایا قسم ہے اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے دست قدرت میں ہے نہ طلب کرینگے قریش مجھ سے کوئی بات کہ
اوس میں تعظیم ہو اللہ تعالیٰ کے حرم کی مگر دونگا اونکو وہ یعنی اس صلح میں جو کچھ قریش مجھ سے وہ بات کہ تعظیم کی بات طلب کرینگے قبول کرونگا پھر اوٹھایا اونٹنی کو پس
اوٹھی وہ پھر کیسو ہوئے اون سے یعنی راہ سے الگ گئے اور متوجہ ہوئے اور طرف حدیبیہ کہ اوترے بیچ نہایت جانب حدیبیہ کے ایک جگہ پر کہ تھوڑا سا تھا
پانی وہیں یعنی ایک گڑھے میں تھوڑا سا پانی تھا اور پھر اوترے لیتے تھے پانی کو آدمی تھوڑا تھوڑا پس نہ درنگ کی لوگوں نے یہاں تک کہ کھینچ ڈالا اوس پانی کو
یعنی تھوڑا سا پانی کو درنگ کرے اور تھوڑے میں سب کھینچ ڈالا اور شکایت کی طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیاس کی پس نکالا حضرت نے ایک تیر
اپنے ترکش میں سے پھر حکم فرمایا صحابہ کو یہ کہ رکھدیں تیر کو پانی میں پس قسم ہے خدا کی ہمیشہ جوش مارتا رہا پانی واسطے اونکے ساتھ سیرابی کے یعنی ساتھ پانی کے
کہ سیراب کرے اونکو یہاں تک کہ پھرے پانی سے پینے کے اور نہ تمام ہوا پانی یا تمام تھا حدیبیہ نام ایک موضع کا ہے قریب مکہ کے کہ اکثر اوسکا حرم میں ہے
اور وہ نو کوس پر ہے مکہ سے اور بیچ اوس کے کنواں ہے اسکا نام بھی حدیبیہ کہتے ہیں اور بعض کہتے ہیں تین سے مشکل کرار دیا ہے پھر ہوئے لیکن نہیں کیا اسلئے کہ روایتیں اونکی گنتی میں
مختلف آئی ہیں بعضی روایتوں میں تیرہ سو اور بعضی میں پندرہ سو اور بعضی میں ایک ہزار وچار سو یا زیادہ اور یہ عبارت خوب ہے اسلئے کہ لکھا ہے
یعنی کہ کہتے ایک ہزار وچار سو یا ایک ہزار پانسو وغیرہ ذلک اور تطبیق ان روایات میں یوں دی گئی ہے کہ پہلے حضرت ساتھ چار سو صحابہ کے نکلے بعد اون کے
نوبت بنوبت زائد ہوتے گئے پس جنہوں نے اول دیکھا کہ ایک ہزار چار سو تھے بعد اوس کے اور فوج آئی اونکو نہ دیکھا اور جنہوں نے دیکھا پندرہ سو روایت کیا اور جنہوں نے
تخمین وتقسیم کی کہا ہزار وچار سو یا زیادہ وہ بھی ثُمَّ جَاءَ بُدَيْلُ بْنُ وَرْقَاءَ الْخُزَاعِيُّ فِي نَفَرٍ مِنْ خُزَاعَةَ ثُمَّ أَتَاهُ عُرْوَةُ بْنُ
مَسْعُودٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ إِلَى أَنْ قَالَ إِذْ جَاءَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اكْتُبْ هٰذَا مَا قَاضٰى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ
رَسُولُ اللهِ فَقَالَ سُهَيْلٌ وَاللهِ لَوْ كُنَّا نَعْلَمُ أَنَّكَ رَسُولُ اللهِ مَا صَدَدْنَاكَ عَنِ الْبَيْتِ وَلَا قَاتَلْنَاكَ وَلٰكِنِ اكْتُبْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللهِ إِنِّي لَرَسُولُ اللهِ وَإِنْ كَذَّبْتُمُونِي اكْتُبْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ فَقَالَ سُهَيْلٌ وَعَلٰى أَنْ
لَا يَأْتِيكَ مِنَّا رَجُلٌ وَإِنْ كَانَ عَلٰى دِينِكَ إِلَّا رَدَدْتَهُ عَلَيْنَا فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ قَضِيَّةِ الْكِتَابِ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِأَصْحَابِهِ قُومُوا فَانْحَرُوا ثُمَّ احْلِقُوا ثُمَّ جَاءَ نِسْوَةٌ مُؤْمِنَاتٌ فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالٰى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا جَاءَكُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ
الْآيَةَ فَنَهَاهُمُ اللهُ تَعَالٰى أَنْ يَرُدُّوهُنَّ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَرُدُّوا الصَّدَاقَ پس اوس وقت میں کہ صحابہ اسیطرح تھے ناگہاں آیا بیچ واسطے
صلح کے بدیل بن ورقاء خزاعی بیچ ایک جماعت کے خزاعہ سے پھر آیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عروہ بن مسعود اور بیان کی بخاری نے حدیث
یہاں تک کہ کہا اوس وقت کہ آیا سہیل بن عمرو کہ وکیل تھا مکہ کا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی حضرت علی کو لکھو تو یہ وہ چیز کہ صلح کی اوسپر محمد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پس کہا سہیل نے قسم ہے خدا کی اگر ہم جانتے کہ تم رسول اللہ ہو نہ منع کرتے ہم تمکو خانہ کعبہ سے اور نہ لڑتے ہم تم سے لیکن
لکھو محمد بن عبد اللہ پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے خدا کی تحقیق میں البتہ رسول اللہ ہوں اور اگرچہ نہ مانتے ہو تم مجھکو لکھو اے علی محمد بن عبد اللہ
پس کہا سہیل نے اور اسپر کہ نہ آوے تمہارے پاس ہم میں سے کوئی شخص مگر پھیر دو تم اوسکو اگرچہ ہو تمہارے دین پر پھیر دو اوسکو ہماری طرف پس قبول کیا یہ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے اور بیان بیچ حدیث میں اختصار ہے ... روایت ہے بخاری سے کہ اوس میں ... پس جبکہ فارغ ہوئے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی لکھنے صلح نامہ کے سے فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو کھڑے ہو اور ذبح کرو اپنے جانور

بھاگ کے پھر مرتد ہو کر آئیں کتنی ایک عورتیں مسلمان ہو کر پس نازل کی اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ای لوگو جو ایمان لائے ہو جب آویں تمہارے
پاس عورتیں مسلمان ہجرت کر کر آخر آیت تک پس منع کیا مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ نے یہ کہ پھیریں انکو اور حکم کیا مسلمانوں کو یہ کہ پھیریں مہر طرف شوہروں
یہ حکم واسطے انکا ہے سبب نزدیک شافعی کے ذبح کیا گیا ہو گی اگرچہ حرم میں ہو واسطے کہ حدیبیہ میں حل ہے یا حرم ہے اور ہمارے نزدیک حرم میں ذبح کرنا ضرور
اور جواب دیتے ہیں کہ بعض حدیبیہ حرم میں ہے اور بعض حل میں اور مؤلف نے یہاں ہی اختصار کیا ہے چنانچہ یہ بات صحیح بخاری میں دیکھنے
معلوم ہوتی ہے اور پھیریں مہر جیسے اگر مانع ہوں کافر عورتیں مسلمان کی بیچ طلب کرنے کے آویں اور مہر دو دیکھیں تو مہر انکا پھیر دیا جاتا ہے یعنی کہ
وغیرہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ حکم پھیر دینے مہر کا اور طلب کرنا اس وقت میں ہوا تھا پھر منسوخ ہوا اور صلح ہوئی کہ پھیر دینے پر ہوئی تھی جب عورتیں آئیں
تو اللہ تعالیٰ نے حکم کیا کہ صلح میں مرد کا پھیرنا قرار پایا تھا عورتوں کا نہیں بلکہ بعد امتحان کے نہ پھیرنا چاہیے۔ ع ثم رجع الی المدینة فجاءه
ابو بصیر رجل من قریش وھو مسلم فارسلوا فی طلبه رجلین فدفعه الی الرجلین فخرجا به حتی اذا بلغا ذا الحلیفة نزلوا
یاکلون من تمر لھم فقال ابو بصیر لاحد الرجلین واللہ انی لاری سیفک ھذا یا فلان جیدا ارنی انظر الیه فامکنه منه
فضربه حتی برد وفر الاخر حتی اتی المدینة فدخل المسجد یعدو فقال النبی صلی اللہ علیه وسلم لقد رای ھذا ذعرا
فقال قتل واللہ صاحبی وانی لمقتول فجاء ابو بصیر فقال النبی صلی اللہ علیه وسلم ویل امه مسعر حرب لو کان له
احد فلما سمع ذلک عرف انه سیردہ الیھم فخرج حتی اتی سیف البحر قال وانفلت ابو جندل ابن سھیل فلحق
بابی بصیر فجعل لا یخرج من قریش رجل قد اسلم الا لحق بابی بصیر حتی اجتمعت منھم عصابة فواللہ ما یسمعون
بعیر خرجت لقریش الی الشام الا اعترضوا لھا فقتلوھم واخذوا اموالھم فارسلت قریش الی النبی صلی اللہ علیه
وسلم تناشدہ اللہ والرحم لما ارسل الیھم فمن اتاہ فھو امن فارسل النبی صلی اللہ علیه وسلم الیھم رواہ البخاری
پھر پھرے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم طرف مدینہ کے پس آئے حضرت کے پاس ابو بصیر کہ ایک شخص قریش میں سے تھے اور تھے مسلمان پس
بھیجے کفار قریش نے اوسکی تلاش میں دو شخص پس حوالہ کیا حضرت نے ابو بصیر کو اون دو شخصوں کے پس نکلے وے ابو بصیر کو
لیکر یہانتک کہ جب پہنچے ذوالحلیفہ میں اوترے اس حال میں کہ کھاتے تھے کھجوریں اپنی پس کہا ابو بصیر نے واسطے ایک شخص کے اون دو میں
سے قسم خدا کی تحقیق میں گمان کرتا ہوں یہ تلوار تیری ای فلانے بہت اچھی ہے دکھلا مجھکو دیکھوں طرف اوسکے پس قدرت دی اوس شخص نے
ابو بصیر کو اوپر دیکھنے تلوار اپنے کے پس مارا ابو بصیر نے اوسکو یہانتک کہ ٹھنڈا ہو گیا وہ یعنی مر گیا اور بھاگ گیا دوسرا شخص یہانتک کہ آیا مدینہ میں اور
داخل ہوا مسجد میں دوڑتا ہوا یعنی خوف قتل کے پس فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق دیکھا اسنے خوف پس کہا اوس شخص نے کہ مارا گیا
قسم خدا کی ساتھی میرا اور تحقیق میں بھی مارا جاتا ہوں یعنی قتل ہونے والا ہوں اگر تم اسے نہ روکو پھر آیا ابو بصیر فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
واویلا اوس کی ماں کو یہ ابو بصیر گرم کرنیوالا لڑائی کا ہے اگر ہووے واسطے اسکے کوئی مددگار پس جب سنی ابو بصیر نے یہ بات معلوم کیا کہ آنحضرت پھیر دینگے
اوسکو طرف کافروں کی پس نکلا ابو بصیر مدینہ سے یہانتک کہ آیا کنارے دریا کے کہا راوی نے اور بھاگ آیا ابو جندل بیٹا سہیل کا قریشوں کے پاس سے پس ملا ابو بصیر کے ساتھ پس ہو
یہ حال ہو گیا کہ نہیں نکلتا تھا قریش میں سے کوئی شخص کہ مسلمان ہوا تھا مگر ملتا تھا ساتھ ابو بصیر کے یہانتک کہ جمع ہوئی قریش سے ایک جماعت کثیر پس قسم ہے خدا کی نہیں سنتے
وہ کسی قافلہ کو قریش کے کہ نکلا ہو طرف شام کے مگر کہ پیچھا کرتے اوسکا اور قتل کرتے اونکو اور لیتے مال اونکا پس بھیجا قریش نے کسیکو طرف پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے اس حال میں کہ قسم دیتے تھے حضرت کو اللہ کی اور حق قرابت کی کہ بھیجیں اور حضرت منع نہ کریں کہ کوئی بھیجیں کسی کو طرف ابو بصیر کے

پھر بار دوں اونکے کہ آویں مدینہ میں اور تعرض نہ کریں تو ظاہر ہوا کہ یہ شرط جب کہ ملا دیں حضرت اونکو پھیر دیں وہ چلے جاویں انکے پاس پس جو کوئی آوے حضرت کے
پاس مکہ سے ہم میں سے مسلمان ہو کر پھیر دو اس کو تم اور ہم پھیر دیں گے اسکو اپنی طرف جیسے پیش آئے قریش اس شرط سے اور کہا کہ ابو بصیر کو منع کریں ہم اس
شرط سے چونکہ یہ اپنی ہی شرط ہے جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کی طرف ابو بصیر کے اور یاروں اونکے کے بھیجی اور منع کیا تعرض سے اور آپ پاس بلا بھیجا نقل کی یہ
بخاری نے ف اگر یہ واسطے اونکے اوس کے ایک معنی تو وہی ہیں جو ذکر ہوئے اور دوسرے معنی اسکے یہ ہیں کہ ان کا کوئی مددگار ہوتا اور معلوم کر دیتا اوسکو کہ نہ دے
پھر پاس تا پھیر دوں اور دوسرے یوں اوسکو روک لیں اور یہ معنے انسب ہیں ساتھ سیاق حدیث کے اور جو بیٹی ابو جندل انہی ابو بصیر مسلم کیا یہ حضرت کے
اس قول سے مسعر حرب لو کان لہ احد سے یہ کہ یہ شعر ہوا سپر کہ حضرت شکا نہ بنیگے اوسکو مدد کرینگے اور ابو جندل بیٹا سہیل کا جو وکیل تھا صلح
کے لیے آیا تھا اور ابو جندل اسلام لایا تھا مکہ میں اور رکھا تھا اوسکو اوسکے باپ نے قید میں پس اول تو وہ بھاگ کر حدیبیہ میں آیا تھا اوسکو حضرت نے
پھیر دیا تھا بسبب اسی شرط کی اور تسلی دی تھی اوسکو پھر دوبارہ وہ بھاگ کر ابو بصیر کے ساتھ آ ملا۔ ح ع وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ
صَالَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُشْرِكِينَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ عَلَى ثَلَاثَةِ أَشْيَاءَ عَلَى أَنَّ مَنْ أَتَاهُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ رَدَّهُ إِلَيْهِمْ
وَمَنْ أَتَاهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ لَمْ يَرُدُّوهُ وَعَلَى أَنْ يَدْخُلَهَا مِنْ قَابِلٍ وَيُقِيمَ بِهَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَا يَدْخُلَهَا إِلَّا بِجُلُبَّانِ السِّلَاحِ
وَالسَّيْفِ وَالْقَوْسِ وَنَحْوِهِ فَجَاءَ أَبُو جَنْدَلٍ يَحْجُلُ فِي قُيُودِهِ فَرَدَّهُ إِلَيْهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے براء بن عازب سے کہا صلح کی نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکوں سے دن حدیبیہ کے تین چیز پر کہ جو آوے حضرت کے پاس مشرکوں میں سے یعنی مسلمان ہو کر پھیر دیں اوسکو طرف مشرکوں کے
اور جو جاوے مشرکوں کے پاس مسلمانوں میں سے نہ پھیر دیں اوسکو اور یہ کہ داخل ہوں حضرت مکہ میں سال آئندہ اور ٹھہریں اوس میں تین دن یعنی اور
اس سال میں نہ آویں اور یہ کہ نہ داخل ہوں مکہ میں مگر اس حال میں کہ تھیلے میں ڈالے ہوئے ہوں ہتھیار اور تلوار اور کمان اور مانند اسکے پھر آیا
ابو جندل اس حال میں کہ چلتا تھا بیڑیوں میں پس پھیر دیا حضرت نے اوسکو طرف مشرکوں کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف علماء نے کہا جلبان
چمڑے کے تھیلے کو کہ اوس میں ہتھیار رکھیں وغیرہ لٹکا دیں ساتھ اوسکے اور بیان مراد یہ ہے کہ ہتھیار میان وغیرہ میں ہوں ننگے ہاتھ میں لیکر بصورت
غلبہ اور قہر اور مستعد لڑائی کے نہ آویں اور ابو جندل بن سہیل اسلام لائے تھے پہلے ہی میں اونکو مشرکوں نے قید کر رکھا تھا جب ایام میں کہ صلح حدیبیہ کی
وہ حضرت کے پاس بھاگ کر آئے حضرت نے بسبب عہد کے اونکو حوالے مشرکوں کے کر دیا یہ فرما کر کہ صبر کر اے ابو جندل اور رکھ امید ثواب کا جو
اللہ تعالی تیرے لیے اور ضعیف مومنوں کے لیے خوشی اور خلاصی دیگا اور لکھا ہے علماء نے کہ قبول کرنا حضرت کا ان شرطوں کا تھا بسبب ضعف حال مسلمانوں
اور عاجز ہونے اونکے کے مقابلہ کفار سے یا بسبب احرام اور حرم اور عدم اذن کے اور بہت سی مصلحت کے لیے تھا اور انجام کار کو فائدے اوسکے
بہت سے ظاہر ہوئے کہ مکہ فتح ہوا اور داخل ہوئے لوگ مسلمان ہوکر اور ظاہر ہوا دین حق اور حقیقت میں یہ فرمانبرداری امر رب کی اور کمال عبودیت تھی
ح ع وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ قُرَيْشًا صَالَحُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَرَطُوا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ مَنْ جَاءَنَا
مِنْكُمْ لَمْ نَرُدَّهُ عَلَيْكُمْ وَمَنْ جَاءَكُمْ مِنَّا رَدَدْتُمُوهُ عَلَيْنَا فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَكْتُبُ هَذَا قَالَ نَعَمْ إِنَّهُ مَنْ ذَهَبَ مِنَّا
إِلَيْهِمْ فَأَبْعَدَهُ اللَّهُ وَمَنْ جَاءَنَا مِنْهُمْ سَيَجْعَلُ اللَّهُ لَهُ فَرَجًا وَمَخْرَجًا رواہ مسلم اور روایت ہے انس سے کہ قریش نے صلح کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے
شرط کی اوپر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ جو شخص آوے تمہارا ہمارے پاس تو نہ پھیریں ہم اوسکو تمہاری طرف اور جو آوے ہمارا تمہارے پاس پھیر دو اوسکو ہماری طرف پس عرض کیا
صحابہ نے جب یہ سنا کہ یا رسول اللہ کیا لکھدیں ہم یہ فرمایا کہ ہاں تحقیق شان یہ ہے کہ جو شخص ہمارا چلا جاوے ہم میں سے طرف اونکی پس دور کیا اوسکو
اللہ نے یعنی اپنی رحمت سے کہ مرتد ہوا اور جو آویگا ہمارے پاس انہیں سے قریب ہے کہ کر دیگا اللہ واسطے اوسکے کشادگی اور خلاصی نقل کی

یسر سے ہو **وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فِي بَيْعَةِ النِّسَاءِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْتَحِنُهُنَّ بِهٰذِهِ الْاٰيَةِ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ يُبَايِعْنَكَ فَمَنْ اَقَرَّتْ بِهٰذَا الشَّرْطِ مِنْهُنَّ قَالَ لَهَا قَدْ بَايَعْتُكِ كَلَامًا يُكَلِّمُهَا بِهٖ وَاللّٰهِ مَا مَسَّتْ يَدُهٗ يَدَ امْرَاَةٍ قَطُّ فِي الْمُبَايَعَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہا بیچ بیعت لینے عورتوں کے تحقیق پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم تھے امتحان کرتے عورتوں کا ساتھ اس آیت کے اور [illegible] ساتھ اس آیت کے [illegible] اوسوقت آویں تیرے پاس عورتیں ایمان والیاں بیعت کریں تجھ سے پس جو اقرار کرلی ساتھ اس شرط کے ان میں سے فرماتے واسطے اوسکے تحقیق بیعت کی میں نے تجھ سے زبان حال یعنی کلام کرتے ساتھ اس کلام کے قسم ہے خدا کی نہیں لگا ہاتھ حضرت کا [illegible] کسی بیچ بیعت کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ساتھ اس آیت کے مضمون اس آیت کا یہ ہے کہ [illegible] ان سب سے شرک نہ کریں ساتھ خدا کے [illegible] اور چوری نہ کریں اور زنا نہ کریں اور اپنی اولاد کو نہ مار ڈالیں جیسے کہ [illegible] اور بہتان نہ کریں اور عصیان نہ کریں [illegible] تفسیر اس آیت کی [illegible] المومنات [illegible] بیعت اگرچہ [illegible] بیعت [illegible] اور تو ملوا سطرح مرد کرتے ہیں [illegible] اور ایک [illegible] عورت [illegible] اس کلفت کی نہیں [illegible] بیعت کرتی [illegible] صلح حدیبیہ میں بیعت کی واقع ہوئی تھی [illegible] آیۂ کریمہ لقد رضی اللہ عن المومنین [illegible] بیعت ہو [illegible] حدیبیہ میں [illegible]

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل دوسری **عَنِ الْمِسْوَرِ وَمَرْوَانَ اَنَّهُمُ اصْطَلَحُوْا عَلٰى وَضْعِ الْحَرْبِ عَشْرَ سِنِيْنَ يَاْمَنُ فِيْهِنَّ النَّاسُ وَعَلٰى اَنَّ بَيْنَنَا عَيْبَةً مَّكْفُوْفَةً وَّاَنَّهٗ لَا اِسْلَالَ وَلَا اِغْلَالَ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ** روایت ہے مسور اور مروان سے یہ کہ صلح کی تو انہوں نے اوپر موقوف کرنے لڑائی کے دس برس تک امن میں رہیں ان میں لوگ اور اوپر درمیان ہمارے [illegible] اور یہ کہ نہ چوری ہو [illegible] نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** [illegible] بند ہو [illegible] درمیان ہمارے [illegible] اور فساد اور [illegible] اور صلح کے ہوں اور [illegible] **وَعَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عِدَّةٍ مِّنْ اَبْنَاءِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اٰبَآئِهِمْ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا مَنْ ظَلَمَ مُعَاهِدًا اَوِ انْتَقَصَهٗ اَوْ كَلَّفَهٗ فَوْقَ طَاقَتِهٖ اَوْ اَخَذَ مِنْهُ شَيْئًا بِغَيْرِ طِيْبِ نَفْسٍ فَاَنَا حَجِيْجُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ** اور روایت ہے صفوان بن سلیم سے کہ نقل کی کئی ایک بیٹوں اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اونہوں نے نقل کی اپنے باپوں سے اونہوں نے نقل کی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا خبردار ہو جس شخص نے ظلم کیا عہد کرنے والے پر یعنی ذمی پر یا نقصان پہنچایا اوسکے حق میں یا تکلیف دی اوسکو زیادہ طاقت اوسکی سے یعنی جزیہ زیادہ طاقت اوسکی سے لیا یا کوئی چیز لے لی [illegible] بغیر خوشی اوسکی کے پس میں جھگڑنے والا ہوں اوسکے ساتھ دن قیامت کے نقل کی یہ ابوداؤد نے **وَعَنْ اُمَيْمَةَ بِنْتِ رُقَيْقَةَ قَالَتْ بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نِسْوَةٍ فَقَالَ لَنَا فِيْمَا اسْتَطَعْتُنَّ وَاَطَقْتُنَّ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَرْحَمُ بِنَا مِنَّا بِاَنْفُسِنَا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بَايِعْنَا تَعْنِيْ صَافِحْنَا قَالَ اِنَّمَا قَوْلِيْ لِمِائَةِ امْرَاَةٍ كَقَوْلِيْ لِامْرَاَةٍ وَّاحِدَةٍ** اور روایت ہے امیمہ بنت رقیقہ سے کہا بیعت کی میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے درمیان

تھی ہو تی کے کا ذوق بھی بیعت کی سبب فرمایا واسطے تبرک بیعت کی ... اور چونکہ کہ استطاعت رکھو تم اور طاقت رکھو تم یعنی جہاد
زمانہ مشقت کے مقید کیا بیعت کو ساتھ ... کہ تابع اللہ اور رسول اور تابعداری حکم کرنے میں بیچ حق کے ہے پس نفس پر
بیعت کرنے سے مراد ... یعنی وقت بیعت کے ... فرمایا ... نہیں ... آنحضرت ... نے کسی کو
واسطے ایک عورت کے یعنی ... بیعت میں ... تخصیص ... ایک ہی قول کافی ہے

نقل کی یہ ... اور ... ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ ... مالک نے موطا

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری ...

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ اعْتَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذِي الْقَعْدَةِ فَأَبَى أَهْلُ مَكَّةَ أَنْ يَدَعُوهُ يَدْخُلُ مَكَّةَ حَتّٰى قَاضَاهُمْ عَلٰى أَنْ يَدْخُلَ يَعْنِي مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ يُقِيمُ بِهَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَلَمَّا كَتَبُوا الْكِتَابَ كَتَبُوا هٰذَا مَا قَاضٰى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ فَقَالُوا لَا نُقِرُّ بِهَا فَلَوْ نَعْلَمُ أَنَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ مَا مَنَعْنَاكَ وَلٰكِنْ أَنْتَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ أَنَا رَسُولُ اللّٰهِ وَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ امْحُ رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ لَا وَاللّٰهِ لَا أَمْحُوكَ أَبَدًا فَأَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكِتَابَ وَلَيْسَ يُحْسِنُ يَكْتُبُ فَكَتَبَ هٰذَا مَا قَاضٰى عَلَيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ لَا يَدْخُلُ مَكَّةَ بِالسِّلَاحِ إِلَّا السَّيْفَ فِي الْقِرَابِ وَأَنْ لَا يَخْرُجَ مِنْ أَهْلِهَا بِأَحَدٍ إِنْ أَرَادَ أَنْ يَتَّبِعَهُ وَأَنْ لَا يَمْنَعَ مِنْ أَصْحَابِهِ أَحَدًا إِنْ أَرَادَ أَنْ يُقِيمَ بِهَا فَلَمَّا دَخَلَهَا وَمَضَى الْأَجَلُ أَتَوْا عَلِيًّا فَقَالُوا قُلْ لِصَاحِبِكَ اخْرُجْ عَنَّا فَقَدْ مَضَى الْأَجَلُ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

روایت ہے براء بن عازب سے کہا عمرہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ذی قعدہ کے مہینے میں پس انکار کیا اہل مکہ نے یہ کہ چھوڑیں حضرت کو کہ داخل ہوں مکہ میں یہاں تک کہ صلح کی حضرت نے اہل مکہ سے اس پر کہ داخل ہوں یعنی سال آیندہ میں ٹھہریں تین دن پس جب لکھا صلح نامہ لکھا صحابہ نے یہ وہ چیز ہے کہ صلح کی اس پر محمد رسول اللہ نے کہا مشرکوں نے نہیں اقرار کرتے ہم ساتھ رسالت تمہاری کے پس اگر جانتے ہم کہ تم رسول اللہ ہو نہ منع کرتے ہم تمہیں لیکن تم محمد بن عبد اللہ ہو یعنی ... فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں ہوں رسول اللہ اور میں ہوں محمد بن عبد اللہ یعنی دونوں صفتیں لازم ہیں ... دونوں کو ذکر کیا ... پھر فرمایا علی بن ابی طالب کو کہ مٹا دو لفظ رسول اللہ کو کہا حضرت علی نے نہیں قسم ہے اللہ کی نہیں مٹاؤں گا میں تمہیں کبھی پس لیا صلح نامہ یعنی حضرت علی کے ہاتھ سے حال آنکہ نہیں لکھ جانتے تھے پس لکھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ وہ چیز ہے کہ صلح کی اس پر محمد بن عبد اللہ نے داخل ہوں مکہ میں ساتھ ہتھیار کے مگر تلوار ... میں ... اور یہ کہ نہ نکالیں لوگوں میں سے کسی کو اگر ارادہ کرے کوئی ساتھ جانے کا یعنی ... اور یہ کہ منع نہ کریں اپنے یاروں میں سے کسی کو اگر ارادہ کرے ٹھہرنے کا ... پس جب داخل ہوئے حضرت مکہ میں سال آئندہ اور گذر گئی مدت یعنی تین دن ... قرار پائی تھی آئے کفار قریش علی کے پاس اور کہا کہ واسطے صاحب اپنے کے کہو کہ نکل جائیں ہمارے شہر سے ... پس نکلے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف حضرت علی نے جو عذر کیا ... وہ سمجھے کہ امر ایجابی نہیں ہے ... مخالفت ... حقیقت میں مخالفت نہیں تھی ... موافقت ... اور اختلاف ... علما میں ... آنحضرت کے لکھنے ... اور ... لکھا ... معجزہ ... اور بعضوں نے کہا ... بعد ... ثابت ... منقطع ہو ... ظاہر اس حدیث ...
... کہ ... لکھا ... امر ... شہر ...

ساتھ یار کہنے کی امیر ہو اسکے ساتھ بیت **بَابُ اِخْرَاجِ الْیَهُوْدِ مِنْ جَزِیْرَةِ الْعَرَبِ** یہ باب ہے بیچ بیان نکالنے یہود کے جزیرۂ عرب سے ف
جزیرہ اس واسطے کہتے ہیں کہ احاطہ کیا ہے اسکو بحر ہند نے اور بحر شام نے اور دجلہ اور فرات نے اور یہی
اطراف شام تک طول میں اور عرض میں یمن تک اور یہی تفسیر ہے قاموس میں **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ
بَیْنَا نَحْنُ فِی الْمَسْجِدِ خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْطَلِقُوْا اِلٰی یَهُوْدَ فَخَرَجْنَا مَعَهٗ حَتّٰی جِئْنَا بَیْتَ الْمِدْرَاسِ فَقَامَ النَّبِیُّ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا مَعْشَرَ یَهُوْدَ اَسْلِمُوْا تَسْلَمُوْا اعْلَمُوْا اَنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ وَاِنِّیْ اُرِیْدُ اَنْ اُجْلِیَکُمْ مِنْ هٰذِهِ
الْاَرْضِ فَمَنْ وَّجَدَ مِنْکُمْ بِمَالِهٖ شَیْئًا فَلْیَبِعْهُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا اس وقت کہ تھے ہم بیچ مسجد میں نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
یعنی گھر سے پس فرمایا چلو طرف یہود کی پس نکلے ہم ساتھ حضرت کے یہاں تک کہ آئے ہم مدرسہ یہود کی پس کھڑے ہوئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا اے گروہ یہود
مسلمان ہو سلامت رہو گے جانو تم کہ زمین اللہ کی ہے اور رسول کی یعنی وہ مالک ہے اور اسکا رسول اوسکی طرف سے
نائب اور خلیفہ ہے اور تحقیق میں ارادہ کرتا ہوں یہ کہ جلا وطن کروں تمکو اس زمین سے یعنی جزیرۂ عرب سے پس جو شخص پاوے تم میں سے اپنے مال سے کوئی چیز پس چاہئے کہ
بیچ ڈالے اوسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ** قَالَ قَامَ عُمَرُ خَطِیْبًا فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ عَامَلَ یَهُوْدَ خَیْبَرَ عَلٰی اَمْوَالِهِمْ وَقَالَ نُقِرُّکُمْ مَا اَقَرَّکُمُ اللّٰهُ وَقَدْ رَاَیْتُ اِجْلَاءَهُمْ فَلَمَّا اَجْمَعَ عُمَرُ
عَلٰی ذٰلِکَ اَتَاهُ اَحَدُ بَنِیْ اَبِی الْحُقَیْقِ فَقَالَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَتُخْرِجُنَا وَقَدْ اَقَرَّنَا مُحَمَّدٌ وَعَامَلَنَا عَلَی الْاَمْوَالِ فَقَالَ عُمَرُ اَظَنَنْتَ
اَنِّیْ نَسِیْتُ قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَیْفَ بِکَ اِذَا اُخْرِجْتَ مِنْ خَیْبَرَ تَعْدُوْ بِکَ قَلُوْصُکَ لَیْلَةً بَعْدَ لَیْلَةٍ فَقَالَ
هٰذِهٖ کَانَتْ هُزَیْلَةً مِّنْ اَبِی الْقَاسِمِ فَقَالَ کَذَبْتَ یَا عَدُوَّ اللّٰهِ فَاَجْلَاهُمْ عُمَرُ وَاَعْطَاهُمْ قِیْمَةَ مَا کَانَ لَهُمْ مِنَ الثَّمَرِ مَالًا وَّاِبِلًا
وَّعُرُوْضًا مِّنْ اَقْتَابٍ وَّحِبَالٍ وَّغَیْرِ ذٰلِکَ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے ابن عمر سے کہا کھڑے ہوئے حضرت عمر خطبہ پڑھنے کو پس کہا
تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ معاملہ کیا تھا یہود خیبر سے اونکے اموال پر یعنی اونکو خیبر میں رہنے دیا کہ محنت کریں اور زراعت وغیرہ اونکی زمین کی
طور پر کھیتی اور باغ کے حاصل میں سے آدھوں آدھ ٹھہرا لیا اور جزیہ مقرر کیا اون پر اور فرمایا تھا کہ ٹھہراوینگے ہم تمکو جب تک کہ ٹھہراوے تمکو
اللہ یعنی جبتک خدا کی مرضی ہو ساتھ ٹکانے تمہارے کے اور تحقیق دیکھا میں نے مناسب جلا وطن کرنا اونکا پس جب قصد کیا حضرت عمر نے اونکے جلا وطن
کرنیکا آیا اونکے پاس ایک شخص قبیلہ بنی ابی الحقیق میں سے پس کہا اے امیر المؤمنین کیا نکالتے ہو تم ہمکو حالانکہ تحقیق ٹھہرایا
ہمکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور معاملہ کیا تھا ساتھ اموال کے پس کہا حضرت عمر نے کیا گمان کرتا ہے تو کہ تحقیق میں بھول گیا فرمانا پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کا کہ تجھ سے فرمایا تھا کہ کیا حال ہو گا تیرا اور کیا کریگا تو جس وقت کہ نکالا جاویگا تو خیبر سے اس حال میں کہ دوڑیگی ساتھ تیرے اونٹنی تیری ہر
رات ایک رات کے بعد یعنی اونٹنی پر سوار ہو کر اپنا وطن چھوڑ کر جاویگا پس کہا ابن ابی الحقیق نے کہ یہ تھا از راہ خوش طبعی کے ابو القاسم یعنی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی ہنسی تھی فرمایا حضرت عمر نے کہ جھوٹا ہے تو اے دشمن خدا کے یعنی حضرت ہنسی نہیں فرمایا تھا بلکہ خبر غیب کی دی تھی اور اسکے پیچھے جلا وطن کیا یہود کو
حضرت عمر نے اور دی اونکو قیمت اوس چیز کی کہ تھی واسطے اونکے میوے کھجور وغیرہ کی قیمت اونکی مال دیا اور اونٹ اور اسباب یعنی پالان اور رسیاں
وغیرہ نقل کی یہ بخاری نے **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَوْصٰی بِثَلٰثَةٍ قَالَ اَخْرِجُوا الْمُشْرِکِیْنَ مِنْ
جَزِیْرَةِ الْعَرَبِ وَاَجِیْزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِ مَا کُنْتُ اُجِیْزُهُمْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَسَکَتَ عَنِ الثَّالِثَةِ اَوْ قَالَ فَاُنْسِیْتُهَا مُتَّفَقٌ
عَلَیْهِ اور روایت ہے ابن عباس سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت فرمائی یعنی وقت وفات کے ساتھ تین چیزوں کے فرمایا نکال دینا

مشرکوں کو جزیرۂ عرب سے یعنی مکہ مدینہ اور یمن سے اور سلوک کیا کرو تم ایلچیوں سے اسی طرح جیسا کہ میں سلوک کیا کرتا تھا اونسے اور تیسری بات سے
کہا راوی نے اور سکوت کیا ابن عباس نے تیسری چیز سے یا کہا ابن عباس نے پس بھلا دیا گیا میں اوسکو نقل کیا یہ بخاری اور مسلم نے ف کہا قاضی عیاض نے احتمال ہے کہ
تیسری چیز یہ قول ہو حضرت کا لا تتخذوا قبری وثنا یعبد اور ذکر کیا اسکو مالک نے موطا میں وعن جابر بن عبد الله قال اخبرنی عمر بن
الخطاب انه سمع رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لاخرجن الیهود والنصاری من جزیرة العرب حتی لا ادع فیها
الا مسلما رواه مسلم وفی روایة لئن عشت ان شاء الله لاخرجن الیهود والنصاری من جزیرة العرب روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے
کہا خبر دی مجھ کو عمر بن خطاب نے کہ اونہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے البتہ نکالونگا میں یہود و نصاریٰ کو جزیرۂ عرب سے یہاں تک کہ نہ چھوڑونگا میں مگر
مسلمان کو نقل کیا یہ مسلم نے اور ایک روایت میں ہے اگر جیتا رہا میں انشاء اللہ البتہ نکالونگا میں یہود و نصاریٰ کو جزیرۂ عرب سے الفصل الثانی
فصل دوسری لیس فیه الا حدیث ابن عباس ... فصل دوسری صحابی میں حدیث ابن عباس
کی ... نہیں لائق ہیں دو قبلے ایک زمین میں ... الفصل الثالث
فصل تیسری عن ابن عمر ان عمر بن الخطاب اجلی الیهود والنصاری من ارض الحجاز وکان رسول الله صلی الله علیه
وسلم لما ظهر علی اهل خیبر اراد ان یخرج الیهود منها وکانت الارض لما ظهر علیها لله ولرسوله وللمسلمین فسال الیهود
رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یترکهم علی ان یکفوا العمل ولهم نصف الثمر فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم
نقرکم علی ذلک ما شئنا فاقروا حتی اجلاهم عمر فی امارته الی تیماء واریحاء متفق علیه روایت ہے ابن عمر سے کہ عمر بن خطاب نے
جلاوطن کیا یہود و نصاریٰ کو زمین حجاز سے یعنی جزیرۂ عرب سے اور تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب غالب ہوئے اہل خیبر پر ارادہ کیا یہ کہ نکالیں یہودیوں کو
خیبر سے اور تھی زمین یعنی جو زمین کہ جب غلبہ کیا گیا اوس پر واسطے اللہ کے اور رسول اوسکے اور واسطے مسلمانوں کے پس سوال کیا یہود نے پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ چھوڑ دیں اونکو یعنی اونکی زمینوں میں اس شرط پر کہ کیا کریں کام یعنی درختوں کو پانی دیا کریں اور واسطے اونکے ہے آدھا میوہ
پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھہراوینگے ہم تمکو اوپر اسکے جب تک کہ چاہیں ہم پس ٹھہرے رہے یہاں تک کہ جلاوطن کیا اونکو حضرت عمر نے بیچ خلافت
میں طرف تیما اور اریحا کے نقل کیا یہ بخاری اور مسلم نے باب الفیء باب بیچ بیان فیء کے ف فیء اوس مال کو کہتے ہیں کہ لیا جاوے
کافروں سے بغیر لڑائی کے اور حکم اوسکا یہ ہے کہ وہ سب مسلمانوں کے لیے ہے اوسمیں خمس اور قسمت نہیں اور اختیار اوسکا حضرت کو تھا جسکو چاہیں
دیں جسکو چاہیں نہ دیں جسکو چاہیں کم اور جسکو چاہیں زیادہ اور جو مال غلبہ سے ہاتھ لگے اوسکو غنیمت کہتے ہیں اور اوسکا حکم یہ ہے کہ پانچواں حصہ نکال کر باقی
چار حصے تقسیم کریں پیادہ کو ایک اور سوار کو دو یا تین حصے الفصل الاول فصل پہلی عن مالک بن اوس بن الحدثان
قال قال عمر بن الخطاب ان الله قد خص رسوله فی هذا الفیء بشیء لم یعطه احدا غیره ثم قرأ ما افاء الله علی
رسوله منهم الی قوله قدیر فکانت هذه خالصة لرسول الله صلی الله علیه وسلم ینفق علی اهله نفقة
سنتهم من هذا المال ثم یاخذ ما بقی فیجعله مجعل مال الله متفق علیه روایت ہے مالک بن اوس بن حدثان سے
کہا فرمایا حضرت عمر نے یہ کہ اللہ تعالیٰ نے خاص کیا اپنے رسول کو بیچ اس مال کے ساتھ ایک چیز کے کہ نہیں دی وہ چیز کسیکو سوائے
حضرت کے پھر پڑھی یہ آیت جو مال پھیر دیا اللہ نے اپنے رسول کو اونسے قدیر تک پس تھا یہ مال خالص واسطے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
خرچ کرتے تھے اپنے گھر والوں پر خرچ برس بھر کا اوس مال سے پھر لیتے باقی کو پس کرتے اوسکو بیچ جگہ گردانے مال اللہ کے یعنی صرف کرتے اوسکو

سلاح سلمین میں اور ہتیا جسکو چاہتے تھے محتاج و مساکین میں سے نقل کیا بخاری اور مسلم نے ف یہ تفاء الله اور سورہ حشر میں ہے ترجمہ سعدی آیہ کا یوں ہے کہ جو کچھ کہ الله تعالی نے پھیر دیا اپنے رسول کو اور خاص اونکے بیچ مقرر کیا نہیں دوڑائے تھے اوس پر گھوڑے اور اونٹ یعنی مشقت نہیں کھینچی تھے قتال کرنے میں اوسپر بلکہ پیادہ ہو گئے تھے و لیکن الله تعالی نے مسلط کرتا ہے اپنے رسولوں کو جسپر کہ چاہتا ہے اور الله ہر چیز پر قادر ہے مراد یہ ہے کہ اس شے سے کہ آنحضرت کو اموال بنی نضیر کا مالک کیا وہ مال بطریق کا ہے کہ حاصل نہیں کیا تھا اوسکو بقتال و غلبہ اسلئے کہ گاؤں اونکے دو کوس مدینہ سے پیادہ ہو گئے تھے سب آنحضرت پھر مسلط کیا الله تعالی نے حضرت کو اوپر اونکے اموال پر یہی ہے کہ عادت حق تعالی کی ہے کہ مسلط فرماتا ہے اپنے رسولوں کو اوپر دشمنوں کے پس اموال کے پھر حضرت کو جسکو چاہیں دیں اور جہاں چاہیں خرچ کریں نازل ہوئی یہ آیۃ اوس وقت کہ طلب کی صحابہ نے آنحضرت کو وہ اموال اقتسام پس اس طرح کا مال لشکر کا اوسکو فئی کہتے ہیں تقسیم نہیں کیا جاتا مانند تقسیم غنیمت کے اور پھر وہ تھا طرف رسول الله صلی الله علیہ وسلم کے آئے ہیں احادیث میں جو کچھ کہ آپ حضرت عمل فرماتے تھے اوسمیں مذہب ہمارا تو اوس میں یہ ہو اور نقل کیا اوسمیں بیہقی نے مذہب شافعی سے کہ حضرت کے لئے تھے چار خمس یا پانچواں حصہ خمس کا تھا پس تھے حضرت کے لئے اکیس حصے پچیس حصوں میں سے اور چار باقی ذوی القربی و یتیموں اور مسکینوں اور ابن سبیل کے لئے اور تفسیر معالم میں لکھا ہے کہ اختلاف کیا ہے اہل علم نے بیچ مصرف فئی کے بعد آنحضرت کے پس کہا ایک قوم نے کہ وہ امت کے لئے ہے بعد حضرت کے اور امام شافعی کے اس میں دو قول ہیں ایک تو یہ کہ وہ مقاتلین کے لئے ہے اور دوسرا یہ کہ واسطے مصالح مسلمین کے ہے اور ترجمہ برس روز کا اگر کہا جاوے کہ حدیث میں آیا ہے کہ ذخیرہ نہیں کرتے تھے آنحضرت کوئی چیز کل کے لئے پس نفقہ ایک سال کا کیونکر رکھتے تھے جواب یہ کہ نفی ذخیرہ کرنے کی اپنے نفس کے لئے ہے اور عیال کے لئے تھا اور آنحضرت بجز مسکینوں کے نفقہ ایک سال کا دیتے تھے کبھی کبھی اور کہا نووی نے کہ اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہے ذخیرہ کرنا ایک برس کا اور یہ منافی توکل کی نہیں ہے

وَعَنْ عُمَرَ قَالَ كَانَتْ أَمْوَالُ بَنِي النَّضِيرِ مِمَّا أَفَاءَ اللهُ عَلَى رَسُولِهِ مِمَّا لَمْ يُوجِفِ الْمُسْلِمُونَ عَلَيْهِ بِخَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ فَكَانَتْ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ نَفَقَةَ سَنَتِهِ ثُمَّ يَجْعَلُ مَا بَقِيَ فِي السِّلَاحِ وَالْكُرَاعِ عُدَّةً فِي سَبِيلِ اللهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے مالک کے نقل کی حضرت عمر نے کہا تھا اموال بنی نضیر کا اوس قسم سے کہ عطا فرمایا تھا الله تعالی نے رسول پر کہ نہیں دوڑائے تھے مسلمانوں نے اوسپر گھوڑے اور نہ اونٹ پس تھا واسطے پیغمبر خدا صلی الله علیہ وسلم کے وہ مال خاص خرچ کرتے تھے اہل بیت پر خرچ برس روز کا پھر خرچ کرتے باقی کو بیچ ہتیاروں کے اور چارپایوں کے بسبب سامان کرنے کے راہ خدا میں جہاد کے لئے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

الْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَتَاهُ الْفَيْءُ قَسَمَهُ فِي يَوْمِهِ فَأَعْطَى الْآهِلَ حَظَّيْنِ وَأَعْطَى الْأَعْزَبَ حَظًّا فَدُعِيتُ فَأَعْطَانِي حَظَّيْنِ وَكَانَ لِي أَهْلٌ ثُمَّ دُعِيَ بَعْدِي عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ فَأُعْطِيَ حَظًّا وَاحِدًا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ روایت ہے عوف بن مالک سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی الله علیہ وسلم تھے جس وقت کہ آتا اونکے پاس مال فئی بانٹتے اوسکو اوسی دن پس دیتے بیوی والے کو دو حصے اور دیتے مجرد کو ایک حصہ پس بلایا گیا میں پس دیے مجھکو دو حصے اور تھی میرے بیوی پھر بلایا گیا پیچھے میرے عمار بن یاسر کہ بیوی نہ رکھتا تھا پس دیا گیا ایک حصہ نقل کی یہ ابوداؤد نے وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلَ مَا جَاءَهُ شَيْءٌ بَدَأَ بِالْمُحَرَّرِينَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے ابن عمر سے کہا دیکھا میں نے پیغمبر خدا صلی الله علیہ وسلم کو شروع کرتے تھے اول وقت آنے فئی کے ساتھ آزاد کئے گیوں کے نقل کی یہ ابوداؤد نے یعنی اول فئی بیچ آزاد کئے گیوں کے خرچ کرتے تھے اسلئے کہ وہ بیچارے محتاج اور بیکس ہوتے تھے اور بعضوں نے کہا کہ مراد آزاد کئے گیوں سے غلام ہیں اور بعضوں نے کہا مراد منقطعون اطاعت الله میں ہیں وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِظَبْيَةٍ فِيهَا

خرز فقسمها للحرة والامة قالت عائشة كان ابي يقسم للحر والعبد رواه ابو داود اور روایت ہے عائشہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے گئے تھیلا اوس میں نگینے تھے پس بانٹا اونکو واسطے بیبیوں کے اور لونڈیوں کے کہا حضرت عائشہ نے تھے باپ میرے یعنی حضرت ابوبکر تقسیم کرتے واسطے آزاد اور غلام کے نقل کیا یہ ابو داود نے ف پس معلوم ہوا کہ نگینے مشہور ساتھ ہر ایک کے تھے ولیکن حضرت نے تخصیص کی تھی وعن مالک بن اوس بن الحدثان قال ذکر عمر بن الخطاب یوما الفیء فقال ما انا احق بھذا الفیء منکم وما احد منا باحق به من احد الا انا علی منازلنا من کتاب اللہ عز وجل وقسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فالرجل وقدمه والرجل وبلاؤه والرجل وعیاله والرجل وحاجته رواه ابو داود اور روایت ہے مالک بن اوس بن حدثان سے کہا ذکر کیا عمر بن خطاب نے ایک دن فی کا اور کہا نہیں میں لائق تر ساتھ اس فی کے تم سے اور نہیں کوئی ہم میں سے لائق تر ساتھ اس فی کے کسی سے لیکن ہم اوپر مراتب اپنے کے ہیں کتاب خدا عز وجل سے اور تقسیم کرنے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سے پس شخص اور قدیم ہونا اوسکا اور شخص اور شجاعت و مشقت اوسکی اور شخص اور عیال اوسکے اور شخص اور حاجت اوسکی نقل کی یہ ابو داود نے ف یعنی نہیں میں لائق تر ہوں بہ نسبت حضرت کے مثل دفع توہم کے ہے کہ قرابت لازم ہو تا کہ خلیفہ آنحضرت کا لائق تر ہوں اوسکا جیسے آنحضرت تھے اور کسی فی کی اوس نہیں ہوں اوسکا نہیں ہوں بعد ان شخص کی حیثیت کی مال اسلام کا نہیں کوئی ہم میں سے لائق تر سے کسی کا لیکن ہم اوپر مراتب اپنے کے ہیں کہ بیان کیا گیا ہے کتاب اللہ سے مانند قول اللہ تعالیٰ کے للفقراء المهاجرين تین آیتوں تک اور قول اللہ تعالیٰ کے لا یستوی منکم من انفق من قبل الفتح اور قول اللہ تعالیٰ کے واللہ اعلم کہ غیر ہر یتیمیں کہ دلالت کرتی ہیں اوپر تفاوت مراتب مسلمین کے اور تقسیم کرنے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سے چلنا کیا گیا ہے کتاب اللہ پر یعنی تفاوت مراتب ہر موافق تقسیم حضرت کے کہ رعایت کرتے تھے اصحاب بدر کی اور اصحاب بیعت الرضوان کی اور اہل عیال والوں کی اور اہل شدت وغیرہ کی جیسے تفصیل کیا اوسکو ساتھ قول اپنے کے شخص اور قدیم ہونا اوس یعنی تقسیم کرنے فی کے میں لحاظ قدامت کا اور شجاعت کا اور مشقت کا اور اہل و عیال ہونے کا اور حاجت کا چاہیے یعنی احتیاج ہو جس شخص کو اوسکے موافق اوسکو دیجیے وعنه قال قرأ عمر بن الخطاب انما الصدقات للفقراء والمساكين حتى بلغ عليم حكيم فقال هذه لهؤلاء ثم قرأ واعلموا انما غنمتم من شيء فان لله خمسه وللرسول حتى بلغ وابن السبيل ثم قال هذه لهؤلاء ثم قرأ ما افاء الله على رسوله من اهل القرى حتى بلغ للفقراء ثم قرأ والذين جاءوا من بعدهم ثم قال هذه استوعبت المسلمين عامة فلئن عشت فلياتين الراعي وهو بسرو حمير نصيبه منها لم يعرق فيها جبينه رواه في شرح السنة اور روایت ہے مالک سے کہا پڑھی حضرت عمر بن خطاب نے یہ آیت کہ جس میں بیان مصارف زکوٰۃ کے ہیں سوائے اسکے نہیں کہ صدقے زکوٰۃ کے واسطے فقیروں اور مسکینوں کے ہیں یہاں تک کہ پہنچے علیم حکیم تک اور کہا یعنی زکوٰۃ واسطے ان لوگوں کے ہے یعنی انہیں آٹھ قسم کے لوگوں کے ہیں کہ اس آیت میں ہیں پھر پڑھی یہ آیت کہ جس میں بیان تقسیم غنیمت کے ہے جاننا تحقیق جو چیز کہ غنیمت میں لی ہے تم نے کچھ پس تحقیق واسطے اللہ کے ہے پانچواں حصہ اوسکا اور واسطے رسول کے یہاں تک کہ پہنچے لفظ وابن السبیل تک پھر کہا کہ یعنی مال خمس کا واسطے ذوی القربیٰ وغیرہ کے ہے پھر پڑھی یہ آیت کہ جس میں بیان حکم فی کے ہے جو چیز کہ دی اللہ نے اپنے رسول کو بستیوں میں سے یہاں تک کہ پہنچے اس آیہ تک واسطے فقیروں کے اور ان لوگوں کے کہ آئے اونکے پیچھے پھر کہا کہ اس آیت نے گھیر لیا مسلمانوں کو سب کو پس اگر زندہ رہا میں پس البتہ پہنچیگا چرواہے کو اس حال میں کہ وہ ہوگا سرو حمیر میں کہ نام ہے ایک موضع کا حصہ اوسکا اس مال فی سے نہیں آلودہ ہوگی اوسمیں پیشانی اوسکی نقل کی یہ شرح السنہ میں ف ایک نسخہ میں یوں ہے ثم قرأ والذین جاءوا یعنی تقدیر یہ ہوگی یہاں تک کہ پہنچے للفقراء دو آیتوں تک پھر پڑھی آیہ والذین جاءوا من بعدهم اور اس آیت نے پھر لیا یعنی اس آیت میں سب مسلمانوں کو ذکر ہے بخلاف پہلی دونوں آیتوں کے کہ ایک

خاص ہو اپنی ذات کے لیے اور دوسری بار خمس کے لیے اور آنحضرت کو یہ تھی کہ فئی میں خمس نکالے جیسے کہ غنیمت سے نکالتے ہیں و لیکن تمام
مصالح مسلمانوں کے لیے ہو اور مقرر کیا گیا ہو اونکے لیے اور یہ تفاوت درمیان جیسے کہ مذکور ہوا اکثر اہل علم اسی طرف گئے ہیں سوا امام شافعی کے
جیسا کہ گذرا اور رعایت تفاوت درمیان مسلمین کا بھی مذہب حضرت عمر کا ہے اور حضرت ابوبکر برابر دیتے تھے رعایت نہ کرتے تھے سبقت وغیرہ کی اور
قرابت نبی کی اور حضرت عمر نے اول کیا یعنی فضل کے لیے اور اونکا اعتبار ہے اور ساتھ تفضیل کے سوال میں زوال نہیں اور حضرت عمر زیادہ دیتے تھے حضرت عائشہ کو
بانسبت سب کے اور اسامہ بن زید کو بہ نسبت ابن عمر کے اور عمیر نام ایک شہر کا ہے یمن سے اور سرو نام ایک موضع کا ہے متعلقات عمیر کے اور حال اگر
حیاکا یہ ہے کہ حضرت عمر فرماتے ہیں کہ اگر زندہ رہا میں اور شہر کثرت سے پہنچا اور مال کی کثرت ہاتھ لگی تو مسلمانوں کو اور اونکے دوسرے سے پہنچیگا اگرچہ
دوسرے شہروں اور دور و اطراف میں رہتے ہونگے اور محنت اور مشقت اونکو حاصل نہیں کی ہو گی **وَعَنْهُ قَالَ كَانَ فِيمَا احْتَجَّ بِهِ عُمَرُ**
أَنْ قَالَ كَانَتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثُ صَفَايَا بَنُو النَّضِيرِ وَخَيْبَرُ وَفَدَكُ فَأَمَّا بَنُو النَّضِيرِ فَكَانَتْ
حُبُسًا لِنَوَائِبِهِ وَأَمَّا فَدَكُ فَكَانَتْ حُبُسًا لِأَبْنَاءِ السَّبِيلِ وَأَمَّا خَيْبَرُ فَجَزَّأَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ
أَجْزَاءٍ جُزْئَيْنِ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ وَجُزْءًا نَفَقَةً لِأَهْلِهِ فَمَا فَضَلَ عَنْ نَفَقَةِ أَهْلِهِ جَعَلَهُ بَيْنَ فُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
اور روایت ہے مالک کے کہا اونہوں نے کہ تھا اوس چیز سے کہ حجت پکڑی ساتھ اوسکے حضرت عمر نے یہ کہا حضرت کے تین صفایا بنی نضیر
اور خیبر اور فدک لیکن بنو نضیر یعنی مال کا حاصل ہوتا تھا اونکی زمین کا تھا واسطے مقرر کے واسطے حاجات حضرت کے یعنی واسطے ضیافت مہمانوں کے اور
ہتھیار و سواری جہاد وغیرہ کے اور حاصل فدک کا تھا واسطے مسافروں کے لیکن خیبر تو تقسیم کیا اوسکو حضرت نے تین حصے دو حصے درمیان
مسلمانوں کے اور ایک حصہ واسطے خرچ اہل و عیال اپنے کے پس جو کچھ بچتا خرچ سے اپنے اہل و عیال کے گردانتے اوسکو درمیان فقراء
مہاجرین کے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف جاننا چاہیے کہ یہ جو حضرت عباس اور حضرت علی جھگڑتے تھے حضرت عمر کے پاس در مقدمہ فدک کے تو حضرت
عمر نے دلیل پکڑی اوپر ان کے کہ حضرت عمر نے فرمایا کہ اوسکا تصرف میرے ہاتھ میں نہیں کیا کسی نے اور پیچھے ان حضرت کے فدک کو جس طرح
خاص کیا اوسکو حضرت نے صرف کرتے تھے اوسکو اسی طرح صرف کیا اور یہ شیعہ کہتے ہیں کہ جو اپنا مال امام اپنے تصرف میں کوئی لے جیسے تقسیم کرنے کے
اور بیات خاص حضرت ہی کے لیے ہو کہ کسی کے ساتھ اور بھی پھر کسی کو ملنے نہ پاوے یا اسلام یا ترک یا گھوڑا وغیرہ اور یہ بعد حضرت کے
اور کسی امام کے لیے درست نہیں اور بنو نضیر یہودی زمین اونکی کہ بعد جلاوطنی کے اونکے ہاتھ لگی اور فدک نام ایک قریہ کا ہے قریبات خیبر سے
اور یہ حضرت کے لیے آدھی زمین اونکی کہ صلح کی اہل اوس کے سے آدھی زمین اونکی ہر پہر اور بھی خاص حضرت کے لیے تھا اور خیبر کا اوپر طرح تین حصوں کے
اسیے تقسیم کیا کہ خیبر کے گاؤں بہت تھے بعضے ان میں فتح کیے گئے تھے اور بعضے بغیر قتال کے مثل ٹھیک حضرت کے خمس کے بیچ تھا اور بعضے صلح سے فتح کیے گئے تھے بغیر قتال کے وہ فئی تھے
خاص حضرت کے لیے تقسیم کرتے تھے اوسکو جہاں مناسب جانتے تھے واسطے حوائج اپنے اور اہل اپنے اور مصالح مسلمین کے پس مقتضی ہوا حکمت و برابری
اوسکو ہو تمام اوسکا درمیان حضرت کے اور لشکر مسلمین کے تین حصہ ہو۔ **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ إِنَّ عُمَرَ**
بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ جَمَعَ بَنِي مَرْوَانَ حِينَ اسْتُخْلِفَ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ لَهُ فَدَكُ فَكَانَ
يُنْفِقُ مِنْهَا وَيَعُودُ مِنْهَا عَلَى صَغِيرِ بَنِي هَاشِمٍ وَيُزَوِّجُ مِنْهَا أَيِّمَهُمْ وَإِنَّ فَاطِمَةَ سَأَلَتْهُ أَنْ يَجْعَلَهَا لَهَا فَأَبَى فَكَانَتْ
كَذٰلِكَ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى مَضٰى لِسَبِيلِهِ فَلَمَّا أَنْ وُلِّيَ أَبُو بَكْرٍ عَمِلَ فِيهَا بِمَا عَمِلَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَيَاتِهِ حَتّٰى مَضٰى لِسَبِيلِهِ فَلَمَّا أَنْ وُلِّيَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَمِلَ فِيهَا بِمِثْلِ مَا عَمِلَا

عن المغیرة ... ان فاطمة سألته ان یجعلها لها فابی ... ثم اقطعها مروان ثم صارت لعمر بن عبد العزیز فرأیت امرا منعه رسول الله صلی الله علیه وسلم فاطمة
لیس لی بحق وانی اشهدکم انی رددتها علی ما کانت یعنی علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم ابی بکر وعمر

روایت ہے مغیرہ سے کہ کہا جمع کیا عمر بن عبد العزیز نے بنی مروان کو جس وقت کہ خلیفہ کیا گیا پس کہا تحقیق پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے واسطے تھا فدک پس تھے خرچ کرتے اس سے اپنے اہل وعیال اور فقرا و مساکین بنی ہاشم پر احسان کرتے تھے اور بیوہ عورتوں کا نکاح
کراتے تھے اور اس سے ... اور سوال کیا تھا حضرت فاطمہ نے ... کہ ان کو دیویں فدک ...
پس نہ دیا ... حضرت نے ... یہانتک کہ وفات ہوئی حضرت کی پس جب خلیفہ ہوئے ابو بکر صدیق کیا ویسا ہی
موافق اسکے جو کچھ کیا تھا پیغمبر صلے اللہ علیہ نے اپنی زندگی میں خرچ کرتے تھے حضرت کے اہل وعیال پر اور بنی ہاشم پر اور نکاح ... میں
جیسے کہ حضرت کرتے تھے پس جب خلیفہ ہوئے حضرت عمر ... کیا موافق اسکے جو کچھ کیا تھا ... صاحب نے ... آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
یہانتک کہ وفات ہوئی حضرت عمر کی پھر ... اسکو مروان نے ... اپنے واسطے ... خلافت حضرت عثمان کے ...
... پھر ... یہ میرے واسطے ... مروان کے ... ایک چیز کہ نہیں دیا اسکو پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فاطمہ کو نہیں ہے
میرا ... اور تحقیق میں گواہ کرتا ہوں تمکو اس پر کہ تحقیق میں نے پھیر دیا اسکو اسی طرح جیسا کہ تھا آنحضرت کے زمانہ میں اور ابو بکر صدیق اور عمر فاروق
کے زمانہ میں ... مخفی نہ رہے کہ ... سوال ... فدک ... آنحضرت کی ... اور روایت
... اور اس ... کہ ... واقع ہوا ... اور قصہ ... مناسب ہے ... نقل ...
اس کلام ... بخاری ... صحیح بخاری میں منقول ہے ... مالک بن اوس بن حدثان سے
... حضرت عمر بن خطاب ... پاس ... اور کہا ... عثمان بن عفان اور عبد الرحمن بن عوف
اور زبیر بن العوام اور سعد بن ابی وقاص ... پس ... پھر ... بعد ... آیا اور
کہا کہ عباس اور علی ... پس ... اے امیر المومنین حکم کر درمیان ... اور ...
... سوال ... تب ... نے ... پس ... کیا ...
یا امیر المومنین حکم کر درمیان ان دونوں کے ... پس کہا حضرت عمر نے ... قسم دیتا ہوں تمکو اس خدا کی کہ
جسکے حکم سے قائم ہیں آسمان و زمین آیا جانتے ہو تم کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نہیں میراث لیتے ہم جو چھوڑیں ہم
صدقہ ہے ... اور ... حضرت علی اور حضرت عباس ... پس ... قسم دیتا ہوں تمکو خدا کی
آیا نہیں جانتے ہو تم کہ آنحضرت نے یہ فرمایا تھا ... پس ... اس امر کی ...
اپنے رسول کو ... آیہ ما افاء اللہ علی رسولہ ... سوال ...
پھر قسم خدا کی ... اس سوال ... پس ... اور ... تحقیق ... اسکو ... یہانتک کہ باقی رہا
... اس سے پس تھے آنحضرت کہ خرچ کرتے ... اپنے اہل وعیال ... اور ...
پس عمل کیا پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی حیات تک پھر بعد حضرت کی وفات کے ... کہ میں خلیفہ رسول خدا کا ہوں پس ...
اور عمل کیا ... کہ ... تھے آنحضرت ... حضرت علی اور عباس ... اور ... ابو بکر کو اور کہتے

تم کو ابوبکر اس عمل میں خطا پر اور ایسا سمجھتا گویا تم کہتے تھے اور خدا جانتا ہے کہ ابوبکر اس کام میں صادق تھا اور نیکوکار اور راہ راست پر اور تابع حق کے تھا
پھر وفات دی اللہ نے ابوبکر کو پس کہا میں نے کہ میں خلیفہ ہوں رسول خدا اور ابوبکر کا پس لیا میں نے اوس مال کو دو سال اپنی امارت میں اور عمل کیا میں نے اوس میں
اوس طرح کہ عمل کیا تھا آنحضرت نے اور ابوبکر نے اور خدا جانتا ہے کہ میں اس قول میں صادق ہوں اور اس امر میں نیکوکار اور راہ راست پر اور پیرو حق ہوں پھر آئے تم
دو سال کے بعد تم دونوں میرے پاس اور بات تم دونوں کی ایک ہی تھی پس کہا میں نے تم کو کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ہم ارث نہیں چھوڑتے ہیں جو کچھ کہ
چھوڑتے ہیں صدقہ ہے پس جب میری عقل میں آیا کہ سپرد کروں تمہیں اوس مال کو پس کہا میں نے کہ اگر چاہتے ہو تم سپرد کروں میں تم کو اس شرط پر کہ لازم کرو اپنے پر
یہ کہ عمل کرو اوسمیں اوسی طرح کہ عمل کیا اوسمیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور ابوبکر نے اور میں نے جب سے کہ خلیفہ ہوا میں ورنہ کلام نہ کرو مجھ سے اس بارہ میں
پس کہا تم نے کہ سپرد کر ہم کو اسی شرط پر پس سپرد کیا میں نے تم کو کیا التماس کرتے ہو تم اور چاہتے ہو مجھ سے کہ حکم کروں برخلاف اوسکے پس قسم ہے اوس خدا کی کہ ساتھ حکم اوسکے
سے برپا ہے آسمان و زمین ہرگز نہیں کرنیکا میں غیر اوسکے جبتک کہ برپا ہو قیامت پس اگر عاجز ہو تم اور کام سے تو میرے سپرد کرو میں تمہاری کفایت کروں
اوس سے کہا زہری نے کہ راوی حدیث کا ہے پس خبر دی میں نے اس حدیث کی عروہ بن زبیر کو پس کہا اوس نے کہ سچ کہا مالک بن اوس نے میں نے سنا
حضرت عائشہ سے کہتی تھیں بھیجا بیبیوں پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی نے عثمان کو ابوبکر کے پاس واسطے طلب کے میراث کے اوس چیز سے کہ فئی کیا تھا اللہ
نے اوپر رسول کے صلی اللہ علیہ وسلم پس منع کیا میں نے اون بیبیوں کو اور کہا کیا نہیں ڈرتی ہو تم خدا سے کیا نہیں جانتی ہو تم کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہے میراث نہیں ہوتی ہماری جو کچھ چھوڑتے ہیں ہم صدقہ ہے کھاتی آل محمد اس مال سے پس [illegible] آنحضرت کی طلب کے میراث سے
ساتھ اوس چیز کے کہ خبر دی میں نے اونکو اور وہ صدقہ حضرت علی کے ہاتھ میں رہا حضرت علی نے عباس کو [illegible] اور غلبہ کیا بعد ازاں
حسن بن علی کے ہاتھ میں رہا بعد ازاں حضرت حسین کے پاس بعد ازاں علی بن حسین اور حسن بن حسن کے پاس کہ یہ دونوں نوبت [illegible] بعد ازاں زید
بن حسن رضی اللہ تعالی عنہم کے پاس اور وہ صدقہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے ساتھ [illegible] حدیث بخاری کا مختصر ہوا اور یہ حدیث کتاب المغازی میں
بیچ قصہ بنی نضیر کے ہے اور کتاب الخمس میں بھی ہے ساتھ تفاوت بعضے الفاظ کے اور یہی بخاری میں ہے حضرت عائشہ سے کہ فاطمہ اور
عباس آئے حضرت ابوبکر کے پاس طلب کرتے تھے میراث زمین فدک سے اور حصہ خیبر سے پس کہا ابوبکر نے سنا میں نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم
کو فرماتے تھے میراث نہیں چھوڑتے ہیں ہم جو کچھ چھوڑتے ہیں ہم صدقہ ہے کھاتی ہے آل محمد اس مال سے قسم خدا کی قرابت رسول خدا کی محبوب تر ہے نزدیک میرے
کہ صلہ کروں میں ساتھ اونکے [illegible] اپنی قرابت کو اور جامع الاصول میں حدیث مذکور کو روایت بخاری اور مسلم اور
ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی سے [illegible] اور کہا ابوداؤد نے [illegible] طلب سوال عباس و علی کے حضرت عمر سے [illegible] اس مال کو درمیان آپس کے
بانٹ دیں اور [illegible] قول آنحضرت کا کہ ہم میراث نہیں چھوڑتے ہیں وہ طلب کرتے تھے [illegible] حضرت عمر نے [illegible] تقسیم کا
نہیں [illegible] چاہتا ہوں [illegible] بخاری کتاب الخمس میں عروہ بن زبیر سے [illegible] عائشہ نے خبر دی اونکو کہ فاطمہ بنت
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے طلب کیا ابوبکر صدیق سے بعد وفات آنحضرت کے [illegible] میراث اونکی اوس چیز سے کہ چھوڑا تھا اوسکو رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے اوس چیز سے کہ فئی کیا خدا تعالی نے پس کہا ابوبکر نے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ہماری میراث نہیں ہوتی جو کچھ چھوڑا صدقہ ہے پس غضبناک ہوئیں فاطمہ
اور [illegible] کیا ابوبکر [illegible] پس ہمیشہ رہیں [illegible] تک کہ وفات پائی اور زندگی حضرت فاطمہ کی بعد حضرت کے چھ مہینے تھی اور
کہا حضرت عائشہ نے فاطمہ سوال کرتی تھیں ابوبکر سے حصہ اپنا اوس چیز سے کہ چھوڑا آنحضرت نے خیبر اور فدک سے اور صدقہ اونکا کہ مدینہ میں تھا
پس [illegible] ابوبکر نے [illegible] کہ نہیں ہوں میں چھوڑنے والا کسی چیز کو [illegible] عمل کرتے تھے ساتھ اوسکے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم عمل کرتا ہوں میں [illegible]

اونہیں آنحضرت اور میں ڈرتا ہوں کہ اگر ترک کروں کسی چیز کو امر آنحضرت سے بہک جاؤں سو لیکن صدقہ اونکا کہ مدینہ میں تھا سپرد کیا اوسکو عمرؓ نے علیؓ اور عباسؓ کو اور خیبر اور فدک حضرت عمرؓ نے اپنے پاس رکھا اور کہا کہ یہ صدقہ رسول خدا کا ہے تھے واسطے حقوق حضرت کے کہ پیش آتے تھے اور سپرد کیا اونکو اوسکو کہ والی امر تھا پس یہ اب تک اسی حال پر ہیں اور اور روایت میں حضرت ابوبکرؓ کے جواب میں آیا ہے کہ بعد نقل کرنے حدیث لا نورث ما ترکنا صدقۃ کے فرمایا لیکن آپکے ہاتھ میں تھا جو چیز کہ تو اوسکے ہاتھ میں ہوگا کہ والی امر ہو بعد آپکے اور مانند اوسکے اور بہت سی روایتیں آئی ہیں پس حاصل جمیع طرق سے مستفاد ہوا اور آپکا ظاہر ہوتا ہے کہ حدیث لا نورث ما ترکنا صدقۃ اور ہونا اموال آنحضرت کا مشترک درمیان مسلمانوں کے اور مصالح اونکے کا اور تفویض امر اوسکے کا ساتھ والی کے متفق علیہ ہے درمیان صحابہ کے حتی کہ حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ کے اور خصوص ساتھ ابوبکرؓ کے نہیں رضی اللہ عنہم اجمعین ولیکن اشکال یہاں یہ وارد ہوتا ہے کہ اگر دینا اس اموال کا علیؓ اور عباسؓ کو صواب تھا تو کیوں نہ دیا حضرت عمرؓ نے اونکو پہلی بار اور اگر صواب نہ تھا تو کیوں دیا آخر کو جواب یہ کہ نہ دیا پہلے اس خطرے کہ طلب کرتے تھے وہ جیسی مالک کو دینا اور دیا آخر کو بوجہ تصرف و تولیت کے جیسے کہ آنحضرت تصرف کرتے تھے کہ خطا یا ضرر کہ یہ قضیہ مشکل ہے اسلئے کہ علیؓ اور عباسؓ نے جب لیا یہ صدقہ حضرت عمرؓ سے شرط مذکور پر اور اوسی آنچہ اعتراف بھی کیا کہ آنحضرت کی میراث نہیں اور نہ لوگوں حاضرین نے کہ اونکی گواہی دی پھر کیوں خصومت کی وجہ اوسکی یہ ہے کہ شرکت تولیہ میں اونہیں مشاق آئی اور طلب کی قسمت تاکہ ہر کوئی اپنے حصہ میں مستقل ہو ساتھ تدبیر و تصرف کے پس نہ تقسیم کی حضرت عمرؓ نے تا جاری ہو اوسپر نام ملک کا اسلئے کہ قسمت املاک میں ہوتی ہے اور ساتھ مرور زمانے کے گمان ہوتا ہے ملک کا کذا قال الکرمانی واشکل تر اوس سے قضیہ فاطمہؓ ہے اور انکار ہو اسلئے کہ اگر کہیں ہم کہ حضرت فاطمہ جانتی تھیں ساتھ اس سنت کے تو بعید ہے اور اگر کہیں کہ شاید اتفاق نہ پڑا ہو اونکو سننے کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تو یہ اشکال آتا ہے کہ بعد سننے حدیث کے ابوبکرؓ سے اور گواہی دینے صحابہ کے ساتھ اوسکے کیوں نہ قبول کی اور غضب ہوئیں اور اگر سنا پہلے سننے حدیث کے تھا تو کیوں باز رہیں غضب سے حتی کہ اتنا طول کھینچا اور تا زندگی مہاجرت کی ابوبکرؓ سے جواب اسکا کرمانی نے بیچ شرح بخاری کے یہ لکھا ہے کہ غضب فاطمہ کا ایک امر تھا کہ حاصل ہوا مقتضائے بشریت کے اور دبا رہا بعد اوسکے اور مہاجرت سے آپکی انقباض اور کو نہ طلب کرنا ملاقات نہ مہاجرت محرم یعنی ترک سلام اور مانند اوسکے کہ نہی اوس سے ہے اور بعضی روایات میں آیا ہے کہ جب واقع ہوا درمیان ابوبکرؓ اور فاطمہؓ کے جو کچھ کہ واقع ہوا تو گئے ابوبکرؓ فاطمہؓ کے پاس اور کھڑے رہے اونکے دروازہ پر گرمی آفتاب میں اور عذر خواہی کی اونسے اور کہا کہ قسم خدا کی قرابت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوب تر ہے نزدیک میرے قرابت اپنی سے ولیکن میں کیا کروں کہ سنا ہے میں نے اس حدیث کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور صحابہ گواہ ہیں اسپر پس راضی ہوئیں فاطمہؓ اور نقل کئے جاتے ہیں اس قضیہ میں توابع اباطیل کہ نہیں اعتماد اوسپر واللہ اعلم بحقیقۃ الحال یہ تقریر ہے حضرت شیخ رحمہ اللہ کی لکھی گئی ہے بطور اختصار کہ جسکو مفصل دیکھنا منظور ہو اس مقام کا ترجمہ مذکور میں دیکھے واللہ الہادی والموفق

كتاب الصيد والذبائح

اب ہے بیچ بیان شکار اور جانوروں ذبح کئے گئے کے ف شکار کرنا حلال ہے غیر حرم میں واسطے غیر محرم کے اور شکار کے مباح ہونے پر وارد ہوئی ہے کتاب و سنت اور منعقد ہوا ہے اسپر اجماع امت اور بیچ رسالہ ابن ابی زید کے کہ امام مالک کے مذہب میں ہے لکھا ہے کہ مکروہ ہے شکار کرنا لہو کے لئے اور بقصد لہو کے مباح ہے اور ثابت نہیں ہوا ہے کہ حضرت نے شکار شریف خود کیا ہو ولیکن تقریر اوسکی کی ہے ع ح

الفصل الاول عن عدي بن حاتم قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا أرسلت كلبك فاذكر اسم الله فإن أمسك عليك فأدركته حيا فاذبحه وإن أدركته قد قتل ولم يأكل منه فكله وإن أكل فلا تأكل فإنما أمسك على نفسه وإن وجدت مع كلبك كلبا غيره وقد قتل فلا تأكل فإنك لا تدري أيهما قتل وإذا رميت بسهمك فاذكر اسم الله فإن غاب عنك يوما فلم تجد فيه إلا أثر سهمك فكل إن شئت

وإن

وَاِنْ وَجَدْتَّهٗ غَرِیْقًا فِی الْمَآءِ فَلَا تَاْکُلْ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ۔ روایت ہے عدی بن حاتم سے کہا کہا واسطے میرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ چھوڑے تو اپنے کتے کو پس چاہیے کہ ذکر کرے نام اللہ کا پس اگر پکڑ رکھے کتے نے شکار کو واسطے تیرے اور پایا تو نے اسکو زندہ پس ذبح کر اسکو یعنی پس اگر ذبح نہ کریگا اور اسکو قصداً حرام ہوگا اسلئے کہ وہ مردار ہے اور اگر پایا تو نے شکار کو کہ مار ڈالا اسکو کتے نے اور نہ کھایا او نے اسکو کچھ پس کھا اسکو اور اگر کھایا ہو پس مت کھا پس سوائے اسکے نہیں کہ بند رکھا کتے نے اس شکار کو اپنے لیے اور اگر پاوے تو ساتھ کتے اپنے کے کتا غیر کا اور حال یہ کہ تحقیق مار ڈالا ہو یعنی ایک نے ان میں سے پس مت کھا اسلئے کہ تحقیق تو نہیں جانتا کہ کس نے ان دونوں میں سے مارا اسکو یعنی کس کتے نے مارا ہو شاید کہ وہ معلم نہ ہو اور اسکو چھوڑتے وقت بسم اللہ کہی ہو اور جس وقت پھینکے تو تیر اپنا پس ذکر کر تو نام اللہ کا پس اگر غائب رہا شکار تجھ سے ایک دن پس نہ پایا تو اوس میں کچھ نشان سوائے نشان تیر اپنے کے پس کھا تو اگر چاہے اور اگر پاوے تو اسکو غرق پانی میں یعنی اگرچہ نشان تیر کا رکھتا ہو پس نہ کھا یعنی بسبب احتمال اسکے کہ پانی میں مرا ہو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ذکر کرنا نام خدا کا جیسے کہ وقت ذبح کے ذکر کرتے ہیں ویسے ہی کتے چھوڑتے وقت کا بہتر ہے اچھا ہے جیسے پس ضرور ہے کہنا بسم اللہ کا اوس وقت اور اگر ترک کرے بسم اللہ بھولکر حلال ہے اور اگر ترک کیا اسکو قصداً وقت چھوڑنے کتے کے یا چھوڑا کتے کو اور وہ شکار رہا اور بسم اللہ کہی بعد اسکے زجر کیا اور بڑھا اوس نے شکار کو اور مار ڈالا نہیں حلال کذا فی فتاوی قاضی خان اور چھوڑنے کتے کا طرف شکار کے مسلمان یا کتابی شرط ہے اور اگر کتا بطور خود جاوے اور مار ڈالے تو حلال نہیں اور اسی طرح اگر وقت چھوڑنے کے بسم اللہ نہ کہی مگر یہ کہ زندہ پاوے اور ذبح کرے تو وہ داخل شکار کے نہیں اور جو کہا اگر کھا لیوے اسلئے کہ یہ علامت عدم تعلیم کی ہے اور شکار کہ حلال ہے معلم کتے کا حلال ہے اور علامت تعلیم کی ذی ناب جیسے کتے وغیرہ میں یہ ہے کہ تین بار شکار کو پکڑ کر چھوڑ دے کھاوے نہیں اور ذی مخلب جیسے باز گیرہ میں یہ ہے کہ پھر آوے جبکہ بلایا جاوے بعد چھوڑنے کے پس اگر باز وغیرہ شکار میں کھالیوے تو اوس شکار کا کھانا درست ہے اور اگر کتا وغیرہ کھالیوے تو نہ کھایا جاوے اور اگر بعد تین بار چھوڑنے کے ایک بار بھی کھاوے تو وہ غیر معلم ہو جاتا ہے تاکہ دوبارہ معلم ہو جیسا کہ اس حدیث سے معلوم ہوا اور اگر کتا غیر کا ساتھ کتے کے شریک ہوا ہو اور اسکو کسی نے نہ چھوڑا ہو یا چھوڑا ہو بغیر بسم اللہ کے قصداً یا چھوڑا ہو اسکو وقت کے نہیں حلال ذبح کیا ہوا اسکا مانند ہے اور اگر غائب رہا اور کہا علما نے کہ شرط ہے حلال ہونے کی ساتھ پھینکے تیر کے کہنا بسم اللہ کا اور پہنچانا زخم کا اور یہ کہ نہ بیٹھ رہے شکار کے ڈھونڈھنے سے اگر غائب ہو شکار اسحال میں کہ تیر اوسکے لگا ہو اسلئے کہ روایت کیا ہے ابن ابی شیبہ نے اپنی کتاب مصنف میں اور طبرانی نے اپنے معجم میں ابی رزین سے اور مرفوع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے تیر شکار کو جب کہ غائب رہا شکار رات بھر فرمایا اصل یہ ہے کہ مار ڈالا اسکو ہوام الارض نے [illegible] اور روایت کی عبدالرزاق نے مانند اسکے عائشہ سے بطریق مرفوع کے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو کوئی چھوڑے کتا شکار پر پھاڑ ڈالے وہ اسکو تو وہ حلال ہے اور اسیطرح تمام جوارح معلم یعنی چیتا اور باز اور مانند اسکے کے اور شکاری جو ہوں جو معلم ہوں حلال ہے اور شکار غیر معلم کا [illegible] ع وَعَنْهُ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نُرْسِلُ الْکِلَابَ الْمُعَلَّمَةَ قَالَ کُلْ مَآ اَمْسَکْنَ عَلَیْکَ قُلْتُ وَاِنْ قَتَلْنَ قَالَ وَاِنْ قَتَلْنَ قُلْتُ اِنَّا نَرْمِیْ بِالْمِعْرَاضِ قَالَ کُلْ مَا خَزَقَ وَمَآ اَصَابَ بِعَرْضِهٖ فَقَتَلَ فَاِنَّهٗ وَقِیْذٌ فَلَا تَاْکُلْ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ۔ اور روایت ہے عدی سے کہ کہا میں نے یا رسول اللہ تحقیق ہم چھوڑتے ہیں کتے سدھے ہوئے کو فرمایا کھا اوس چیز کو کہ پکڑ رکھیں کتے واسطے تیرے کہا میں نے اور اگرچہ مار ڈالیں فرمایا اور اگرچہ مار ڈالیں کہا میں نے تحقیق ہم پھینکتے ہیں تیر بے پر کا فرمایا کھا اوس چیز کو کہ زخمی کرے یعنی جس شکار میں وہ تیر بے پر جا لگے بھال کی طرف سے اور مار ڈالے اوسکو کھا لے اور وہ چیز کہ پہنچے ساتھ چوڑان اپنے کے یعنی لگے کہ زخمی نہ کرے شکار کو پس قتل کرے اسکو پس تحقیق وہ وقیذ ہے پس مت کھا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** معراض کہتے ہیں اوس تیر کو کہ نہیں ہوتا ہو جس میں پر اور پیکان ہو اور لگتا ہے چوڑائی سے اور وقیذ اوسکو کہ جسکو ذرہ [illegible] ہو کہ مارا جاوے ساتھ غیر تیز چیز کے لکڑی وغیرہ سے [illegible] اور اتفاق کرتے ہیں

علما اسیکو جب شکار کیا ساتھ معراض کے اور قتل کیا شکار کو ساتھ تیزی یا نوک کے تو حلال ہے اور اگر قتل کیا اوسکو ساتھ چوڑائی اوسکی کے تو نہیں حلال اور
کہا علماء نے نہیں حلال ہے وہ شکار کہ مارا اوسکو ساتھ بندق کے یعنی گولی اور غلہ کے بسبب حدیث معراض کے اور معراض کے چوڑائی لگنے سے اسلیے نہیں
حلال ہے کہ ضرور ہے اوسمین زخمی کرنا تاکہ متحقق ہووے معنی ذبح کے اور چوڑائی معراض کا نہیں زخمی کرتا اور اسیلیے اگر قتل کیا اوسکو بندق وغیرہ نے تو حرام
ہوتا ہے شکار اسیلیے کہ بندق توڑتا ہے ہڈی کو اور زخمی نہیں کرتا پس ہوتا ہے مانند معراض کے لیکن اگر ہووے بندق ہلکا تیز تو نہیں حرام کرتا بسبب متحقق
ہونے کے ساتھ زخم کے اور اگر پھینکا شکار پر پتھر یا لکڑی تو اگر لگی اوسکی تیزی سے کھایا جاوے اور الا نہیں اور اگر مارا شکار کو ساتھ پتھر تو اگر پتھر بھاری ہے
نکھایا جاوے اگرچہ زخمی کرے بسبب احتمال اسکے کہ اوسنے قتل کیا ساتھ ثقل اپنے کے اور اگر پتھر ہلکا ہووے اور ہووے اوسمین تیزی اور زخمی کرے تو کھایا جاوے
بسبب تحقق موت کے ساتھ زخم کے اور اصل اسمین یہ ہے کہ اگر موت حاصل ہوئی بسبب زخم کے ساتھ یقین کے تو کھایا جاوے اور اگر حاصل ہووے ساتھ ثقل کے
یا شک ہووے اسمین تو نہ کھایا جاوے واسطے احتیاط کے ع وَعَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِیِّ قَالَ قُلْتُ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ اِنَّا بِاَرْضِ قَوْمٍ اَھْلِ الْکِتَابِ
اَفَنَاْکُلُ فِیْ اٰنِیَتِھِمْ وَبِاَرْضِ صَیْدٍ اَصِیْدُ بِقَوْسِیْ وَبِکَلْبِیَ الَّذِیْ لَیْسَ بِمُعَلَّمٍ وَبِکَلْبِیَ الْمُعَلَّمِ فَمَا یَصْلُحُ لِیْ قَالَ اَمَّا مَا ذَکَرْتَ
مِنْ اٰنِیَةِ اَھْلِ الْکِتَابِ فَاِنْ وَجَدْتُمْ غَیْرَھَا فَلَا تَاْکُلُوْا فِیْھَا وَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فَاغْسِلُوْھَا وَکُلُوْا فِیْھَا وَمَا صِدْتَ بِقَوْسِکَ
فَذَکَرْتَ اسْمَ اللّٰہِ فَکُلْ وَمَا صِدْتَ بِکَلْبِکَ الْمُعَلَّمِ فَذَکَرْتَ اسْمَ اللّٰہِ فَکُلْ وَمَا صِدْتَ بِکَلْبِکَ غَیْرِ مُعَلَّمٍ فَاَدْرَکْتَ
ذَکٰوتَہٗ فَکُلْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی ثعلبہ خشنی سے کہا کہا میں نے یا نبی اللہ تحقیق ہم بیچ زمین قوم اہل کتاب کے ہیں کیا کھاوین ہم بیچ
باسنوں اونکے کے اور ہم بیچ زمین شکار کے ہیں شکار کرتے ہیں ساتھ کمان اپنی کے اور ساتھ کتے اپنے کے کہ نہیں
سدھایا اور ساتھ کتے اپنے کے کہ سدھایا ہے پس کیا درست ہے واسطے میرے فرمایا بہر حال وہ چیز کہ ذکر کیا تو نے باسنوں اہل کتاب سے پس اگر پاؤ تم سوا
اون باسنوں کے پس نہ کھاؤ اونکے باسنوں میں اور اگر نہ پاؤ سوا اونکے باسنوں کے پس دھوؤ اونکو اور کھاؤ اونمین اور وہ چیز کہ شکار کی تو نے ساتھ کمان اپنی کے
پس ذکر کیا تو نے نام اللہ کا یعنی اول تیر چلانے میں پس کھا اور وہ جانور کہ شکار کیا تو نے ساتھ کتے سدھے ہوئے کے پس ذکر کیا تو نے نام اللہ کا یعنی وقت
چھوڑنے اوسکے کے پس کھا اور جو شکار کیا تو نے ساتھ کتے غیر سدھے ہوئے کے پس پایا تو نے ذبح کرنا اوسکا یعنی زندہ پایا اور ذبح کیا پس کھا اوسکو نقل کی
بخاری اور مسلم نے ف نہ کھاؤ اونکے باسنوں میں یہ واسطے احتیاط کے بموجب قول آنحضرت کے دع ما یریبک الی ما لا یریبک اور احتراز
فرمایا استعمال ظروف اونکے سے کہ مستعمل ہیں اونکے ہاتھوں میں اگرچہ بعد دھونے کے ہو اور نفرت کرنی کہ مخالطت اونکی سے بطریق مبالغہ کے اور یہ
تقوی ہے اور جائز ہے کہ حکم فتوی کا ہو اور بعد دھونے اونکو یا مردہ جیسے کے یہ ہے کہ ہوتے غالب اونکی نجاست ہو اور واسطے احتیاط کے ہے اور کہا ہے خلاف
اوسکے اور کہا ابن مالک نے کہ حکم کیا آنحضرت نے ساتھ دھونے ظروف کفار کے بیچ اون باسنوں کے کہ یقین ہو اونکی نجاست کا اور یقین نہو تو
کراہت تنزیہی ہے اور نقل کیا ہے نووی نے کہ کہا ہے اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر اون ظروف سوا اونکے ظروف کے پائے جاوین تو اونکے ظروف
میں دھو کر بھی نکھاوے لیکن تعقب نے لکھا ہے کہ جائز ہے استعمال اونکے ظروف کا بعد دھونے کے بلا کراہت خواہ پائے جاوین اور ظروف یا نہ
پائے جاوین پس حمل کیا واسطے کراہت حدیث میں اسپر کہ مراد وہ ظروف ہیں کہ پکاتے ہیں اون میں گوشت سور کا اور پیتے ہیں اونمین
شراب اور مقوی ہے نجاست کے پس یہ مکروہ ہیں واسطے گندا ہونے پینے اونکے ہرچند کہ دھوئے جاوین اور مراد فقہا کی وہ ظروف ہیں کہ
استعمال نہیں ہوئے ہیں غالبا نجاسات میں ذکر کیا ہے اسکو ابو داؤد نے اپنے سنن میں ع وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا رَمَیْتَ بِسَھْمِکَ فَغَابَ عَنْکَ فَاَدْرَکْتَہٗ فَکُلْ مَا لَمْ یُنْتِنْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے ابی ثعلبہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ پھینکے تو تیر اپنا پس غائب ہو تجھ سے یعنی شکار پھر پاوے تو شکار پیئے اور پاوے تو اوس میں اثر تیر اپنے کا پس کھا جب تک کہ بدبو دار نہ ہو نقل کی یہ مسلم نے **ف** کہا علما نے یہ حکم بطریق استحباب کے ہے ورنہ اگر بدبو ہو گیا گوشت کا موجب حرمت اوسکے کا نہیں ہے ایک روایت میں آیا ہے کہ آنحضرت نے گوشت بدبو کیا ہوا کھایا ہے اور کہا نووی نے کہ نہی کھانے گوشت بدبو دار سے محمول ہے تنزیہ پر نہ تحریم پر اور اسیطرح اور کھانے بدبودار اگر یہ کہ خوف ہو نقصان ضرر کا **وعنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فی الذی یدرک صیدہ بعد ثلث فکلہ ما لم ینتن رواہ مسلم** اور روایت ہے ابی ثعلبہ سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا بیچ حق اوس شخص کے کہ پاوے شکار اپنے کو بعد تین رات کے پس کھا اوسکو جب تک کہ بدبو دار نہ ہو نقل کی یہ مسلم نے **وعن عائشۃ قالت قالوا یا رسول اللہ ان ہنا اقواما حدیث عہدہم بشرک یاتوننا بلحمان لا ندری ایذکرون اسم اللہ علیہا ام لا قال اذکروا انتم اسم اللہ وکلوا رواہ البخاری** اور روایت ہے عائشہ سے کہا عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ تحقیق یہاں کتنی قوم ہیں کہ قریب ہے زمانہ اونکا ساتھ شرک کے یعنی نو مسلم ہیں اور ہنوز احکام اسلام کے تمام و کمال نہیں سیکھے ہیں لاتے ہیں ہمارے پاس گوشت نہیں جانتے ہیں ہم آیا ذکر کرتے ہیں اوپر اوسکے نام خدا کا یا نہیں فرمایا ذکر کرو تم نام اللہ کا اور کھاؤ نقل کی یہ بخاری نے **ف** معنی حدیث کے یہ نہیں ہیں کہ بسم اللہ کہنا تمہارا اسکے قائم مقام ہوتا ہے جو بسم اللہ کہتے وقت ذبح کے بلکہ بیان فرمایا کہ بسم اللہ کہنا مستحب ہے وقت کھانے کے اور تم نہیں جانتے ہو ذکر کرنا بسم اللہ کا وقت ذبح کے سو تمہیں دیکھنا اوسکا کیا ضرور ہے ذبح کرنیوالا اون لوگوں میں سے ہے کہ جنکا ذبیحہ کھانا جائز ہے بہت اوسکے کا سبب حمل کرنے حال مسلمان کا اوپر صلاح کے اور گمان نیک کرنیکے **وعن ابی الطفیل قال سئل علی ہل خصکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشیء فقال ما خصنا بشیء لم یعم بہ الناس الا ما فی قراب سیفی ہذا فاخرج صحیفۃ فیہا لعن اللہ من ذبح لغیر اللہ ولعن اللہ من سرق منار الارض وفی روایۃ من غیر منار الارض ولعن اللہ من لعن والدہ ولعن اللہ من اوی محدثا رواہ مسلم** اور روایت ہے ابی الطفیل سے کہا پوچھے گئے حضرت علی کرم اللہ وجہہ آیا مخصوص و ممتاز کیا تمکو یعنی اہل بیت کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ کسی چیز کے یعنی احکام کے کہ اوروں کو نہ بتلائے ہوں پس فرمایا حضرت علی نے کہ نہیں خاص کیا ہمکو ساتھ کسی چیز کے ایسی چیز کہ نہ عام کیا ہو ساتھ اوسکے اور لوگوں کو لیکن وہ چیز کہ بیچ اس غلاف تلوار کے ہے میرے یعنی نہیں جانتا ہوں کہ آیا وہ خاص ہے ساتھ ہمارے یا عام ہے پس نکالا حضرت علی نے ایک کاغذ کہ اوس میں تھے یہ احکام کہ لعنت کرے اللہ اوس شخص کو کہ ذبح کرے غیر اللہ کے نام پر اور لعنت کرے اللہ اوس شخص کو کہ چراوے نشان زمین کا اور ایک روایت میں ہے جو شخص کہ تغیر و تبدیل کرے علامت زمین کی اور لعنت کرے اللہ اوس شخص کو کہ لعنت کرے اپنے باپ کو اور لعنت کرے اللہ اوس شخص کو کہ جگہ دیوے بدعتی کو نقل کی یہ مسلم نے **ف** نشان زمین کا یعنی حد وغیرہ کا مدا ہیں اوسکی حد و حصے تغلب سے زمین ہمسایہ کی دبا لینا چاہتا ہو اور لعنت کرے اپنے باپ کو یعنی کسی کے باپ کو لعنت کرے وہ اسکے باپ کو لعنت کرے چونکہ یہ سبب ہوا لعنت کا گویا کہ اسی نے لعنت کی اور جگہ دیوے بدعتی کو اور حمایت کرے بدعتی کی کہ دین میں کچھ بات نکالے کہ اصل میں نہ تھی اور خلاف سنت اور تغیر کرنیوالے سنت کی ہو **وعن رافع بن خدیج قال قلت یا رسول اللہ انا لاقوا العدو غدا ولیست معنا مدی افنذبح بالقصب قال ما انہر الدم وذکر اسم اللہ فکل لیس السن والظفر وسأحدثک عنہ اما السن فعظم واما الظفر فمدی الحبش واصبنا نہب ابل وغنم فند منہا بعیر فرماہ رجل بسہم فحبسہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لہذہ الابل اوابد کاوابد الوحش فاذا غلبکم منہا شیء فافعلوا بہ ہکذا متفق علیہ**

اور روایت ہے رافع بن خدیج سے کہ کہا میں نے یا رسول اللہ تحقیق ہم ملنے والے ہیں دشمنوں سے یعنی کنارے کل کو اور نہیں ساتھ ہمارے چھریاں یعنے
شاید چھریاں ساتھ نہوں کیا پس ذبح کریں ساتھ لکڑی کے فرمایا جو چیز کہ بہا دے خون کو اور ذکر کیا جاوے نام اللہ کا اوسپر پس کھاؤ یعنے جائز ہے کھانا
اوس جانور کا کہ ذبح کیا جاوے ایسی چیز سے کہ بہا دے خون کو خواہ لوہا ہو یا اور کچھ ہو اور یہ اتفاق ہے علما کا سوا دانت اور ناخن کے اور بیان کروں میں تجھسے
حال ہر ایک کا یہ دانت پس ہڈی ہے اور لیکن ناخن پس چھریاں ہیں حبشیوں کی اور پہنچے ہم لوٹ اونٹوں اور بکریوں کی پس بھاگا اونمیں سے ایک اونٹ
پس مارا اوسکو ایک شخص نے تیر پس بند کیا اوسکو پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق واسطے اون اونٹونکے یعنی درمیان اونکے بھاگنے والے
اور نفرت کرنے والے ہیں اونکو مانند بھاگنے والوں اور نفرت رکھنے والوں جنگلی جانوروں کے پس جسوقت کہ غالب ہوں تمپر اون اونٹوں میں سے
کوئی اونٹ پس کرو ساتھ اوسکے اسیطرح نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف پس ہڈی کا یہ اور مذہب ذبح روا نہیں اور شیخ ابن صلاح نے کہا کہ نہیں
جانتا میں معنی اسکے اور تحقیق کسواسطے منع ہوئی ہے ساتھ ہڈی کے معنی کہ عقل میں آویں اور اسیطرح کہا شیخ عبدالسلام نے اور حدیث میں یہ
فرمایا ہے کہ دانت سے جائز نہیں اسلیے کہ ہڈی ہے اور نووی نے کہا کہ علت اوسکی یہ ہے کہ ہڈی نجس ہو جاتی ہے خون سے جسوقت کہ ذبح کیا جاوے ساتھ اوسکے
جانور اور منع ہے نجس کرنا اوسکا اسلیے کہ خوراک جنات کی ہے اور یہ ناخن الحبشہ یعنی ذبح کرنے میں تشبیہ ہے ساتھ حبشیوں کے پس
فعل شنیع میں کہ مخصوص ہے ساتھ اونکے اور حبشی کافر ہیں نصاریٰ اور حکم ہو ساتھ مخالفت کرنے اونکی کے اور جاننا چاہیے کہ منع کرنا ذبح کرنے سے
ساتھ دانت اور ناخن کے متعلق ہے تینوں اماموں کے نزدیک اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک جائز نہیں اون دانتوں اور ناخنوں سے کہ بجائے خود ہوں
منہ اور ہاتھ میں اور جائز ہے اون دانتوں اور ناخنوں سے کہ اوکھڑے ہوں اور مضائقہ نہیں ہے اوس ذبیحہ کے کھانیکا لیکن یہ ذبح مکروہ ہے اور شارح
بھی یہی لکھتا ہے دلیل امام اعظم کی متعلق ہے ساتھ حدیث مذکور کا بطور دلیل جاری ہوئی قول آنحضرت کا یہ کہ فرمایا کہ انہر الدم بما شئت وافر الاوداج
اور یہ حدیث رافع کی محمول ہے بغیر اوکھڑے پر اسلیے کہ حبشی اسیطرح کرتے تھے اور کرو ساتھ اوسکے اسیطرح معنی یہ ہیں کہ اگر بھاگ جاوے جانور گھر کا پالا ہوا
مثل اونٹ اور گائیں اور بکری وغیرہ سے تو وہ مانند شکار وحشی کے ہے بیچ حکم ذبح کے پس تمام اجزا اوسکے جائے ذبح کے ہیں اور شاید کہ تخصیص اونٹ کی
اسلیے ہے کہ توحش اسمیں بہت ہوتا ہے اور ایسا ہی حکم اوس صورت میں ہے کہ اونٹ وغیرہ کنوئیں اور مانند اوسکے میں گر پڑے پس ذبح دو قسم پر ہے اختیاری
اور اضطراری اختیاری ساتھ جراحت کے ہے درمیان لبہ اور لحیین کے اور کاٹنے رگونکے یا ساتھ نحر کے یعنی نیزہ وغیرہ مارنے کے سینہ میں اور اضطراری
ساتھ زخمی کرنیکے ہے جس جگہ ہو ہے ۔ وعن کعب بن مالک انہ کان لہ غنم ترعی بسلع فابصرت جاریۃ لنا بشاۃ
من غنمنا موتا فکسرت حجرا فذبحتہا بہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فامرہ باکلہا رواہ البخاری اور روایت ہے
کعب بن مالک سے کہ تھا واسطے اونکے ریوڑ چرتا تھا سلع پر کہ نام ہے پہاڑ کا مدینہ میں پس دیکھی ایک لونڈی ہماری نے بکری ریوڑ میں کہ مرتی ہے پس
توڑا ایک ٹکڑا پتھر کا پس ذبح کی بکری ساتھ ٹکڑے پتھر کے پھر پوچھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنی کعب نے یہ کہ حلال ہے کھانا اوسکا یا نہیں
پس حکم فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کعب کو ساتھ کھانے اوسکے کے نقل کی یہ بخاری نے ۔ وعن شداد بن اوس عن رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ تعالی کتب الاحسان علی کل شیء فاذا قتلتم فاحسنوا القتلۃ واذا ذبحتم فاحسنوا
الذبحۃ ولیحد احدکم شفرتہ ولیرح ذبیحتہ رواہ مسلم اور روایت ہے شداد بن اوس سے کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم فرمایا تحقیق اللہ تعالیٰ نے لازم کیا احسان کرنا ہر چیز پر یعنی کہ قتل کریں اور ذبح کریں پس جسوقت کہ قتل کرو تم یعنی کسیکو قصاص میں یا جائز
ہو بہت اچھا قتل کرو یعنی ایذا اونکو قتل کرنے میں تلوار تیز ہو اور جلدی قتل کرو اور جسوقت ذبح کرو کسی جانور کو پس اچھی طرح ذبح کرو اور چاہیے

تیز کرے ایک تو اسطرح چھری کی دھار کو اور آرام پہونچائے جانور ذبیحہ کو نقل کی یہ مسلم نے ف آرام دے اوسکو یعنی چھوڑ دے اوسکو تا مرجاوے اور سرد ہو جاوے
اور کاٹے اوسکو اور یہ بیان ہو احسان کرنیکا ذبح میں کہ چھری کو جلدی ذبح کرے اور بعد ذبح کے ٹھنڈا ہو جاوے کہا ہو علماء ہمارے نے کہ مکروہ ہو
پوست کھینچنا جانور کا پہلے ٹھنڈا ہونیکے اور مستحب ہو کہ نہ تیز کرے چھری سامنے ذبیحہ کے اور نہ ذبح کرے ایک کو سامنے دوسرے کے اور پاؤں
کھینچ کر لیجانا ذبح کی جگہ اوسکو کرا رادہ اوسکے ذبح کا مکروہ ہو وعن ابن عمر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم
ينهى ان تصبر بهيمة او غيرها للقتل متفق عليه اور روایت ہو ابن عمر سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ
منع فرماتے تھے اسبات سے کہ نشانہ ٹھہرایا جاوے چارپایہ یا غیر اوسکا واسطے قتل کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف جیسے بیان چورنگ کاٹتے ہیں مرغی
وغیرہ کو یا کسی جانور جیسے پر تیر وغیرہ سے نشانہ لگاتے ہیں اوس سے منع فرمایا اور یہ معنی ہیں کہ منع فرمایا اس سے کہ بند کیا جاوے جانور بغیر دانہ پانی کے
یہانتک کہ مرجاوے وعنه ان النبي صلى الله عليه وسلم لعن من اتخذ شيئا فيه الروح غرضا متفق عليه
اور روایت ہو ابن عمر سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی اوس شخص کو کہ ٹھہرائے نشانہ اوس چیز کو کہ اوسمیں روح ہو نقل کی یہ بخاری اور
مسلم نے وعن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تتخذوا شيئا فيه الروح غرضا رواه مسلم اور روایت ہو
ابن عباس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ پکڑو نشانہ اوس چیز کو کہ اوسمیں روح ہو نقل کی یہ مسلم نے ف یہ نہی تحریمی ہے اسکی
موجب قول حضرت کے لعن اللہ من فعل ہذا اور اسمیں عذاب دینا حیوان کا اور ضائع کرنا مال کا ہو وعن جابر قال نهى رسول الله
صلى الله عليه وسلم عن الضرب في الوجه وعن الوسم في الوجه رواه مسلم اور روایت ہو جابر سے کہ کہا منع فرمایا نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ پر یعنی آدمی کے یا جانور کے منہ پر طمانچہ یا کوڑا وغیرہ مارنے سے اور منع فرمایا داغ دینے منہ پر نقل کی یہ مسلم نے
وعنه ان النبي صلى الله عليه وسلم مر عليه حمار وقد وسم في وجهه قال لعن الله الذي وسمه رواه مسلم اور روایت
جابر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے گذرا ایک گدھا اس حال میں کہ تحقیق داغ دیا گیا تھا اوسکے منہ پر فرمایا لعنت کرے اللہ اوس شخص کو کہ داغا
ہو اسکو نقل کی یہ مسلم نے ف اگر کہا جاوے لعنت کی حضرت نے داغنے والے پر حالانکہ منع کیا گیا ہو لعنت کرنے سے مسلمان کو جواب یہ کہ احتمال ہو
کہ داغنے والا مسلمان نہ ہو یا ہو اہل نفاق سے اور احتمال ہو یہ کہ بد دعا نہ ہو بلکہ اخبار بالغیب ہو کہ وہ مستحق لعنت کا ہوا اور جاننا چاہیے کہ داغنا منہ پر منع
بالاجماع خواہ آدمی ہو خواہ اور حیوانات لیکن جانور کو داغنا سوائے منہ کے بعض اعضاء میں مستحب کہا ہو اور جائز ہو بغیر اوسکے کیونکہ یہ ہو مقصود
تمیز و تعیین ہو اور آدمی کے داغنے میں اخبار روایات مختلف آئے ہیں بعضے اقوال دلالت کرتے ہیں اسپر کہ اچھا نہیں اور بعضے اوپر جواز کے
اور بعضے اوپر نہی کے اوس [illegible] دلالت [illegible] حضرت [illegible] ایک طبیب کہ ابی بن کعب پاس بھیجا پس فصد کی اوسکی اور داغا
اور جب زخمی ہوئے سعد بن معاذ [illegible] دیا حضرت نے [illegible] داغ دیا اور [illegible] اسعد بن زرارہ کو
اور لکھا ہو علماء نے کہ نہی محمول ہو اسپر کہ [illegible] اوسکے اور اگر ضرورت ہو جائز ہو کذا ذکر فی سفر السعادۃ اور لکھا ہو
علماء نے کہ داغنا اسباب [illegible] کرنا اوسکا [illegible] خلاف [illegible] باب لیتے ہیں اور اکثر ظن غالب [illegible] صحت حاصل ہونیکا
اور مختار یہ ہو کہ مکروہ تحریمی ہو گر وقت حصول ظن نافع [illegible]
[illegible]
وعن انس قال غدوت الی رسول الله [illegible] بعبد الله بن ابی طلحة [illegible]

فِي يَدِهِ الْمِيسَمُ يَسِمُ إِبِلَ الصَّدَقَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انس سے کہا لے گیا میں صبح کو پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عبد اللہ بن ابی طلحہ کو تاکہ چبا کر کھجور اوسکے تالو کو لگاویں پس پایا میں نے حضرت کو اس حالت میں کہ اونکے ہاتھ میں تھا آلہ داغ دینے کا داغ دیتے تھے زکوۃ کی اونٹوں کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف عبد اللہ بن ابی طلحہ بھائی تھے انس کے ماں کی طرف سے اور ابو طلحہ خاوند تھے انکی ماں کے اور کھجور چبا کے بچہ کے تالو کو لگانی سنت ہے اور یہ داغنا واسطے نشان کے تھا اور بھی جانوروں کے منہ پر داغنے سے منع ہے بالاتفاق ع وَعَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي مِرْبَدٍ فَرَأَيْتُهُ يَسِمُ شَاءً حَسِبْتُهُ قَالَ فِي آذَانِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ہشام بن زید سے نقل کی انس سے کہا گیا میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس حال میں کہ آپ تھے بیچ جگہ بندنے جانوروں کے پس دیکھا میں نے حضرت کو کہ داغتے تھے کسی عضو بکریوں وغیرہ کو کہا ہشام نے گمان کرتا ہوں میں انس کو کہ کہا بیچ کانوں اونکے یعنی بکریوں وغیرہ کے کان داغتے تھے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اس سے معلوم ہوا کہ کان چونکہ منہ نہیں اس لیے اسکے داغنے کو تشبیہ نہ فرمایا تو پھر کان کا ہے کو داغنے کو روا ہوتے تھے ع

الْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری

عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ أَحَدُنَا أَصَابَ صَيْدًا وَلَيْسَ مَعَهُ سِكِّينٌ أَيَذْبَحُ بِالْمَرْوَةِ وَشِقَّةِ الْعَصَا فَقَالَ أَمْرِرِ الدَّمَ بِمَا شِئْتَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ روایت ہے عدی بن حاتم سے کہا کہا میں نے یا رسول اللہ خبر دو مجھکو کہ ایک ہمارا پہنچا شکار کو اس حال میں کہ نہیں ساتھ اوسکے چھری کیا ذبح کرے ساتھ پتھر تیز کے یا ٹکڑے لکڑی کے پس فرمایا بہا تو خون کو ساتھ جس چیز کے کہ چاہے تو اور یاد کر تو نام اللہ تعالی کا یہ ابوداؤد اور نسائی نے وَعَنْ أَبِي الْعُشَرَاءِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَمَا تَكُونُ الذَّكَاةُ إِلَّا فِي الْحَلْقِ وَاللَّبَّةِ فَقَالَ لَوْ طَعَنْتَ فِي فَخِذِهَا لَأَجْزَأَ عَنْكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ هَذَا ذَكَاةُ الْمُتَرَدِّي وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا فِي الضَّرُورَةِ اور روایت ہے ابی العشراء سے نقل کی اپنے باپ سے یہ کہ اونہوں نے کہا یا رسول اللہ کیا نہیں ہوتا ذبح یعنی ذبح شرعی مگر بیچ حلق اور سینہ کے پس فرمایا اگر زخم لگاوے تو ران میں البتہ کفایت کریگا تجھے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور کہا ابوداؤد نے کہ یہ ذبح کرنا اوس جانور کا ہے کہ گرا ہو کنوئیں میں اور نہ ہو سکے بیچ حلق کے ذبح کرنا اوسکا ہے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حالت ضرورت میں ہے ف یہ تفسیر اعم ہے تفسیر ابوداؤد سے واسطے شامل ہونے اوسکے اونٹ بھاگے ہوئے کو ع وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا عَلَّمْتَ مِنْ كَلْبٍ أَوْ بَازٍ ثُمَّ أَرْسَلْتَهُ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَكُلْ مِمَّا أَمْسَكَ عَلَيْكَ قُلْتُ وَإِنْ قَتَلَ قَالَ إِذَا قَتَلَهُ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ شَيْئًا فَإِنَّمَا أَمْسَكَهُ عَلَيْكَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے عدی بن حاتم سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکو سکھلایا تو نے کتا ہو یا باز جیسے چیتا پھر تو نے اوسکو چھوڑا ایک کو ان دونوں میں سے شکار پر اور ذکر کیا نام اللہ کا پس کھا اوس جانور کو کہ پکڑ رکھا تجھ پر کہا میں نے اگرچہ مار ڈالا اوسے فرمایا جس وقت کہ مار ڈالے کتا یا باز شکار کو اور نہ کھایا اوس میں سے کچھ پس سوا اسکے نہیں کہ پکڑ رکھا ہے اوسکو تجھ پر نقل کی یہ ابوداؤد نے وَعَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرْمِي الصَّيْدَ فَأَجِدُ فِيهِ مِنَ الْغَدِ سَهْمِي قَالَ إِذَا عَلِمْتَ أَنَّ سَهْمَكَ قَتَلَهُ وَلَمْ تَرَ فِيهِ أَثَرَ سَبُعٍ فَكُلْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے عدی سے کہا کہا میں نے یا رسول اللہ پھینکتا ہوں میں تیر شکار پر پھر پاتا ہوں میں اوس میں اگلے دن تیر اپنا فرمایا جس وقت کہ جانے تو یہ کہ تیرے تیر نے قتل کیا اوسکو اور نہ دیکھے تو اوس میں نشان کسی درندہ کا پس کھا یعنی اگر نشان درندہ کا پاوے تو مت کھا اور اسیطرح اگر ڈوب گیا ہو پانی میں تو بھی مت کھا نقل کی یہ ابوداؤد نے وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نُهِينَا عَنْ صَيْدِ كَلْبِ الْمَجُوسِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے جابر سے کہا منع کئے گئے ہم

کھانے شکار کتے مجوس کے سے نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنی جو شکار کرے مجوسی یا کتے سے یا مسلمان کے کتے سے حلال نہیں کھانا اسکا مگر زندہ پاوے اور ذبح کرے اسکو اور اگر مسلمان مجوسی کے کتے سے شکار کرے تو حلال ہے اور اگر مسلمان اور مجوسی دونوں کتے کے چھوڑنے میں یا تیر کے چلانے میں شریک ہوں اور ماریں شکار کو تو حلال نہیں اور اسمیں دلیل ہے اسپر کہ جس کافر کا ذبح کیا ہوا نہیں حلال اگر کتے وغیرہ سے شکار کرے تو وہ بھی نہیں درست ہے وَعَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِیِّ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّا اَھْلُ سَفَرٍ نَمُرُّ بِالْیَھُوْدِ وَالنَّصَارٰی وَالْمَجُوْسِ فَلَا نَجِدُ غَیْرَ اٰنِیَتِھِمْ قَالَ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا غَیْرَھَا فَاغْسِلُوْھَا بِالْمَاءِ ثُمَّ کُلُوْا فِیْھَا وَاشْرَبُوْا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابی ثعلبہ خشنی سے کہ کہا میں نے یا رسول اللہ تحقیق ہم ہیں اہل سفر گذرتے ہیں یہود اور نصاری اور مجوس پر پس نہیں پاتے ہم سوا باسن انکے فرمایا پس اگر نہ پاؤ تم سوا باسن انکے کے پس دھو ڈالو باسنوں کو ساتھ پانی کے پھر کھاؤ انمیں اور پیو نقل کی یہ ترمذی نے وَعَنْ قَبِیْصَةَ بْنِ ھُلْبٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ طَعَامِ النَّصَارٰی وَفِیْ رِوَایَةٍ سَاَلَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ اِنَّ مِنَ الطَّعَامِ طَعَامًا اَتَحَرَّجُ مِنْهُ فَقَالَ لَا یَتَخَلَّجَنَّ فِیْ صَدْرِکَ شَیْءٌ ضَارَعْتَ فِیْهِ النَّصْرَانِیَّةَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاؤدَ اور روایت ہے قبیصہ بن ہلب کہ نقل کی اپنے باپ سے کہ کہا پوچھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے طعام نصاری کے سے کہ کھائیں یا نہیں اور ایک روایت میں یوں ہے کہ پوچھا حضرت سے ایک شخص نے پس کہا اس شخص نے کہ تحقیق کھانوں میں سے ایک کھانا ہے یعنی کھانا یہود و نصاری کا کہ پرہیز کرتا ہوں میں اس سے پس فرمایا حضرت نے کہ نہ داخل ہو بیچ سینہ تیرے کے کچھ یعنی شک کہ مشابہ ہوا تو بیچ اسکے نصرانیت کے نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود نے ف یعنی مشابہ ہوا تو سبب اس شک کے نصرانیت کے کہ وہ پرہیز کرتے ہیں جبکہ واقع ہوتا ہے انکے دل میں کہ یہ حرام ہے یا مکروہ اور بیچ معنی تعلیل کے ہے اور معنی یہ ہیں کہ پرہیز کر اور بے دلیل شک نہ کر تشبہ میں رہبانیت کے اور ملت حنیفیہ سمحہ کے خلاف ہے اگر پرہیز کریگا تو مشابہ ہوگا نصرانیت کے اسلئے کہ یہ عادت نصاری کی ہے اور تخصیص نصرانیت کی اس سبب سے کی کہ سائل عدی بن حاتم تھے اور نصرانی تھے پہلے اسلام کے وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَکْلِ الْمُجَثَّمَةِ وَھِیَ الَّتِیْ تُصْبَرُ بِالنَّبْلِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابی درداء سے کہ کہا منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانے مجثمہ کے سے اور مجثمہ وہ جانور ہے کہ کھڑا کیا جاوے اور نشانہ کے طور پر اسکو تیر سے ماریں نقل کی یہ ترمذی نے ف تفسیر مجثمہ کی کسی راوی نے کی ہے اور یہ حرام ہے اسلئے کہ یہ قتل ہے ذبح نہیں ہے پس فعل منع ہے اور اس جانور کا کھانا حرام ہے جب مرجاوے وَعَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِیَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَھٰی یَوْمَ خَیْبَرَ عَنْ کُلِّ ذِیْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ وَعَنْ کُلِّ ذِیْ مِخْلَبٍ مِّنَ الطَّیْرِ وَعَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَھْلِیَّةِ وَعَنِ الْمُجَثَّمَةِ وَعَنِ الْخَلِیْسَةِ وَاَنْ تُوْطَاَ الْحَبَالٰی حَتّٰی یَضَعْنَ مَا فِیْ بُطُوْنِھِنَّ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی سُئِلَ اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ الْمُجَثَّمَةِ فَقَالَ اَنْ یُّنْصَبَ الطَّیْرُ اَوِ الشَّیْءُ فَیُرْمٰی وَسُئِلَ عَنِ الْخَلِیْسَةِ فَقَالَ الذِّئْبُ اَوِ السَّبُعُ یُدْرِکُهُ الرَّجُلُ فَیَاْخُذُ مِنْهُ فَیَمُوْتُ فِیْ یَدِهٖ قَبْلَ اَنْ یُّذَکِّیَھَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے عرباض بن ساریہ سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا دن خیبر کے کھانے ہر کچلی والے کے سے درندوں میں سے یعنی جو چیرتا پھاڑتا ہو کچلی سے مانند شیر اور بھیڑیے اور چیتے اور ریچھ اور بندر اور سور اور مانند انکے کے اور منع فرمایا کھانے ہر پنجہ والے کے پرندوں میں سے یعنی جو شکار کرتا ہو پنجہ سے مانند باز اور چرغ اور مانند انکے اور منع فرمایا کھانے گوشت گدھوں گھر کے پلے ہوؤں کے سے یعنی بعد اسکے کہ حلال تھا کھانا اسکا اور منع فرمایا مجثمہ سے اور منع فرمایا کھانے اس جانور کے سے کہ چھین لیا جاوے درندے سے اور مرجاوے پہلے ذبح کرنے کے اور منع فرمایا صحبت کرنے لونڈیوں کو کہ ہاتھ آویں جہاد کے ساتھ حاملات ہونے کے یہاں تک کہ جنیں وہ چیز کہ پیٹ میں انکے ہے کہا محمد بن یحیی نے کہ پوچھے گئے ابو عاصم یعنی شیخ اسکے معنی

مجرنکے سے پس کہا یہ لفظ اُلیاکہ پرندہ یاکو ہنی چرندہ پھر تہت مارا جاوے یہ پوچھتے تھے ابو عاصم سنون خلیفہ کے سے پس کہا بھیڑیے یا اور کسی درندے نے پکڑلیا ہو کسی جانور کو اور پا وے اُسکو کوئی پس جس لوے نہ اس جانور کو پھر مرجاوے اُسکے ہاتھ مین پہلے ذبح کرنے اسکے سے نقل کی یہ ترمذی نے **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ شَرِيطَةِ الشَّيْطَانِ زَادَ ابْنُ عِيسَى وَهِيَ الذَّبِيحَةُ يُقْطَعُ مِنْهَا الْجِلْدُ وَلَا تُفْرَى الْأَوْدَاجُ ثُمَّ تُتْرَكُ حَتَّى تَمُوتَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ** اور روایت ہے ابن عباس اور ابی ہریرہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا شریطہ شیطان سے زیادہ کیا ابن عیسیٰ نے بیان اسکا کہ وہ یہ کہ جانور ذبح کیا جاوے اُس سے چمڑا اور نہ کاٹی جاویں رگین گردن کی پھر چھوڑ دیا جاوے یہانتک کہ مرجاوے نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** اہل جاہلیت کاٹتے تھے تھوڑا سا پوست جانور کے حلق کا اور چھوڑ دیتے تھے اُسکو یہانتک کہ وہ مرجاتا تھا اور اُسکو شریطہ اس سبب سے کہا کہ شرط یعنی نشتر جیسے کے ہوتا ہے شرط حجام سے یا شرط یعنی علامت کے ہے اور اُسکو اضافت طرف شیطان کے اسلئے کی کہ وہ باعث اس عمل پر اور راضی ہوتا ہے اُسکے ہونے سے **وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَكَاةُ الْجَنِينِ ذَكَاةُ أُمِّهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ** اور روایت ہے جابر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ذبح کرنا بچہ کا کہ ماں کے پیٹ مین ہو ذبح کرنا ماں اُسکی کا ہے نقل کی یہ ابو داؤد اور دارمی نے اور نقل کی ترمذی نے ابی سعید سے **ف** یعنے ذبح ہونا ماں کا کافی ہے واسطے حلال ہونے پیٹ کے بچہ کے پس اگر بکری ذبح کی گئی اور اُسکے پیٹ مین بچہ مرگیا حلال ہے کھانا اُسکا تینوں اماموں کا یہی مذہب ہے لیکن امام شافعی کے نزدیک حلال ہے خواہ بال نکلے ہوں یا نہیں اور امام مالک کے نزدیک اگر تمام ہو خلقت اُسکی اور نکلے ہوں بال اُسکے اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک حلال نہیں ہے کھانا اسکا مگر یہ کہ نکلے زندہ اور ذبح کیا جاوے اور قول زفر اور حسن بن زیاد کا بھی یہی ہے اور دلیل انکی یہ ہے کہ حضرت نے فرمایا ہے کہ جبکہ تیرے شکار پانی مین گرے کھانا نہ چاہیے اُسکو باحتمال اسکے کہ شاید پانی سے مرا ہو پس حرام کیا کھانا اُسکا وقت وقوع شک کے سبب نکلنے جان کے اور یہ موجود ہے اس بچہ مین معلوم نہیں کہ وہ بسبب ذبح کرنے ماں کے مرا ہے یا دم گھٹ کر اور اگر بچہ زندہ نکلے تو سب کے نزدیک ذبح کرنا اسکا بالاتفاق واجب ہے اور توجیہ حدیث کے کلام مین نزدیک امام صاحب کے واللہ اعلم **وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ نَنْحَرُ النَّاقَةَ وَنَذْبَحُ الْبَقَرَةَ وَالشَّاةَ فَنَجِدُ فِي بَطْنِهَا الْجَنِينَ أَنُلْقِيهِ أَمْ نَأْكُلُهُ قَالَ كُلُوهُ إِنْ شِئْتُمْ فَإِنَّ ذَكَاتَهُ ذَكَاةُ أُمِّهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَهْ** اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا کہا ہمنے یا رسول اللہ نحر کرتے ہین ہم اونٹنی کو اور ذبح کرتے ہین ہم گائین اور بکری پس پاتے ہین ہم اسکے پیٹ مین بچہ یعنے مردہ کیا پھینک دین اسکو یا کھاوین اسکو فرمایا کھاؤ اسکو اگر چاہو پس تحقیق ذبح کرنا اسکا ذبح کرنا ماں اسکو کا ہے نقل کی یہ ابو داؤد اور ابن ماجہ نے **ف** نحر نیزہ مارنا اونٹ کے سینہ مین اور یہ سنت ہے اونٹ مین اگرچہ ذبح بھی جائز ہے اور ذبح کاٹنا حلق کی رگون کا یہ بکری وغیرہ مین سنت ہے **وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ عُصْفُورًا فَمَا فَوْقَهَا بِغَيْرِ حَقِّهَا سَأَلَهُ اللهُ عَنْ قَتْلِهِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ وَمَا حَقُّهَا قَالَ أَنْ يَذْبَحَهَا فَيَأْكُلَهَا وَلَا يَقْطَعَ رَأْسَهَا فَيَرْمِيَ بِهَا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ** اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ قتل کرے چڑیا کو پس اس چیز کو کہ زیادہ ہو اُس سے بڑی ہو یا چھوٹی ہو بغیر حق اُسکے کہ وہ منتفع ہو ساتھ کھانے اُسکے سوال کریگا اس سے اللہ قتل اُسکے سے یعنے عتاب و عذاب کریگا اُس پر دن قیامت کے کہا گیا یا رسول اللہ اور کیا ہے حق اُسکا فرمایا یہ کہ ذبح کرے اسکو یعنے نام ہے اُسکو اور طرح اور کھاوے اسکو اور نہ کاٹے سر اُسکا اور پھینک دے اُسکو نقل کی یہ

[illegible]

پر اسمو او رنسائی او ر روایت کی مختصر کمہا و اسکو یعنے منتفع ہوا جاتا اسکے اور پھینکدے اسکو پس منع کرے اسکو کہا ابن مالک نے کہ یہ جو اسکا
کہ مکروہ ہو ذبح کرنا حیوان کا واسطے غیر کہانے کے اتنی اور شبیہ ہو کہ کراہت تحریمی ہو اور اسی لیئے منع فرمایا آنحضرت نے قتل کرنا اُن جانورون کا
کے کہ نہین کہائے جاتے ہین جیسیکہ آئے آتا ہی کہا طیبی نے کہ حق اُسکا عبارت ہو منتفع ہونے سے ساتھ اُسکے جیسیکہ کہانا اسکا اور پھینکدینا اُسکا
عبارت ہو ضائع کرنے حق اسکے ہیں یہ ہو قول حضرت کا ولا تقطع رسمہ یعنی ہماری مانند کیا کہ واسطے سابق کہ منع کر وعَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ قَالَ
قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَهُمْ يَجُبُّونَ أَسْنِمَةَ الْإِبِلِ وَيَقْطَعُونَ أَلْيَاتِ الْغَنَمِ فَقَالَ مَا يُقْطَعُ مِنَ الْبَهِيمَةِ
وَهِيَ حَيَّةٌ فَهِيَ مَيْتَةٌ لَا تُؤْكَلُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ اور روایت ہو ابو واقد لیثی سے کہ کہا آئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
مدینہ میں اس حال میں کہ مدینہ والے کاٹ لیا کرتے تھے کوہان اونٹون کے اور کاٹ لیتے تھے چکتیان دُنبون کی یعنے کہانے کے لیے پس فرمایا حضرت نے کہ
جو چیز کاٹی جاوے جانور سے اس حال میں کہ وہ جو زندہ ہو پس وہ چیز مردار ہو نہ کہائی جاوے نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود نے ف یعنے جو چیز کہ
زندہ سے کاٹ لیا ہو پس وہ مردار ہو اُسکا کہانا درست نہین ترجمہ مولانا **الْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ
عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي حَارِثَةَ أَنَّهُ كَانَ يَرْعَى لِقْحَةً بِشِعْبٍ مِنْ شِعَابِ أُحُدٍ فَرَأَى بِهَا الْمَوْتَ فَلَمْ يَجِدْ مَا يَنْحَرُهَا
بِهِ فَأَخَذَ وَتِدًا فَوَجَأَ بِهِ فِي لَبَّتِهَا حَتَّى أَهْرَاقَ دَمَهَا ثُمَّ أَخْبَرَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُ بِأَكْلِهَا رَوَاهُ
أَبُو دَاوُدَ وَمَالِكٌ وَفِي رِوَايَتِهِ قَالَ فَذَكَّاهَا بِشِظَاظٍ روایت ہو عطاء بن یسار سے کہ نقل کی ایک شخص سے کہ تھا قبیلہ بنی حارثہ
سے کہ وہ چراتا تھا اونٹنی کو کہ قریب بچہ جننے کے تھی بیچ دروں کے درون پہاڑ احد کے سے پس دیکھا اسمین اثر موت کا یعنے اونٹنی مرنے لگی پس نہ پائی اُسنے
کوئی چیز کہ نحر کرے اسکو ساتھ اسکے پس لی ایک میخ اور چبھودی میخ یعنے سینہ کی طرف اسکے سینہ کے اوپر یہانتک کہ بہا دیا خون پہر خبر دی پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنے اس ماجری کی پس حکم کیا اسکو ساتھ کہانے اسکے نقل کی یہ ابو داود اور مالک نے اور ایک روایت میں ہو کہ
کہا پس ذبح کیا اسکو ساتھ لکڑی تیز کے وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْبَحْرِ إِلَّا قَدْ ذَكَّاهَا
اللهُ لِبَنِي آدَمَ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ اور روایت ہو جابر سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی جانور دریا میں مگر کہ ذبح کیا ہو اسکو
خدا نے واسطے بنی آدم کے نقل کی یہ دارقطنی نے ف یعنے حلال ہو بغیر ذبح کے اور شکار کرنا اور کہانا اسکا دریا کا حکم ذبح کا رکہتا ہو ظاہر
حدیث سے معلوم ہوتا ہو کہ سب جانور دریا کے حلال ہین خواہ آپ مر جاوین خواہ شکار کرے اور ذبح کرے پہر حلال ہو مچھلی کے اتفاق ہو علما کا
اور اور جانور دریا مین اختلاف ہو کہا امام ابو حنیفہ نے کہ نہین حلال سوا مچھلی کے اور جو مچھلی پانی مین بغیر آفت سردی گرمی کے مر جاوے اور پانی پر آ جاوے وہ
حرام ہو اور سردی یا گرمی سے مرے تو حلال ہو ترجمہ **بَابُ ذِكْرِ الْكَلْبِ** باب ہو بیچ بیان کتے کے ف یعنے اس باب مین حکم کتوں کا مذکور ہی
کونسا پالنا جائز ہو اور کونسا نہین جائز اور کسکا مارنا جائز ہو اور کسکا نہین جائز ترجمہ **الْفَصْلُ الْأَوَّلُ** فصل پہلی عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ أَوْ ضَارٍ نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطَانِ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہو ابن عمر سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پالے کتا سوا کتے مواشی کے یا شکاری کے تو کم کیا جاتا ہو
ثواب عمل اسکے سے ہر روز دو قیراط نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف قیراط آدہے دانگ کو کہتے ہین اور مراد یہان مقدار معلوم ہو نزدیک
اللہ تعالی کے اور اختلاف کیا ہو علما نے بیچ سبب نقصان ثواب عمل کے سبب پالنے کتے کے بعضون نے کہا ہو کہ بسبب اس کے کہ فرشتے رحمت کے گہر مین
نہین آتے کہا کہ بسبب ایذا پہنچانے کے لوگون کو اور بعضون نے کہا بسبب کہ بعض شیطان ہوتے ہین ف مخلف کتون نہین ہونے اُنکو ذبح

وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ اتَّخَذَ کَلْبًا اِلَّا کَلْبَ مَاشِیَۃٍ اَوْ صَیْدٍ اَوْ زَرْعٍ انْتَقَصَ مِنْ اَجْرِہٖ کُلَّ یَوْمٍ قِیْرَاطٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پالے کتا سوا کتے مواشی کے یا شکار کے یا کھیتی کے کم ہوتا ہے ثواب اسکے سے ہر روز ایک قیراط کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یہ بھی مثل حدیث سابق کے ہے لیکن یہاں کتا کھیتی کا زیادہ کیا اسلئے کہ اس سے محافظت زراعت کی ہے اور نقصان ثواب مقدار قیراط کے سوا وہاں مقدار دو قیراط کی اور یہ تفاوت یا تو بسبب اختلاف نوع کتوں کے ہے کہ بعضے انہیں سے بہت ایذا پہنچاتے ہیں انکے نقصان بقدر دو قیراط کے ہے اور بعضے کمتر ایذا پہنچاتے ہیں انکے نقصان بقدر ایک قیراط کے ہوتا ہے اور یا باعتبار مکانوں کے کہ بعضے مکانوں میں کتے کے پالنے سے نقصان بقدر دو قیراط کے عمل ہوتا ہے مدینہ کے بسبب بزرگی انکے اور غیر انکے میں بقدر ایک قیراط کے یا دو قیراط شہروں میں اور قریوں میں ایک قیراط یا سبب اختلاف زمانوں کے کہ پہلے سا نقصان ایک قیراط کے حکم کیا اور جب مخالفت ساتھ کتوں کے اور الفت ساتھ انکے زیادہ ہوئی زجر شدید زیادہ ہوئی اور حکم نقصان دو قیراط کے کیا گیا

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْکِلَابِ حَتّٰی اِنَّ الْمَرْاَۃَ تَقْدَمُ مِنَ الْبَادِیَۃِ بِکَلْبِھَا فَنَقْتُلُہٗ ثُمَّ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِھَا وَقَالَ عَلَیْکُمْ بِالْاَسْوَدِ الْبَھِیْمِ ذِی النُّقْطَتَیْنِ فَاِنَّہٗ شَیْطَانٌ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے کہا حکم کیا ہمکو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ساتھ قتل کرنے کتوں کے یہانتک کہ عورت آتی تھی جنگل سے ساتھ کتے اپنے کے پس اسکے کتے کو بھی قتل کرتے تھے ہم پھر منع فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل کرنے انکے سے اور فرمایا لازم ہے تم پر قتل کرنا کتے سیاہ خالص دو نقطوں والے کا کہ وہ شیطان ہے نقل کی یہ مسلم نے ف لکھا ہے علما نے کہ حکم کرنا ساتھ قتل کرنے کتوں کے خصوص تھا ساتھ مدینہ مطہرہ کے کہ جگہ اترنے وحی اور ملائکہ کی تھی اور ہو یا کہ یہ حکم کتوں کے مانع ہیں دخول ملائکہ سے اور تخصیص عورت کی بسبب اسکے ہے کہ جو عورتیں جنگل میں رہتی تھیں انکو احتیاج کتوں کی بہت تھی پس یہ تاکید ہوئی اور اتفاق ہے واللہ اعلم اور دو نقطوں والا کتا وہ ہے جسکے آنکھوں پر دو نقطے سفید ہوتے ہیں اور شیطان کہا بسبب خبث اسکے اور بہت ایذا پہنچانے کے بسبب اسکے کہ بدتر ہے کتوں سے اور کمتر ہے نگہبانی میں اور بعید تر ہے شکار کرنے سے حتی کہ امام احمد اور اسحق نے کہا کہ نہیں حلال ہے شکار کتے سیاہ کا اسلئے کہ وہ شیطان ہے اور کہا نووی نے کہ اتفاق رکھتے ہیں علما اوپر قتل کرنے کتے عقور یعنی کٹکھنے کے اور جو کہ نہیں ضرر اسمیں کہا امام حرمین نے کہ حکم کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ قتل کرنے سب کتوں کے پھر منسوخ کیا گیا یہ سوائے کتے سیاہ کے پھر مقرر ہوئی شرع اوپر منع کے قتل کرنے تمام اون کتوں کے سے کہ نہیں ضرر انہیں یہانتک کہ کتا سیاہ کہ اسمیں بھی یہی حکم ہے

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِقَتْلِ الْکِلَابِ اِلَّا کَلْبَ صَیْدٍ اَوْ کَلْبَ غَنَمٍ اَوْ مَاشِیَۃٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ساتھ قتل کرنے کتوں کے لیکن تمام کتوں سے یا کتوں مدینہ کے سے بنا بر قول مشہور سوائے کتے شکاری کے یا کتے بکریوں یا مواشی کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یا تو مواشی کی قسم سے تخصیص ہے بعد تعمیم کے یا بعد شک کے ہے واسطے تنویع کے لئے ہو جیسا کہ اسکے پہلے ہے یعنی لفظ او تشکیک راوی کے لئے ہو کہ شبہ ہوا ہو اسکو یا یہ کہ راوی نے یہی سنا ہو اور ثمر لایا ہو واللہ اعلم

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مُغَفَّلٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا اَنَّ الْکِلَابَ اُمَّۃٌ مِّنَ الْاُمَمِ لَاَمَرْتُ بِقَتْلِھَا کُلِّھَا فَاقْتُلُوْا مِنْھَا کُلَّ اَسْوَدَ بَھِیْمٍ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالدَّارِمِیُّ وَزَادَ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَمَا مِنْ اَھْلِ بَیْتٍ یَرْتَبِطُوْنَ کَلْبًا اِلَّا نَقَصَ مِنْ عَمَلِھِمْ کُلَّ یَوْمٍ قِیْرَاطٌ اِلَّا کَلْبَ صَیْدٍ اَوْ کَلْبَ حَرْثٍ اَوْ کَلْبَ غَنَمٍ اور روایت ہے عبداللہ بن مغفل سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا اگر نہوتی یہ بات کہ کتے ایک جماعت ہیں جماعتوں میں سے تو البتہ حکم کرتا میں ساتھ قتل کرنے انکے سب کے پس قتل کر ڈالو ان میں سے ہر کتے

سیاہ خالص کے تئیں قتل کیا کرو روایت کی یہ ابو داؤد اور دارمی نے اور زیادہ کی ترمذی اور نسائی نے یہ عبارت اور نہیں کوئی گھر والے کہ باندھیں کتا مگر کم کیا جاتا ہے
ثواب عمل اُن کے سے ہر روز ایک قیراط مگر کتا شکاری یا کھیتی کا یا کتا ریوڑ کا ایک جماعت ہیں اہل علم سے قائل اس حدیث کی کہ امر واسطے وجوب کے
واسطے قتل کلاب کے جمہور ہیں اور فاقتلوا جواب ہے شرط محذوف کا گویا کہ فرمایا کہ پس جب بیان کی میں نے علت قتل کی سبب ہونے کے پس قتل کرو ان کو
حضرت نے کمروہ رکھا نشان کرنا ایک جماعت کا جماعتوں مخلوق خدا کی سے اسلیے کہ نہیں کوئی خلق خدا کی مگر اس میں ایک طرح کی حکمت ہے اور مصلحت ہے پس نہیں
لائق ہے مارنا کسی طرف راہ تو قتل کرو بدتر ان کو کہ وہ سیاہ رنگ ہیں اور باقی رکھو سوا اُنکے کو تا کہ نفع ہو تم کو سبب انکے
وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّحْرِيْشِ بَيْنَ الْبَهَائِمِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ
اور روایت ہے ابن عباس سے کہ منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑائی سے درمیان چارپایوں کے نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نے
مینڈھوں اور مرغوں اور بیلوں اور سوا انکے اور چارپایوں کو لڑانا اور جانور پرندہ تا بھی یہی حکم ہے یعنی مرغ اور بلبل اور تیتر وغیرہ کو لڑانا نہیں
ہیں اور جب جانوروں کا لڑانا منع ہوا تو آدمیوں کا لڑانا بطریق اولٰی منع ہوگا اور یہ بہت ہے بعض بلاد میں
بَابُ مَا يَحِلُّ اَكْلُهُ وَمَا يَحْرُمُ
یہ باب ہے بیچ بیان اُس چیز کے کہ حلال ہو کھانا اُس کا اور باب بیچ اُس چیز کا کہ حرام ہو کھانا اُس کا جاننا چاہیے وہ چیز کہ ثابت ہوئی ہے
حرمت اُس کی کتاب اللہ سے وہ میتہ ہے اور دم مسفوح اور گوشت سور کا اور جو جانور کہ ذبح کیا گیا بغیر نام خدا تعالیٰ کے چنانچہ آیت قل لا اجد فیما اوحی الی
اثبات اسکا کرتی ہے بعد ازاں زیادہ کیا سنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور چیزوں کو مانند ذی ناب ہونے اور ذی مخلب ہونے اور گدھے پالتو کے
اور سوا انکے پس بعضے تو متفق علیہ ہیں بسبب قطعیت احادیث کے اور بعضے مختلف فیہ ہیں درمیان ائمہ کے بسبب اختلاف اعتقادات کے اور پیدا ہوئی اختلاف اس
آیت ویحل لہم الطیبات ویحرم علیہم الخبائث اور ساتھ اسکے دلیل پکڑی ہے ہمارے علما نے اوپر حرام ہونے جانوروں دریائی کے سوا مچھلی کے اور یہ ہیں کہ
کہ امام مالک اور ایک جماعت اہل علم سے گئے ہیں طرف مطلق حلال ہونے تمام جانوروں دریائی کے اور استثنا کیا ہے بعضوں نے سور کو اور انسان کو
سے کہ امام شافعی کے نزدیک مطلق دریائی جانور حلال ہیں بدلیل قول اللہ تعالیٰ کے احل لکم صید البحر اور قول حضرت کے بیچ شان دریا کے ہو الطہور
ماؤہ والحل میتتہ اور ہمارے لیے دلیل ہے قول اللہ تعالیٰ کا ویحرم علیہم الخبائث اسلیے کہ سوا مچھلی کے جو جانور ہیں دریا کا خبیث ہے اور مراد خبیث سے
یہ ہے کہ طبیعت اسکو طبیعت سلیم مستقذر رکھے اور سوا مچھلی کے جو چیز کہ ہے طبیعت سلیم اسکو خبیث جانتی ہے
اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ
عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ ذِيْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ فَاَكْلُهٗ حَرَامٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو جانور کہ ہو دانت والا درندوں میں سے یعنی جو دانت سے شکار کرے مانند شیر اور بھیڑیے وغیرہ کے
پس کھانا اسکا حرام ہے نقل کی یہ مسلم نے
وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُلِّ ذِيْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ وَكُلِّ ذِيْ مِخْلَبٍ مِّنَ الطَّيْرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانے ہر
کچلی والے کے درندوں سے اور کھانے ہر چنگل والے کے پرندوں میں سے یعنی جو کہ پنجوں سے شکار کرے مانند باز وغیرہ کے نقل کی یہ مسلم نے
وَعَنْ اَبِيْ ثَعْلَبَةَ قَالَ حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُحُوْمَ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہے ابی ثعلبہ سے کہ کہا حرام فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے گوشت گدھے گھر کے پلے ہوؤں کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور وحشی کہ
انکو گورخر کہتے ہیں حلال ہیں بالاتفاق
وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ وَاَذِنَ فِيْ لُحُوْمِ الْخَيْلِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہے جابر سے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا دن خیبر کے کھانا گوشت

گر بعض گھوڑے پہلے ہونیکے سے اور اون فرمایا بیچ کھانے گوشت گھوڑوں کے نقل کی بخاری اور مسلم نے ف اتفاق رکھتے ہیں اوپر اباحت گوشت
گھوڑے کے سوا امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے کہ وہ قائل ہیں کراہت تحریمی یا تنزیہی کے بعض شیخ نے لکھا ہے اور بعد اسکے بیچ رسالہ شیخ ابن ہمام کی
صاحب تحمل کی ہیں لیکن حکایت والمنتقی سے نقل کیا ہے کہ بعضوں نے کہا ہے کہ امام ابو حنیفہ نے رجوع کی ہے قول حرمت گوشت گھوڑے سے تین دن پہلے
وفات اپنی سے اور اسی پر فتویٰ ہے انتہی اور در مختار میں لکھا ہے کہ گوشت گھوڑے کا حلال نہیں ہے امام صاحب کے نزدیک اور صاحبین اور شافعی کے نزدیک
حلال ہے اور کہا بعضوں نے کہ امام ابو حنیفہ نے رجوع کی ہے حرمت اسکی سے تین دن پہلے مرنے کے اور علیہ الفتویٰ انتہی اور بیچ رسالہ استاد بزرگوار جناب
مولانا محمد اسحٰق صاحب ادام اللہ شرفہ میں بھی اسی روایت پر فتویٰ دیتے ہیں وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّهُ رَأَى حِمَارًا وَحْشِيًّا فَعَقَرَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهِ شَيْءٌ قَالَ مَعَنَا رِجْلُهُ فَأَخَذَهَا فَأَكَلَهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی قتادہ سے یہ کہ
انہوں نے دیکھا گورخر پس قتل کیا اسکو یعنی اور پوچھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے واز کھانے اسکے سے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے تمہارے ساتھ
گوشت اسکے سے کچھ کہا ابو قتادہ نے ساتھ ہمارے ہے پانوں اسکا پس لیا حضرت نے اسکو اور کھایا اسکو نقل کی بخاری اور مسلم نے وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ
أَنْفَجْنَا أَرْنَبًا بِمَرِّ الظَّهْرَانِ فَأَخَذْتُهَا فَأَتَيْتُ بِهَا أَبَا طَلْحَةَ فَذَبَحَهَا وَبَعَثَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَرِكِهَا
وَفَخِذَيْهَا فَقَبِلَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انس سے کہا بھگایا ہم نے یعنی شکار کرنے کیلئے خرگوش کو مر الظہران میں کہ نام ایک جگہ کا ہے درمیان
حرمین شریفین کے پس پکڑ لیا اسکو میں نے پھر لایا میں اسکو ابو طلحہ کے پاس پھر ذبح کیا اسکو اور بھیجا طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کولا اسکا اور
دونوں ران اسکی پس قبول کیا حضرت نے اسکو نقل کی بخاری اور مسلم نے ف یعنی اگر کھانا اسکا درست نہوتا تو قبول نہ فرماتے اسکو اور
فرمانے کی سے پس قبول کرنے سے معلوم ہوا کہ وہ حلال ہے اور بیچ کتاب الرحمۃ فی اختلاف الائمۃ کے لکھا ہے کہ خرگوش حلال ہے بالاتفاق وَعَنِ
ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الضَّبُّ لَسْتُ آكُلُهُ وَلَا أُحَرِّمُهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ضب یعنی گوہ نہیں کھاتا ہوں میں اسکو اور نہ حرام کرتا ہوں میں اسکو نقل کی بخاری اور مسلم نے ف ضب ایک جانور ہے صورت اسکی چھپکلی
کی سی ہوتی ہے اور پانی نہیں پیتی بلکہ قناعت کرتی ہے ساتھ ہوا کے اور چالیس دن زمین میں ایک قطرہ پیشاب کرتی ہے اور دانت نہیں ٹوٹتے اسکے اور کہا بعض
نے کہ نہ کھانا اسکا بسبب کراہت طبع کے تھا اور نہ حرام کرنا اسلیے تھا کہ نہیں وحی آئی تھی حضرت کو اسکے حق میں یہانتک کہ آئی ہے وحی جدید ساتھ حرمت اسکی کے
حرمت پر بموجب اس حدیث کے امام ابو حنیفہ کے نزدیک حرام ہے کھانا اسکا اور امام احمد اور شافعی کے نزدیک مباح ہے اسلیے کہ منع کیا ہے بسبب کراہت طبع کے
وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَيْمُونَةَ وَهِيَ خَالَتُهُ
وَخَالَةُ ابْنِ عَبَّاسٍ فَوَجَدَ عِنْدَهَا ضَبًّا مَحْنُوذًا فَقَدَّمَتِ الضَّبَّ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَنِ الضَّبِّ فَقَالَ خَالِدٌ أَحَرَامٌ الضَّبُّ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ لَا وَلَكِنْ لَمْ يَكُنْ بِأَرْضِ قَوْمِي فَأَجِدُنِي
أَعَافُهُ قَالَ خَالِدٌ فَاجْتَرَرْتُهُ فَأَكَلْتُهُ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ إِلَيَّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عباس سے
یہ کہ خالد بن ولید نے خبر دی انکو یہ کہ وہ داخل ہوئے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے میمونہ پر اور میمونہ خالہ تھیں خالد کی اور خالہ
تھیں ابن عباس کی پس پایا خالد نے یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نزدیک میمونہ کے گوہ بھنی ہوئی پس آگے کیا میمونہ نے گوہ کو پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے پس اٹھا لیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ اپنا گوہ سے پس کہا خالد نے کیا حرام ہے گوہ یا رسول اللہ فرمایا نہیں لیکن نہیں تھی یہ گوہ
زمین میں قوم میری کی پس پاتا ہوں میں اپنے تئیں کراہت کرتا ہوں میں اس سے یعنی طبعی کراہت ہے مجھکو اس سے کہا خالد نے پس کھینچ لیا میں نے اسکو اور کھایا اسکو اور

سالمین کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم دیکھتے تھے طرف تیر کی نقل کی بخاری اور مسلم نے ف نبی گوہ کے کھانے سے جو کراہت آئی ہے شاید آپکے پیالہ
ہو یہ حدیث منسوخ ہو گئی ہو گی واللہ اعلم بالصواب وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْکُلُ لَحْمَ الدَّجَاجِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
اور روایت ہے ابی موسیٰ سے کہا دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھاتے گوشت مرغ کا نقل کی بخاری اور مسلم نے وَعَنِ ابْنِ اَبِیْ اَوْفٰی
قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ کُنَّا نَاْکُلُ مَعَہُ الْجَرَادَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابن ابی اوفی سے کہا
جہاد کئے ہم نے ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سات جہاد تھے ہم کہ ساتھ حضرت کے ٹڈی نقل کی بخاری اور مسلم نے ف نقل ہے صحیح
مسلم میں لیکن ترمذی میں اور خالی ہیں اکثر روایتیں اس زیادتی سے وجہ یہ کہ زیادہ کیا ترمذی نے مراد ہے یہ کہ ہم کھاتے تھے اور ہمراہ حضرت کے تھے اور
آنحضرت انکار نہیں کرتے تھے یہ نہیں کہ آنحضرت اور وہ ساتھ کھاتے تھے اور یہ تاویل اگرچہ خلاف ظاہر ہے لیکن صحیح ہے کہ آنحضرت نے
نہیں کھائی ٹڈی اور فرمایا کہ نہیں کھاتا ہوں اور نہ حرام کرتا ہوں وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ غَزَوْتُ جَیْشَ الْخَبَطِ وَاُمِّرَ اَبُوْ عُبَیْدَۃَ
فَجُعْنَا جُوْعًا شَدِیْدًا فَاَلْقَی الْبَحْرُ حُوْتًا مَیِّتًا لَمْ نَرَ مِثْلَہٗ یُقَالُ لَہُ الْعَنْبَرُ فَاَکَلْنَا مِنْہُ نِصْفَ شَہْرٍ فَاَخَذَ اَبُوْ عُبَیْدَۃَ عَظْمًا
مِنْ عِظَامِہٖ فَمَرَّ الرَّاکِبُ تَحْتَہٗ فَلَمَّا قَدِمْنَا ذَکَرْنَا لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ کُلُوْا رِزْقًا اَخْرَجَہُ اللّٰہُ اِلَیْکُمْ وَاَطْعِمُوْنَا
اِنْ کَانَ مَعَکُمْ قَالَ فَاَرْسَلْنَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْہُ فَاَکَلَہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے جابر سے کہا جہاد
کیا میں نے ساتھ لشکر خبط کے اور امیر کئے گئے تھے ابو عبیدہ پس بھوکے ہوئے ہم سخت بھوکے ہونا پس پھینکے دریا نے ایک مچھلی مری ہوئی نہیں دیکھا
ہم نے مانند اسکے کہے ہیں کہا جاتا تھا اس قسم کی مچھلی کو عنبر پس کھایا ہم نے اس میں سے آدھے مہینے تک پس لی ابو عبیدہ نے ایک ہڈی اسکی
ہڈیوں میں سے یعنی پسلی کی ہڈی کھڑی کی پس گذر گیا اونٹ کا سوار اسکے نیچے سے پس جب آئے ہم یعنی جہاد سے یعنی مدینہ میں ذکر کیا ہم نے روبرو
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قصہ اسکا پس فرمایا کھاؤ رزق کو کہ نکالا اللہ نے طرف تمہارے یعنی خوش ہوکر کھاؤ اگر باقی رہا ہو تم سے
کچھ کھلاؤ یا اگر بس ہو وہ رزق پاک کھاؤ تم اور کھلاؤ ہم کو اگر ہو ساتھ تمہارے یعنی اگر کچھ باقی رہا ہو اسمیں سے تمہارے پاس [illegible]
خوش ہوکر لئے اور تا کہ معلوم ہو اسکے لئے فرمایا کہ یہ جائز نہیں کہ سبب اضطرار کے حلال ہو بھی کہا جابر نے پس بھیجا ہم نے طرف حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے اس میں سے پس کھایا حضرت نے اس میں سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف خبط مانند برگ درخت کے اور بسبب عسرت کے [illegible]
جاتے ہیں لاٹھی سے اور یہ نام اس غزوہ کا اسلئے رکھا گیا کہ بسبب اضطرار کے یہ پتے جھاڑ کر کھاتے تھے یا تنگی سے [illegible]
سو کھ جاتے تھے اور یہ جہاد سنہ میں پہلے صلح حدیبیہ سے ہوا تھا اور [illegible] عنبر جو خوشبو ہے کو بڑا ایک جانور دریائی کا
یا ایک چشمہ سے نکلتا ہے کہ وہ دریا میں ہے اور عنبر نام مچھلی دریائی کا بھی ہے کہ آتے ہیں اس کے پوست کا ہیں سپر بنتی ہے اور آدھے مہینے اور بعضی روایت میں
مہینا آیا ہے اور بعضی میں آیا ہے کہ کھایا اس کو لشکر نے اٹھارہ دن تطبیق ان روایت میں یوں دیا گیا ہے کہ مہینے تک سارا لشکر کھاتا
تھا اور بعد اس کے اٹھارہ دن تک بعضے لوگ [illegible] والله اعلم بالصواب وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِیْ اِنَاءِ اَحَدِکُمْ فَلْیَغْمِسْہُ کُلَّہٗ ثُمَّ لِیَطْرَحْہُ فَاِنَّ فِیْ اَحَدِ جَنَاحَیْہِ شِفَاءً وَّ
فِی الْاٰخَرِ دَاءً رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت گرے مکھی بیچ برتن
تمہارے یعنی پانی کا ہو یا کھانے کی چیز [illegible] اسکے سو واسطے علاج ایک کے اسکے دوسرے [illegible]
شفا ہے اور دوسرے میں بیماری نقل کی بخاری نے ف [illegible]

میں ڈوب کر مر جاوے روایت کیا اسکو بخاری اور مسلم نے وَعَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ فَأْرَةً وَقَعَتْ فِي سَمْنٍ فَمَاتَتْ فَسُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهَا فَقَالَ أَلْقُوهَا وَمَا حَوْلَهَا وَكُلُوهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے میمونہ سے کہ ایک چوہا گر پڑا گھی میں اور مر گیا پس پوچھے گئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسکے حال سے پس فرمایا پھینکدو اس چوہے کو اور گھی گرد پیش اسکے کو اور کھاؤ اس گھی کو یعنی بچا ہوا جو رہے یعنے باقی گھی کو کھاؤ یہ جمے ہوئے گھی کا حکم ہے اور پتلا گھی سارا نجس ہو جاتا ہے اور کھانا اسکا اتفاقاً حرام ہے اور بیچنا اسکا درست نہیں اکثر علماء کے نزدیک اور جائز کہا ہے اسکو امام ابو حنیفہ نے اور لیث نے اور نفع اٹھانا ساتھ اسکے بغیر بیچنے کے جائز ہے اور جائز ہے ساتھ جلانے اسکے چراغوں میں اور ملنے کشتیوں پر اور مانند اسکے کے پر اور یہ قول امام ابو حنیفہ کا ہے اور اظہر قول شافعی کا ہے دو قولوں میں سے اور امام مالک اور امام احمد سے دو روایتیں ہیں ایک روایت امام مالک سے یہ ہے کہ سیال ہو یا جامد نہیں جائز اسکا کھانا وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ وَاقْتُلُوا ذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَالْأَبْتَرَ فَإِنَّهُمَا يَطْمِسَانِ الْبَصَرَ وَيَسْتَسْقِطَانِ الْحَبَلَ قَالَ عَبْدُ اللهِ فَبَيْنَا أَنَا أُطَارِدُ حَيَّةً لِأَقْتُلَهَا نَادَانِي أَبُو لُبَابَةَ لَا تَقْتُلْهَا فَقُلْتُ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَرَ بِقَتْلِ الْحَيَّاتِ فَقَالَ إِنَّهُ نَهَى بَعْدَ ذَلِكَ عَنْ ذَوَاتِ الْبُيُوتِ وَهُنَّ الْعَوَامِرُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے ابن عمر سے کہ انہوں نے سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے قتل کرو سانپوں کو اور قتل کرو اس سانپ کو جسکی پشت پر دو خط ہوں سیاہ اور قتل کرو اس سانپ کو کہ نام اسکا ابتر ہے تحقیق یہ دونوں قسم کے سانپ اندھا کر دیتے ہیں بینائی کو یعنے بمجرد دیکھنے کے آنکھ اندھی ہو جاتی ہے بسبب خاصیت زہر کے اور گرا دیتے ہیں حمل یعنے عورت حاملہ جو اسکو دیکھے تو حمل اسکا گر پڑے بسبب خوف کے یا بسبب خاصیت زہر کے کہا عبداللہ بن عمر نے کہ اس وقت کہ میں ہانکتا تھا ایک سانپ کو کہ مار ڈالوں اسکو پکارا مجھکو ابو لبابہ انصاری صحابی نے کہ مت مار اسکو پس کہا میں نے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ہے ساتھ قتل کرنے تمام سانپوں کے پس کہا ابو لبابہ نے کہ تحقیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے بعد حکم کرنے کے مار ڈالنے گھر کے رہنے والے سانپوں سے اور وہ ہیں آباد کرنیوالے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے تعریف آباد کرنیوالے گھر کے وہ ہیں جو ہمیشہ گھر میں رہتے ہیں کہ علماء نے انکار کیا ہے بڑی عمر والے ہونے انکے جنکو بسیا کہتے ہیں کذا فی النہایہ اور تورپشتی نے کہا کہ آباد کرنیوالے گھر کے جن ہیں جو گھروں میں رہتے ہیں اور روایت کیا طبرانی نے ابن عباس سے مرفوعاً اقتلوا الحیۃ والعقرب وان کنتم فی الصلوۃ اور روایت کیا ابو داؤد اور نسائی نے ابن مسعود سے اور طبرانی نے جریر سے اور عثمان بن ابی العاص سے مرفوعاً اقتلوا الحیات کلہن فمن خاف ثارہن فلیس منی اور ظاہر یہ ہے کہ یہ احادیث مطلقہ محمول ہیں سوائے گھر کے رہنے والے سانپوں پر بسبب حدیث گذشتہ اور آئندہ کے وَعَنْ أَبِي السَّائِبِ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ فَبَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ إِذْ سَمِعْنَا تَحْتَ سَرِيرِهِ حَرَكَةً فَنَظَرْنَا فَإِذَا فِيهِ حَيَّةٌ فَوَثَبْتُ لِأَقْتُلَهَا وَأَبُو سَعِيدٍ يُصَلِّي فَأَشَارَ إِلَيَّ أَنِ اجْلِسْ فَجَلَسْتُ فَلَمَّا انْصَرَفَ أَشَارَ إِلَى بَيْتٍ فِي الدَّارِ فَقَالَ أَتَرَى هَذَا الْبَيْتَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ كَانَ فِيهِ فَتًى مِنَّا حَدِيثُ عَهْدٍ بِعُرْسٍ قَالَ فَخَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْخَنْدَقِ فَكَانَ ذَلِكَ الْفَتَى يَسْتَأْذِنُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَنْصَافِ النَّهَارِ فَيَرْجِعُ إِلَى أَهْلِهِ فَاسْتَأْذَنَهُ يَوْمًا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْ عَلَيْكَ سِلَاحَكَ فَإِنِّي أَخْشَى عَلَيْكَ قُرَيْظَةَ فَأَخَذَ الرَّجُلُ سِلَاحَهُ ثُمَّ رَجَعَ فَإِذَا امْرَأَتُهُ بَيْنَ الْبَابَيْنِ قَائِمَةً فَأَهْوَى إِلَيْهَا بِالرُّمْحِ لِيَطْعُنَهَا بِهِ وَأَصَابَتْهُ غَيْرَةٌ فَقَالَتْ لَهُ اكْفُفْ عَلَيْكَ رُمْحَكَ وَادْخُلِ الْبَيْتَ حَتَّى تَنْظُرَ مَا الَّذِي أَخْرَجَنِي فَدَخَلَ فَإِذَا بِحَيَّةٍ عَظِيمَةٍ مُنْطَوِيَةٍ عَلَى الْفِرَاشِ فَأَهْوَى إِلَيْهَا بِالرُّمْحِ

فانتظمها به ثم ركزه في الدار فاضطربت عليه فما يدرى أيهما كان أسرع موتا الحية أم الفتى قال فجئنا رسول الله صلى الله
عليه وسلم فذكرنا ذلك له وقلنا ادع الله يحييه لنا فقال استغفروا لصاحبكم ثم قال إن لهذه البيوت عوامر فإذا
رأيتم منها شيئا فحرجوا عليها ثلاثا فإن ذهب وإلا فاقتلوه فإنه كافر وقال لهم اذهبوا فادفنوا صاحبكم وفي رواية
قال إن بالمدينة جنا قد أسلموا فإذا رأيتم منهم شيئا فآذنوه ثلاثة أيام فإن بدا لكم بعد ذلك فاقتلوه فإنما هو
شيطان رواه مسلم اور روایت ہے ابی سائب سے کہا داخل ہوئے ہم ابو سعید خدری کے پاس پس اس وقت کہ ہم بیٹھے ہوئے تھے ناگاہ سنی
ہم نے نیچے تخت ان کے کے ایک حرکت پس دیکھا ہم نے پس ناگاہ اس میں تھا ایک سانپ پس کھڑا ہوا میں تاکہ قتل کروں اسکو اور ابو سعید نماز پڑھتے تھے پس اشارہ
کیا طرف میرے یہ کہ بیٹھ جا پس بیٹھ گیا میں پس جب فارغ ہوئے ابو سعید اشارہ کیا طرف ایک حجرے کے گھر میں تھا پس کہا کیا دیکھا تو نے اس حجرے کو
پس کہا میں نے کہ ہاں پس کہا ابو سعید نے تھا اس میں ایک نوجوان ہم میں سے نیا بیاہ ہوا کہا ابو سعید نے پس نکلے ہم بیچ ساتھ اس
نوجوان کے ساتھ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے طرف خندق کی اور تھا وہ جوان ہر دوپہر کو اجازت مانگتا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے وقت
دوپہر کے بیچ گھر میں جانے کی بسبب نئی شادی کے پس آتا تھا طرف اپنی بیبی کے اور رات کو گھر میں رہتا صبح کو پھر لشکر میں شریک ہوتا ایک دن اجازت مانگی
اس نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ایک دن پس فرمایا اسکو حضرت نے لے اپنا ہتھیار اپنے ساتھ کہ تحقیق میں ڈرتا ہوں اوپر تیرے بنی قریظہ سے
کہ وہ ایک قبیلہ ہے یہود کا کہ اس غزوہ میں قریش کے ساتھ شریک تھے پس لیا اس جوان نے ہتھیار اپنا پھر جب آیا اپنے گھر کی طرف پس
ناگہاں بیوی اسکی درمیان دونوں دروازوں کے کھڑی تھی پس جھکا واسطے مارنے کے درمیان میں نیزے کے ساتھ اس عورت کے
ساتھ نیزے کے تاکہ مارے اسکو ساتھ اس نیزے کے اور حال یہ کہ پہنچی تھی اسکو غیرت بسبب باہر کھڑے ہونے کے پس کہا عورت نے واسطے
اسکے بند کر تو اپنا نیزہ اپنے پاس اور داخل ہو گھر میں یہاں تک کہ دیکھ تو کس چیز نے نکالا مجھکو پس داخل ہوا وہ جوان پس ناگاہ دیکھا ایک سانپ
بڑا کنڈلی مارے ہوئے بچھونے پر پس جھکا وہ جوان ساتھ نیزے کے طرف اسکی پس پرو دیا اسکو ساتھ نیزے کے پھر نکالا اسکو اور گاڑ دیا نیزہ کو
بیچ صحن گھر کے پس تڑپا سانپ اوپر اس کے [illegible] پس نہیں معلوم ہوا کہ دونوں میں سے کون جلدی مرا سانپ یا جوان کہا ابو سعید نے پس آئے ہم
واسطے اطلاع کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پاس پس ذکر کیا ہم نے یہ حال اور کہا ہم نے دعا کیجئے
واسطے اسکے اللہ تعالیٰ سے تاکہ زندہ کرے اسکو ہمارے واسطے پس فرمایا مغفرت مانگو واسطے اپنے ساتھی کے پھر فرمایا تحقیق ان گھروں میں
جن رہنے والے ہیں پس جب دیکھو تم ان میں سے کچھ پس تنگی کرو اوپر ان کے تین بار پس اگر چلا جاوے تو بہتر اور نہیں تو مار ڈالو اسکو
اسلئے کہ تحقیق وہ کافر ہے جنات میں سے اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جاؤ پس دفن کرو اپنے ساتھی کو اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق مدینہ میں جن ہیں کہ مسلمان ہوئے ہیں پس جب دیکھو تم ان میں سے کچھ پس خبردار کرو اسکو تین دن
پس اگر ظاہر ہو واسطے تمہارے پیچھے اسکے پس قتل کرو اسکو سوائے اسکے نہیں کہ وہ شیطان ہے نقل کی یہ مسلم نے ف لکھا ہے علماء نے
کہ روش صحابہ کی یہ تھی کہ اس طرح کے حال میں حضرت سے دعا کا سوال کرتے پس یہ جوان کی موت تحقیق ہو گئی تو فرمایا استغفار کرو
یعنی معاملہ کرنے کی ضرورت نہیں بخشش چاہو اسکے لیے کہ شہید ہوا یا کم سے کم سانپ کے مارنے کو گیا تو تنگی میں ہو
اگر شیطان ہو یا کافر جن ہو ان میں جو کہ اس جوان نے ایک حالت میں ہو ایسا نہ ہو کہ مار ڈالا حضرت سلیمان علیہ السلام کا عہد
اور قول شیطان پر ہو کہ وہ جنوں میں سے سلمان یا مسلمان کا فرزند ہو یا سانپ ہو یا اور جانور پس اسکا شیطان ہونا واسطے تنگ کرنے کے اور ڈرانے اسکے کے

ساتھ کھانے کا وجہ کثرت حیوانات انسان کے جانوروں میں تمام ہو شیطان کے مانند ہو ع وَعَنْ اُمِّ شَرِيكٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَمَرَ بِقَتْلِ الْوَزَغِ وَقَالَ كَانَ يَنْفُخُ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ام شریک سے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ساتھ
قتل کرنے گرگٹ کے اور فرمایا کہ تھا وہ پھونکتا اوپر حضرت ابراہیم کے یعنی آگ کو نقل کی بخاری و مسلم نے ف بیان اسکی خباثت کا کیا اور یہ ضرر لایا اور وہ جو
اور لوگوں کے کھانے پینے میں ضرر اس کا عظیم ہو تجربہ سے یہ بات معلوم ہوئی ہے ع وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِقَتْلِ الْوَزَغِ وَسَمَّاهُ فُوَيْسِقًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے حکم کیا ساتھ قتل کرنے گرگٹ کے اور نام رکھا اسکا فویسق نقل کی یہ مسلم نے ف فویسق تصغیر فاسق کی ہے یعنی چھوٹا سا فاسق یعنی
موذی اور فاسق خبیث کو کہتے ہیں جو باہر جاتے ہیں حال اور حد سے اپنی فسق لغت میں بمعنی خروج کے ہے اور شرع میں خروج طاعت سے اور طریق حق سے ہے ع وَعَنْ
اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ وَزَغًا فِيْ اَوَّلِ ضَرْبَةٍ كُتِبَتْ لَهٗ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَفِي الثَّانِيَةِ
دُوْنَ ذٰلِكَ وَفِي الثَّالِثَةِ دُوْنَ ذٰلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی
قتل کرے گرگٹ کو اول چوٹ میں لکھی جاتی ہیں اس کے لیے سو نیکیاں اور جو کوئی مارے دوسری چوٹ میں لکھی جاتی ہیں نیکیاں کم اس سے اور تیسری چوٹ میں
مارنے سے کم اس سے نقل کی یہ مسلم نے ف اس میں رغبت دلائی ہے واسطے جلدی کرنے کے اس کے مارنے میں ع وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَصَتْ نَمْلَةٌ نَبِيًّا مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ فَاَمَرَ بِقَرْيَةِ النَّمْلِ فَاُحْرِقَتْ فَاَوْحَى اللّٰهُ تَعَالٰى اِلَيْهِ اَنْ قَرَصَتْكَ نَمْلَةٌ
اَحْرَقْتَ اُمَّةً مِّنَ الْاُمَمِ تُسَبِّحُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کاٹا ایک چیونٹی نے
ایک نبی کو نبیوں میں سے پس حکم کیا ساتھ بل چیونٹیوں کے کہ جلایا جاوے پس جلایا گیا پس وحی کی اللہ تعالیٰ نے اس نبی کو یہ کہ کاٹا تھا تجھ کو ایک چیونٹی نے
جلا دیا تو نے ایک جماعت کو جماعتوں میں سے کہ تسبیح کرتی تھی نقل کی یہ بخاری و مسلم نے ف کہا بعضوں نے کہ یہ نبی ... حکم کیا ساتھ جلانے
کے اس میں چیونٹیاں تھیں اور سبب اسکا یہ ہے کہ روایت کیا گیا ہے کہ وہ نبی علیہ السلام کہا تھا اے رب کیا عذاب کرتا ہے تو اہل قریہ کو سبب گناہوں کے
حالانکہ ان میں مطیع بھی ہوتے ہیں پس ارادہ کیا اللہ تعالیٰ نے کہ دکھاوے اس کو نمونہ اسی میں پس مسلط کیا اوپر اس کے گرمی یہانتک کہ جگہ پکڑی طرف سایہ
ایک درخت کے پس غالب ہوئی نیند پس جبکہ وہ سوئے کاٹا اُن کو ایک چیونٹی نے پس حکم کیا ساتھ جلانے سب چیونٹیوں کے یا تو سبب جنکا اس
چیونٹی خاص کو واسطے ایذا دینے کے موذی اور جائز ہے قتل کرنا جنس موذی کا ... منقول ہے کہ منع فرمایا آنحضرت نے قتل کرنے سے ...
... اور حضرت شیخ نے لکھا ہے ... بل چیونٹیوں کا ... وحی کی ... عتاب ... اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُن پیغمبر ... کو
... ایک چیونٹی ... تو کیوں جلایا ... سو عتاب ہے ... ایک چیونٹی زیادہ کو جلایا ...
... جلانا ... اگر چیونٹی ... عتاب ... یہ مسئلہ ... لایا ...
اور ... اسی ... ہم ... چیونٹی کا ... جلانا ... چیونٹیوں کے سبب ایک
چیونٹی کو نہ جلاتا ... الْفَصْلُ الثَّانِيْ ع عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَقَعَتِ
الْفَأْرَةُ فِي السَّمْنِ فَاِنْ كَانَ جَامِدًا فَاَلْقُوْهَا وَمَا حَوْلَهَا وَاِنْ كَانَ مَائِعًا فَلَا تَقْرَبُوْهُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ گر پڑے چوہا گھی میں پس اگر جما ہوا
ہو پس پھینک دو اسکو اور جو اس کے گرد ہو اور اگر ہو پتلا پس نزدیک نہ جاؤ اسکے ... نقل کی یہ احمد اور ابو داود نے اور نقل کی دارمی نے

ابن عباس کی وَعَنْ سَفِينَةَ قَالَ أَكَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحْمَ حُبَارَى رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے
سفینہ سے کہ کھایا میں نے ساتھ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے گوشت حباری کا نقل کی یہ ابوداؤد نے ف حباری ایک جانور ہے کہ
شتر مرغ کے مشابہ ہوتا ہے وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ الْجَلَّالَةِ وَأَلْبَانِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَفِي رِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ قَالَ نَهَى عَنْ رُكُوبِ الْجَلَّالَةِ اور روایت ہے ابن عمر سے کہا منع فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کھانے گوشت
اور پینے دودھ جلالہ کے سے نقل کی یہ ترمذی نے اور بیچ روایت ابوداؤد کی ہے کہ منع فرمایا سواری کرنے جلالہ کے سے ف
جلالہ وہ جانور ہے کہ حلال ہو کھانا اسکا اور عادت پکڑی ہو اس نے نجاست کھانے کی یہاں تک کہ اگر کھاتا ہو نجاست کبھی کبھی تو وہ جلالہ
نہیں حرام کھانا اسکا مانند مرغی کے اور اگر بدبو آنے لگی اس کے گوشت میں اور حلال نہیں کھانا اسکا
مگر یہ کہ بند کیا جاوے اور کھلایا جاوے غیر نجاست یہاں تک کہ جاتی رہے بدبو اسکی اور درست ہو گا دودھ پینا اور گوشت کھانا اسکا اور یہ قول
امام ابوحنیفہ اور شافعی اور احمد کا ہے اور امام مالک کے نزدیک ... ابن مسعود ... بند رکھے جاویں تین دن یہاں تک کہ پاک ہو جاوے
مرغ تین روز اور اونٹ چالیس روز تک نہیں حلال کھانا اسکا اور سواری سے منع فرمایا سبب بدبو آنے کے پسینہ میں گوشت کے
وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شِبْلٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ أَكْلِ لَحْمِ الضَّبِّ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے عبدالرحمن
بن شبل سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کھانے گوشت گوہ کے سے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف یہ حدیث دلالت کرتی ہے اوپر حرام ہونے
گوہ کے جیسے مذہب امام ابوحنیفہ کا ہے اور شاید کہ یہ ناسخ احادیث سابق کی ہووے وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ أَكْلِ الْهِرَّةِ وَأَكْلِ ثَمَنِهَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے جابر سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کھانے
بلی کے اور کھانے مول اسکے سے نقل کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے ف کھانا گوشت بلی کا حرام ہے باتفاق اور بیچنا اسکا اور کھانا اسکے مول کا
حرام نہیں ہے بلکہ مکروہ ہے وَعَنْهُ قَالَ حَرَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي يَوْمَ خَيْبَرَ الْحُمُرَ الْإِنْسِيَّةَ وَلُحُومَ
الْبِغَالِ وَكُلَّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَكُلَّ ذِي مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ
اور روایت ہے جابر سے کہا حرام فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یعنی دن خیبر کے گوشت گدھوں بستی کا اور گوشت خچروں کا اور ہر کچلی
والے کو درندوں میں سے اور ہر پنجے والے کو پرندوں میں سے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے وَعَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ أَكْلِ لُحُومِ الْخَيْلِ وَالْبِغَالِ وَالْحَمِيرِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے خالد بن ولید سے کہ
پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کھانے گوشت گھوڑوں کے اور خچروں اور گدھوں کے سے نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے ف کھانے
گوشت گھوڑوں کے سے یہ حدیث ضعیف ہے واسطے ... اور ... گوشت گھوڑے کا حلال ہے ... حکم نہ ہونے
گوشت گدھے کا ... وَعَنْهُ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
خَيْبَرَ فَأَتَتِ الْيَهُودُ فَشَكَوْا أَنَّ النَّاسَ قَدْ أَسْرَعُوا إِلَى حَظَائِرِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا لَا
تَحِلُّ أَمْوَالُ الْمُعَاهَدِينَ إِلَّا بِحَقِّهَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے خالد سے کہا جہاد کیا میں نے ساتھ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے بیچ خیبر کے پس آئے
یہود اور شکایت کی کہ تحقیق لوگوں نے جلدی کی طرف کھجوروں کی ... پس فرمایا
پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے خبردار ہو نہیں حلال مال ذمیوں کا مگر ساتھ حق اسکے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف ...

جس صورت میں کہ وہ دونوں ہوں تو حق [illegible] کا ہے اور اگر دونوں مساوی ہوں [illegible] ۔ وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أحلت لنا ميتتان ودمان الميتتان الحوت والجراد والدمان الكبد والطحال رواه أحمد وابن ماجه والدارقطني ۔ اور روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حلال کیے گئے واسطے ہمارے دو مردے اور دو خون اور دونوں مردے مچھلی اور ٹڈی ہیں اور دونوں خون کلیجی اور تلی ہیں نقل کی یہ احمد اور ابن ماجہ اور دارقطنی نے ۔ وعن أبي الزبير عن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما ألقاه البحر أو جزر عنه الماء فكلوه وما مات فيه وطفا فلا تأكلوه رواه أبو داود وابن ماجه وقال محيي السنة الأكثرون على أنه موقوف على جابر ۔ اور روایت ہے ابی زبیر سے نقل کی جابر سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس چیز کو کہ پھینک دیا دریا نے کنارے پر یا کھل گیا اس سے پانی یعنی خشک ہو گیا دریا کا پانی اور رہ گئی پس کھاؤ اسکو اور جو مچھلی کہ مر جائے بیچ دریا کے اور پانی پر اوپر آ جائے پس مت کھاؤ اسکو نقل کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے اور کہا محی السنۃ نے اکثر اس پر ہیں کہ یہ حدیث موقوف ہے جابر پر یعنی جابر ہی کا قول ہے نہ حدیث حضرت کی ف یہ حدیث دلیل ہے امام ابوحنیفہ کی کہ حرام ہے مچھلی طافی کہ اور اسی طرح منقول ہے ایک جماعت صحابہ سے اور امام مالک و شافعی کے نزدیک رضی اللہ عنہم اسکے کھانے کا سبب مطلق ہونے حدیث کے احل لکم المیتتان [illegible] ساتھ حلال ہونے کے اور ہم کہتے ہیں کہ [illegible] طافی کے [illegible] ۔ وعن سلمان قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الجراد فقال أكثر جنود الله لا آكله ولا أحرمه رواه أبو داود وقال محيي السنة ضعيف ۔ اور روایت ہے سلمان سے کہا پوچھے گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ٹڈی کے حکم سے پس فرمایا حضرت نے ٹڈیاں اکثر لشکر اللہ کی ہیں نہ کھاتا ہوں میں انکو [illegible] اور نہ حرام کرتا ہوں انکو [illegible] نقل کی یہ ابوداؤد نے اور کہا محی السنۃ نے [illegible]

ف [illegible]

[illegible] ۔ وعن زيد بن خالد قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن سب الديك وقال إنه يؤذن للصلاة رواه في شرح السنة ۔ اور روایت ہے زید بن خالد سے کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مرغ کو برا کہنے سے اور فرمایا کہ تحقیق وہ اذان دیتا ہے واسطے نماز کے نقل کی یہ شرح السنۃ میں

ف [illegible]

[illegible] ۔ وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تسبوا الديك فإنه يوقظ للصلاة رواه أبو داود ۔ اور روایت ہے [illegible] کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مت برا کہو مرغ کو اسلیے کہ تحقیق وہ جگاتا ہے واسطے نماز کے نقل کی یہ ابوداؤد نے ۔ وعن عبد الرحمن بن أبي ليلى قال قال أبو ليلى قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا ظهرت الحية في المسكن فقولوا لها إنا نسألك بعهد نوح وبعهد سليمان بن داود أن لا تؤذينا فإن عادت فاقتلوها رواه الترمذي وأبو داود ۔ اور روایت ہے عبد الرحمن بن ابی لیلی سے کہا کہا ابو لیلی نے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ

ظاہر ہو سانپ گھروں میں پس اگر دوبارہ نکلے تو تحقیق یہ سوال کرتے ہیں تجھے ساتھ عہد نوح کے اور ساتھ عہد سلیمان بن داؤد کے یہ کہ نہ ایذا دے تو
ہمکو پس اگر پھر نکلے بعد اس کے پس مار ڈال اسکو نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نے **ف** عہد کیا تھا حضرت نوح نے جبکہ داخل کیے تھے حیوانات کشتی میں ۔
**وَعَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا رَفَعَ الْحَدِيثَ أَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُ بِقَتْلِ الْحَيَّاتِ وَقَالَ مَنْ تَرَكَهُنَّ خَشْيَةَ
ثَائِرٍ فَلَيْسَ مِنَّا رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ** ۔ روایت ہے عکرمہ سے کہ نقل کی ابن عباس سے کہا عکرمہ نے نہیں جانتا میں ابن عباس کو مگر کہ حضرت صلے
اللہ علیہ وسلم تک پہونچاتے اس حدیث کو تحقیق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم حکم فرماتے تھے ساتھ قتل کرنے سانپوں کے اور فرماتے کہ
جو شخص چھوڑے قتل کرنا انکا واسطے خوف بدلا لینے کے پس نہیں وہ ہم میں سے یعنی طریقہ پر ہمارے نہیں ہے بسبب اسکے کہ موذی ہے اور قتل کرنا اسکا قضا و
قدر الٰہی ہے نقل کی یہ شرح السنہ میں **ف** واسطے خوف بدلا لینے کے یعنی اس ڈر سے کہ اسکا جوڑا بدلا لیگا اور کبھی اتفاق ہوتا ہے کہ ایک
سانپ کو مارا اسکے جوڑے نے آنکر کاٹا اور بدلا لیا اور یہ بات واقع ہوتی ہے یا یہ کہ مارنے والا دیوانہ ہو جاتا ہے یا مر جاتا ہے اور عادت تھی جاہلیت میں کہ کہا جاتا تھا کہ جو سانپ
کو مار ڈالے تو جن بدلا لیتا ہے بدلا لینا سانپ کا نہیں پس منع فرمایا حضرت نے اس قول اعتقاد سے ۔ **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا سَالَمْنَاهُمْ مُنْذُ حَارَبْنَاهُمْ وَمَنْ تَرَكَ شَيْئًا مِنْهُمْ خِيفَةً فَلَيْسَ مِنَّا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ** ۔ روایت ہے ابو ہریرہ
سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں صلح کی ہم نے سانپوں سے جب سے کہ لڑائی کی ہم نے ان سے اور جو شخص چھوڑے کسی کو ان سانپوں میں سے سبب
خوف کے پس نہیں ہم میں سے یعنی ہماری راہ پر نہیں ہے نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** اور ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا جب سے عداوت ہوئی ہم
میں اور ان میں جیسے سانپوں میں عادت ہے کہ واقع ہوئی درمیان آدم و حوا اور شیطان کے ازلی لڑائی اور دشمنی ہوئی ہمیشہ کی درمیان انسان اور سانپ کے جبکہ
کہا ایک نے دوسرے کو دشمن اور اسی طرح ابلیس کے درمیان عداوت ہوئی جیسا کہ واسطے اپنے شیطان کے حضرت آدم علیہ السلام کو جیسا کہ روایت کیا گیا ہے کہ ابلیس نے قصد کیا
داخل ہونے کا جنت میں پس منع کیا اسکو دروغون نے پس اغوا کیا اسنے سانپ کو اور وہ ساتھ منہ کے داخل ہوا جنت میں اپنے آدم کے اور جب حضرت نے کھایا دانہ گیہوں کا
درخت ممنوعہ سے نکالے گئے وہ تینوں اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے اهبطوا بعضكم لبعض عدو خطاب فرمایا اللہ تعالیٰ نے آدم و حوا اور ابلیس اور سانپ کو بعض تمہارے بعض کے
دشمن ہوئے پس منع کیا یہ حکم تمام ہوا ہمیشہ یعنی عداوت اور دشمنی جیسا کہ کہا واسطے سانپوں کے واسطے انسان کی طرف سے ذائقہ ہو اور واسطے احتفاظ سے کہ
اسی آیت میں والشمس والقمر رأیتہم لی ساجدین کے اور انسانوں کے ساتھ ہیں ۔ **وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ كُلَّهُنَّ فَمَنْ خَافَ ثَأْرَهُنَّ فَلَيْسَ مِنِّي رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ** ۔ روایت ہے
ابن مسعود سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قتل کرو سب سانپوں کو پس جو شخص کہ خوف کرے بدلا لینے کا ان سے پس نہیں مجھ سے نقل کی یہ ابو داؤد اور نسائی نے
ظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہے سب قسم کے سانپ کے حکم نہیں ہے مگر مستثنی کیا اس میں سے جو گھروں میں رہتے ہیں یا اور احکام جو ابتداء میں گزرے ہیں کہ
حدیث میں سابق گزرا ۔ **وَعَنِ الْعَبَّاسِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نُرِيدُ أَنْ نَكْنُسَ زَمْزَمَ وَإِنَّ فِيهَا مِنْ هَذِهِ الْجِنَّانِ يَعْنِي
الْحَيَّاتِ الصِّغَارَ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِهِنَّ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ** ۔ روایت ہے عباس سے کہا یا رسول اللہ ارادہ کرتے ہیں ہم یہ کہ
صاف کریں چاہ زمزم کو پس تحقیق اس میں ہیں یہ چھوٹے سانپ چھوٹے حکم کیا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ساتھ قتل ان کے نقل کی یہ ابو داؤد نے
ف یہاں سب چھوٹے سانپوں کے قتل کرنے کا حکم ہوا اور پہلی حدیث میں آیا ہے کہ قتل کرنے سے منع فرمایا سبب یہ ہے کہ پہلا نہ مارا جائے
سبب عزت مسجد حرام کے اور شاید بعض کا یہ ہے ۔ **وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ
كُلَّهَا إِلَّا الْجَانَّ الْأَبْيَضَ الَّذِي كَأَنَّهُ قَضِيبُ فِضَّةٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ** ۔ روایت ہے ابن مسعود سے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مار ڈالو تمام

سے ... انکو ... [illegible] ... فائدہ ... اسکے مارنے سے شاید اسلیے منع فرمایا کہ وہ [illegible]

۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي إِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَامْقُلُوهُ فَإِنَّ فِي أَحَدِ جَنَاحَيْهِ دَاءً وَفِي الْآخَرِ شِفَاءً وَإِنَّهُ يَتَّقِي بِجَنَاحِهِ الَّذِي فِيهِ الدَّاءُ فَلْيَغْمِسْهُ كُلَّهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب گر پڑے مکھی بیچ برتن کسی ایک تمہارے کے پس غوطہ دو اسکو اسلیے کہ تحقیق بیچ ایک بازو اسکے کے بیماری ہے اور بیچ دوسرے کے شفا ہے اور تحقیق وہ بچتی ہے اپنے اس بازو سے کہ اسمیں بیماری ہے پس چاہیے کہ غوطہ دے اسکو سارے کو تاکہ دوا کی بازو سے دفع ہو جاوے اسکی بیماری نقل کی یہ ابو داود نے وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي الطَّعَامِ فَامْقُلُوهُ فَإِنَّ فِي أَحَدِ جَنَاحَيْهِ سُمًّا وَفِي الْآخَرِ شِفَاءً وَإِنَّهُ يُقَدِّمُ السُّمَّ وَيُؤَخِّرُ الشِّفَاءَ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے ابو سعید خدری سے نقل کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جس وقت گر پڑے مکھی طعام میں پس غوطہ دو اسکو اسلیے کہ تحقیق بیچ ایک بازو اسکے کے زہر ہے اور بیچ دوسرے کے شفا ہے اور تحقیق وہ مقدم کرتی ہے زہر کو اور پیچھے کرتی ہے شفا کو نقل کی یہ شرح السنہ میں وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِ أَرْبَعٍ مِنَ الدَّوَابِّ النَّمْلَةِ وَالنَّحْلَةِ وَالْهُدْهُدِ وَالصُّرَدِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے ابن عباس سے کہا منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مارنے چار جانوروں سے چیونٹی اور شہد کی مکھی اور ہدہد اور لٹورا ... نقل کی یہ ابو داود اور دارمی نے فائدہ ... [illegible] ... چیونٹی ... [illegible] ... شہد کی مکھی ... [illegible] ... ہدہد ... [illegible] ... لٹورا ... [illegible]

الفصل الثالث

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَأْكُلُونَ أَشْيَاءَ وَيَتْرُكُونَ أَشْيَاءَ تَقَذُّرًا فَبَعَثَ اللّٰهُ نَبِيَّهُ وَأَنْزَلَ كِتَابَهُ وَأَحَلَّ حَلَالَهُ وَحَرَّمَ حَرَامَهُ فَمَا أَحَلَّ فَهُوَ حَلَالٌ وَمَا حَرَّمَ فَهُوَ حَرَامٌ وَمَا سَكَتَ عَنْهُ فَهُوَ عَفْوٌ وَتَلَا قُلْ لَا أَجِدُ فِيمَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلَى طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ مَيْتَةً الْآيَةَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ روایت ہے ابن عباس سے کہا تھے اہل جاہلیت کھاتے کتنی چیزوں کو ... خواہش ... اور چھوڑتے تھے نہ کھاتے کتنی چیزوں کو واسطے نفرت کے پس بھیجا اللہ نے اپنے نبی کو اور نازل کی اپنی کتاب یعنی ... اور حلال کیا حلال اپنا اور حرام کیا حرام اپنا یعنی بیان کر دیا کہ یہ چیز حلال ہے اور یہ حرام ہے پس جو چیز حلال کی اللہ نے پس وہ حلال ہے اور جو چیز حرام کی پس وہ حرام ہے اور جس سے سکوت کیا یعنی بیان نہ کیا کہ حرام ہے یا حلال پس وہ معاف ہے ... نہیں پاتا میں ... کوئی چیز حرام اوپر کھانے والے کے کہ کھاوے اسکو مگر یہ کہ ہو طعام مردار یا خون ... آخر آیت تک نقل کی یہ ابو داود نے فائدہ لفظ حلالہ ... مقام مفعول ... اللہ نے ... نازل کرنے کتاب کے وہ چیز کہ حلال کیا اسکو ... واسطے ... کھانے تھے ... اور ترک کرتے وہ چیز کہ مکروہ ... گویا کہا گیا کہ حلال وہ چیز ہے کہ حلال کیا اسکو اللہ نے اور رسول اسکے نے اور حرام وہ چیز ہے کہ حرام کی اللہ نے اور رسول اسکے نے ...

۴

حلت وحرمت وقتیکہ خوشبو نفس کی ہو جیسی کی گئی یعنی قرآن میں جو اس چیز میں وحی کی گئی ہے کی طرف سے متعلق اور مستحق ہو اس کے حرام ہونا نہیں جانا جاتا مگر ساتھ وحی کے ساتھ نفسانی کے اور بعد لفظ وکے باقی آیت پڑھ سکتا ہے یعنی غیر باغ ولا عاد فان ربک غفور رحیم اور قتادہ سے مروی ہے جنہیں حرام آئی ہیں سوائے ان کے بعض چیزیں کی حرمت ثابت ہوئی ہیں سنت سے لیکن ابن عباس نے آیت پڑھی اور حدیث کی حرام چیزیں بسبب کثرت انکی کے مع ح وَعَنْ زَاهِرٍ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ إِنِّي لَأُوقِدُ تَحْتَ الْقُدُورِ بِلُحُومِ الْحُمُرِ إِذْ نَادَى مُنَادِي رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَاكُمْ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے زاہر اسلمی سے کہا تحقیق میں البتہ جلاتا تھا نیچے ہانڈیوں کے آگ ساتھ گوشت گدھوں کی ناگہاں پکارا پکارنے والا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم منع فرماتے ہیں تم کو کھانے گوشت گدھوں کے سے نقل کی یہ بخاری نے وَعَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ يَرْفَعُهُ الْجِنُّ ثَلَاثَةُ أَصْنَافٍ صِنْفٌ لَهُمْ أَجْنِحَةٌ يَطِيرُونَ فِي الْهَوَاءِ وَصِنْفٌ حَيَّاتٌ وَكِلَابٌ وَصِنْفٌ يَحُلُّونَ وَيَظْعَنُونَ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے ابو ثعلبہ خشنی سے پہونچاتے تھے اس حدیث کو حضرت تک فرمایا جن تین قسم کے ہیں ایک قسم ہے کہ ان کے پر ہیں اڑتے ہیں ہوا میں اور ایک قسم سانپ ہیں اور کتے اور ایک قسم ہیں کہ اترتے ہیں اور کوچ کرتے ہیں نقل کی یہ بیچ شرح السنہ کے

بَابُ الْعَقِيقَةِ

باب بیچ بیان عقیقہ کے عق مشتق ہے عق سے بمعنی شق کرنا اور پھاڑنے کے اور وہ بال ہیں جو بچے کے سر پر پیدائش کے وقت ہوتے ہیں جب کہ وہ بچہ پیدا ہوتا ہے اور وہ منڈائے جاتے ہیں ساتویں دن اسی سبب سے عقیقہ اس بکری کو بھی کہتے ہیں جو ذبح کی جاتی ہے اس وقت اور وہ منڈانے کے اور عقیقہ سنت ہے نزدیک امام شافعی کے اور ایک روایت میں امام احمد سے واجب ہے اور ان احادیث سے سنت ہونا اس کا معلوم ہوتا ہے امام ابوحنیفہ کے نزدیک سنت نہیں ہے عقیقہ بلکہ مستحب ہے اور ایک روایت میں عقیقہ سنت نہیں امام محمد نے اپنے موطا میں لکھا ہے کہ عقیقہ زمانہ جاہلیت میں تھا اور اوائل اسلام میں بھی تھا منسوخ کیا اس کو قربانی نے اور منسوخ کیا روزہ رمضان نے ہر روزے کو کہ پہلے اس کے تھا اور منسوخ کیا غسل جنابت نے ہر غسل کو کہ پہلے اس کے تھا اور منسوخ کیا زکوۃ نے ہر صدقہ کو کہ پہلے اس کے تھا انتہی

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الضَّبِّيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَعَ الْغُلَامِ عَقِيقَةٌ فَأَهْرِيقُوا عَنْهُ دَمًا وَأَمِيطُوا عَنْهُ الْأَذَى رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے سلمان بن عامر ضبی سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے ساتھ پیدا ہونے بچے کے عقیقہ ہے پس بہاؤ اس کی طرف سے جانور اور دور کرو اس سے ایذا یعنی بال اس کے اور میل وغیرہ نقل کی یہ بخاری نے وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتَى بِالصِّبْيَانِ فَيُبَرِّكُ عَلَيْهِمْ وَيُحَنِّكُهُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عائشہ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پاس لائے جاتے تھے لڑکے یعنی بچے جو پیدا ہوتے تھے پس دعا ساتھ برکت کے کرتے تھے اور کہتے بارک اللہ علیک اور تحنیک کرتے تھے ان کی اور تحنیک یہ ہے کہ کھجور یا کوئی میٹھی چیز چبا کر لڑکے کے تالو میں لگا دیں اور سنت یہ ہے کہ نیک بخت تحنیک کرے وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهَا حَمَلَتْ بِعَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ بِمَكَّةَ قَالَتْ فَوَلَدْتُ بِقُبَاءٍ ثُمَّ أَتَيْتُ بِهِ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعْتُهُ فِي حِجْرِهِ ثُمَّ دَعَا بِتَمْرَةٍ فَمَضَغَهَا ثُمَّ تَفَلَ فِي فِيهِ ثُمَّ حَنَّكَهُ ثُمَّ دَعَا لَهُ وَبَرَّكَ عَلَيْهِ فَكَانَ أَوَّلَ مَوْلُودٍ وُلِدَ فِي الْإِسْلَامِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے اسماء بنت ابی بکر سے یہ کہ وہ حاملہ ہوئیں ساتھ عبداللہ بن زبیر کے مکہ میں کہا اسماء نے پس جنی میں قبا میں پھر لائی میں اس کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور رکھا میں نے اس کو بیچ گود ان کی پھر منگوائی حضرت نے کھجور اور چبایا اس کو پھر آپ نے ڈالا اس کے منہ میں یعنی کھجور کو اور تھوک ساتھ تھوک کے اس کے منہ میں پھر تالو میں اس کے ملا پھر دعا کی

[illegible] ہے کہ [illegible] علیہ میں تحصیل [illegible] پیدا ہوئے کہ پیدا کیے گئے اسلام میں [illegible]
[illegible] ایک [illegible] مطہرہ ہونے کا بعد ہجرت کے حضرت عبداللہ ابن زبیر تھے [illegible]
اور [illegible] حضرت نعمان بن بشیر [illegible]
مدینہ میں بعد ہجرت کے پہلے عبداللہ کے بیٹے زبیر **اَلْفَصْلُ الثَّانِي عَنْ اُمِّ كُرْزٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ**
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَقِرُّوا الطَّيْرَ عَلٰى مَكِنَاتِهَا قَالَتْ وَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ وَلَا يَضُرُّكُمْ
ذُكْرَانًا كُنَّ اَوْ اِنَاثًا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَلِلتِّرْمِذِيِّ وَالنَّسَائِيِّ مِنْ قَوْلِهٖ يَقُوْلُ عَنِ الْغُلَامِ اِلٰى اٰخِرِهٖ وَقَالَ
التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ روایت ہے ام کرز سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے قرار دو جانوروں پرندوں کو انکے
گھونسلوں پر [illegible] اور سنا میں نے حضرت سے فرماتے تھے لڑکے کی طرف سے دو بکریاں عقیقہ میں اور لڑکی کے طرف سے ایک بکری اور نہیں ضرر
کرتا تمکو [illegible] بکریاں [illegible] بیٹے کے طرف سے [illegible] اور [illegible] روایت کی ابوداؤد نے اور ترمذی [illegible]
[illegible]
[illegible] ساتھ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] اسکو [illegible] اسی گروہ
[illegible] مبارک [illegible] لیے جاتا [illegible] پس نبی کی
[illegible] **وَعَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغُلَامُ مُرْتَهَنٌ**
بِعَقِيْقَتِهٖ تُذْبَحُ عَنْهُ يَوْمَ السَّابِعِ وَيُسَمّٰى وَيُحْلَقُ رَاْسُهٗ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ لٰكِنْ فِيْ رِوَايَتِهِمَا
رَهِيْنَةٌ بَدَلَ مُرْتَهَنٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِاَحْمَدَ وَاَبِيْ دَاوٗدَ وَيُدَمّٰى مَكَانَ وَيُسَمّٰى وَقَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ وَيُسَمّٰى اَصَحُّ روایت ہے
حسن بصری سے [illegible] سمرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لڑکا گروی ہے بسبب عقیقہ اپنے کے ذبح کیا جاوے [illegible] انکے
دن [illegible] رکھا جاوے یعنے ساتویں دن اور مونڈا جاوے سر اسکا نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نے لیکن بیچ روایت ابوداؤد اور
نسائی کے [illegible] ہے اور بیچ ایک روایت احمد اور ابوداؤد کے لفظ یدمی ہے جگہ یسمی کے اور کہا ابوداؤد نے لفظ یسمی کا صحیح
تر ہے [illegible] لفظ رہینۃ میں مبالغہ کے لیے [illegible] بچہ [illegible] عوض عقیقہ کے [illegible]
[illegible] یہ کہ احمد نے تو یہ کہا کہ معنے اسکے یہ ہیں کہ فرزند [illegible] اور منع کیا گیا ہے شفاعت
کرنے سے بیچ حق والدین [illegible] عقیقہ نکریں [illegible] اور بعض نے [illegible] کہ فرزند [illegible] اور منع کیا [illegible]
[illegible] جب تک کہ عقیقہ اسکا نکریں اور یہ حقیقت میں [illegible] طرف والدین کے [illegible] ترک عقیقہ [illegible] اور
بعضوں نے کہا کہ گروی ہے ساتھ اذی کے اور پلیدی کے اسلیے کہ حدیث میں آیا ہے فاسیطوا عنہ الاذی یعنے دور کرو بچہ سے اذی
یعنے بال اور میل اور خون وغیرہ اور لفظ یدمی ساتھ پیش ی اور زبر دال اور تشدید میم مفتوحہ کے [illegible] سے یعنے خون
آلودہ کرنے کے پس ایک روایت میں یدمی جگہ یسمی کے واقع ہوا ہے اور ابوداؤد نے کہا کہ لفظ یسمی صحیح تر ہے اور [illegible]

کہا کہ جب ذبح کرے بکری کو تو منڈوائے سے بال اسکے لیکر مقابل رگوں گردن کے رکھیں تاکہ خون آوے وہ جیوں وہ بال ساتھ اس طرح کہ بکری کی
رگ سے نکلے اور وہ رکھے تالو پر رکھیں تاکہ بہتا ہو خون اسکا سر پر بعد ازاں اسکے سر کو دھو ڈالیں اور سر پر لیپ دیں اور سفر السعادت کے ساتھ
کہا کہ مدینہ کی یہ بات اسلیے کہ یہی تو اس کی راوی کی ہو اسلیے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عقیقہ حضرت امام حسن اور امام حسین کا کیا اور بعض نے یہ کیا اور یک
لکھا ہو کہ یہ فعل جاہلیت کے رسم تھا اور ہمارے بہت سے علما کہتے ہیں کہ تیسری فصل میں آویگا واللہ اعلم انتہی اور کہا علما نے کہ یہ بات اہل ایمان کی اور ہم ہو جا
کہ حدیث صحیح ہو اور جو کچھ کہا کرتا ہو تفسیر اسکی تو وہ منسوخ ہو اور خطابی نے کہا کہ کو مکروہ کہا ہے ساتھ خون کے سر کا اور وہ کہا ہے اسکے کہ ساتھ خون
نہ کہا کا امر فرمایا جو ساتھ دور کرنے اذیت و نجاست کے جیسا کہ اسکے لیکن اور وہ کہ اسکا ساتھ خون کے اور زعفران کے بجائے خون کے تجویز کیا ہے
ملا سے واللہ اعلم ۴ ع وعن محمد بن علی بن الحسین عن علی بن ابی طالب قال عق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن
الحسن بشاۃ وقال یا فاطمۃ احلقی رأسہ وتصدقی بزنۃ شعرہ فضۃ فوزناہ فکان وزنہ درھما او بعض درھم
رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث حسن غریب واسنادہ لیس بمتصل لان محمد بن علی بن الحسین لم یدرک
علی بن ابی طالب اور روایت ہو محمد بن علی بن حسین سے یعنی امام محمد باقر بن امام زین العابدین بن امام حسین سے کہ نقل کی علی بن ابی طالب نے
کہ کیا عقیقہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت امام حسن کی طرف سے ساتھ ایک بکری کے اور فرمایا آنحضرت نے اے فاطمہ مونڈ سر اسکا اور
تصدق کر ساتھ برابر بالوں اسکے کے چاندی پس وزن کیا ہم نے بالوں کو پس تھا وزن ان کا ایک درہم یا کم درہم سے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ
حدیث حسن غریب ہے اور اسناد اسکی نہیں متصل اس واسطے کہ محمد بن علی بن حسین نے نہیں پایا علی بن ابی طالب کو ف اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ عقیقہ لڑکے کا ساتھ ایک بکری کے بھی جائز ہے اور ابو داؤد نے بھی ابن عباس سے نقل کیا ہے کہ عقیقہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن اور
حسین کی طرف سے ایک ایک دنبہ جیسے کہ حدیث آئندہ میں آتا ہے اور نسائی نے ابن عباس سے دو دو دنبہ روایت کیے ہیں اور یہ سے مطلق نقل کیا کہ
عقیقہ کیا آنحضرت نے حضرت حسن اور حسین کی طرف سے آور سفر السعادت کے مصنف نے کہا کہ حدیث ایک بکری کی صحیح ہو لیکن حدیث عائشہ اور ام کرز کی
اقوی اور اصح ہے اس لیے کہ ایک جماعت نے صحابہ میں سے اسکو روایت کیا ہو اور وجہ دوسری یہ ہے تو تطبیق ہو دو بکری کو بیٹے کی طرف سے یہ ہو کہ قول خوب ہے
اقوی اور احوط ہو کیونکہ فعل احتمال اختصاص کا رکھتا ہو اور یہ بھی ہو کہ فعل دلالت کرتا ہو جواز پر اور قول استحباب پر اور ترمذی نے کہا کہ اس باب میں حدیث آئی ہو
حضرت علی اور عائشہ اور ام کرز اور بریدہ اور سمرہ اور ابی ہریرہ اور عبداللہ بن عمرو اور انس و سلمان بن عامر اور ابن عباس سے کذا قال الشیخ اور ملا علی قاری نے
لکھا ہو احتمال ہو کہ اکتفا کیا ہو اقل پر بیان جواز کیلئے ایک بکری ہو اور کمال استحباب یہ ساتھ دو کے ہو اور یہ حدیث میں جو ایک مذکور ہوئی تو احتمال ہو کہ جو اونٹ کی طرح
بیچ کفایت کرنے کے ساتھ دو کے یا دلالت کرتی ہو یہ حدیث اسپر کہ نہیں لازم ہو ذبح کرنے دو بکری ہو ساتویں دن اور یہ ممکن ہو کہ ذبح کیا ہو
حضرت نے انکی طرف سے ایک دنبہ پیدا ہونے کے دن اور ایک دنبہ ساتویں دن اور بسبب اسکے حاصل ہو جاوے گی تطبیق روایات میں یا عقیقہ کیا آنحضرت نے
ایک دنبہ اور حکم فرمایا حضرت علی یا حضرت فاطمہ کو ساتھ دوسرے دنبہ کے پس نسبت کی آنحضرت کی طرف کہ حضرت نے عقیقہ کیا ساتھ ایک دنبہ کے عقیقہ
اور ساتھ دو دنبوں کے سو واللہ اعلم اور مونڈنا سر کا لڑکی کا بھی جیسا کہ لڑکے کا سر مونڈنا اور تصدق بھی مستحب ہے ہو اور اسی طرح صدقہ کرنا بھی
مستحب ہے۔ ۵ وعن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عق عن الحسن والحسین کبشا کبشا رواہ ابو داؤد
وعند النسائی کبشین کبشین روایت ہو ابن عباس سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عقیقہ کیا حضرت امام حسن اور امام حسین کی طرف سے
ایک ایک دنبہ نقل کی یہ ابو داؤد نے اور نزدیک نسائی کے دو دو دنبہ ۶ وعن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال

سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَقِیْقَۃِ فَقَالَ لَا یُحِبُّ اللّٰہُ الْعُقُوْقَ کَاَنَّہٗ کَرِہَ الْاِسْمَ وَقَالَ مَنْ وُلِدَ لَہٗ وَلَدٌ فَاَحَبَّ اَنْ یَّنْسُکَ عَنْہُ فَلْیَنْسُکْ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَیْنِ وَعَنِ الْجَارِیَۃِ شَاۃً رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے انھوں نے اپنے دادا سے کہ سوال کیے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عقیقے سے پس فرمایا نہیں دوست رکھتا اللہ عقوق کو گویا کہ برا سمجھا حضرت نے نام عقیقہ کا اور فرمایا جو شخص کہ پیدا کیا جاوے واسطے اسکے لڑکا پس چاہے یہ کہ ذبح کرے اسکی طرف سے پس چاہیے کہ ذبح کرے لڑکے کی طرف سے دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے ف نہیں دوست رکھتا الخ یعنی چاہیے کہ نہ نام رکھا جاوے اسکا عقوق واسطے اسکے کہ بری رسم ہی تو یہ ہے کہ کہا جاوے عقیقہ اسکی جگہ پر عمر بن جیسے کہ عقوق والدین کا باعث ہوتا ہے فرزند کا بہر اور اللہ تعالی دوست نہیں رکھتا عقوق کو اور یہ شبہہ ہو اس قول حضرت کی وجہ سے کہ گویا کہ برا سمجھا الخ یہ کلام کسی راوی کا ہو کہ آنحضرت نے نا پسند کیا نام رکھنا عقیقہ کا عقیقہ تاکہ نہ گمان ہو کہ وہ مشتق ہے عقوق سے اور دوست رکھا یہ کہ نام رکھا جاوے بہتر اس سے مثل ذبیحہ اور نسیکہ کے کذا فی اللمعات اور توربشتی نے کہا کہ یہ کلام غیر معتمد ہو واسطے کہ آنحضرت نے بعض احادیث میں لفظ عقیقہ کا ذکر کیا اگر مکروہ رکھتے اس نام کو تو لائق ہے کہ ذکر فرماتے اسکو لیکن یہ اشتباہ ہو کہ کہا جاوے کہ اشتباہ ہو کہ سائل نے گمان کیا یہ کہ اشتراک عقیقہ کا ساتھ عقوق کے اشتقاق میں یہ چاہتا ہو کہ نسبت ہوا مر عقیقہ کا پس معلوم کروا دیا حضرت نے کہ امر خلاف اسکے ہو کہ یہ ذکر ہی اور کبھی اشتقاق ذکر کیے ہیں جو چاہیے مطالعہ میں کیجیے اور حضرت شیخ عبد الحق رحمۃ اللہ علیہ صاحب نے یاں سی تقریر لکھا کیا ہو کہ بعض محدثین نے جو ذکر عقیقہ کا آیا ہے جیسے کہ کراہت سے ہو گا **وَعَنْ اَبِیْ رَافِعٍ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَذَّنَ فِیْ اُذُنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ حِیْنَ وَلَدَتْہُ فَاطِمَۃُ بِالصَّلٰوۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤدَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ہٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ** اور روایت ہو ابی رافع سے کہا دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ اذان دی بیچ کان حسن بن علی کے اس وقت کہ جنا انکو حضرت فاطمہ نے مانند اذان نماز کے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہو ف اس سے معلوم ہوا کہ اذان دینا لڑکے کے کان میں بعد پیدا ہونے کے سنت ہو اور مسند ابو یعلی موصلی میں حضرت حسین سے بطریق مرفوع منقول ہو کہ جسکے یہاں لڑکا پیدا ہو اور وہ اذان دے اسکے داہنے کان میں اور تکبیر کہے بائیں کان میں نہ ضرر کریگی اسکو ام الصبیان کذا فی الجامع الصغیر للسیوطی اور کہا نووی نے کتاب الاذکار میں مستحب ہو یہ کہ کہے لڑکے کے کان میں انی اعیذہا بک وذریتہا من الشیطان الرجیم الخ

الفصل الثالث فصل تیسری **عَنْ بُرَیْدَۃَ قَالَ کُنَّا فِی الْجَاہِلِیَّۃِ اِذَا وُلِدَ لِاَحَدِنَا غُلَامٌ ذَبَحَ شَاۃً وَلَطَخَ رَاْسَہٗ بِدَمِہَا فَلَمَّا جَاءَ الْاِسْلَامُ کُنَّا نَذْبَحُ الشَّاۃَ یَوْمَ السَّابِعِ وَنَحْلِقُ رَاْسَہٗ وَنَلْطَخُہٗ بِزَعْفَرَانٍ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَزَادَ رَزِیْنٌ وَنُسَمِّیْہِ** روایت ہو بریدہ سے کہا تھے ہم بیچ جاہلیت کے جس وقت کہ پیدا ہوتا کسی کے ہاں ہم میں سے لڑکا ذبح کرتا بکری اور لگاتا سر اسکے کو خون اسکا پس جب آیا اسلام تھے ہم ذبح کرتے بکری ساتویں دن اور مونڈتے سر اسکا اور لگاتے اسکے سر کو زعفران نقل کی یہ ابوداؤد نے اور زیادہ کیا رزین نے یہ کہ اور نام رکھتے ہم اسکا ف معلوم ہو کہ ساتویں دن نام رکھنا چاہیے کہ یہ سبب اکثر احادیث کے عقیقہ ساتویں دن ہو اور نزدیک شافعی اور احمد کے اگر ساتویں دن نہ ہو تو چودھویں دن کرے اور اگر چودھویں دن نہ ہو تو اکیسویں دن الی آخرہ اور اکثر علما نے [illegible] بعض روایتوں میں آیا ہو کہ آنحضرت نے بعد نبوت کے عقیقہ اپنا کیا واسطے اسکے کہ معلوم نہ تھا کہ پیدا ہونے کے دن ہوا تھا یا نہیں لیکن بیچ اسناد اس حدیث کے ضعف ہو اور مالک سے بھی یہی مروی ہو اور نزدیک شافعی کے ہڈیاں عقیقہ کی توڑنے میں اور مالک کے نہیں توڑنے اور شافعی کی کتابوں میں لکھا ہو کہ اگر گوشت عقیقہ کا پکا کر تقسیم کرے تو بہتر ہو اور اگر شیریں پکا وے تو بہتر ہو بسبب تفاؤل کے ساتھ حلاوت اخلاق اسکے مولود کے

کِتَابُ الْاَطْعِمَۃِ

کتاب ہو بیچ بیان کھانوں کے ف یعنی اس میں بیان کھانے کی

مذکور ہیں اور کیا کیا چیز حضرتؐ نے کھائی ہیں اور کیا کیا نہیں کھائی اور احکام و آداب کھانے کے اور پینے کے مذکور ہیں ۔ **الفصل الاول** فصل پہلی

عن عمر بن ابی سلمۃ قال کنت غلاما فی حجر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکانت یدی تطیش فی الصحفۃ فقال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سم اللہ وکل بیمینک وکل مما یلیک متفق علیہ روایت ہے عمر بن ابی سلمہ سے

کہ کہا تھا میں لڑکا بیچ پرورش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور تھا ہاتھ میرا جولانی کرتا بیچ رکابی کے یعنی کبھی ہر طرف سے ہاتھ ڈالتا پس فرمایا مجھ کو

واسطے میرے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بسم اللہ کہہ اور کھا ساتھ داہنے ہاتھ اپنے کے اور کھا آگے سے جو تیرے آگے ہو یعنی اپنے آگے سے کھا

نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کہتے ہیں جمہور علماء ساتھ اسکے کہ تینوں امر اس حدیث میں استحباب کے ہیں اور اسی طرح حکم ہے واسطے کہنے بسم اللہ کے

کے لیے ہر ایک بعضوں نے کہا کہ امر داہنے ہاتھ سے کھانے کا واجب ہے اور جمہور کے نزدیک یہ بھی ہے کہ اگر کوئی آدمی کھانے بیٹھے تو سب بسم اللہ کہیں اور

بعض علماء کے نزدیک امام شافعی بھی انھیں میں ہیں بسم اللہ ایک کی جماعت کو کافی ہے اور بسم اللہ کہنی وقت پینے پانی اور دودھ وغیرہ کے مانند بسم اللہ کہنے

کے ہے وقت شروع کھانے کے ۔ **وعن** حذیفۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الشیطان لیستحل

الطعام ان لا یذکر اسم اللہ علیہ رواہ مسلم اور روایت ہے حذیفہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق شیطان حلال جانتا ہے

کھانے کو سبب اسکے کہ نہ نام لیا جاوے اللہ کا اس پر نقل کی یہ مسلم نے ف حلال جانتا ہے یعنی قادر ہوتا ہے کہ کھانے میں شریک ہو اور بعضوں نے یہ

کہا ہے کہ برکت جاتی رہے گویا کہ شیطان کھا گیا اسکو اور یہ مراد ہے کہ جس کھانے پر اللہ تعالیٰ کا نام نہ لیا جائے ۔ **وعن**

جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل الرجل بیتہ فذکر اللہ عند دخولہ وعند طعامہ قال

الشیطان لا مبیت لکم ولا عشاء واذا دخل فلم یذکر اللہ عند دخولہ قال الشیطان ادرکتم المبیت واذا

لم یذکر اللہ عند طعامہ قال ادرکتم المبیت والعشاء رواہ مسلم اور روایت ہے جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ

وسلم نے جس وقت کہ داخل ہو مرد اپنے گھر میں پس ذکر کرے اللہ کو وقت داخل ہونے اپنے کے اور وقت کھانا کھانے اپنے کے کہتا ہے شیطان

چیلوں اپنے سے نہیں جگہ اس گھر میں تمکو اور نہ کھانا اور جس وقت کہ داخل ہو یعنی مرد گھر میں پس نہ یاد کرے اللہ کو وقت داخل ہونے گھر کے کہتا ہے

شیطان چیلوں اپنے سے پائی تم نے جگہ اور جب نہ یاد کرے مرد اللہ کو وقت کھانے اپنے کے کہتا ہے شیطان پائی تم نے جگہ اور کھانا نقل کی یہ مسلم نے ۔ **وعن**

ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اکل احدکم فلیاکل بیمینہ واذا شرب فلیشرب بیمینہ رواہ مسلم

اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ کھاوے ایک تمہارا پس چاہیے کہ کھاوے ساتھ داہنے ہاتھ اپنے کے

اور جس وقت کہ پیوے پس چاہیے کہ پیوے ساتھ داہنے ہاتھ اپنے کے یعنی پس پانی وغیرہ کا داہنے ہاتھ سے پکڑے نقل کی یہ مسلم نے ف ظاہر امر

وجوب کے لیے ہے جیسے کہ کہا ہے طرف اسکے بعضے علماء اور موئد ہے اسکی حدیث صحیح مسلم کی کہ آنحضرتؐ نے دیکھا ایک شخص کو کہ کھاتا بائیں ہاتھ سے پس

فرمایا کہ کھا داہنے ہاتھ سے کہا اسنے کہ نہیں طاقت رکھتا میں فرمایا پس نہ طاقت رکھیو تو پس نہ اٹھا سکا وہ ہاتھ طرف منہ اپنے کے بعد اسکے اور طبرانی نے

روایت کی ہے کہ آنحضرتؐ نے دیکھا سبیعہ اسلمیہ کو کہ کھاتی بائیں ہاتھ سے پس بد دعا کی حضرتؐ نے اسپر پس پہونچا اسکو طاعون پس مر گئی وہ اور جمہور نے

حمل کیا ہے اسکو اوپر استحباب کے ۔ **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یاکلن احدکم بشمالہ ولا یشربن بہا

فان الشیطان یاکل بشمالہ ویشرب بہا رواہ مسلم اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ کھاوے ایک تمہارا

ساتھ بائیں ہاتھ اپنے کے اور نہ پیوے ساتھ بائیں ہاتھ اپنے کے پس تحقیق شیطان کھاتا ہے ساتھ بائیں ہاتھ اپنے کے اور پیتا ہے ساتھ بائیں ہاتھ کے نقل کی یہ مسلم نے

ف: کہا نووی نے کہ معنی یہ ہیں کہ شیطان برانگیختہ کرتا ہے دوسروں کو اس کام پر اور کہا طیبی نے کہ حدیث محمول ہو ظاہر پر ہے اور روایت کی ابن حبان نے
روایت کی ہے اپنی مسند میں ساتھ سند حسن کے ابوہریرہ سے کہ جب کھاوے ایک تمہارا تو چاہیے کہ کھاوے اپنے داہنے ہاتھ سے اور پیوے داہنے ہاتھ سے اور
لیوے داہنے ہاتھ سے اور دیوے داہنے ہاتھ سے کہ شیطان کھاتا ہے بائیں ہاتھ سے اور پیتا ہے بائیں ہاتھ سے اور لیتا ہے بائیں ہاتھ سے اور دیتا ہے بائیں ہاتھ سے **وعن كعب بن**
مالك قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يأكل بثلاثة أصابع ويلعق يده قبل أن يمسحها رواه مسلم اور روایت ہے
کعب بن مالک سے کہا کہ تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کھاتے ساتھ تین انگلیوں کے یعنی ساتھ انگوٹھے اور انگلی شہادت اور بیچ کی انگلی کے اور چاٹتے تھے ہاتھ اپنے
بعد فارغ ہونے کھانے سے پہلے پونچھنے سے یعنی ساتھ رومال وغیرہ کے۔ ف: کہا ملا علی قاری نے کہ تین انگلیوں سے کھانا سنت ہے پس نہ ملاوے ساتھ انگلی چوتھی اور
پانچویں کو مگر واسطے ضرورت کے اور ساتھ اپنا یعنی انگلیاں اور بیچ کی انگلی کو چاٹے پھر اسکے پاس کی انگلی کو پھر انگوٹھے کو اور طبرانی نے روایت کیا ہے عامر بن ربیعہ سے
اس طرح کہ تھے حضرت کھاتے ساتھ تین انگلیوں کے اور مدد لیتے ساتھ چوتھی انگلی کے اور یہ حدیث صریح ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھانے کے ساتھ
پانچ انگلیوں کے اور شاید کہ یہ محمول ہو پتلی چیز کے کھانے پر یا یہ کہ کبھی اس طرح کھاتے تھے بیان جواز کے لیے اور اکثر اوقات عادت تین ہی انگلیوں سے کھانے کی تھی
اور بعض روایت میں یہ لفظ ہیں کہ لعقہا ثلثا یعنی چاٹتے تھے ہاتھ تین بار یعنی ہاتھ چاٹتے پھر دوسری مرتبہ اسکو ومرت **وعن جابر أن**
النبي صلى الله عليه وسلم أمر بلعق الأصابع والصحفة وقال إنكم لا تدرون في أيه البركة رواه مسلم اور روایت ہے
جابر سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ساتھ چاٹنے انگلیوں کے اور رکابی کے اور فرمایا تحقیق تم نہیں جانتے کہ بیچ کس انگلی یا دانے کے ہے
برکت نقل کی یہ مسلم نے۔ ف: صحفہ اور قصعہ میں مطلق جسکے بیچ پیوں کہ رکابی وغیرہ سے چاٹی جاوے پھر انگلی تب لفظ ادب ساتھ حدیث کے ہے
اور یہ اسکا کھانا پایا ہو اور یہ بعض روایت میں ہے ساتھ وغیرہ کے یعنی بیچ کس کھانے کے برکت ہوتا اس کھانے میں کہ کھایا ہو اس کو چاہیے اور سوند ہوا سکی
حدیث آئیہ فانہ لا یدری فی ای طعامہ تکون البرکۃ اور یہاں سے معلوم ہوتا ہے کہ سنت چاٹنا انگلیوں کا ہو اور تھا آس جو کہ لگا ہو انگلیوں میں نہ
داخل کرنا انگلیوں کا منہ میں بالاتفاق ومن **وعن ابن عباس أن النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا أكل أحدكم فلا يمسح يده**
حتى يلعقها أو يلعقها متفق عليه اور روایت ہے ابن عباس سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت کہ کھاوے ایک تمہارا پس
نہ پونچھے ہاتھ اپنا یعنی کسی چیز سے یہاں تک کہ چاٹے انگلیاں اپنی یا چٹوا دیوے کسو کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے۔ ف: چٹوا دیوے یعنی کسی ایسے
آدمی کو ان میں سے کہ گھن نہ آوے ان کو مانند بیوی اور لونڈی اور لڑکوں اور خادم کے ایسے کہ انکو لذت حاصل ہوتی ہو اس سے اور اسی طرح تلمیذ کو
شاگردوں اور مرید لوگ کہ برکت جانیں اسکو ومن **وعن جابر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول إن الشيطان يحضر**
أحدكم عند كل شيء من شأنه حتى يحضره عند طعامه فإذا سقطت من أحدكم اللقمة فليمط ما كان بها من
أذى ثم ليأكلها ولا يدعها للشيطان فإذا فرغ فليلعق أصابعه فإنه لا يدري في أي طعامه يكون البركة
رواه مسلم اور روایت ہے جابر سے کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ شیطان حاضر ہوتا ہے ایک تمہارے کے پاس
ہر ایک چیز کے کام میں اسکے یہاں تک کہ حاضر ہوتا ہے نزدیک طعام اسکے کے پس جس وقت کہ گرے ایک تمہارے سے لقمہ پس چاہیے کہ دور کرے اس چیز کو کہ
لگی ہو اس لقمہ کو مٹی وغیرہ سے پھر چاہیے کہ کھاوے اسکو اور نہ چھوڑ دیوے اسکو واسطے شیطان کے پھر جب کہ فارغ ہو کھانے سے پس چاہیے کہ چاٹے انگلیاں
اپنی پس تحقیق وہ نہیں جانتا کہ بیچ کون سے طعام اسکے کے ہے برکت نقل کی یہ مسلم نے۔ ف: دور کرے اسکے اور اگر نجاست پر پڑے تو دھو ڈالے اسکو اگر
ممکن ہو ورنہ کھلا دیوے اسکو کتے کو یا بلی وغیرہ کو اور چھوڑنا اسکا شیطان کے لیے یا تو محمول ہے حقیقت پر کہ وہ کھاتا ہے یا کنایہ ہے ضائع کرنے نعمت کے سے اور

حقیر جاننے اسکے ہے۔ اور متعلق ہونے سے ساتھ اخلاق متکبروں کے کہ تکیے اسکا کرکھانے کو متکبروں کی عادت ہے پس ثابت ہوا کہ بہتر یہ ہے کہ تکیہ دیکر بیٹھنا حالت کھانے کی تواضع کیطرف زیادہ قریب ہے **وعن ابی جحیفۃ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا اٰکل متکئا رواہ البخاری** اور روایت ہے ابی جحیفہ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کھاتا میں تکیہ لگا کر نقل کی یہ بخاری نے **ف** کہا صاحب سفر السعادۃ نے کہ مصنف نے تکیہ کرنا تین قسم پر ہے ایک قسم تکیہ کرنا پہلو پر دوسرے تکیہ کرنا چارزانو بیٹھنا اور تیسرے ایک ہاتھ زمین پر ٹیکنا پیچھے دوسرے ہاتھ سے کھانا اور یہ تینوں قسمیں مذموم ہیں انتہی اور بعضوں نے چوتھی قسم بیان کی ہے کہ تکیہ یعنی دیوار یا مسند اسکے سے پیٹھ لگا کر بیٹھے اور سنت یہ ہے کھانے میں کہ جھک کر اور متوجہ ہو کر طرف کھانے کے بیٹھے اور تعجب کیا ہے بعض نے تکیہ کرنے کو ساتھ جھک کر بیٹھنے کے ایک جانب کو وہ جانتے ہیں کہ اسلیے کہ اس طرح کھانا مضر ہوتا ہے کہ کھانا اندر گلے اور معدے میں سہولت سے نہیں پہونچتا اور کہا ہے شیخ نے کتاب عمل الیوم واللیلہ میں کہ بیٹھے اور کھانے کے وقت تکیہ لگا کر اور دستہ کھانا پکڑ کر اور نہ کمر جھکا ہوا بیٹھے دو زانو یا بصورت اقعا یعنی پیٹھ اسکی اور دونوں زانو کھڑے کر کے جیسے کتا بیٹھتا ہے یا دونوں پاؤں کے پنجے بیچ کھڑے ہوں اور پیچھے ایڑیاں کے اور بیٹھے بائیں پاؤں پر **وعن قتادۃ عن انس قال ما اکل النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی خوان ولا فی سکرجۃ ولا خبز لہ مرقق قیل لقتادۃ علی ما یاکلون قال علی السفر رواہ البخاری** اور روایت ہے قتادہ سے کہ نقل کی انس سے کہ کہا نہیں کھایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خوان پر اور نہ طشتری میں اور نہ پکائی گئی آنحضرت کے لیے چپاتی کہا کسی نے واسطے قتادہ کے کس چیز پر کھاتے تھے کہا دسترخوانوں پر نقل کی یہ بخاری نے **ف** خوان بروزن کتاب ہے کہ خوان بلکہ اطراف میں اونچا اور بیچ میں گڑھا ہوتا ہے اور جسکے نیچے پائے ہوتے ہیں کہ خوان پر کھانے کے لیے اور سکرجہ ساتھ پیش میں کے اور کاف اور راء کے مشدد وہ ظرف چھوٹا ہے کہ بعضوں نے زیرہ تشنہ واسوہ وغیرہ ہو کہ جس میں تھوڑا سا کھانا کر کے تشتری یا پیالی یا اچار وغیرہ انہیں رکھتے ہیں دسترخوان پر تا اس سے رغبت کھانے کی زیادہ ہو اور کھانا ہضم کرے پس خبر دی کہ آنحضرت کے دسترخوان پر وہ نہ ہوتی چیزیں جیسے کہ زعفران الوان اور چٹنی الوان اور شکر وغیرہ کے دسترخوانوں پر ہوتی ہیں اور نہیں پکائی گئی تمام یعنی چپاتی پتلی آنحضرت کے لیے چپاتی اور نہ کھایا اسکو اگر بنوا کر پکائی گئی اسکے لیے تھوڑی جیسے کہ اوس حدیث میں آیا ہو کہ نہیں دیکھا آنحضرت نے چپاتی کو تا قبل اور یہ تحقیق طلب ہے کہ کھانے کے خوان پر جگہ سوال کی تھی کہ پھر کیا لاتے تھے پھر کیا کھانا نہ تھے جواب خوان سے کوئی اور چیز ہوتی تھی یا نہیں بخلاف کھانے کے تشتری وغیرہ میں کہ تشتری متعلق ہو پس کہا کیا قتادہ سے اور کس چیز پر کھانے تھے یعنی صاحب کہ پیرو حضرت کی سنت کے تھے اور سوال کرنا آگے احوال سے حقیقت میں سوال کرنا حضرت کے احوال سے تھا یا کنایہ ہے ان لوگوں کی حضرت اور صحابہ کی طرف بھیجنا اسکا یہ جواب حدیث سے معلوم ہوا کہ دسترخوان پر کھانا کھانا سنت ہے اور خوان پر بدعت ہے لیکن جائز ہو کراہت کہ بغیر متکبر ہو **وعن انس قال ما اعلم النبی صلی اللہ علیہ وسلم رأی رغیفا مرققا حتی لحق باللہ ولا رأی شاۃ سمیطا بعینہ قط رواہ البخاری** اور روایت ہے انس سے کہ کہا نہیں جانتا میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ دیکھی ہو روٹی پتلی یعنی چپاتی یہانتک کہ ملاقات کی اللہ تعالیٰ سے یعنی وفات ہوئی آپ کی اور نہیں دیکھی بکری تمام بھنی کہ ہوئی ساتھ آنکھ اپنی کے کبھی نقل کی یہ بخاری نے **ف** سمیط اس بکری کو کہتے ہیں کہ بھونی جاتی ہو بعد اسکے بال دور کرنے کے ساتھ پانی گرم کے اور یہ عادت میں الوان کے ہے اسلیے کہ خاص لوگ پکاتے اور نفاست کرکے لیے ہیں جیسے کہ کہتے ہیں کہ بہت سے وحشی جانور **وعن سھل بن سعد قال ما رأی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم النقی من حین ابتعثہ اللہ حتی قبضہ اللہ وقال ما رأی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منخلا من حین ابتعثہ اللہ حتی قبضہ اللہ قیل کیف کنتم تاکلون الشعیر غیر منخول قال کنا نطحنہ وننفخہ فیطیر ما طار وما بقی ثریناہ فاکلناہ رواہ البخاری** اور روایت ہے سہل بن سعد سے کہا نہیں دیکھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میدہ اس وقت سے کہ بھیجا انکو اللہ نے رسول کر کے یہانتک کہ قبض

سعد کی آگ اللہ تعالیٰ نے اور کہا سہل نے کہ نہیں دیکھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چپاتی اس وقت سے کہ بھیجا آپ کو اللہ نے یہاں تک کہ وفات دی آپ کو اللہ نے کہا آیا تھی چھلنی یعنی چلنی اس وقت سے کہ بھیجا ان کو اللہ نے کہا سہل نے کہ نہیں دیکھی کہا پھر کیونکر کھاتے تھے تم جو بے چھنے ہوئے کہا پیستے تھے ہم اسکو اور پھونکتے تھے پس اڑ جاتا جو اڑتا اور باقی رہتا جو رہتا اسکو بھگو لیتے تھے پھر کھاتے تھے ہم اسکو نقل کی یہ بخاری نے ف بھیجا آپ کو اللہ تعالیٰ نے کہا گمان کرتا ہوں میں یہ کہ سہل نے احتراز کیا ساتھ اس کہنے کے اس وقت سے کہ تھا پہلے رسالت کے اسلئے کہ آنحضرت تشریف لے گئے تھے ملک شام میں قبل نبوت بسبب تجارت کے لیکن پھر اسباب کی ضیافت کھاتی اور اس وقت وہاں کے لوگ آرام والے تھے ظاہر یہ ہے کہ آنحضرت نے دیکھی ہو اور بعد ظہور نبوت کے تنگی معاش مشہور ہو سو دیکھنا اسکا منکر ہے اور ایسی چیزوں کا اور اس حدیث میں بیان ہے کہ آنحضرت کو ترک تکلف کا اہتمام نہ تھا کہ پس نہیں ہوتا ہے اس کے سوا جو حاجت ہو اور اہل غفلت ہیں **وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ مَا عَابَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا قَطُّ اِنِ اشْتَهَاهُ اَكَلَهٗ وَاِنْ كَرِهَهٗ تَرَكَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا نہیں عیب کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی طعام کو کبھی اگر رغبت ہوتی اسکی کھاتے اسکو اور اگر ناخوش جانتے چھوڑ دیتے اسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْهُ اَنَّ رَجُلًا كَانَ يَاْكُلُ اَكْلًا كَثِيْرًا فَاَسْلَمَ فَكَانَ يَاْكُلُ قَلِيْلًا فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ يَاْكُلُ فِيْ مِعًى وَّاحِدٍ وَّالْكَافِرُ يَاْكُلُ فِيْ سَبْعَةِ اَمْعَاءٍ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَرَوٰى مُسْلِمٌ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى وَابْنِ عُمَرَ الْمُسْنَدَ مِنْهُ فَقَطْ وَفِيْ اُخْرٰى لَهٗ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَافَهٗ ضَيْفٌ وَّهُوَ كَافِرٌ فَاَمَرَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ فَحُلِبَتْ فَشَرِبَ حِلَابَهَا ثُمَّ اُخْرٰى فَشَرِبَهٗ ثُمَّ اُخْرٰى فَشَرِبَهٗ حَتّٰى شَرِبَ حِلَابَ سَبْعِ شِيَاهٍ ثُمَّ اِنَّهٗ اَصْبَحَ فَاَسْلَمَ فَاَمَرَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ فَحُلِبَتْ فَشَرِبَ حِلَابَهَا ثُمَّ اَمَرَ بِاُخْرٰى فَلَمْ يَسْتَتِمَّهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ يَشْرَبُ فِيْ مِعًى وَّاحِدٍ وَّالْكَافِرُ يَشْرَبُ فِيْ سَبْعَةِ اَمْعَاءٍ** اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ ایک شخص تھا کھاتا کھانا بہت پھر مسلمان ہوا اور کھانے لگا تھوڑا پس ذکر کیا گیا یہ روبرو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمایا بیشک مومن کھاتا ہے ایک انتڑی میں اور کافر کھاتا ہے سات انتڑیوں میں نقل کی یہ بخاری نے اور روایت کی مسلم نے ابی موسیٰ اور ابن عمر سے مسند اس حدیث سے فقط یعنی وہ جو کہ اسناد کیا گیا ہے ساتھ حدیث کے طرف آنحضرت کے اور وہ قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے ان المؤمن یاکل الخ یعنی مسلم کی روایت میں یہ قصہ مذکور نہیں ہے کہ ایک شخص تھا کھاتا تھا بہت فقط قول مذکور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا گیا ہے اور بیچ اور روایت مسلم کے ابی ہریرہ سے ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں آیا ایک مہمان اور وہ تھا کافر پس حکم فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ دینے ایک بکری کے پس دوہی گئی وہ بکری پس پیا اس شخص نے دودھ اسکا پھر فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ دینے ایک اور بکری کے پس پیا اسکو یہاں تک کہ پیا دودھ سات بکریوں کا پھر صبح کی اس شخص نے پس اسلام لایا پھر حکم فرمایا واسطے اسکے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ دینے ایک بکری کے پس دوہی گئی پس پیا دودھ اسکا پھر فرمایا ساتھ دینے ایک اور بکری کے پس نہ پی سکا سارا دودھ اسکا پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مومن پیتا ہے ایک انتڑی میں اور کافر پیتا ہے ساتھ انتڑیوں میں ف کہتے ہیں کہ آدمی کے پیٹ میں سات انتڑیاں ہیں اور بیان مراد ایک انتڑی اور سات انتڑیوں سے قلت حرص کی اور کثرت حرص کی ہے یعنی مسلمان حریص کم تر ہوتا ہے کھانے پر اور کافر حریص زیادہ کرتا ہے اور یہ باعتبار اکثر و اغلب کے ہے یا مراد ہے ایک شخص خاص کہ حالت اسلام میں کم کھانے لگا اور حالت کفر میں زیادہ کھاتا تھا یا مراد مومن کامل ایمان ہو کہ بسبب برکت ذکر الٰہی کے اور نور و معرفت ایمان کے سیر ہوتا ہے جسد اور اہتمام کھانے کی طرف سے کوتاہ نہیں ہوتا بخلاف کافر کے اور حقیقت میں یہ تنبیہ ہو اس پر کہ مومن کی شان سے یہ ہے کہ لازم کرے صبر قناعت کو اور زہد و ریاضت کو اور اکتفا کرے

ضرورت پر لو بقال رکھے معدہ کو کہ باعث نورانیت دل اور صفائی باطن اور سبب بیداری شب ہے اور خیر ذلک کا ہوا یہ ہے کہ ایک شخص ابن عمرؓ کے پاس آیا اور طعام بہت کھایا فرمایا کہ باہر نکالو اسکو میرے پاس سے لا طاعت آسکی ہے اور لکھی ہے علما نے کہ وہ مشابہ کفار کے ہوا اس صفت میں اور جو کوئی مشابہت کافروں کے ساتھ رکھے صحبت اسکے ساتھ نہ رکھنی چاہیے اور بیشکم کھانا نزدیک عقلا اور صاحبان ہمت اور اہل معنی کے محمود ہے اور خلاف اسکا مذموم ہاں یہ ہو کہ معدہ اور اہلہ کو پہنچتا ہے اور سبب ضعف بدن اور غفلت و سستی کا ہوتا اور بعد اس کے بارے کے مضر ہے اور رسوائی طریقہ حکمت کے ہوت ہے ع و عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طعام الاثنین کافی الثلثۃ وطعام الثلثۃ کافی الاربعۃ متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طعام دو کا کفایت کرتا ہے تین کو اور طعام تین کا کفایت کرتا ہے چار کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی جو طعام کہ سیر کردے دو کو کفایت کرتا ہے تین کو بطور قناعت کے اور قوت دیتا ہے انکو طاعت پر اور دور کرتا ہے ضعف کو نہ یہ کہ سیر کر دیتا ہے تین کو اور اسی طرح جو طعام کہ بہت سا ہو تو چاہیے کہ قناعت کرے پیٹ بھر لے کم ہو اور صرف کرے زائد طعام اور محتاج کے ع و عن جابر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول طعام الواحد یکفی الاثنین وطعام الاثنین یکفی الاربعۃ وطعام الاربعۃ یکفی الثمانیۃ رواہ مسلم اور روایت ہے جابرؓ سے کہ سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے کہ کھانا ایک کا کفایت کرتا ہے دو کو اور طعام دو کا کفایت کرتا ہے چار کو اور طعام چار کا کفایت کرتا ہے آٹھ کو نقل کی یہ مسلم نے ف اسمیں بھی وہی تاویل ہے کہ جو اوپر کی حدیث میں مذکور ہوئی لیکن اوپر کی حدیث میں بجائے ثلث کے [illegible] زیادہ اور اس حدیث میں [illegible] یہ اختلاف بسبب تفاوت احوال اشخاص کے ہوا ہے کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا [illegible] قحط سالی میں کہ قصد کیا ہے [illegible] ہر گھر والوں کی مثل عدد انکے کے یعنی انکے طعام میں شریک ہو ان اسلیئے کہ آدمی ہلاک نہیں ہوتا ہے آدھا پیٹ کھانے میں اور تقدیر بیان رغبت دلانا ہے اوپر [illegible] کے لوگوں کے اور قناعت کرنے کے قدر کفایت پر ع و عن عائشۃ قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول التلبینۃ مجمۃ لفؤاد المریض تذھب ببعض الحزن متفق علیہ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے تلبینہ راحت دیتا ہے بیمار کے دل کو دور کرتا ہے بعض غم کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف تلبینہ بنایا جاتا ہے آٹے اور دودھ سے کہ مثل حریرہ کے ہوتا ہے اور کبھی اسمیں شہد بھی ڈال دیتے ہیں سفید ہوتا ہے مانند دودھ کے اسلیئے اسکو تلبینہ کہتے ہیں مشتق لبن سے ہے ع و عن انس ان خیاطا دعا النبی صلی اللہ علیہ وسلم لطعام صنعہ فذھبت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقرب خبز شعیر ومرقا فیہ دباء وقدید فرأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یتتبع الدباء من حوالی القصعۃ فلم ازل احب الدباء بعد یومئذ متفق علیہ اور روایت ہے انسؓ سے یہ کہ ایک درزی نے بلایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو واسطے کھانے کے کہ تیار کیا تھا اسکو یعنی دعوت کی آپ کی پس گیا میں ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پس حاضر کی روٹی جو کی اور شوربا کہ اسمیں کدو تھا اور گوشت خشک پس دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاش کرتے تھے کدو کو [illegible] ہمیشہ دوست رکھتا ہوں کدو کو پیچھے اس دن کے یعنی بسبب محبت رکھنے حضرتؐ کے اسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف انس ساتھ حضرتؐ کے گئے یا [illegible] دعوت کی ہوگی یا بسبب اسکے کہ خادم حضرتؐ کے تھے [illegible] رضامندی [illegible] اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہے [illegible] طعام [illegible] سے معلوم ہوا کہ قبول کرنا دعوت محتاجوں اور اہل حرفہ کی اور رغبت کرنا [illegible] اور اسی طرح مسنون ہے محبت ہر اس چیز کی کہ دوست رکھتے تھے اسکو حضرتؐ ع و عن عمرو بن امیۃ انہ رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم یحتز من کتف

شاة في يده فدعي إلى الصلاة فألقاها والسكين التي يحتز بها ثم قام فصلى ولم يتوضأ. متفق عليه اور روایت ہے عمرو بن امیہ سے کہا انہوں نے دیکھا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کاٹتے تھے گوشت شانہ بکری کے سے کہ تھا آپ کے ہاتھ میں پس بلائے گئے نماز کو اور اس چھری کو کہ کاٹتے تھے گوشت ساتھ اسکے پھر کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی اور وضو نہ کیا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف معلوم ہوا اس حدیث سے کہ جائز ہے کاٹنا گوشت کا چھری سے اور یہ وقت احتیاج کے ہے اور اگر گوشت گلا ہوا ہو کہ احتیاج کاٹنے کی نہ رکھتا ہو تو مکروہ ہے کاٹنا اسکا چھری سے اور اسکی کلفت عجمیوں کی رسم ہے جیسے کہ دوسری فصل میں آویگا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ابتدا کرے ساتھ حق کی اگر حاضر ہو نماز جب کہ طعام حاضر ہو اور بعد اسکے وقت ہی کا مشغول ہونا طعام کا اور شوق احتیاج شدید اسکی طرف اور متوجہ ہونا طرف طعام کا بعد اسکے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ پکی ہوئی چیز کے کھانے سے وضو کرنا لازم نہیں ہے م ح وعن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يحب الحلواء والعسل. رواه البخاري اور روایت ہے عائشہ سے کہا کہ تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے میٹھی چیز اور شہد کو نقل کی یہ بخاری نے ف حلوا ساتھ مد اور قصر کے اطلاق کیا جاتا ہے اس چیز پر کہ بنائی جائے شہد سے اور چکنائی سے کذا فی مجمع البحار اور بعضوں نے کہا کہ مطلق میٹھی چیز کو حلوا کہتے ہیں پس اس صورت میں عطف عسل تخصیص بعد تعمیم ہوگا اور کہا خطابی نے کہ محبت حلوا کی حضرت کو بسبب کثرت خواہش نفس کے نہ تھی بلکہ جب حضرت کے سامنے آتا تو اس طرح رغبت سے تناول فرماتے کہ معلوم ہوتا کہ اسکو مرغوب رکھتے م ح وعن جابر أن النبي صلى الله عليه وسلم سأل أهله الأدم فقالوا ما عندنا إلا خل فدعا به فجعل يأكل به ويقول نعم الأدام الخل نعم الأدام الخل. رواه مسلم اور روایت ہے جابر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مانگا اپنے گھر کے لوگوں سے سالن پس کہا انہوں نے کہ نہیں ہمارے پاس مگر سرکہ پس منگوایا اسکو اور شروع کیا کھانا روٹی کا ساتھ اسکے اور فرماتے تھے اچھا سالن ہے سرکہ اچھا سالن ہے سرکہ نقل کی یہ مسلم نے ف کہا بعضوں نے واسطے مبالغہ کرنے کے بیچ تعریف سرکہ کے اور اس سے یہ معلوم ہوا کہ میانہ روی کرنی کھانے میں اور باز رکھنا نفس کو لذتوں سے اچھی بات ہے اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی قسم کھاوے کہ میں سالن روٹی سے نہیں کھاؤں گا اور پھر کھاوے سرکہ سے تو حانث ہوگا اور حدیث میں آیا ہے کہ سرکہ گھر والوں کا سالن اچھا ہے صلوات اللہ علیہم اجمعین اور منافع سرکہ کے کتب طب میں بہت لکھے ہیں م ح وعن سعيد بن زيد قال قال النبي صلى الله عليه وسلم الكمأة من المن وماؤها شفاء للعين. متفق عليه وفي رواية لمسلم من المن الذي أنزل الله تعالى على موسى عليه السلام اور روایت ہے سعید بن زید سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کھنبی من سے ہے اور پانی اسکا شفا ہے واسطے آنکھ کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ ایک روایت مسلم کی یوں ہے کہ کھنبی اس من سے ہے کہ نازل کیا اللہ تعالی نے اوپر موسی علیہ السلام کے ف کماۃ ساتھ زبر کاف اور جزم میم اور بعد اسکے ہمزہ ہے اور وہ ایک چیز سفید ہوتی ہے مانند چربی کے کہ اسکو شحم الارض بھی کہتے ہیں اور ہندی میں اسکو کھنبی کہتے ہیں اور وہ حلال ہے اگرچہ کراہت کریں بعضے لوگ اسکو بسبب عدم عادت کے پس فرمایا حضرت نے کہ وہ جنس من سے ہے کہ قوم موسی علیہ السلام پر اتری تھی جیسے کہ قرآن مجید میں فرمایا وانزلنا علیکم المن والسلوی اور جنس من سے ہونا اسکو فرمایا تو مراد مشابہت دینی ہے اسکو ساتھ اسکے یعنی جیسے کہ من بے محنت و کلفت آسمان سے اتر آتی تھی یہ بھی بے مشقت زمین سے نکلتی ہے منفعت میں مشابہ اسکے ہے یا مراد من سے نعمت ہے بنی اسرائیل ایک چیز میٹھی مثل ترنجبین کے کہ آسمان سے اترتی تھی اور یہ داخل ہے اسمیں اور پانی اسکا شفا ہے آنکھ کے لیے کہا بعضوں نے کہ جس صورت میں کہ مخلوط ہو ساتھ اور دواؤں کے اور بعضوں نے کہا مفرد اور یہی ظاہر ہے بسبب مطلق ہونے حدیث کے اور بیان مفصل اسکا کتاب الطب والرقی میں آویگا ان شاء اللہ تعالی م ح وعن عبد الله بن جعفر قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يأكل الرطب بالقثاء. متفق عليه اور روایت ہے عبد اللہ بن

جیسے کہ کہا دیکھا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کھاتے کھجور تر ساتھ ککڑی کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی دونوں کو ملا کر کھاتے تھے تاکہ ایک کی گرمی دوسرے کی سردی سے معتدل ہو جائے اور اسی حدیث سے دونوں کا ایک ساتھ کھانا ثابت ہوتا ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ایک وقت میں دو طرح کے کھانے کھانا جائز ہے اور دسترخوان پر کئی قسم کے کھانے ہونا ممنوع نہیں ہے اور بعض سلف سے جو کراہت منقول ہے وہ محمول ہے عادت بنا لینے پر اور بغیر ضرورت کے ہے ﴿وعن جابر قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمر الظہران نجنی الکباث فقال علیکم بالاسود منہ فانہ اطیب فقیل اکنت ترعی الغنم قال نعم وہل من نبی الا رعاہا متفق علیہ﴾ اور روایت ہے جابر سے کہا ہم ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے مر الظہران میں کہ ایک مقام کا نام ہے چنتے تھے پھل پیلو کے درخت کے پس فرمایا قصد کرو سیاہ پھل کا اس سے کیونکہ وہ اچھا ہوتا ہے پس کہا گیا کیا آپ چرایا کرتے تھے بکریاں فرمایا ہاں اور نہیں کوئی نبی مگر کہ چرائی ہیں اس نے بکریاں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کہا گیا یہ بات اس واسطے کہ پہچان اس کی چرانے والوں کو ہوتی ہے جو جنگلوں میں پھرتے ہیں اور اس سوال کا جواب دیا گیا کہ ہاں اور نہیں کوئی نبی مگر کہ چرائی ہیں بکریاں یعنی اللہ تعالیٰ نے منصب نبوت کا دینے سے پہلے بکریاں چروائیں تاکہ امت کی نگہبانی کا سلیقہ آئے اور اس میں اور حکمت بھی ہے جیسے کہا گیا ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام زرہ بناتے تھے اور حضرت زکریا علیہ السلام بڑھئی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام بکریاں چرائے تھے حضرت شعیب کی اجرت اور حکمت میں یہ بھی ہے کہ نفس میں تواضع پیدا ہو اور عاجزی حاصل ہو جیسے کہ بکریاں چرانے سے فائدہ ہوتا ہے اور روایت ہے کہ ایک بار حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ نے پوچھا کہ اے موسیٰ تم جانتے ہو کہ میں نے تم کو نبوت کے لیے کیوں چنا حضرت موسیٰ نے عرض کیا اے پروردگار تو ہی جاننے والا ہے فرمایا یاد کرو جب ایک بکری تم سے بھاگ گئی تھی اور تم اس کے پیچھے دوڑے یہاں تک کہ تھک گئے پھر جب تم نے اس کو پایا تو اس پر غصہ نہ کیا بلکہ شفقت کی اور کہا کہ تو نے اپنے آپ کو تھکایا اور مجھ کو بھی پس میں نے دیکھا تمہاری شفقت اس پر تو چن لیا تم کو نبوت کے لیے ﴿وعن انس قال رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم مقعیا یاکل تمرا وفی روایۃ یاکل منہ اکلا ذریعا رواہ مسلم﴾ اور روایت ہے انس سے کہا دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بیٹھے ہوئے اور پنڈلیاں کھڑی کیے ہوئے کھاتے تھے کھجور اور ایک روایت میں ہے کہ کھاتے تھے کھجور بہت جلد نقل کی یہ مسلم نے ف جلد کھانا اس واسطے تھا کہ آپ کو کسی کام کی جلدی تھی یا بھوک کی شدت تھی اور اس طرح بیٹھنا بھی اسی سبب سے تھا ﴿وعن ابن عمر قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یقرن الرجل بین التمرتین حتی یستاذن اصحابہ متفق علیہ﴾ اور روایت ہے ابن عمر سے کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ ملا کر کھائے کوئی دو کھجوریں یہاں تک کہ اجازت لے اپنے ساتھیوں سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کہا سیوطی نے کہ یہ نہی اس وقت تھی جب کہ تنگی ہوتی تھی اور بعد اس کے فراخی ہو گئی اور وسعت حال کی منسوخ ہو گیا یہ حکم اور بعض کہتے ہیں کہ یہ حکم اب بھی باقی ہے جب کہ شریک ہوں اور ساتھ ہو اور یہی صحیح ہے کیونکہ اس میں حق دوسروں کا ہے ہاں اگر کسی نے خود کھلایا ہو اور سب کا حق برابر نہ ہو تو جائز ہے اور اگر سب ساتھ کھانے والے شریک ہوں تو ملا کر کھانا جائز نہیں بغیر اجازت کے ﴿وعن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یجوع اہل بیت عندہم التمر وفی روایۃ

قَالَ يَا عَائِشَةُ بَيْتٌ لَا تَمْرَ فِيْهِ جِيَاعٌ اَهْلُهٗ قَالَهَا مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلٰثًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ. روایت ہے عائشہ سے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں بھوکے ہیں گھر کے لوگ کہ نہیں ہے کھجور جس گھر میں اے عائشہ جس گھر میں کھجور نہیں ہے بھوکے ہیں اہل اسکے فرمایا اسکو دو بار یا تین بار نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی اہل مدینہ کی اکثر غذا کھجور تھی اور حدیث میں بیان ہے فضیلت کھجور کا اور ہونا غذا کا ... وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ تَصَبَّحَ بِسَبْعِ تَمَرَاتٍ عَجْوَةٍ لَمْ يَضُرَّهٗ ذٰلِكَ الْيَوْمَ سَمٌّ وَلَا سِحْرٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. روایت ہے سعد سے کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ جو شخص کھاوے وقت صبح کے یعنی پہلے کھانے کسی چیز کے سات کھجوریں عجوہ کی ... نہ ضرر کرے گا اسکو اس دن میں زہر اور نہ جادو نقل کی یہ بخاری مسلم نے ف عجوہ ایک قسم ہے کھجوروں کی ... افضل قسم ہے ... مدینہ کی ... اصل اسکا ... آنحضرت ... مشہور ہے ... خاصیت ... اور خاصیت رکھی ہے ... معلوم ہوتی ہے ... برکت سے ... نہیں ہوا علم اسکا ... وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِيْ عَجْوَةِ الْعَالِيَةِ شِفَاءً وَاِنَّهَا تِرْيَاقٌ اَوَّلَ الْبُكْرَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ. روایت ہے عائشہ سے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق بیچ عجوہ عالیہ کے شفا ہے اور تحقیق وہ مانند تریاق کی ہے ... اول دن میں یعنی نہار منہ کھانا اسکا ... نقل کی یہ مسلم نے ف عالیہ نام ایک جگہ کا ہے ... مدینہ ... اور دوسری طرف ... اور عالیہ ... وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ يَأْتِيْ عَلَيْنَا الشَّهْرُ مَا نُوْقِدُ فِيْهِ نَارًا اِنَّمَا هُوَ التَّمْرُ وَالْمَاءُ اِلَّا اَنْ يُّؤْتٰى بِاللُّحَيْمِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہا کہ گذرتا تھا ہم پر مہینا کہ نہ جلاتے تھے ہم آگ اسمیں ... مگر کھجور اور پانی مگر یہ کہ لایا جاتا ہم پاس تھوڑا گوشت نقل کی یہ بخاری مسلم نے ف ... گوشت ... کہیں سے ... پکانے کے لیے آگ جلاتے ... وَعَنْهَا قَالَتْ مَا شَبِعَ اٰلُ مُحَمَّدٍ يَوْمَيْنِ مِنْ خُبْزِ بُرٍّ اِلَّا وَاَحَدُهُمَا تَمْرٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. اور روایت ہے عائشہ سے کہا کہ نہیں پیٹ بھر کھایا دو دن متواتر ... روٹی گیہوں کی مگر ایک دن ان دونوں میں سے ... کھجور نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ... وَعَنْهَا قَالَتْ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا شَبِعْنَا مِنَ الْاَسْوَدَيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. اور روایت ہے عائشہ سے کہا وفات کیے گئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور نہیں پیٹ بھر کھائی ہم نے دو سیاہ چیزیں یعنی کھجور اور پانی سے نقل کی یہ بخاری مسلم نے ف ... پانی کو سیاہ کہا ... اور ... مقصود کھجور ... معلوم ہوا ... وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ اَلَسْتُمْ فِيْ طَعَامٍ وَّشَرَابٍ مَا شِئْتُمْ لَقَدْ رَاَيْتُ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يَجِدُ مِنَ الدَّقَلِ مَا يَمْلَاُ بِهٖ بَطْنَهٗ

اور روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہا کیا نہیں ہو تم بیچ کھانے اور پینے کے جس قدر چاہتے ہو اور البتہ تحقیق دیکھا میں نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حالت میں کہ نہیں پاتے تھے کھجور ردی اس قدر کہ بھرتے اس سے پیٹ اپنا نقل کی یہ مسلم نے ف کیا نہیں ہو تم یعنی مطلب کہنا یہ ہے کہ ہو بہ سبب وسعت کے اور یہی خطاب ہے صحابہ کو اور اشارہ ہے اس طرف کہ اسلام کے لیے یہ بہتر ہے جو پسند اختیار کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور حضرت کا یہ حال ردی کھجور کا نہیں ملتا تھا اور اس وقت ان کی حالت میں بیان ہوا بلکہ بعض اوقات گزرتے تھے کئی کئی مہینے کہ سوائے کھجور اور پانی کے نہیں ہوتا تھا کھانے کو چنانچہ اس حدیث میں کہا کہ بھی ملتی ہے جیسے کہ اسی باب میں گزر چکی ہے کہ حضرت نے اختیار کیا تھا فقر کو باوجود قدرت کے اور یہ فعل آپ کا اسی مقام میں تھا کہ اللہ تعالیٰ نے کہا تھا پس جو کوئی اس کے بعد خواہش اس کی رکھے اور دنیا کو اختیار کرے وہ اپنے حظ و نصیب کو کم کرتا ہے

وعن ابی ایوب قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتی بطعام اکل منہ وبعث بفضلہ الی وانہ بعث الی یوما بقصعۃ لم یاکل منہا لان فیہا ثوما فسألتہ احرام ہو قال لا ولکنی اکرہہ من اجل ریحہ قال فانی اکرہ ما کرہت رواہ مسلم اور روایت ہے ابی ایوب سے کہا کہ تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب لائے جاتے کھانا کھاتے اس سے اور بھیجتے بچا ہوا کھانا میری طرف اور تحقیق بھیجا ایک روز ایک پیالہ نہیں کھایا تھا اس سے اس لیے کہ بیچ اس کے لہسن تھا پس پوچھا میں نے آپ سے کیا حرام ہے لہسن یعنی کیا ہو گیا لہسن سے کہا نہیں لیکن مکروہ رکھتا ہوں میں اس کو سبب بو اس کی کے کہا ابو ایوب نے پس تحقیق میں بھی مکروہ رکھتا ہوں اس چیز کو کہ مکروہ رکھی آپ نے نقل کی یہ مسلم نے ف حضرت نے ہجرت کر کے مدینہ میں نزول اول کیا تھا ابو ایوب انصاری کے مکان میں اور شاید کہ یہ ذکر پہلے ہو کہ حضرت فرماتے تھے کہ میں لوگوں کا پاس رکھتا ہوں یا فرشتوں کا اور ابو ایوب نے کہا کہ میں تعجب کیا ہوں کہ یہ کیسے حرام ہو سکتا ہے لیکن مکروہ رکھا آپ نے تو میں بھی مکروہ رکھتا ہوں حضرت نے یہ فعل اس واسطے کیا کہ فرشتے آتے تھے آپ کے پاس ہمیشہ اس لیے کہ وہ شوق رکھتے تھے اور لوگوں کو بھی حکم دیا کہ بو دار چیز کھا کر جماعت کو اور مسجد میں نہ آئیں اور علماء نے کہا ہے کہ لہسن اور پیاز اور گندنا وغیرہ حرام نہیں ہیں بعض علماء نے حرام کہا ہے جو بعض اہل ظاہر ہیں اور اکثر کے نزدیک مکروہ تنزیہی ہیں اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے کہ بچا ہوا کھانا اور پینا بھیجا جائے اپنے دوستوں کو اور یہ مستحب ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے اور پیروی کی جائے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اس میں اشارہ ہے کہ کمال متابعت کا یہی ہے کہ وہ چیز کہ حضرت نے ناپسند کی ہو وہ بھی ناپسند کی جائے

وعن جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من اکل ثوما او بصلا فلیعتزلنا او قال فلیعتزل مسجدنا او لیقعد فی بیتہ وان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتی بقدر فیہ خضرات من بقول فوجد لہا ریحا فقال قربوہا الی بعض اصحابہ وقال کل فانی اناجی من لا تناجی متفق علیہ

اور روایت ہے جابر سے یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی کھاوے لہسن یا پیاز یعنی کچی پس چاہیے کہ کنارہ کرے ہم سے یعنی حاضر نہ ہو مجلسوں میں ہماری یا فرمایا پس چاہیے کہ کنارہ کرے مسجد ہماری سے یا فرمایا بیٹھ رہے اپنے گھر میں اور تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے لائی گئی ایک ہانڈی کہ اس میں تھی ترکاریاں یعنی سبزیاں شمار ہوتی ہیں ترکاریوں میں یعنی لہسن و پیاز اور گندنا وغیرہ پس پائی اس میں بو پس فرمایا یعنی بھیج دو اس کو یعنی اس ہانڈی کو کسی شخص کے پاس اور اشارہ کیا طرف ایک شخص کے اپنے اصحاب میں سے کہ حاضر تھا اور فرمایا یعنی اس شخص کی طرف اشارہ کر کے کہا کھا تو پس تحقیق میں سرگوشی کرتا ہوں اس شخص سے کہ نہیں سرگوشی کرتا تو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف مسجد ہماری سے ظاہر لفظ مفرد سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ حکم مسجد نبوی کے ساتھ مخصوص ہے اور حکم اس کا واسطے تعظیم کے ہے لیکن صحیح یہ ہے کہ یہ حکم عام ہے اور سب مسجدوں کو شامل ہے بلکہ تمام مجالس خیر کو مثل مجلس ذکر اور درس اور وعظ اور جماعت وغیرہ کو یعنی وہاں بھی یہی حکم ہے اور اسی طرح جس چیز میں بو ہو مثل مولی وغیرہ اور جس کو بو آوے ان کی بغل وغیرہ سے اور جس کو بد بو مرض ہو وہ سب اس حکم میں داخل ہیں اور جو حدیث میں سرگوشی کا ذکر ہے مراد ہے کہ آنحضرت فرشتوں سے

فرمایا اٹھا لے اسے ہمارے پاس سے یا فرمایا کہ اٹھاؤ اسے یہ ممانعت بطریق تنزیہ ہے یعنی چاہیے کہ گھر والے بیٹھے اور کسی کے ساتھ صحبت نہ رکھے کہ وہ سبب ہے کراہت کا جیسے
احتمال ہے کہ ارشاد ہو اس واسطے کہ تنزیہ اور تعظیم کے لیے ہو اور متعلق ساتھ اس لفظ کے یعنی فرشتوں کے ساتھ اور معنی یہ ہوں کہ ہم کو لے کر جانا نہیں ہے اسے کہ
کھا کر وہاں جانا کہ ادب سے اصحاب کرام کا ہو لیکن معلوم ہو کہ نہیں صحبت کرنا ساتھ اس کے بھی کہ فرشتوں کو ایذا دیتا ہے اور مسلمانوں کی صحبت ترک کرے
کہ جیسا کہ بیان ہوا اس شخص سے یعنی حضرت جبرئیل اور دوسرے فرشتوں سے اور معنی یہ ہیں کہ میں کلام کرتا ہوں ان سے اور تم نہیں کلام کرتے اس لیے جائز ہے واسطے تمہارے
وہ چیز کہ نہیں جائز واسطے میرے اور یہ نہیں لازم ہوتا کہ آدمی کو چاہیے کہ رعایت حال مصاحب اپنے کی اور خوشی دل کی کرے **وعن المقدام**
بن معدیکرب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کیلوا طعامکم یبارک لکم فیہ رواہ البخاری اور روایت ہے مقدام بن
معدیکرب سے کہ نقل کی انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا کیل کرو یعنی ناپ لیا کرو اپنے طعام کو برکت دیا جاوے گی واسطے تمہارے اس میں نقل کی بخاری نے
ف یعنی جو چیز کہ ناپنے میں آتی ہو اس قسم غلہ سے اسکو وقت قرض دینے لینے کے ناپ لیا کرو اور سوا اس کے اور کاموں کے لیے وقت خرچ کے ناپ تول کر دیا کرو تا کہ اندازہ
اسکا معلوم ہو اور اسراف و تفریط سے بچا رہے اور حکم شارع کا تسلیم کرنا سبب برکت کا ہے خصوصاً جبکہ رعایت کرے سنت کی اور قصد کرے
بجا لانے حکم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور ملا علی قاری نے شرح میں اسکی تقریر مظہر کی نقل کر کے لکھا ہے کہ تطبیق ہے اس حدیث میں اور اس
حدیث میں کہ روایت کی گئی ہے حضرت عائشہ سے کہ آنحضرت کا انتقال ہوا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اس حال میں کہ نہیں تھا میرے پاس کچھ کہ کھاوے
اسکو جاندار سوائے تھوڑے جو کے مگر رکھے ہوئے تھے پس میں کھاتی رہی اس میں سے ایک مدت دراز تک پھر میں نے اسکو کیل کیا پس جاتی رہی برکت
اسکی یہ ہے کہ اسکا ناپنا وقت خرچ کرنے کا ہے واسطے اقامت عدل کے اور نہیں ظاہر ہوئی برکت اور وقت خرچ کرنے کے حساب نہ ہو
سو یہ ہوا ناپنا اور نہ ناپنا واسطے آزمانے اور شمار کے اور ممانعت ہے کیل کرنے کی **وعن ابی امامۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا**
رفع مائدتہ قال الحمد للہ حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ غیر مکفی ولا مودع ولا مستغنی عنہ ربنا رواہ البخاری
اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جس وقت کہ اٹھایا جاتا دسترخوان آپ کا فرماتے سب تعریف واسطے اللہ کے ہے تعریف بہت اور
پاکیزہ بابرکت ہے نہ کفایت کی گئی اس میں یعنی ہم اسکی نعمت کا حق نہیں ادا کر سکتے اور نہ ترک کی گئی اور نہ بے پروائی ہو اس سے اے رب ہمارے
نقل کی یہ بخاری نے **ف** غیر مکفی الخ کو کئی طرح پر علماء نے تفسیر کیا ہے اور معنی کئی بیان کیے ہیں اگر سب تقریر بیان کی جاوے تو طول ہو جاوے
اسکا یہ ہے کہ لفظ غیر اور ربنا کو مرفوع پڑھا ہے اور منصوب بھی ایک کو منصوب اور دوسرے کو مرفوع اور حاصل معنی یہ کہ یہ صفات و احوال
حمد کے ہیں یعنی حمد کفایت نہ کی جاوے اس سے اور نہ ترک کی جاوے اور نہ استغناء ہووے اس سے بلکہ لازم ہوا طلب و الحاح کے سبب شکر اور اس کے
یا صفات طعام کے ہیں کہ اس سے بھی کفایت نہیں کی اور رخصت نہیں یا صفات ہیں پروردگار تعالیٰ کے یعنی کسی چیز کی اس سے کفایت نہیں کر سکتا وہ
روزی دینے والا اور نہ ترک کیا جاتا ہے اور مستغنی نہیں ہو سکتے ہیں **وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم**
ان اللہ تعالیٰ لیرضی عن العبد ان یاکل الاکلۃ فیحمدہ علیہا او یشرب الشربۃ فیحمدہ علیہا رواہ مسلم اور روایت ہے انس سے
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالیٰ البتہ خوش ہوتا ہے بندے سے جب کہ کھاوے لقمہ پس شکر کرے اسکا یا پیوے پانی پس شکر کرے اس پر نقل کی
یہ مسلم نے **ف** اکلہ ہمزہ کے زبر سے ایک بار کھانا اور ہمزہ کے پیش سے لقمہ اور مراد یہاں وہ ہے جو شریک ہے ساتھ اس کے یعنی بعد کھانے کے **وستذکر حدیثی**
عائشۃ وابی ہریرۃ ما شبع آل محمد وخرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الدنیا فی باب فضل الفقراء ان شاء اللہ تعالیٰ
اور ذکر کی جاویں گی دو حدیثیں عائشہ اور ابی ہریرہ کی کہ نہیں سیر ہوئی آل محمد کی اور نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے یعنی باب فضل فقراء کے اگر چاہے گا اللہ تعالیٰ

یعنی مصابیح میں یہ دونوں حدیثیں کتاب الاطعمہ میں مذکور ہیں بلکہ مصابیح نے ان کو ذکر کیا ہے ۔ **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** ابی ایوب قال کنا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقرب طعام فلم ار طعاما کان اعظم برکۃ منہ اول ما اکلنا ولا اقل برکۃ فی آخرہ فقلنا یا رسول اللہ کیف ھذا قال انا ذکرنا اسم اللہ علیہ حین اکلنا ثم قعد من اکل ولم یسم اللہ فاکل معہ الشیطان رواہ فی شرح السنۃ روایت ہے ابی ایوب سے کہا تھے ہم نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس نزدیک کیا گیا کھانا پس نہ دیکھا میں نے کوئی کھانا زیادہ تر برکت میں اس کھانے سے ابتداء وقت کھانے ہمارے کے اور نہ کمتر برکت میں بیچ آخر وقت کھانے اس کے کے پس کہا ہم نے یا رسول اللہ کیونکر ہے حال اس کھانے کا اول میں بہت برکت تھی اور آخر میں بالکل برکت نہ رہی فرمایا تحقیق ذکر کیا تھا ہم نے نام اللہ کا اس وقت کہ کھانا شروع کیا تھا ہم نے پھر بیٹھا آخر میں ایک شخص کہ کھایا اور نہ نام لیا خدا کا پس کھایا ساتھ اس کے شیطان نے یعنی بسبب ترک کرنے نام خدا کے پس اسی سبب سے بے برکتی آخر میں ہوئی نقل کی یہ شرح السنۃ میں ف ذکر کیا تھا ہم نے نام اللہ کا اس میں اشارہ ہے اس پر کہ سنت بسم اللہ کہنے کی حاصل ہوتی ہے ساتھ بسم اللہ کہنے کے لیکن زیادتی الرحمن الرحیم کی افضل ہے اور مستحب ہے بسم اللہ کہنی یہاں تک کہ جنبی اور حائض اور نفساء کے لئے بھی اگر قصد کریں ساتھ اس کے تلاوت کا اور حرام ہے اور نہیں مستحب ہے بیچ کھانے مکروہ اور کہا بعض نے اگر کوئی حرام کھانے پر بسم اللہ کہے تو کافر ہو جاتا ہے اور کہا شیطان کا کھانا بر حقیقت ہے نزدیک جمہور علماء کے کیونکہ اس کا تاویل کرنا بے ضرورت ہے اور بعض علماء تاویل کرتے ہیں ۔ **وعن** عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اکل احدکم فنسی ان یذکر اللہ علی طعامہ فلیقل بسم اللہ اولہ وآخرہ رواہ الترمذی وابو داود روایت ہے عائشہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کھائے ایک تمہارا پس بھول جائے کہ ذکر کرے اللہ کا اوپر کھانے اپنے کے یعنی ابتداء میں بسم اللہ کہنا بھول جائے اور یاد آوے درمیان میں پس چاہئے کہ کہے بسم اللہ اولہ وآخرہ نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود نے ف علماء نے کہا کہ اس سے معلوم ہوا کہ مطلق ذکر اللہ کا کافی ہے ابتداء کھانے میں لیکن بسم اللہ افضل ہے اور کہا بعض نے اگر کہے لا الہ الا اللہ یا الحمد للہ یا اشہد ان لا الہ الا اللہ ابتداء وضو میں تو ہو جاوے ادا کرنے والا سنت کا اور اسی طرح کھانے میں اور اگر بسم اللہ کہنی بھول جاوے ابتداء وضو میں پھر کہے درمیان وضو میں تو نہیں حاصل ہوتی سنت بخلاف کھانے کے ۔ **وعن** امیۃ بن مخشی قال کان رجل یاکل فلم یسم حتی لم یبق من طعامہ الا لقمۃ فلما رفعھا الی فیہ قال بسم اللہ اولہ وآخرہ فضحک النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال ما زال الشیطان یاکل معہ فلما ذکر اسم اللہ استقاء ما فی بطنہ رواہ ابو داود روایت ہے امیہ بن مخشی سے کہا تھا ایک شخص کھاتا پس نہ لیا اس نے نام اللہ کا یہاں تک کہ نہ باقی رہا اس کے طعام میں سے مگر ایک لقمہ پس جب اٹھایا اس لقمہ کو طرف منہ اپنے کے کہا بسم اللہ اولہ وآخرہ پس ہنسے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پھر فرمایا ہمیشہ شیطان کھاتا تھا ساتھ اس کے پس جب نام لیا اللہ کا قے کی اس چیز کی جو پیٹ میں اس کے تھی نقل کی یہ ابو داود نے ف یہ کلام محمول ہے حقیقت پر اور یہ ہو کہ برکت جو جاتی رہی تھی بسبب ترک کرنے بسم اللہ کے پھر پھیر دیا گیا اور جو کچھ پیٹ میں اس کے تھی یہ بات تھی کہ گویا بسم اللہ کہنے سے وہ برکت پھر آئی کھانے میں ۔ **وعن** ابی سعید الخدری قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا فرغ من طعامہ قال الحمد للہ الذی اطعمنا وسقانا وجعلنا مسلمین رواہ الترمذی وابو داود وابن ماجۃ روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب فارغ ہوتے اپنے کھانے سے کہتے سب تعریف واسطے اس اللہ کے ہے جس نے کھلایا ہم کو اور پلایا ہم کو اور کیا ہم کو مسلمان نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ نے ۔ **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الطاعم الشاکر کالصائم الصابر رواہ الترمذی ورواہ ابن ماجہ والدارمی عن سنان بن سنۃ عن ابیہ روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا

فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانا کھا کر شکر کرنے والا مانند روزہ دار صبر کرنے والے کے ہے یعنی ثواب کی شرف میں اور فضل کے برابر اور روزے میں مانند
سے کہ فضل کی اپنے بیچ صفت اولی درجہ شکر کا یہ ہو کہ بسم اللہ کہے کھانا شروع کرے اور حمد کرے جب فارغ ہو اور ادنیٰ درجہ صبر کا یہ ہے کہ باز رکھے
اپنے نفس کو مفسدات صوم سے اور تشبیہ در اصل تشبیہ اصل ثواب میں ہے کہ دونوں اصل ثواب میں شریک ہیں نہ یہ کہ تشبیہ مقدار میں ہو ایسا ہی
اکثر علما نے کہا ہے وحدیث کہے کہ بیت کا شرکیہ نعمتوں میں بعض خصلتوں میں یہ ہے کہ ہم مثل ہے سب خصلتوں میں اس سے یہ اشارہ ہے کہ فقیر صابر افضل ہے غنی
شاکر سے اسلئے کہ تشبیہ بیچ تو ہی یہ مقتضی ہے ور **وعن ابی ایوب قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اکل او شرب**
قال الحمد للہ الذی اطعم وسقی وسوغہ وجعل لہ مخرجا رواہ ابوداود روایت ہے ابی ایوب سے کہا تھے پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب کھاتے اور پیتے کہتے سب تعریف واسطے اللہ کے ہے جس نے کھلایا اور پلایا اور بسہولت حلق سے اتارا اسکو اور کیا واسطے اسکے راہ نکلنے کی
اسکی روایت کیا اسکو ابوداود نے **وعن سلمان قال قرأت فی التوراۃ ان برکۃ الطعام الوضوء بعدہ فذکرت للنبی صلی اللہ**
علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برکۃ الطعام الوضوء قبلہ والوضوء بعدہ رواہ الترمذی
وابوداود روایت ہے سلمان سے کہا پڑھا میں نے توریت میں یعنی پہلے اسلام لانے کے یہ تحقیق سبب برکت کھانے کا وضو کرنا ہے بعد اسکے پس ذکر کیا میں نے
یہ مضمون توریت کا روبرو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے برکت کھانے کی وضو ہے پہلے اسکے اور وضو پیچھے اسکے نقل کی
یہ ترمذی اور ابوداود نے مراد وضو سے پہلے کھانے کے دھونا ہاتھوں کا ہے اور بعد کھانے کے دھونا دونوں ہاتھوں کا اور منہ کا اور برکت طعام کی سبب
پہلے وضو کے یہ ہو کہ اسکے سبب سے کھانے میں زیادتی ہوتی ہے اور بعد کھانے کے وضو سے برکت یہ ہو کہ اسکے سبب سے سکون ہوتا ہے نفس کو اور سبب ہوتا ہے
حالات اور تحریک عبادت میں اور اخلاق پسندیدہ میں اور اعمال حسنہ میں ور **وعن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم**
خرج من الخلاء فقدم الیہ طعام فقالوا الا ناتیک بوضوء قال انما امرت بالوضوء اذا قمت الی الصلوۃ
رواہ الترمذی وابوداود والنسائی ورواہ ابن ماجۃ عن ابی ہریرۃ اور روایت ہے ابن عباس سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نکلے
پاخانہ سے پس آگے لایا گیا انکے کھانا پس کہا بعضے صحابہ نے کیا لاویں ہم تمہارے واسطے پانی وضو کا فرمایا سوائے اسکے نہیں کہ حکم کیا گیا ہوں میں یعنی بطریق
وجوب کے ساتھ وضو کے یعنی بعد حدث کے جس وقت کہ کھڑا ہوں میں طرف نماز کی نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی نے یعنی ابن عباس سے اور نقل کی
ابن ماجہ نے ابی ہریرہ سے جس وقت کہ کھڑا ہوں میں یعنی ارادہ کروں میں کہ نماز ادا کروں نماز کیواسطے اور یہ اشارہ ہے کہ وضو واجب ہو جاتا ہے اور تلاوت کے
واسطے مصحف چھونے کے اور حالت طواف کے اور گویا کہ سمجھے آنحضرت کے صحابہ نے اعتقاد کیا کہ وضو شرعی پہلے کھانے کے واجب ہو پس نفی کی آنحضرت نے وجوب
کی اسکی حضرت عمر اور مستحب ہونے کی نہیں کی پس وضو کرنا استحباب وضو کے بعد طعام سے وضو نماز ہو یہ وضو بعد طعام ہو بظاہر تو اور سیاق حدیث بھی
اسی پر دلالت کرتا ہو اور اگر مراد وضو سے یہی ہو کہ دونوں ہاتھ دھونا وضو طعام ہے تو ممکن ہے کہ اشارہ ہو اس طرف کہ وضو نماز کا یہ ہی کہ دونوں ہاتھ
ہاتھوں کا اول کھانے کے سنت ادا ہو جاتی ہے اور وجہ ترک کیا اسکو تعلیم جواز کے لیے اور یہ احتمال ہے کہ ہو کر وضو یعنی دھونا ہاتھوں کا اول کھانے کے
ترک کیا ہو وجہ سے بیان جواز کے یا وجہ ضرورت کے کہ وہاں پانی وغیرہ نہیں تھا اور یہاں وضو یا یہ کہ وضو نماز تو بعد کا وجہ ہو
وعن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ اتی بقصعۃ من ثرید فقال کلوا من جوانبہا ولا تاکلوا
من وسطہا فان البرکۃ تنزل فی وسطہا رواہ الترمذی وابن ماجۃ والدارمی وقال الترمذی ہذا حدیث
حسن صحیح وفی روایۃ ابی داود قال اذا اکل احدکم طعاما فلا یاکل من اعلی الصحفۃ ولکن لیاکل من اسفلہا فان البرکۃ

الْبَرَكَةَ تَنْزِلُ مِنْ أَعْلَاهُ اور ایک روایت میں ابن عباس سے نقل کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک پیالہ ثرید کا لایا گیا پس فرمایا کہ کھاؤ کناروں سے اسکے اور نہ کھاؤ بیچ میں سے اسکے اسلئے کہ برکت اترتی ہے اسکے درمیان میں نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ایک روایت ابو داؤد کی ہے کہ فرمایا حضرت نے جب کوئی کھاوے تو نہ کھاوے پیالہ کے اوپر سے بلکہ کھاوے اسکے نیچے سے اسلئے کہ برکت اترتی ہے اسکے اوپر سے ف ثرید کہتے ہیں روٹی کے ٹکڑوں کو جو شوربے میں بھگو کر کھاوے کناروں سے اسکے کھانا ادب ہے اور جب کوئی کئی آدمی ساتھ کھاویں تو ہر ایک اپنے سامنے سے کھاوے اور بیچ کھانے کا افضل جگہ ہے اور برکت اترتی ہے اسکے درمیان میں پس چاہئے کہ درمیان سے نہ کھاوے تاکہ برکت باقی رہے اور جب طعام درمیان کا کھایا گیا تو برکت جاتی رہی کیونکہ آخر کھانے تک برکت کا ہونا مناسب ہے اور یہی مطلب ہے اوپر سے کھانے کا اور ظاہر یہ ہے کہ اوپر سے مراد درمیان ہے اور نیچے سے مراد کنارہ ہو کہ وہ اپنے آگے سے کھاوے ۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ مَا رُئِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ مُتَّكِئًا قَطُّ وَلَا يَطَأُ عَقِبَهُ رَجُلَانِ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہا نہیں دیکھے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کھاتے ہوئے تکیہ لگا کر کبھی اور نہ چلتے تھے پیچھے حضرت کے دو آدمی روایت کی یہ ابو داؤد نے ف یعنی تکبر سے کہ وہ عادت ہے تکبر والوں کی اور یہ بھی ظاہر ہوا کہ آپ کے ساتھ زیادہ لوگ نہ چلتے تھے یعنی شان و شوکت کی وضع کے طور پر جیسے بادشاہوں اور امیروں کو عادت ہے کہ پیچھے رہتے ہیں اور حدیث میں دو آدمیوں کا ذکر ہے جو قید سے معلوم ہوا کہ ایک آدمی تنہا پیچھے حضرت کے ہوتا تھا جائز ضرورت کے لئے منافی تواضع کے نہیں ہے ۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ قَالَ أُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخُبْزٍ وَلَحْمٍ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَأَكَلَ وَأَكَلْنَا مَعَهُ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى وَصَلَّيْنَا مَعَهُ وَلَمْ نَزِدْ عَلٰى أَنْ مَسَحْنَا أَيْدِيَنَا بِالْحَصْبَاءِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے عبد اللہ بن حارث بن جزء سے کہا لائی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس روٹی اور گوشت اس حالت میں کہ حضرت تھے مسجد میں پس کھایا حضرت نے اور کھایا ہم نے ساتھ آپ کے پھر کھڑے ہوئے پس نماز پڑھی حضرت نے اور نماز پڑھی ہم نے ساتھ آپ کے اور نہ زیادہ کیا ہم نے اس پر کہ پونچھے ہم نے ہاتھ اپنے سنگریزوں سے نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف یعنی مسجد میں سنگریزے پڑے تھے ان سے ہاتھ پونچھ لئے اور ہاتھ نہ دھوئے اور کلی نہ کی یا تو اس سبب سے کہ اسمیں چکنائی نہ تھی یا بسبب جلدی نماز کے یا بسبب تنگی وقت کے اور مراد بیان جواز کا ہے کہ ایسی حالت میں بھی جائز ہے اور اسکی صورت یہ ہے کہ مسجد میں ابتدائے اسلام میں صحابہ کے مکان اور مطبخ نہ تھے مثل اہل صفہ کے یا مراد یہ ہے کہ ہاتھ پونچھ لئے اور دھوئے نہیں ہاتھ اور ظاہر یہ ہے کہ نہ تھا مکان اور وضو کی جگہ یا تھا اور یہ شان حضرت کی ہے اور صحابہ کو بھی سب معلوم تھا اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ طعام کھانا مسجد میں جائز ہے اور بعضوں نے کہا کہ جائز ہے کھانا مسجد میں لیکن چاہئے کہ دستر خوان بچھا کر کھاوے اور مسجد میں ہاتھ دھونا اور کلی کرنا مکروہ ہے اور علماء نے کہا کہ کھانا مسجد میں مکروہ ہے مگر معتکف کو اور مسافر کو اور سوائے اسکے نہیں اور بعض کہتے ہیں کہ آدمی کو چاہئے کہ وقت داخل ہونے مسجد کے نیت اعتکاف کی کر لیا کرے تاکہ مباح ہو دین لیں اور ثواب پاوے کذا قال الشیخ رحمۃ اللہ علیہ اور یہ حدیث منسوخ ہے یا یہ کہ حضرت معتکف ہوں گے یا مسافروں کے ساتھ کھایا ہو یا بیان جواز کے لئے کیا ہو ۔ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ أُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَرُفِعَ إِلَيْهِ الذِّرَاعُ وَكَانَتْ تُعْجِبُهُ فَنَهَسَ مِنْهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا لایا گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گوشت پس اٹھا کر دیا گیا حضرت کو دست اور تھا دست خوش آتا حضرت کو پس دانتوں سے نوچ کر کھایا اسمیں سے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف دست کا گوشت حضرت کو بہت پسند تھا بسبب جلد گلنے اور لذیذ ہونے کے اور جلدی ہضم ہونے کے اور بعضوں نے کہا کہ دست کا گوشت

اس سبب سے کہ یہ گوشت خوب پکا ہوا جلد ہضم ہوتا ہے اور زیادہ لذیذ ہوتا ہے واسطے کہ وہ دور ہوتا ہے نجاست کی جگہوں سے اور شمائل ترمذی میں حضرت
عائشہ سے نقل کیا ہے کہ کھانا دستی کا گوشت بہت محبوب نہ تھا حضرت کو ولیکن پیچھے نہ ملتا گوشت مگر بعد ایک مدت کے اور گوشت دست کا جلد گلتا ہے اسلئے
رغبت رکھتے تھے اسکی اور روایت ہے ابن ماجہ میں کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ بہتر پاکیزہ اور خوش تر گوشتوں میں گوشت پشت کا ہے ع ع **وعن عائشة**
قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقطعوا اللحم بالسكين فإنه من صنيع الأعاجم وانهسوه فإنه
أهنأ وأمرأ رواه أبو داود والبيهقي في شعب الإيمان وقالا ليس هو بالقوي اور روایت ہے عائشہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے نہ کاٹو گوشت کو ساتھ چھری کے یعنی چھری سے کاٹ کر نہ کھاؤ واسطے کہ یہ فعل عجمیوں کا ہے اور دانتوں سے نوچ کر کھاؤ اسکو کس واسطے کہ دانتوں سے کھانا
زیادہ خوشگوار اور خوب گوارا ہے نقل کیا اسکو ابوداؤد نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں اور کہا دونوں نے کہ یہ حدیث نہیں قوی یعنی باعتبار سند کے ضعیف ہے اور شیخ بھی
کہتے ہیں یہ واسطے ممانعت گوشت کو بیان جواز ہے اور علاوہ اسکے یہ بات کہ اگر کبھی چھری سے کاٹ کر کھاتے تھے اور کبھی حضرت سے بھی چھری سے کاٹ کر کھانا ثابت ہے
تنبیہ ہے کہ جب گوشت نرم پکا ہو تو دانتوں سے کھاوے چھری سے کاٹ کر نہ کھاوے اور اگر سخت ہو تو چھری سے کاٹنا کچھ منع نہیں ع ع **وعن أم المنذر**
قالت دخل علي رسول الله صلى الله عليه وسلم ومعه علي ولنا دوال معلقة فجعل رسول الله صلى الله عليه وسلم
يأكل وعلي معه يأكل فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لعلي مه يا علي فإنك ناقه قالت فجعلت لهم سلقا
وشعيرا فقال النبي صلى الله عليه وسلم يا علي من هذا فأصب فإنه أوفق لك رواه أحمد والترمذي وابن ماجه
اور روایت ہے ام المنذر انصاریہ سے کہ کہا آئے میرے پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ساتھ آنحضرت کے تھے حضرت علی اور ہمارے خوشے کھجور کے
لٹکے ہوئے تھے پس شروع کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانا ان میں سے اور حضرت علی بھی حضرت کے ساتھ کھانے لگے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
علی کو باز رہ اے علی کھانے سے اسواسطے کہ تو ناتواں ہے کہا ام منذر نے پس تیار کیے میں نے واسطے انکے چقندر اور جو پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
اے علی اس میں سے کھا واسطے کہ یہ بہت موافق ہے واسطے تیرے نقل کیا اسکو احمد نے
اور ترمذی نے اور ابن ماجہ نے اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ پرہیز کرنا بیمار کو اور ناقہ کو ضرور ہے اور پرہیز کرنا بہت نفع دیتا ہے اور تندرست کو
پرہیز کرنا مضر ہوتا ہے ع ع **وعن أنس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعجبه الثفل رواه الترمذي والبيهقي في**
شعب الإيمان اور روایت ہے انس سے کہا کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم خوش لگتا تھا آپ کو بچا کھانا یعنی تہ دیگ کا نقل کیا اسکو ترمذی نے
اور بیہقی نے شعب الایمان میں اور طریقہ آنحضرت کا یہ تھا کہ کوئی حاجت پر قدم رکھتے تھے پس پہلے اوپر کا کھانا اہل عیال کو اور مسافروں کو اور محتاجوں کو
بانٹ دیتے تھے اور جو نیچے کا کھانا رہ جاتا خود تناول فرماتے اور اسمیں ہوتی اکثر اشیاء سنگریزے کہ کھانا
نیچے کا کھانا نفس اور بہت نیچے ہوتی ہے ع ع **وعن نبيشة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من أكل في قصعة**
ثم لحسها استغفرت له القصعة رواه أحمد والترمذي وابن ماجه والدارمي وقال الترمذي هذا حديث غريب
اور روایت ہے نبیشہ سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کھاوے کسی پیالہ میں پھر چاٹے اسکو استغفار کرتا ہے واسطے اسکے پیالہ نقل کیا اسکو
احمد نے اور ترمذی نے اور ابن ماجہ نے اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے اور پیالہ بخشش مانگتا ہے یعنی استغفار کرتا ہے اور لکھا ہے علماء نے کہ
تواضع اور بری ہونا تکبر سے اس سبب مغفرت کا ہوتا ہے اور نسبت استغفار کی پیالہ کی طرف اسلیے ہے کہ وہ سبب ہوا استغفار کا ع ع
وعن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من بات وفي يده غمر لم يغسله

فاصابه شيء فلا يلومن الا نفسه. رواه الترمذي وابو داؤد وابن ماجة اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ رات گزارے اور حال یہ ہے کہ ہاتھ میں اسکے چکنائی ہو اور نہ دھویا اسکو پس پہنچی اسکو کوئی چیز یعنی ایذا دینے والا جانور مثل بچھو کہ طعام کی بو پر اور چکنائی پر آتے ہیں پس نہ ملامت کرے وہ کسی کو مگر اپنے نفس کو یعنی اپنے کو اسلئے کہ سبب اسکا یہی ہوا نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے **وعن ابن عباس قال كان احب الطعام الى رسول الله صلى الله عليه وسلم الثريد من الخبز والثريد من الحيس. رواه ابو داؤد** اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا تھا محبوب تر طعاموں سے نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ثرید روٹی سے اور ثرید حیس سے نقل کی یہ ابو داؤد نے ف ثرید روٹی سے یہی ہے کہ روٹی کو شوربے میں بھگو دیتے ہیں اور حیس اس طعام کو کہتے ہیں کہ خرما اور روغن اور اقط سے یا زردک سے بناتے ہیں واللہ اعلم **وعن ابي اسيد الانصاري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كلوا الزيت وادهنوا به فانه من شجرة مباركة. رواه الترمذي وابن ماجة والدارمي** اور روایت ہے ابی اسید انصاری سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کھاؤ زیت کو کہ نام روغن زیتون کا ہے اور بدن کو ملو اسکو اسلئے کہ یہ روغن نکلا ہے درخت بابرکت سے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف درخت بابرکت سے کہ نام اسکا زیتون ہے بسبب بہت خیر اور برکت اور منافع بہت ہونے کے ہے یاد شجرہ مبارکہ کی آیہ اللہ نور السموات والارض آخر آیہ تک میں مذکور ہے وہ درخت مبارک ہے کہ اسکا زمین شام میں بہت ہوتا ہے اور سورہ والتین والزیتون میں اسکی قسم کھائی ہے اللہ تعالیٰ نے اور عرب خصوصا اہل شام اسکو کھاتے ہیں اور تیل کو چراغ میں جلاتے ہیں اور بدن پر ملتے ہیں جس سے بدن کو بہت منفعت ہوتی ہے

وعن ام هانئ قالت دخل على النبي صلى الله عليه وسلم فقال اعندك شيء قلت لا الا خبز يابس وخل فقال هاتي ما اقفر بيت من ادم فيه خل. رواه الترمذي وقال هذا حديث حسن غريب اور روایت ہے ام ہانی سے کہ کہا آئے میرے پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس فرمایا کیا تیرے پاس کچھ چیز ہے کھانے کی میں نے کہا نہیں کچھ مگر روٹی خشک اور سرکہ پس فرمایا لا نہیں خالی اور محتاج وہ گھر سالن سے جس میں سرکہ ہو نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے ف حضرت نے طلب کیا طعام ام ہانی سے طعام مذکور تاکہ انکی خوشی خاطر کا سبب اور واسطے انکی دلجوئی کے اور بیان قناعت کے ... ہو **وعن يوسف بن عبد الله بن سلام قال رأيت النبي صلى الله عليه وسلم اخذ كسرة من خبز الشعير فوضع عليها تمرة فقال هذه ادام هذه واكل. رواه ابو داؤد** اور روایت ہے یوسف بن عبد اللہ بن سلام سے کہا دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ لیا ایک ٹکڑا جو کی روٹی کا پس رکھی اس پر ایک کھجور اور فرمایا یہ کھجور سالن ہے اس روٹی کا اور کھایا اسکو نقل کی یہ ابو داؤد نے **وعن سعد قال مرضت مرضا اتاني النبي صلى الله عليه وسلم يعودني فوضع يده بين ثديي حتى وجدت بردها على فؤادي وقال انك رجل مفؤود ائت الحارث بن كلدة اخا ثقيف فانه رجل يتطبب فليأخذ سبع تمرات من عجوة المدينة فليجأهن بنواهن ثم ليلدك بهن. رواه ابو داؤد** اور روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہ کہا کہ بیمار ہوا میں بیماری شدید پس آئے میرے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم عیادت کرنے میری پس رکھا ہاتھ اپنا درمیان دونوں چھاتیوں میری کے یعنی میرے سینہ پر یہاں تک کہ پائی میں نے سردی دست مبارک کی اپنے دل پر اور فرمایا کہ تحقیق تو ایک شخص ہے کہ درد دل رکھتا ہے جا حارث بن کلدہ کے پاس کہ قبیلہ ثقیف میں کا ہے اسلئے کہ وہ شخص طبیب جاننے والا ہے پس چاہئے کہ لے سات کھجوریں عجوہ مدینہ سے کہ افضل اقسام کھجور سے ہیں پس چاہئے کہ کوٹے انکو گٹھلیوں سمیت پھر چاہئے کہ رکھے انکو تیرے منہ میں نقل کی یہ ابو داؤد نے ف اگر کوئی کہے کہ کیا حکمت تھی کہ حکم فرمایا حضرت نے اسکو طبیب کے پاس جانے کا اور آپ نے بیان علاج کا کیا اور یہی بیان علاج ... کے کیا جواب اسکا

ہے یہ کہ اول آپ نے ضماد الطبیب کو کہا یا وہ کچھ علاج کرے اور پھر جبکہ علاج آسان پا دیا گیا اسمیں نفع جلد ہوا اور اس شفقت کے بیان کی طرف بلایا اور کچھ ڈرا کر طبیب کہ اسکو علاج دور رہا ہے میں ذات اور جو کہ بتایا اسکا اور کیفیت استعمال اسکی کی طبیب کو آسان ترکی اسکے حلال فرمایا اور لکھا ہے علماء نے کہ اس حدیث میں دلیل ہے اس پر کہ صحیح کرنا اور مشاورت کرنا طبیب کا درست ہے جائز ہے واسطے کہ حارث بن کلدہ ابتداء اسلام میں کافر ہوا اور اسلام اسکا ثابت نہیں ہوا ہے وعن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يأكل البطيخ بالرطب رواه الترمذي وزاد ابو داود ويقول يكسر حر هذا ببرد هذا وبرد هذا بحر هذا وقال الترمذي هذا حديث حسن غريب اور روایت ہے عائشہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے کھاتے خربوزہ ساتھ کھجور کے روایت نقل کی یہ ترمذی نے اور زیادہ کیا ابو داود نے یہ کہ فرماتے تھے توڑتے ہیں گرمی اسکی کو ٹھنڈک سے اور ٹھنڈک سرد اسکی کو گرمی سے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے ف کہا طیبی نے کہ شاید مراد خربوزہ سے خربوزہ کچا ہو کہ وہ ٹھنڈا ہوتا ہے کیونکہ پکا ہوا گرم ہے نہیں ہے ادبہ اسکے پس یہ بات ثابت ہوتی ہے اور کہا جمہور نے کہ مراد اس سے خربوزہ ہے کہ وہ سرد ہوتا ہے وعن انس قال اتي النبي صلى الله عليه وسلم بتمر عتيق فجعل يفتشه ويخرج السوس منه رواه ابو داود اور روایت ہے انس سے کہ کہا لائی گئی نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کھجور پرانی کہ اسمیں کیڑے پڑ گئے ہوئے تھے پس شروع کیا حضرت نے ڈھونڈتے تھے اسکو اور نکالتے تھے کیڑے اسمیں سے نقل کی یہ ابو داود نے ف اور روایت کی طبرانی نے ساتھ اسناد حسن کے ابن عمر سے بطریق مرفوع کے منع فرمایا حضرت نے کھجور کو چیرنے سے پس یہ محمول ہے کھجور تازی پر واسطے دفع وسوسہ کے یا کہ اسکا محمول ہے یہ حال یہ حدیث پرانی پر ہے اور کہا طیبی نے کہ اس حدیث میں دلیل ہے اس پر کہ طعام نجس نہیں ہوتا کیڑے کے پڑنے سے انتہی اور مطالب المؤمنین میں لکھا ہے کہ اگر کیڑے نہ پیدا ہوا سبب اسکا تو حلال ہے اور اگر اس سے ممکن نہیں جدا کیا گیا تو حکم اسکا یہ ہے کہ اگر پیدا ہوا وہ اس میں تو کھانا الخ اور مکروہ ہے اور اگر کوئی کیڑا باہر سے پیدا ہو اسکا نہیں ہے وعن ابن عمر قال اتي النبي صلى الله عليه وسلم بجبنة في تبوك فدعا بالسكين فسمى وقطع رواه ابو داود اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا لایا گیا نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ٹکڑا پنیر کا بیچ غزوہ تبوک کے پس منگوائی چھری اور بسم اللہ کی اور کاٹا اسکو نقل کی یہ ابو داود نے ف یہ شامل ہے بسم اللہ کہنے پر اول طعام میں اور حلال ہونے میں جس پنیر کو عوام الناس کہ وہ کافروں کے بنائے ہوئے ہیں اور کہا علماء نے کہ اسمیں دلیل ہے اور طہارت پنیر کے واسطے کہ اگر وہ نجس ہوتا تو نہیں کاٹتے اسکو کیونکہ پنیر بنانا ہی انہیں کا کام تھا وعن سلمان قال سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن السمن والجبن والفراء فقال الحلال ما احل الله في كتابه والحرام ما حرم الله في كتابه وما سكت عنه فهو مما عفا عنه رواه ابن ماجة والترمذي وقال هذا حديث غريب وموقوف على الاصح اور روایت ہے سلمان سے کہا پوچھے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گھی سے اور پنیر سے اور پوستین سے یا گورخر سے پس فرمایا حلال وہ چیز ہے کہ حلال کی اللہ نے اپنی کتاب میں یعنی بیان کیا حلال ہونا اسکا اپنی کتاب میں اور حرام وہ چیز ہے کہ حرام کی اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اور جس چیز سے کہ سکوت فرمایا یعنی حلال کیا نہ حرام وہ اس قسم سے ہے کہ معاف کیا اس سے یعنی استعمال کرنے اسکے سے درگذر کیا گناہ اسکا نقل کی یہ ابن ماجہ اور ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے اور صحیح تر یہ ہے کہ حدیث موقوف ہے ف یعنی ان تین چیزوں کا حکم پوچھا گیا حلال ہیں یا حرام ایک ترکیبی کو پوچھا شاید ابتداء اسلام میں شبہ پڑا ہوگا انکے حلال ہونے میں جیسے اور چیزوں کو اسلئے پوچھا ادو سرے پنیر کو پوچھا کہ وہ جگہ مشتبہ اور سوال کی ہے کہ پہلے سے بنتا ہے اور تیسرے پوچھا فرا کو کہ ساتھ زیر ف اور الف ممدود کے ہے اور اکثر شراح نے اس لفظ کو کہا ہے جمع فری کی کہ ساتھ زبر ف اور الف مقصورہ کے ہے یعنی گورخر کے اور بعضوں نے جمع فرو کی کہا یعنی پوستین کے چنانچہ اسیلئے ترمذی اس حدیث کو باب اللباس میں لایا ہے اور اس سے سوال کیا واسطے خدر

کرنے کے فعل اپنی کثرت سے کہ پوست یہ جلد مردار کا بناتے تھے بغیر دباغت کے اور اپنی کتاب میں یعنی ... میں بیان کیا بالکل ساتھ فرمایا ہے کہ
وما آتاکم الرسول فخذوه وما نهاکم عنه فانتهوا اگر نہ اشکال لازم آوے ساتھ ... اشیا کے کہ ثابت ہوا ہے ... ہونا اسکا ساتھ حدیث کے
اور نہیں ہے وہ منع ... میں ایسا فرمانا حدیث کا دلیل ہے ... اصل اشیا میں اباحت ہے ... تو قول حلال کا ہے حدیث آنحضرت کی
اور ثابت قول فعل سے ... کہتے ہیں جب وہ موضوع قول فعل پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہو وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم وددت ان عندی خبزة بيضاء من برة سمراء ملبقة بسمن ولبن فقام رجل من القوم فاتخذه
فجاء به فقال فی ای شیء کان هذا قال فی عکة ضب قال ارفعه رواه ابوداود وابن ماجة وقال ابوداود هذا حديث منكر
اور روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دوست رکھتا ہوں میں یہ کہ نزدیک میرے ہو روٹی سفید گیہوں کی رنگ گئی ہو
ساتھ گھی اور دودھ کے پس کھڑا ہوا ایک شخص قوم میں سے اور بنائی روٹی پس لایا اسکو پس فرمایا کس باسن میں تھا گھی اسکا کہا گوہ کے چمڑے کی کپی میں
تھا فرمایا اٹھالو اسکو یہ روایت نقل کی ابوداود اور ابن ماجہ نے اور کہا ابوداود نے کہ یہ حدیث منکر ہے حضرت نے اسکے اٹھانیکا حکم کیا
بسبب تنفر طبع کے گوہ سے واسطے کہ دیکھی وہ بیچ زمین قوم آنحضرت کی کے جیسے کہ دلالت کرتی ہے حدیث خالد کی نہ واسطے نجاست جلد اسکی کے واسطے حکم
کر دیتے اسکو پھینک دینے کا اور منع فرماتے اسکے کھانے سے کذا قال الطیبی اور طلب کرنا روٹی کا اور ... اس طرح کی ... بشریت ...
صورت شریفہ کے تھی ... ابوداود نے اسکو منکر کہا ہے کذا قال الطیبی اور صورت صحت اس حدیث کے توجیہ اسکی ممکن ہے کہ کیا یہ حضرت نے
واسطے بیان جواز کے وعن علی قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن اكل الثوم الا مطبوخا رواه الترمذی وابوداود
اور روایت ہے علی سے کہ کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانے لہسن کے سے مگر پکا ہوا نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود نے کیونکہ
بو جاتی رہتی ہے اور ... اور ... اسمیں ... وعن ابی زیاد قال سئلت عائشة عن البصل
فقالت ان آخر طعام اکله رسول الله صلى الله عليه وسلم طعام فيه بصل رواه ابوداود اور روایت ہے ابی زیاد سے کہ
کہا پوچھی گئیں حضرت عائشہ پیاز سے ... کہ آخر کھانا کہ کھایا اسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے وہ کھانا تھا کہ اسمیں پیاز تھی نقل کی یہ ابوداود نے ... پیاز تھی اور ... آنحضرت نے پیاز اسمیں
کھایا ... حدیث حضرت عائشہ ... اسکا ... کہ بیچ ... کھانے سے ... اور ...
یہ ... بھی ... اور ... آنحضرت پر ... شریف ... اور اباحت
کھانے پیاز اور لہسن اور ... کے ... اور ... کھاوے اور ... بیٹھے اور ... باقی ... ہو
کر ... اور ... ہے ... قول ابی حنیفہ اور ابی یوسف اور محمد کا بھی یہی ہے ... کہ کھانا آنحضرت کا آخر
اس طعام کو کہ اسمیں پیاز تھی واسطے تعلیم ... کے ... کراہت تنزیہی ... واللہ اعلم وعن ابنی بسر السلميين
قالا دخل علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقدمنا زبدا وتمرا وکان يحب الزبد والتمر رواه ابوداود
اور روایت ہے دو بیٹوں بسر کے سے کہ سلمی تھے کہا دونوں نے کہ تشریف لائے جاسے پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس آگے لائے ہم حضرت کے
مسکہ اور کھجور ... اور کہا ... آنحضرت ... دوست رکھتے مسکہ اور کھجور کو نقل کی یہ ابوداود نے وعن عكراش بن ذؤيب
قال اتينا بجفنة كثيرة الثريد والوذر فخبطت بيدی فی نواحيها واكل رسول الله صلى الله عليه وسلم من بين يديه

بِيَدِهِ فَقَبَضَ بِيَدِهِ الْيُسْرَى عَلَى يَدِي الْيُمْنَى ثُمَّ قَالَ يَا عِكْرَاشُ كُلْ مِنْ مَوْضِعٍ وَاحِدٍ فَإِنَّهُ طَعَامٌ وَاحِدٌ ثُمَّ أُتِينَا بِطَبَقٍ فِيهِ أَلْوَانُ الرُّطَبِ فَجَعَلْتُ آكُلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَجَالَتْ يَدُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الطَّبَقِ فَقَالَ يَا عِكْرَاشُ كُلْ مِنْ حَيْثُ شِئْتَ فَإِنَّهُ غَيْرُ لَوْنٍ وَاحِدٍ ثُمَّ أُتِينَا بِمَاءٍ فَغَسَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ وَمَسَحَ بِبَلَلِ كَفَّيْهِ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ وَرَأْسَهُ وَقَالَ يَا عِكْرَاشُ هَذَا الْوُضُوءُ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عکراش بن ذویب سے کہا لایا گیا ہمارے آگے ایک پیالہ کہ بہت تھا اسمیں ثرید اور بوٹیاں پس ڈالا میں نے ہاتھ اپنا اسکے ہر جانب میں اور کھایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آگے اپنے سے پس پکڑ لیا ساتھ بائیں ہاتھ اپنے کے داہنا ہاتھ میرا پھر فرمایا اے عکراش کھا ایک جگہ سے یعنی اپنے آگے سے اسلئے کہ تحقیق وہ ایک قسم کا کھانا ہے پھر لایا گیا ہمارے آگے ایک طباق کہ اسمیں کھجوریں تھیں رنگ برنگ کی پس شروع کیا میں نے کھانا اپنے آگے سے اور پھرا کی ہاتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نے طباق میں یعنی ہر جانب سے کھاتے تھے بسبب میل طبیعت کے اور واسطے دکھانے کے لوگوں کو کہ جائز ہیں کھجوریں ہر طرف سے کھانا اور جیسے کہ تعلیم ساتھ قول کے کی ساتھ فعل کے بھی کی پس کہا اے عکراش کھا جہاں سے چاہے تو اسلئے کہ یہ ایک رنگ نہیں پھر لایا گیا ہمارے پاس پانی پس دھوئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھ اپنے اور پونچھی تری اپنے ہاتھ کی اپنے منہ پر اور ہاتھوں پر کہنیوں تک اور اپنے سر پر اور فرمایا اے عکراش یہ وضو ہے اس کھانے سے کہ متغیر کیا اسکو آگ نے یعنی یہ وضو لغوی ہے بسبب اس طعام کے جو کہ پکایا گیا آگ سے نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنی ایک قسم کا کھانا ہو اور ہر جانب میں یکساں ہاتھ ہر طرف دوڑانا سوائے حرص و طمع کے نہیں ہے یعنی اگر طعام کئی طرح کا ہوتا یا ہوتا ایک ہی طعام لیکن ہر جانب میں علٰحدہ علٰحدہ رنگ کا بمقتضائے میل طبیعت کے ہر جانب سے کھاتے جبکہ کھانا ایک ہی ہو اور ایک ہی رنگ کا ہو ہر جانب میں ہاتھ دوڑانا معیوب و مکروہ ہے اور جہاں سے چاہے تو کھاوے ہے کہ بیچ کی جگہ مستثنٰی ہے واسطے کہ وہ جگہ اترنے برکت کی ہے اور احتمال ہے کہ دکھانا مخصوص ہو ساتھ کھانے ایک رنگ کے اور یہ ایک رنگ نہیں کہا ابن ملک نے کہ اس سے سمجھا گیا کہ اگر میوہ بھی ایک رنگ ہو تو ہاتھ ہر جانب میں نہ ڈالنا چاہیے انتہی ملخصًا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ طعام اگر کئی رنگ کا ہو تو جائز ہے کہ جدھر چاہے کھاوے وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذَ أَهْلَهُ الْوَعْكُ أَمَرَ بِالْحَسَاءِ فَصُنِعَ ثُمَّ أَمَرَهُمْ فَحَسَوْا مِنْهُ وَكَانَ يَقُولُ إِنَّهُ لَيَرْتُو فُؤَادَ الْحَزِينِ وَيَسْرُو عَنْ فُؤَادِ السَّقِيمِ كَمَا تَسْرُو إِحْدَاكُنَّ الْوَسَخَ بِالْمَاءِ عَنْ وَجْهِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ پہنچتی اہل بیت آپکے کو تپ امر کرتے ساتھ حسا کے پس تیار کیا جاتا پھر حکم کرتے انکو پس پیتے اسمیں سے اور تھے فرماتے تحقیق حسا البتہ قوت دیتا ہے دل غمگین کو اور دور کرتا ہے دل بیمار سے میل جیسا کہ دور کرتی ایک تمہاری یعنی جماعت عورتوں کی میل کو ساتھ پانی کے منہ اپنے سے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے ف حسا ایک طعام ہے کہ تیار کیا جاتا ہے آٹے اور پانی اور روغن سے اور کبھی شیرینی بھی اسمیں ڈال لیتے ہیں اور اہل مکہ اسے حریرہ بھی کہتے ہیں اور تلبینہ بھی کہ جو فصل اول میں ذکر کیا گیا اور حضرت نے خطاب کیا عورتوں کو اسلیے کہ مبالغہ کرتی ہیں وہ بیچ چمکانے منہ کے اور پاک کرنے منہ کے یا صرف کہ فرمایا عورتیں حاضر تھیں وہاں وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ وَفِيهَا شِفَاءٌ مِنَ السُّمِّ وَالْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عجوہ کہ افضل قسم ہے کھجور کی جنت سے ہے اور اسمیں شفا ہے زہر سے اور کھنبی من سے ہے اور پانی اسکا شفا ہے واسطے آنکھ کے نقل کی یہ ترمذی نے ف جنت سے ہے یعنی اصل اسکی جنت سے آئی ہے یا مراد یہ ہے کہ بہشت میں ہوگی یا یہ میوہ مشابہ ہے میوہ بہشت کے گویا بہشت سے ہے اور مراد …

حتی یا ولی میں اصحاب حدیث کا بیان فصل پہلی میں ہو چکا ہے

الفصل الثالث
فصل تیسری

عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ ضِفْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَأَمَرَ بِجَنْبٍ فَشُوِيَ ثُمَّ أَخَذَ الشَّفْرَةَ فَجَعَلَ يَحُزُّ لِي بِهَا مِنْهُ فَجَاءَ بِلَالٌ يُؤْذِنُهُ بِالصَّلَاةِ فَأَلْقَى الشَّفْرَةَ فَقَالَ مَا لَهُ تَرِبَتْ يَدَاهُ قَالَ وَكَانَ شَارِبُهُ وَفَاءً فَقَالَ لِي أَقُصُّهُ لَكَ عَلَى سِوَاكٍ أَوْ قُصَّهُ عَلَى سِوَاكٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

ترجمہ: روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے کہا مہمان ہوا میں ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک رات یعنی میں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مہمان ہوئے ایک شخص کے پس اس شخص نے ایک بکری ذبح کی اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ بھوننے ایک پہلو کے پس بھونا گیا پھر لی آنحضرت نے چھری اور کاٹنے لگے میرے لیے ساتھ چھری کے اس پہلو میں سے پس آئے بلال خبر دینے آنحضرت کو نماز کی پس ڈال دی چھری اور فرمایا کیا ہوا اس کو خاک آلودہ ہوں دونوں ہاتھ اسکے کہا مغیرہ نے اور تھیں لبیں اسکی بڑھی ہوئی پس فرمایا مجھکو کتر دوں میں لبیں تیری تیرے لیے مسواک پر یا فرمایا کتر لبیں مسواک پر نقل کیا یہ ترمذی نے۔ ف: خاک آلودہ ہوں دونوں ہاتھ یہ کنایہ ہے محتاجی اور فقر سے اور یہ بددعا ہے کہ قصد بددعا کا نہ ہو بلکہ بطور عادت ملامت کرنے کے کہتے ہیں اور مراد ساتھ اسکے حقیقت معنی نہیں ہوتی … بطریق عادت کے بولا کرتے ہیں اور مراد زجر ملامت اور سرزنش کی ہوتی ہیں اور گویا کہ آنحضرت کو ناگوار ہوا اس لیے کہ بلال ساتھ نماز کے اس وقت مشغول ہوئے طعام میں حالانکہ وقت وسیع تھا اور احتمال ہے یہ کہ فرمایا یہ آنحضرت نے برعایت حال ضیافت کرنے والے کے اور تھیں لبیں اسکی یعنی زیادہ اس عبارت کے کئی طرح بیان کیے گئے ایک تو یہ کہ ضمیر شاربہ کی پھرتی ہے طرف مغیرہ کے کہ راوی حدیث کا ہے اور ظاہر یہ تھا کہ کہتا وکان شاربی ساتھ ضمیر متکلم کے پر وکان شاربہ کہا ساتھ ضمیر غائب کے بطور التفات کلام میں ہو کہ اسکو بیچ اصطلاح اہل معانی کے تجرید و التفات کہتے ہیں پس مراد یہ ہو کہ تھیں لبیں میری زیادہ پس کہا مجھ سے … مگر لبوں کو چھری سے کاٹ ڈالوں اور یا فرمایا … پس لبیں اپنی مسواک پر رکھکر یعنی لبوں کو کتر کیا کاٹ ڈالیں لبیں … نہ فرمایا کہ میں کاٹوں اور دوسری توجیہ یہ ہو کہ ضمیر شاربہ کی حضرت بلال کی طرف پھرے یعنی مغیرہ کہتے ہیں کہ تھیں لبیں بلال کی … پس فرمایا مجھکو کہ کتروں میں انکو تیرے لیے یعنی تیرے تبرک کے لیے … پس بطریق تبرک رہیں یا انکو کاٹا …

وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كُنَّا إِذَا حَضَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا لَمْ نَضَعْ أَيْدِيَنَا حَتَّى يَبْدَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَضَعَ يَدَهُ وَإِنَّا حَضَرْنَا مَعَهُ مَرَّةً طَعَامًا فَجَاءَتْ جَارِيَةٌ كَأَنَّهَا تُدْفَعُ فَذَهَبَتْ لِتَضَعَ يَدَهَا فِي الطَّعَامِ فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهَا ثُمَّ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ كَأَنَّمَا يُدْفَعُ فَأَخَذَ بِيَدِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ أَنْ لَا يُذْكَرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ جَاءَ بِهَذِهِ الْجَارِيَةِ لِيَسْتَحِلَّ بِهَا فَأَخَذْتُ بِيَدِهَا فَجَاءَ بِهَذَا الْأَعْرَابِيِّ لِيَسْتَحِلَّ بِهِ فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ يَدَهُ فِي يَدِي مَعَ يَدِهَا ثُمَّ ذَكَرَ اسْمَ اللَّهِ وَأَكَلَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے حذیفہ سے کہا تھے ہم جس وقت کہ حاضر ہوتے ہم ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی کھانے پر نہ رکھتے ہم ہاتھ اپنے بیچ کھانے کے یہاں تک کہ شروع کرتے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس رکھتے ہاتھ اپنا یعنی پہلے آپ شروع کرتے اور تحقیق ہم حاضر ہوئے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک کھانے پر پس آئی ایک لڑکی گویا کہ وہ دھکیلی جاتی ہے یعنی گویا کوئی اسکو دھکیلتا ہے کھانے پر یعنی نہایت حرص سے بے اختیار کھانے پر گری پس چلی کہ رکھے ہاتھ اپنا کھانے میں یعنی بغیر نام خدا کے پس پکڑ لیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ اسکا پھر آیا ایک گنوار گویا کہ دھکیلا جاتا ہے یعنی آنے میں جلدی کی ہاتھ ڈالنے کو کھانے میں پس پکڑ لیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ اسکا بھی پھر فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق شیطان حلال کرتا ہے کھانا اپنے لیے اور قادر ہوتا ہے اسکے کھانے پر سبب نہ لینے نام خدا کے کھانے پر اور تحقیق شیطان لایا اس

دی گئی کو اور باعث ہلاکت کے آنحضرت [illegible] حلال کرتے [illegible] سبب کا [illegible] کے بسم اللہ کے [illegible] گویا میں نے ہاتھ [illegible] کا [illegible]
شیطان [illegible] کو حلال کرنے کے [illegible] اس کے پس [illegible] ہاتھ اس کا بھی قسم ہے [illegible] کے دست [illegible] میں [illegible] شیطان ہاتھ
شیطان کا ہے ساتھ میرے ہاتھ اس لڑکی کے زیادہ [illegible] ایک روایت میں [illegible] آنحضرت نے [illegible] اس کا [illegible] نقل کی ہے
[illegible] ایک روایت میں [illegible] ساتھ ہاتھ [illegible]
[illegible] کو اول آئی تھی اور [illegible] ہاتھ اس کا [illegible]

وعن عائشة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم [illegible] فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن كثرة الأكل شؤم وأمر بردّه رواه البيهقي في شعب الإيمان

اور روایت ہے عائشہ سے [illegible] پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] بہت کھانا [illegible]
پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک بہت کھانا سبب [illegible] ساتھ [illegible] نقل کیا [illegible] شعب الایمان میں

وعن أنس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم سيد إدامكم الملح رواه ابن ماجه

اور روایت ہے انس سے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر [illegible] تمہارے کا نمک ہے نقل کیا اس کو ابن ماجہ نے **ف:** اس واسطے کہ [illegible]
[illegible] کے سبب [illegible] آنحضرت کا [illegible] و

عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا وضع الطعام فاخلعوا نعالكم فإنه أروح لأقدامكم

روایت ہے انس سے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب وقت [illegible] کھانا [illegible] جوتیاں [illegible]
[illegible] راحت [illegible] واسطے قدموں تمہارے کے

وعن أسماء بنت أبي بكر أنها كانت إذا أتيت بثريد أمرت به فغطي حتى تذهب فورة دخانه وتقول إني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول هو أعظم للبركة رواهما الدارمي

اور روایت ہے اسماء بیٹی ابی بکر سے [illegible] لایا جاتا ثرید [illegible] حکم کرتیں [illegible] دھواں [illegible]
[illegible] پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے
[illegible] **ف:** [illegible]
[illegible] برکت کا [illegible] دونوں حدیثوں کو [illegible]
[illegible] روایت نقل کی [illegible] والطعام فان الحار لا بركة فيه [illegible] روایت کی [illegible]
من مطعم الاربعی [illegible]

وعن نبيشة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من أكل في قصعة ثم لحسها تقول له القصعة أعتقك الله من النار كما أعتقتني من الشيطان رواه رزين

اور روایت ہے نبیشہ سے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے جو شخص کہ کھاوے [illegible]
[illegible] اور ترمذی اور احمد اور ابن ماجہ
[illegible] الدنیا [illegible]

باب الضيافة

یہ باب ہے بیچ بیان فضیلت ضیافت اور آداب [illegible] اور آداب مہمان اور سوال کرنے والے کے **ف:** ضیافت مہمان
[illegible] ضیافت [illegible] مکارم اخلاق [illegible] سنت [illegible]

ضرور شیں دلالت کرتی ہیں اس پر اور بعضوں نے کہا شریک عمل کی طرح ہے اور بعضے کے سبب ضیافت اکثر قسموں پر چنانچہ بیان اسکا باب الاول کے

وضاحت پر ہو بع **الفصل الاول** فصل پہلی **عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهٗ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهٗ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْ لِيَصْمُتْ وَفِيْ رِوَايَةٍ بَدَلَ الْجَارِ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ایمان رکھتا ہو ساتھ اللہ کے اور دن قیامت کے پس چاہیے کہ اکرام کرے مہمان اپنے کا اور جو شخص کہ ایمان رکھتا ہو ساتھ اللہ کے اور روز آخرت کے پس نہ ایذا دے اپنے ہمسایہ کو اور جو شخص کہ ایمان رکھتا ہو ساتھ اللہ کے اور روز آخرت کے پس چاہیے کہ کہے بھلی بات یا چپ رہے اور ایک روایت میں یعنی بخاری کی بدلے ہمسایہ کے یعنی بدلے اس جملہ کے کہ اسمیں ذکر ہمسایہ کا ہے یہ آیا ہے جو شخص کہ ایمان رکھتا ہو ساتھ اللہ کے اور روز آخرت کے پس چاہیے کہ ملاوے ناتے اپنے کو یعنی احسان کرے ناتے والوں پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ایمان رکھتا ہوں الخ نہیں ہے مراد موقوف ہونا ایمان کا ان افعال پر بلکہ یہ مبالغہ ہے بجا لانے ان افعال کے جیسے کہ کہتے ہیں بیٹے کو رغبت دلانے کو اطاعت پر کہ اگر تو میرا بیٹا ہے تو اطاعت کر میری یا یہ مراد ہو کہ جو ہو کامل الایمان یہ افعال کرے اور اکرام مہمان کا یہ ہے کہ کشادہ پیشانی ہو اور کلام نرم کرے اس سے اور تین روز تک کھلاوے پہلے روز بقدر مقدور اپنے کے بے تکلف سے کھلاوے بقدر خرچ کے اور باقی میں جو حاضر ہو بلا تکلف اگر اس سے زیادہ رہے ہو ہو صدقہ ہے چاہے کھلاوے چاہے نہ کھلاوے اور نہ ایذا دے ہمسایہ کو یعنی ادنی درجہ اسکا یہ ہے کہ ایذا نہ پہونچاوے اسکو والا نفی ہے روایت میں آیا ہو نفیکہ ہو اور روایت شیخین کی میں آیا ہو

[illegible]

نفیس ہے شمار کہ یعنی اہانت کرے اسکی اس چیز میں کہ مستحق ہو وہ اسکا اور دفع کرے اس سے برائی کو اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا جانتے ہو تم کیا ہے حق ہمسایہ کا اگر مدد چاہے تجھسے مدد کر اسکی اور اگر قرض مانگے تجھسے قرض دے اسکو اور اگر محتاج ہو کچھ دے اسکو اور اگر بیمار ہو عیادت کر اسکی اور اگر مرے تو ساتھ جنازے کے جا اور اگر اسکو خوشی حاصل ہو مبارکباد دے اسکو اور اگر مصیبت پہونچے تعزیت کر اسکی اور نہ اونچا کر اپنا مکان اسکے مکان سے کہ بند ہو ہوا اسکی مگر باذن اسکے اور اگر میوہ خریدے تو بطریق تحفہ کچھ بھیج اسکے لیے اور اگر نہ کرے یہ تو لا اسکو گھر میں پوشیدہ اور نہ نکلے اسکو فرزند تیرا کہ رنجیدہ ہو بسبب اسکے فرزند اسکا اور نہ ایذا دے اسکو ساتھ دھوئیں ہانڈی اپنی کے مگر یہ کہ کچھ اس میں سے اسکو بھی دے کیا جانتے ہو تم کیا ہے حق ہمسایہ کا قسم ہے اس ذات کی کہ جان میری ہاتھ میں اسکے ہے نہیں پہونچتا حق ہمسایہ کا مگر وہ شخص کہ رحم کرے اوپر اللہ تعالیٰ اسپر روایت کی یہ خرائطی نے اربعین میں اور چاہیے کہ کہے بھلی بات یعنی جب ارادہ کرے کلام کرنے کا پس اگر ہو کلام خیر کہ ثواب دیا جاوے اسپر واجب یا مستحب پس چاہیے کہ کلام کرے ساتھ اسکے اور اگر نہ ظاہر ہو اسکو بھلائی اسکی برابر ہو کہ حرام یا مکروہ یا مباح پس اولیٰ ہے بچنا کلام مباح کا ترک کرے کہ خوف ہے کہ منجر ہو حرام یا مکروہ کی طرف اور اس میں اشارہ ہے طرف اسکے کہ بہت کلام کرنا کم کر دیتا ہے ایمان کو اور رسالہ میں ہے حضرت شیخ کی وجہ سے کہ سلامتی دنیا اور آخرت کی اس میں ہے کہ زبان اپنی کو بند رکھے **وَعَنْ اَبِیْ شُرَیْحٍ الْكَعْبِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهٗ جَائِزَتُهٗ يَوْمٌ وَّلَيْلَةٌ وَالضِّيَافَةُ ثَلٰثَةُ اَيَّامٍ فَمَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ وَّلَا يَحِلُّ لَهٗ اَنْ يَّثْوِيَ عِنْدَهٗ حَتّٰی يُحْرِجَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** روایت ہے ابو شریح کعبی سے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ ایمان رکھتا ہو ساتھ اللہ کے اور روز آخرت کے پس چاہیے کہ تعظیم کرے مہمان اپنے کی بے تکلف احسان کرنا ساتھ مہمان کے ایک دن اور ایک رات ہے اور ضیافت تین دن ہے پس جو کچھ کہ بعد اسکے ہے پس وہ صدقہ ہے اور نہیں درست ہے مہمان کو یہ کہ ٹھہرے نزدیک

سوال کرے اور اللہ کی بعض روایتوں میں یہ ہے کہ بغیر پوچھے ستاتا اس کی کے یہاں یہاں تک کہ تنگی میں ڈالے اس کو نقل کیا اس کو بخاری اور مسلم نے اور شافعی وغیرہ نے بھی یہ مضمون روایت کیا
کہ مہمان کو نہیں لازم ہے کہ سوال کرے اول روز میں تکلف کر کے جو ہو سکے اور دوسرے اور تیسرے میں جیسا کہ اور دنوں میں کھاتا ہو کر حاضر ہو بے تکلف اور بعد
مقدار دیوے کہ بسبب اس کے قطع مسافت ایک رات دن کی کر سکے اور یہ بھی مراد ہو سکتا ہے کہ جائز ہے کہ سوال کرے بخشش اور تحفہ اور صدقہ اور یہ بیان
جو ہو کہ قرات ایک حدیث کا ہو اور سبب اسکے حدیث کا یہ ہے کہ جائز ہے اور ایک جو بغیر حکم کے صدقہ اور جو اللہ احسان ہو پس یہ بیان خصوصیت کا ہے مستحق
ہو کہ ضیافت سے اور ناراض ہو کہ اس پر احسان ہو کہ یہ آخر بیان سے فارغ ہوا کہ ہو کر ادا اول میں کر لیتا ہے اللہ وہ اول ہو تین دن میں کہ قال الشیخ
کہ اول ہو اور دوسری روایت سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ کہا ہے اکرام مہمان کا پہلا اول روز فرمایا میرے استاد نے اتفاق ہوا علماء حق نے
کرم بھی جائز کے بعض اسی طرح جانتے ہیں اور شیخ درست ہے کہا ہو جاتا کہ اگر مسافر بسبب کسی عذر کے اور مرض کے زیادہ تین دن سے
ٹھہرے تو پہنچے پاس سے کھانا ہے صاحب خانہ کو تنگ نہ کرے۔ **وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكَ**
تَبْعَثُنَا فَنَنْزِلُ بِقَوْمٍ لَا يَقْرُوْنَنَا فَمَا تَرٰى فَقَالَ لَنَا اِنْ نَزَلْتُمْ بِقَوْمٍ فَاَمَرُوْا لَكُمْ بِمَا يَنْبَغِيْ لِلضَّيْفِ فَاقْبَلُوْا فَاِنْ لَمْ
يَفْعَلُوْا فَخُذُوْا مِنْهُمْ حَقَّ الضَّيْفِ الَّذِيْ يَنْبَغِيْ لَهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہا میں نے واسطے پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم کے تحقیق آپ بھیجتے ہیں ہم کو یعنی جہاد کے لیے یا اور کام کے لیے پس اترتے ہیں ہم ایک قوم پر کہ نہیں مہمانی کرتے وہ ہماری پس کیا حکم
فرماتے ہو یعنی ہم کیا کریں پس فرمایا واسطے ہمارے کہ اگر اترو تم کسی قوم پر پس حکم کریں وہ تمکو واسطے چیز کے کہ لائق ہو واسطے مہمان کے پس قبول
کرو پس اگر نہ کریں یہ یعنی مہمانی پس لو ان سے حق مہمانی کا کہ لائق ہے واسطے مہمانوں کے نقل کیا اسکو بخاری اور مسلم نے ظاہر اس حدیث کا دلالت
کرتا ہے وجوب ضیافت پر کہ اگر نہ دیں تو زبردستی لے لیوے اور بیان کیا شرح میں ایک جماعت نے علماء میں سے کہ ضیافت کو حق واجب جانتے ہیں اور جمہور علماء
اس حدیث کی تاویل کرتے ہیں کئی وجہ سے ایک تو یہ کہ محمول ہے اوپر صورت مخمصہ اور اضطرار کے اور جیسا کہ اس صورت میں ضیافت واجب ہو گی
اور اگر نہ کریں لینا اسکا بھی درست ہو گا دوسرے یہ کہ یہ حکم اول اسلام میں تھا جبکہ غنیمت نہ تھی اور مہاجرین کی حاجت بہت تھی اس وقت میں واجب تھی
مسلمانوں پر ضیافت پھر یہ حکم منسوخ ہوا تیسرے یہ کہ یہ صورت اہل ذمہ کے ساتھ مخصوص ہے کہ جب صلح کی تھی ان سے شرط کی گئی تھی کہ اگر مسلمان انکے پاس آ اتریں
ضیافت کریں ان کی واجب ہے ضیافت جب عقد صلح مقرر ہے کیونکہ محمول ہے اوپر اسکے کہ بطریق معاوضہ ہے نہ کہ بغیر اور مسافروں کو اسی حق پہنچتا
ہے اور مضطر ہو تو بقدر ضرورت لیں۔ **وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ اَوْ لَيْلَةٍ**
فَاِذَا هُوَ بِاَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ فَقَالَ مَا اَخْرَجَكُمَا مِنْ بُيُوْتِكُمَا هٰذِهِ السَّاعَةَ قَالَا الْجُوْعُ قَالَ وَاَنَا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ
لَاَخْرَجَنِي الَّذِيْ اَخْرَجَكُمَا قُوْمُوْا فَقَامُوْا مَعَهٗ فَاَتٰى رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ فَاِذَا هُوَ لَيْسَ فِيْ بَيْتِهٖ فَلَمَّا رَاَتْهُ
الْمَرْاَةُ قَالَتْ مَرْحَبًا وَّاَهْلًا فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْنَ فُلَانٌ قَالَتْ ذَهَبَ يَسْتَعْذِبُ لَنَا مِنَ
الْمَاءِ اِذْ جَاءَ الْاَنْصَارِيُّ فَنَظَرَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَاحِبَيْهِ ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ مَا اَحَدٌ الْيَوْمَ اَكْرَمَ
اَضْيَافًا مِّنِّيْ قَالَ فَانْطَلَقَ فَجَاءَهُمْ بِعِذْقٍ فِيْهِ بُسْرٌ وَّتَمْرٌ وَّرُطَبٌ فَقَالَ كُلُوْا مِنْ هٰذِهٖ وَاَخَذَ الْمُدْيَةَ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاكَ وَالْحَلُوْبَ فَذَبَحَ لَهُمْ فَاَكَلُوْا مِنَ الشَّاةِ وَمِنْ ذٰلِكَ الْعِذْقِ وَشَرِبُوْا فَلَمَّا اَنْ شَبِعُوْا
وَرَوُوْا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَتُسْئَلُنَّ عَنْ هٰذَا النَّعِيْمِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
اَخْرَجَكُمْ مِّنْ بُيُوْتِكُمُ الْجُوْعُ ثُمَّ لَمْ تَرْجِعُوْا حَتّٰى اَصَابَكُمْ هٰذَا النَّعِيْمُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابو ہریرہ سے

اور کہا نکلے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن یا ایک رات میں گھر سے پس ناگہان ملے ابوبکر اور عمر سے پس فرمایا کس چیز نے نکالا تمکو تمہارے گھروں سے
اس وقت انہوں نے کہا بھوک نے باعث ہوئی نکلنے کی اس وقت باوجودیکہ اس وقت میں عادت نہ تھی نکلنے کی بھوک نے نکالا ہمکو بیشتر بھوک کا کل آتے ہیں فرمایا
اور مجھکو بھی قسم ہے اس ذات کی کہ جان میری اسکے ہاتھ میں ہے البتہ نکالا اسی چیز نے کہ نکالا تمکو یعنی بھوک نے اٹھو پس اٹھے وہ ساتھ حضرت کے پس آئے حضرت ایک شخص کے
مکان انصار میں سے کہ نام اسکا ابوالہیثم تھا پس ناگہان وہ شخص نہ تھا اپنے گھر میں پس جب دیکھا حضرت کو اسکی عورت نے کہا مرحبا یعنی خوش آمدید آئے اہل میں
تم آئے بیچ اپنے لوگوں میں آئے پس فرمایا اسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہاں ہے فلانا یعنی خاوند تیرا کہا گیا ہے واسطے لانے میٹھے پانی کے واسطے ہمارے پس ناگہان آیا وہ
شخص پس دیکھا طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور دونوں یاروں کی آپکے یعنی حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کی پھر کہا سب تعریف واسطے اللہ کے ہے نہیں کوئی آج کے دن
بزرگتر باعتبار مہمانوں کے مجھ سے یعنی بہت سعادت ہے کہ ایسے مہمان میرے ہیں کہا راوی نے پس گیا وہ شخص پس لے آیا ایک خوشہ کہ […] اور پکا اور چھوہارا
[…] پس کہا کھاؤ اس میں سے اور لی اسنے چھری […] پس فرمایا اسکو […]
اور لی اسنے چھری یعنی بکری ذبح کرنیکے لیے پس فرمایا اسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بچ تو دودھ والی سے یعنی بکری دودھ والی ذبح نہ کرنا پس
ذبح کی اسنے واسطے آنحضرت کے اور یاروں کے آپکے بکری پس کھایا انہوں نے بکری میں سے اور اس خوشہ میں سے اور پیا پانی پس جب سیر ہوئے کھانے سے
اور پانی سے فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے ابوبکر اور عمر کے قسم ہے اس ذات کی کہ جان میری اسکے ہاتھ میں ہے البتہ پوچھے جاؤ گے تم اس نعمت سے
دن قیامت کے نکالا تمکو تمہارے گھروں سے بھوک نے پھر نہ پھرے تم یہانتک کہ پہنچی تمکو یہ نعمت نقل کی یہ مسلم نے ف بھوک نے نکالا اس سے معلوم ہوا کہ
جائز ہے اظہار الم و محنت کا […] بطریق شکوہ کے اور عدم رضا اور اظہار جزع کے نہو بلکہ […] اور مانع ہو […] عبادت اور کمال
[…] اور باعث ہو مشغولی خاطر کی […] اور علاج اسکے دفع کا کرنا ساتھ کسی سبب کے اسباب […] اسکے دفع میں جائز بلکہ
لازم ہوتی ہے اور جانا اپنے عزیزوں دوستوں کے اور طلب کرنا کھانا کا انسے وقت یقین کے ساتھ قبول کرنے اسکے کہ بے تکلف اس وقت میں مباح ہوتا ہے بلکہ
باعث زیادہ محبت کا ہو اور آیا ہے کہ جب […] بھوکے ہوتے تھے حضرت پاس حاضر ہوتے اور دیکھنے جمال باکمال کو بیچ بھوک کے بیقرار رہتا اور ساتھ
نورانیت شہود کے سیر ہوتے اور […] خطاب کیا ساتھ […] اور اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ
جائز ہے سننا کلام عورت اجنبیہ کا اور کلام کرنا اس سے واسطے ضرورت کے اور اذن دینا اسکا مہمان کو بیچ داخل ہونے گھر خاوند کے درصورتیکہ اس […]
اور یقین ہو اسکا کہ خاوند راضی ہوگا اسکے آنے سے اور کہنا الحمد للہ اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے شکر کرنا وقت ظہور نعمت کے اور مستحب ہے اظہار خوشی کا
ساتھ مہمان کے اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے […] سے پہلے […] مہمان کے اور جلدی سے […]
نووی نے کہ اس سے معلوم ہوا کہ پیٹ بھر کر کھانا حضرت کے زمانہ میں بھی تھا اور […] اسکی کراہت میں […]
اور مداومت کرے اسپر کہ موجب سنگدلی […] اور پوچھے جاؤ گے […] یہ سوال بعضوں کے حق میں […]
ہوگا اور بعضوں کے واسطے احسان […] اور اظہار نعمت و کرامت کے ہر نعمت پر سوال […] کہ ادا کیا حق شکر اسکا کیا یا نہیں
نسأل اللہ […] ۔ وَذُکِرَ حَدِیْثُ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ کَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فِیْ بَابِ الْوَلِیْمَۃِ اور ذکر کی گئی حدیث ابی مسعود
انصاری کی کہ اول میں اسکے یہ ہے کہ تھا ایک مرد انصار میں سے […] باب ولیمہ میں کہ کتاب النکاح میں گذرا

الفصل الثانی فصل دوسری

عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِیْ کَرِبَ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَیُّمَا مُسْلِمٍ ضَافَ قَوْمًا فَاَصْبَحَ الضَّیْفُ مَحْرُوْمًا کَانَ حَقًّا
عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ نَصْرُہٗ حَتّٰی یَاْخُذَ لَہٗ بِقِرَاہُ مِنْ مَالِہٖ وَزَرْعِہٖ رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَہٗ اَیُّمَا رَجُلٍ ضَافَ قَوْمًا فَلَمْ یَقْرُوْہُ کَانَ لَہٗ

اَنْ يُعْقِبَهُمْ بِمِثْلِ قِرٰهُ روایت ہے مقدام بن معدیکرب سے کہ سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو مسلمان مہمان ہوا کسی کے یہاں پس صبح کی
مہمان نے محروم یعنی رات کو مہمانی اسکی نہ کی ہو تو حق ہے اوپر ہر مسلمان کے مدد کرنی اسکی یہاں تک کہ لیوے واسطے اسکے شب مہمانی اسکی کی [illegible]
[illegible] مال اور زراعت اسکی سے [illegible] روایت کیا ابوداؤد اور دارمی نے اور ایک روایت ابوداؤد کی یوں ہے جو شخص کہ مہمان ہوا
ایک قوم کے یہاں اور نہ مہمانی کی انہوں نے اسکی پس پہنچتا ہے مسلمان کو یہ کہ پیچھا کرے اور لیوے ان سے بقدر مہمانی اپنی [illegible] ظاہر اس حدیث سے
بھی یہی [illegible] اور توجیہ اسکی [illegible] حدیث عقبہ بن عامر کے ۔ وَعَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ
الْجُشَمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ مَرَرْتُ بِرَجُلٍ فَلَمْ يَقْرِنِيْ وَلَمْ يُضَيِّفْنِيْ ثُمَّ مَرَّ بِيْ بَعْدَ ذٰلِكَ اَقْرِيْهِ اَمْ
اَجْزِيْهِ قَالَ بَلْ اَقْرِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابی الاحوص جشمی سے کہ نقل کی انہوں نے اپنے باپ سے یعنی مالک بن نضلہ سے کہا انہوں نے کہا میں نے
یا رسول اللہ خبر دیجئے تم کہ اگر گذروں میں کسی شخص پر پس نہ مہمانی کرے میری اور نہ ادا کرے حق ضیافت میری کا پھر گذرے وہ شخص مجھ پر بعد اسکے
کیا مہمانی کروں میں اسکی یا بدلہ دوں میں اسکو [illegible] فرمایا بلکہ مہمانی کر اسکی [illegible]
[illegible] وَعَنْ اَنَسٍ اَوْ غَيْرِهٖ اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَاْذَنَ عَلٰى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَقَالَ سَعْدٌ وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ
وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَلَمْ يُسْمِعِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى سَلَّمَ ثَلٰثًا وَرَدَّ عَلَيْهِ سَعْدٌ ثَلٰثًا وَلَمْ يُسْمِعْهُ فَرَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَاتَّبَعَهُ سَعْدٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ مَا سَلَّمْتَ تَسْلِيْمَةً اِلَّا هِيَ بِاُذُنِيْ وَلَقَدْ رَدَدْتُ عَلَيْكَ وَلَمْ اُسْمِعْكَ
اَحْبَبْتُ اَنْ اَسْتَكْثِرَ مِنْ سَلَامِكَ وَمِنَ الْبَرَكَةِ ثُمَّ دَخَلُوا الْبَيْتَ فَقَرَّبَ لَهُ زَبِيْبًا فَاَكَلَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا فَرَغَ
قَالَ اَكَلَ طَعَامَكُمُ الْاَبْرَارُ وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلٰئِكَةُ وَاَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّائِمُوْنَ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے انس سے
یا غیر انکے سے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت چاہی واسطے آنے کے اوپر سعد بن عبادہ کے پس کہا سلام ہو تم پر اور رحمت اللہ کی [illegible]
کہا سعد نے اور تم پر بھی سلام ہو اور رحمت خدا کی اور نہ سنایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہاں تک کہ سلام کیا حضرت نے تین بار اور جواب دیا سعد نے
انکو تین بار اور نہ سنایا انکو یعنی جواب سلام کا پکار کر نہ دیا [illegible] پس پھرے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] اور پیچھے گئے حضرت کے
سعد اور کہا یا رسول اللہ قربان ہوں باپ میرا اور ماں میری تم پر نہیں سلام کیا آپ نے کسی بار مگر وہ [illegible] دونوں کانوں میں میرے [illegible]
اور تحقیق جواب دیا میں نے تمکو ولیکن نہ سنایا میں نے تمکو دوست رکھا میں نے یہ کہ بہت حاصل کروں میں سلام تمہارے سے اور برکت یعنی بسبب سلام و کلام آپکے
پھر لائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور سعد اور جو کہ ساتھ حضرت کے تھے گھر میں پس حاضر کی سعد نے آگے حضرت کے انگور خشک پس کھائے پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے پس جب فارغ ہوئے کہا [illegible] روایت کیا
شرح السنہ میں [illegible] وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ وَمَثَلُ الْاِيْمَانِ
كَمَثَلِ الْفَرَسِ فِيْ اٰخِيَّتِهٖ يَجُوْلُ ثُمَّ يَرْجِعُ اِلٰى اٰخِيَّتِهٖ وَاِنَّ الْمُؤْمِنَ يَسْهُوْ ثُمَّ يَرْجِعُ اِلَى الْاِيْمَانِ فَاَطْعِمُوْا طَعَامَكُمُ
الْاَتْقِيَاءَ وَاَوْلُوْا مَعْرُوْفَكُمُ الْمُؤْمِنِيْنَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَاَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ اور روایت ہے ابی سعید سے
کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مثل مومن کی اور مثل ایمان کی مانند [illegible]
[illegible]

اور ابو لبید کی کتاب میں ہے طول لغت میں کہتے ہیں اس لکڑی کو کہ دونوں سرے اسکے زمین میں مضبوط گاڑ دیتے ہیں اور زمین رسی سے گھوڑے وغیرہ کو باندھ دیتے ہیں اور اسکے پاس گھانس وغیرہ ڈال دیتے ہیں پس فرمایا کہ حال مومن کا نسبت ارتباط ایمان کے مثل اس گھوڑے کے ہے کہ ایک طرف سے بندھا ہوا ہو اور ادھر ادھر جولانی کرتا ہو جدھر چاہے ایک طرف پس آخر لوٹتا ہو یعنی ایسے ہی مومن بھی جب بھولتا ہے کبھی گناہ کر ڈالتا ہے لیکن پھر لوٹتا ہے ادھر توبہ اور استغفار کرتا ہے [illegible] ایمان کا کامل کرتا ہے اور یہ جو ہے اس حدیث سے کہ مومن غفلت کرتا ہے [illegible] جو شخص مومن ہے کہ [illegible] ایمان کا حکم [illegible] درمیان تمہارے اور درمیان ایمان کے کہ [illegible] کھلانا اور تقسیم طعام کی ترغیب ہے [illegible] کہ اس کا ثواب بھی ہوگا اور ظاہر ہے کہ [illegible] جیسے کہ فرمایا رسول اللہ نے ❁ **وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَصْعَةٌ يَحْمِلُهَا أَرْبَعَةُ رِجَالٍ يُقَالُ لَهَا الْغَرَّاءُ فَلَمَّا أَضْحَوْا وَسَجَدُوا الضُّحٰى أُتِيَ بِتِلْكَ الْقَصْعَةِ وَقَدْ ثُرِدَ فِيهَا فَالْتَفُّوا عَلَيْهَا فَلَمَّا كَثُرُوا جَثَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ مَا هٰذِهِ الْجِلْسَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ جَعَلَنِي عَبْدًا كَرِيمًا وَلَمْ يَجْعَلْنِي جَبَّارًا عَنِيدًا ثُمَّ قَالَ كُلُوا مِنْ حَوَالَيْهَا وَدَعُوا ذِرْوَتَهَا يُبَارَكْ فِيهَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ** اور روایت ہے عبداللہ بن بسر سے کہ کہا تھا واسطے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک کٹھرہ تھا اٹھاتے تھے اسکو چار شخص یعنی جب کھانا اس میں ڈالا جاتا تو ایسا بھاری ہو جاتا کہ چار آدمی اٹھاتے اسلیے بڑا ہونے کے اور کہا جاتا تھا اسکو غرّا پس جب وقت چاشت کا ہوا اور پڑھتے نماز چاشت کی [illegible] پس جب بہت ہو گئے لوگ بیٹھنے پر بیٹھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] پس کہا ایک گنوار نے کیا ہے یہ بیٹھنا یعنی کیسا ہے بیٹھنا آپ کا پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالیٰ نے کیا مجھکو بندہ تواضع کرنے والا [illegible] اور نہیں کیا مجھکو سرکش [illegible] پھر فرمایا کھاؤ اسکے کناروں سے اور چھوڑ دو اسکی بلندی یعنی بیچ کا حصہ کہ برکت دیا جاوے گی [illegible] اسکا اسلیے کہ [illegible] برکت دیا جاوے گی اس طرح کھانا [illegible] برکت کا [illegible] درمیان میں سے تو برکت منقطع ہو جاتی ہے [illegible] ❁ **وَعَنْ وَحْشِيِّ بْنِ حَرْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ أَصْحَابَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا نَأْكُلُ وَلَا نَشْبَعُ قَالَ فَلَعَلَّكُمْ تَفْتَرِقُونَ قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَاجْتَمِعُوا عَلٰى طَعَامِكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ يُبَارَكْ لَكُمْ فِيهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ** اور روایت ہے وحشی بن حرب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے انہوں نے نقل کی وحشی کے دادا سے کہ اصحاب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا یا رسول اللہ ہم کھاتے ہیں [illegible] اور نہیں سیر ہوتے [illegible] اور قوت کا [illegible] کیا آنحضرت نے [illegible] پس جمع ہو کر تم کھانا کھایا کرو اور یاد کیا کرو نام اللہ کا برکت دیا جاوے گا تمہارے لیے [illegible] وحشی کے دادا کا نام بھی وحشی بن حرب تھا [illegible] سید الشہداء حمزہ بن عبدالمطلب [illegible] کو انہوں نے قتل کیا تھا [illegible] اسلام لائے [illegible]

[illegible] برکت زیادہ ہوگی [illegible]

الفصل الثالث

عَنْ أَبِي عَسِيبٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلًا فَمَرَّ بِي فَدَعَانِي إِلَيْهِ

ثم مر بابي بكر فدعاه فخرج اليه ثم مر بعمر فدعاه فخرج اليه فانطلق حتى دخل حائطا لبعض الانصار فقال لصاحب الحائط
اطعمنا بسرا فجاء بعذق فوضعه فاكل رسول الله صلى الله عليه وسلم واصحابه ثم دعا بماء بارد فشرب فقال
لتسئلن عن هذا النعيم يوم القيامة قال فاخذ عمر العذق فضرب به الارض حتى تناثر البسر قبل رسول الله صلى الله
عليه وسلم ثم قال يا رسول الله انا لمسئولون عن هذا يوم القيامة قال نعم الا من ثلث خرقة كف بها الرجل عورته او كسرة
سد بها جوعته او جحر يتدخل فيه من الحر والقر رواه احمد والبيهقي في شعب الايمان روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا نکلے پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات گھر سے پس گذرے ابوبکر پر پس بلایا انکو پس نکلے طرف آپ کے پھر گذرے عمر پر پس بلایا انکو پس نکلے وہ طرف حضرت کے
پھر چلے آنحضرت یہاں تک کہ آئے ایک باغ میں کہ تھا بعض انصار کا پس کہا باغ والے کو کھلا ہمکو کھجور پس لایا وہ
خوشہ کھجور کا اور رکھا اسکو پس کھایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور آپکے اصحاب نے پھر منگوایا پانی ٹھنڈا پس پیا پھر فرمایا البتہ
سوال کیے جاؤ گے تم اس نعمت سے دن قیامت کے کہا راوی نے پس لیا حضرت عمر نے خوشہ کو اور مارا اسکو زمین پر یہاں تک کہ بکھر گئیں کھجوریں آگے پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے پھر کہا یا رسول اللہ تحقیق ہم البتہ سوال کیے جاویں گے اس سے دن قیامت کے فرمایا ہاں یعنی پوچھا جاویگا ہر نعمت قلیل و کثیر سے مگر تین چیزوں سے
سوال نہ ہوگا ایک کپڑا کہ ڈھانکے ساتھ اسکے آدمی ستر اپنا یا ٹکڑا روٹی کا کہ بند کرے ساتھ اسکے بھوک اپنی کو یا سوراخ کہ داخل ہو اسمیں واسطے گرمی اور سردی کے
نقل کیا یہ احمد اور بیہقی نے شعب الایمان میں ف بعض انصار کا احتمال ہے کہ وہ ابو الہیثم ابن تیہان ہوں مشہور اور یہ بھی احتمال ہے کہ کوئی اور ہو انصار میں سے
اور مارنا اسکو زمین پر واقع ہوا حضرت عمر سے بسبب کمال خوف اور ہیبت کی کیونکہ سوال ہونے کے امر جزئیہ اور کلیہ سے اور مقصد جو ساتھ تین چیزوں کے
بعض جگہ کے اور ایک نسخہ میں ساتھ جیم کے ہے یعنی جحر بمعنی سوراخ کے یعنی چھوٹا سا مکان ہو مانند سوراخ جو ہے کہ بتکلف داخل ہوا اسمیں بسبب گرمی
اور سردی کے ۹ ر وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا وضعت المائدة فلا يقوم رجل حتى ترفع المائدة
ولا يرفع يده وان شبع حتى يفرغ القوم وليعذر فان ذلك يخجل جليسه فيقبض يده وعسى ان يكون له في الطعام حاجة
رواه ابن ماجه والبيهقي في شعب الايمان اور روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت بچھایا جاوے
دسترخوان پس نہ اٹھے کوئی شخص یہاں تک کہ اٹھایا جاوے دسترخوان اور نہ اٹھاوے ہاتھ اپنا اگرچہ پیٹ بھر گیا ہو یہاں تک کہ فارغ ہو قوم اور چاہیے
کہ عذر کرے یعنی اگر اٹھ کھڑا ہو یا اسکا ہاتھ کھینچے تو چاہیے کہ عذر اپنا ظاہر کرے پس تحقیق یہ شرمندہ کرتا ہے ہمنشین اسکے کو پس ہٹا لیگا
وہ ہاتھ اپنا اور شاید کہ ہو واسطے اسکے کھانے کی خواہش نقل کیا یہ ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں ف اس حدیث کا یہ مطلب ہے کہ ہاتھ کھانے سے
نہ کھینچے پہلے ہمراہیوں سے کہ اگر وہ بعد ہاتھ کھینچنے اسکے کے عذر اور شرم کریں کھانے میں اور اگر کم خور ہو تو تھوڑا تھوڑا کھاتا رہے تا آخر کہ موافقت
ساتھیوں کی کرسکے ۱۰ ر وعن جعفر بن محمد عن ابيه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اكل مع قوم كان آخرهم اكلا
رواه البيهقي في شعب الايمان مرسلا اور روایت ہے امام جعفر صادق بن محمد سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی امام محمد باقر سے
کہ کہا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب کھاتے ساتھ لوگوں کے ہوتے آخر سب کے از روئے کھانے کے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں یعنی مرسل ف
لفظ مرسل کا اصول سے ہے اور نسخہ صحیح میں ہے ف امام محمد باقر تابعی ہیں مرسل ہوا اسلئے کہ ان کے والد بزرگوار امام زین العابدین اور جابر بن عبداللہ
پس یہ حدیث مرسل ہوا اور آخر سب کے یعنی آخر کھانے تھے حضرت اور ہاتھ پہلے نہ کھینچتے تھے قوم سے کھانے میں تا کہ کھاتے رہیں اور ہاتھ
میں کمی نہ کریں شرمندہ ہوکر ہاتھ کھانے سے نہ کھینچیں ۱۱ ر وعن اسماء بنت يزيد قالت اتي النبي صلى الله عليه وسلم

بِطَعَامٍ فَعُرِضَ عَلَيْنَا فَقُلْنَا لَا نَشْتَهِيهِ فَقَالَ لَا تَجْمَعْنَ جُوعًا وَكَذِبًا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ۔ روایت ہے اسماء بیٹی یزید کی سے کہ کہا اس نے کہ لایا گیا
نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے طعام پس وہ ہمارے روبرو لایا گیا ہمارے طعام پس کہا ہم نے نہیں رغبت رکھتے ہم اسکی یعنی واقع میں بھوکے تھے
لیکن بسبب عادت کے اس طرح کہہ دیا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ جمع کرو بھوک اور جھوٹ کو نقل کی یہ ابن ماجہ نے یعنی بھوکی رہو اور تکلف
جھوٹ کس لئے کرو کہ ہم بھوکے نہیں ہیں پس مضرت حاصل کرلیتے ہو ایک دنیا کا کہ رنج بھوک کا ہے اور دوسرا دین کا کہ گناہ جھوٹ کا ہے وَعَنْ
عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوا جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا فَإِنَّ الْبَرَكَةَ مَعَ الْجَمَاعَةِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ
اور روایت ہے عمر بن الخطاب سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کھاؤ مل کر اور مت کھاؤ جدا جدا اسلئے کہ برکت ہوتی ہے ساتھ جماعت کے
نقل کی یہ ابن ماجہ نے وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ السُّنَّةِ أَنْ يَخْرُجَ الرَّجُلُ مَعَ ضَيْفِهِ إِلَى بَابِ
الدَّارِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ عَنْهُ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَقَالَ فِي إِسْنَادِهِ ضَعِيفٌ اور روایت ہے
ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سنت سے ہے یہ کہ نکلے آدمی ساتھ مہمان اپنے کے دروازہ گھر تک یعنی واسطے اکرام مہمان کے
نقل کی یہ ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں ابو ہریرہ سے اور ابن عباس سے اور کہا بیہقی نے کہ اسکی سند میں ضعف ہے سنت سے مراد یہاں عادت قدیم
اور فطرت سلیمہ ہے یعنی یہ بات یا میری سنت اور طریقہ ہے یا اور حسن ہے لیکن بعض حدیث کا حال یہ ہے کہ ضعیف اسناد کے ساتھ فضائل اعمال میں حدیث ضعیف بھی
مقبول ہوتی ہے وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَيْرُ أَسْرَعُ إِلَى الْبَيْتِ الَّذِي يُؤْكَلُ فِيهِ مِنَ
الشَّفْرَةِ إِلَى سَنَامِ الْبَعِيرِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خیر یعنی روزی اور برکت اور
بھلائی زیادہ سرایت کرتی ہے طرف اس گھر کے کہ کھایا جاوے اسمیں طعام چھری سے طرف کوہان اونٹ کے نقل کی یہ ابن ماجہ نے کوہان اونٹ کا
چکنا سب اعضا سے کاٹتے ہیں اور رکھتے ہیں بسبب زیادہ لذیذ ہونے کے پس فرمایا کہ جیسے کوہان پر چھری جلد پہنچتی ہے اس سے زیادہ جلد خیر
پہنچتی ہے اس گھر میں کہ جسمیں کھانا کھلایا جاتا ہو مہمانوں کو بَابٌ یہ باب ہے متعلق پہلے باب کے اور بعضے نسخے میں ہے بابٌ بِلَا عَنْوَان
یعنی وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الْأَوَّلِ سو یہ باب خالی ہے فصل اول سے اور بعضے نسخے میں لفظ والثالث کا بھی واقع
ہوا ہے بعد لفظ الاول کے اسلئے کہ اس باب میں فصل ثالث بھی نہیں لیکن لفظ اول کا شہرت ہے اسکی یہ ہے کہ مصنف نے پہلے اصل مصابیح کی پیروی کی فصل
اول اس باب میں نہیں لکھے اور لفظ تیسری فصل کا مصنف کے اختیار میں ہے اور نقل اسکا ہے احتیاج اسکے بیان کی نہیں رکھتا اور یہ بھی
کہ مصنف عادت اسکے بیان کی نہیں رکھتا جیسے کہ باب خطبۃ الاول کہ آگے آویگا فصل تیسری نہیں رکھتا اور نہ کہا کہ یہ باب خالی ہے فصل تیسری سے
الْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری عَنِ الْفُجَيْعِ الْعَامِرِيِّ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا يَحِلُّ لَنَا
مِنَ الْمَيْتَةِ قَالَ مَا طَعَامُكُمْ قُلْنَا نَغْتَبِقُ وَنَصْطَبِحُ قَالَ أَبُو نُعَيْمٍ فَسَّرَهُ لِي عُقْبَةُ قَدَحٌ غُدْوَةً وَقَدَحٌ عَشِيَّةً قَالَ
ذَاكَ وَأَبِي الْجُوعُ فَأَحَلَّ لَهُمُ الْمَيْتَةَ عَلَى هٰذِهِ الْحَالِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ روایت ہے فجیع عامری سے یہ کہ وہ آیا پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس اور کہا کیا حلال ہے واسطے ہمارے مردار سے فرمایا کیا ہے مقدار طعام تمہارے کی کہا ہم نے شام کو ایک پیالہ پیتے ہیں دودھ کا
اور صبح کو پیتے ہیں ایک پیالہ کہا ابو نعیم نے کہ راوی اس حدیث کا ہے بیان کیا واسطے میرے عقبہ نے کہ شیخ ہے ابو نعیم کا ایک پیالہ دودھ کا صبح کو
اور ایک پیالہ دودھ کا شام کو فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قدر طعام کہ مذکور ہوا قسم ہے باپ میرے کی موجب بھوک کا ہے پس
حلال کیا واسطے انکے مردار اس حالت میں نقل کی یہ ابو داؤد نے ف کیا حلال ہے لفظ مقصود اسکا سوال کرنا ہے حالت اضطرار سے ہے کہ

نہیں ہو جاتا اور جو کچھ کہ حرام ہو کھانا اسکا حلال ہو جاتا ہو یعنی حد اضطرار کی کیا ہو اور بھوک کس قدر ہو کہ نہیں حرام مباح ہو اگرچہ ظاہر عبارت
یہ ہو کہ کیا چیز اور کس قدر حلال ہو ہمارے لیے مردار سے اور مقصود یہ نہیں ہو اور یہ جواب اسکا ہو بلکہ مقصود وہ ہو کہ ہم اوپر ذکر ہوا اور یہ لفظ
ابو داود کے ہیں اور کتاب طبرانی وغیرہ میں یوں آیا ہو ما یحل لنا المیتۃ ساتھ پیش ی کے یعنی کونسی حالت ہو کہ حلال کرتی ہو ہمارے لیے مردار کے کھانے کو
اور یہ عبارت ظاہر تر ہو بیچ دلالت مقصود کے کذا قال التورپشتی اور کہا ہو مظہر علماء شافعیہ نے کہ یعنی کس قدر طعام پانے ہو بیان کر تاکہ حلال ہمارا ہی
بھوک کا معلوم ہو کہ حد اضطرار کو پہونچی ہو یا نہیں گویا کہ مخاطب جماعت کو کیا اگرچہ سائل ایک ہی تھا تا کہ حکم عام ہو اور جمیع ہو اب میں بھی
صیغہ جمع کا لایا کہا آنحضرت نے بیچ جواب اس سوال کے اور صبوح ساتھ زبر کے کہتے ہیں صبح کے کھانے پینے کو اور غبوق ساتھ زبر کے کہتے ہیں شام کے کھانے
پینے کو اور بیان تفسیر کی ساتھ پینے پیالہ دودھ کے ہے کہا ابو نعیم نے پس یہ تفسیر راوی کی ساتھ سوال کے ہوا واقع ہوئی ہو اور روایتوں میں
حاصل کہ یہ تفسیر راوی کی معتبر ہو اور قسم یا پانچ کی ... حضرت نے جب منع ہوئے سے یعنی حکم خیر اللہ کے قسم کھانے کا بیچ مانا ...
پایئے قسم مصرع کی زبان سے بحسب عادت کے نکالی گئی ہو اور اس حالت میں یعنی مردار کو کیا حلال اس حالت میں کہ ایک پیالہ دودھ کا صبح کو اور ایک
پیالہ دودھ کا شام کو پاوے تم اور اگر کیا ضرورت کی جو جماعت ہو سب بھوکے جیسے ہوں گے یہ حالت اضطرار کی ہو گرد ... میں حلال ...
وعن ابی واقد اللیثی ان رجلا قال یا رسول اللہ انا نکون بارض فتصیبنا بہا المخمصۃ فمتی یحل لنا المیتۃ قال ما لم
تصطبحوا او تغتبقوا او تحتفئوا بہا بقلا فشانکم بہا معناہ اذا لم تجدوا صبوحا او غبوقا ولم تجدوا بقلۃ تاکلونہا حلت لکم
المیتۃ رواہ الدارمی اور روایت ہو ابی واقد لیثی سے یہ کہ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوتے ہیں ہم ایسی زمین میں یعنی کسی ایسی جگہ میں
سو پہنچتے ہیں کہ کچھ کھانے کی قسم سے نہیں پاتے ہیں پس پہونچتی ہو ہم کو اس زمین میں حالت مخمصہ کی یعنی بھوک کی پس کب حلال ہوتا ہو ہمارے لیے مردار فرمایا
جس وقت کہ تم صبح کو نہ پاؤ یا شام کو نہ پاؤ یعنی قسم کھانے پینے کی چیز سے نہ پاؤ اس زمین میں کوئی قسم ترکاری سے یعنی کچھ تمکو میسر نہ ہو پس حلال ہو تمہارا ساتھ
مردار کے ہو یعنی کھاؤ مردار اب راوی حاصل معنے حدیث کے بیان کرتا ہو کہ معنی حدیث کے یہ ہیں جس وقت کہ نہ پاؤ تم کھانے پینے کی چیز نہ روزانہ شب
اور اسی طرح نہ پاؤ ترکاری اور مانند اسکے قسم گھانس اور پتوں درخت کے تاکہ کھاؤ اور ساتھ اسکے سد رمق کرو حلال ہو واسطے تمہارے مردار کی
یہ وارد ہے مخالفت جاننا چاہیے کہ ان دونوں حدیثوں میں بظاہر منافات ہو اسلیے کہ پہلی حدیث میں باوجود قدر ... دودھ پینے کے صبح کو اور شام کو اثبات
بھوک اور مخمصہ کا کیا اور کھانا مردار کا مباح کیا اور دوسری حدیث میں شرط کیا نہ پانا کھانے پینے کا صبح شام کو بلکہ اس سے بھی زیادہ تنگی کہ کہ وقت پینے
کے نہ پاتے ہوں کچھ بھی بھوک مستحق نہیں ہوئی اور مردار مباح نہیں ہوتا اور بسبب خلاف ان دونوں حدیثوں کے اختلاف ہو اور میان علماء مذہب کے
مذہب امام ابو حنیفہ رح کا یہ ہو کہ حلال نہیں کھانا مردار کا مگر بیچ حالت خوف ہلاکت کے واسطے سد رمق کے اور اسی قدر کہ سد رمق کرے یعنی جان بچ
رہے اور ایک قول امام شافعی کا بھی ایسا ہی ہو اور یہ تنگی ہو اور ساتھ احتیاط و تقوی کے نزدیک تر اور مذہب امام مالک اور احمد کا اور ایک قول امام
شافعی رح کا یہ ہو کہ جب اس مقدار نہ پاوے کہ جس سے سیر ہو جاوے اور حاجت نفس کی منقضی ہو حلال ہو کھانا مردار کا بیان کیا کہ یہ روکو
حاجت اپنے نفس کی یعنی قوت ہو اور سیری حاصل ہو جاوے اور اس قول میں ... وسعت کا اور رخصت کا ... حاصل یہ کہ معتبر نزدیک
امام ابو حنیفہ رح کے سد رمق ہو اور نزدیک اور اماموں کے حاصل کرنا قوت کا اور دلیل انکی حدیث اول ہو اور باوجود ایک پیالہ دودھ کے ...
اور ایک پیالہ کے رات میں کہ ... سد رمق اور اقامت نفس اس سے حاصل ہو جاتی ہو اگرچہ سیری حاصل نہیں کھانا مردار کا حلال کیا پس
معلوم ہوا کہ حد اضطرار کی کہ بسبب اسکے مردار مباح ہو حاصل ہونا سیری کا نہیں ہو کھانا مردار کا بقدر قوت کے درست ہو اور دلیل امام ابو حنیفہ رح کی

اور دوسری حدیث یہ ہے کہ تو تعزیہ کی ہیں نے اور یہ جواب دیتے ہیں حدیث اول کا اور تطبیق دیتے ہیں دونوں حدیثوں میں اس طرح کہ ایک پیالہ
دودھ کا صبح کو پیا اور ایک شام کو کہ حدیث اول میں آیا ہے [illegible] واسطے ہر ایک کے جدا جدا [illegible] صبح کا اور شام میں حالت
کرتا ہے اور سوال [illegible] نفس کے ہے [illegible] جانب قوم سے [illegible] آپ نے سوال کیا اور اسی لیے کہا [illegible]
[illegible] کا جواب [illegible] ہرگز [illegible] ایک پیالہ [illegible]

لاتروا [illegible] **باب الاشربة** [illegible] **الفصل الاول** [illegible] **عن انس قال**
كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يتنفس في الشراب ثلاثا متفق عليه وزاد مسلم في رواية ويقول انه اروى وابرأ وامرأ
روایت ہے انس سے کہا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تین بار سانس لیتے درمیان پانی پینے کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور زیادہ کیا مسلم نے
ایک روایت میں اور فرماتے تھے [illegible] اور بہت ہضم [illegible]
بہت [illegible] حضرت [illegible]
جو پینے [illegible] **وعن ابن عباس قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الشرب من في السقاء**
متفق عليه اور روایت ہے ابن عباس سے کہا منع کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پینے سے مشک کے منہ سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
ف [illegible] **وعن ابي سعيد**
الخدري قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن اختناث الاسقية زاد في رواية واختناثها ان يقلب رأسها
ثم يشرب منه متفق عليه اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا منع کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکوں کے منہ موڑ کر پینے سے
اور روایت کیا [illegible] نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
ف [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] **وعن انس عن النبي صلى الله عليه وسلم انه نهى ان يشرب الرجل قائما رواه مسلم** اور روایت ہے
انس سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے منع فرمایا اس سے کہ پیوے آدمی کھڑے ہو کر نقل کی یہ مسلم نے **وعن ابي هريرة قال قال**
رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يشربن احد منكم قائما فمن نسي فليستقئ رواه مسلم روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے نہ پیوے کوئی تم میں سے کھڑا ہو کر پس جو کوئی بھول سے کھڑا ہو کر پیوے پس چاہیے کہ قے کر ڈالے نقل کی یہ مسلم نے ف [illegible]
[illegible]
[illegible] **وعن ابن عباس قال اتيت النبي صلى الله**
عليه وسلم بدلو من ماء زمزم فشرب وهو قائم متفق عليه اور روایت ہے ابن عباس سے کہا لایا میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس ایک ڈول زمزم کے پانی کا پس پیا آپ نے اور حال یہ کہ کھڑے تھے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن علي رضي الله عنه انه صلى الظهر ثم قعد**

حَوَائِجِ النَّاسِ فِي رَحَبَةِ الْكُوفَةِ حَتّٰى حَضَرَتْ صَلٰوةُ الْعَصْرِ ثُمَّ اُتِيَ بِمَاءٍ فَشَرِبَ وَغَسَلَ وَجْهَهٗ وَيَدَيْهِ وَذَكَرَ رَأْسَهٗ وَرِجْلَيْهِ ثُمَّ قَامَ فَشَرِبَ فَضْلَهٗ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ اِنَّ نَاسًا يَكْرَهُوْنَ الشُّرْبَ قِيَامًا وَاِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے حضرت علی سے کہ آنحضرت نے نماز پڑھی ظہر کی پھر بیٹھے واسطے فیصلہ کرنے جھگڑے لوگوں کے بیچ میدان کوفہ کے یہاں تک کہ آیا وقت نماز عصر کا پھر لایا گیا پانی پس پیا انہوں نے اور وضو سے دھویا منہ اپنا اور دونوں ہاتھ اپنے اور ذکر کیا راوی نے سر اپنا اور پاؤں اپنے پھر کھڑے ہوئے حضرت علی اور پیا پانی بچا ہوا اپنے وضو کا اس حالت میں کہ وہ کھڑے تھے پھر کہا کہ تحقیق بعضے لوگ مکروہ رکھتے ہیں پینا کھڑے ہو کر یعنی جانتے ہیں کہ پینا کھڑے ہو کر مکروہ ہے اور تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا مانند اس چیز کے کہ کیا میں نے نقل کیا بخاری نے ف ذکر کیا راوی نے یعنی نیچے کا راوی بھول گیا اس چیز کو کہ ذکر کیا پہلے راوی نے بیچ مسح سر اور پاؤں کے ذکر یعنی اصل یہ کہ نیچے کا راوی بھول گیا تفصیل کو اس لئے کہ اوپر کے راوی نے کہ آیا مسح کیا حضرت علی نے سر کا اور دونوں پاؤں اپنے کا یا دھویا ظاہر یہی ہے کہ مسح کیا سر اور پاؤں اپنے کو جیسا کہ روایت کیا گیا ہے انہی سے ایک روایت میں اور مراد ساتھ مسح پاؤں کے دھونا خفیف ہے یا موزے پہنے ہوئے تھے تو ان پر مسح کیا اور اس حالت میں بالغہ یہ ہے تاکید ہو تو وہم نہ کریں کہ پینا کھڑے ہونے کے جھگڑے یا بلکہ اسی طرح کھڑے ہو کے پانی وضو کا پیا اور بات یہ ہے کہ حدیثوں میں نہی آئی کھڑے ہو کر پانی پینے سے اور فعل آنحضرت کا اور صحابہ کا برخلاف اس کے ثابت ہوا سو اب لازم ہے کہ بیچ تطبیق ان کے مسلم سے آیا ہو کہ کہا انہوں نے دیکھا میں نے ابوبکر صدیق کو کہ پیتے تھے پانی کھڑے ہو کر اور امام مالک نے کہا کہ پہنچا ہے مجھ کو حضرت عمر اور حضرت علی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم پیتے تھے پانی کھڑے ہو کر پس نہیں تعارض ان میں ہے کہ نہی واسطے تنزیہ کے ہے یا وہ کیا ہو واسطے بیان جواز کے اس صورت میں کہ حاجت کر لیں کھڑے ہو کر پینے کی اور فعل حضرت کا واسطے بیان جواز کے ہو سکتا ہے اور سوائے اس کے پانی زمزم کا اور بچا ہوا وضو کا مستثنیٰ ہے یعنی ان کو کھڑے ہو کر پینا مستحب ہے جیسا کہ بعضی روایات میں آیا ہے پانی زمزم اور بچا ہوا پانی وضو کا کھڑے ہو کر پینا مستحب ہے **وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَمَعَهٗ صَاحِبٌ لَّهٗ فَسَلَّمَ فَرَدَّ الرَّجُلُ وَهُوَ يُحَوِّلُ الْمَاءَ فِيْ حَائِطٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ كَانَ عِنْدَكَ مَاءٌ بَاتَ فِيْ شَنَّةٍ وَّاِلَّا كَرَعْنَا فَقَالَ عِنْدِيْ مَاءٌ بَاتَ فِيْ شَنٍّ فَانْطَلَقَ اِلَى الْعَرِيْشِ فَسَكَبَ فِيْ قَدَحٍ مَّاءً ثُمَّ حَلَبَ عَلَيْهِ مِنْ دَاجِنٍ فَشَرِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اَعَادَ فَشَرِبَ الرَّجُلُ الَّذِيْ جَاءَ مَعَهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ** اور روایت ہے جابر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے ایک شخص پر انصار میں سے یعنی ابوالہیثم کے اور ساتھ حضرت کے تھے ایک یار آپ کے یعنی ابوبکر صدیق پھر سلام علیک کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پس جواب دیا اس شخص نے اور وہ پانی دے رہا تھا باغ میں اپنے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ہو تیرے پاس پانی کہ رات کو رہا ہو مشک میں یعنی ٹھنڈا ہو تو دے ہم کو اور اگر نہیں ہے تیرے پاس ایسا پانی تو منہ لگا کر پی لیں کہا اس شخص نے میرے پاس ہے پانی باسی مشک میں پس گیا وہ طرف چھپر کے کہ تھا باغ میں پس ڈالا پیالہ میں پانی پھر دوہا اس پانی پر بکری گھر کی پلی ہوئی کا پس پیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر دوبارہ ویسا ہی پیالہ بنا لایا پس پیا اس شخص نے کہ آیا تھا ساتھ حضرت کے نقل کیا بخاری نے ف کرعنا کے معنی ہیں پانی پینا منہ لگا کر پانی میں اور کرع کہتے ہیں اس جگہ کو کہ جہاں پانی جمع ہو اور پینا منہ لگا کر بغیر ہاتھ اور برتن کے اور بعضوں نے کہا کہ کرع کہتے ہیں چوپائے کو ساتھ منہ کے بغیر برتن اور ہاتھ کے جیسے کہ پیتے ہیں چوپائے کہ داخل کرتے ہیں پاؤں پانی میں داخل کرتے ہیں یا منہ اس میں ڈال کر پیتے ہیں اور یہ حدیث ابن ماجہ کی ہے بچنا منہ لگا کر پینے سے
وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الَّذِيْ يَشْرَبُ فِيْ اٰنِيَةِ الْفِضَّةِ اِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِيْ بَطْنِهٖ نَارَ جَهَنَّمَ

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ إِنَّ الَّذِي يَأْكُلُ أَوْ يَشْرَبُ فِي آنِيَةِ الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ اور روایت ہے ام سلمہ سے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا جو شخص کہ پیتا ہے بیچ برتن چاندی کے سوا اسکے نہیں کہ غٹ غٹ بلاوے گا بیچ پیٹ اپنے کے بیچ پیٹ میں آگ دوزخ کو نقل کیا اسکو بخاری
اور مسلم نے اور بیچ ایک روایت مسلم کی ہے کہ جو شخص کہ کھاتا یا پیتا ہے علاوہ اسکے برتن چاندی اور سونے کے یعنی اسکا حال بھی یہی ہے جو اوپر
مذکور ہوا سب امون کا پینا حرام ہے مرد اور عورت دونون کو اور کھانا پینا چاندی اور سونے کے برتن میں اور اسی طرح حرام ہے اور استعمال میں لانا
[illegible] خوشبو کا یعنی گلاب وغیرہ کا چاندی سونے کے برتن سے حرام ہے اور اگر چاندی کے برتن میں کوئی چیز ہو تو اسکو نکالکر
کسی اور برتن میں رکھے پھر کھاوے اور [illegible] کہ اگر ہاتھ میں ہتھیلی پر رکھے پھر کھاوے تو مکروہ ہے ورنہ گلاب وغیرہ
[illegible] ہتھیلی پر ڈالا اور ہتھیلی میں سے [illegible] اور چاندی کا ملمع کیا ہوا برتن جائز ہے [illegible]
جیسے چاندی سونے کا اسی طرح اس میں عیب ہے سونا چاندی سے بنے ہوئے پیالہ پر استعمال کے بیچ اور یہ واسطے زینت کے ہو [illegible]
وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيرَ وَلَا الدِّيبَاجَ وَلَا تَشْرَبُوا فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ
وَالْفِضَّةِ وَلَا تَأْكُلُوا فِي صِحَافِهَا فَإِنَّهَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَكُمْ فِي الْآخِرَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے حذیفہ سے
کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے مت پہنو ریشمی کپڑا اور دیبا کو یعنی ریشمی کپڑا اور مت پیو بیچ برتن سونے
اور چاندی کے اور مت کھاؤ بیچ رکابیوں ان کی یعنی سونے اور چاندی کے اسلئے کہ یہ چیزیں واسطے کافروں کے بیچ دنیا میں اور یہ واسطے تمہارے بیچ
آخرت میں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف پہننا ریشمی کا مستثنیٰ ہے اس سے بقدر چار انگشت کے کپڑے کے کنارے میں یعنی چار انگشت کی چوڑی
سنجاف ریشمی یا گوٹ وغیرہ میں لگانی جائز ہے اور جس کپڑے کے تانے میں ریشم ہو اور بانے میں سوت تو جائز ہے پہننا اسکا اور اگر سوت تانے میں ہو
اور ریشم بانے میں تو نہیں جائز مگر لڑائی میں واسطے کہ اگر جائز ہے اور مہین ہے ریشمی کپڑا یا زری کا نہ پہنے کہ ریشم ہے وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ
حُلِبَتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةٌ دَاجِنٌ وَشِيبَ لَبَنُهَا بِمَاءٍ مِنَ الْبِئْرِ الَّتِي فِي دَارِ أَنَسٍ فَأُعْطِيَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَدَحَ فَشَرِبَ وَعَلَى يَسَارِهِ أَبُو بَكْرٍ وَعَنْ يَمِينِهِ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ عُمَرُ أَعْطِ أَبَا بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَأَعْطَى
الْأَعْرَابِيَّ الَّذِي عَلَى يَمِينِهِ ثُمَّ قَالَ الْأَيْمَنَ فَالْأَيْمَنَ وَفِي رِوَايَةٍ الْأَيْمَنُونَ الْأَيْمَنُونَ أَلَا فَيَمِّنُوا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہے انس سے کہا دودھ دوہا گیا واسطے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک بکری گھر کی پلی ہوئی کا اور ملایا گیا دودھ اسکا ساتھ پانی
کنوئیں کے کہ تھا انس کے گھر میں پس دیا گیا آنحضرت کو وہ پیالہ دودھ کا پس پیا آنحضرت نے کچھ دودھ اور بائیں طرف آنحضرت کے بیٹھے تھے
ابوبکر صدیق اور دائیں طرف حضرت کے بیٹھا ہوا تھا ایک گنوار پس کہا حضرت عمر نے دیجئے ابوبکر کو یا رسول اللہ یعنی دودھ بچا ہوا پس دیا
آنحضرت نے اس گنوار کو کہ تھا دائیں طرف حضرت کے پھر فرمایا مقدم ہو دایاں پھر دایاں اور ایک روایت میں ہے دہنی طرف کے اس میں دہنی طرف
والے ہیں خبردار ہو پس داہنی طرف والوں کو دیا کرو یعنی جب بانٹنے لگو داہنی طرف کے حق میں آؤ تم بھی اپنی طرف والوں کی رعایت کیا کرو کیا اچھا
اچھوں سے کیا ارشاد نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف انس کے گھر میں ظاہر تھا کہ کنواں ہمارے گھر میں تھا لیکن یہ نقل بجائز ہے اور اسکو
علم حدیث میں وضع سطر موضع مختصر کہتے ہیں اور وہ بکری بھی انس کے گھر میں تھی کہ آنحضرت وہاں تشریف لے گئے تھے اور دودھ پلایا
لیکن ساتھ عرش لوگوں کے دین یعنی مقدم ہو دایاں پھر دایاں یعنی اول اسکو دیا جاوے کہ داہنی طرف ہو پھر اسکو کہ اسکے پہلو میں ہو اسی طرح
اسی ترتیب سے دیا جاوے تا آخر نوبت آسکی پہونچے کہ بائیں طرف ہو اور ایک نسخہ میں ساتھ در بر لوگ کے ہے دونوں لفظوں میں یعنی دونوں میں

داہنی کو پھر داہنی کو اور دوسری حدیث کی روایت دوسری الایمنون فالایمنون اور اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے رعایت کرنی داہنی طرف کی کسی چیز کے دینے میں یعنی اگرچہ داہنی طرف والا کم رتبہ ہو بہ نسبت بائیں طرف والے کے واسطے کہ مقدم کیا حضرت نے اعرابی کو ابوبکرؓ پر سبب داہنی طرف ہونے اس کے اور اسمیں دلیل ہے اوپر کمال عدالت و حق شناسی حضرت کے کہ باوجود فضل و قرب ابوبکرؓ کے اور شفاعت حضرت عمرؓ کے رعایت اعرابی کے حق کی ترک نہ کی اور حضرت عمرؓ نے جو عرض کیا یاد دلانے کے لیے عرض کیا کہ شاید حضرت کو یاد نہ ہو ابوبکرؓ کا **وعن** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحٍ فَشَرِبَ مِنْهُ وَعَنْ يَمِينِهِ غُلَامٌ اَصْغَرُ الْقَوْمِ وَالْاَشْيَاخُ عَنْ يَسَارِهٖ فَقَالَ يَا غُلَامُ اَتَاْذَنُ اَنْ اُعْطِيَهُ الْاَشْيَاخَ فَقَالَ مَا كُنْتُ لِاُوْثِرَ بِفَضْلِيْ مِنْكَ اَحَدًا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَعْطَاهُ اِيَّاهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے سہل سے کہ کہا لایا گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک پیالہ یعنی دودھ کا یا پانی کا پس پیا اس سے اور داہنی طرف حضرت کے تھا ایک لڑکا۔ سب سے چھوٹا یعنی ابن عباسؓ اور بڑے بوڑھے بیٹھے تھے بائیں طرف حضرت کے پس فرمایا حضرت نے اے لڑکے تو اذن دیتا ہے کہ دوں میں اسکو بڑے بوڑھوں کو پس کہا اس لڑکے نے کہ نہیں چاہوں میں ترجیح دینا بچے پر کسیکو ساتھ بچے ہوئے آپ کے یا رسول اللہ پس دیا آنحضرت نے پیالہ اس لڑکے کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ اولی اور احق ساتھ ابتدا کرنے کے داہنی ہے اگرچہ چھوٹا اور حقیر ہو اور مستحب ہوا اذن طلب کرنا داہنی طرف والے سے اگر وہ اذن دے تو بائیں طرف والے کو دے اور یہ کہ حضرت نے یہاں اذن طلب کیا ابن عباسؓ سے اور اعرابی سے کہ اوپر کی حدیث میں مذکور ہوا اذن طلب نہ کیا سبب یہ تھا کہ ابن عباسؓ کے قریبی تھے وہ قرابت قریش سے تھے ان کا کرنا گویا نہیں ہونے کا انکا دینا اور انکی تالیف قلوب ہوگی اور محبت و اخلاص ابوبکرؓ کا راسخ ہوگا اور اعرابی سے اگر اذن چاہتے تو شاید وہ وحشت ہوتا اسلیے کہ نیا اسلام لایا ہوا تھا پس تالیف قلوب اسکے کی خلاف چاہتے میں دیکھی اور فقہا رحمہم اللہ نے کہا کہ ایثار بیچ طاعات میں جائز نہیں لیکن فقہا نے تو کہتے ہیں اور کہا ہے کہ اگر ایثار واجبات میں ہو تو حرام ہے اور اگر فضائل و مستحبات میں ہو تو مکروہ ہے مثلاً ایک شخص پانی وضو کا رکھتا تھا اسکو ایثار کیا یعنی کسیکو دیدیا اور آپ تیمم سے نماز پڑھی یا کپڑا کہ جس سے ستر ڈھانکتا کسی اور کو دیدیا اور آپ ننگا نماز پڑھی روا نہیں حرام ہوا اور اگر صف اول میں جگہ پائی اور پیچھے ہٹ گیا اور دوسرے کو وہاں جگہ دی اور آپ پچھلی صف میں آ کر نماز پڑھی تو یہ اچھا نہیں مکروہ ہے اور امور دنیویہ میں ایثار محمود ہے اور بعض صوفیہ سے طاعت میں ایثار منقول ہے غلبہ حال کے سبب سے واللہ اعلم **و حَدِيْثُ اَبِيْ قَتَادَةَ سَنَذْكُرُهٗ فِيْ بَابِ الْمُعْجِزَاتِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى** اور حدیث ابی قتادہ کی ذکر کرینگے ہم باب معجزات میں ان شاء اللہ تعالیٰ

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَاْكُلُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَمْشِيْ وَنَشْرَبُ وَنَحْنُ قِيَامٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا کہ تھے ہم کھاتے بیچ زمانہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حال میں کہ ہم چلتے تھے اور پیتے تھے اس حال میں کہ کھڑے ہوتے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ف کھانا چلتے ہوئے اور پینا کھڑے ہوئے اصل میں جائز ہے اور افضل اور اولیٰ یہ ہے کہ کھانا چلتے ہوئے اور سوا خلاف ادب کے ہے اور اسی طرح پینا کھڑے ہوئے جیسے گزر چکا **وعن** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْرَبُ قَائِمًا وَقَاعِدًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے انہوں نے نقل کی اپنے دادا سے کہا دیکھا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پیتے کھڑے ہو کر اور بیٹھے ہوئے نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنی کبھی کھڑے ہو کر پیا بیان جواز کے لیے اور بیٹھ کر پینا تمام اوقات میں عادت **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُتَنَفَّسَ فِي الْاِنَاءِ اَوْ يُنْفَخَ فِيْهِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ روایت ہے

ابن عباسؓ سے کہ منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دم لیا جاوے برتن میں یعنی پیالہ وغیرہ میں وقت پینے پانی کے یا پھونکا جاوے اس میں نقل کیا یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے۔ ف۔ منع اسلئے فرمایا کہ آب دہن پانی میں نہ گر پڑے اور دوسرا کراہت کرے اور کبھی منہ سے کچھ متغیر ہو جاوے پانی کہ بدبو دار کر دے اور اسلئے کہ دم لینا پانی میں چارپایوں کا فعل ہے کہا بعض نے کہ اگر پھونکنا ضرور ہو اگر گرم ہو تب صبر کرے یہاں تک کہ ٹھنڈا ہو جاوے نہیں تو اگر پانی میں تنکا وغیرہ پڑا ہو تو تنکے کو نکالے انگلی سے یا نکالے اور نہ پھونکے اسلئے کہ نفرت کرتی ہے طبیعت اس سے

وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تشربوا واحدا كشرب البعير ولكن اشربوا مثنى وثلاث وسموا إذا أنتم شربتم واحمدوا إذا أنتم رفعتم رواه الترمذي۔ روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مت پیو تم پانی ایک دم میں مانند پینے اونٹ کے ولیکن پیو دو دو دم میں اور تین تین دم میں اور بسم اللہ کہو جب وقت کہ تم پانی پینے لگو اور حمد کرو جس وقت کہ تم ہٹاؤ برتن کو اپنے منہ سے یعنی پی چکو نقل کیا یہ ترمذی نے ف اونٹ ایک دم میں پیتا ہے تاکہ مشابہت اونٹ سے نکل جاوے لیکن تین دم میں کرنا مستحب ہے اور عادت شریف بھی یہی تھی اکثر اوقات اور حمد کرے اور احیاء العلوم میں لکھا ہے کہ اول دم میں کہے الحمد للہ اور دوسرے دم میں رب العالمین زیادہ کرے اور تیسرے دم میں الرحمن الرحیم اور یہ دعا بھی منقول ہے الحمد للہ الذی جعلہ عذبا فراتا برحمتہ ولم یجعلہ ملحا اجاجا بذنوبنا

وعن أبي سعيد الخدري أن النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن النفخ في الشراب فقال رجل القذاة أراها في الإناء قال أهرقها قال فإني لا أروى من نفس واحد قال فأبن القدح عن فيك ثم تنفس رواه الترمذي والدارمي۔ روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا پھونکنا پینے کی چیز میں پس کہا ایک شخص نے کہ تنکے وغیرہ پڑے ہوئے دیکھتا ہوں برتن میں فرمایا بہا دے اس کو کہا اس شخص نے کہ میں سیراب نہیں ہوتا ایک دم میں فرمایا پس جدا کر پیالہ کو اپنے منہ سے پھر دم لے نقل کیا یہ ترمذی اور دارمی نے

وعنه قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الشرب من ثلمة القدح وأن ينفخ في الشراب رواه أبو داود۔ روایت ہے ابی سعید سے کہ منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی پینے سے سوراخ پیالہ کی طرف سے اور منع فرمایا پھونک مارنے سے پانی میں نقل کیا یہ ابوداؤد نے ف۔ سوراخ سے اسلئے منع فرمایا کہ وہاں پینے سے پانی گرتا ہے اور اسکی اچھی طرح صفائی نہیں ہوتی اور بعض نے کہا ہے کہ وہاں شیطان بیٹھتا ہے

وعن كبشة قالت دخل علي رسول الله صلى الله عليه وسلم فشرب من في قربة معلقة قائما فقمت إلى فيها فقطعته رواه الترمذي وابن ماجه وقال الترمذي هذا حديث حسن غريب صحيح۔ اور روایت ہے کبشہ سے کہ آئے میرے پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس پیا پانی منہ سے مشک کے لٹکی ہوئی تھی کھڑے ہوئے پس کھڑی ہوئی میں طرف منہ مشک کے پس کاٹ لیا میں نے اسکو نقل کیا یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے ف۔ کاٹ لیا اسلئے کہ اس جگہ برکت کے واسطے رکھے اپنے پاس جیسا کہ حدیث ام سلیم میں ہے اور بعض نے کہا ہے کہ منع فرمایا کہ اسکا استعمال نہ کرے کوئی اور بعد منہ حضرت کے

وعن الزهري عن عروة عن عائشة قالت كان أحب الشراب إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم الحلو البارد رواه الترمذي وقال الصحيح ما روي عن الزهري

عن ابن عباس ... [illegible] ... لیکن حضرت عائشہ کی روایت میں ... [illegible] ... بیان ... [illegible] ... ساتھ کی روایت ... [illegible] ... بعد ... [illegible] ... اور تطبیق ان حدیثوں میں ... [illegible] ... اس حدیث کو زہری نے ... [illegible] ... معلوم ہوتا ہے کہ ... [illegible] ... بخلاف اس کے ... [illegible] ...

وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا أكل أحدكم طعاما فليقل اللهم بارك لنا فيه وأطعمنا خيرا منه وإذا سقي لبنا فليقل اللهم بارك لنا فيه وزدنا منه فإنه ليس شيء يجزئ من الطعام والشراب إلا اللبن رواه الترمذي وأبو داود روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ کھاوے ایک تمہارا طعام پس چاہیے کہ کہے یا الٰہی برکت دے واسطے ہمارے بیچ اس طعام کے ... [illegible] ... اور جس وقت کہ پلایا جاوے ایک تمہارا دودھ پس چاہیے کہ کہے یا الٰہی برکت دے واسطے ہمارے بیچ اس کے اور زیادہ دے ہم کو اس سے ... [illegible] ... اس لیے کہ دودھ سے بہتر کوئی چیز نہیں ... [illegible] ... نقل کیا اس کو ترمذی اور ابو داود نے۔

وعن عائشة قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم يستعذب له الماء من السقيا قيل هي عين بينها وبين المدينة يومان رواه أبو داود روایت ہے عائشہ سے کہا کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ میٹھا پانی لایا جاتا واسطے ان کے سقیا سے کہا گیا ہے کہ ایک چشمہ ہے کہ درمیان اس کے اور درمیان مدینہ کے دو دن کی راہ ہے نقل کیا اس کو ابو داود نے۔

الفصل الثالث

عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من شرب في إناء ذهب أو فضة أو إناء فيه شيء من ذلك فإنما يجرجر في بطنه نار جهنم رواه الدارقطني روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ پیوے بیچ برتن سونے کے یا چاندی کے یا ایسے برتن میں کہ ہو اس میں کچھ سونے چاندی سے پس سوائے اس کے نہیں کہ ڈالتا ہے اپنے پیٹ میں آگ دوزخ کی نقل کی یہ دارقطنی نے ... [illegible] ... ہوتی ہوں بقدر حاجت حرام و مکروہ نہیں اور اگر بہت اور ... [illegible] ... امام ابو حنیفہ ... [illegible] ... پانی پینا ... [illegible] ... اور حدیثیں ... [illegible] ...

باب النقيع والانبذة

یہ باب ہے بیچ بیان نقیع اور نبیذ ... [illegible] ... اور نبیذ ... [illegible] ... انگور یا کھجور ... [illegible] ... شیرینی پانی میں ... [illegible] ... لذیذ ہوتا ہے اور نافع بدن کا ... [illegible] ... ہضم طعام ... [illegible] ... حرارت کے اور نبیذ بھی اسی طرح ... [illegible] ... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ... [illegible] ... اور حفظ صحت کے ... [illegible] ... انگور اور کھجور کے ... [illegible] ...

الفصل الاول

خسر بہا ۔ وعن انس قال لقد سقيت رسول الله صلى الله عليه وسلم بقدحي هذا الشراب كله العسل والنبيذ والماء واللبن
رواه مسلم ۔ روایت ہے انس سے کہا البتہ تحقیق پلایا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ اس پیالہ اپنے کے پینے کی چیزیں سب شہد اور نبیذ اور پانی
اور دودھ نقل کی یہ مسلم نے ف یہ پیالہ آنحضرت کا انس کے پاس تھا اللہ پاک ... حضرت انس کی میراث انس سے آٹھ لاکھ درم کو خریدا اور بخاری نے
وہ پیالہ بصرہ میں دیکھا اور اس میں پانی پیا ... وعن عائشة قالت كنا ننبذ لرسول الله صلى الله عليه وسلم
في سقاء يوكى اعلاه وله عزلاء ننبذه غدوة فيشربه عشاء وننبذه عشاء فيشربه غدوة رواه مسلم روایت ہے عائشہ سے کہا
تھے ہم نبیذ بناتے واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک مشک میں کہ بند کیا جاتا اوپر اسکا اور واسطے اسکے تھا دہانہ نیچے کی جانب
نبیذ بناتے تھے ہم مشک میں صبح کو پس پیتے حضرت شام کو اور بناتے تھے ہم رات کو پس پیتے حضرت اسکو صبح کو نقل کی یہ مسلم نے ف عزلاء کہتے ہیں
اس سوراخ کو جو مشک کے نیچے کی جانب ہوتا ہے یعنی اس مشک میں ایک دہانہ نیچے کی جانب بھی تھا جیسے پکھال میں ہوتا ہے یعنی مشک بڑی تھی اور نیچے کے
دہانہ میں سے نکالا کرتے تھے اور اس طرح نبیذ بنانا بخار کے لیے ... گرم ملک میں ہوتی ہے کہ اس میں جلد ہو جاتا ہے اور کبھی زیادہ ایک شب و روز سے
تین رات دن تک ... وعن ابن عباس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ينبذ له
اول الليل فيشربه اذا اصبح يومه ذلك والليلة التي تجيء والغد والليلة الاخرى والغد الى العصر فان بقي شيء سقاه
الخادم او امر به فصب رواه مسلم روایت ہے ابن عباس سے کہا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ نبیذ بنائی جاتی تھی واسطے انکے اول شب میں
پیتے تھے اسکو جس وقت کہ صبح کرتے اس دن اور اس رات کو اور اگلے دن اور دوسری رات اور اسکے اگلے دن عصر تک پس اگر باقی رہتی کچھ پلاتے اسکو خادم کو
یا حکم فرماتے پھینک دینے کا پس پھینکی جاتی نقل کی یہ مسلم نے ف حضرت خود نہ پیتے اور خادم کو پلا دیتے اس سبب سے تھا کہ نبیذ دو دن تک ... نشہ کو نہیں پہنچتی
اور نشہ کے پہنچنے کا گمان کرتے اس لیے نہ پیتے اور نشہ کو پہنچ جاتی تو پھینکوا دیتے ... اور خادم کو ... نقل کیا ... سو یہ حدیث اسپر کہ ... کہ
اس کا ... گرنا اور اپنے ملوک کو کھلانا درست ہے ۔ وعن جابر قال كان ينبذ لرسول الله صلى الله عليه وسلم في سقاء فاذا لم يجدوا
سقاء ينبذ له في تور من حجارة رواه مسلم روایت ہے جابر سے کہا نبیذ بنائی جاتی تھی واسطے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مشک میں پس جب نہ پاتے مشک تو
بنائی جاتی تھی واسطے آپ کے ایک برتن میں پتھر کا نقل کی یہ مسلم نے ۔ وعن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن
الدباء والحنتم والمزفت والنقير وامر ان ينبذ في اسقية الادم رواه مسلم روایت ہے ابن عمر سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے منع فرمایا نبیذ بنانے سے کدو کے برتن میں اور لاکھی برتن میں اور روغن قیر مالے برتن میں اور لکڑی کے برتن میں اور حکم فرمایا یہ کہ نبیذ بنائی جاوے مشکوں چمڑے
کی نقل کی یہ مسلم نے ف ان ظروف میں نبیذ بنانے سے ابتدائے اسلام میں منع فرمایا تھا بوجہ اس کے کہ ان میں جلدی نشہ آ جاتا ہے اور معلوم نہیں ہوتا پھر جب
زمانہ دراز ہوا اور حرمت شراب کی ثابت ہو گئی اجازت دی ان ظروف میں نبیذ بنانے کی جیسے کہ آگے بیان آتا ہے اور تحقیق اس کی کتاب الایمان میں گزر چکی ہے
وعن بريدة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال نهيتكم عن الظروف فان ظرفا لا يحل شيئا ولا يحرمه وكل
مسكر حرام وفي رواية قال نهيتكم عن الاشربة الا في ظروف الادم فاشربوا في كل وعاء غير ان لا تشربوا مسكرا رواه مسلم
روایت ہے بریدہ سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ منع کیا تھا میں نے تم کو نبیذ بنانے سے ظروف میں پس تحقیق برتن نہیں حلال کرتا کسی چیز کو
اور نہیں حرام کرتا اسکو یعنی برتن کسی چیز کو حلال نہیں کرتا اور حرام نہیں کرتا اس چیز کو اور ہر نشہ لانے والی چیز حرام ہے اور ایک روایت میں آیا ہے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

منع کیا تھا بعد میں منسوخ ہو گیا بعض کہتے ہیں کہ ممانعت مذکورہ منسوخ نہیں ہوئی ہے بلکہ ان برتنوں کی ممانعت ہے جو ان برتنوں میں مذکورہ برتنوں کے علاوہ ہیں واللہ اعلم اور یہاں یہ بات بھی ذہن نشین رہنی چاہئے کہ ان برتنوں میں بنی ہوئی نبیذ مطلق حرام نہیں ہے بلکہ یہ ممانعت اس صورت میں ہے جب کہ اس میں نشہ پیدا ہو جائے والی نبیذ کو نقل کیا ہے۔

الفصل الثانی

دوسری فصل عَنْ اَبِیْ مَالِکٍ الْاَشْعَرِیِّ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَیَشْرَبَنَّ نَاسٌ مِنْ اُمَّتِی الْخَمْرَ یُسَمُّوْنَھَا بِغَیْرِ اِسْمِھَا رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَابْنُ مَاجَۃَ

روایت ہے ابو مالک اشعری سے کہ انہوں نے سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے البتہ ضرور پئیں گے بعض لوگ میری امت میں سے شراب کو اور رکھیں گے اس شراب کا نام غیر اس کے نام کے نقل کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ف یعنی بہانہ اور حیلہ کریں گے پس پئیں گے شراب کو ساتھ نام دوسرے کے جیسے نبیذ و شربت وغیرہ اور کہیں گے کہ یہ حلال ہے اور گمان کریں گے کہ یہ حرام نہیں ہے اس لئے کہ انگور کی اور کھجور کی شراب نہیں ہے اور حالانکہ اس کا حرام ہونا باعتبار نشہ کرنے والی چیز کے ہے کسی چیز سے بنی ہو کہ یہ قول اشرل ہے اور حاصل عبارت یہ ہے کہ شراب پئیں گے بسبب اس کلام کے کہ نام اس کا اور طرف سے رکھ لیں گے اور شراب نہیں کہیں گے اور گمان کریں گے کہ نبیذ پینے میں یا اور نام رکھنا کچھ فائدہ نہیں دیگا اس لئے کہ حرمت نشہ سے ہے نہ نام سے۔

الفصل الثالث

تیسری فصل عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ نَبِیْذِ الْجَرِّ الْاَخْضَرِ قُلْتُ اَنَشْرَبُ فِی الْاَبْیَضِ قَالَ لَا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ

روایت ہے عبداللہ بن ابی اوفی سے کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نبیذ ٹھلیا سبز سے کہا میں نے کیا پئیں ہم ٹھلیا سفید میں فرمایا نہ نقل کی یہ بخاری نے ف ٹھلیا سبز سے کہ وہ اس کا ذکر ہوا اور چونکہ عبداللہ بن ابی اوفی نے یہ سمجھا ہے کہ ممانعت نبیذ ٹھلیا سبز کی ہے اس لئے انہوں نے کہا کیوں ہم ٹھلیا سفید میں پئیں حضرت نے فرمایا سفید میں بھی نہ پیو یعنی ذکر سبز کا اتفاقی ہے اور سبب یہ ہے کہ ٹھلیوں کی نبیذ میں نشہ آنے میں جلدی ہوتی ہے ٹھلیا سبز اور سفید کا ایک ہی حکم ہے اور یہ بھی منسوخ ہے جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے۔

باب تغطیۃ الاوانی وغیرھا

یہ باب ہے بیچ بیان ڈھانکنے برتنوں اور غیر برتنوں کے ف یعنی اس باب میں وہ حدیثیں ہیں کہ جن میں برتن ڈھانکنے اور مشکیزوں کے منہ باندھنے اور رات کو وقت سونے کے اور ایسے ہی چراغ وغیرہ کا ذکر ہوا ہے یعنی یہ باب ہے بیچ بیان ڈھکنے برتنوں کے اور رات باندھنے مشکوں کے جیسے بند کرنا دروازے کا اور بجھانا چراغوں کا اور سوائے اس کے۔

الفصل الاول

پہلی فصل عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَ جُنْحُ اللَّیْلِ اَوْ اَمْسَیْتُمْ فَکُفُّوْا صِبْیَانَکُمْ فَاِنَّ الشَّیْطٰنَ یَنْتَشِرُ حِیْنَئِذٍ فَاِذَا ذَھَبَ سَاعَۃٌ مِنَ اللَّیْلِ فَخَلُّوْھُمْ وَاَغْلِقُوا الْاَبْوَابَ وَاذْکُرُوا اسْمَ اللّٰہِ فَاِنَّ الشَّیْطٰنَ لَا یَفْتَحُ بَابًا مُغْلَقًا وَاَوْکُوْا قِرَبَکُمْ وَاذْکُرُوا اسْمَ اللّٰہِ وَخَمِّرُوْا اٰنِیَتَکُمْ وَاذْکُرُوا اسْمَ اللّٰہِ وَلَوْ اَنْ تَعْرُضُوْا عَلَیْہِ شَیْئًا وَاَطْفِئُوْا مَصَابِیْحَکُمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِلْبُخَارِیِّ قَالَ خَمِّرُوا الْاٰنِیَۃَ وَاَوْکُوا الْاَسْقِیَۃَ وَاَجِیْفُوا الْاَبْوَابَ وَاکْفِتُوْا صِبْیَانَکُمْ عِنْدَ الْمَسَاءِ فَاِنَّ لِلْجِنِّ انْتِشَارًا وَخَطْفَۃً وَاَطْفِئُوا الْمَصَابِیْحَ عِنْدَ الرُّقَادِ فَاِنَّ الْفُوَیْسِقَۃَ رُبَّمَا اجْتَرَّتِ الْفَتِیْلَۃَ فَاَحْرَقَتْ اَھْلَ الْبَیْتِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ غَطُّوا الْاِنَاءَ وَاَوْکُوا السِّقَاءَ وَاَغْلِقُوا الْاَبْوَابَ وَاَطْفِئُوا السِّرَاجَ فَاِنَّ الشَّیْطٰنَ لَا یَحُلُّ سِقَاءً وَلَا یَفْتَحُ بَابًا وَلَا یَکْشِفُ اِنَاءً فَاِنْ لَمْ یَجِدْ اَحَدُکُمْ اِلَّا اَنْ یَعْرُضَ عَلٰی اِنَائِہٖ عُوْدًا وَیَذْکُرَ اسْمَ اللّٰہِ فَلْیَفْعَلْ فَاِنَّ الْفُوَیْسِقَۃَ تُضْرِمُ عَلٰی اَھْلِ الْبَیْتِ بَیْتَھُمْ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَہٗ قَالَ لَا تُرْسِلُوْا فَوَاشِیَکُمْ وَصِبْیَانَکُمْ اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ حَتّٰی تَذْھَبَ فَحْمَۃُ الْعِشَاءِ فَاِنَّ الشَّیْطٰنَ یُبْعَثُ اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ حَتّٰی تَذْھَبَ فَحْمَۃُ الْعِشَاءِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَہٗ قَالَ غَطُّوا الْاِنَاءَ وَاَوْکُوا السِّقَاءَ فَاِنَّ فِی السَّنَۃِ لَیْلَۃً یَنْزِلُ فِیْھَا وَبَاءٌ لَا یَمُرُّ بِاِنَاءٍ لَیْسَ عَلَیْہِ غِطَاءٌ اَوْ سِقَاءٍ لَیْسَ عَلَیْہِ وِکَاءٌ اِلَّا نَزَلَ فِیْہِ مِنْ ذٰلِکَ الْوَبَاءِ

روایت ہے جابر سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہو اول رات کا یعنی جب شام کرو تم پس بند رکھو لڑکوں اپنے کو یعنی نکلنے نہ دو باہر گھر سے پس تحقیق کہ شیطان پھیلتے ہیں اس وقت پس جب جاتی رہے ایک ساعت رات سے تو چھوڑ دو ان کو اور بند کرو دروازوں کو اور ذکر کرو نام اللہ کا پس تحقیق شیطان نہیں کھولتا

نہیں کھولتا دروازے بند کیے ہوئے کو نہیں کھولتا حضرت نے ذکر فرمایا کہ اگرچہ شیطان کو قدرت ہے کہ وہ دروازوں میں پہنچ جاوے [illegible]
ذکر خدا کے [illegible] اور مشکوں کے منہ [illegible] اگرچہ شیطان کو [illegible] اور ذکر نام خدا کا بھی
وقت بند کرنے [illegible] کے اور ڈھانکے [illegible] برتن [illegible] اگرچہ عرض میں [illegible]
ڈھانکنے کی [illegible] لکڑی [illegible] پر رکھ دے [illegible]
اور مانند [illegible] اپنے چراغوں کو بجھاؤ وقت [illegible] تعلیم [illegible] الفاظ [illegible] درمیان [illegible]
ہر ایک کی روایت میں مضمون ساتھ الفاظ مختلف کے [illegible] اور ایک روایت بخاری کی میں یوں آیا ہے کہ فرمایا حضرت نے ڈھانکو برتنوں کو اور
باندھو منہ مشکوں کا اور بند کرو دروازے اور [illegible] اپنے لڑکوں کو شام کے وقت [illegible] اس واسطے کہ تحقیق واسطے جنوں کے ہے
پھیلنا اور اچک لینا اور بجھاؤ چراغوں کو نزدیک سونے کے اس واسطے کہ تحقیق [illegible] وقت کھینچ لے جاتا ہے بتی کو پس جلا دیتا ہے گھر والوں کو اور
ایک روایت مسلم کی میں یوں آیا ہے کہ فرمایا حضرت نے ڈھانکو برتن کو اور بند کرو مشک کو اور بند کرو دروازوں کو اور بجھاؤ چراغوں کو اس واسطے کہ تحقیق شیطان
نہیں کھولتا مشک کو اور نہیں کھولتا دروازے کو اور نہیں کھولتا برتن کو [illegible] اگر نہ پاوے ایک تمہارا [illegible]
عرض میں [illegible] اور [illegible] نام اللہ کا [illegible] اس واسطے کہ تحقیق [illegible] گھر والوں کو [illegible]
اور ایک روایت مسلم کی میں یوں آیا ہے کہ فرمایا حضرت نے کہ نہ چھوڑو [illegible] اپنے لڑکوں کو [illegible] یہاں تک کہ جاتی رہے [illegible]
[illegible] اس واسطے کہ تحقیق شیطان [illegible] اول وقت [illegible] مسلم کی ایک روایت میں یوں
آیا ہے کہ فرمایا حضرت نے ڈھانکو برتن کو اور باندھو مشک کو اس واسطے کہ تحقیق سال میں ایک رات ہے [illegible] وبا [illegible]
[illegible] مشک پر [illegible]
[illegible] وقت [illegible]
[illegible]
[illegible] متفق علیہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
وعنه قال جاء ابو حميد رجل من الانصار من النقيع باناء من لبن الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال له النبي
صلى الله عليه وسلم الا خمرته ولو ان تعرض عليه عودا متفق عليه اور روایت ہے جابر سے کہا لایا ابو حمید ایک شخص انصاریوں
میں سے نقیع سے ایک برتن دودھ کا طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیوں نہ
ڈھانکا تو نے اس کو اگرچہ رکھتا تو اس پر ایک لکڑی [illegible] روایت کی بخاری اور مسلم نے وعن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه
وسلم قال لا تتركوا النار في بيوتكم حين تنامون متفق عليه اور روایت ہے [illegible]

نہ سویا کرو تم آگ کو گھروں میں یعنی پاس آگ کے وقت سونے کے بجھا دیا کرو اس سے حیرت کر سوتے تم نقل کیا یہ بخاری اور مسلم نے وف آگ شامل ہے چراغ وغیرہ کو بھی قندیلیں لٹکی ہوئی ہوں سو اگر خوف جلنے کا ہو تو نہیں بعضوں نے کہا ہے کہ بجھانا اس کا ادب میں سے ہے اور واسطے اتفاق امت کے کہ نقل النووی کتاب مُنیۃ کہ آگ بھی گھروں میں واسطے روشنی کے خوف جلنے کا اس سے تو چاہیے کہ بجھا دے اس میں اعتبار شب بیداری کے یا کسی امر واسطے گھروں والوں کے قیاس اس پر ممنوع ہے **وعن** ابی موسیٰ قَالَ احْتَرَقَ بَيْتٌ بِالْمَدِينَةِ عَلَى أَهْلِهِ مِنَ اللَّيْلِ فَحُدِّثَ بِشَأْنِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ هَذِهِ النَّارَ إِنَّمَا هِيَ عَدُوٌّ لَكُمْ فَإِذَا نِمْتُمْ فَأَطْفِئُوهَا عَنْكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے ابی موسیٰ سے کہا جل گیا ایک گھر مدینہ میں واسطے رات کے گھر والوں پر پس نقل کیا گیا حال اسکا واسطے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمایا کہ تحقیق یہ آگ سوائے اسکے نہیں کہ وہ دشمن ہے واسطے تمہارے جلا دیتا ہے جان و مال کو پس جس وقت کہ سونے لگو تم پس بجھا دو اسکو واسطے دور کرنے ضرر اسکا اپنے سے نقل کیا یہ بخاری اور مسلم نے

الفصل الثانی فصل دوسری **عن** جابر قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا سَمِعْتُمْ نُبَاحَ الْكِلَابِ وَنَهِيقَ الْحَمِيرِ مِنَ اللَّيْلِ فَتَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ فَإِنَّهُنَّ يَرَيْنَ مَا لَا تَرَوْنَ وَأَقِلُّوا الْخُرُوجَ إِذَا هَدَأَتِ الْأَرْجُلُ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَبُثُّ مِنْ خَلْقِهِ فِي لَيْلَتِهِ مَا يَشَاءُ وَأَجِيفُوا الْأَبْوَابَ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ بَابًا إِذَا أُجِيفَ وَذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَغَطُّوا الْجِرَارَ وَأَكْفِئُوا الْآنِيَةَ وَأَوْكِئُوا الْقِرَبَ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ روایت ہے جابر سے کہا سنا میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جس وقت کہ سنو تم بھونکنا کتوں کی آواز اور گدھوں کی رات کو پس پناہ مانگو ساتھ اللہ کے شیطان راندے ہوئے سے اس لیے کہ تحقیق کتے اور گدھے دیکھتے ہیں اس چیز کو کہ نہیں دیکھتے تم یعنی شیطان کو اور فرشتہ اسکے کو دیکھتے ہیں اور کم کرو نکلنا اپنا گھروں سے جس وقت کہ ٹھہر جاویں پاؤں یعنی موقوف ہو آمد و رفت لوگوں کی ہو جائے موقوف ہو تو تم بھی کم نکلا کرو اس لیے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ پھیلا دیتا ہے بیچ زمین کے پیدا کی ہوئی اپنی مخلوقات سے جو چاہتا ہے از قسم جن اور شیاطین اور جانوروں موذی کے اور بند کیا کرو دروازوں کو اور ذکر کرو نام اللہ کا اس پر اس لیے کہ شیطان نہیں کھولتا دروازہ کو کہ بند کیا جاوے اور ذکر کیا جاوے نام اللہ کا اس پر اور ڈھکو بسم اللہ پڑھ کر گھڑوں کو اور اوندھا کرو برتنوں کو جس وقت کہ خالی ہوں اور باندھو منہ مشکوں کے نقل کی یہ حدیث بیچ شرح السنہ کے **وعن** ابن عباس قَالَ جَاءَتْ فَأْرَةٌ تَجُرُّ الْفَتِيلَةَ فَأَلْقَتْهَا بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْخُمْرَةِ الَّتِي كَانَ قَاعِدًا عَلَيْهَا فَأَحْرَقَتْ مِنْهَا مِثْلَ مَوْضِعِ الدِّرْهَمِ فَقَالَ إِذَا نِمْتُمْ فَأَطْفِئُوا سُرُجَكُمْ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدُلُّ مِثْلَ هَذِهِ عَلَى هَذَا فَيُحْرِقَكُمْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ روایت ہے ابن عباس سے کہا آیا ایک چوہا اسحال میں کہ کھینچتا لاتا تھا بتی کو پس ڈالا اسکو روبرو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر بوریے کے کہ بیٹھے تھے حضرت اوپر اس کے پس جلا دیا اس میں سے بقدر درہم کے پس فرمایا حضرت نے جس وقت کہ سو جاؤ تم پس گل کر دو چراغ اپنے کہ تحقیق شیطان راہ دکھاتا ہے مثل اس چوہے کے موذی کو اس فعل پر پس جلا دیتا ہے شیطان واسطے باعث ہونے کے تمہارے جلنے کا یعنی نقل کیا یہ ابوداؤد نے **ف** اس باب میں تیسری فصل مصنف نے نہیں لکھی شاید کہ یہ باب بیشتر اس کے فصل تیسری کا تھا وجہ اسکے بیان نہ کرنے کی ظاہر نہ کی گئی ہے **کتاب اللباس** کتاب بیچ بیان لباس کے **ف** لباس جمع ہے اسکی لبس جیسے کتاب جمع ہے کتب کی اور معانی اور مقاصد اسکے باب علم الحیات آگے بیان ہوں گے اور مسئلہ اسکا لبس بضم لام کے ساتھ پہننے ساتھ زیر لام کے یعنی التباس و خلط کے اور سوا باب ضرب یضرب کا آیا ہو **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** انس قَالَ كَانَ أَحَبُّ الثِّيَابِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَلْبَسَهَا الْحِبَرَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے انس سے کہا تھا بہت پیارا کپڑوں کی طرف پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ پہنتے تھے یعنی واسطے اللہ کے کپڑوں کے قسم سے یہ کہ پہنیں اسکو حبرہ یعنی چادریں کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** حبرہ بکسر حاء اور فتح با کے ایک قسم ہے چادر کی یمن کے نفیس ہوتی ہیں یمن کی کہ ان پر خطوط سرخ ہوتے ہیں

اور کبھی سبز اور سرخ کی بھی ہوتی ہے اور لکھا ہے علماء نے کہ اسی واسطے حضرت اسکو دوست رکھتے تھے اور بعضوں نے کہا دوست رکھتے تھے اسکو بسبب خوبصورتی کے سبز رنگ کہ بہت اچھا ہے جنت کے کپڑوں میں سے ہے اور وارد ہوا ہے انس کہ کان احب الالوان الیہ الخضرۃ رواہ الطبرانی فی الاوسط وابن السنی وابو نعیم فی الطب النبوی کہ آپ دوست رکھتے تھے اسکو بسبب اسکے کہ خطوط اس میں ہوتے تھے اسمین اور سوا اسکے اور وجوہ ہیں **وعن المغیرۃ بن شعبۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لبس جبۃ رومیۃ ضیقۃ الکمین متفق علیہ** اور روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پہنا جبہ رومی تنگ آستینوں کا نقل کیا بخاری اور مسلم نے **ف** ایک روایت میں آیا ہے کہ آستینیں ایسی تنگ تھیں کہ جب وضو کرنے لگے تو آستینیں اوپر نہ چڑھ سکیں تو آستینوں کے نیچے سے ہاتھ نکالے دھونے کے لیے اور یہ بھی آیا ہے کہ یہ جبہ اون کا تھا اور سفر کا تھا اور کہا بعضوں نے کہ اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے تنگ آستینیں ہونا سفر میں یعنی غزو اسلیے کہ آستینیں میں بعض صحابہ کی طرح تھیں اور کہا ابن حجر نے کہ قول اکثر کا یہ ہے کہ مستحب ہے کہ آستین پہونچے تک ہو اور قول صحیح ہے کہ آستینوں کا منتہی گٹے تک ہے ابو داؤد سے قول ایک کا اور نیز انہی سے منقول ہے مانند اسکے اور صحابہ سے بھی منقول ہے اور محصول یہ کہ فراخی غیر مفرط اسلیے کہا ہے مستحق ہیں کہ کہتے ہیں علماء کہ مستحب ہے فراخی آستین کی بقدر ایک بالشت کے **وعن ابی بردۃ قالت اخرجت الینا عائشۃ کساء ملبدا وازارا غلیظا فقالت قبض روح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ہذین متفق علیہ** اور روایت ہے ابی بردہ سے کہ کہا نکالی ہمارے لیے حضرت عائشہ نے ایک کملی پیوند لگی ہوئی اور ایک تہبند موٹا اور کہا قبض کی گئی روح مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ان دو کپڑوں میں نقل کیا بخاری اور مسلم نے **ف** حضرت نے جو مال تھا کلام جنس سے کہا ورتی کسی کا ان کی کا اثر تھا اور اس حدیث سے معلوم ہوئی بے رغبتی حضرت کی دنیا اور دنیا کے مال اور زینت سے پس لازم ہے امت کو پیروی کرنی حضرت کی اس خصلت کی **وعن عائشۃ قالت کان فراش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الذی ینام علیہ ادما حشوہ لیف متفق علیہ** اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا تھا بچھونا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ سوتے تھے اس پر چمڑے کا بھرا ہوا اسکے اندر پوست کھجور کا یعنی روئی کی جگہ نقل کیا بخاری اور مسلم نے **ف** اور شمائل ترمذی میں آیا ہے حضرت حفصہ سے کہ تھا بچھونا حضرت کا ٹاٹ کا **وعنہا قالت کان وساد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الذی یتکئ علیہ من ادم حشوہ لیف متفق علیہ** اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا تھا تکیہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ تکیہ کرتے تھے اس پر چمڑے کا بھرا اسکے اندر پوست خرما تھا نقل کیا یہ مسلم **ف** تکیہ کرتے تھے یعنی ٹیک لگا کر بیٹھتے یا سونے کے وقت سر کے نیچے رکھتے تھے اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے رکھنا بچھونے کا اور تکیہ کا واسطے سونے اور آرام کے لیکن بغیر اسراف اور اہتمام کے تنعم میں اور آنحضرت دوست رکھتے تھے تکیہ کو اور تکیہ کرتے تھے اس پر اور فرمایا اگر خوشبو اور تکیہ کوئی دے تو رد نہ کرے اور ان احادیث سے اور مانند انکے سے معلوم ہوا کہ طریقہ آنحضرت کا یہ تھا کہ زہد کرتے تھے دنیا میں اور احتراز کرتے تھے تنعم اور لذات دنیا سے اور لباس بھی موٹا اور سادہ پہنتے تھے اور آپ کا لباس جیسا میسر ہوا پہنتے اور تکلف نہ کرتے اور کبھی بیان جواز کے لیے کپڑا نفیس قیمتی بھی پہنا ہے لیکن فی الفروسی کی بخشش قیمتی نفیس کپڑے کی اور عادت پکڑنی اسکی اور تکلف کرنا اسمین خلاف سنت ہے اگرچہ اصل اباحت رکھتی ہے اور اگر کپڑا موٹا اور حقیر پہننا واسطے اظہار زہد کے طمع اور سوال کے لوگوں سے بطریق ریا اور سمعہ کے پہنے تو یہ مکروہ ہے اکثر اہل علم کے نزدیک اور بقصد ستر حال اور عفت اور اظہار فقر کے کہ نفس سے تکبر اٹھانے اور چشم اغنیا سے چھپانا ہو اور حاصل یہ کہ اگر بطور اسراف و تکبر کے نہ ہو تو نہیں مضائقہ اسکا اور زیادتی اسکی بہتر ہے اور محمود ہے **وعنہا قالت بینا نحن جلوس فی بیتنا فی حر الظہیرۃ قال قائل لابی بکر ہذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقبلا متقنعا رواہ البخاری** اور روایت ہے عائشہ سے کہا اس وقت کہ تھے ہم بیٹھے ہوئے اپنے گھر میں بیچ گرمی دوپہر کے کہا کسی کہنے والے نے واسطے ابوبکر صدیق کے یہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم آتے ہیں ڈھانکے ہوئے سر اپنا چادر کے کونے سے نقل کیا بخاری نے **ف** ڈھانکنا سر کا تھا واسطے گرمی دھوپ کے یا اسلئے

کرنا چاہئے سنت کو کوئی … یہ حدیث ایک ٹکڑا ہے حدیث ہجرت کا کہ بعد قضیہ بیعت عقبہ کے آنحضرت منتظر تھے حکم ہجرت کے اور ایسے ہی حضرت ابو بکر التماس
رفاقت کی سفر میں حضرت کے رکھتے تھے اور آنحضرت فرماتے تھے کہ اگر حکم ہجرت کا ہوگا تو ایسا ہی ہوگا تاکہ تم ہمراہ ہو پس آنحضرت دوپہر کو حضرت ابو بکر کے
گھر میں وقت گرمی کے تشریف لے گئے اور حضرت ابو بکر کو ہجرت کا حکم پہنچا دیا … پس رات کو غار کی راہ لی … طرف جانے کے
کپڑے … وعن جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال له فراش للرجل
وفراش لامرأته والثالث للضيف والرابع للشيطان رواه مسلم روایت ہے جابر سے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک بچھونا
واسطے مرد کے اور دوسرا بچھونا واسطے عورت کے اور تیسرا واسطے مہمان کے اور چوتھا واسطے شیطان کے نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی اگر کسی کے ہاں تین بچھونے
اگر ہیں ایک تو چاہیے لیے اور دوسرا اپنی بیوی کے لیے کہ شاید کسی وقت بسبب مرض کے یا کسی اور سبب کے تنہا سونا ہو ورنہ بیوی کے ساتھ سونا اولیٰ ہے اور موافق تر
سنت کے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ازواج مطہرات کے ساتھ سویا کرتے تھے اور تیسرا مہمان کے لیے کہ آوے … تین بچھونے کافی ہیں اور
زیادہ ان سے اسراف ہے جیسے کہ فرمایا کہ چوتھا اگر ہو تو شیطان کے لیے ہے یعنی شیطان کا مال ہے بسبب اس کے کہ زیادہ قدر حاجت سے ہے اور محل مفاخرت ہے اور …
اسراف ہو پس منسوب اسکی طرف ہوا اسلئے شیطان کی طرف نسبت کیا … اگر کسی کی عادت کرم اور … کی
اور مہمان اسکے یہاں بہت آتے ہوں تو ظاہر ہے کہ کثرت فرش یا اسباب کی مذموم نہ ہوگی … وعن
ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا ینظر اللہ یوم القیامۃ الی من جر ازارہ بطرا متفق علیہ روایت ہے
ابی ہریرہ سے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں دیکھے گا اللہ تعالیٰ دن قیامت کے یعنی بنظر رحمت طرف اس شخص کے کہ کھینچے یعنی ٹخنوں سے
نیچے کرے ازار اپنی از راہ تکبر و اترانے کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف تکبر کی قید سے معلوم ہوا کہ اگر … تو حرام نہیں
لیکن مکروہ ہے ساتھ کراہت تنزیہی کے اور اگر بسبب کسی عذر کے … تو مکروہ بھی نہیں وعن
ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من جر ثوبه خيلاء لم ينظر الله اليه يوم القيامة متفق عليه روایت ہے
ابن عمر سے نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہ دراز کرے کپڑا اپنا یہاں تک کہ لٹکتا ہو … نہیں دیکھے گا اس کی طرف اللہ تعالیٰ
طرف اسکے دن قیامت کے یعنی بنظر رحمت و عنایت کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کپڑا عام ہے خواہ تہبند ہو یا جامہ یا کرتہ یا انگرکھا یا قبا …
یا جو کچھ ہو سب اس میں داخل ہیں … وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بينما رجل يجر ازاره من الخيلاء خسف به
فهو يتجلجل في الارض الى يوم القيامة رواه البخاري اور روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس وقت کہ ایک
شخص کھینچتا تھا ازار اپنی از راہ تکبر کے دھنسایا گیا زمین میں پس وہ چلا جاتا ہے زمین میں قیامت تک نقل کی یہ بخاری نے ف احتمال ہے کہ یہ شخص کوئی
اس امت سے ہو … خبر دی کہ کسی وقت میں یہ ہوگا … اور احتمال یہ بھی ہے کہ یہ شخص پہلی امتوں
میں سے ہو … اور یہی قول صحیح ہے … اس حدیث کو بخاری نے ذکر بنی اسرائیل میں … اور بعضوں نے کہا … قارون تھا
وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اسفل من الکعبین من الازار فی النار رواہ البخاری
روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو چیز نیچے ہو ٹخنوں سے ازقسم ازار کے وہ آگ میں ہے نقل کی یہ بخاری نے ف …
یعنی ٹخنوں سے نیچے جس قدر ہے … آگ دوزخ میں جلایا جاوے گا اور بعضوں نے کہا معنی یہ ہیں کہ یہ فعل مذموم ہے اور افعال اہل دوزخ سے ہے
اور … حدیث میں آیا ہے کہ ایک شخص نیچا لٹکائے ازار نماز پڑھتا تھا اسکو حکم …

اور منع کیا کو فرمایا چاہیے یہ روایات داخل کتاب میں ذکر ہو اور ایک روایت میں آیا ہے کہ شعبان کی پندرھویں شب میں سب بخشے جاتے ہیں مگر عاق اور
اور مسبل ازار نہیں بخشے جاتے اور تحقیق یہ ہے کہ مدت اسبال کپڑوں میں جا بجا ہونی ہو گیا کہ زیادہ قدر حاجت اور سنت سے جو دراز ہو منع ہے اور مخصوص ازار
بسبب کثرت وقوع اسکے ہے کہ لباس اکثر لوگوں کے صدر نبوت میں تہہ بند اور چادر تھی اور فصل دوسری میں ابن عمر سے آیا ہے کہ آنحضرت نے فرمایا الاسبال
فی الازار والقمیص والعمامۃ من جر منہا شیئا خیلاء الحدیث اور حدیث اول میں بھی ابن عمر سے لیکن اس حدیث میں گذری مطلق کپڑا دراز ہونا اور غرض
یعنی اور دامن ازار میں نصف پنڈلی تک ہے اور ازار آنحضرت کی ایسی ہی تھی اور رخصت ٹخنوں کے اوپر تک ہے اور حکم دامن قبا اور پیراہن کا بھی یہی ہے اور سنت
آستینوں میں پہونچے تک ہے اور اسبال عمامہ میں یا شملہ چھوڑنا ہے زیادہ عادت سے عرض میں اور طول میں اور نہایت اسکی نصف پشت تک
اور زیادہ اس سے بدعت اور داخل دراز کرنے کے ہے اور فرق اور دراز کرنی کہ بعض مشائخ میں متعارف ہوئی ہے خلاف سنت ہے اور جو دراز کہ
بطریق تکبر کے ہو حرام ہے اور جو کہ بطریق عرف و عادت کے شائع ہو مکروہ ہے اور درازی عورتوں کے لیے بھی جائز ہے لیکن جائز ہے بقدر ایک بالشت کے
یا دو بالشت کے زیادہ نہ بہت سے دور تک لگا رہے نہیں بقصد ستر کے کذا ذکر فی شرح سفر السعادۃ **تنبیہ** کتاب مؤلف اس کتاب کا کہ ترجمہ یہ
خیال میں آیا کہ ترجمہ ہر حدیث میں ترجمہ کیا جاوے اس عبارت کا مثلاً عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور بعد اتمام ترجمہ حدیث کے اس عبارت کا ترجمہ لکھا ہے رواہ الترمذی مثلاً اس سے کتاب بہت دراز ہوئی جاتی ہے اور ان
عبارتوں کا ترجمہ بالکل چھوڑا ہے پس اکتفا کر فقط حدیث کے ترجمہ پر اور باقی کا ترجمہ چھوڑ دے کہ جو ذرہ بھی شعور رکھتا ہوگا وہ آپ سمجھ لیگا لیکن بعضی
عبارت مشکل لغوی مشکل ہو اسکا ترجمہ کر دیا ہے حضرت شیخ عبد الحق دہلوی نے بھی ایسا ہی کیا ہے اور مولوی قطب الدین صاحب کہ ترجمہ ان کے ہیں انہوں نے بھی اسی طرح
لکھا ہے الحاصل **فصل دوم عن** جابر قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم أن يأكل الرجل بشماله أو يمشي في نعل واحدة
وأن يشتمل الصماء أو يحتبي في ثوب واحد كاشفا عن فرجه رواه مسلم اور روایت ہے جابر سے کہا منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
یہ کہ کھاوے آدمی بائیں ہاتھ سے یا چلے ایک پاپوش میں یا یہ کہ لپیٹے بدن پر کپڑا کہ ہاتھ بھی اندر آجاویں یا گوٹ مار کر بیٹھے ایک کپڑے میں اس حالت میں کہ کھلا ہو
ستر اپنا **فائدہ** بائیں ہاتھ سے کھانے کی نہی تنزیہی ہے اور بعضوں نے کہا تحریمی ہے اور ایک جوتے سے چلنے میں بے ڈھنگی اور خلاف وقار ہے اور لغزش باعث ہوگا
تو باعث لغزش قدم اور گر پڑنے کا زمین پر ہوگا اور لپیٹنے بدن پر کپڑا یعنی چادر وغیرہ [illegible] ہاتھ [illegible] طرف بائیں [illegible] آدمی
اندر ہی ہیں اور کوئی طرف کپڑے کی اٹھی [illegible] ہاتھ [illegible] نکال سکے [illegible]
اور مطلب کے کھولنے کو جیسے کہ [illegible] جیسے [illegible] [illegible] بائیں [illegible] باہر
اور ابن ہمام نے شرح ہدایہ میں لکھا ہے کہ مکروہ ہے اشتمال صما [illegible] اور وہ یہ ہے کہ لپیٹے بدن سے ساتھ ایک کپڑے کے [illegible] تمام بدن اپنا اور
نہ چھوڑے جگہ ہاتھ کے نکلنے کی اور امام محمد کے نزدیک شرط ہے کہ ازار نہ پہنے ہو اور [illegible] کے نزدیک یہ شرط نہ [illegible]
فقہا اشتمال صما اسکو کہتے ہیں کہ لپیٹ لیوے بدن پر ایک کپڑا اور کسی کے ساتھ [illegible] ایک جانب اسکی [illegible]
کھلا ہو [illegible] بعض ستر کھلا [illegible] اگر [illegible] ہوا [illegible]
کرے اور چوتڑوں پر بیٹھے اور پنڈلیاں کھڑی کرے اور دونوں ہاتھ لپیٹ لیوے [illegible] اور دونوں [illegible] پیٹ میں [illegible]
اس صورت میں [illegible] کہ [illegible] اگر لپیٹے کا تو ستر کھل جاویگا اور جائز ہے [illegible] آنحضرت [illegible] سامنے
[illegible] کے ساتھ ہاتھ [illegible] بیٹھے [illegible] **وعن** [illegible]

وَاَبِيْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَبِسَ الْحَرِيْرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عمر اور انس اور ابن زبیر اور ابی امامہ سے انہوں نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جس شخص نے پہنا ریشم یعنی غیر مشروع دنیا میں نہیں پہنے گا اسکو آخرت میں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی محروم ہوگا حلال جاننے والے پر یا زجر و تشدید پر یا ایک مدت پر پہلے داخل ہونے جنت کے اسلیے کہ اونکا لباس جنت میں حریر ہوگا اور کہا حافظ سیوطی نے کتاب البدور میں اکثروں کے نزدیک یہ ہے کہ نہیں داخل ہوگا جنت میں ساتھ سابقین فائزین کے اور منسوخ ہوئی وہ روایت کہ نقل کی ہے جو یہ ہے من لبس الحرير في الدنيا البسه الله يوم القيامة ثوبا من نار ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيْرَ فِي الدُّنْيَا مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سوا اسکے نہیں کہ پہنتا ہے ریشم دنیا میں وہ شخص کہ نہیں حصہ واسطے اسکے آخرت میں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی نہیں حصہ واسطے اسکے اعتقاد اور عمل کا یا نہیں ہے حصہ پہننے حریر کے سے آخرت میں جیسے کہ اوپر کی حدیث میں فرمایا لم یلبسہ فی الآخرۃ یعنی نہ پہنیگا کنایہ داخل ہونے سے جنت میں بموجب قول اللہ تعالی کے ولباسهم فيها حرير پس اس صورت میں کافر کے حق میں نوع ظاہر ہے اور مومن کے حق میں بطریق تغلیظ کے ہو یا یہ کہ نہیں داخل ہوگا ابتداء یا نہیں داخل ہوگا بغیر اسکے کہ عذاب دیا جاوے یا ساتھ گروہ اگلے کے جلدی کرنیوالوں کے ساتھ ع وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَشْرَبَ فِيْ اٰنِيَةِ الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ وَاَنْ نَاْكُلَ فِيْهَا وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ وَالدِّيْبَاجِ وَاَنْ نَجْلِسَ عَلَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے حذیفہ سے کہا منع کیا ہمکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ پئیں ہم برتنوں میں چاندی اور سونے کے اور یہ کہ کھاویں ہم بیچ اون کے اور منع کیا پہننے حریر اور دیباج سے کہ ایک قسم ہے ریشمی کپڑے کی اور یہ کہ بیٹھیں ہم اوسپر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف بیان استعمال کرنے ظروف وغیرہ چاندی سونے کا اور حریر کا اوپر ہو چکا ہے اور فتاوی قاضی خان میں لکھا ہے کہ پہننا حریر کا [illegible] ایسے ہی حرام ہے اسکا اوڑھنا اور لٹکانا اور بچھانا اور کہا امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے نہیں مضائقہ ہے ہو حریر کے بچھانے اور سونے میں اوپر اوسکے اور تکیہ لگانے میں اوپر اوسکے جیسے کہ نہیں مضائقہ اور کہا امام ابو یوسف اور امام محمد نے کہ یہ سب مکروہ ہیں اور حاصل یہ کہ نہی اس حدیث کی محمول ہے تحریم پر نزدیک صاحبین کے اور نزدیک امام صاحب کے تنزیہ پر جیسے کہ اشارہ کیا طرف اسکے ساتھ قول اپنے کے اسلیے کہ پہننا وہ شخص ہے کہ پہنے ریشم دنیا میں ہمیشہ یعنی پس اس حدیث مشہورہ میں دلیل ہے اوپر یہ کہ پس امام صاحب کے نزدیک نہیں ہے حاصل ہوا لیکن تعلیل پر پہننے کے اور سونے کی بچھانا ریشم کا نہیں ہے پہننا اسکا بلکہ بیٹھنے پر نہیں اطلاق کیا جاتا ہے پہننا پس اطلاق کیا ساتھ تنزیہ کے ع وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ اُهْدِيَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةُ سِيَرَاءَ فَبَعَثَ بِهَا اِلَيَّ فَلَبِسْتُهَا فَعَرَفْتُ الْغَضَبَ فِيْ وَجْهِهٖ فَقَالَ اِنِّيْ لَمْ اَبْعَثْ بِهَا اِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا اِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا اِلَيْكَ لِتُشَقِّقَهَا خُمُرًا بَيْنَ النِّسَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے حضرت علی سے کہا ہدیہ کے طور پر بھیجا گیا واسطے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک جوڑا یعنی تہبند اور چادر ریشمی خط دار پس بھیجا اسکو طرف میرے پس پہنا میں نے اسکو پس پہچانا میں نے غصہ بیچ چہرہ مبارک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا تحقیق میں نے نہیں بھیجا تھا اسکو طرف تیرے تاکہ پہنے تو اسکو سوا اسکے نہیں کہ بھیجا تھا میں نے اسکو طرف تیرے تاکہ پھاڑ کر اسکو اوڑھنیاں کر کے تقسیم کرے درمیان عورتوں کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف پہنا حضرت علی نے یہ سمجھ کر کہ حضرت نے پہننے کے لیے بھیجا ہوگا اور جو کہ حضرت نے بھیجا تھا واسطے حضرت فاطمہ کے اور حضرت علی کی ماں فاطمہ بنت اسد کے اور بعضے کہتے ہیں کہ تیسری فاطمہ بنت حمزہ تھیں اور یہ حدیث دلیل ہے اس بات پر کہ نہیں جائز ہے پہننا واسطے مردوں کے ریشم کا اور یہ کہ پہنا ہوا حضرت علی کا نہیں تھا بوجہ حرمت کے بلکہ بسبب نہ ہونے علم کے ع وَعَنْ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ اِلَّا هٰكَذَا وَرَفَعَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِصْبَعَيْهِ الْوُسْطٰى وَالسَّبَّابَةَ وَضَمَّهُمَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ اَنَّهٗ خَطَبَ بِالْجَابِيَةِ فَقَالَ نَهٰى

نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن لبس الحریر الا موضع اصبعین او ثلث او اربع۔ رواہ مسلم اس روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہ
منع فرمایا ریشم کے پہننے سے مگر اس قدر یعنی بقدر دو انگشت کے اور اٹھائیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں انگلیاں اپنی بیچ کی اور شہادت کی اور ملایا
ان دونوں کو یعنی اس قدر ریشم اگر لباس میں ہو جائز ہے اور نقل کیا اس کو بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی یہ ہے کہ خطبہ پڑھا حضرت عمر نے جابیہ کے
کے مقام میں جو شام میں ہے پس کہا منع فرمایا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پہننے ریشم کے مگر قدر دو انگشت یا تین انگشت یا چار انگشت کے۔ ف
پہلی روایت سے جائز ہونا ریشم کا بقدر دو انگشت کے معلوم ہوا اور دوسری روایت سے معلوم ہوا کہ چار انگشت تک جائز ہے اور یہی مذہب ہے
جمہور علماء کا **وعن** اسماء بنت ابی بکر انہا اخرجت جبۃ طیالسۃ کسروانیۃ لہا لبنۃ دیباج وفرجیہا مکفوفین
بالدیباج وقالت ہذہ جبۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کانت عند عائشۃ فلما قبضت قبضتہا وکان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم یلبسہا فنحن نغسلہا للمرضی نستشفی بہا۔ رواہ مسلم اس روایت ہے اسماء بیٹی ابوبکر کی سے یہ کہ انہوں نے
نکالا جبہ طیلسان کا کسروانی یعنی جو شاہ کسریٰ کی طرف منسوب تھا اور گریبان اس کا ریشمی تھا اور دونوں کشادگیاں اس کی ریشم سے کی ہوئی تھیں ساتھ ریشم کے
اور کہا اسماء نے کہ یہ جبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا نزدیک عائشہ کے پس جب وفات پا گئیں حضرت عائشہ لیا میں نے اس کو یعنی مجھکو پہنچا وہ
میراث میں بہن ہونے سے حضرت عائشہ کی اور تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پہنتے اس کو یعنی کبھی کبھی پس ہم دھوتے ہیں اس کو واسطے بیماروں کے طلب کرتے ہیں
شفا ساتھ اس کے نقل کیا اس کو مسلم نے۔ ف طیالسہ ساتھ زیر لام کے جمع طیلسان بفتح اللام کی ہے اور وہ معرب تالسان کا ہے یعنی چادر کے کہ صوف سیاہ کی
ہوتی ہے اور بعضے سیاہ وہ جبہ تھا اور کسروانیہ نسبت ہے طرف کسریٰ کے ساتھ زیر کاف کے اور بعضوں نے کہا ساتھ زبر کاف کے اور جو نسبت کسریٰ کی طرف ہے شاید
خاص کا اس طرح کا دونوں کشادگیاں اس کی بالا کے گرد بنی ہوئی اور ایک پیچھے جیسے کہ بعضے جبوں میں معلوم ہوتا ہے ان میں چاک کھلے ہوتے ہیں یعنی
کشادگیاں پھنچا میں نے وہ دونوں چاک ان کو پر سنجاف ریشم کی ہوئی تھی اور غرض اسماء کی نقل کرنے سے یہ تھا کہ اس کا لباس کو معلوم ہو کہ ان کو طالب برکت
و برکت کا ہے اور یہ کہ اس کا ساتھ پہننا ان کے تھا اور بیان کرنا اس کا یہ ہے کہ اس طرح ریشمی سنجاف اگر چار انگشت تک ہو تو جائز ہے اور اس کا وقت ظاہر ہوتا ہے اور اگر چار انگشت سے زیادہ ہو تو
حرام ہے اور سنجاف کا حکم یہی ہے کہ ریشم کی سنجاف کا ساتھ اس پر شرط ہے جو بیان ہو چکا ہے یعنی چار انگشت تک ہو جائز ہے اور اس حدیث سے اسماء کا یہ قول ہے کہ حدیث عمر کی اور
اسکی قدر سنجاف ریشمی کی نہیں یہ بیان چار انگشت سے زیادہ ہو اور حدیث میں جو آیا ہے ایک حدیث عمر کی ہے جو بیان کی گئی اور حدیث اسماء کی ہے جو یہاں مذکور ہے
کہ اس قدر تعین کی قمیص میں ہو سو بیان ہوتا ہے جیسا کہ اس روایت میں ہے اور دھوتے ہیں ہم بیماروں کے واسطے اور طلب کرتے ہیں شفا ساتھ اس کے یعنی ساتھ اس
کے ساتھ تبرک کے جسم کے ساتھ رکھنے اس کے سر پر اور آنکھوں پر اور ساتھ برکت حاصل کرنے کے واسطے شفا کے اس سے اور بدن پر ملنے کے واسطے
وعن انس قال رخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للزبیر وعبد الرحمن بن عوف فی لبس الحریر لحکۃ بہما۔ متفق علیہ
وفی روایۃ لمسلم قال انہما شکوا القمل فرخص لہما فی قمص الحریر۔ روایت ہے انس سے کہا رخصت دی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
واسطے زبیر اور عبد الرحمن بن عوف کے بیچ پہننے ریشم کے واسطے خارش کے کہ تھی ان دونوں کو یعنی کھجلی سبب بدن کے تھی جیسے کہ آگے کی روایت میں ہے
نقل کیا اس کو بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی میں یوں ہے کہا انس نے تحقیق ان دونوں نے شکایت کی جوؤں کی پس رخصت دی ان دونوں کو بیچ
قمیص ریشم کے۔ ف ریشم کی خاصیت ہے کہ جوئیں نہیں پڑتیں اور اس سے نفع ہوتا ہے اور رخصت کا حکم عام ہے **وعن** عبد اللہ بن عمرو بن العاص
قال رأی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ثوبین معصفرین فقال ان ہذہ من ثیاب الکفار فلا تلبسہا وفی روایۃ
قلت اغسلہما قال بل احرقہما۔ رواہ مسلم روایت ہے عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے کہا دیکھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

اور پہنا کسم سے رنگے ہوئے کپڑے پس منع ہے اور تحقیق یہ کہ منع کے کپڑوں سے میں کہ نہیں تمیز کی معلوم علماء میں اور تحقیق فرق کیا ہے پہنا اس مردوں اور عورتوں
مستثنیٰ نہیں ہیں تو انکو اور ایک روایت میں ہے کہ کہا علماء نے کہ یہ معلوم ہوا اس میں ہے کہ انکو منع فرمایا حضرت نے بلکہ سوائے انکو حق کی یہ مسلم نے **ف** کہا شیخ
کہ یہ آنحضرت کی جانب سے حیا اور تنبیہ تھا لیے اسکے کہ اس سے پہنچے کہ عیب کے خوشبو کسم ہوا پہنے عبداللہ کو اس واسطے کہ وہ عورتوں کا لباس ہے
کہ کپڑا کسم کا اگر چہ مردوں کو حرام ہے لیکن عورتوں کے لیے کہ وہ نہیں پس اسکے جلانے میں ضائع کرنا مال کا ہے پس بہتر یہی تھا کہ اپنی عورتوں کو دیدیتے
یا بیچ ڈالتے یا اور عورتوں کو دیدیتے کہ وہ اس سے فائدہ اٹھاتیں اور ایک روایت میں آیا ہے کہ عبداللہ بن عمرو جب حاضر ہوئے اور ان کپڑوں کو
جلا دیا تب دوسرے دن حضرت کے پاس حاضر ہوئے حقیقت حال سے خبر دی فرمایا کیوں نہ پہنایا تو نے ان کپڑوں کو اپنی عورتوں کو اسلئے کہ وہ اونکو
عورتوں کو اور بعض نے اس روایت کے معنی کیا ہے کہ شارحین نے عیب لگایا اور پہ خلاف ظاہر کے اور یہ جو بعضوں نے کہا ہے کہ اور عورتوں کو مباح نہیں کہو یہ اثر
اسکے کہ بعض روایت و روایت سے یہ تنبیہ ہے پہننے کسم کے علماء کو اختلافات ہیں بعض اسکو مطلق حرام جانتے ہیں اور بعض مباح اور بعض کہتے ہیں کہ
بسبب کسم کے پہننا حرام ہوا اور اگر بعد رنگنے کے دھو ڈالے تو مباح ہے اور بعض کہتے ہیں کہ اگر دوسری رنگ میں ہوئی تو مباح ہے والا حرام اور بعض کہتے ہیں کہ پہننا اسکا
مجالس میں مکروہ ہے اور گھر میں پہننے درست ہے اور مذہب حنفی میں کراہت تحریمی ہے اور مختار اس سے کہ وہ اور سرخ رنگ مردوں کو پہننے کے لیے حرام ہے
اور شیخ عبدالحق نے کہا ہے کہ اسکا استعمال مکروہ ہے میں اور استاد نے اسکے بعض فتویٰ دیا ہے کہ درست نہیں [illegible]
ثبوت سند کر حدیث حضرت عائشہ کا مرحم اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو فی مناقب اہل بیت النبی صلی اللہ علیہ
وسلم اور ذکر کیا ہم نے حدیث حضرت عائشہ کی کہ مراد اسکا یہ ہے کہ نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ پر چادر باب مناقب اہل بیت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے **الفصل**
الثانی فصل دوسری **عن ام سلمۃ قالت کان احب الثیاب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم القمیص رواہ الترمذی**
وابوداؤد روایت ہے ام سلمہ سے کہا بہت محبوب کپڑوں میں سے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کرتا تھا نقل کیا اسکو ترمذی اور ابوداؤد نے
ف اسلئے کہ اس سے بدن خوب ڈھکتا ہے اور سبک ہے بدن پر اور پہننے والا اسکا بہت متواضع ہوتا ہے اور جب محبوب تھا کرتا نزدیک
آنحضرت کے تو یکیہ ہوگا بہتر اس میں اسرار اور انوار بہت ہیں اور ایسا ہی ہے سب چیزیں جو تمام ستحبات کا **وعن اسماء بنت یزید**
قالت کان کم قمیص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الرسغ رواہ الترمذی وابوداؤد وقال الترمذی ھذا
حدیث حسن غریب روایت ہے اسماء بنت یزید سے کہا تھی آستین کرتے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پہنچے تک نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے
اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے **ف** بعضی روایتوں میں سر انگشت تک بھی آستین حضرت کی آئی ہے اور تو ہو کہ آستین حضرت کی انگلیوں تک تھی
وعن ابی ھریرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا لبس قمیصا بدأ بمیامنہ رواہ الترمذی روایت ہے
ابوہریرہ سے کہا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب پہنتے کرتا شروع کرتے ساتھ داہنی طرف قمیص کے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** کہا شیخ نے
کہ یہ مستحب ہے اور یہ منقول ہے کہ اس سے یا کہ جانب داہنی قمیص کی شامل آستین کو ہو اور شروع کرے میں پہنتے آستین کی داہنی طرف
وعن ابی سعید الخدری قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ازرۃ المؤمن الی انصاف ساقیہ
لا جناح علیہ فیما بینہ وبین الکعبین ما اسفل من ذلک ففی النار قال ذلک ثلث مرات ولا ینظر اللہ یوم القیامۃ
الی من جر ازارہ بطرا رواہ ابوداؤد وابن ماجۃ روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم سے کہ فرماتے تھے حالت تہبند مومن کی نصف پنڈلیوں تک ہو نہیں گناہ اوپر اسکے جو درمیان اسکے اور ٹخنوں کے [illegible] ۱۲

چنانچہ تہبند کے درمیان آدھی پنڈلیوں اور درمیان ٹخنوں کے ہے اور جو چیز کہ نیچے اسکے ہو پس بیچ آگ کے ہوگا یعنی بدن اور نہیں دیکھیگا اللہ تعالیٰ دن
قیامت کے طرف اس شخص کے کہ دراز کرے تہبند اپنا مارے تکبر کے نقل کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے **وعن** سالم بن عبداللہ عن ابیہ عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم قال الاسبال فی الازار والقمیص والعمامۃ من جر منھا شیئا خیلاء لم ینظر اللہ الیہ یوم القیامۃ رواہ ابوداؤد
والنسائی وابن ماجۃ۔ سالم بن عبداللہ سے روایت ہے وہ نقل کرتے ہیں اپنے باپ سے یعنی عبداللہ بن عمر سے وہ نقل کرتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا
دراز کرنا بیچ تہبند کے اور پیرہن کے اور پگڑی کے ہے جو شخص دراز کرکے کھینچے ان میں سے کچھ ازراہ تکبر کے نہیں نظر کریگا اللہ طرف اسکے دن قیامت کے نقل کی یہ ابوداؤد
اور نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** یعنی دراز کرنا حرام ہے [illegible] جیسے کہ مشہور ہے [illegible] بیان ہر ایک کی حد کا
بیچ شرح حدیث ابی ہریرہ کے بیان ہو چکا ہے **وعن** ابی کبشۃ قال کان کمام اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم بطحا رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث منکر۔ روایت ہے ابی کبشہ سے کہا انہوں نے تھیں آستینیں یاران آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
صحابیوں کی [illegible] نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث منکر ہے **ف** کہا اشرف نے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] **وعن** ام سلمۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین ذکر الازار فالمرأۃ یا رسول اللہ
قال ترخی شبرا فقالت اذا تنکشف عنھا قال فذراعا لا تزید علیہ رواہ مالک وابوداؤد والنسائی وابن ماجۃ وفی
روایۃ الترمذی والنسائی عن ابن عمر فقال ترخین شبرا فقالت اذا تنکشف اقدامھن قال فیرخینہ ذراعا لا یزدن علیہ اور روایت ہے
ام سلمہ سے [illegible]
[illegible] فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible]
ایک بالشت یعنی آدھی پنڈلیوں سے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] روایت ترمذی اور نسائی کی [illegible]
[illegible] **وعن** معاویۃ بن قرۃ عن ابیہ قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی رھط من مزینۃ
فبایعوہ وانہ لمطلق الازرار فادخلت یدی فی جیب قمیصہ فمسست الخاتم رواہ ابوداؤد اور روایت ہے معاویہ بن قرہ سے
[illegible] ساتھ ایک جماعت کے قوم مزینہ سے [illegible]
[illegible] گریبان [illegible] مہر نبوت [illegible] نقل کی یہ
ابوداؤد نے **ف** [illegible] سینہ مبارک [illegible]
[illegible] **وعن** سمرۃ ان النبی صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَسُوا الثِّيَابَ الْبِيضَ فَإِنَّهَا أَطْهَرُ وَأَطْيَبُ وَكَفِّنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ

روایت ہے سمرہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہنو کپڑے سفید اسلیے کہ تحقیق وہ بہت پاک ہیں اور بہت پاکیزہ اور بہتر ہوتے ہیں اور کفن دو سفید اپنے مردوں کو نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے ف بہت پاک ہوتے ہیں یعنی بسبب اسکے کہ بہت دھوئے جاتے ہیں بسبب جلدی میلے ہونے کے بخلاف رنگین کپڑے کے کہ [illegible] اور اسکو نہیں دھویا کرتے [illegible] بہت پاکیزہ ہوتا ہے بسبب [illegible] اور بہتر [illegible] بسبب [illegible] اور جان کی ضرورت ہوتی ہے [illegible] بسبب [illegible] رنگ کے [illegible] افضل ہونا [illegible] اسکا افضل ہونا واسطے اسکے [illegible] مسجد میں [illegible] علماء [illegible] بعض [illegible] روایت کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] عیدین میں

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اعْتَمَّ سَدَلَ عِمَامَتَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

روایت ہے ابن عمر سے کہا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب عمامہ باندھتے چھوڑتے شملہ پگڑی کا درمیان دونوں مونڈھوں اپنے کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے

وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ عَمَّمَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَدَلَهَا بَيْنَ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِي رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

روایت ہے عبدالرحمن بن عوف سے کہا باندھی پگڑی میرے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس چھوڑا شملہ اسکا آگے میرے اور پیچھے میرے نقل کی یہ ابو داود نے ف یعنی دونوں طرف شملہ چھوڑا سینہ پر اور پیٹھ پر جاننا چاہیے کہ باندھنا عمامہ کا سنت ہے اور بعض حدیثوں میں اسکی فضیلت بہت آئی ہے اور آیا ہے کہ دو رکعتیں عمامہ سے بہتر ہیں ستر رکعتوں بے عمامہ سے اور جاننا چاہیے کہ چھوڑنا شملہ کا عمامہ میں افضل ہے لیکن واجب نہیں آنحضرت کبھی شملہ چھوڑتے تھے اور کبھی نہ چھوڑتے تھے اور کبھی [illegible] اور کبھی ایک سرا دستار کا [illegible] چھوڑتے تھے [illegible] اور شملہ آنحضرت کا اکثر پیچھے ہوتا تھا اور کبھی داہنی طرف [illegible] کبھی [illegible] درمیان دونوں [illegible] [illegible] اور [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] سنت [illegible] [illegible] شملہ کا مستحب ہے [illegible] [illegible] [illegible] فضیلت ہے اور بعضوں نے [illegible] [illegible] مستحب ہے [illegible] شملہ کا درمیان دونوں [illegible]

وَعَنْ رُكَانَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَرْقُ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمُشْرِكِينَ الْعَمَائِمُ عَلَى الْقَلَانِسِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَإِسْنَادُهُ لَيْسَ بِالْقَائِمِ

روایت ہے رکانہ سے وہ نقل کرتا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا فرق درمیان ہمارے اور درمیان مشرکوں کے پگڑیاں باندھنی ہیں اوپر ٹوپیوں کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے اور سند اسکی نہیں درست ف [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُحِلَّ الذَّهَبُ وَالْحَرِيرُ لِلْإِنَاثِ مِنْ أُمَّتِي وَحُرِّمَ عَلَى ذُكُورِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اور روایت ہے ابو موسیٰ اشعری سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حلال کیا گیا سونا اور ریشم واسطے عورتوں کے میری امت سے اور حرام کیا گیا [illegible] مردوں
پر میری امت کے نقل کیا اس کو ترمذی اور نسائی نے [illegible] ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے [illegible] لیکن [illegible] میں
[illegible] پہننا [illegible]
[illegible] وعن ابی سعید الخدری قال کان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اذا استجد ثوبا سماہ باسمہ عمامۃ او قمیصا او رداء ثم یقول اللھم لک الحمد کما کسوتنیہ اسألک خیرہ وخیر
ما صنع لہ [illegible] رواہ الترمذی وابو داؤد [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] وعن معاذ بن انس [illegible] عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من اکل طعاما ثم قال الحمد للہ الذی اطعمنی
ھذا الطعام ورزقنیہ من غیر حول منی ولا قوۃ غفر لہ ما تقدم من ذنبہ رواہ الترمذی وزاد ابو داؤد ومن
لبس ثوبا فقال الحمد للہ الذی کسانی ھذا ورزقنیہ من غیر حول منی ولا قوۃ غفر لہ ما تقدم من ذنبہ وما تاخر
[illegible]
[illegible]
[illegible] اور [illegible]
[illegible] وعن عائشۃ قالت قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عائشۃ ان اردت اللحوق
بی فلیکفک من الدنیا کزاد الراکب وایاک ومجالسۃ الاغنیاء ولا تستخلقی ثوبا حتی ترقعیہ رواہ الترمذی وقال ھذا
حدیث غریب لا نعرفہ الا من حدیث صالح بن حسان قال محمد بن اسمعیل صالح بن حسان منکر الحدیث [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] ترمذی نے [illegible]
[illegible] حدیث [illegible]
[illegible]
[illegible]

اسے پسند فرمایا اللہ تعالیٰ نے اسلئے اسراف اور تکبر سے منع فرمایا اور ایک روایت میں یوں ہے کہ فرمایا حضرت نے جو شخص ہو سکے اور قدرت رکھے کہ کپڑا پہنے اور اچھا کپڑا پہنے اور ہو سکے

تو پہنے اسکو لیکن اس میں نعمت حق کا اظہار اور شکر نعمت کی نیت کرے کیونکہ چنانچہ حضرت عمرؓ سے منقول ہے کہ ایک بار آپ منبر پر خطبہ پڑھتے تھے اور آپ کا تہبند

پیوند لگا ہوا تھا۔ **وعن** أبي أمامة إياس بن ثعلبة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ألا تسمعون ألا تسمعون إن

البذاذة من الإيمان إن البذاذة من الإيمان رواه أبو داود اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ نام انکا ایاس بیٹا ثعلبہ کا ہے کہا کہ فرمایا

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہیں سنتے تم کیا نہیں سنتے تم یعنی سنو تحقیق ترک زینت کا اور چھوڑنا لباس فاخرہ کا ایمان سے ہے تحقیق ترک زینت کا

اور ترک کرنا زینت دنیا کا اخلاق اہل ایمان سے ہے نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** یعنی تواضع لباس میں اور ترک زینت دنیا اخلاق اہل ایمان سے ہے کیا اچھا ہے

ترجمہ یعنی آخرت کی زینت ہے اسکا یہ ہے۔ **وعن** ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من لبس ثوب شهرة

في الدنيا ألبسه الله ثوب مذلة يوم القيامة رواه أحمد وأبو داود وابن ماجة اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا فرمایا رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پہنے کپڑا شہرت کا دنیا میں پہناویگا اسکو اللہ تعالیٰ کپڑا ذلت کا دن قیامت کے نقل کیا یہ احمد اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے

ف کپڑا شہرت کا یعنی کپڑا جو کوئی پہنے بغرض حصول فخر اور عزت اور تکبر کے سبب اسکے پہننے سے لوگوں میں مشہور ہو پہنا سکو اللہ تعالیٰ پہناویگا کپڑا

ذلیل اور بد اور ساتھ اسکے ذلیل اور بے عزت کریگا اسکو دن قیامت کے اور اس حدیث سے سمجھا گیا کہ جو کوئی اختیار کریگا کپڑا ذلت اور تواضع کا اللہ تعالیٰ کی خوشی کیلئے

دنیا میں پہناویگا اسکو اللہ تعالیٰ کپڑا عزت کا عقبیٰ میں اور بعضوں نے کہا کہ مراد شہرت کے کپڑے سے کپڑا حرام ہے یا کہ مباح نفیس ہو تکبر کیا اور بعضوں نے کہا

کہ مراد کپڑا ہے جو بقصد تکبر کے اور دکھلانے فقر کے اور اصل شکر کرے نہ کہ نیت اور بعضوں نے کہا کہ مراد وہ کپڑا ہے کہ بقصد ہو تکبر کا واسطے شبہ کے یا بقصد

و ریا کے پہنے اور بعضوں نے کہا کہ پایا جو کپڑا کہ ساتھ فخر اور جمال کے کسی کو ہے اور پیا کا اور پہنے کا سبب ساتھ اسکے مشہور ہو اور اس میں شک نہیں کہ وہ

اور لائق ہو اور اسطرح ساتھ بیان حدیث کے ہے۔ **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من تشبه بقوم فهو منهم

رواه أحمد وأبو داود اور روایت ہے انہیں سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مشابہت کرے کسی قوم کی وہ انہیں میں سے ہے

نقل کیا یہ احمد اور ابو داؤد نے **ف** یعنی جو کوئی مشابہت کرے اپنے تئیں ساتھ کفار کے مثل لباس وغیرہ میں یا ساتھ فساق و فجار کے یا ساتھ اہل تصوف و صلحا کے

پس وہ انہیں سے ہے یعنی گناہ و ثواب میں ... یعنی مشابہت عام ہے خواہ اخلاق میں ہو یا افعال میں ہو یا لباس میں ہو یا کھانے

پینے میں ہو یا بیٹھنے میں یا اوٹھنے میں یا مکان بنانے میں وغیرہ ذلک۔ **وعن** سويد بن وهب عن رجل من أبناء أصحاب النبي

صلى الله عليه وسلم عن أبيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من ترك لبس ثوب جمال وهو يقدر عليه تواضعا

كساه الله حلة الكرامة ومن تزوج لله توجه الله تاج الملك رواه أبو داود وروى الترمذي منه حديث معاذ بن

أنس من ترك اللباس اور روایت ہے سوید بیٹے وہب کے سے انہوں نے نقل کی ایک شخص سے کہ بیٹا ہے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انہوں نے نقل کی اپنے باپ سے

کہ کہا فرمایا حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ چھوڑ دے کپڑا زینت کا پہننا اس حال میں کہ قادر ہو وہ اس پر اور ایک روایت میں ہے واسطے تواضع کے پہنا دیگا

اسکو اللہ تعالیٰ حلہ بزرگی کا اور جو نکاح کرے واسطے خدا کے یعنی واسطے رضا اور کسر نفس کے پہنا دیگا اسکو اللہ تعالیٰ تاج بزرگی کا یعنی بہشت کا تاج اسکو دیگا اور جو

رغبت دنیا کی نہ ہو اسکا بدلہ اسکو عطا فرماویگا دنیا اور آخرت میں یعنی مرتبہ اسکا بلند کریگا اور جو کوئی نکاح کرے واسطے خدا کے پہنا دیگا اسکو

(یعنی بقصد حصول ثواب کے)

مرتبہ بلند شاہی کا نقل کی یہ ابو داؤد نے اور نقل کی ترمذی نے ایک جزو اس حدیث سے جو روایت کی معاذ بن انس سے **ف** مراد یہ ہے کہ جو کپڑا کہ

پہننے پر قادر ہو اس کو ترک کرے واسطے تواضع کے اور نہ ترک کرے بخل سے یا کہ واسطے زینت دنیا کے نہ کہ وہ تکلف کرے واسطے تواضع کے یعنی تکلف کرے کسی زینت کا

[illegible]

[illegible] بلکہ حدیث نبوی میں لفظ [illegible] علما نے کہا ہے [illegible] حدیث لباس [illegible]

[illegible] روایت کیا اسکو ترمذی نے وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ أَنْ يُرَى أَثَرُ نِعْمَتِهِ عَلَى عَبْدِهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے نقل کیا اپنے باپ سے نقل کیا اپنے دادا سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے [illegible] اثر نعمت اپنی کا اوپر بندے اپنے کے نقل کیا [illegible] [illegible]

[illegible] اسکی طرف رجوع کریں [illegible]

[illegible] اللہ تعالیٰ [illegible]

[illegible] زینت [illegible]

[illegible]

[illegible] وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ أَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَائِرًا فَرَأَى رَجُلًا شَعِثًا قَدْ تَفَرَّقَ شَعْرُهُ فَقَالَ مَا كَانَ يَجِدُ هٰذَا مَا يُسَكِّنُ بِهِ رَأْسَهُ وَرَأَى رَجُلًا عَلَيْهِ ثِيَابٌ وَسِخَةٌ فَقَالَ مَا كَانَ يَجِدُ هٰذَا مَا يَغْسِلُ بِهِ ثَوْبَهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے جابر سے کہا آئے ہمارے پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ملاقات کو پس دیکھا ایک شخص پراگندہ بال کو [illegible] بال اسکے سر کے پس فرمایا کیا نہیں پاتا یہ شخص اس چیز کو کہ بٹھا دے اور درست کرے ساتھ اسکے بال سر اپنے کے اور دیکھا ایک شخص کو کہ تھے اسکے بدن پر کپڑے میلے پس فرمایا کیا نہیں پاتا یہ شخص اس چیز کو کہ دھوئے ساتھ اسکے کپڑے اپنے نقل کیا یہ احمد اور نسائی نے [illegible]

[illegible]

[illegible] وَعَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيَّ ثَوْبٌ دُوْنٌ فَقَالَ لِي أَلَكَ مَالٌ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ مِنْ أَيِّ الْمَالِ قُلْتُ مِنْ كُلِّ الْمَالِ قَدْ أَعْطَانِيَ اللّٰهُ مِنَ الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ وَالْخَيْلِ وَالرَّقِيْقِ قَالَ فَإِذَا آتَاكَ اللّٰهُ مَالًا فَلْيُرَ أَثَرُ نِعْمَةِ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَكَرَامَتِهِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَفِي شَرْحِ السُّنَّةِ بِلَفْظِ الْمَصَابِيْحِ

اور روایت ہے ابی الاحوص سے کہ نقل کیا اپنے باپ سے کہا آیا میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس حال میں کہ میرے بدن پر تھے کپڑے ناکارہ پس فرمایا [illegible] کیا تیرے پاس مال ہے کہا میں نے ہاں فرمایا کس قسم کا مال ہے کہا میں نے [illegible] اللہ تعالیٰ نے اونٹ گائیں بکری گھوڑا غلام فرمایا پس جب دیا ہے تجھکو اللہ تعالیٰ نے مال پس چاہیے کہ دیکھا جاوے تجھ پر اثر نعمت اللہ کا اور [illegible] نقل کیا یہ نسائی نے اور شرح السنہ میں [illegible] مصابیح [illegible]

[illegible]

[illegible]

اور دوپٹہ سے اور مرض سے اور سختی سے اور وہ بیت اور گرمی سے اور لیکن یہ بات ہو سکے کہ ذکر علی اور حضرت شیخ نے لکھا ہو کہ لنگی اگر سے کی محمود ہو اور نفل
ایمان سے ہو شرط قصد اصلیہ تقرب ہو کے نزدیک یہ لطف تر ہے اور اسکے برابر اگر سبب جمال زینت کے ہو اور وقت کے توقیع وغیرہ ہو ۔ **وعن**
عبد اللہ بن عمرو قال مر رجل علیہ ثوبان احمران فسلم علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلم یرد علیہ رواہ الترمذی
وابو داود ۔ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہا گذرا ایک شخص اس حال میں کہ اوپر اسکے دو کپڑے سرخ تھے پس سلام کیا اس نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر پس
نہ جواب دیا آپ نے اسکو سلام کا نقل کیا یہ ترمذی اور ابو داود نے **ف** یہ حدیث بیچ دلالت کرنے کے ہے اوپر کراہت سرخ کپڑے کے اور سرخ رنگ کو حرام ہونے پر دلالت کرتی ہو
کہ شخص مرتکب ہو منہیات کا وقت سلام ہونے کے مستحق جواب نہیں ہوتا اور جب نہ ہوا شیء ثابت ہو گی وہ حرمت مخصوصہ کے نزدیک
اور حنفیہ کے نزدیک مکروہ ہے کہ یہ جائز ہوا اور اکثر علماء کے نزدیک مکروہ ہے اور بعض کے نزدیک جائز ہے اور امام ابو حنیفہ کے اور
مکروہ ہونے میں ہیں ۔ **وعن عمران بن حصین ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا ارکب الارجوان ولا البس المعصفر**
ولا البس القمیص المکفف بالحریر وقال الا وطیب الرجال ریح لا لون لہ وطیب النساء لون لا ریح لہ رواہ ابو داود
اور روایت ہے عمران بن حصین سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں سوار ہوتا میں زین پوش ارغوانی پر یعنی سرخ پر اور نہیں پہنتا میں کسم سے رنگا اور نہیں پہنتا
کپڑا کہ سنجاف ہو اسکے ریشم کی اور فرمایا خبردار ہو خوشبو مردوں کی وہ ہے کہ مہکتی ہو اور رنگ نہ ہو اسکے واسطے جیسے گلاب اور عطر وغیرہ کہ تذکرہ ملتفہ ہے
اور خوشبو عورتوں کی وہ ہے کہ رنگ ہو اور نہ مہکتی ہو جیسے زعفران اور مہندی اور واسطے رنگ کے اسکے لیے ہوتی ہے اور جیسے عقد اور ابتداء میں
نقل کیا یہ ابو داود نے **ف** ارجوان سرخ بہت ہے اور جیسے اصح یہی ہے سرخ رنگ کی ہوتی ہے زین پوش ریشمی اور اس پر بیٹھنا نہیں اور نہ
اس واسطے کہ اسکی زینت مردوں پر جو اون ہو تو اسکا بھی شمول ہے اور بعض اسکا صاحب نہایہ نے کہا یہ ارجوان ہے مرغوب ہو گا اور وہ ایک درخت ہے اس میں
گل سرخ ہوتے ہیں اور ہر رنگ شوخ کے ہوتا ہے اسکو بھی ارجوان کہتے ہیں اور بعض نے کہا وہ ایک رنگ سرخ ہے اور شتر بھی کہا ہے
کہ وہ رنگ ہیں اور وہ رنگ ہوتے ہیں اور لونگ کی اسکا پینا لباس سے ہے اور بیچ اس کے بھی ہو ریشمی ہو اسکا حکم یہ ہے کہ حرام ہے بیچ اسکے
مرد کے لئے اسکا پہننا اور جو پینا بود اور کیا ہو کپڑا ہو کر اسکا اطلاق ہے کہ نہیں اسکا پہننا ہے کہ زینت ہے اور عورتوں کیلئے ہے
مناسب ہے واسطے بیان حرمت کے ہے اور مضبوط یہ ہے ... سرخ ہو اور جوڑی ہے اور رنگ کا ہے اور پہنا نہیں ہے ...
رنگ ہو اسکے واسطے کپڑے سے اور زینت ہے غیر مرد کے اور ... رنگ دار کپڑا ہو اور خوشبو ہو جو پوشیدہ ہو اور خوشبو عورتوں کی بیچ اس
اور حالت میں جو ظاہر ہو اور خوشبو کی وہ بو پوشیدہ ہو اور رنگ اسکا ظاہر ہو اور خوشبو مردوں کی بیچ اس کے مسجد ...
نہیں ہوتے اور ... اسکی بو سے زینت کی ... **وعن ابی ریحانۃ قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن**
عشر عن الوشر والوشم والنتف وعن مکامعۃ الرجل الرجل بغیر شعار وعن مکامعۃ المرأۃ المرأۃ بغیر شعار وان یجعل الرجل
فی اسفل ثیابہ حریرا مثل الاعاجم او یجعل علی منکبیہ حریرا مثل الاعاجم وعن النہبی وعن رکوب النمور ولبوس الخاتم الا لذی سلطان
رواہ ابو داود والنسائی ۔ اور روایت ہے ابو ریحانہ سے کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دس چیزوں سے دانتوں کے تیز کرنے سے اور
گودنے سے اور بال اکھاڑنے سے اور سونے سے مرد کو مرد کے ساتھ ایک کپڑے میں حائل ہونے کپڑے کے اور عورت کو عورت کے ساتھ ایک کپڑے میں بغیر
کپڑے کے اور یہ کہ کرے مرد نیچے کپڑے اپنے کے ریشم مثل عجمیوں کے یا کرے اپنے کندھوں پر ریشم مثل عجمیوں کے اور منع کیا لوٹ سے اور
سوار ہونے سے اوپر کھالوں چیتوں کے اور منع کیا پہننے انگوٹھی سے مگر واسطے صاحب حکومت کے نقل کیا یہ ابو داود اور نسائی نے **ف** دانتوں کے تیز کرنے سے

عورتیں جو دانتوں کو برچھیوں یا ریتی سے تیز کرکے کھڑکھڑاتی ہیں اور یہ ایک تماشا ہے جوان عورتوں کے ساتھ ہوں اس سے حضرت نے منع فرمایا اور گودنے سے یعنی سوئی سے بدن گود کر نیل یا سرمہ بھرتی ہیں اس سے بھی منع فرمایا اور بال اکھیڑنے سے یعنی سفید بال یا ڈاڑھی اور مونچھ کے اکھاڑنے سے اور نیل ڈالنے اور بھوؤں کے واسطے زینت کے یا عورتیں جو بال چہرے پر سے اکھاڑتی ہیں یعنی خوشنمائی کے بال چنتی ہیں اس سے بھی حضرت نے منع فرمایا اور سبب منع کا ان چیزوں سے یہ ہے کہ لازم آتا ہے تغیر خلقت الٰہی کی اور مشابہت ہوتی ہے فاحشہ عورتوں کی اور زینت حلال ہے لیکن ان تکلفات سے منع فرمایا اور بعضوں نے بیان کیا ہے کہ اکثر عورتیں یہ کام تکبر سے کرتی ہیں اور جو ایسا کرتی ہیں ان کی معیت سے کراہت ہوتی ہے اور جو کسی کپڑے میں دونوں جانب ریشم ہو اور بیچ میں سوت ہو اس کا حکم بھی یہی ہے اور جو تنہا ریشم ہو تو حلال نہیں مرد کو اور جو سوت اور ریشم ملا ہوا ہو اور ریشم زیادہ ہو تو حرام ہے اور جو سوت زیادہ ہو تو حلال ہے اور جہاں ریشم کے تار برابر ہوں تو بھی مکروہ ہے اور پوستین اور سمور وغیرہ کا پہننا درست ہے اور حضرت نے ایک بار نرمی سے ان کپڑوں کی بابت فرمایا کہ پیچھے کے کنارے پر چار انگل تک ریشم کا ہونا درست ہے اور اسی طرح ریشم کا ذکر ہے کہ ساتھ تکبر کے پہننا حرام ہے اور تعظیم کے واسطے پہنا ہو تو مضائقہ نہیں اور اسی طرح ان کپڑوں کی حرمت ہے جو نفیس ہوں اور اترانے کے لیے پہنے جاویں اور بعضوں نے کہا کہ یہ منع محض زینت کے لیے ہے کہ وہ عورتیں جو فاحشہ تھیں اس زمانے کی وہ ان کاموں کو کرتی تھیں اور زینت کو ظاہر کرتی تھیں جیسے حضرت مریم علیہا السلام کے وقت میں ایک ملک کی عورتیں کرتی تھیں ★ **وعن علي قال نهاني رسول الله صلى الله عليه وسلم عن خاتم الذهب وعن لبس القسي والمياثر الحمراء رواه الترمذي وابو داود والنسائي وابن ماجة وفي رواية لابي داود قال نهى عن مياثر الارجوان** اور روایت ہے علی سے کہا منع کیا مجھ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور ریشمی کپڑے پہننے سے اور سرخ زین پوش کے استعمال سے نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور ایک روایت ابو داؤد کی میں یوں ہے کہ کہا حضرت نے منع فرمایا ارغوانی زین پوش سے ف قسی ایک قسم کا کپڑا ہے ریشمی جس میں ریشم کے دھاگے ملے ہوتے ہیں اور میاثر جمع میثرہ کی ہے اور میثرہ وہ ہے جو گھوڑے کی زین پر بچھاتے ہیں ریشم کا یا ایک قسم کا ہوتا ہے سرخ رنگ کا اور ارجوان ایک پھول ہے نہایت سرخ اور بعضوں نے کہا کہ اس سے مراد سرخ رنگ ہے اور نہی اس سے اس واسطے ہے کہ یہ عجمیوں کی زینت تھی اور تکبر کی علامت ہے ★ اور بعضوں نے کہا اس کا ریشمی ہونا سبب نہی کا ہے اور بعض نے کہا کہ سرخ رنگ کے سبب سے اور بعضوں نے کہا کہ اگر ریشمی ہو تو حرام ہے اور اگر ریشمی نہ ہو تو بھی مکروہ ہے اس واسطے کہ اس میں تکبر ہے اور اس میں ریشم اور سرخ رنگ دونوں ہوتے تھے اس لیے منع فرمایا ★ **وعن معاوية قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تركبوا الخز ولا النمار رواه ابو داود والنسائي** اور روایت ہے معاویہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سوار نہ ہو اوپر زین پوش خز کے اور نہ اوپر چیتے کی کھال کے نقل کی یہ ابو داؤد اور نسائی نے ف خز نام ہے ایک کپڑے کا جو اون اور ریشم سے ملا کر بنتا ہے اور بعضوں نے کہا خز ریشم کا ہوتا ہے اور اس پر سوار ہونا منع ہے اس واسطے کہ اس میں تکبر ہے اور چیتے کی کھال پر سوار ہونا اس واسطے منع ہے کہ یہ متکبروں کا کام ہے اور بعضوں نے کہا کہ اس واسطے کہ اس کی کھال نجس ہے اور دباغت سے بھی پاک نہیں ہوتی اور بعضوں نے کہا کہ اس میں تکبر ہے اور اسی طرح ہر درندے کی کھال کا یہی حکم ہے اور بعض علماء نے کہا ہے کہ ان کی کھال پر سوار ہونا مکروہ ہے ★ **وعن البراء بن عازب ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن الميثرة الحمراء رواه في شرح السنة** اور روایت ہے براء بن عازب سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا سرخ زین پوش سے نقل کی یہ بغوی نے

شخ استر میں۔ وَعَنْ اَبِیْ رِمْثَۃَ التَّیْمِیِّ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْہِ ثَوْبَانِ اَخْضَرَانِ وَلَہٗ شَعْرٌ قَدْ عَلَاہُ
الشَّیْبُ وَشَیْبُہٗ اَحْمَرُ۔ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِاَبِیْ دَاؤُدَ وَھُوَ ذُوْ وَفْرَۃٍ وَبِھَا رَدْعٌ مِّنْ حِنَّاءٍ۔ اور روایت ہے ابی رمثہ تیمی سے
کہا آیا میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس حال میں کہ حضرت پر دو کپڑے سبز تھے اور حضرت کے بال تھے [illegible]
[illegible]

ف [illegible]

[illegible]

وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ شَاکِیًا فَخَرَجَ یَتَوَکَّأُ عَلٰی اُسَامَۃَ وَعَلَیْہِ ثَوْبُ قِطْرٍ قَدْ تَوَشَّحَ بِہٖ فَصَلّٰی بِھِمْ۔ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ۔ [illegible]

ف [illegible]

وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَوْبَانِ قِطْرِیَّانِ غَلِیْظَانِ وَکَانَ اِذَا قَعَدَ فَعَرِقَ ثَقُلَا عَلَیْہِ فَقَدِمَ بَزٌّ مِّنَ الشَّامِ لِفُلَانٍ الْیَھُوْدِیِّ فَقُلْتُ لَوْ بَعَثْتَ اِلَیْہِ فَاشْتَرَیْتَ مِنْہُ ثَوْبَیْنِ اِلَی الْمَیْسَرَۃِ فَاَرْسَلَ اِلَیْہِ فَقَالَ قَدْ عَلِمْتُ مَا تُرِیْدُ اِنَّمَا تُرِیْدُ اَنْ تَذْھَبَ بِمَالِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَذَبَ قَدْ عَلِمَ اَنِّیْ مِنْ اَتْقَاھُمْ وَاٰدَاھُمْ لِلْاَمَانَۃِ۔ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ۔ اور روایت ہے
عائشہ سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر دو کپڑے قطری موٹے [illegible]

[illegible]

آنحضرتؐ کو تھا یہی سبب ہے جس شخص نے آپ کو جاتا جاس بیروی کا عرض کیا تو فرمایا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ بات کہ اس یہودی نے یعنی اس واسطے آپ بھی جانتا ہو
کہ مروت کم ہے پس اسی لیے تحقیق جانا آپ نے توریت سے کہ میں سب لوگوں سے عشق زیادہ ہوں اور بدلہ لا کر نے والا ہوں آنحضرت کی بات کو نقل کی یعنی توریت
درمیان کی صفت اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آنحضرت نے کپڑا خوشبو دار اور زرد پہنا اور شرح میں کہا کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ زرد رنگ کا کپڑا پہننا
جائز ہے اور کہتے ہیں کہ جائز ہے اس یہودی کا بھی اسلام ہونا کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں **وعن عبد اللہ بن عمرو بن العاص قال رآنی رسول اللہ صلی اللہ**
علیہ وسلم وعلی ثوب مصبوغ بعصفر مورّدا فقال ما هذا فعرفت ما کرہ فانطلقت فاحرقتہ فقال النبی صلی اللہ علیہ
وسلم ما صنعت بثوبک قلت احرقتہ قال افلا کسوتہ بعض اھلک فانہ لا باس بہ للنساء رواہ ابوداود روایت ہے عبد اللہ
بن عمرو بن العاص سے کہا دیکھا مجھ کو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اس حال میں کہ مجھ پر تھا کپڑا رنگا ہوا کسم کا گلابی پس فرمایا کیا ہے یہ پس جانا میں نے جو کچھ کہ برا جانا
آنحضرت نے پھر گیا میں پھر جلا دیا میں نے اس کپڑے کو پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا کیا تو نے ساتھ کپڑے اپنے کے کہا میں نے جلا دیا میں نے
اس کپڑے کو فرمایا کیوں نہ پہنایا تو نے اس کو اپنے بعض گھر والوں کو پس تحقیق نہیں ہے ڈر اس میں واسطے عورتوں کے نقل کی یہ ابوداود نے اور معلوم ہوا
کہ واسطے عورتوں کے جائز ہے **وعن ھلال بن عامر عن ابیہ قال رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمنی یخطب علی بغلۃ وعلیہ**
برد احمر وعلی امامہ یعبر عنہ رواہ ابوداود روایت ہے ہلال بن عامر سے نقل کی انہوں نے باپ سے کہا دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو
خطبہ پڑھتے تھے اس حال میں کہ اوپر آپ کے چادر سرخ تھی اور علی آپ کے آگے تھے بیان کرتے تھے آنحضرت کے کلام کو یعنی
لوگوں سے نقل کی یہ ابوداود نے اور بسبب کثرت مخلوق کے آواز مبارک حضرت کی سب لوگوں کو نہ پہنچتی تھی حضرت علیؓ آواز بلند سے کلام مبارک کہتے جاتے
تھے **وعن عائشۃ قالت صنعت للنبی صلی اللہ علیہ وسلم بردۃ سوداء فلبسھا فلما عرق فیھا وجد ریح**
الصوف فقذفھا رواہ ابوداود روایت ہے عائشہ سے کہا بنائی گئی واسطے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک چادر سیاہ پس پہنا اس کو پس جب پسینہ آیا
آپ کو اس میں پایا بو کو اون کی پس پھینک دیا اس کو بسبب لطافت مزاج شریف کے نقل کی یہ ابوداود نے **وعن جابر قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ**
وسلم وھو محتب بشملۃ قد وقع ھدبھا علی قدمیہ رواہ ابوداود روایت ہے جابر سے کہا آیا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور آنحضرت
بیٹھے ہوئے تھے گوٹ مارے ہوئے ساتھ چادر کے کہ پڑے تھے پھندنے اس کے اوپر دونوں پیروں کے نقل کی یہ ابوداود نے گوٹ مارنا یہ ہے کہ
بیٹھے کوئی سرین پر اور کھڑے کرے دونوں گھٹنے کو اور باندھے رہے یا ساتھ ہاتھوں کے یا اور کسی چیز کے اور یہ بیٹھنا ہے ساتھ عجز کے **وعن**
دحیۃ بن خلیفۃ قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بقباطی فاعطانی منھا قبطیۃ فقال اصدعھا صدعین فاقطع احدھما
قمیصا واعط الاخر امراتک تختمر بہ فلما ادبر قال وامر امراتک ان تجعل تحتہ ثوبا لا یصفھا رواہ ابوداود روایت ہے
دحیہ بن خلیفہ سے کہا لائے گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس کپڑے قبطی پس دیا مجھ کو ان میں سے ایک کپڑا قبطی اور فرمایا پھاڑ اس کو دو ٹکڑے پس بنا ایک کا کرتہ اور دوسرا
دے عورت اپنی کو کہ اوڑھنی بنائے اس کی پس جب پیٹھ پھیری میں نے فرمایا اور حکم کر عورت اپنی کو کہ کرے نیچے اس کے کپڑا کہ نہ ظاہر کرے اس کے بدن کو
اور بال وغیرہ جسم کے یعنی اس کے نیچے ایک اور کپڑا رکھے تاکہ بدن اور بال نظر نہ آویں نقل کی یہ ابوداود نے **وعن**
ام سلمۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل علیھا وھی تختمر فقال لیۃ لا لیتین رواہ ابوداود روایت ہے
ام سلمہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم آئے ان کے پاس اور وہ اوڑھنی اوڑھتی تھیں پس فرمایا ایک پیچ دے نہ دو پیچ نقل کی یہ ابوداود نے
یعنی سر پر اوڑھنی کا ایک پیچ دے تاکہ مشابہت مردوں کے عماموں سے نہ ہو

کرے کہ گٹے سے دھاگا کی ہی مانند مسئلہ ہے کہ یہی بھی معلوم ہوتا ہے یہ مسئلہ بھی ہیں پس حضرت نے منع فرمایا اور یہ کہ پیچ کا نہ زیادہ ہو نہ پیچھے تا اسراف و تشبہ
نہ ہو اور عمامہ دونوں کے درمیان حدیث سے معلوم ہوا کہ عمامہ اور دستار وغیرہ سب کا ایک حکم ہے اور مشابہت کرنی کسی قوم کی درست نہیں جیسے کہ عکس اس کا نہیں ہے

الفصل الثالث

عن ابن عمر قال مررت برسول الله صلى الله عليه وسلم وفي إزاري استرخاء فقال يا عبد الله ارفع إزارك فرفعته ثم قال زد فزدت فما زلت أتحراها بعد فقال بعض القوم إلى أين فقال أنصاف الساقين رواه مسلم

روایت ہے ابن عمر سے کہا گذرا میں ساتھ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اس حال میں کہ بیچ تہبند میرے کے لٹکنا تھا پس فرمایا اے عبد اللہ بلند کر تہبند اپنے کو پس بلند کیا میں نے اسکو پھر فرمایا اور اٹھا پس اور اٹھایا میں نے پس ہمیشہ کوشش اور قصد کرتا ہوں میں اس کام کو کہ اٹھا تہبند کا ہو
بعد حکم کرنے حضرت کے پس کہا بعضے لوگوں نے کہ کہاں تک اٹھانے ہو تم کہا آدھی پنڈلیوں تک نقل کیا اسکو مسلم نے ف نصف پنڈلی تک اٹھایا ہی تھا اور نصف حکم حضرت کا پھر
پاؤں پر ہی سے کا اور فرمایا ہے ظاہر یہ ہے کہ یہی بھی کوشش کرتا ہوں میں کہ ہو تہبند اوپر زیادہ جس قدر ہو سکے موافق ارشاد آنحضرت کے

وعنه أن النبي صلى الله عليه وسلم قال من جر ثوبه خيلاء لم ينظر الله إليه يوم القيامة فقال أبو بكر يا رسول الله إزاري يسترخي إلا أن أتعاهده فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم إنك لست ممن يفعله خيلاء رواه البخاري

روایت ہے انہی سے تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی کھینچے کپڑا اپنا از راہ تکبر کے نہ نظر رحمت سے دیکھیگا اللہ طرف اس کے دن قیامت کے پس کہا ابو بکر نے
یا رسول اللہ تہبند میرا لٹک جاتا ہے مگر یہ کہ میں خبر رکھوں اسکی اور بسبب لاغری کے نہیں ٹھہرتا مگر جب وقت خبر گیری کرتا ہوں جی اور اکثر بھول جاتا ہوں
نہیں ہو سکتا بسبب شغل شرعی وغیرہ کے پس کیا حکم ہے پس فرمایا واسطے ابو بکر کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق تو ان لوگوں
میں سے نہیں ہے کہ لٹکانا ہے تہبند کو از راہ تکبر کے نقل کیا اسکو بخاری نے ف یعنی لٹکانا بے قصد کے نہیں ضرر کرتا اور جو شخص کہ بطور عادت
لٹکائے تکبر ہی سے لیکن تکبر ثابت نہیں ہوا اس سے معلوم ہوا کہ سبب حرمت کا لٹکانے میں تکبر ہے

وعن عكرمة قال رأيت ابن عباس يأتزر فيضع حاشية إزاره من مقدمه على ظهر قدميه ويرفع من مؤخره قلت لم تأتزر هذه الإزرة قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يأتزرها رواه أبو داود

روایت ہے عکرمہ سے کہا دیکھا میں نے ابن عباس کو کہ تہبند
باندھتے تھے پس رکھتے تھے تہبند کا کنارہ آگے سے اوپر پشت قدم اپنے کے اور اونچا رکھتے تھے پیچھے سے کہا میں نے کیوں اے ابن عباس یوں تہبند باندھتے
تم ہو کہا میں نے دیکھا ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ تہبند باندھتے تھے اسی طرح نقل کیا اسکو ابو داؤد نے ف اس سے معلوم
ہوا کہ پیچھے کا تہبند اونچا کرنا اولیٰ ہے

وعن عبادة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عليكم بالعمائم فإنها سيماء الملائكة وأرخوها خلف ظهوركم رواه البيهقي في شعب الإيمان

روایت ہے عبادہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
لازم پکڑو عماموں کو پس تحقیق وہ نشانی ہیں فرشتوں کی یعنی جنگ بدر میں فرشتے دستار باندھے ہوئے تھے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے مسومین اور لٹکاؤ ان کو
پشت کی طرف اپنی نقل کیا اسکو بیہقی نے شعب الایمان میں

وعن عائشة أن أسماء بنت أبي بكر دخلت على رسول الله صلى الله عليه وسلم وعليها ثياب رقاق فأعرض عنها وقال يا أسماء إن المرأة إذا بلغت المحيض لم يصلح أن يرى منها إلا هذا وهذا وأشار إلى وجهه وكفيه رواه أبو داود

روایت ہے عائشہ سے کہ تحقیق اسماء بیٹی ابو بکر کی آئیں حضرت صلے اللہ علیہ
وسلم کے پاس اس حال میں کہ ان پر کپڑے باریک تھے پس منہ پھیر لیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے اور فرمایا کہ اے اسماء تحقیق عورت جب پہنچے
ایام حیض کو نہیں لائق ہے یہ کہ دیکھا جاوے اس سے کوئی عضو مگر یہ اور یہ اور اشارہ کیا طرف منہ اپنے کے اور ہتھیلیوں کے نقل کیا

ابوداؤد نے۔ **ف** ۔ یہ حدیث مخصوص ہے مرد کے لیے اور حجاب یہ ہے کہ گھر سے باہر نکلے تو دو لوگوں کے کہ پوشیدہ ہوں اور یہ حکم اصل میں ہے علاوہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حبیب بن صورت کا ایک کپڑا جس میں ہو وہ انکو پہنا دے کر ہو۔ **وعن**
ابي مطر قال ان عليا اشترى ثوبا بثلاثة دراهم فلما لبسه قال الحمد لله الذي رزقني من الرياش ما اتجمل به في الناس واواري به عورتي ثم
قال هكذا سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول رواه احمد۔ روایت ہے ابی مطر سے کہ تحقیق حضرت علی نے خریدا ایک کپڑا
تین درہم کو پس جب پہنا اسکو کہا سب تعریف ہے واسطے اللہ کے جس نے نصیب کیا مجھکو کپڑا زینت کا کہ زینت کرتا ہوں میں ساتھ اسکے لوگوں میں
اور چھپاتا ہوں ساتھ اسکے ستر اپنا پھر کہا حضرت علی نے کہ اسی طرح سنا ہے میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے تھے یعنی یہ دعا پڑھتے تھے۔ نقل کی یہ
وعن ابي امامة قال لبس عمر بن الخطاب ثوبا جديدا فقال الحمد لله الذي كساني ما اواري به عورتي واتجمل به في حياتي
ثم قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من لبس ثوبا جديدا فقال الحمد لله الذي كساني ما اواري به عورتي و
اتجمل به في حياتي ثم عمد الى الثوب الذي اخلق فتصدق به كان في كنف الله وفي حفظ الله وفي ستر الله حيا وميتا
رواه احمد والترمذي وابن ماجة وقال الترمذي هذا حديث غريب۔ روایت ہے ابی امامہ سے کہا انہوں نے کہ پہنا
حضرت عمر بن خطاب نے کپڑا نیا پھر کہا سب تعریف ہے واسطے اللہ کے جس نے پہنایا مجھکو وہ کپڑا کہ چھپاتا ہوں میں ساتھ اسکے ستر اپنا اور زینت
کرتا ہوں میں ساتھ اسکے بیچ زندگانی اپنی کے پھر کہا حضرت عمر نے کہ سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو شخص کہ پہنے کپڑا نیا پھر کہے سب
تعریف ہے واسطے اللہ کے جس نے پہنایا مجھکو وہ کپڑا کہ چھپاتا ہوں میں ساتھ اسکے ستر اپنا اور زینت کرتا ہوں میں ساتھ اسکے بیچ زندگانی اپنی کے پھر قصد کرے
کپڑے کا کہ پرانا ہوتا ہے اسکو دے کر صدقہ کرے تو ہو بیچ حفاظت اللہ کے اور بیچ پردہ رحمت اللہ کے جیتا اور مرے یعنی دنیا اور آخرت میں۔ نقل کیا
احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہے۔ **وعن** علقمة بن ابي علقمة عن امه قالت دخلت حفصة بنت
عبد الرحمن على عائشة وعليها خمار رقيق فشقته عائشة وكستها خمارا كثيفا رواه مالك۔ روایت ہے علقمہ بن ابی علقمہ سے
نقل کی اپنی ماں سے کہا آئی حفصہ بیٹی عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق کی پاس عائشہ کے اور حال یہ کہ اوڑھنی باریک تھی اوپر سر انکے پس پھاڑ ڈالی وہ عائشہ نے
اور پہنائی اسکو اوڑھنی موٹی۔ نقل کی یہ مالک نے۔ **ف** ۔ حفصہ بھتیجی تھیں حضرت عائشہ کی وہ باریک اوڑھنی اوڑھے ہوئے تھیں پس واسطے تنبیہ
انکی اوڑھنی کے دو ٹکڑے کر ڈالے اور انکے بدلے موٹی اوڑھنی اڑھا دی۔ **وعن** عبد الواحد بن ايمن عن ابيه قال دخلت على عائشة
وعليها درع قطري ثمن خمسة دراهم فقالت ارفع بصرك الى جاريتي انظر اليها فانها تزهى ان تلبسه في البيت وقد كان لي منهن
درع على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فما كانت امرأة تقين بالمدينة الا ارسلت الي تستعيره رواه البخاري۔
روایت ہے عبد الواحد بیٹے ایمن کے سے انہوں نے نقل کی اپنے باپ سے کہا گیا میں حضرت عائشہ کے پاس اور اوپر انکے تھا کرتا قطری یعنی پانچ درہم کی قیمت کا پس کہا
حضرت عائشہ نے اٹھا تو نظر اپنی طرف لونڈی میری کے دیکھ طرف اسکے پس تحقیق وہ تکبر کرتی ہے اور عار رکھتی ہے اس سے کہ پہنے اس کرتہ کو گھر میں
یعنی باوجودیکہ اسکو پہن کر باہر نکلنا بھی نہیں تھا واسطے میرے ان کرتوں میں سے ایک کرتا زمانہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میں پس نہ تھی
کوئی عورت کہ زینت کی جاتی مدینہ میں واسطے بیاہ کے یا شادی کے کہ بھیجتی طرف میرے کسی کو عاریت مانگنے اسکے۔ نقل کی یہ بخاری نے۔ **ف**
حضرت عائشہ کی غرض یہ ہے کہ آنحضرت کے زمانہ میں یہ حال تھا۔ **وعن** جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يوما
[illegible] يا رسول الله قال [illegible]

جُبَّةَ دِيبَاجٍ ... فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَرِهْتَ أَمْرًا وَأَعْطَيْتَنِيْهِ فَمَا لِيْ فَقَالَ إِنِّيْ لَمْ أُعْطِكَهُ لِتَلْبَسَهُ إِنَّمَا أَعْطَيْتُكَهُ تَبِيْعُهُ فَبَاعَهُ بِأَلْفَيْ دِرْهَمٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے کہا پہنی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن قبا دیباج کی کہ تحفہ بھیجی گئی تھی واسطے حضرت کے پھر جلدی سے اتار ڈالی [illegible] ... پس کہا اصحاب نے کہ تحقیق جلدی واقع ہوا آپ کا اتارنا قبا کو یا رسول اللہ پس فرمایا کہ منع کیا مجھ کو اس کے پہننے سے جبرئیل نے پس آئے حضرت عمر روتے ہوئے پس کہا یا رسول اللہ برا جانا آپ نے ایک چیز کو اور دی مجھ کو پس کیا حال ہے میرا پس فرمایا تحقیق میں نے نہیں دی تجھ کو کہ پہنے تو اس کو ولیکن دی میں نے تجھ کو تاکہ بیچے تو اس کو پس بیچا اس کو حضرت عمر نے بعوض دو ہزار درہم کے نقل کیا اس کو مسلم نے **وعن** ابن عباس قال إِنَّمَا نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الثَّوْبِ الْمُصْمَتِ مِنَ الْحَرِيْرِ فَأَمَّا الْعَلَمُ وَسَدَى الثَّوْبِ فَلَا بَأْسَ بِهِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے ابن عباس سے کہا سوائے اس کے نہیں کہ منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پہننے کپڑے سے کہ خالص ریشم کا ہو لیکن بیل بوٹا ریشم کی بقدر چار انگشت کے اور تانا کپڑے کا ریشم کا ہو پس نہیں ہے ڈر اس میں نقل کیا اس کو ابوداؤد نے ... [illegible] ... اور اگر تانا سوت وغیرہ کا ہو ... [illegible] **وعن** أبي رجاء قال خَرَجَ عَلَيْنَا عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ وَعَلَيْهِ مِطْرَفٌ مِنْ خَزٍّ وَقَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ نِعْمَةً فَإِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ أَنْ يَرَى أَثَرَ نِعْمَتِهِ عَلَى عَبْدِهِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہے ابی رجاء سے کہا نکلے ہم پر عمران بن حصین اور ان پر چادر تھی خز کی اور کہا تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص پر انعام کرے اللہ تعالی کوئی نعمت پس تحقیق اللہ تعالی دوست رکھتا ہے یہ کہ دیکھے اثر نعمت اپنی کا اوپر بندے اپنے کے ... [illegible] ... نقل کیا اس کو احمد نے **وعن** ابن عباس قال كُلْ مَا شِئْتَ وَالْبَسْ مَا شِئْتَ مَا أَخْطَأَتْكَ اثْنَتَانِ سَرَفٌ وَمَخِيْلَةٌ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِيْ تَرْجَمَةِ بَابٍ اور روایت ہے ابن عباس سے کہا کہا کھا جو چاہے تو اور پہن جو چاہے تو جب تک کہ نہ پہنچیں تجھ کو دو چیزیں اسراف اور تکبر ... [illegible] ... نقل کیا اس کو بخاری نے بیچ ترجمہ باب کے ... [illegible] **وعن** عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَتَصَدَّقُوْا وَالْبَسُوْا مَا لَمْ يُخَالِطْ إِسْرَافٌ وَلَا مَخِيْلَةٌ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے نقل کی انہوں نے باپ اپنے سے انہوں نے دادا اپنے سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کھاؤ اور پیو اور صدقہ دو اور پہنو جب تک کہ نہ ملے اسراف اور تکبر نقل کیا اس کو احمد اور نسائی اور ابن ماجہ نے **وعن** أبي الدرداء قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إِنَّ أَحْسَنَ مَا زُرْتُمُ اللّٰهَ فِيْ قُبُوْرِكُمْ وَمَسَاجِدِكُمُ الْبَيَاضُ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابی درداء سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر چیز کہ ملاقات کرو تم ساتھ اس کے خدا سے بیچ قبروں اپنی کے اور مسجدوں اپنی کے سفید کپڑا ہے ... [illegible] ... نقل کیا اس کو ابن ماجہ نے

بَابُ الْخَاتَمِ

... [illegible]

الفصل الاول

عن ابن عمر قال اتخذ ...

النبي صلى الله عليه وسلم خاتما من ذهب وفي رواية وجعله في يده اليمنى ثم القاه ثم اتخذ خاتما من ورق نقش فيه محمد رسول الله وقال لا ينقشن احد على نقش خاتمي هذا وكان اذا لبسه جعل فصه مما يلي بطن كفه متفق عليه

روایت ہے ابن عمر سے کہا انہوں نے بنوائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چھاپ سونے کی اور ایک روایت میں ہے زیادہ و آیا ہے اور پہنا اسکو بیچ داہنے ہاتھ اپنے کے پھر پھینک دیا اسکو پھر بنوائی چھاپ چاندی کی کھودا گیا اس میں محمد رسول اللہ اور فرمایا کہ نہ کھودے کوئی مانند نقش چھاپ میری کے اور تھے حضرت جب پہنتے چھاپ کرتے نگینہ اسکا اپنی ہتھیلی کی طرف نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف سونے کی چھاپ حرام ہے مردوں پر پہلا اسلام میں جائز تھی سو جاننا چاہیے کہ نہیں جائز مردوں کو یہ کہ چھاپ پہنے سونے کی یا لوہے کی یا کانسے وغیرہ کی اور مباح ہے چھاپ پہننا چاندی کی اور عورتوں کو جائز ہے انگوٹھی وغیرہ سونے کی پہننی بلکہ علما نے لکھا ہے کہ انگوٹھی چاندی کی عورتوں کو پہننی مکروہ ہے کیونکہ یہ مشابہت ہے ساتھ مردوں کے اور عورتوں کو تشبہ ساتھ مردوں کے مکروہ ہے پس اگر ہو وے چاندی کی انگوٹھی پہنے تو متغیر کرے اسکے رنگ کو ساتھ زعفران وغیرہ کے اور ہدایہ میں لکھا ہے کہ معتبر بیچ حلقہ کے ہے نہ نگینے کے اور پہننا نگینے کا بیچ ہتھیلی کی طرف کے سنت ہے کہ اور سیوطی نے لکھا ہے کہ اور بہت علما یہ کہتے ہیں پہنتے ہیں چاندی کی نگینے حبشی تھے اور داہنے ہاتھ میں پہننے کی وجہ شرف کی ہے اور منع اسی پر چلا اور اول منسوخ ہوا اور ابن عدی وغیرہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت داہنے ہاتھ میں چھاپ پہنتے تھے پھر بائیں میں پہننے لگے اور صاحب قاموس نے لکھا ہے کہ اسی میں روایتیں مختلف آئی ہیں بعضی روایتوں سے ثابت ہوتا ہے کہ داہنے ہاتھ میں پہنتے تھے اور بعضی میں کہ بائیں میں پہنتے تھے اور سب صحیح ہیں یا شاید یہ ہو کہ کبھی داہنے ہاتھ میں پہنتے تھے اور کبھی بائیں میں اور امام نووی نے کہا کہ اجماع ہے اس پر کہ جائز ہے پہننا چھاپ کا داہنے ہاتھ میں اور بائیں ہاتھ میں اور مذہب شافعی کے مذہب میں داہنے ہاتھ میں پہننا افضل ہے اور ثابت ہوا ہے کہ ساتھ زینت کے اور امام مالک اور حنفیہ بائیں کو دیکھا کہ ہر ایک پر ہے مستحب ہے کہ ہو سا کا نقش مہر میری کے کھودو نہیں اسی سبب سے منع فرمایا اور منع سے یہ فرمایا کہ حضرت واسطے فرمان کے کر کے بادشاہوں وغیرہ کو بھیجتے تھے پس اگر کوئی اور بھی ویسی ہی کھودے تو شبہہ واقع ہوگا اور کہا قاضی خان نے کہ مہر چاندی کی حلال ہے اسکے لیے کہ محتاج ہو مہر کرنے کا مانند قاضی وغیرہ کے اور جب حاجت نہ ہو تو ترک اسکا افضل ہے اور جب کہ پہنے تو لائق ہے یہ کہ ہو نگینہ ہتھیلی کی طرف بیچ اندر ہاتھ کے وعن علي قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن لبس القسي والمعصفر وعن تختم الذهب وعن قراءة القرآن في الركوع رواه مسلم روایت ہے علی سے کہا منع فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پہننے قسی کپڑے سے اور کسم کے رنگے کپڑے اور پہننے انگوٹھی سونے کی سے یعنی مردوں کو اور منع فرمایا پڑھنے قرآن کے سے رکوع میں نقل کی یہ مسلم نے ف تحقیق قسی کی بیچ حدیث حضرت علی کے دوسری فصل کی باب اللباس کے گذر چکی اور منع پڑھنے قرآن کے سے رکوع میں ہے اسلیے کہ رکوع فرمایا اس میں کہ عاجزی کی جاوے تسبیح کرنے میں اور قرآن پڑھنا اسی حالت میں بیچ قیام کے ہو سو اسکے سوا منع فرمایا اسی سبب سے کہ منع فرمایا اسکو کہ قرآن پڑھنے کی ہی حالت کے رکوع اور قیام کی جانب کی حالت

وعن عبد الله بن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم راى خاتما من ذهب في يد رجل فنزعه فطرحه وقال يعمد احدكم الى جمرة من نار فيجعلها في يده فقيل للرجل بعد ما ذهب رسول الله صلى الله عليه وسلم خذ خاتمك انتفع به قال لا والله لا آخذه ابدا وقد طرحه رسول الله صلى الله عليه وسلم رواه مسلم روایت ہے عبداللہ بن عباس سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھی انگوٹھی سونے کی بیچ ہاتھ ایک شخص کے پس نکال لی آنحضرت نے انگوٹھی اسکی اور پھینک دیا اسکو پھر فرمایا کہ قصد کرتا ہے ایک تمہارا طرف انگارے کے آگ میں سے پس رکھتا ہے اسکو بیچ ہاتھ اپنے یعنی سونے کی انگوٹھی پہننے سے آگ میں جلایا جاوے گا پس کہا گیا اس شخص کو بعد تشریف لے جانے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ لے انگوٹھی اپنی اور فائدہ اٹھا اس سے تو اسکو بیچ کر کہا اس شخص نے قسم خدا کی نہیں لونگا میں اسکو کبھی اس حال کہ تحقیق پھینک دیا اسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نقل کی یہ مسلم نے ف

اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی تاویل ہو خلاف شرع چیز کا تو ہاتھ سے بجالے جیسے کہ فرمایا حضرتؐ نے اذا رأی احدکم منکرا فلیغیرہ بیدہ ؀ وعن انسؓ
اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَادَ اَنْ يَّكْتُبَ اِلٰى كِسْرٰى وَقَيْصَرَ وَالنَّجَاشِيِّ فَقِيْلَ اِنَّهُمْ لَا يَقْبَلُوْنَ كِتَابًا اِلَّا بِخَاتَمٍ فَصَاغَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا حَلْقَةً فِضَّةً نُقِشَ فِيْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّلْبُخَارِيِّ كَانَ نَقْشُ الْخَاتَمِ ثَلٰثَةَ اَسْطُرٍ مُحَمَّدٌ سَطْرٌ
وَرَسُوْلٌ سَطْرٌ وَاللهُ سَطْرٌ۔ روایت ہے انسؓ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارادہ کیا لکھنے خط کا طرف کسریٰ بادشاہ فارس کے اور قیصر بادشاہ روم کے
اور نجاشی بادشاہ حبشہ کے پس عرض کیا گیا کہ بادشاہ نہیں قبول کرتے ہیں خط کو بدون مہر کے پس بنائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انگشتری چاندی کی
حلقہ کی نقش کیا گیا اسمیں محمد رسول اللہ نقل کیا اسکو مسلم نے اور ایک روایت میں آیا ہے کہ تھا نقش انگشتری کا تین سطریں محمد ایک سطر میں یعنی نیچے کی
سطر میں اسم مبارک تھا اور رسول ایک سطر میں یعنی بیچ کی اور اللہ ایک سطر یعنی اوپر کی سطر میں اسم پاک تھا ف اسمیں ذکر نگینہ کا نہ کیا سبب
اسکے کہ حلقہ پہننا ہوا تھا ہاتھ میں اور محل استبعاد پر ذکر کیا اسکو واسطے بیان جواز کے اور بعضی روایتوں میں آیا ہے کہ نگینہ بھی چاندی کا تھا اور کسی میں
آیا ہے کہ حبشی تھا پس تاہم بیان اسکا آویگا اور شیخ جلال الدین سیوطی نے لکھا کہ سطر اول اللہ اور سطر دوسری رسول اور سطر تیسری محمد یہ ہیئت تھی (اللہ / رسول / محمد)
اور بعضے اشخاص نے یہ ہیئت لکھی ہے (محمد رسول اللہ) اور اسلام اور مہر حضرت کی بعد آنحضرت کے ابوبکرؓ کے ہاتھ میں تھی اور بعد انکے عمرؓ کے ہاتھ میں
اور بعد انکے حضرت عثمانؓ کے ہاتھ میں تھی اور نیز خلافت انکی میں ہاتھ سے معلوم ہوتا ہے کہ ہاتھ سے انکے کنوئیں اریس میں گر پڑی اور پیچھے ڈھونڈی گئی اور
کھوی نہ ملی اور شروع پریشانی اور فتنہ اور شورش کا انکے دور میں تھا اور بعد انکے ہوا گم ہونا اسکا اسمیں ایک بھید برکت تھی کہ باعث ملک اور انتظام کا تھا
جیسے کہ مہر حضرت سلیمانؑ کی تھی ؀ وعنہ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ خَاتَمُهُ مِنْ فِضَّةٍ وَكَانَ فَصُّهُ مِنْهُ رَوَاهُ
الْبُخَارِيُّ۔ روایت ہے انہی انسؓ سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھی انگوٹھی انکی چاندی کی اور تھا نگینہ انگوٹھی کا بھی چاندی کا نقل کیا اسکو بخاری نے وعنہ
اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبِسَ خَاتَمَ فِضَّةٍ فِيْ يَمِيْنِهِ فِيْهِ فَصٌّ حَبَشِيٌّ كَانَ يَجْعَلُ فَصَّهُ مِمَّا يَلِيْ كَفَّهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہے انہی انسؓ سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پہنی انگشتری چاندی کی داہنے ہاتھ میں کہ اسمیں نگینہ تھا حبشی تھے حضرت
کرتے نگینہ انگشتری کا اس جانب کہ متصل ہتھیلی کے ہے یعنی اندر کی جانب کرتے نقل کیا اسکو بخاری اور مسلم نے ف حبشی منسوب بحبشہ یعنی وہ نگینہ
تھا ایسے پتھر کا کہ حبشہ میں ہوتا ہے یا اس قسم کا نگینہ تھا کہ حبشہ میں ہوتا ہے یا سیاہ تھا یا کہ حبشیوں کے ہاتھ کا بنایا ہوا تھا اور نگینہ
حبشی تھا یہ منافات نہیں کہ ایک تو یہ کہ دو انگوٹھیاں ہوں [illegible] وعنہ قال کان خاتم النبی
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذِهٖ وَاَشَارَ اِلَى الْخِنْصَرِ مِنْ يَّدِهِ الْيُسْرٰى رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔ روایت ہے انہی انسؓ سے کہا تھی انگشتری آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کی اسمیں اور اشارہ کیا انس نے طرف چھنگلیا بائیں ہاتھ کے نقل کیا اسکو مسلم نے وعن علیؓ قال نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَنْ اَتَخَتَّمَ فِيْ اِصْبَعِيْ هٰذِهٖ اَوْ هٰذِهٖ قَالَ فَاَوْمَأَ اِلَى الْوُسْطٰى وَالَّتِيْ تَلِيْهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔ روایت ہے علیؓ سے کہا حضرت علیؓ نے
فرمایا مجھ کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ مہر پہنوں اس انگلی میں یا اسمیں کہا راوی نے پس اشارہ کیا حضرت علیؓ نے بیچ کی انگلی کی طرف اور
انگلی کی طرف کہ متصل ہے شہادت کے نقل کیا اسکو مسلم نے ف انگوٹھی بیچ کی اور اسکے پاس کی انگلی میں پہننا انگوٹھی کا ثابت نہیں ہوا
حضرتؐ سے اور صحابہ سے اور ان دونوں میں مشتبہ ہے اسپر ہاتھ پہننے انگوٹھی کا چھنگلیا میں اور اس طرح سیل کیا ہے شافعیہ اور حنفیہ نے
اور مکروہ ہے ... کہ پہننا انگوٹھی کا سب انگلیوں میں اور بعضی ... کہا کہ مکروہ ہے ... بیچ کی انگلی میں اور شہادت کی انگلی میں
الفصل الثانی ؀ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَتَّمُ

فِي يَمِينِهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ عَنْ عَلِيٍّ۔ اور روایت ہے عبداللہ بن جعفرؓ سے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم انگوٹھی پہنتے داہنے ہاتھ میں
نقل کیا یہ ابن ماجہ نے اور نقل کیا ابوداؤد اور نسائی نے حضرت علیؓ سے ۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَتَّمُ
فِي يَسَارِهِ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پہنتے انگوٹھی اپنے بائیں ہاتھ میں نقل کیا یہ ابوداؤد نے۔ وَعَنْ عَلِيٍّ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ حَرِيْرًا فَجَعَلَهُ فِي يَمِينِهِ وَأَخَذَ ذَهَبًا فَجَعَلَهُ فِي شِمَالِهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ هٰذَيْنِ حَرَامٌ عَلٰى ذُكُوْرِ أُمَّتِي رَوَاهُ
أَحْمَدُ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے حضرت علیؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لیا ریشم کو پس رکھا اس کو اپنے داہنے ہاتھ میں اور لیا سونا پس رکھا
اس کو اپنے بائیں ہاتھ میں پھر فرمایا تحقیق یہ دونوں حرام ہیں اوپر مردوں امت میری کے نقل کیا یہ احمد اور ابوداؤد اور نسائی نے۔ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ أَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ رُكُوْبِ النُّمُوْرِ وَعَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ إِلَّا مُقَطَّعًا رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے معاویہؓ سے
کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا سوار ہونے سے اوپر چیتے کی کھال کے اور منع فرمایا پہننے سونے کے سے یعنی مردوں کو مگر تھوڑا نقل کیا یہ ابوداؤد نے
ف یہ بات تھوڑے سے سونے کی بھی منسوخ ہوئی ہے مولانا علی قاری نے لکھا ہے کہ حنفیہ کے نزدیک تھوڑا سونا بھی پہننا مردوں کو درست نہیں مگر ...
تگینہ میں لگا ہو تو مضائقہ نہیں ہے اور بعضے علماء نے کہا ہے کہ مراد کپڑوں پر تکمہ وغیرہ ہے۔ وَعَنْ بُرَيْدَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لِرَجُلٍ عَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ شَبَهٍ مَا لِيْ أَجِدُ مِنْكَ رِيْحَ الْأَصْنَامِ فَطَرَحَهُ ثُمَّ جَاءَ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ حَدِيْدٍ فَقَالَ مَا لِيْ أَرٰى عَلَيْكَ حِلْيَةَ
أَهْلِ النَّارِ فَطَرَحَهُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ أَتَّخِذُهُ قَالَ مِنْ وَرِقٍ وَلَا تُتِمَّهُ مِثْقَالًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ
قَالَ مُحْيِي السُّنَّةِ وَقَدْ صَحَّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ فِي الصَّدَاقِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ الْتَمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيْدٍ اور روایت ہے
بریدہؓ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واسطے ایک شخص کے کہ پہنے ہوئے تھا انگوٹھی پیتل کی کیا ہے واسطے میرے کہ پاتا ہوں میں تجھ سے بو بتوں کی
یعنی یہ اس لیے فرمایا کہ بت پیتل کے بنائے جاتے ہیں پس پھینک دیا اس نے اس کو پھر آیا وہ شخص اس حال میں کہ پہنے ہوئے تھا انگوٹھی لوہے کی پس فرمایا
حضرتؐ نے کیا ہے واسطے میرے کہ دیکھتا ہوں تجھ پر زیور دوزخیوں کا پس پھینک دیا اس کو بھی پھر عرض کیا یا رسول اللہ کس چیز کی بناؤں میں انگوٹھی فرمایا
چاندی کی اور نہ پورا کر اس کو مثقال بھر نقل کیا یہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نے کہا محی السنہ نے کہ تحقیق صحت کو پہنچا ہے اور صحیح ہے
اور یہ سہل بن سعدؓ سے بیچ مہر کے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واسطے ایک شخص کے اور وہ رکھتا تھا نکاح کا ارادہ تلاش کر اگرچہ ہو واسطے
مہر بیوی کے اگرچہ ہو انگوٹھی لوہے کی **ف** زیور دوزخیوں کا یعنی بعضے کافر دنیا میں اس کا پہنتے ہیں یا دوزخ میں کفار کو طوق زنجیر لوہے کا
پہنائی جاوینگی اور نہ پورا کر اس کو ایک مثقال یعنی ورع اور ادب کے لیے چاہیے کہ ہو انگوٹھی کم مثقال سے اس لیے کہ بعض علماء نے اس کو مکروہ جانا ہے
کراہت ہے اور بعضوں نے کہا ہے زیادہ پہنا درست ہے لیکن کمال اور زیادہ اسی میں ہے کہ کم پہنے۔ لیکن یہ تمام انگوٹھیوں میں متعدد کا اگر پہننا
اگر ثابت ہو تو اس کا معنی یہ ہے کہ جو پہنا ہو پیتل کی انگوٹھی کو اور کہا علی قاری نے کہ ... بعض نے کہا ہے فرمایا تلاش کر اگرچہ
انگوٹھی لوہے کی ہو اس سے معلوم ہوا کہ نہیں ہے حرمت لوہے کی انگوٹھی کی تلاش کی ...
کو ... کہ ... آدمی کی ... الزام ... ہو ...
منع ... میں ... کے ... پہننے کی ... ۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَكْرَهُ عَشْرَ خِلَالٍ الصُّفْرَةَ يَعْنِي الْخَلُوْقَ وَتَغْيِيْرَ الشَّيْبِ وَجَرَّ الْإِزَارِ وَالتَّخَتُّمَ بِالذَّهَبِ وَالتَّبَرُّجَ بِالزِّيْنَةِ لِغَيْرِ مَحَلِّهَا وَالضَّرْبَ

بالکعاب والرقی الا بالمعوذات وعقد التمائم وعزل الماء لغیر محله وفساد الصبی غیر محرمه۔ رواه ابوداؤد والنسائی

روایت ہے ابن مسعود سے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم برا جانتے دس خصلتوں کو یعنی استعمال کرنا خلوق کا اور بدلنا سفیدی کا اور لٹکانا تہبند کو ٹخنوں سے نیچے
یعنی ٹخنوں سے نیچے لٹکانا اور پہننا سونے کی انگوٹھی کا یعنی مردوں کو اور ظاہر کرنا عورت کا زینت کو بے محل اور کھیلنا ساتھ نردوں کے اور کرنا رقی
سوا معوذات کے اور باندھنا تعویذوں کا اور عزل کرنا پانی کا عورت کے سوا محل کے اور فاسد کرنا لڑکے کا اور حالانکہ نہ حرام کرتے تھے حرام جاننا اسکا
نقل کیا ہے ابوداؤد اور نسائی نے۔ ف خلوق ایک خوشبو ہے مرکب کہ زعفران وغیرہ سے بنتی ہے اور یہ بھی خاص مردوں کے لیے ہے اور عورتوں کو لگانا
اسکا درست ہے اور بعضی حدیثیں اسکے اباحت میں وارد ہوئی ہیں اور بعضی نہی میں اور حدیثیں نہی کی بہت ہیں اور ظاہر یہ ہے کہ وہ ناسخ اباحت کی ہیں اور
مردوں کو اسکے استعمال سے اسلیے منع فرمایا کہ وہ عورتوں کی خوشبو ہے اور تغییر کرنا خضاب کا خواہ ساتھ کالے رنگ کے سفید بالوں کو یا زرد ساتھ خضاب کے
یعنی خضاب مشکی کے کہ وہ مکروہ ہے باتفاق سبب وارد ہونے احادیث کے اسمیں اور سفید بالوں کے اکھاڑنے میں بھی۔ اور یہ وعید بہت ہے اور ظاہر
کرنا عورت کا اپنی زینت کو بے محل یعنی کے اپنی زینت کو ظاہر کرے سوا خاوند کے یعنی جگہ بے محل ہو مرد کو ظاہر ہونا زینت کا اور نیکی واسطے
اسکا جائز ہے محارم مثل باپ بھائی وغیرہ کے جیسے اللہ تعالی نے فرمایا ولا یبدین زینتهن الا لبعولتهن الآیۃ اور لفظ محل ساتھ کسرہ حا کے بھی آیا ہے
حلال ہے اور کہا بعضوں نے کہ کعاب بمعنی مہرے نرد کے ساتھ کھیلتے ہیں اور وہ مانند قمار کے ہے اور کھیلنا ساتھ اسکے اور اور کھیلنے سے ساتھ نرد کے
اور وہ حرام ہے اور کہا اکثر صحابہ وغیرہم نے شطرنج کھیلنا بھی مکروہ تحریمی ہے اور اسپر سب کا اتفاق ہے اور رقی جمع رقیہ کی ہے یعنی افسون کرنے کے اور معوذات
قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس اور انہیں کے حکم میں ہیں دعائیں منقول حدیث سے اور تعویذ ساتھ اسماء الہی کے اور بعضوں کے نزدیک مراد
معوذات سے وہ آیات قرآنی ہیں کہ مشتمل ہیں پناہ پکڑنی پر اللہ تعالی سے خواہ وہ سورتیں ہوں یا غیر اسکے حاصل یہ کہ رقیہ کرنا ساتھ قرآن اور ساتھ اسماء الہی کے
مباح ہے اور غیر اسکے حرام ہے خصوصاً ساتھ ان باتوں کے کہ معانی انکے معلوم نہیں کہ اس میں خوف کفر کا ہے اور تمائم جمع تمیمہ کی ہے یعنی منکے جو بچوں کے
گلے میں لٹکاتے تھے ایام جاہلیت میں اور ان کو موثر جانتے تھے اور یہ بات حرام ہے اور یہ ممانعت انہیں تعویذوں کی ہے کہ ان میں تاثیر غیر اللہ کی ہو۔
اور آیات قرآنی اور دعائیں اور اسماء الہی لکھ کر لٹکانا جائز ہے جیسا کہ حدیث عبداللہ بن عمرو کی ہے کہ وہ اپنے بچوں کو لکھ کر لٹکاتے تھے
اور عزل کرنا یعنی عورت کے ساتھ جماع کر کے باہر انزال کرنا مکروہ ہے کہ عورت حرہ ہو بغیر اسکی رضا کے یا بغیر اجازت لونڈی کے مالک کی اور فساد کرنا لڑکے کا
وہ یہ ہے کہ جماع کرے حاملہ سے یا دودھ پلانے والی سے کہ اس سے دودھ خراب ہو جاتا ہے اور بچہ کمزور ہو جاتا ہے
اسکے سبب سے اسکا نام غیلہ ہے اور ایسا جماع بچے کو ضعیف کرتا ہے اور یہ حرام نہیں اسی واسطے فرمایا غیر محرمہ یعنی نہیں ہے حرام
تعبیر کیا ہے اسکو ساتھ برا جاننے کے اور یہ ایک حکم ہے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم برا جانتے اور حرام نہ جانتے تھے بلکہ مکروہ جانتے تھے اور وعید ...
نہ تعبیر کیا ہے ... واللہ اعلم۔ وعن ابن الزبیر ان مولاۃ لهم
ذهبت بابنة الزبیر الی عمر بن الخطاب وفی رجلها اجراس فقطعها عمر وقال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول
مع کل جرس شیطان۔ رواه ابوداؤد روایت ہے ابن زبیر سے کہ ایک لونڈی انکی لے گئی بیٹی زبیر کی طرف عمر بن خطاب کے اور
اسکے پاؤں میں گھنگرو تھے پس کاٹ ڈالے انکو عمر نے اور کہا کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے ساتھ ہر جرس کے
شیطان ہے نقل کیا ہے ابوداؤد نے۔ ف یعنی جرس کی آواز شیطان کو پسند ہے اور یہ ممانعت اس لیے ہے کہ اسکی آواز مزامیر کی سی ہے
وعن بنانة مولاة عبد الرحمن بن حیان الانصاری کانت عند عائشة اذ دخلت علیها بجاریة وعلیها

جلاجل

جلاجل يصوتن فقالت لا تدخلنها علي إلا أن تقطعن جلاجلها سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا تدخل الملائكة بيتا فيه جرس رواه أبو داود۔ اور روایت ہے بنانہ سے کہ جو لونڈی آزاد کی ہوئی عبد الرحمن بن حیان انصاری کی ہے کہ تھی وہ نزدیک حضرت عائشہ کے ناگاہ لائی گئی حضرت عائشہ کے پاس ایک لڑکی چھوٹی اور وہ پہنے ہوئے تھی گھنگرو آواز کرتے تھے وہ پس حضرت عائشہ نے فرمایا نہ اس عورت کو لائی کرو مجھ پر داخل مت کرو اس لڑکی کو مگر یہ کہ کاٹ ڈالے گھنگرو اسکے سنا ہے میں نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے نہیں داخل ہوتے فرشتے گھر میں جس گھر میں ہو گھنٹا نقل کی یہ ابو داود نے۔ وعن عبد الرحمن بن طرفة أن جده عرفجة بن أسعد قطع أنفه يوم الكلاب فاتخذ أنفا من ورق فأنتن عليه فأمره النبي صلى الله عليه وسلم أن يتخذ أنفا من ذهب رواه الترمذي وأبو داود والنسائي اور روایت ہے عبد الرحمن بن طرفہ سے کہ دادا اسکا عرفجہ بن اسعد کاٹی گئی ناک اسکی دن کلاب کے پس بنائی اسنے ایک ناک چاندی کی پس بدبو دار ہوئی وہ ناک اس پر پس حکم کیا اسکو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ بناوے ناک سونے کی نقل کی یہ حدیث ترمذی اور ابو داود اور نسائی نے ف کلاب نام ہے ایک جگہ کا کہ وہاں لڑائی واقع ہوئی تھی جاہلیت میں کہ ان کی ناک کٹ گئی تھی اور بسبب اس حدیث کے جائز رکھا ہے علماء نے سونے کی ناک کا بنوانا اور [illegible] دانتوں کا چاندی کے تار سے [illegible] جائز ہے وعن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من أحب أن يحلق حبيبه حلقة من نار فليحلقه حلقة من ذهب ومن أحب أن يطوق حبيبه طوقا من نار فليطوقه طوقا من ذهب ومن أحب أن يسور حبيبه سوارا من نار فليسوره سوارا من ذهب ولكن عليكم بالفضة فالعبوا بها لعبا رواه أبو داود اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ دوست رکھے یہ کہ پہناوے اپنے دوست کو بالی آگ کی پس چاہیے کہ پہناوے اسکو بالی سونے کی [illegible] اور جو شخص دوست رکھے یہ کہ پہناوے اپنے دوست کو طوق آگ کا پس چاہیے کہ پہناوے اسکو طوق سونے کا اور جو شخص دوست رکھے یہ کہ پہناوے اپنے دوست کو کنگن آگ کا پس چاہیے کہ پہناوے اسکو کنگن سونے کا لیکن لازم پکڑو تم چاندی کو پس کھیلو ساتھ اسکے نقل کی یہ ابو داود نے ف [illegible] اور جو عورت [illegible] چاندی کے [illegible] وعن أسماء بنت يزيد أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال أيما امرأة تقلدت قلادة من ذهب قلدت في عنقها مثله من النار يوم القيامة وأيما امرأة جعلت في أذنها خرصا من ذهب جعل الله في أذنها مثله من النار يوم القيامة رواه أبو داود والنسائي اور روایت ہے اسماء بنت یزید سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت کہ پہنے ہار سونے کا پہنایا جاویگا اسکی گردن میں مانند اسکے آگ سے دن قیامت کے اور جو عورت ڈالے اپنے کان میں بالی سونے کی ڈالی جاویگی اسکے کان میں مانند اسکے آگ سے دن قیامت کے نقل کی یہ ابو داود اور نسائی نے وعن أخت لحذيفة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يا معشر النساء أما لكن في الفضة ما تحلين به أما إنه ليس منكن امرأة تحلى ذهبا تظهره إلا عذبت به رواه أبو داود والنسائي روایت ہے بہن سے حذیفہ کی یہ کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے جماعت عورتوں کی کیا نہیں ہے واسطے تمہارے بیچ چاندی کے وہ چیز کہ زیور بناؤ تم ساتھ اسکے یعنی کافی ہے تمکو چاندی کا زیور آگاہ ہو تحقیق نہیں ہے تم میں سے کوئی عورت کہ زیور بناوے سونے کا ظاہر کرے اسکو مگر عذاب کی جاویگی بسبب اسکے نقل کی یہ ابو داود اور نسائی نے ف ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ عورت کو بھی پہننا سونے کا منع ہے اور سب [illegible]

اور ممانعت اس واسطے ہے کہ اس سے بچوں کو عادت پڑ جائے گی اور عورتوں کو دونوں جہان میں زینت اور سونے کی اجازت دی گئی ہے جیسا کہ بعض روایتوں میں آیا ہے اور ان کو حکم ہے کہ جنتیوں جیسا
ساتھ رہیں جیسا کہ روایت کی گئی حضرت علی سے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حریر اور سونا حرام ہے میری امت کے مردوں پر اور حلال ہے عورتوں پر
کیونکہ عورتوں کو سونا اور حریر پہننا حرام نہیں اور بعضوں نے کہا کہ حیوان کی تصویریں انگوٹھی میں کندہ کرنا درست ہے یہاں تک کہ نقش کرنا اور رکھنا بھی درست ہے
اور بعضوں نے کہا کہ وہ اس حکم میں داخل ہیں کیونکہ صاحب تصویر کا اجنبی ہونا سبب ہوا ظاہر کرنے میں۔

الفصل الثالث

عن عقبة بن عامر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يمنع أهل الحلية والحرير ويقول إن كنتم تحبون حلية الجنة وحريرها فلا تلبسوها في الدنيا رواه النسائي روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم منع فرماتے تھے زیور والوں اور حریر والوں کو پہننے سے اور فرماتے کہ اگر تم دوست رکھتے ہو زیور جنت کا اور حریر جنت کا پس مت پہنو ان کو دنیا میں نقل کی یہ نسائی نے۔ **وعن ابن عباس أن رسول الله صلى الله عليه وسلم اتخذ خاتما فلبسه قال شغلني هذا عنكم منذ اليوم إليه نظرة وإليكم نظرة ثم ألقاه رواه النسائي**

روایت ہے ابن عباس سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بنوائی ایک انگوٹھی پس پہنا اس کو فرمایا مشغول کیا مجھ کو اس نے تم سے آج کے دن ایک نظر اس کی طرف اور ایک نظر تمہاری طرف پھر پھینک دیا اس کو نقل کی یہ نسائی نے۔ ف ظاہر یہ ہے کہ یہ انگوٹھی سونے کی تھی۔ **وعن مالك قال أنا أكره أن يلبس الغلمان شيئا من الذهب لأنه بلغني أن رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن التختم بالذهب فأنا أكره للرجال الكبير منهم والصغير رواه في الموطأ** روایت ہے مالک سے کہا میں مکروہ رکھتا ہوں یہ کہ پہنائی جاویں لڑکوں کو کچھ بھی سونے سے اس واسطے کہ پہنچا ہے مجھ کو کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا استعمال کرنے انگوٹھی سونے کی سے پس جب انگوٹھی منع ہوئی تو اور چیزیں بطریق اولیٰ منع ہوں گی
پس میں مکروہ رکھتا ہوں واسطے مردوں کے بڑے ہوں یا چھوٹے نقل کی یہ امام مالک نے موطا میں۔ ف مرد اور لڑکوں کو سونا پہننا حرام ہے اور جو گنہگار

باب النعال

جانتے ہیں اس حکم میں ہے یہ باب ہے بیان میں جوتیوں کے۔ ف نعل جمع ہے نعل کی یعنی جوتی اور کہتے ہیں کہ پایا جاتا ہے پاؤں
بے بچانے کو زمین سے اور ساتھ اس کے مرد کی جوتی کا بیان کرتا ہے آنحضرت کی پاپوش کی صفات کا اور صحابہ سے اور حکمت پاپوش کے
اقسام کی ہوتی ہے جوتا اور اس کے ساتھ تسمہ ہے کہ لایا ہے۔

الفصل الاول

عن ابن عمر قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يلبس النعال التي ليس فيها شعر رواه البخاري روایت ہے ابن عمر سے کہا دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ
پہنتے تھے ایسی پاپوش کہ نہ تھے اس میں بال نقل کی یہ بخاری نے۔ **وعن أنس أن نعل النبي صلى الله عليه وسلم كان لها قبالان رواه البخاري** روایت ہے انس سے کہ تحقیق پاپوش نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تھی واسطے اس کے دو تسمے نقل کی یہ بخاری نے۔ ف قبال ہاتھ کے
پاپوش کے تسمہ کو کہتے ہیں کہ وہ انگلیوں کے بیچ میں ہوتا ہے پس آنحضرت کی پاپوش میں دو تسمے تھے ایک تسمہ بیچ کا تھا درمیان انگوٹھے کے اور اس انگلی کے
کہ اس کے پاس ہے اور ایک تسمہ تھا درمیان بیچ کی انگلی کے اور اس انگلی کے کہ متصل چھنگلیا کے ہے اور اس کو شسع کہتے ہیں عرب کی پاپوش میں اور یہ پاپوش بعینہ ایسی
ہی ہوتی ہے کہ جس کو یہاں چپل کہتے ہیں۔ **وعن جابر قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم في غزوة غزاها يقول استكثروا من النعال فإن الرجل لا يزال راكبا ما انتعل رواه مسلم** روایت ہے جابر سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے
ایک غزوہ میں کہ غزوہ کیا اس کو یعنی وقت نکلنے کے ایک جہاد کے لیے فرمایا بہت لے رکھو پاپوش اس واسطے کہ مرد ہمیشہ مانند سوار کے ہے جب تک کہ پاپوش
پہنے رہتا ہے نقل کی یہ مسلم نے۔ ف یعنی مانند سوار کے ہے جلد چلنے کے اور سلامتی پاؤں کے کانٹے وغیرہ سے اور اس میں تعلیم ہوا سفر کا اسباب ساتھ رکھنے کا
رہتا ہے ساتھ اس کے۔ **وعن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا انتعل أحدكم فليبدأ باليمنى**

بِالْيُمْنٰى وَاِذَا نَزَعَ فَلْيَبْدَأْ بِالشِّمَالِ لِتَكُنِ الْيُمْنٰى اَوَّلَهُمَا تُنْعَلُ وَآخِرَهُمَا تُنْزَعُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے جس وقت کہ پہنے ایک تمہارا پاپوش سو چاہیے کہ شروع کرے ساتھ داہنے پاؤں کے یعنی اول داہنا پاؤں ڈالے جوتی میں اور جس وقت کہ اتارے تو چاہیے
کہ شروع کرے ساتھ بائیں طرف کے یعنی اول بایاں پاؤں نکالے چاہیے کہ ہو داہنا پاؤں پہلے پہننے میں اور پیچھے اتارنے میں نقل کیا اس کو بخاری اور مسلم نے
ف ۔ حاصل اس میں یہ ہے کہ جو امر فضیلت رکھتا ہے تو ابتدا ساتھ داہنے کے اس میں مستحب ہے اور جو کہ ایسا نہیں ہے اس میں ابتدا ساتھ بائیں کے جیسے پہننا جوتے
وغیرہ ... سیدھا ... کا جوتا ... کے اندر مسجد میں جاوے تو پہلے داہنا پاؤں رکھے اور نکلتے وقت پہلے بایاں نکالے اور پاخانہ میں جاوے تو بایاں
پاؤں پہلے رکھے اور نکلتے وقت داہنا پہلے نکالے واسطے داہنے پاؤں کو بزرگی ہے بہ نسبت بائیں کے پس اکرام ہے اس کا اور کہا ہے کہ جو تا پہنے تو پہلے داہنے کو اور
نکالتے وقت پہلے بائیں کو نکالے تاکہ زیادہ رہے ... داہنے میں اور یہ باعث ہو اس کی عزت و حرمت کا اسی طرح مسجد وغیرہ کے جانے اور نکلنے میں ہے ۔ وَعَنْهُ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمْشِيْ اَحَدُكُمْ فِيْ نَعْلٍ وَاحِدَةٍ لِيُحْفِهِمَا جَمِيْعًا اَوْ لِيُنْعِلْهُمَا جَمِيْعًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔ اور روایت ہے
اسی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ چلے ایک تمہارا ایک پاپوش میں چاہیے کہ ننگا کرے دونوں پاؤں کو یا پاپوش پہنے دونوں میں
یعنی پاؤں میں نقل کیا اس کو بخاری اور مسلم نے یعنی پہنے تو دونوں میں پہنے اور اتارے تو دونوں سے اتارے ایک پاؤں میں پہننا اور ایک کا ننگا رکھنا مکروہ ہے
اس لیے کہ خلاف وضع مروت کے ہے اور سبب لغزش پاؤں کا ہے خصوصاً جبکہ پاپوش بلند ہو اور زمین ناہموار ہو اور لاحق کیا ہے بعضے علماء نے ساتھ اس کے یہ امر
کہ ایک آستین میں ہاتھ ڈالا ... کیا ... ایک آستین ... نقل کرتے ہیں ... ایک پاؤں میں موزا ہو اور ایک میں نہ ہو
وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ نَعْلِ اَحَدِكُمْ فَلَا يَمْشِ فِيْ نَعْلٍ وَاحِدَةٍ حَتّٰى يُصْلِحَ شِسْعَهٗ وَلَا يَمْشِ فِيْ خُفٍّ
وَاحِدٍ وَلَا يَاْكُلْ بِشِمَالِهٖ وَلَا يَحْتَبِيْ بِالثَّوْبِ الْوَاحِدِ وَلَا يَلْتَحِفِ الصَّمَّاءَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔ اور روایت ہے جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے جب تسمہ ٹوٹ جاوے تسمہ کسی کی پاپوش کا پس نہ چلے ایک پاپوش میں یہاں تک کہ درست کرے تسمہ اس کا اور نہ چلے ایک موزہ میں اور نہ کھاوے بائیں
ہاتھ سے اور گوٹ مارے ساتھ ایک کپڑے کے یعنی کپڑا بندھے ستر کھل جانے کا ... اور نہ لپیٹے کپڑا ... کہ ہاتھ بھی اندر ہو جاویں
اور ہاتھ نکالنے سے ستر کھل جانے کا ... نقل کیا اس کو مسلم نے ۔ الفصل الثانی ۔ فصل دوسری ۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ لِنَعْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قِبَالَانِ مُثَنًّى شِرَاكُهُمَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ۔ روایت ہے ابن عباس سے کہا تھے واسطے جوتے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دو تسمے دوہرے تسمے انگلیوں میں
پہنے جاتے ہیں ... نقل کیا اس کو ترمذی نے ۔ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَنْ يَّنْتَعِلَ الرَّجُلُ قَائِمًا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ۔ اور روایت ہے جابر سے کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے یہ کہ پاپوش پہنے آدمی کھڑے ہو کر نقل کیا اس کو ابو داؤد نے اور نقل کیا ہے ترمذی اور ابن ماجہ نے ابو ہریرہ سے ۔ ف ۔ یہ اس صورت میں ہے کہ کھڑے
ہو کر پہننے میں مشقت ہو یعنی ایسا جوتا ہو کہ جس کے پہننے اور باندھنے تسمے کے ... ہاتھ کا احتیاج ہو ۔ وَعَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ رُبَّمَا مَشَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَعْلٍ وَاحِدَةٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَقَالَ هٰذَا اَصَحُّ ۔ اور روایت ہے قاسم بن محمد سے انہوں نے نقل کی حضرت عائشہ سے کہا بعضے وقت چلتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک پاپوش میں اور
ایک روایت میں یوں ہے کہ چلیں حضرت عائشہ یعنی ایک پاپوش میں نقل کیا ترمذی نے اور کہا یہ صحیح تر ہے ... اسناد ... جن کے
... ایک پاؤں ... دوسرے ... حدیث کی صحت میں کلام ... لکھا ہے کہ بر تقدیر صحت کے یہ حال ... تھا
اور ... ضرورت کے لیے ... جواز کے ... ہوا ... تنزیہ پر ... اس کا ... ہے

بیان حال ان کے کا یہ ہو اور فعل بیت شارع کے کو خوشی ہوتا اسکے بیان بجا ہو جب کہ پاپوش پہنے مسجد میں اور کہ وہ آنحضرت کے پکڑ کر بیٹھے ہو اسی طرح

میں ہیں **وعن ابن عباس قال من السنة اذا جلست ان تخلع نعليك فتضعهما بجنبك** رواه ابو داؤد اور روایت ہے ابن عباس سے

کہا کہ سنت ہے جب بیٹھے تو یہ کہ اپنی جوتیاں نکالے اور اپنے پہلو کی طرف رکھے نقل کیا یہ ابو داؤد نے **ف** یعنی جوتے سامنے نہ رکھے کہ بیٹھے ہو تو ادب

اسمیں ہے اسکو اپنے پہلو کی طرف واسطے تعظیم کے اور پاؤں کی طرف بھی نہ رکھے واسطے تعظیم قبلہ کے اور پیچھے نہ رکھے واسطے خوف چوری کے

وعن ابن بريدة عن ابيه ان النجاشي اهدى الى النبي صلى الله عليه وسلم خفين اسودين ساذجين فلبسهما رواه

ابن ماجة وزاد الترمذي عن ابن بريدة عن ابيه **ثم توضأ ومسح عليهما** اور روایت ہے ابن بریدہ سے نقل کیا اپنے باپ سے کہ

نجاشی نے بطور تحفہ کے بھیجے طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دو موزے سیاہ سادے یعنی بغیر منقش کے پس پہنا آنحضرت نے دونوں کو نقل کیا یہ ابن ماجہ نے

اور روایت کی ترمذی نے ابن بریدہ سے ساتھ اضافت باپ کی طرف بریدہ کے اور آگے تھا کہ اسی باپ کی یہ عبارت کہ پھر وضو کیا آنحضرت نے اور مسح کیا اوپر

نجاشی لقب ہے بادشاہ حبشہ کا اور حضرت نے موزے پہنے یعنی پہنے اور منقش نہ تھے یا سادے یعنی بغیر دباغت دیا ہوا یعنی مراد کا چمڑا اور بہرحال ان چیزوں کا حکم

منقش کی ہے کیا حال ہے اور اس سے حکم معلوم ہوا کہ رنگ سے کپڑے کا اور ہدیہ کا اور مشرک یا ذمی کا اور مشرک بھی ہدیہ کا اور کہ ان چیزوں کا بھی کہ ظاہر میں نجاست

کا حکم طہارت کا ہے سوائے اس کے کہ شرع میں **باب الترجل** یہ باب ہے بیان کنگھی کرنے کے **ف** ترجل کہتے ہیں بالوں میں کنگھی کرنے کو شاید عام ہو کہ سر میں

ہو یا داڑھی میں لیکن اکثر استعمال اسکا سر کے کنگھی کرنے میں ہے اور تسریح کا داڑھی میں **الفصل الاول** **عن عائشة قالت**

كنت ارجل راس رسول الله صلى الله عليه وسلم وانا حائض متفق عليه روایت ہے عائشہ سے کہا کہ میں کنگھی کرتی سر مبارک

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے میں اس حال میں کہ میں حائضہ ہوتی نقل کیا یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ بدن حائضہ کا پاک ہے اور خدمت میں

اسکا جائز ہے **وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الفطرة خمس الختان والاستحداد وقص الشارب**

وتقليم الاظفار ونتف الابط متفق عليه اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فطرت پانچ چیزیں ہیں ختنہ کرنا

اور استعمال کرنا لوہے کا یعنی بال زیر ناف کے لینے اور لبیں یعنی مونچھیں کترنا اور ناخنوں کا اور اکھیڑنا بغلوں کے بالوں کا نقل کیا یہ بخاری اور مسلم نے **ف** فطرۃ یعنی

پانچ چیزیں سنت انبیاء صلوات اللہ وسلامہ علیہم کی شریعت میں سنت ہیں اور مراد فطرت سے یہ ہے کہ ہمیشہ کا بنایا گیا یہ ہی ہر وقت اور یہ

فطرت کے جیسا کہ بیان ہو بیان کیں مسند میں بجائے قص کے ہیں کہ ہر چیز جو خلقت سے ہیں اور ساتھ ان کے ہیں بیان کیں اسی

منصور نکاح ان کا ہو نظر میں **وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خالفوا المشركين اوفروا اللحى**

واحفوا الشوارب وفي رواية انهكوا الشوارب واعفوا اللحى متفق عليه اور روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مخالفت کرو مشرکوں کی بڑھاؤ داڑھیاں

اور مونچھیں پست کرو اور ایک روایت میں ہے کہ خوب پست کرو لبیں اور بڑھاؤ داڑھیاں کہ بعضے مشرکین مخالفت کی کرتے نقل کی

یہ بخاری اور مسلم نے **وعن انس قال وقت لنا في قص الشارب وتقليم الاظفار ونتف الابط وحلق العانة ان**

لا نترك اكثر من اربعين ليلة رواه مسلم اور روایت ہے انس سے کہا کہ مقرر کیا گیا واسطے ہمارے بیچ کتروانے لبوں کے اور

ترشوانے ناخنوں کے اور دور کرنے بال بغلوں کے اور مونڈنے بال زیر ناف کے یہ کہ نہ چھوڑیں ہم زیادہ چالیس دن سے نقل کیا یہ مسلم نے

ف کہا ابن ملک نے یہ جو بعض روایت میں ہے کہ حضرت ترشواتے تھے ناخن اور لبیں اپنی ہر جمعہ میں اور مونڈتے بال زیر ناف کے ہر

مہینہ اور بغلوں کے چالیس دن میں اور قنیہ میں لکھا ہے کہ افضل ہے کہ ترشوادے ناخن ہر ہفتہ اور کترا دے لبیں اور بال زیر ناف کے مونڈے اور ستھرا کرے

ان چیزوں کو ساتھ خضاب کے جو جنت میں ہیں یا سبب اسکے کہ وہ بوسیدہ ہو جاتی ہیں یا ادنیٰ چیز ہیں ترک انکے کرنے کا ذکر یا اُس میں ہے یا سبب فضل کے اور سفید و سیاہ اور سرخ میں اولیٰ ہیں جس میں بال سفید ہوں مثل حنا یا کتم کے اور مستحب ہونا اسکا حضرت سے منقول ہے اور اسی طرح اکثر صحابہ رضی اللہ عنہم سے منقول ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت کہا گیا ہے کہ آپ کے بالوں میں سفیدی تھوڑی تھی اور بعض نے کہا ہے کہ بعض بال آپ کے سرخ تھے خوشبو کے سبب سے اور بعض نے کہا ہے کہ آپ خضاب کرتے تھے اور یہ اختلاف اقوال میں ہے **وعن ابی ہریرۃ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان الیہود والنصاریٰ لا یصبغون فخالفوہم متفق علیہ** اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق یہود و نصاریٰ نہیں خضاب کرتے ہیں پس مخالفت کرو انکی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی تم خضاب کیا کرو اور مراد خضاب سے خضاب غیر سیاہ ہے اور خضاب سیاہ حرام ہے اور کلام اسمیں آگے آویگا اور صحابہ بعض خضاب سرخ و زرد کا کرتے تھے اور کبھی ترک بھی کرتے تھے اور ہمیشہ خضاب نہ کرتے تھے کہ حدیثیں وارد ہوئی ہیں اور کہا ہے علماء نے کہ خضاب سرخ کا ہونا علامتوں میں سے ہے اور سب علماء کے نزدیک جائز ہے اور بعض نے خضاب کو مستحب کہا ہے مردوں کے لیے اور عورتوں کے لیے اور اسکی فضیلت میں حدیثیں بھی آئی ہیں کہ نزدیک بعض کے بہتر ہے اور مستحب ہے اور بعض نے کہا کہ اگر ساتھ خضاب کے ہوں بال اسکے سفید بعض جگہ سے نزدیک اونکے ابو قحادہ کی حدیث ایک میں مذکور ہیں نہ اسکے لیے کہ جس بال اسکا سفید ہو گیا ہو کہ سلف خلاف رکھتے ہیں بیچ کرنے خضاب کے سبب اختلاف حال کے اور موضع کے اس سوا ہوت ہو علامت شہوت ہو یا لیے کہ ترک عادت شہروں میں سے ہے جب شہرت کا ہوا اور مکروہ ہوا اور بعض نے کہا کہ ترک بڑھاپا پکڑ اور نورانی اور خوشنما ہوا سو یہ نسبت خضاب کے نزدیک اسکو کہ خضاب کا اولیٰ ہے اور حسن ہے اور حسن بڑھاپا ظاہر ہو اسکو خضاب کرنا بڑھاپا چھپانا اولیٰ ہے **وعن جابر قال اُتی بابی قحافۃ یوم فتح مکۃ ورأسہ ولحیتہ کالثغامۃ بیاضا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم غیروا ہذا بشیء واجتنبوا السواد رواہ مسلم** اور روایت ہے جابر سے کہا کہ لائے گئے ابو قحافہ یعنی باپ ابوبکر صدیق کے دن فتح مکہ کے اور سر انکا اور داڑھی انکی مانند ثغامہ کے سفید تھی سفیدی میں پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تغیر کرو اس سفیدی کو ساتھ کسی چیز کے اور بچو رنگ سیاہ سے یعنی خضاب سیاہ نہ کرو نقل کی یہ مسلم نے **ف** ثغامہ ایک گھاس کا نام ہے کہ سفید ہوتی ہے شگوفہ اور پھل اسکا اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے اس پر کہ خضاب سیاہ مکروہ و حرام ہے اور مطالب المؤمنین میں لکھا ہے کہ مستحب ہے خضاب سیاہ کرنا غازی کو واسطے ہیبت کے بیچ نظر دشمنوں کے مگر واسطے زینت کے تو درست ہے اور بعض نے کہا ہے کہ واسطے زینت کے خضاب کرنا مرد کو درست ہے اور ساتھ عورتوں کے بھی درست ہے اور نزدیک اکثر مشائخ کے مکروہ ہے اور صحیح یہ ہے کہ امیر المؤمنین ابوبکر خضاب کرتے تھے ساتھ حنا اور کتم کے اور رنگ اسکا سیاہ نہیں ہوتا بلکہ سرخ مائل بسیاہی ہوتا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ حضرت عثمان کا یہ بھی معمول تھا اور بعض نے کہا کہ خضاب سیاہ کے وعید شدید آئی ہے اور بعض نے وسمہ میں رخصت دی ہے اور خضاب سرخ کا باتفاق جائز ہے اور سیاہ میں نہ درست کراہت ہے **وعن ابن عباس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یحب موافقۃ اہل الکتاب فیما لم یؤمر فیہ وکان اہل الکتاب یسدلون اشعارہم وکان المشرکون یفرقون رءوسہم فسدل النبی صلی اللہ علیہ وسلم ناصیتہ ثم فرق بعد متفق علیہ** اور روایت ہے ابن عباس سے کہا کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے موافقت اہل کتاب کی بیچ اس چیز کے کہ نہیں حکم کیے گئے اسمیں اور تھے اہل کتاب چھوڑ دیتے بالوں اپنے کو یعنی بدون مانگ نکالنے کے یونہی پڑے رہتے تھے بال اور تھے مشرک مانگ نکالتے اپنے سروں میں پس چھوڑ دیتے تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بال اپنی پیشانی کے جیسے اہل کتاب کے پھر مانگ نکالنے لگے پیچھے اسکے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** سدل چھوڑنا سر کے بالوں کا گردا گرد سر کے اور چھوڑنا ہوا اُن کو اور فرق یہ کہ آدھے بال ایک طرف پیچھے کرے اور آدھے ایک طرف اور قاموس میں کہا کہ فرق راہ درمیان بالوں سر کے یعنی مانگ اور حضرت اول مدینہ میں تشریف لائے تو سدل کرتے تھے بال پیشانی کو بسبب موافقت اہل کتاب کے کہ عادت انکی سدل کی تھی اور سدل اگرچہ چھوڑنا بالوں کا ہے گرد سر کے لیکن تخصیص ساتھ پیشانی کے اسلیے ہے کہ اکثر سدل کا فرق سے پیشانی میں ظاہر ہوتا ہے سبب تخصیص کہ کہا کہ مراد سدل سے یہاں چھوڑنا بالوں کا اوپر پیشانی کے ہے اور

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عادت شریفہ اوائل میں سدل کی تھی بعد ازاں فرق کو اختیار فرمایا بعض حضرات کہتے ہیں کہ سدل منسوخ ہو گیا ہے اس لئے کہ جس امر میں کوئی حکم نہ ہوتا تھا
تو آنحضرت اس امر میں اہل کتاب کی موافقت پسند کرتے تھے اور جب اس چیز میں کوئی حکم آ جاتا تو اس میں مخالفت کرتے تھے بعد میں آپ کو فرق کا حکم ہوا اس حدیث سے سدل کی کراہت معلوم ہوتی
نہ یہ کہ شرع نے بھی سدل کی منع ہے اس لئے کہ بعض صحابہ نے سدل کیا ہے اور بعض نے فرق لہٰذا یہ دونوں جائز ہیں لیکن فرق افضل ہے معلوم ہوا کہ عادت شریفہ تھی
اس امر میں کہ جس کی بابت آنحضرت پر وحی نازل نہ ہوتی تو اہل کتاب کی موافقت پسند فرماتے تھے یہاں تک کہ مستقل حکم ہو جاتا اور یہ بات حضرت کے تالیف قلوب کے لئے تھا
جو کہ منقول ہوا ہے اور یہ بات کہ سدل منسوخ ہے یا نہیں اس میں علماء کا اختلاف ہے اور بعض کہتے ہیں کہ جائز ہیں دونوں لیکن فرق افضل ہے **وعن**
نافع عن ابن عمر قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم ينهى عن القزع قيل لنافع ما القزع قال يحلق بعض رأس الصبي ويترك
البعض متفق عليه وألحق بعضهم التفسير بالحديث اور روایت ہے نافع سے کہ نقل کیا ابن عمر سے کہا انہوں نے سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے منع فرماتے تھے قزع سے کہا گیا نافع سے کہ کیا ہے قزع کہا مونڈا جائے کچھ سر لڑکے کا اور چھوڑا جائے کچھ نقل کیا اس کو بخاری اور مسلم نے اور ملایا بعض نے
تفسیر کو ساتھ حدیث کے یعنی قزع کی تفسیر حضرت ہی سے منقول ہے اور کہا نووی نے کہ قزع کی تفسیر نافع کی ہے بعض کہتے ہیں
اس لئے منع کیا ہے کہ یہ وضع بدعت کی ہے اور بعض کہتے ہیں کہ یہ یہود کی عادت ہے اور اسی طرح بعض لوگوں کی عادت ہے
بچوں کے سر پر اور ایسا کرنا مکروہ ہے اور یہ ممانعت بسبب مشابہت کفار کے ہے یعنی اس طرح کرنے کو منع فرمایا ہے کہ اس میں تشبہ ہے
فاسقوں اور کافروں کے ساتھ **وعن ابن عمر أن النبي صلى الله عليه وسلم رأى صبيا قد حلق بعض رأسه**
وترك بعضه فنهاهم عن ذلك وقال احلقوه كله أو اتركوه كله رواه مسلم اور روایت ہے ابن عمر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ایک لڑکے
کو تحقیق مونڈا گیا تھا بعض سر اس کا اور چھوڑا گیا تھا بعض اس کا پس منع فرمایا لوگوں کو اس سے اور فرمایا کہ مونڈو تمام سر یا چھوڑو تمام
یہ حدیث صریح دلالت کرتی ہے کہ سر منڈانا سب کا جائز ہے اور چھوڑنا بھی جائز ہے اور بعض سر منڈانا اور بعض کا چھوڑنا منع ہے لیکن افضل یہ ہے کہ
سر کے بال رکھے اس لئے کہ معمول تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور صحابہ کا سوائے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے کہ وہ بال منڈاتے تھے
وعن ابن عباس قال لعن النبي صلى الله عليه وسلم المخنثين من الرجال والمترجلات من النساء وقال أخرجوهم من بيوتكم
ابن عباس سے کہا لعنت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مخنثوں کو مردوں میں سے اور لعنت کی ان عورتوں کو کہ مشابہت کرتی ہیں ساتھ مردوں کے اور فرمایا کہ نکالو
مخنثوں کو اپنے گھروں سے نقل کیا اس کو بخاری نے مخنث اس کو کہتے ہیں کہ مشابہ ہو ساتھ عورتوں کے لباس میں یا اور باتوں میں اور مخنث
اصل میں دو قسم پر ہیں ایک وہ کہ پیدائشی ہو اور دوسرا وہ کہ تکلف سے عورتوں کی مشابہت اختیار کرے پہلا شخص معذور ہے اور دوسرا
شخص گنہگار ہے اور لعنت اسی پر ہے اور مراد مخنث سے وہ ہے جو عورتوں کی سی وضع اختیار کرے اور مترجلات وہ عورتیں ہیں جو
مردوں کی سی وضع رکھیں اور لعنت ان پر ہے جو قصداً ایسا کریں اور جو پیدائشی ہو وہ معذور ہے اور لعنت کی ان عورتوں کو جو مشابہت کرتی ہیں ساتھ مردوں کے گفتگو
اور لباس میں اور افعال میں اور شیخ شرح سفر السعادت میں لکھا ہے کہ مشہور یہ ہے کہ مردوں کو عورتوں کے اور عورتوں کو مردوں کے ساتھ مشابہت کرنا حرام
ہے اور عورتوں کی مشابہت اختیار کرنا یہی ہے جو ذکر کیا گیا ہے اور مشابہت کے ساتھ عورتوں کے منع ہے **وعنه قال قال رسول الله**
صلى الله عليه وسلم لعن الله المتشبهين من الرجال بالنساء والمتشبهات من النساء بالرجال رواه البخاري اور روایت ہے ابن عباس
سے کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی اللہ تعالیٰ نے ان مردوں کو جو مشابہت کریں ساتھ عورتوں کے اور عورتوں کو جو مشابہت کریں ساتھ
مردوں کے نقل کیا اس کو بخاری نے **وعن ابن عمر أن النبي صلى الله عليه وسلم قال لعن الله الواصلة والمستوصلة**

وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ (متفق علیہ) اور حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ لعنت کرے اس عورت پر جو دوسری عورت کے بال اپنے ساتھ ملائے اور اس عورت پر جو دوسری عورت کے بال اپنے بالوں کے ساتھ ملوائے اور گودنے والی پر اور گدوانے والی پر (بخاری ومسلم)

تشریح: امام نووی نے لکھا ہے کہ اس حدیث سے صریح معلوم ہوتا ہے کہ عورت کو اپنے بالوں کے ساتھ دوسرے بال ملانا حرام ہے، ہمارے علماء نے یہ تفصیل بیان کی ہے کہ اگر عورت اپنے بالوں کے ساتھ آدمی کے بال ملائے تو حرام ہے کیونکہ آدمی کے بال قابل احترام ہوتے ہیں اور اگر کسی جانور کے بال ہوں تو اس کا حکم یہ ہے کہ اگر عورت شوہر دار ہو اور شوہر کی اجازت سے ملائے تو جائز ہے ورنہ حرام ہے [illegible] اور علماء نے لکھا ہے کہ اگر بالوں میں ریشمی یا اونی دھاگے وغیرہ ملائے جائیں جو بالوں کے مشابہ نہ ہوں تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں [illegible] گودنا یہ ہے کہ سوئی وغیرہ سے جسم میں گود کر اس میں سرمہ یا نیل وغیرہ بھر دیا جائے جس سے وہ جگہ سبز یا سیاہ ہو جاتی ہے، یہ فعل بھی حرام ہے [illegible] اور جس جگہ گودا گیا ہو وہ جگہ نجس ہو جاتی ہے اگر ممکن ہو تو اس کو علاج کے ذریعہ دور کرنا واجب ہے اور اگر علاج سے دور نہ ہو سکے یا کسی عضو کے ضائع ہونے کا خوف ہو تو پھر توبہ کافی ہے [illegible] اور گنہگار نہ ہوگا [illegible]

وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لَعَنَ اللَّهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللَّهِ فَجَاءَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّكَ لَعَنْتَ كَيْتَ وَكَيْتَ فَقَالَ مَا لِي لَا أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ هُوَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَقَالَتْ لَقَدْ قَرَأْتُ مَا بَيْنَ اللَّوْحَيْنِ فَمَا وَجَدْتُ فِيهِ مَا تَقُولُ قَالَ لَئِنْ كُنْتِ قَرَأْتِيهِ لَقَدْ وَجَدْتِيهِ أَمَا قَرَأْتِ مَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا قَالَتْ بَلَى قَالَ فَإِنَّهُ قَدْ نَهَى عَنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے گودنے والیوں پر اور گدوانے والیوں پر اور (چہرے کے) بال اکھاڑنے والیوں پر اور خوبصورتی کے لئے دانتوں کے درمیان کشادگی کرنے والیوں پر لعنت کی ہے جو اللہ کی پیدا کی ہوئی چیز کو بدلنے والیاں ہیں، (جب یہ بات ایک عورت کو پہنچی تو) وہ ابن مسعود کے پاس آئی اور کہا مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ آپ نے ایسی ایسی عورتوں پر لعنت کی ہے؟ ابن مسعود نے فرمایا میں ان پر کیوں لعنت نہ کروں جن پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہے اور جن پر کتاب اللہ میں (لعنت ہے) اس عورت نے کہا میں نے تو پورا قرآن پڑھا ہے مگر مجھے اس میں وہ بات نہیں ملی جو آپ کہتے ہیں، ابن مسعود نے فرمایا اگر تم نے قرآن (غور سے) پڑھا ہوتا تو یہ بات ضرور پاتیں، کیا تم نے یہ آیت نہیں پڑھی (مَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا) یعنی رسول تمہیں جو دیں اس کو لے لو اور جس سے منع کریں اس سے باز رہو، اس عورت نے کہا ہاں (پڑھی ہے) ابن مسعود نے فرمایا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان چیزوں سے منع فرمایا ہے (بخاری ومسلم)

تشریح: [illegible] بال اکھاڑنے سے مراد یہ ہے کہ عورتیں اپنے چہرے اور ابرو کے بال اکھاڑ کر باریک کرتی ہیں [illegible] دانتوں کے درمیان کشادگی کرنے سے مراد یہ ہے کہ عورتیں خوبصورتی کے لئے اپنے دانتوں کو ریتی وغیرہ سے رگڑ کر ان کے درمیان فاصلہ پیدا کرتی ہیں [illegible] اللہ کی پیدا کی ہوئی چیز کو بدلنے والیاں [illegible] یہ سب چیزیں حرام ہیں [illegible] البتہ اگر عورت کے چہرے پر داڑھی یا مونچھ کے بال نکل آئیں تو ان کا دور کرنا حرام نہیں بلکہ مستحب ہے [illegible] علماء نے لکھا ہے کہ یہ ممانعت اس صورت میں ہے جب کہ یہ چیزیں خوبصورتی کے لئے کی جائیں [illegible] اور اگر کسی بیماری یا عیب کو دور کرنے کے لئے ہوں تو جائز ہے [illegible] بعض شارحین نے لکھا ہے کہ [illegible]

[illegible]

بعضے علماء اور حدیث منقولہ سے کلام ہے کہ یہ معنی ہیں کہ تغیر دی گئی ہوں ہیں یہ کہ تغیر دیتے ہیں صورت خلقت یا سنت کرتے ہیں کہ بارت سے مراد عورتوں کے ذکر کرنے کی
نہیں ہے سنت کی مذکور کہ تابعین اور یہ بھی ہے کہ ان کی تغیر ہو سکتی ہے یہ لعنت کی سزا ہے بیان ہوئی اس حدیث میں قرآن سے اور پھر مراد
شبہ تھا وہی سکا قرآن میں یا ظاہر مستفید معلوم ہوا کہ خیر حدیث کے یہ معنی ہیں کہ جیسے اور ہے سا تو یہ اس حدیث کے شیخ کیا اگر
رسول نے منع کیا سو کہ نیز قرآن میں مذکور ہے اس سے واجب ہو تمام شبہات کی نفی کرتی ہیں کہ قرآن میں ہے کہ ایسی کی ہیں شاہد ہے
لعنت کی تحقیق ہی ثابت ہو کہ لعنت کرنا تعالیٰ کی ہے سو واجب ہے کہ عمل کیا جاوے اس پر بھی **وعن ابی هريرة قال قال رسول الله**
صلى الله عليه وسلم العين حق ونهى عن الوشم رواه البخاري اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تاثیر نظر بد کی
حق ہے اور منع کیا گودنے سے نقل کی یہ حدیث بخاری نے کہ یہ بات کی ہے بدن پر سوئی یا نیزہ سے گودنا جس سے نیل یا سرمہ وغیرہ میں بھرتے ہیں
وعن ابن عمر قال لقد رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم ملبدا رواه البخاري اور روایت ہے ابن عمر سے کہا تحقیق
دیکھا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو نقل کی یہ بخاری نے یعنی اپنے سر کے بالوں کو گوند سے جمایا ہوا تھا تاکہ غبار سے محفوظ رہیں
اور سبب حالت احرام میں یا کہ کنگھی میں نہ آویں کہ یہ سنت ہے حالت احرام کی اور منع کیا ہے **وعن انس قال نهى النبي صلى الله**
عليه وسلم ان يتزعفر الرجل متفق عليه اور روایت ہے انس سے کہا منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ زعفران ملے مرد بدن یا کپڑے کو
بچائے اس کے کہ یہ علامت عورتوں کی ہے اور یہ متفق علیہ ہے کہ مرد کو زعفران وغیرہ سے رنگا ہوا
لباس پہننا منع ہے **وعن عائشة قالت كنت اطيب النبي صلى الله عليه وسلم باطيب ما نجد حتى اجد وبيص الطيب**
في رأسه ولحيته متفق عليه اور روایت ہے عائشہ سے کہا تھی میں خوشبو لگاتی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ بہتر خوشبو کے پاتی تھی یہاں تک
کہ پاتی دیکھتی خوشبو کی چمک سر مبارک اور ڈاڑھی میں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مردوں کے لئے خوشبو
سونگھنا چاہئے جس کا رنگ نہ ہو اور اس سے معلوم ہوا کہ حضرت کی خوشبو میں چمک ہوتی تھی اور یہ اس کا سبب ہے
رنگ ہو کہ عورتوں میں جیسا کہ آگے آتا ہے اور نہایت خوشبو ہونا افضل الطیب اور اس سے معلوم ہوا کہ
سنت ہے خوشبو **وعن نافع قال كان ابن عمر اذا استجمر استجمر بالالوة غير مطراة وبكافور يطرحه مع الالوة ثم**
قال هكذا كان يستجمر رسول الله صلى الله عليه وسلم رواه مسلم اور روایت ہے نافع سے کہا تھے ابن عمر جس وقت دھونی لیتے خوشبو کی
دھونی لیتے اگر کی جو ملی ہوئی نہ ہوتی اور کبھی کافور ملا کر لیتے اور کہتے کہ اسی طرح دھونی لیتے تھے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نقل کی یہ مسلم نے **الفصل الثاني** فصل دوسری **عن ابن عباس**
قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يقص او يأخذ من شاربه وكان ابراهيم خليل الرحمن يفعله رواه الترمذي
روایت ہے ابن عباس سے کہا تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کترتے یا لیتے تھے لبیں اپنی اور تھے ابراہیم دوست خدا کے یہی کرتے تھے نقل کی یہ ترمذی نے **ف**
یعنی کترنا لبوں کا سنت قدیم ہے حضرت ابراہیم کی اور لبوں کا کترنا فطرت ہے جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے
تحقیق حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پیروی ہم کو ہے شریعت میں یہ حدیث دلالت کرتی ہے کہ فصل تیسری میں ایک حدیث آتی ہے کہ وہ دلالت کرتی ہے
وعن زيد بن ارقم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من لم يأخذ من شاربه فليس منا رواه احمد والترمذي
والنسائي اور روایت ہے زید بن ارقم سے تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نہ لیوے لبیں اپنی پس نہیں ہے ہم میں سے نقل کی

روایت کی ترمذی اور نسائی نے ف یعنی جاری ہے سنت طریقہ [illegible] ظاہر ہو کہ [illegible]
[illegible] وعن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده أن النبي صلى الله عليه وسلم
كان يأخذ من لحيته من عرضها وطولها رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب روایت ہے عمرو بن شعیب سے [illegible]
[illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے
ف [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] وعن يعلى بن مرة أن النبي صلى الله عليه وسلم رأى عليه خلوقا فقال ألك امرأة قال لا قال
فاغسله ثم اغسله ثم اغسله ثم لا تعد رواه الترمذي والنسائي روایت ہے یعلی بن مرہ سے [illegible]
خلوق [illegible]
نقل کی یہ ترمذی اور نسائی نے ف [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] وعن أبي موسى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يقبل الله صلاة
رجل في جسده شيء من خلوق رواه أبو داود روایت ہے ابو موسیٰ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں قبول کرتا ہے اللہ تعالیٰ [illegible]
[illegible]
[illegible] وعن عمار بن ياسر قال قدمت على أهلي من سفر وقد تشققت يداي فخلقوني
بزعفران فغدوت على النبي صلى الله عليه وسلم فسلمت عليه فلم يرد علي وقال اذهب فاغسل هذا عنك رواه أبو داود اور
روایت ہے عمار بن یاسر سے [illegible]
[illegible]
[illegible] وعن أبي هريرة قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم طيب الرجال ما ظهر ريحه وخفي لونه وطيب النساء ما ظهر لونه وخفي ريحه رواه
الترمذي والنسائي روایت ہے ابوہریرہ سے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

علاوہ ازیں یہ کہ اس صورت میں کثرت سے پانی بہانا اور ناز و نعمت کا استعمال کرنا اور خوشبو کا لگانا ہوا **وعن انس قال کانت لرسول اللہ**
صلی اللہ علیہ وسلم سُکَّۃٌ یَتَطَیَّبُ مِنْهَا رواہ ابو داؤد اور روایت ہے انس سے کہا کہ تھی واسطے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سُکّہ
یعنی ایک خوشبو کہ اس خوشبو سے لگاتے تھے نقل کیا ابو داؤد نے **وعنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم**
یکثر دہن رأسہ وتسریح لحیتہ ویکثر القناع حتی کان ثوبہ ثوب زیات رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہے انس سے
کہ کہا تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہت استعمال کرتے تیل اپنے سر مبارک پر اور بہت کرتے کنگھی اپنی داڑھی کو اور بہت رکھتے کپڑا سر پر یہاں تک کہ گویا وہ کپڑا حضرت کا کپڑا تھا تیلی کا
نقل کیا شرح السنہ میں **ف** بہت کرتے تھے کنگھی الخ اور روایت میں آیا ہے کہ حضرت نے ہر روز کنگھی کرنے سے منع فرمایا ہے یعنی تیسرے روز تحریری اور کثرت
کنگھی سے یہ نہیں لازم آتا کہ ہر روز کرتے تھے بلکہ کثرت کبھی مطابق آتی ہے اور نہیں یہ کہ بسبب حاجت کے کرتے اور کرنا کنگھی کا سنت ہے لیکن ہر روز ہر وقت
کیا کرتے ہیں اس کو کچھ وقعت سنت میں نہیں اور مراد قناع سے وہ کپڑا ہے کہ ڈالتے تھے سر مبارک پر بیچ عمامہ کے تاکہ عمامہ میلا نہ ہو تیل سے پس وہ کپڑا تیل سے تر
ہو جاتا تھا اور کہیں کپڑا چکنا ہو جاتا تھا اس سبب سے یہ مراد نہیں ہے کہ حضرت کی خوشبو مبارک میلی تھی یا آنحضرت میلا کپڑا
رکھتے تھے **وعن ام ہانی قالت قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علینا بمکۃ قدمۃ ولہ اربع**
غدائر رواہ احمد وابو داؤد والترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہے ام ہانی سے کہا آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس مکہ میں
ایک دفعہ یعنی روز فتح مکہ کے اور آنحضرت کے چار گیسو تھے گندھے ہوئے یعنی بالوں کی چار لٹیں تھیں نقل کیا یہ احمد اور ابو داؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے
وعن عائشۃ قالت اذا فرقت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رأسہ صدعت فرقہ عن یافوخہ وارسلت ناصیتہ
بین عینیہ رواہ ابو داؤد اور روایت ہے عائشہ سے کہا جس وقت کہ مانگ نکالتی تھی میں واسطے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک کے بالوں میں چیرتی تھی مانگ
اس کی اوپر سر کے بیچ میں یعنی تالو کے بیچ اور ڈالتی تھی پیشانی کے بال دونوں آنکھوں کے درمیان نقل کیا ابو داؤد نے **ف** چیر مانگ کا جو یافوخ کہتے ہیں سر کے بیچ کی
جگہ کو کہ بچے کی سر کی نرم ہوتی ہے اور معنی اس حدیث کے یہ ہیں کہ ایک طرف مانگ کی ہوتی تھی تو ایک تالو کے اس طرف اور دوسری تالو کے پیشانی کے
محاذی یا بیچ دونوں آنکھوں کے جیسا کہ حدیث سابق میں ہے یعنی بال پیشانی کی جانب سے دونوں آنکھوں کے درمیان دونوں کنارے بیچ مانگ کے
کے ہوتے تھے آدھے بال ایک طرف اور آدھے دوسری طرف تاکہ ایک طرح مانگ کا بیان ہوا اس حدیث کا یہی معنی ہے **وعن عبد اللہ**
بن مغفل قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الترجل الا غبا رواہ الترمذی وابو داؤد والنسائی اور روایت ہے
عبد اللہ بن مغفل سے کہا منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کنگھی کرنے سے مگر ایک روز درمیان دے کر نقل کیا یہ ترمذی نے **ف** کہا قاضی نے کہ طلب کرنا
کنگھی کا ہر روز مکروہ ہے اور بلا ضرورت اس کا اہتمام کرنا ہے اس سبب سے ہے کہ بال زینت کرنے والوں کا کام ہے اور لفظ غبا آتا ہے کہ ایک دن بیچ دے کر
اور ناغہ کر کے یعنی ایک روز کنگھی کرے ایک روز نہ کرے یعنی بار بار کنگھی کرنا مکروہ ہے مگر جب حاجت ہو تو جائز ہے اور بعض نے کہا ہے کنگھی کرنی مشغول
ہونا ہے بیچ سنوار کے بالوں کے اور یہ فعل عورتوں کا ہے اور بعضوں نے کہا یہ کہ حدیث میں آیا ہے اور داڑھی کی کنگھی کرے تو سنت ہے
اس کو مکروہ نہیں کہا اور بعضوں نے کہا ہے کہ بال لمبے ہوں تو کنگھی کرنی ضروری ہے بعض کہتے ہیں کہ شیخ الاسلام نے بھی یہی کہا ہے اور کنگھی
کرنا عورتوں کا کام ہے اور مردوں کو زینت کرنا منع ہے اس لئے جائز ہے ہر روز کنگھی کرنا جو بحاجت ہو بعضوں نے کہا ہے کہ یہ نہی تنزیہی ہے
واسطے ادب سکھانے کے **وعن عبد اللہ بن بریدۃ قال قال رجل لفضالۃ بن عبید ما لی اراک شعثا قال ان رسول اللہ صلی**
اللہ علیہ وسلم کان ینہانا عن کثیر من الارفاہ اور روایت ہے عبد اللہ بن بریدہ سے کہا کہا ایک شخص نے فضالہ بن عبید سے کیا ہے کہ دیکھتا ہوں میں تجھ کو پراگندہ بال کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منع فرماتے تھے ہم کو

اَنْ نَحْتَفِيَ اَحْيَانًا (رواہ ابوداؤد) اور روایت ہے عبداللہ بن بریدہ سے کہا ایک شخص نے واسطے فضالہ بن عبید کے کیا ہو کہ میں دیکھتا ہوں تم کو پریشان
موئے سر کے بال اور ننگے پیر کہا تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم منع کرتے تھے ہم کو بہت سی عیش کی باتوں سے کثرت کنگھی کی اور تیل کی اور بھی روایت ہے کہ
ایک شخص نے فضالہ کو کہا کیا ہو کہ میں تم کو دیکھتا ہوں پراگندہ بالوں میں یا پوشش کہا فضالہ نے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم حکم فرماتے تھے کہ ننگے پاؤں بھی رہا کریں کبھی کبھی
نقل کی یہ ابوداؤد نے ف یعنی واسطے عیش اور تنعم کے اور ریاضت اور زہد ہونے کے کہ یہ وقت ضرورت کے کام آوے معلوم ہوا کہ آنحضرت اکثر تیل لگاتے اور کنگھی
کرتے اور اس کو پسند فرماتے تھے اور ساتھ اس کے حکم فرماتے تھے کہ ... بعضے اوقات ہوں ریاضت کے اور خلاف اس کے کبھی کبھی کرتے تھے اور تقریر فرماتے تھے کہ مراد
حاصل یہ ہے کہ رات دن اس پر ہمیشگی کرنا ... زینت ... تیل لگانا اور کنگھی کرنی ... جیسے ... ابن ملک نے کہا ... کی جگہ
اور یہ ساتھ روایت کے اور ... ترک ... عادت اور نظافت ... کے ... جیسا کہ حدیث آئندہ میں فرمایا ہے وَعَنْ
اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ لَهُ شَعْرٌ فَلْيُكْرِمْهُ (رواہ ابوداؤد) اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کے ہوں بال سر کے اس کو چاہیے کہ ان کی عزت کرے یعنی دھویا کرے اور تیل لگایا کرے اور کنگھی کیا کرے اور متفرق نہ رکھے کہ اس لیے
کہ ستھرا رکھنا اور خوش رکھنا محبوب ہے نقل کی یہ ابوداؤد نے وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحْسَنَ مَا غُيِّرَ بِهِ
الشَّيْبُ الْحِنَّاءُ وَالْكَتَمُ (رواہ الترمذی وابوداؤد والنسائی) اور روایت ہے ابوذر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بہتر
اس چیز کی کہ تغیر کیا جاوے ساتھ اس کے بڑھاپا مہندی اور وسمہ ہے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نے ف کتم ساتھ زبر کاف اور ت کے اور بعضوں نے
ساتھ تشدید ت کے بھی کہا ہے کہ نام ایک گھاس کا ہے جو وسمہ کے ساتھ ملائی جاتی ہے ... سیاہ بال ... بعضوں نے کہا کہ کتم بھی وسمہ ہے
... خضاب ساتھ مجموع مہندی اور کتم کے ... اسی طرح ... میں لکھا ہے کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مراد استعمال کتم کا ہے تنہا بغیر مہندی کے کہ اس لیے کہ مہندی
جب ملائی جاتی ہے ساتھ کتم کے تو خضاب سیاہ ہو جاتا ہے اور منع ہے خضاب سیاہ سے ... اور کہا کہ شاید حدیث باعتبار واو کے ہو ساتھ معنی او کے اس واسطے کہ
... ساتھ ... معنی ... آئی ہے ... اور شاید ... اور بعضے حواشی میں لکھا ہے کہ خضاب زرد مہندی کا ...
... سبز ... خضاب ... کتم کا سیاہ ... کہ مہندی میں ملا کر ... سیاہ ... خالص
پس مراد خضاب ساتھ مجموع مہندی اور کتم کے ہو ... اور حدیث ابن عباس کی کہ بعد اس کے ہے ... معلوم ہوتی ہے ... وسمہ
خالص ... اور ... نے لکھا ہے کہ ... مختلف ہوتا ہے ... غالب ہو ... مہندی ... خضاب سیاہ ... مہندی غالب ہو ... وَعَنِ
ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَكُوْنُ قَوْمٌ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ يَخْضِبُوْنَ بِهٰذَا السَّوَادِ كَحَوَاصِلِ الْحَمَامِ لَا يَجِدُوْنَ رَائِحَةَ
الْجَنَّةِ (رواہ ابوداؤد والنسائی) اور روایت ہے ابن عباس سے نقل کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا ہوں گی ایک قوم آخر زمانہ میں کہ خضاب کریں گی
ساتھ اس سیاہی کے مانند پوٹوں کبوتر کے یعنی جیسے کبوتر کا پوٹا سیاہ خالص ہوتا ہے نہ پاویں گے بو جنت کی نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے ف مراد اس
سیاہی سے خالص سیاہی ہے ... سیاہ ... مہندی ... نہ پاویں گے بو جنت کی ... خضاب سیاہ ...
... نے لکھا ہے کہ ... داخل ہوں گے بہشت میں ... اور بعضے کہتے ہیں ...
... معلوم ہوا کہ خضاب سیاہ حرام ہے وَعَنِ ابْنِ
عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَلْبَسُ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ وَيُصَفِّرُ لِحْيَتَهُ بِالْوَرْسِ وَالزَّعْفَرَانِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ (رواہ
النسائی) اور روایت ہے ابن عمر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے پہنتے پاپوش چمڑے دباغت کیے ہوئے کا بن بالوں کی اور زرد کرتے تھے داڑھی اپنی

ساتھ ہوں گے کہ ان میں ایک گراس زمانہ کا ہر بہت شہروں میں ہے اور منگتے ساتھ نقش کے اور تعاون کر کے تھیں یعنی جو لوگ کبائر میں ہیں جب سے نہ کی امر کو خضاب ان کو

نقل کی یہ نسائی نے **ف** اس حدیث میں خضاب کی حضرت کا مسلم ہوا اور حدیث انس سے کہا کہ سبھا اس میں کہ نہ ہی مطلع ہوا تو خضاب نہیں کیا اور یہ تطبیق انکی کی

وارث کر کے گی ہے **وعن** ابن عباس قال مر على النبي صلى الله عليه وسلم رجل قد خضب بالحناء فقال ما احسن هذا قال فمر آخر

قد خضب بالحناء والكتم فقال هذا احسن من هذا ثم مر آخر قد خضب بالصفرة فقال هذا احسن من هذا كله رواه ابو داود

اور روایت ہے ابن عباس سے کہا گذرا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک شخص کہ خضاب کیا تھا اس نے ساتھ مہندی کے پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

کیا خوب ہے یہ کہا راوی نے پس گذرا ایک اور شخص کہ خضاب کیا تھا اس نے ساتھ مہندی اور وسمہ کے یعنی نیلا سیاہ تھا پس فرمایا حضرت نے یہ

بہت اچھا ہے پہلے سے پھر گذرا ایک اور شخص کہ خضاب کیے ہوئے تھا ساتھ زردی کے پس فرمایا یہ بہت خوب ہے ان سب سے نقل کی یہ ابو داؤد نے **وعن**

ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غیروا الشیب ولا تشبہوا بالیہود رواہ الترمذی ورواہ النسائی

عن ابن عمر والزبیر اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تغیر کرو بڑھاپے کو یعنی خضاب اور مت مشابہت کرو ساتھ یہود کے

کہ وہ خضاب نہیں کرتے نقل کی یہ ترمذی نے اور نقل کی یہ نسائی نے ابن عمر اور زبیر سے اور بعض نسخوں میں ہے ابن زبیر **ف** اشکال ہے کہ حکم خاص ان کے لیے ہو

جسے اسلام میں جاری رہ جا وے دشمنوں کے **وعن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

لا تنتفوا الشیب فانہ نور المسلم من شاب شیبۃ فی الاسلام کتب اللہ لہ بہا حسنۃ وکفر عنہ بہا خطیئۃ ورفعہ بہا

درجۃ رواہ ابو داؤد اور روایت ہے عمرو بن شعیب کی انہوں نے نقل کی اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مت چنو سفید بال کو

اسلیے کہ تحقیق بڑھاپا سبب نورانیت کا ہے مسلمان کو جو شخص کہ بوڑھا ہو یعنی ایک بال سفید ہو مسلمانی میں لکھتا ہے اللہ تعالیٰ واسطے اس کے سبب اس کے

ایک نیکی اور دور کرتا ہے سبب اس کے ایک خطا اور بلند کرتا ہے اس کے سبب اس کے ایک درجہ نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** بڑھاپا سبب نورانیت کا ہے اسلیے کہ بڑھاپا اللہ کو

بہت پسند ہے فضل پر اور آخر کار اول جو بوڑھا ہوئے حضرت ابراہیم علیہ السلام تھے جب انہوں نے بڑھاپا دیکھا عرض کی کیا ہے یہ وحی آئی یہ ہے وقار پس کہا الٰہی زیادہ کر

حق تعالیٰ کو شرم آتی ہے کہ عذاب کرے اس کو ... ہو جو اس میں سفید بال ہے تو بہ اور طاعت کا سبب ہے اور گناہ گار کے کہا کی علامت ہے

جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو کچھ آیا تم کو ... اور ... جیسے کہ ایک حدیث میں ہے کہ آیا اس اور کہا ... اس کی ... سورت

اور صفات باطنی کی ... سفید بال کا ... **وعن**

کعب بن مرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من شاب شیبۃ فی الاسلام کانت لہ نورا یوم القیامۃ رواہ الترمذی

والنسائی اور روایت ہے کعب بن مرہ سے نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہ بوڑھا ہو یعنی ہوئے اس کے کہ اسلام میں ہوتا ہے بڑھاپا اس کے واسطے

آگے نور دن قیامت کے نقل کی یہ ترمذی اور نسائی نے **ف** یہاں ایک سوال اشکال وارد ہوتا ہے کہ جب بڑھاپا سبب نورانیت کا ہے دنیا اور آخرت میں

تو اسکا چھپانا اور تغیر کرنا خضاب سے کیوں مشروع ہوا جواب یہ کہ شریعت خضاب کی بسبب اور مصلحت دینی کے ہے کہ دشمن قوت کا دیکھ کر خوف کریں

اور نصیحت کیا ہیں اور دلیر نہ ہوں پھر اگر کوئی کہے کہ اگر بڑھاپوں کا اس مصلحت کے لیے کیوں جائز نہ ہوا اس کا جواب یہ ہے کہ بال چننے میں سفید ہی ہو جائیں پھر

بناوٹ ہے ... خضاب کی ... اور اس سے ... حاصل ہیں **وعن** عائشۃ قالت کنت

اغتسل انا ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اناء واحد وکان لہ شعر فوق الجمۃ ودون الوفرۃ رواہ الترمذی اور

روایت ہے عائشہ سے کہا میں نہاتی تھی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک باسن سے یعنی ایک طرح کے برتن میں اور تھے سر مبارک پر حضرت کے بال

اور بیچ کے اور نیچے دونوں طرف سے نقل کیا یہ ترمذی نے **ف** سر کے بالوں کو کہتے ہیں ایک روایت میں ساتھ ترجیل کے اور تشدید جیم کے اور ساتھ ضمہ دونوں کے
نکالنا تیسر اور بالوں کا لٹکانا اور تشدید جیم کے پس جیسا کہ معنی کا اور وفرہ اور لمہ جمہ میں کانوں اور کندھوں تک ہیں کانوں سے نیچا مکلنے تک
پس کہتے ہیں حضرت عائشہؓ کے سر کے بال کانوں اور کندھوں کے بیچ تھے اور کبھی کہتے ہیں بالوں کو
شمائل میں پایا ہے **وعن ابن الحنظلية رجل من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم قال قال النبي صلى الله**
عليه وسلم نعم الرجل خريم الاسدي لولا طول جمته واسبال ازاره فبلغ ذلك خريما فعجل فاخذ شفرة فقطع بها جمته
الى اذنيه ورفع ازاره الى انصاف ساقيه رواه ابو داود اور روایت ہے ابن حنظلیہ سے کہ ایک شخص ہیں صحابیوں میں سے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اچھا شخص ہے خریم اسدی اگر نہ ہوتے لمبے بال اس کے اور لٹکانا تہبند کا پس یہ بات پہنچی خریم کو
پس لی اس نے چھری پس کاٹ ڈالے ساتھ اس کے بال اپنے کانوں تک اور بلند کیا تہبند اپنا آدھی پنڈلی تک نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** خریم اسدی
صحابی تھے تعبیر کیا اس سے حضرت نے اچھا شخص اور فرمایا اور لمبے بالوں کی اصلاح معلوم ہوا کہ حضرت نے لمبے بالوں پر انکار کیا
کیا اس کی وجہ سے کہ عادت تھی اور اس سے معلوم ہوا کہ اگر بھائی مسلمان میں کوئی بات خلاف شرع ہو تو اس کا ذکر کرنا تاکہ وہ اس کو چھوڑ دے
وعن انس قال كانت لي ذؤابة فقالت لي امي لا اجزها كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يمدها وياخذها رواه ابو داود
اور روایت ہے انس سے کہا تھی واسطے میرے ایک چوٹی پس کہا واسطے میرے ماں میری نے نہیں کاٹوں گی میں اس کو تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کھینچتے اس کو اور پکڑتے اس کو نقل کی یہ
ابو داؤد نے **ف** یعنی ان کو پیار سے پکڑتے اور کھینچتے تھے اس واسطے کہ ان کی کراہت نہیں ہے اور کراہت درازی بالوں کی کسی سبب سے ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ چوٹی رکھنا درست ہے
وعن عبد الله بن جعفر ان النبي صلى الله عليه وسلم امهل آل جعفر ثلاثا ثم اتاهم فقال لا تبكوا على اخي بعد اليوم ثم قال
ادعوا لي بني اخي فجيء بنا كانا افرخ فقال ادعوا لي الحلاق فامره فحلق رؤوسنا رواه ابو داود والنسائي اور روایت ہے عبداللہ
بن جعفر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مہلت دی اولاد جعفر کو یعنی بعد خبر شہادت جعفر کے تین دن تک یعنی بھوڑے رکھا کہ روتے رہے اور
غم کرتے رہے پھر آئے ان کے پاس پس فرمایا مت روؤ اوپر بھائی میرے کے بعد آج کے دن کے پھر فرمایا بلاؤ
میرے پاس میرے بھتیجوں کو یعنی عبداللہ اور عون اور محمد کو پس لائے گئے ہم گویا کہ ہم چوزے تھے پھر فرمایا بلاؤ واسطے میرے نائی کو پس حکم کیا اس کو
پس منڈائے سر ہمارے نقل کی یہ ابو داؤد اور نسائی نے **ف** جعفر بیٹے ہیں ابو طالب کے اور بھائی حضرت علی کے اور حضرت کے چچیرے بھائی ہوتے
اور شہید ہوئے جنگ موتہ میں اور نہایت قریب تھے ان کے ساتھ حضرت کی محبت اور یہ بات ان کی شہادت سے معلوم ہوئی
تین دن تک رونا اور غم کرنا درست ہے اور حضرت نے ان کے سر منڈانے کا حکم کیا اس وجہ سے کہ ماں ان کی مشغول تھی ساتھ غم کے
بیوہ ہونے کے اور نہ فرصت تھی اس کو ان کے بالوں کی درستی اور صفائی کی
وعن ام عطية الانصارية ان امراة كانت تختن بالمدينة فقال لها النبي صلى الله عليه وسلم لا تنهكي فان ذلك احظى
للمراة واحب الى البعل رواه ابو داود وقال هذا الحديث ضعيف وراويه مجهول اور روایت ہے ام عطیہ انصاریہ سے کہ تحقیق ایک عورت
ختنہ کرتی تھی مدینہ میں یعنی عورتوں کا پس فرمایا اس کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ مبالغہ کر یعنی بہت نہ کاٹ اس لیے کہ نہ مبالغہ کرنا اس میں بہت لذت دینا ہے
عورت کو اور محبوب تر ہے خاوند کے نزدیک یعنی اگر کاٹنے میں مبالغہ کرے تو خاوند لذت نہ پائے گا نقل کی یہ ابو داؤد نے
اور کہا یہ حدیث ضعیف ہے اور راوی اس کا مجہول ہے **ف** اصل میں مجہول راوی ہے یعنی سب راوی نہیں پہچانے گئے

جو ایک نسخہ میں ہے نسخہ میں صواب تجمل اور احتمال یہی ہے کہ راوی سے ہو کہ اصل روایت تجمل ہو چنانچہ اسکے بیان الفاظ میں جو ایک نسخہ میں لکھے گئے ہیں یعنی وقایۃ

مجمول لیکن روایت کیا ہے اسکو طبرانی نے ساتھ سند صحیح کے اور ملک نے اپنی مسند میں کہا ہے کہ یہ حدیث ہے اسکے لفظ یہ ہیں یا منفی ہو تو شکل عمدہ لفظ قرینہ بخلی

منداوی ہے **وعن** كَرِيمَةَ بِنْتِ هَمَّامٍ اَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْ عَائِشَةَ عَنْ خِضَابِ الْحِنَّاءِ فَقَالَتْ لَا بَأْسَ وَلٰكِنِّي اَكْرَهُهُ كَانَ حَبِيبِي

يَكْرَهُ رِيحَهُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے کریمہ بیٹی ہمام کی سے کہ تحقیق ایک عورت نے پوچھا عائشہ سے حکم خضاب کا یعنی مہندی کا سو بیچ

پس کہا عائشہ نے کچھ ڈر نہیں ہے لیکن میں ناخوش رکھتی ہوں اسکو تھے دوست میرے یعنی آنحضرت مکروہ رکھتے تھے بو اسکی نقل کی یہ ابو داود اور نسائی نے

ف ظاہر یہ ہے کہ مکروہ رکھنا حضرت کا خضاب مہندی کو خاص بالوں میں تھا اسلئے کہ آپ کی خوشبو تہ آئی کہ یہ سبب نزول حضرت جبرئیل کے سبب خیال ہو بلکہ

اسکے خضاب مہندی سے ہی **وعن** عَائِشَةَ اَنَّ هِنْدًا بِنْتَ عُتْبَةَ قَالَتْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ بَايِعْنِي فَقَالَ لَا اُبَايِعُكِ حَتّٰى تُغَيِّرِي كَفَّيْكِ فَكَأَنَّهُمَا

كَفَّا سَبُعٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے عائشہ سے کہ تحقیق ہند بیٹی عتبہ کی نے کہا اے نبی اللہ کے بیعت لو مجھ سے فرمایا نہیں بیعت لیتا میں تجھ سے یعنی

ساتھ ہاتھ کے یہاں تک کہ تغیر کرے تو دونوں ہاتھوں اپنے کو یعنی مہندی لگا اسواسطے پس گویا کہ دونوں ہاتھ تیرے ہاتھ درندے کے ہیں نقل کی یہ ابو داود نے **ف**

ہند بیٹی عتبہ کی بیوی ابوسفیان کی والدہ معاویہ کی دن فتح مکہ کے اسلام لائی تھیں اور ظاہر یہ ہے کہ یہ بیعت بغیر ہاتھ پکڑنے کی ہوئی اور اس سے معلوم ہوا کہ عورتوں کو

مہندی لگانی ہاتھوں میں مستحب ہے اور ترک اسکا مکروہ اور کراہت کا سبب مشابہت مردوں سے ہے **وعنها** قَالَتْ اَوْمَتِ امْرَأَةٌ مِنْ وَّرَاءِ

سِتْرٍ بِيَدِهَا كِتَابٌ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فَقَالَ مَا اَدْرِي اَيَدُ رَجُلٍ اَمْ

يَدُ امْرَأَةٍ قَالَتْ بَلْ يَدُ امْرَأَةٍ قَالَ لَوْ كُنْتِ امْرَأَةً لَغَيَّرْتِ اَظْفَارَكِ يَعْنِي بِالْحِنَّاءِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے عائشہ سے

کہ اشارہ کیا ایک عورت نے پس پردہ سے کہ اسکے ہاتھ میں ایک خط تھا کہ اسنے بھیجا تھا طرف پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پس کھینچ لیا حضرت نے ہاتھ اپنا

یعنی نہ لیا وہ خط پس فرمایا آنحضرت نے نہیں جانتا میں کہ آیا ہاتھ مرد کا ہے یا ہاتھ عورت کا کہا اس عورت نے بلکہ ہاتھ عورت کا ہے فرمایا حضرت نے اگر ہوتی تو عورت

یعنی رعایت کرنیوالی شعار عورتوں کی البتہ تغیر کرتی ناخن اپنے ساتھ مہندی کے نقل کی یہ ابو داود اور نسائی نے **ف** یعنی تاکید ہو تو خضاب مہندی کی طرف

عورتوں کو اور کمال تعلیم آداب کی ہوئی **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لُعِنَتِ الْوَاصِلَةُ وَالْمُسْتَوْصِلَةُ وَالنَّامِصَةُ وَالْمُتَنَمِّصَةُ وَالْوَاشِمَةُ

وَالْمُسْتَوْشِمَةُ مِنْ غَيْرِ دَاءٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ لعنت کی گئی ملانیوالی اور ملوانیوالی یعنی بالوں کا جوڑا لگانیوالی

اور لگوانیوالی اور چننے والی اور چنوانیوالی یعنی بالوں کو اور گودنے والی اور گدوانے والی بغیر بیماری کے نقل کی یہ ابو داود نے **ف** شرح ان الفاظ کی پہلی فصل میں

گذر چکی ہے اور بغیر بیماری کے یعنی اگر حاجت کرنیکی ہو جاوے اگر چہ تو نہیں لعنت ان پر **وعن** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

الرَّجُلَ يَلْبَسُ لِبْسَةَ الْمَرْأَةِ وَالْمَرْأَةَ تَلْبَسُ لِبْسَةَ الرَّجُلِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہ لعنت کی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے

اس شخص کو کہ پہنے لباس عورت کا اور لعنت کی اس عورت کو کہ پہنے لباس مرد کا نقل کی یہ ابو داود نے **وعن** ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ قِيلَ لِعَائِشَةَ

اِنَّ امْرَأَةً تَلْبَسُ النَّعْلَ فَقَالَتْ لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلَةَ مِنَ النِّسَاءِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے ابن ابی ملیکہ سے

کہا انہوں نے کہا گیا واسطے عائشہ کے تحقیق ایک عورت پہنتی ہے جوتی مردوں کی پس کہا حضرت عائشہ نے لعنت کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کو کہ مشابہت

کرے ساتھ مردوں کے نقل کی یہ ابو داود نے **ف** یعنی لباس میں یا کلام میں اور صورت کو مشابہت کرے ساتھ مردوں کے مثل ہیئت علم میں تشبیہ مذموم ہے نہ جائز

کہ حضرت عائشہ جیسے عالمہ بیوی تھیں اکثر صحابہ علم دین سیکھتی تھیں **وعن** ثَوْبَانَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَافَرَ كَانَ اٰخِرُ عَهْدِهِ بِاِنْسَانٍ

مِنْ اَهْلِهِ فَاطِمَةَ وَاَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ عَلَيْهَا فَاطِمَةُ فَقَدِمَ مِنْ غَزَاةٍ وَقَدْ عَلَّقَتْ مِسْحًا اَوْ سِتْرًا عَلٰى بَابِهَا

بابها وحلّت الحسن والحسين قلبين من فضة فلم يدخل فظنت أن ما منعه أن يدخل ما رأى فهتكت الستر وفككت القلبين عن الصبيين وقطعته منهما فانطلقا إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم يبكيان فأخذه منهما فقال يا ثوبان اذهب بهذا إلى آل فلان إن هؤلاء أهلي أكره أن يأكلوا طيباتهم في حياتهم الدنيا يا ثوبان اشتر لفاطمة قلادة من عصب وسوارين من عاج. رواه أحمد وأبو داود

اور روایت ہے ثوبان سے کہ کہتے تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کرتے ہوتا آخر عہد اُنکا یعنی کلام اور وصیت اور کار اُنکا ساتھ لوگوں کے اہل کے سے حضرت فاطمہؓ کا یعنی سب کو رخصت کر کر اور سب سے فارغ ہو کر حضرت فاطمہؓ کے پاس تشریف لاتے تھے اور کچھ کہتے ہوتا اُن سے کہتے اور جو کچھ وصیت کرنی ہوتی اُن کو کرتے اور رخصت کرتے تھے اور اوّل کسی کہ آتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُنکے پاس وقت آنے کے سفر سے فاطمہؓ یعنی سفر سے آتے تو اوّل انکے پاس آتے پس آئے آنحضرت ایک جہاد سے اور حالانکہ لٹکایا تھا حضرت فاطمہؓ نے ٹاٹ یا پردہ اپنے دروازہ پر یعنی ٹاٹ کہ پہلے بچھا کر پردہ کے لیے ہوتا تو حضرت کو ناگوار ہوتا اور پہنائے تھے حضرت حسنؓ اور حسینؓ کو دو کڑے چاندی کے یعنی ہر ایک صاحبزادہ کو ایک ایک کڑا پہنایا تھا یا دو دو پس تشریف لائے آنحضرت اور نہ داخل ہوئے یعنی حضرت فاطمہؓ کے گھر پس گمان کیا حضرت فاطمہؓ نے کہ البتہ باز رکھا ہے حضرت کو داخل ہونے سے وہ چیز کہ دیکھا یعنی لٹکانا پردہ کا اور پہنانا کڑوں کا حضرت حسنؓ اور حسینؓ کو پس پھاڑ ڈالا حضرت فاطمہؓ نے پردہ اور کھول لیے دونوں کڑے دونوں صاحبزادوں کے ہاتھ سے اور توڑ ڈالا ہر ایک کو ٹکڑے کر ان دونوں کے ہاتھ سے پس گئے دونوں صاحبزادے حضرت کے پاس روتے ہوئے پس لیا حضرت نے وہ کڑا اُن دونوں سے اور فرمایا اے ثوبان لیجا اسکو فلانے گھر والوں کو یعنی فلانے قبیلہ کو کہ محتاج تھے تحقیق یہ لوگ اہل بیت میرے ہیں کہ مکروہ رکھتا ہوں میں یہ کہ کھاویں لذتیں اپنی زندگانی میں یعنی دنیا میں لذت حاصل کریں اچھا ہو کہ اسکا بدلا آخرت میں پاویں اور ظاہر میں کہا طیبات کا کہ چیزیں لذت حاصل کرنے سے بلا احتیاج کرنا ہو اور یہ کلام ہم مقتضائے تقویٰ اور ورع کے ہے اور حرام نہیں بلکہ یہ کلام ماخوذ ہے آیت سے فرمایا اے ثوبان خرید کر فاطمہ کے لیے ہار پٹھے کا اور دو کنگن ہاتھی دانت کے یعنی ایک چیز ہے کہ اسکا بنایا جاتا ہے اور اسکا ہار اور کنگن بنانا جائز ہے یہ خاص ایک جانور دریائی کا اُسکا ہار بنائے ہیں اور دو کنگن ہاتھی دانت کے روایت کیا اسکو احمد اور ابو داؤد نے وعن ابن

عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اكتحلوا بالإثمد فإنه يجلو البصر وينبت الشعر وزعم أن النبي صلى الله عليه وسلم كانت له مكحلة يكتحل بها كل ليلة ثلاثة في هذه وثلاثة في هذه. رواه الترمذي

اور روایت ہے ابن عباس سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سرمہ لگاؤ ساتھ سرمہ اثمد کے یعنی اصفہانی کے پس تحقیق وہ روشن کرتا ہے بینائی کو اور اُگاتا ہے بالوں کو یعنی پلکوں کو اور گمان کیا ابن عباس نے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تھی سرمہ دانی سرمہ لگاتے تھے اُس سے ہر شب تین سلائی اس آنکھ میں اور تین اس آنکھ میں یعنی داہنی میں اور تین بائیں میں نقل کیا ہے ترمذی نے شمائل میں حضرت سے کہا کہ آپ سرمہ لگاتے تھے ہر شب کو سوتے وقت اور آنکھ میں تین سلائی اور اوّل داہنی آنکھ سے شروع کرتے اور داہنی آنکھ میں تین سلائی اور بائیں میں دو اور بعض روایتوں میں ہے کہ داہنی میں تین اور بائیں میں تین سے کہا ہے اور روایت ہے تین تین ہر آنکھ میں روایت کیا اسکو ترمذی نے

وعنه قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يكتحل قبل أن ينام بالإثمد ثلاثا في كل عين قال وقال إن خير ما تداويتم به اللدود والسعوط والحجامة والمشي وخير ما اكتحلتم به الإثمد فإنه يجلو البصر وينبت الشعر وإن خير ما تحتجمون فيه يوم سبع عشرة وتسع عشرة ويوم إحدى وعشرين وإن رسول الله صلى الله عليه وسلم حيث عرج به ما مر على ملأ من الملائكة إلا قالوا عليك بالحجامة. رواه الترمذي وقال هذا حديث حسن غريب اور روایت ہے ابن عباس سے …

کرکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سرمہ لگاتے تھے سونے کے ساتھ سرمہ صفہانی کی تین تین دفعہ اور اکثر میں کہا ابن عباس نے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہتر سب چیزوں کے کہ سرمہ لگاتے ہو تم ساتھ اس کے یہ جاں خون رہتی ہو علاوہ ستوں کو اور جماعت ادا کرتی اور بہتر ہے کہ سرمہ لگاؤ تم ساتھ اسکے سرمہ صفہانی کے جو جو تین تین دور روشن کرتا ہے بینائی کو اور جاتا ہے اوس کو اور تحقیق بہتر ہیں بالوں کا جوسا ہوئی ہیں مثل سینگی اوس میں بہتر ہے اور دونوں کے اور اکیسویں میں اور تحقیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب معراج ہوئی نہیں گذرے وہ کسی جماعت پر فرشتوں سے مگر کہا انہوں نے حضرت کو کہ لازم پکڑو تم بعد اپنی سینگی کو نقل کی ہے ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے اور ساتھ زیادہ لکھتے ہیں اس کو کہ بکلی علاوہ سے ہو جائے کہ حضرت پاچھی کی طرف سے اور سوط اس دوا کو کہتے ہیں کہ بکلی ناک میں یا جماعت کرتے ہیں جو ہوئی سینگی کہتے ہیں کو مشی یا حقنہ اور سرم استدیر شیر زر شیدی کے ہونٹ میں کہ دوا مسہل کو کہتے ہیں دستوں کی وہ بھی جو کچھ کہ پھسکا دے مسہل ہے یا چرچا ہو کہ ساتھ بیٹھا کو کشی کہتے ہیں اور صفت تمام طبابت اول پینے سے کچھ سینے کہ منایا اور غدیا ہو درمیان پر ہوا اور جو کچھ تمیز نقصان اور سردی اور علو وقتی کہ ہوتا ہیں لیا ہو اس کے مناسب ہے ساتھ اقسام کے متعلق انہیں کہ اور تفصیل احکام ان سب کی کتاب طب الارق میں بیان کی ہے اسد تعالیٰ نے وعن عائشة أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى الرِّجَالَ وَالنِّسَاءَ عَنْ دُخُوْلِ الْحَمَّامَاتِ ثُمَّ رَخَّصَ لِلرِّجَالِ أَنْ يَدْخُلُوْا بِالْمَيَازِرِ رواه الترمذي وأبو داود روایت ہے عائشہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا مردوں اور عورتوں کو داخل ہونے حماموں سے پھر رخصت دی مردوں کو داخل ہونے کی ساتھ تہبندوں کے نقل کی ہے ترمذی اور ابوداؤد نے ف کہا مظہر نے کہ ابتدا میں وہ جو منع فرمایا عورتوں کو علم میں پھیلی اس لیے کہ تمام عورتیں ستر ہیں اور کھولنا ستر کا ناجائز ہے اور مرد و حضرت کے اگر شاید ہو سبب ضرورت کو جائز ہو صحیح ہے لیکن یہ منع ہوا اس لیے کہ داخل ہونا حماموں کے لیے بغیر ضرورت کو مرد ہو جاتا ہے اس سے کہ عورتوں کے لئے تصرف اور ننگے [illegible] کھولنا [illegible] ستر کے ساتھ تہبندوں کے [illegible] یعنی سب کچھ نہیں ہے ترمذی اور شیخ نے کہا ہے کلام [illegible] اور عورتوں کے بیچ میں کہ بیٹھے کہ ان تینوں ساتھ عورتوں کے مانند مردوں کے بیچ ساتھ ازار کے بغیر فرق کے اور شاید کہ [illegible] [illegible] [illegible] منع کرنا جماعت کے بیچ اکثر نہیں ہے [illegible] بعض لوگوں کا بعض عادت کرنا تھا جیسا کہ دیکھی ہیں بعض لوگ [illegible] بعض [illegible] [illegible] بیچ اعمال اور ناجائز کے ساتھ بالکل پردہ کرنے والی عورتوں کا مگر بسبب ضرورت [illegible] وہ تہبند باندھتے ہیں کر داخل ہو پس یہ تعلق [illegible] سے ہے اسد اعلم بالصواب وعن أبي المليح قال قدم على عائشة نسوة من أهل حمص فقالت من أين أنتن قلن من الشام فقالت لعلكن من الكورة التي تدخل نساؤها الحمامات قلن بلى قالت فإني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا تخلع امرأة ثيابها في غير بيت زوجها إلا هتكت الستر بينها وبين ربها وفي رواية في غير بيتها إلا هتكت سترها فيما بينها وبين الله عز وجل رواه الترمذي وأبو داود روایت ہے ابوالملیح سے کہا آئیں حضرت عائشہ کے پاس کتنی ایک عورتیں اہل حمص کی کہ ایک شہر ہے شام میں پس حضرت عائشہ نے کہا کہ کس جگہ سے ہو تم عورتیں انہوں نے کہا شام سے کہا عائشہ نے شاید تم اس شہر کی ہو کہ داخل ہوتی ہیں عورتیں اس کی حماموں میں کہا انہوں نے ہاں فرمایا حضرت عائشہ نے پس تحقیق سنا ہے میں نے پیغمبر خدا سے فرماتے تھے نہیں اتارتی کوئی عورت کپڑے اپنے بیچ غیر گھر خاوند اپنے کے مگر پھاڑ ڈالتی ہے پردہ درمیان اپنے اور درمیان پروردگار اپنے کے اور ایک روایت میں ہے بیچ غیر گھر اپنے کے مگر پھاڑ ڈالتی ہے پردہ اپنا بیچ اس چیز کے کہ درمیان اس کے اور درمیان اللہ عز وجل کے نقل کی ہے ترمذی اور ابوداؤد نے ف یعنی پردہ حیا کا [illegible] [illegible] [illegible] اس لیے کہ عورت حکم کی گئی ہے ساتھ پردہ کرنے کے اور محافظت کے اپنے ستر کو نہ دیکھے اس کو بجز شوہر کے کہ نہیں لائق ہے واسطے اس کے یہ کہ کھولے ستر اپنا بیچ کسی جگہ کے مگر اپنے گھر میں [illegible] ہتک ستر کرنا اپنے خاوند کے [illegible] اور پردہ وہ جو کہ بیچ اس کے تھا اور درمیان اللہ تعالیٰ کے پھاڑا اور کرامت نے

کہ جاننا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے نازل کیا ہے لباس کو ڈھانکنے کے واسطے ستر کے اور لباس تقویٰ کا بہتر ہے اگر تقویٰ کیا اللہ تعالیٰ سے اور مکروہ جانا پہنا اس کو
کہ درمیان اُس کے اور درمیان اللہ تعالیٰ کے ہو وے **وعن عبد اللہ بن عمرو** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ سَتُفْتَحُ لَکُمْ اَرْضُ
الْعَجَمِ وَسَتَجِدُوْنَ فِیْہَا بُیُوْتًا یُقَالُ لَہَا الْحَمَّامَاتُ فَلَا یَدْخُلَنَّہَا الرِّجَالُ اِلَّا بِالْاُزُرِ وَامْنَعُوْہَا النِّسَاءَ اِلَّا مَرِیْضَۃً اَوْ نُفَسَاءَ رَوَاہُ
اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ فتح ہوگی واسطے تمہارے زمین عجم کی اور پاؤ گے تم اس میں گھر کہ کہا جاتا ہے
واسطے ان کے حمام پس نہ داخل ہوں ان میں مرد مگر ساتھ تہبندوں کے اور منع کرو ان کو عورتوں سے مگر بیمار یا نفاس والی ہو نقل کیا اس کو ابو داؤد نے **ف**
اور منع کرنا عورتوں کا حمام میں جانے کو اس لئے ہے کہ تہبند باندھنا عورتوں کو کافی نہیں اس لئے کہ عورت سب بدن اُس کا ستر ہے اور عورتوں کو حمام میں جانا فتنہ کا سبب ہے
تا نکلے ہو وے ان کا فتنہ کا باعث ہو اور سبب بیماری کے جس کو واسطے علاج کے غسل ہو اور بیماری نفاس کی اور واسطے غسل کے حمام میں جانا جائز ہے بسبب
کسی عذر کے اور بغیر عذر کے عورتوں کو حمام میں جانا منع ہے **وعن جابر** اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ
وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا یَدْخُلِ الْحَمَّامَ بِغَیْرِ اِزَارٍ وَمَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا یُدْخِلْ حَلِیْلَتَہُ الْحَمَّامَ وَمَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ
وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا یَجْلِسْ عَلٰی مَائِدَۃٍ یُدَارُ عَلَیْہَا الْخَمْرُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہے جابر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جو شخص کہ ایمان رکھتا ہو ساتھ اللہ کے اور دن آخرت کے پس نہ داخل ہو حمام میں بغیر تہبند کے اور جو شخص کہ ایمان رکھتا ہو ساتھ اللہ کے اور دن آخرت کے پس نہ داخل کرے
اپنی عورت کو حمام میں اور جو شخص کہ ایمان رکھتا ہو ساتھ اللہ کے اور دن آخرت کے پس نہ بیٹھے اوپر دسترخوان کے کہ دور کی جاتی ہو اوپر اس کے شراب نقل کیا اس کو ترمذی اور نسائی نے **ف**
یعنی اپنی بی بی کو حمام میں نہ بھیجے اور یہ حکم اُس وقت میں تھا کہ حمام میں پردہ نہ تھا اور عورتیں ننگی نہاتی تھیں اور اب جو حمام پردہ کے ہیں ان میں جانے کا مضائقہ نہیں اور
حدیث کا حکم یہ ہے اور علماء کو حمام میں جانے میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ مکروہ ہے لیکن اہل حدیث کے نزدیک صحیح یہ ہے کہ اگر بغیر عذر ہو تو منع ہے اور
صحیح یہ ہے کہ آنحضرت ہرگز حمام میں نہیں گئے اور جو بعض نے کہا ہے کہ آنحضرت حمام جحفہ میں گئے یہ شاذ ہے کیونکہ آنحضرت کے زمانہ میں حمام نہ تھا ملک عرب میں اور
احتمال ہے کہ نام حمام کا اطلاق کیا ہو اس پر جس میں غسل کیا جاتا ہے اور یہ حضرت کی پیدائش کے بعد کی بات ہے اور کہتے ہیں کہ علماء کا اس میں اختلاف ہے اور
جیسے کہ ذکر ہوا اور بیٹھنا اوپر دسترخوان کے جس پر شراب ہو منع ہے اور شراب پینے والوں کے ساتھ بیٹھنا بھی منع ہے اور یہی حکم ہے ہر مجلس کا کہ جس میں فسق ہو اور
جس جگہ پر گناہ ہو اس کو منع کیا اور اس سے اور فسق سے بچنا چاہیے یہ ہے حاصل کلام **الفصل الثالث عن ثمامۃ بن عبد اللہ عن انس**
قَالَ سُئِلَ اَنَسٌ عَنْ خِضَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ شِئْتُ اَنْ اَعُدَّ شَمَطَاتٍ کُنَّ فِیْ رَأْسِہٖ فَعَلْتُ قَالَ وَلَمْ یَخْتَضِبْ
زَادَ فِیْ رِوَایَۃٍ وَقَدِ اخْتَضَبَ اَبُوْ بَکْرٍ بِالْحِنَّاءِ وَالْکَتَمِ وَاخْتَضَبَ عُمَرُ بِالْحِنَّاءِ بَحْتًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے ثمامہ سے کہا پوچھے گئے انس
بارے خضاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا اگر چاہتا میں کہ شمار کروں بال سفید کہ تھے سر مبارک میں تو شمار کرتا میں
آنحضرت نے بال سفید کو نہ رنگا خضاب سے کہا ثمامہ نے کہ انس نے کہا خضاب نہیں کیا اور زیادہ کیا ایک روایت میں کہ تحقیق خضاب کیا ابوبکر نے
ساتھ مہندی اور وسمہ کے اور خضاب کیا عمر نے ساتھ نری مہندی کے نقل کیا اس کو بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی خضاب کیا انہوں نے مہندی سے
یہ خضاب کیا اور یہ روایت کیا گیا ہے اور اسلام میں خضاب کرنے مہندی اور وسمہ کا اور نری مہندی کا جائز ہے
وعن ابن عمر اَنَّہٗ کَانَ یُصَفِّرُ لِحْیَتَہٗ بِالصُّفْرَۃِ حَتّٰی تَمْتَلِئَ ثِیَابُہٗ مِنَ الصُّفْرَۃِ فَقِیْلَ لَہٗ لِمَ تَصْبُغُ بِالصُّفْرَۃِ قَالَ اِنِّیْ
رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَصْبُغُ بِہَا وَلَمْ یَکُنْ شَیْءٌ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْہَا وَقَدْ کَانَ یَصْبُغُ بِہَا ثِیَابَہٗ کُلَّہَا حَتّٰی عِمَامَتَہٗ
رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ تحقیق تھے زرد کرتے داڑھی اپنی ساتھ زردی کے یہاں تک کہ بھر جاتے کپڑے ان کے

لیکن رنگے ہوئے تھے مہندی سے کہ تحقیق دیکھا میں نے بیچ بالوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رنگے ہوئے تھے ساتھ مہندی کے لیکن یہ بات کہ آپ نے کبھی خضاب کیا ہو یہ ثابت نہیں بلکہ زیادہ سرخی ان کے
رنگ سے یعنی خضاب سے نہ تھی بلکہ تحقیق تھے حضرت لگاتے ساتھ مہندی کے کپڑے اپنے یہاں تک کہ کپڑے بھی نقل کی جاتی ہے اور سرخی کی طرف ساتھ مہندی کے
یعنی ہو سکتا ہے کہ ایک دو بال کو خوشبو کے سبب سرخی ہو جاتی تھی اور ظاہر ہے کہ وہ بال کم ہی ہو گئے تھے حضرت اسی آدمی کو جیسے کہ اوپر ذکر کیا گیا
اور سیوطی نے کہا کہ بعض نے کہا اور اسی حدیث میں تھا کہ بالوں کا یہ حال بعض نے کہا کہ رنگ کے ہونے کا حال ہو گیا سیوطی نے کہا کہ یہ سبب ہو سکتا ہے تبدیلی کر گئی
حضرت کے بال تھے جن کو کتاب میں بیان کیا ثابت ہے کہ آنحضرت نے اختیار کیا اس پر اپنے کہ سفید اور زعفرانی رنگ پر عمل کیا اور اوپر ہی کہ جو سبب ہو
کہ خضاب ہو کہ حضرت نے بال رنگے بھی اور کثرت کیا یعنی رنگ اس چیز کا کہ کبھی اور اس سے ہوا اور یہ تاویل مندرجہ ہے جو واسطے تطبیق دینے کے دیا
حدیثوں کے تھا اور یہ تاویل مناسب ہے کہ بعض بال سفید تھے یعنی نہ رہ جاتے تھے سبب اثر اس کے کہ زرد رنگ تھے اور ساتھ اس کے سرخ تھے اس لئے کہ کوئی آپ
کپڑے کے پہنتے ہیں اسے **وعن** عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى أُمِّ سَلَمَةَ فَأَخْرَجَتْ إِلَيْنَا شَعْرًا مِنْ شَعْرِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَخْضُوبًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے عثمان بن عبداللہ بن موہب سے کہا گیا میں ام سلمہ کے پاس پس نکالا ہمارے واسطے بال
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور بیچ ملک تھی نقل کیا بخاری نے ف کہا ایک نے کہ یہ جو کہا ابن حجر نے ام سلمہ کے ساتھ مہندی اور وسمہ کا نقل کیا ہے
بخاری نے اور مسلم و ترمذی نے نقل کیا ہے شمائل میں ترجمہ کہا اور دیکھا میں نے بال آنحضرت کا رنگین اور انس سے ہے کہ نہیں آنحضرت نے خضاب نہیں کیا شاید کہ مراد انکی
ساتھ نفی کے اکثر احوال آنحضرت کا ہو اور ساتھ اثبات کے اقل احوال اور ظاہر یہ کہ عمل کیا یہ سبب یکساں دونوں کی حقیقت پر اور معلوم ہوا کہ بیشی بال انکے سفید تھا
سبب رنگے مہندی کے سر پر واسطے دفع درد سر کے یا سبب کثرت خوشبو کے رنگین ہو گئے کہا اور ظاہر نزدیک میرے یہ ہے کہ نفی خضاب کی محمول ہوا اور خضاب سرخ کے سبب
بڑھاپے کے اور اثبات نفی کرتا اسکا اوپر بال بعض داڑھی کے سبب سفیدی کے واللہ اعلم پھر دیکھی میں نے روایت بخاری کی کہ تھا پاس ام سلمہ کے بال آنحضرت کی
داڑھی کا سرخ ساتھ مہندی اور وسمہ کا تھا پس کل کیا داڑھی پر روایت کو اور ہو گئی یہ تطبیق یہ ہے کہ شمائل میں ہے کہ ابو ہریرہ سے سوال کیا گیا کہ آیا خضاب
کیا تھا آنحضرت نے کہا ہاں **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمُخَنَّثٍ قَدْ خَضَبَ يَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ
بِالْحِنَّاءِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ هٰذَا فَقَالُوا يَتَشَبَّهُ بِالنِّسَاءِ فَأَمَرَ بِهِ فَنُفِيَ إِلَى النَّقِيعِ فَقِيلَ يَا رَسُولَ
اللّٰهِ أَلَا نَقْتُلُهُ فَقَالَ إِنِّي نُهِيتُ عَنْ قَتْلِ الْمُصَلِّينَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا لایا گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک
مخنث کہ تحقیق رنگے تھے اس نے ہاتھ اور پاؤں اپنے ساتھ مہندی کے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا حال ہے اس کا عرض کیا صحابہ نے کہ مشابہت کرتا ہے ساتھ
عورتوں کے یعنی لباس وغیرہ میں پس حکم کیا آنحضرت نے اس کے نکال دینے کا پس نکالا گیا طرف نقیع کے نام ایک جگہ کا جو قریب مدینہ کے پس کہا گیا یا رسول اللہ کیا نہ قتل کریں ہم
اس کو فرمایا آنحضرت نے کہ منع کیا گیا ہوں میں قتل سے نمازیوں کے نقل کیا اس کو ابو داؤد نے ف معلوم ہوا
کہ قتل کرنا نمازی کا منع ہے اور مخنث کا قتل جائز نہیں تحقیق منع کیا گیا ہوں میں قتل کرنے نمازیوں سے نقل کیا ابو داؤد نے **وعن** الْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ قَالَ لَمَّا فَتَحَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ جَعَلَ أَهْلُ مَكَّةَ يَأْتُونَهُ بِصِبْيَانِهِمْ فَيَدْعُو لَهُمْ بِالْبَرَكَةِ وَيَمْسَحُ رُءُوسَهُمْ فَجِيءَ بِي إِلَيْهِ وَأَنَا
مُخَلَّقٌ فَلَمْ يَمَسَّنِي مِنْ أَجْلِ الْخَلُوقِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے ولید بن عقبہ سے کہا جب فتح کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ تو شروع کیا
مکہ والوں نے کہ لاتے تھے حضرت کے پاس بچے اپنے پس دعا کرتے حضرت واسطے ان کے ساتھ برکت کے اور ہاتھ پھیرتے ان کے سروں پر پس لایا گیا میں آنحضرت کے پاس لیکن میں تھا
حضرت کے پاس اور میں تھا آلودہ ساتھ خلوق کے کہ نام ایک خوشبو کا ہے کہ مرکب ہوتا ہے ساتھ زعفران وغیرہ کے پس نہ ہاتھ لگایا حضرت نے مجھ کو سبب لگی
خلوق کے نقل کیا ابو داؤد نے ف خلوق خوشبو ہے عورتوں کی پس ایسے لگانے سے لازم آتی ہے مشابہت ساتھ عورتوں کے اور منع ہے واسطے مردوں کے

وعن ابي قتادة انه قال لرسول الله صلى الله عليه وسلم ان لي جمة افارجلها قال رسول الله صلى الله عليه وسلم نعم
واكرمها قال فكان ابو قتادة ربما دهنها في اليوم مرتين من اجل قول رسول الله صلى الله عليه وسلم نعم واكرمها رواه مالك
اور روایت ہے ابی قتادہ سے کہ کہا انہوں نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ تحقیق واسطے میرے بال ہیں دوش تک آیا پس کنگھی کروں میں انکو فرمایا پیغمبر خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نے ہاں اور تعظیم کر انکی یعنی ساتھ تیل ڈالنے وغیرہ کے کہا راوی نے پس تھے ابو قتادہ کہ اکثر تیل لگاتے تھے بالوں کو ایک دن میں دو بار سبب فرمانے پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاں اور تعظیم کر انکی نقل کی یہ مالک نے ف۔ معلوم ہوا کہ بالوں کا بیچ تیل ڈالنے اور کنگھی کرنے کے سبب شائستہ تزئین کے
لیکن یہ واسطے اظہار و اہتمام کے ساتھ ہوا اسی حکم کے تو ہمیشہ کرنے کو منع کیا گیا انکو سبب اسکے کہ تنعم ہے بیچ اسکے وعن الحجاج
بن حسان قال دخلنا على انس بن مالك فحدثتني اختي المغيرة قالت وانت يومئذ غلام ولك قرنان او قصتان فمسح
راسك وبرك عليك وقال احلقوا هذين او قصوهما فان هذا زي اليهود رواه ابو داود اور روایت ہے حجاج بن حسان سے کہا
داخل ہوئے ہم یعنی میں اور اہل میرے پاس انس بن مالک کے پس حدیث کی مجھکو بہن میری نے کہ نام اسکا مغیرہ تھا کہا انہوں نے اور تم تھے ان دنوں لڑکے اور واسطے تیرے
دو گیسو تھے یا دو چوٹیاں پس مسح کیا انس نے سر تیرے پر اور دعا برکت کی تیرے لیے اور فرمایا کہ منڈا ڈالو ان دونوں کو یا کترو انکو اس لیے کہ یہ
ہیئت یہودیوں کی ہے نقل کی یہ ابو داؤد نے ف۔ یا کہ تھے قصتان یعنی بال سر کو شک ہے راوی کو کہ لفظ قرنان کہا یا قصتان اور قصہ بالوں کا جو پیشانی پر
زیادہ ہوں کہ سر کے آگے کی جانب ہوتے ہیں وعن علي قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان تحلق المراة راسها
رواه النسائي اور روایت ہے علی سے کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ منڈاوے عورت سر اپنا نقل کی یہ نسائی نے ف۔ یعنی
سر کے بال منڈوانا عورت کو بیچ مصیبت کے یا بے پردہ کو واسطے مشابہت کے مردوں سے حرام ہے وعن عطاء بن يسار قال كان رسول الله صلى الله
عليه وسلم في المسجد فدخل رجل ثائر الراس واللحية فاشار اليه رسول الله صلى الله عليه وسلم بيده كانه يامره
باصلاح شعره ولحيته ففعل ثم رجع فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اليس هذا خيرا من ان ياتي احدكم وهو
ثائر الراس كانه شيطان رواه مالك اور روایت ہے عطاء بن یسار سے کہا تھے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم مسجد میں پس آیا ایک شخص پراگندہ بال
سر کے اور داڑھی کے پس اشارہ کیا طرف اسکے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ساتھ ہاتھ اپنے کے یعنی طرف اشارہ کیا دست مبارک سے اپنی داڑھی اور سر
مبارک کی طرف سمجھا جاتا تھا گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حکم فرماتے ہیں اسکو ساتھ سنوارنے بالوں اسکے کے اور داڑھی اسکی کے پس سنوارا اس نے بالوں کو پھر
پھر آیا پس فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا نہیں ہے بہتر اس سے کہ آوے ایک تمہارا اس حالت میں کہ پراگندہ ہوں بال سر کے گویا کہ وہ شیطان ہے یعنی جن کی
پراگندہ بال ہو نقل کی یہ مالک نے وعن ابن المسيب يقول ان الله طيب يحب الطيب نظيف يحب النظافة كريم يحب الكرم
جواد يحب الجود فنظفوا اراه قال افنيتكم ولا تشبهوا باليهود قال فذكرت ذلك لمهاجر بن مسمار فقال حدثنيه عامر
بن سعد عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله الا انه قال نظفوا افنيتكم رواه الترمذي اور روایت ہے ابن مسیب سے کہ
کہتے تھے وہ کہ تحقیق اللہ تعالی پاک ہے دوست رکھتا ہے پاکی کو اور صاف ستھرا ہے دوست رکھتا ہے ستھرائی کو کریم ہے دوست رکھتا ہے کرم کو
بخشش والا ہے دوست رکھتا ہے بخشش کو پس صاف رکھو کہا راوی نے گمان کرتا ہوں میں ابن مسیب کو کہ کہا اپنے صحنوں کو اور نہ مشابہت کرو
یہودیوں سے کہ وہ صحنوں کو صاف نہیں رکھتے کہا راوی نے پس ذکر کیا میں نے یہ قول ابن مسیب کا مہاجر بن مسمار سے

آپ یہ کہنے لگے کہ انہوں نے کہ حدیث کی مجھ کو یہ عامر بن سعد نے اپنے باپ سے یعنی سعد بن ابی وقاص صحابی سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند قول ابن مسیب کے مگر اس قدر تفاوت ہے کہ اسامہ نے شبہ کے بیچ کہا ہے یعنی ان کی روایت میں لفظ نظفوا افنیتکم میں مذکور ہے مگر انہوں نے شبہ [illegible] کے نہیں ہے اور یہ حدیث ترمذی نے نقل کی ہے ترمذی نے نقل کی یہ پاک ہے یعنی پاک ہے نقصانوں اور عیبوں سے اور لفظ طیب بیچ طیب کے ساتھ [illegible] رکھتا ہے خوشحالی اور [illegible] تعالیٰ کو پاک ہے درست رکھتا ہے [illegible] استعمال کی [illegible] ہے [illegible] طیبات [illegible] اور [illegible] شخص [illegible] اور [illegible] اور اخلاق اور اموال کی اور نظافت کے معنی میں [illegible] ہے کہ جیسے [illegible] کہا ہے اور [illegible] ہے کہ جب [illegible] لوگوں کو [illegible] رغبت اور شکل [illegible] ہوں وعن يحيى بن سعيد انه سمع سعيد بن المسيب يقول كان ابراهيم خليل الرحمن اول الناس ضيف الضيف واول الناس اختتن واول الناس قص شاربه واول الناس رأى الشيب فقال يا رب ما هذا قال الرب تبارك وتعالى وقار يا ابراهيم فقال رب زدني وقارا رواه مالك اور روایت ہے یحییٰ بن سعید سے کہ تحقیق یحییٰ بن سعید نے سنا سعید بن مسیب سے کہتے تھے حضرت ابراہیم [illegible] اول [illegible] لوگوں کے [illegible] اور اول لوگوں کے [illegible] اور اول لوگوں کے کہ [illegible] اول لوگوں کے [illegible] یعنی سفیدبال کہا اے پروردگار میرے کیا ہے یہ فرمایا پروردگار نے وقار ہے یعنی [illegible] علم [illegible] ہے [illegible] اور [illegible] کہا حضرت ابراہیم [illegible] زیادہ کر مجھ کو وقار [illegible] نقل کی یہ حدیث مالک نے [illegible] اول [illegible] ہیں [illegible] کے ساتھ [illegible] باب

التصاوير

یہ باب ہے بیچ بیان [illegible] تصاویر کے [illegible] صورت [illegible]

الفصل الاول

عن ابي طلحة قال قال النبي صلى الله عليه وسلم لا تدخل الملائكة بيتا فيه كلب ولا تصاوير متفق عليه روایت ہے ابی طلحہ سے کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں داخل ہوتے فرشتے اس گھر میں کہ [illegible] کتا اور نہ تصویریں [illegible] نقل کی [illegible] اور [illegible] ہے [illegible] کہ [illegible] یا اس لئے کہ [illegible] اور [illegible] صورت [illegible] جاندار کا [illegible] اور صورت [illegible] کی [illegible] اور [illegible] حکم [illegible] صورت جاندار کی [illegible] کسی [illegible] ہیں وعن ابن عباس قال حدثتني ميمونة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اصبح يوما واجما فقال ان جبريل كان وعدني ان يلقاني الليلة فلم يلقني اما والله ما اخلفني ثم وقع في نفسه جرو كلب تحت فسطاط لنا فامر به فاخرج ثم اخذ بيده ماء فنضح مكانه فلما امسى لقيه جبريل فقال لقد كنت وعدتني ان تلقاني البارحة قال اجل ولكنا لا ندخل بيتا فيه كلب ولا صورة فاصبح رسول الله صلى الله عليه وسلم يومئذ فامر بقتل الكلاب حتى انه يامر بقتل كلب الحائط الصغير ويترك كلب الحائط الكبير رواه مسلم اور روایت ہے ابن عباس سے کہا [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

پہچان لیا جبرئیل نے کہ حضرت ایک دن صبح کو اپنے دل میں اندوہگین تھے پس فرمایا تحقیق جبرئیل نے وعدہ کیا تھا مجھ سے ملاقات کرنے کا آج کی رات
پس ملاقات کی مجھ سے خبردار ہو قسم خدا کی نہیں خلاف وعدہ کیا جبرئیل نے مجھ سے کبھی اپنی پس آیا دل میں حضرت کے بچہ کتے کا کہ تھا نیچے پلنگ کے
بیچ گھر کے [illegible] سبب اسی کے نہیں آئے پس حکم کیا حضرت نے اسکے نکالنے کا پس نکالا گیا وہ پھر لیا حضرت نے اپنے ہاتھ میں پانی
پس چھڑکا پانی اسکے بیٹھنے کی جگہ پس جب شام ہوئی ملے حضرت سے جبرئیل پس فرمایا حضرت نے کہ تحقیق تم نے وعدہ کیا تھا مجھ سے شب گذشتہ کا کہا ہاں لیکن ہم
نہیں داخل ہوتے اس گھر میں کہ ہو اس میں کتا یا صورت پس صبح کو حکم کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ قتل کرنے کتوں کے یہاں تک کہ حکم کیا
ساتھ مارنے کتے باغ چھوٹے کے اور چھوڑ دیا بڑے باغ کے کتے کو کہ ان میں احتیاج حفاظت کی ہے [illegible] نقل کی
مسلم نے وعن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم لم يكن يترك في بيته شيئا فيه تصاليب الا نقضه رواه البخاري
اور روایت ہے عائشہ سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نہ چھوڑتے تھے اپنے گھر میں کسی چیز کو کہ اس میں تصویریں ہوں مگر توڑ ڈالتے تھے اسکو نقل کیا اسکو بخاری نے
ف تصالیب جمع تصلیب کی ہے یعنی بنائی ہوئی صورت صلیب کی یعنی صورت سولی کی کہ جسکو نصاری پوجتے ہیں کہتے ہیں کہ حضرت عیسی کو یہود نے سولی پر کھینچا تھا
اسی شکل کی جو کہ وہ [illegible] اور بیان ہو [illegible] تصویر کا ہے وعنها انها اشترت نمرقة فيها تصاوير
فلما رآها رسول الله صلى الله عليه وسلم قام على الباب فلم يدخل فعرفت في وجهه الكراهية قالت فقلت يا رسول الله
اتوب الى الله والى رسوله ماذا اذنبت فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما بال هذه النمرقة قالت اشتريتها لك لتقعد
عليها وتوسدها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اصحاب هذه الصور يعذبون يوم القيامة ويقال لهم
احيوا ما خلقتم وقال ان البيت الذي فيه الصور لا تدخله الملائكة متفق عليه اور روایت ہے عائشہ سے کہ تحقیق انہوں نے مول لیا
تکیہ کہ اس میں تصویریں تھیں پس جب دیکھا اسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہوئے دروازہ پر اور گھر میں داخل نہ ہوئے پس پہچانی حضرت عائشہ نے آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک میں ناخوشی یعنی سبب اس تکیہ تصویر دار کے کہا عائشہ نے پس کہا میں نے یا رسول اللہ رجوع کرتی ہوں میں طرف اللہ
اور اسکے رسول کے کیا گناہ کیا میں نے پس فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا حال ہے اس تکیہ کا اور کہاں سے لائی تو اسکو
کہا عائشہ نے کہ خریدا میں نے اسکو آپ کے واسطے تاکہ بیٹھیں آپ اس پر اور تکیہ لگائیں اسکا پس فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
تحقیق صورت بنانے والے عذاب کیے جاوینگے دن قیامت کے اور کہا جاویگا انکو زندہ کرو اس چیز کو کہ بنایا تھا تم نے اور فرمایا کہ تحقیق وہ گھر کہ اس میں
صورتیں ہیں نہیں داخل ہوتے اس میں فرشتے یعنی رحمت کے نہیں داخل ہوتے اس میں [illegible] نقل کیا اسکو بخاری اور مسلم نے وعنها انها كانت
اتخذت على سهوة لها سترا فيه تماثيل فهتكه النبي صلى الله عليه وسلم فاتخذت منه نمرقتين فكانتا في البيت يجلس
عليهما متفق عليه اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ تحقیق انہوں نے ڈالا اپنی کوٹھڑی پر پردہ کہ اس میں تصویریں تھیں پس پھاڑ ڈالا اسکو پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے پس بنائے حضرت عائشہ نے اس سے دو تکیے پس تھے وہ دونوں گھر میں بیٹھتے تھے ان پر نقل کیا اسکو بخاری اور مسلم نے ف [illegible]
[illegible] اس لیے کہ [illegible] سے معلوم ہوا کہ تصویر تکیہ [illegible] سے اگر [illegible] دونوں تکیوں کا گھر میں [illegible]
[illegible] کہ تصویر [illegible] سے [illegible]
[illegible] جو تصویر [illegible]
نہیں وعنها ان النبي صلى الله عليه وسلم خرج في غزاة فاخذت نمطا فسترته على الباب فلما قدم [illegible]

عن عائشة ... فقال إن الله لم يأمرنا أن نكسو الحجارة والطين متفق عليه اور روایت ہے عائشہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلے بیچ ایک

جہاد کے پس لیا میں نے ایک کپڑا یعنی پردہ تصویر دار پس پردہ کیا میں نے اسکا دروازہ پر پس جب آئے حضرت دیکھا پردہ کو پس پہچانا میں نے

پس کھینچا اسکو یہاں تک کہ پھاڑ ڈالا اسکو پھر فرمایا کہ تحقیق اللہ نے نہیں حکم کیا ہمکو کہ پہناویں پتھروں اور مٹی کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف

...

اور روایت ہے عائشہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا سخت تر

الناس عذابا يوم القيامة الذين يضاهون بخلق الله متفق عليه اور روایت ہے عائشہ سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا سخت تر

اللہ کے عذاب کے دن قیامت کے وہ لوگ ہونگے کہ مشابہت کرتے ہیں ساتھ پیدائش خدا تعالیٰ کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی مشابہت کرتے ہیں اپنے فعل کو

...

زیادہ ... وعن أبي هريرة قال سمعت رسول الله صلى الله

عليه وسلم يقول قال الله تعالى ومن أظلم ممن ذهب يخلق كخلقي فليخلقوا ذرة أو ليخلقوا حبة أو شعيرة متفق عليه اور روایت ہے

ابی ہریرہ سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور کون زیادہ ظالم ہے اس شخص سے کہ پیدا کرنے لگا مانند پیدا کرنے میرے کے

یعنی صورت بناوے ... پس چاہیے کہ پیدا کریں ایک چیونٹی یا ایک دانہ یا جو ... نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وعن عبد الله

بن مسعود قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول أشد الناس عذابا عند الله المصورون متفق عليه اور روایت ہے عبد

اللہ بن مسعود سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے سخت تر لوگوں کے اللہ کے عذاب کے تصویر بنانے والے ہیں نقل کی یہ بخاری

اور مسلم نے ف ...

...

...

...

وعن ابن عباس قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول كل مصور في النار يجعل له بكل

صورة صورها نفسا فتعذبه في جهنم قال ابن عباس فإن كنت لا بد فاعلا فاصنع الشجر وما لا روح فيه متفق عليه

اور روایت ہے ابن عباس سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے ہر صورت کھینچنے والا آگ میں ہوگا

پیدا کیا جاویگا واسطے اسکے بدلے ہر صورت ... کہ عذاب کریگا وہ شخص ... کہا ابن عباس نے پس اگر ہو تو کرنے والا

بنانے والا صورت کا پس بناوے صورت ذی روح کی اور اُن چیزوں کی کہ نہیں ہے روح ان میں نقش کرے یہ بخاری اور مسلم نے نقل کی صورت بنانے والے کو تنبیہ کے واسطے
ترجیح کیلئے نہیں کہ ان میں روح ڈالے جو کہ پیدا کرنا اُسکا خاص ہو خدا ہی کی قدرت ہے تاکہ معلوم ہو کہ بنانا ان صورتوں کا حرام ہے اور ان چیزوں کی نہ کہ جن میں روح نہیں وعن ابن عباس قال سمعت رسول
الله صلى الله عليه وسلم يقول من تحلم بحلم لم يره كلف أن يعقد بين شعيرتين ولن يفعل ومن استمع إلى حديث قوم
وهم له كارهون أو يفرون منه صب في أذنيه الآنك يوم القيامة ومن صور صورة عذب وكلف أن ينفخ فيها
وليس بنافخ رواه البخاري روایت ہے ابن عباس سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو شخص کہ جھوٹا کہے
خواب کا کہ نہیں دیکھا ہے پھر شخص خواب بنا لیوے تکلیف دیا جاویگا یہ کہ گرہ لگاوے درمیان جو کے دو دانوں کے اور ہرگز نہ کر سکیگا اور جو شخص کہ کان لگاوے طرف
بات ایک قوم کے حال آنکہ وہ قوم اس شخص کے سننے کو ناخوش رکھتے ہوں یا بھاگتے ہوں اس سے ڈالا جاویگا اسکے کان میں سیسہ قیامت کے دن اور جو
شخص بناوے کوئی تصویر عذاب کیا جاویگا اور تکلیف دیا جاویگا یہ کہ پھونکے بیچ اُسکے روح اور نہیں پھونک سکیگا اور روح نقل کی یہ بخاری نے فائدہ
ہرگز نہ کر سکیگا یعنی اسکو عذاب کرینگے اور کہیں گے کہ دو جو کے دانوں کو آپس میں جوڑ دے اور ایک گرہ دے اور جب نہ کر سکیگا تو پھر عذاب کرینگے پس اسی طرح
عذاب میں رہیگا اور مناسبت درمیان جھوٹ کے کہ جھوٹا خواب بنا لاتا ہے اور درمیان دو جو کے گرہ دینے کے یہ ہے کہ جیسے خواب ایک جز ہے نبوت کے اجزاء میں سے
وہ بھی جوڑے اور جھوٹا خواب بنانا گویا ایک قسم جھوٹ کی ہے لیکن شدت عذاب اسپر اس سبب ہے کہ وہ متعلق ساتھ عالم غیب کے ہے اور خواب جو اللہ کی طرف سے
اجزائے نبوت سے اور خدا ہی کا رکھا ہوا ہے گویا حق تعالیٰ پر جھوٹ باندھتا ہے اور کچھ شبہہ نہیں کہ یہ بات بڑی اقسام جھوٹ میں ہے اور بعضوں نے
کہا کہ یہ وعید اس شخص کے حق میں ہے کہ دعویٰ نبوت یا ولایت کا کرے جیسے بعضے شیخ کاذب کرتے ہیں یعنی کہا کرتے ہیں کہ خواب میں دیکھا ہم کو اللہ تعالیٰ نے
خلعت دی یا اور فرمایا ہمکو کہ فلانا سلسلہ جاری کر یا مرید کر وغیرہ ذلک یا کہا ہمکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا اور ایسا حال آگے دیکھا تھا یا
اسی طور پر جو بات کہ سیسہ اُسکے کان میں یہ وعید اس شخص کے حق میں ہے کہ سنے واسطے چغلخوری کے اور فساد پھیلانے کے واسطے یا بات کسی کی اپنے
منع کرنے کو فساد سے پہلے اُنکے شر سے وعن بريدة أن النبي صلى الله عليه وسلم قال من لعب بالنردشير
فكأنما صبغ يده في لحم خنزير ودمه رواه مسلم روایت ہے بریدہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کھیلے ساتھ نردشیر کے
پس گویا کہ رنگا اس نے اپنا ہاتھ گوشت سور اور لہو اسکے نقل کی یہ مسلم نے **ف** نردشیر نام ایک کھیل کا ہے چلا اسکا اردشیر بن بابک نے جو بادشاہ تھا
فارس کے اور رنگا اس نے اپنا ہاتھ یعنی داخل کیا ہاتھ اپنا انہیں ذبیحہ سور کے گوشت سے تمثیل ہے پس شاید کہ اسکو ذکر کیا تاکہ بہت بیزار ہو اس کھیل سے اور کہا
مطلق حرمت کھیل کی بلکہ کہا کہ نہ کرنا اور بہت حرام ہے اسکے تو بیشک **الفصل الثاني** دوسری فصل عن أبي هريرة قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم أتاني جبريل قال أتيتك البارحة فلم يمنعني أن أكون دخلت إلا أنه كان على الباب
تماثيل وكان في البيت قرام ستر فيه تماثيل وكان في البيت كلب فمر برأس التمثال الذي على باب البيت فيقطع فيصير كهيئة الشجرة
ومر بالستر فليقطع فليجعل منه وسادتين منبوذتين توطآن ومر بالكلب فليخرج ففعل رسول الله صلى الله عليه وسلم رواه
الترمذي وأبو داود روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آئے میرے پاس جبرئیل علیہ السلام کہا آیا تھا میں تیرے
پاس شب گزشتہ پس نہیں منع کیا مجھکو گھر میں داخل ہونے سے کسی چیز نے مگر اس بات نے کہ تھیں دروازے پر تصویریں اور تھا گھر میں پردہ کہ اُس میں نقش کی تھیں اُسکا پردہ منقش
تھا کہ تھیں اس میں تصویریں اور تھا گھر میں کتا پس حکم کر واسطے سر تصویر کے کہ دروازے پر ہیں یعنی دور کر ڈالے سر کو پس کاٹے جاویں اور ہو
صورتیں کہ اسکے جیسے ہوں مانند صورت درخت کے یعنی ہیئت شکل ان صورتوں کے نہ رہیں اور حکم کر پردے کا کہ کاٹا جاوے پس بنائے جاویں دو تکیے

یعنی واسطے کھینچنے تصویر کے روح ان میں اور نہیں ہے وہ پھونکنے والا اور ہے کتا گھر میں سے پس کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی حکم کیا جبرئیل نے ساتھ نکالنے
نقل کیا یہ ترمذی اور ابو داؤد نے **ف** فتاوی قاضی خان میں لکھا ہے کہ مکروہ ہے پڑھنا نماز کا ایسی جگہ میں کہ ہو آگے مصلی کے یا اوپر سر اس کے یا دائیں
یا بائیں اس کے تصویر یا بچھونے میں اور ساتھ بیٹھنے کے اوپر وہ مکروہ نہیں بچھونے پر کہ پامال ہو سجدہ کرے تصویر میں اور بیان اس صورت میں کہ
بے صورت چھوٹی کہ ظاہر نہ ہو واسطے دیکھنے والوں کے بغیر تکلف کے پس اگر چھوٹی ہو یا سر کٹا ہوا ہو نہیں مضائقہ ہے **وعنه** قال قال رسول الله
صلی اللہ علیہ وسلم يخرج عنق من النار يوم القيامة لها عينان تبصران واذنان تسمعان ولسان ينطق يقول اني
وكلت بثلثة بكل جبار عنيد وكل من دعا مع الله الها اخر وبالمصورين رواه الترمذي اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نکلے گی ایک گردن دوزخ میں سے دن قیامت کے یعنی ایک ٹکڑا آگ کا بصورت گردن ہو اور ہوں گی اس کے دو آنکھیں جو دیکھتی ہیں
اور دو کان جو سنتے ہوں گے اور زبان ہو گی بولنے والی کہے گی تحقیق میں متعین کی گئی ہوں واسطے تین شخصوں کے ہر ایک متکبر کے جو سرکش ہے کہ اللہ تعالی نے مجھ کو ان پر مقرر کیا
ان کو دوزخ میں اور عذاب کروں ان کو ساتھ خصوصیت کے ہر ایک ان میں سے واسطے تکبر کرنے والے عناد کرنے والے کے حق سے کہ نہیں قبول کرتا ہے حق کو واسطے تکبر کے اور ہر شخص کو کہ
پکارے ساتھ اللہ کے اور معبود کو اور واسطے تصویر کھینچنے والوں کے نقل کیا یہ ترمذی نے **وعن** ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال ان الله حرم الخمر والميسر والكوبة وقال كل مسكر حرام قيل الكوبة الطبل رواه البيهقي في شعب الايمان اور روایت ہے
ابن عباس سے نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا بیشک اللہ تعالی نے حرام کیا یعنی آنحضرت کی زبان پر شراب کو اور جوا یعنی کھیلنا اس کا اور فرمایا
نشہ لانے والی چیز حرام ہے کہا گیا کوبہ طبل ہے نقل کی بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** کوبہ کے معنی میں تین قول ہیں علما کے نرد یا طبل یا شطرنج بعضے کے نزدیک معنوں سے
بعضے اور بعضے حدیث کے نقل کیا اس کو طبل کہ بسبب ہوتی ہے یا نشہ کی کہ اسے طبل وغیرہ کے اور بعض قائل ہیں کہ وہ طبل ہے جو لہو کے واسطے ہو اور یہ طبل
مذموم ہے **وعن** ابن عمرو ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن الخمر والميسر والكوبة والغبيراء والغبيراء شراب
تعمله الحبشة من الذرة وقال كل مسكر حرام رواه ابو داود اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا شراب سے اور
جوئے سے اور کوبہ سے اور غبیراء سے اور غبیراء ایک قسم شراب کی ہے کہ بناتے ہیں اس کو حبشی جوار سے کہا ہوا اس کو سکرکہ نقل کیا یہ ابو داؤد نے **ف** کہا ہے
اور یہ تفسیر ابن عمر سے منقول ہے یا کسی راوی کی ہے اور ان سے ہے **وعن** ابي موسى الاشعري ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال
من لعب بالنرد فقد عصى الله ورسوله رواه احمد وابو داود اور روایت ہے ابو موسی اشعری سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جو شخص کھیلے ساتھ نرد کے پس تحقیق نافرمانی کی اس نے اللہ کی اور رسول اس کے کی نقل کی یہ احمد اور ابو داؤد نے **ف** اس لیے کہ نرد کا کھیلنا قمار ہے حقیقت میں اور
اس لیے کہ نرد کا کھیلنا مطلق نرد کے کھیلنا حرام ہے **وعن** ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم رأى رجلا يتبع حمامة
فقال شيطان يتبع شيطانة رواه احمد وابو داود وابن ماجة والبيهقي في شعب الايمان اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ تحقیق نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ایک شخص کو کہ پیچھے پڑا ہوا ہے کبوتری کے کھیل میں اور اڑانے میں مشغول تھا پس فرمایا کہ شیطان ہے پیچھے پڑا ہوا ہے شیطانی کے
نقل کیا یہ احمد اور ابو داؤد اور ابن ماجہ اور بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** اس شخص کو شیطان فرمایا بسبب مشغول ہونے اس کے کہ نہیں ہے فائدہ اس میں
مگر لہو و لعب اور کبوتری کو شیطان اس لیے فرمایا کہ باعث غفلت اور دور ہونے کا ہے یاد خدا اور کام دین سے اور نیا سے بازرکھا اس سے معلوم ہوا کہ کبوتر کا
حرام ہے اسکا یہ تو ہی ہے کہ پالنا کبوتروں کا واسطے انڈے اور بچے لینے کے یا واسطے لانے خطوں کے جائز ہے بلا کراہت اور اڑانا ان کا مکروہ
ہے **الفصل الثالث** عن سعيد بن ابي الحسن قال كنت عند ابن عباس اذ جاءه رجل فقال يا ابن عباس

إِنِّي رَجُلٌ إِنَّمَا مَعِيشَتِي مِنْ صَنْعَةِ يَدِي وَإِنِّي أَصْنَعُ هٰذِهِ التَّصَاوِيرَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا أُحَدِّثُكَ إِلَّا مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ مَنْ صَوَّرَ صُورَةً فَإِنَّ اللّٰهَ مُعَذِّبُهُ حَتّٰى يَنْفُخَ فِيهَا الرُّوحَ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ فِيهَا أَبَدًا فَرَبَا الرَّجُلُ رَبْوَةً شَدِيدَةً وَاصْفَرَّ وَجْهُهُ فَقَالَ وَيْحَكَ إِنْ أَبَيْتَ إِلَّا أَنْ تَصْنَعَ فَعَلَيْكَ بِهٰذَا الشَّجَرِ كُلِّ شَيْءٍ لَيْسَ فِيهِ رُوحٌ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے سعید بن ابی الحسن سے کہا کہ تھا میں پاس ابن عباس کے کہ ناگاہ آیا ان کے پاس ایک شخص اور کہا کہ اے ابن عباس میں ایک شخص ہوں کہ نہیں ہے گذران میری مگر پیشہ ہاتھ میرے سے اور تحقیق میں بناتا ہوں یہ تصویریں یعنی ایک کاریگر شخص ہوں کہ سوائے اس پیشہ کے طرح کا اور میں سوا اسکے کوئی پیشہ جانتا نہیں اس لئے مجھکو بضرورت یہ پیشہ اختیار کرنا پڑا پس ابن عباس نے جب کہ اسکا قول سنا اس کلام کے سمجھا ہوگا شاید منع کرنے سے باز رہوں اور سوا اس کی حدیث حضرت کی پس کہا ابن عباس نے نہیں بیان کرونگا میں تجھ سے مگر جو کچھ سنا ہے میں نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو شخص کہ بناوے صورت پس بیشک اللہ عذاب کرنے والا ہے اسکو یہاں تک کہ پھونکے اس میں روح اور نہیں ہے پھونکنے والا اس میں کبھی پس پھول گیا سانس اس شخص کا سانس پھولنا اور زرد ہوگیا چہرہ اسکا یعنی سبب سننے اس حدیث کے پس کہا ابن عباس نے افسوس ہے تجھکو اگر انکار کرتا ہے تو سب پیشوں سے مگر بنانا ہی ضرور ہے تو صورت کا پس لازم پکڑ تصویر کھینچنی ان درختوں کی اور ہر چیز کی کہ نہیں ہے اس میں روح نقل کیا اسکو بخاری نے۔ ف سانس پھولنا یعنی کانپ اٹھا اور لازم آیا عذاب اسکو پس ایسی چیز کا پیشہ اختیار کرنا جس پر عذاب ہو اور مخلوق کی صورت بنانا ہے اور اندام اس شخص کے لئے کہ پیشہ ہے پس کرنا مستحق ہوا کا جیسے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عذاب دیا جائیگا اسکا کہ بنایا ہوگا مستحق ہوا کا جیسے فرمایا اللہ تعالیٰ نے فعیل المنتفعین کے

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا اشْتَكَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ بَعْضُ نِسَائِهِ كَنِيسَةً يُقَالُ لَهَا مَارِيَةُ وَكَانَتْ أُمُّ سَلَمَةَ وَأُمُّ حَبِيبَةَ أَتَتَا أَرْضَ الْحَبَشَةِ فَذَكَرَتَا مِنْ حُسْنِهَا وَتَصَاوِيرَ فِيهَا فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ أُولٰئِكَ إِذَا مَاتَ فِيهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ بَنَوْا عَلٰى قَبْرِهِ مَسْجِدًا ثُمَّ صَوَّرُوا فِيهِ تِلْكَ الصُّوَرَ أُولٰئِكَ شِرَارُ خَلْقِ اللّٰهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہ سے کہا جب کہ بیمار ہوئے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم ذکر کیا بعضی بیویوں حضرت کی نے گرجا کا کہ عبادت خانہ یہود و نصاریٰ کو کہتے ہیں سرگذشت نام اس کنیسہ کا ماریہ تھا یعنی حضرت کی بیماری میں کہ بیویاں باتیں واسطے مشغول کرنے کی کرتی تھیں یعنی بیویوں نے کلام کیا اور ام سلمہ اور ام حبیبہ نے ذکر کنیسہ کا جو زمین حبشہ کے دیکھا تھا کیا جیسے کہ تھا اور تھیں ام سلمہ اور ام حبیبہ گئی تھیں زمین حبشہ کی یعنی ہجرت کر کے اور وہاں لوگ دین نصاریٰ پر تھے پس ذکر کیں ان دونوں نے خوبیاں کنیسہ کی اور تصویریں کہ اس میں تھیں ہیں پس اٹھایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اپنا اور فرمایا وہ لوگ یعنی اہل حبشہ یا نصاریٰ ہیں جب کہ مرتا ان میں سے کوئی مرد نیک بخت بناتے تھے اسکی قبر پر مسجد یعنی عبادت خانہ کہ اسکو کنیسہ کہتے ہیں پھر تصویریں بناتے تھے اس مسجد میں یہ تصویریں یعنی صلحا کی وہ لوگ بدترین خلق خدا کے ہیں نقل کیا اسکو بخاری اور مسلم نے۔ ف یعنی اس سبب بنانے مسجد کے قبر پر اور کھینچنے تصویروں کے اور نماز پڑھنے کے طرف قبر کے جیسے کہ اور حدیثوں میں آیا ہے

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَنْ قَتَلَ نَبِيًّا أَوْ قَتَلَهُ نَبِيٌّ أَوْ قَتَلَ أَحَدَ وَالِدَيْهِ وَالْمُصَوِّرُونَ وَعَالِمٌ لَمْ يَنْتَفِعْ بِعِلْمِهِ اور روایت ہے ابن عباس سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق سخت تر سب لوگوں کا از روئے عذاب کے دن قیامت کے وہ شخص ہے کہ قتل کرے کسی نبی کو یا قتل کرے اسکو نبی یا قتل کرے ایک کو ماں باپ اپنے میں سے اور مصور اور عالم کہ نہ منتفع ہو ساتھ علم اپنے کے یعنی عمل نہ کرے علم اپنے کے موافق ف یا قتل کرے اسکو نبی یعنی جہاد میں چنانچہ ایک روایت میں آیا ہے اشتد غضب اللہ علی رجل قتلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سبیل اللہ

اسلیے کہ وہ لا دو رکشتہ تھا قتل ہوا کا اس نے بیل کا فدیہ سے متقرر ہوا اس قتل سے کہ دیا اصدقصاص کے بدلے **وعن علی رضی اللہ تعالی عنہ قال الشطرنج هو ميسر الاعاجم** روایت ہے علی سے کہ تحقیق وہ کہتے تھے کہ شطرنج جوا ہے عجمیوں کا **ف** یعنی جوا ہے اور حرام ہے اس لیے کہ شطرنج ساتھ انکے منسوخ ہوا **وعن ابن شهاب ان ابا موسى الاشعري قال لا يلعب بالشطرنج الا خاطئ** روایت ہے ابن شہاب سے کہ تحقیق ابو موسیٰ اشعری نے کہا کہ نہیں کھیلتا ساتھ شطرنج کے گنہگار **وعنه** انه سئل عن لعب الشطرنج فقال هي من الباطل ولا يحب الله الباطل روى البيهقي الاحاديث الاربعة في شعب الايمان اور روایت ہے انہی ابن شہاب سے کہ پوچھے گئے کھیلنے شطرنج کے سے پس کہا کہ کھیلنا اس کا باطل میں سے ہے اور نہیں دوست رکھتا اللہ باطل کو نقل کیں بیہقی نے چاروں حدیثیں شعب الایمان میں **ف** یہ باب میں لکھا ہو کہ کھیلنا نرد کا اور شطرنج کا برابر ہے جب فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی کھیلے شطرنج یا نرد شیر پس گویا کہ ڈبویا ہاتھ اپنا سور کے لہو میں انتہی اور جامع صغیر میں حدیث نقل کی گئی ہے کہ ملعون ہے وہ شخص کہ کھیلے شطرنج اور دیکھنے والا اس طرح شطرنج کے مانند کھانے والے گوشت سور کے ہے اور بعضی کتابوں میں ہے کہ امام شافعی سے جائز ہونا شطرنج کا سو اکثر فقہا شافعیہ نے نقل کیا اور نصاب الاحتساب میں امام غزالی سے نقل کیا ہے کہ امام شافعی کے نزدیک بھی مکروہ ہے معلوم ہوا کہ قول جو امام شافعی سے منقول ہے پھر رجوع کی انہوں نے اس سے اور مختار فقیہوں میں کھیلنا مکروہ ہے سب کھیل سوائے **وعن ابي هريرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يأتي دار قوم من الانصار ودونهم دار فشق ذلك عليهم فقالوا يا رسول الله تأتي دار فلان ولا تأتي دارنا فقال النبي صلى الله عليه وسلم لان في داركم كلبا قالوا ان في دارهم سنورا فقال النبي صلى الله عليه وسلم السنور سبع رواه الدارقطني** روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا کہ تھے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم آتے گھر ایک قوم کے انصار میں سے اور نزدیک انکے گھر اوروں کے تھے یعنی وہاں تھا پس گراں ہوا انپر آنا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انکے گھر اور نہ آنا اپنے گھر پس عرض کیا انہوں نے یا رسول اللہ تشریف لاتے ہو فلانے گھر میں اور نہیں تشریف لاتے ہمارے گھر میں پس کیا تقصیر کی ہم نے فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بیچ تمہارے گھر میں کتا ہے نہیں آتا تمہارے گھر میں کتا ہو کہا انہوں نے کہ تحقیق انکے گھر میں بلی ہے یعنی اور وہ بھی ہے وہ ہر وقت رکھتے ہیں پس کیا فرق ہو گئے اور بلی میں پس فرمایا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلی درندہ ہے نقل کیا یہ دارقطنی نے **ف** یعنی اسے بلی درندہ ہے لیکن نجاست اور شیطنت نہیں رکھتی کہ مانع آنے فرشتوں کے ہو جیسا کہ کتے کے کہ نجس ہے اور اس میں شیطنت ہے کہ شدت ساتھ نجاست کے رکھتی ہو اور اسی واسطے انبیاء اور اولیا بیت لا کو کرتے ہیں

الحمد للہ رب العالمین کہ تمام ہوا یہ تیسرا کتاب مظاہر حق کا وصلی اللہ علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

تمت